ترجمہ تزک جہانگیری
سنہ ۱۲۹۱ھ
منصور حیدر راجہ

ترجمہ تزک جہانگیری
سنہ ۱۲۹۱ھ

ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ

از تصنیف شریف عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا مولانا مولوی سید احمد علی صاحب رامپوری

ترجمہ تزک جہانگیری

باہتمام ابی الغفران محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و تربیت یافتہ حضرت استاذ معظم محمد مصطفیٰ خان مرحوم

در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور ۱۲۹۰ھ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد او شکر اوس خداوند کریم جل شانہ کو سزاوار ہی جسنے واسطے انتظام عالم ظاہری کے بادشاہان دادگر عدل گستر کو باعث اطمینان اہل عالم
اور انتظام سلسلہ بنی آدم کے سبب سے درجہ بلند اور مرتبہ ارجمند عنایت فرمایا تا ظالم اونکی تیغ سیاست سے نابود اور مظلوم دولت عدالت
سے شنودہ ہون اور اہل دولت اونکے سایہ عنایت مین شاد اور غربا لطف و سخاوت سے آباد رہین اور ہمیشہ اونکی بیدار مغزی اور ہر
شخص کے رتبہ شناسی سے ملک آباد اور خزانہ معمور اور سپاہ آسودہ اور رعایا مرفہ حال اور دوست خوشحال اور دشمن پامال رہین
اور ہمیشہ درود و سلام اوپر باعث ایجاد عالم اور فخر بنی آدم حضرت احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہون کہ ذات بابرکات اونکی
موجب اصلاح ظاہر و باطن اور فلاح صورت و معنی کی ہی اور حاصل ہونا بھلی باتون کا اور بچنا برائیون سے بے اونکی متابعت کے
ممکن نہین اور اون کے خلفاے مطلق اور آئمہ برحق اور یاران جان نثار اور متبعان سعادت آثار پر ہو کہ طریقے عدالت اور سخاوت اور
قاعدہ حلم و رافت اون سے مروج اور مشہور ہوا اما بعد احمد علی سیماب کیطرف سے ہر امیر و فقیر اور خرم و دلگیر کو مژدہ ہو کہ جب سر نوشت
یزدانی اور توفیق آسمانی سے کشور محمد آباد ٹونک حرسہا اللہ تعالی عن الحوادث والآفات بوجود باجود اور حکومت عدالت آمود
نواب عالیجاہ دولت پناہ عالی ہمت بلند شوکت قدردان فیضرسان مردم شناس معدلت اساس امین الدولہ وزیر الملک خلف آثار
گوہر بار **حافظ محمد ابراہیم علیخان** بہادر صولت جنگ دام اقبالہ گرامی فرزند ارجمند جگر پیوند حضرت گرامی مرتبت ورایت منزلت
جناب حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ شمع شبستان امارت گلدستہ گلستان وزارت
سے سرسبز اور شاداب ہوا تو موافق سرشتہ قدیم اپنے والد ماجد اور حضرت جد امجد مرحوم و مغفور کے ہر شخص کو حسب رتبہ اور لیاقت
اوسکے اپنی عنایت سے ممتاز اور معزز فرمایا اور اکثر اوقات عزیز کو صرف تحصیل علوم اور تہذیب اخلاق کیا خصوصاً علم تاریخ اور فن اخلاق
اور نصائح حکما اور قوانین بندوبست آبادی ملکت اور آسودگی رعایا پر کمال توجہ عالی فرمائی اور تذکرہ ایسی عمدہ باتون کا اور چرچا

نیک صفاتون کا جناب تقدس انتساب دانش و فراست توامان فضائل و مکارم نشان **مولوی عبد الملک** استاد قدیم اور جناب مروج قوانین علوم و مفہوم عنوان جرائد شرافت و دانش کتاب فضائل و بینش یکتا زعرصہ تحریر و تقریر منشی **مولوی بشارت علی** **اوستاد جدید** اور بعض مصاحبان دانشمند اور یاران ارجمند سے رہا کرتا اور قصص اور حکایات اس طور کے سمع اقدس سے گذرتے اور باوجود عمر جوانی اور قوت جسمانی اور موجودی سامان شوکت اور نفس پروری کی بخلاف اور رؤسا کے ہر کام مین تامل اور بردباری اور حیا و حلم کو کار فرماتے اور موافق اپنے خاندان عالیشان کے عدالت اور سخاوت پر توجہ رکھتے اور ترقی علم اور آبادی ملک اور خشنودی خلق اللہ اور رضای صاحبان ذوالاقتدار حکام روزگار شب و روز چاہتے و بنظر ان باتون کے امر عالی نے شرف نفاذ پایا کہ کتاب **توزک جہانگیری** کہ کتاب کمیاب اور عمدہ تواریخ شاہان ماضیہ ہندوستان کی اور قواعد عدالت اور جہانگیری اور رعیت پروری سے مزین ہے واسطے نفع عام اور بقای نام کے زبان اردو سلیس مین کی جاوے تاکہ ہر نزدیک و دور اوسکے مطالعہ اور سننے سے محظوظ اور خوش وقت ہون خصوصاً اور رؤسا کو دستور العمل اور ملکداری اور آبادی ریاست ہاتھ آوے اور بُری صحبت سے احتراز کرین اور نیکنامی دونون جہان کی حاصل کرین اور مصاحب اور ہمنشین عمدہ ہوشمند صاحب عقل وفادار قدیم نمکخوار شرفا کو اپنی صحبت مین رکھین کہ ان باتون سے ترقی دین اور دنیا کی ہوتی ہے اور نام نیک عالم مین مشہور رہتا ہے اور رضامندی حاکمان وقت صاحبان انگریز بہادر کی کہ حکما اور سلاطین زمانہ ہین ہاتھ لگتی ہے سو بموجب حکم عالی کے یہ کتاب اردو زبان مین لکھی گئی اللہ تعالی اس رئیس کی عمر اور دولت اور اقبال وحشمت مین روز بروز ترقی کرے تاکثرت علم اور آبادی مملکت اسکی ذات بابرکات سے ہو ارباب یقین اخبار کو معلوم ہو کہ سلطان نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی نے اپنے حالات ابتدای جلوس اور تخت نشینی سے سترھوین سال سلطنت تک تحریر فرمائے کہ اس بادشاہ کو شوق نوشت و خواند کا بہت تھا بعد اوسکے اپنے یہان کے ایک امیر معتمد خان نامی کو کہ معتبر خاص تھا فرمایا کہ اب تم میرے حالات لکھکر مجھسے اصلاح لیکر داخل کتاب کیا کرو سو اون معتمد خان نے دو برس تک انصرام اس خدمت کا کیا اور حالات لکھکر بعد ملاحظہ بادشاہ داخل کتاب کرتے رہے بعد ۱۹ انیس برس کے ایک اور امیر نے کہ نام اونکا مرزا محمد ہادی تھا اوس بادشاہ کی وفات تک کے حالات کو لکھکر داخل کتاب کیا اور چونکہ بادشاہ جہانگیر نے شروع اپنی تاریخ کا خود ابتدای جلوس اور تخت نشینی سے کیا تھا اور ایام شہزادگی کے حالات قلمبند نہین کیے تھے اسواسطے وہ کتاب ناقص تھی تو مرزا محمد ہادی مرحوم نے دیباچہ اوس کتاب کا اپنی طرف سے لکھا اوس دیباچہ مین حالات جہانگیر کے ابتدای ولادت باسعادت سے تا زمان جلوس تحریر کرکے کتاب مذکور کو تمام و کمال کر دیا **بیان**

حال ولادت حضرت جہانگیر بادشاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ نام جہانگیر کے بزرگون کے یون ہین ابو المظفر نور الدین **محمد جہانگیر** بن **جلال الدین محمد اکبر** بن **نصیر الدین محمد ہمایون** بن **ظہیر الدین محمد بابر** بن **عمر شیخ** بن **سلطان ابو سعید** بن **سلطان محمد** بن **میرانشاہ** بن **قطب الدین صاحبقران امیر تیمور گورکان** چونکہ اکبر شاہ ہمیشہ واسطے بقاے کارخانہ سلطنت کے اللہ تعالے جل شانہ سے اولاد لیاقتمند کہ سزاوار تخت نشینی اور باعث ناموری کا ہو طلب کیا کرتا تھا اور فقرا اور بزرگون کی خدمت اور دعا سے منتظر حصول اس مقصد کا رہا کرتا تو بعض مصاحبون نے عرض کیا کہ حضرت شیخ سلیم نام ایک بزرگ روشن دل نیک اطوار یہان مشہور ہین اور قبولیت دعا مین شہرہ آفاق اور سات واسطون سے نسبت اون کی حضرت شیخ فرید شکر گنج کو پہونچتی ہے اور وہ موضع سیکری کے پہاڑ مین کہ آگرہ سے بارہ کوس ہے رہتے ہین اگر جناب آرزو اولاد کی اون سے بیان کرین تو امید ہے کہ اونکی دعا سے مقصود حاصل ہو اسواسطے اکبر بادشاہ ساتھ اخلاص اور نیاز کے اونکی خدمت مین گئے اور اپنی حاجت بیان کی اون بزرگ آگاہ دل نے بادشاہ کو تولد فرزند کی بشارت دی بادشاہ نے کہا مینے نذر کی ہے کہ اگر آپ کی دعا سے میرے بیٹا پیدا ہو تو مین

اوسکو آپ کی خدمت مین رکھون گا تا آپ کے سایہ برکت مین پرورش ہوے حضرت شیخ سلیم نے فرمایا کہ ہمنے اوس نونہال کو اپنا ہمنام کیا بادشاہ کی نیت صادق اور عقیدہ مضبوط تھا چند مدت مین اکبرشاہ کی بی بی کو حمل ہوا اور جب وضع حمل کے دن قریب آئے تو بادشاہ نے جہانگیر کی والدہ کو حضرت شیخ سلیم کے گھر بھیجدیا اور اونکے مکان برکت نشان مین چہارشنبہ کے دن سترہوین تاریخ ربیع الاول کی سنہ نوسو ستتر ہجری مین کہ آفتاب برج میزان مین تھا قصبۂ فتحپور مین شیخ سلیم کے گھر اوس آفتاب جاہ و جلال نے طلوع کیا اور اکبرشاہ نے شہزادے کی ولادت کی خبر سنکر بڑا جشن کیا اور بہت مال بانٹا اور اپنے تمام ملک سے قیدیون کو چھوڑ دیا اور موافق اپنے وعدے کے اوس فرزند ارجمند کا نام اون بزرگ کے نام پر سلطان سلیم رکھا اوس وقت کے شعرا نے طرح طرح کے عمدہ قصائد شہزادے کی مبارکباد مین کہے اور انعام سے مالامال ہوے اور اون تاریخون مین سے یہ مشہور ہین **دُرِ شہوار لجۂ اکبر + گوہر درج اکبر شاہی +** اور اوسوقت خواجہ حسین مروی نے اپنی کمال ذہانت سے ایک ایسا عمدہ قصیدہ کہا کہ سب شعرا اوسمین حیران ہو گئے پہلا مصرع ہر شعر کا تاریخ جلوس اکبرشاہ کی ہے اور دوسرا مصرع تاریخ ولادت جہانگیر کی اور باوجود ان دونون مشکل صنعتون کے مضامین عمدہ اور رنگین لکھے ہین اور یہ اشعار اوس قصیدہ کے ہین بتداحمد از پی جاہ و جلال شہریار ؛ گوہر مجد از محیط عدل آمد در کنار ؛ طائری از آشیان جاہ و جود آمد فرود ؛ کوکبی از برج عز و نا . گردید آشکار ؛ گلبنی رنگینہ نمود ندبر دہر چمن ؛ لالۂ رنگینہ نمود از میان لالہ زار ؛ شاد شد و لہا کہ باز از آسمان عدل و داد ؛ باز و لہا زندہ شد کز مہر ایام بہار ؛ آن ہلال برج قدر و جاہ وجود آمد برون ؛ وان نہال آرزوی جان شاہ آمد بیار ؛ شاہ اقلیم وفا سلطان ایوان صفا ؛ شمع جمع یکدلان کام دل امیدوار ؛ عادل کامل محمد اکبر صاحبقران ؛ بادشاہ نامدار و کامجوی و کامگار ؛ کامل دانای قابل عادل شاہان بدہر ؛ عادل اعلی و عاقل بخت عدیل روزگار ؛ سایۂ لطف آلہ آن لائق تاج و نگین ؛ بادشاہ دین پناہ آن عالم عادل مدار ؛ مجلس دیر اسمائی چار میدان عود سوز ؛ مرکب دیدہ اسماک آمد نیزہ دار ؛ تیر برج وجود و گوہر دریای جود ؛ از برای اوج دلہا شاہباز جان شکار ؛ بادشاہا سلک لولوئی نفیس آوردہ ام ؛ ہدیہ ات نا ات کرامی باز جوی گوش دار ؛ کس نیاورد ہدیہ زین بہ اگر دار د کسی ؛ ہر کہ دارد گو بیا چیزی کہ داری گو بیار ؛ مصرع اول دہی سال جلوس بادشاہ ؛ از دوم مولود نور دیدۂ عالم بر آر ؛ تا بود باقی حساب روزہا و ماہ و سال ؛ دان حساب از سال و ماہ و روز دوران نامدار ؛ شاہ ما پایندہ باد و باقی آن شہزادہ ہم ؛ روزہاے بیحساب و سالہاے بے شمار ؛ غرض بعد حصول اس مراد کے اکبرشاہ بارہوین تاریخ شعبان کو اوسی سال واسطے زیارت مزار فائض الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی سجزی کے اجمیر کیطرف پیادہ روانہ ہوا اور بارہ بارہ کوس کی منزلین مقرر کین سترہوین دن روضۂ مقدس مین پونہچا اور بعد مراسم زیارت اور لوازم عقیدت کے اپنی خیرات و حسنات سے وہان کے رہنے والون کو مالامال کیا اب کچھ احوال محامد ذاتی اور مناقب صفاتی حضرت خواجہ بزرگ کے لکھے جاتے ہین معلوم ہو کہ مولد شریف آپکا سیستان ہے اسواسطے آپکو سجزی کہتے ہین کہ معرب سگزی کا ہے جب عمر آپ کی پندرہ سال کی ہوئی تو والد آپ کے خواجہ حسن نامی نے انتقال فرمایا وہان ایک مجذوب شیخ ابراہیم نام رہتے تھے جب اونکی نظر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو آپ کو طلب الٰہی کا شوق ہوا اور دنیا داری چھوڑکر سمرقند اور بخارا کو گئے اور وہان علم ظاہری حاصل کرکے خراسان کی طرف آئے اور کچھ دنون وہان رہ کر قصبۂ ہارون مین کہ نواح نیشاپور سے ہے آئے اور وہان حضرت شیخ عثمان ہارونی کی خدمت مین مرید ہوکر بیس سال تک ریاضتین طرح طرح کی کین اور بحکم اپنے پیر کے ہمیشہ سفر مین رہا کرتے تھے اس باعث سے اوس وقت کے بہت بزرگون سے مثل حضرت نجم الدین کبری وغیرہ سے ملکر کمال ولایت حاصل کیا اور نسب آپ کا دو واسطے سے حضرت شیخ مودود چشتی کو پہونچتا ہے اور آٹھ ۱۲ واسطے سے حضرت ابراہیم ادہم کو اور پہلے سلطان معز الدین سام کے آنے سے راے پتھورا کے وقت مین پیر سے رخصت ہوکر

ہندوستان مین تشریف لائے اور اجمیر مین رہے اور حضرت خواجہ قطب الدین اندجانی نے کہ جنکو قطب صاحب کہتے ہین ماہ رجب
مین سنہ چہ سو بیس کے شہر بغداد مین بیچ مسجد امام ہمام ابو اللیث سمرقندی کے روبرو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ
اوحدالدین کرمانی کے جناب خواجہ معین الدین سے بیعت کی اور شیخ فرید شکر گنج جو پنجاب کے شہر مین ہین مرید حضرت خواجہ قطب الدین کے ہین
اور شیخ حضرت نظام الدین اولیا جو پیر حضرت امیر خسرو کے تھے مرید حضرت شیخ فرید شکر گنج کے ہین القصہ بعد زیارت اجمیر سے دہلی کی جانب
کوچ کیا کہ وہان کے اولیاء کرام کی بھی زیارت سے فائدہ مند ہون تھوڑے ہی دنون مین بیچ ماہ رمضان کے اوس زمین کو اپنے قدم
سے روشن کیا اور وہان کے مزارون کی زیارت سے فارغ ہوکر اور اپنے باپ ہمایون بادشاہ کی زیارت کرکے آگرہ کی جانب معاودت
فرمائی اور چھبیسوین تاریخ ذیقعدہ کو وہان پہنچے چونکہ ولادت سلطان جہانگیر کی قصبہ سیکری مین واقع ہوئی تھی اسواسطے بادشاہ
نے اوسکو مبارک سمجھکر وہان رہنا پسند فرمایا اور درمیان ماہ ربیع الاول سنہ نوسو اوناسی ہجری مین حکم اوسکی شہرپناہ اور (سنہ ۹۷۹)
مکانات کی تعمیر کا فرمایا اور ہر امیر اور عہدہ دار نے موافق اپنے وہان مکانات بنوائے تھوڑے دنون مین وہ بڑا شہر بہت عمدہ آباد
ہوا اور مسجدین اور مدرسے اور خانقاہین اور چوک و بازار سب کمال اناست اور تکلف کے سرخ پتھر ترشے ہوئے کے تیار ہوے اور
باغات عمدہ میوہ دار آراستہ ہوسے اور نام اوسکا فتحپور رکھا گیا پھر جبکہ اکبر شاہ نے اوسکو اپنا دارالسلطنت کیا تو اس نام کی برکت
سے بہت سی فتحین اوسکو حاصل ہوئین اور فتحپور مین حضرت شیخ سلیم کے روضۂ مبارک سے بڑے دروازے کے پہلو پر لکھا ہوا ہی کہ
بعد فتح دکن سے اس مقام کا نام فتحپور رہوا کہ اکبر شاہ ملک دکن اور دان دلیس کو فتح کرکے جواب خاندیس مشہور ہی ایکہزار دس ہجری (سنہ ۱۰۱۰)
مین فتحپور ہوکر آگرہ کو تشریف فرما ہوے خداوند کریم کی عجب قدرت ہی کہ یا تو وہ شہر دولت و حشمت سے آباد تھا کہ بجز امرا و ہان کسیکا
گذر نہین ہوتا تھا اور کثرت مخلوق سے جگہ نہوتی اوسکا اور اوسکے رہنے والونکا بجز نام نرہا اسیواسطے فرمایا ہی حضرت عیسی علی نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کہ دنیا ایک پل ہی گذرا اوسپر سے او دست ٹھہر او سپر اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے جانا مین کل
کو زندہ رہون گا گویا اوسنے اپنے کو ہمیشہ زندہ سمجھا اور کہا گیا ہی کہ دنیا کو ایک گھڑی تصور کرکے عبادت مین گذارے کہ گوہر عمر بے قیمت
ہی اور حدیث شریف مین ہی کہ بہتر وہ مال ہی جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور فرمایا ہی کہ بیچ دنیا کو بدلے آخرت کے کہ تو نفع پاوے القصہ جب کہ
عمر سلطان جہانگیر کی چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی تو بصلاح عقلمندون کے نیک ساعت مین چارشنبہ کے دن بائیسوین تاریخ رجب
کی سنہ ۹۸۱ ہجری مین سلطان جہانگیر کا مکتب کیا اور اس خوشی کا بڑا جشن کرکے نقد و جنس بے حساب لوگون کو عنایت فرمایا اور مولانا
میر کلال ہروی کو کہ فاضل نیک اور دانشمند تھا اونکا اوستاد مقرر کیا اور قطب الدین محمد خان انکی خدمت اتالیقی سے سرفراز
ہوے اور جب اونکو کسی سرحد کی لڑائی پر روانہ کیا تو انکی جگہ مرزا خانخانان کو اتالیق کیا اور سنہ نوسو پچاسی مین اکبر شاہ نے
شہزادے کو منصب دہ ہزاری اور سوار عنایت فرمایا اور کہا کہ میرے شہزادے کی نیک سیرتی اور بیداردلی اور بردباری سے
سب اعلے اور ادنی خوش ہین اور جب سلطان جہانگیر پندرہ سال کے ہوے تو اونکی شادی راجہ بھگوانداس کی لڑکی سے کہ سب
راجون مین بڑا تھا اور شوکت و سامان مین سب سے غالب قرار کی اور دولتخانہ خاص و عام مین سامان جشن شاہانہ مرتب ہوا اور سنہ (سنہ ۹۹۳)
نوسو ترانوے ہجری مین بیچ ساعت نیک کے اکبر شاہ نے راجہ بھگوانداس کے گھر کو اپنے قدم سے روشن کیا اور شہزادے کا
نکاح اوسکی لڑکی سے باندھکر اپنی دولتسرا مین تشریف لائے راجہ نے لوازم نیاز اور پیشکش بجا لاکے بڑی خوشی کی اور ہر (سنہ ۹۹۴)
شہزادی اور بیگمات اور امرا کو دعوت لائق بھیجی اور ہر ایک کو شاگرد پیشہ اور نوکرون مین سے نام لکھکر مسرور یا دیا پھر سنہ نوسو چورانوے
مین اکبر شاہ نے شہزادے کی دوسری شادی راجہ ... سنگھ کی لڑکی سے مقرر کرکے ساعت سعید مین تمام بیگمات راجہ کے

پھر رونق افروز ہو کر نکاح کیا اور بہت داد و دہش کی اور یہ راجہ اودے سنگھ فرزند راجہ مالدیو کا بڑا صاحب شوکت اور معتبر راجپوتوں
سے تھا اور اسی ہزار سوار اوسکے نوکر تھے اگرچہ راجہ سانگاہ بھی جو حضرت ہمایون شاہ سے لڑا تھا دولت اور سامان مین راجہ مالدیو
کے برابر تھا لیکن شرافت اور وسعت ملک اور لشکر مین مالدیو اوس سے زیادہ تھا چنانچہ اکثر سرداران لشکر مالدیو کے راجہ سانگاہ
سے لڑے لیکن ہر بار راجہ سانگاہ مغلوب رہا اور اوسی سال مین راجہ بھگوانداس کی لڑکی سے جہانگیر کے ایک لڑکی جمیلہ پیدا ہوئی
اور اوسکا نام سلطان النسا بیگم ہوا اور پھر نوسو پچانوے سال ہجری مین اوسی سے ایک شہزادہ پیدا ہوا اور اکبر شاہ نے نام اوسکا
سلطان خسرو رکھا اور نوسو ستانوے ہجری مین دختر خواجہ حسن سے ایک اور فرزند شہامت پیوند متولد ہوا اور اوسکا نام سلطان پرویز
رکھا اور نوسو اٹھانوے سال ہجری مین راجہ کیشوداس کی لڑکی سے جو قوم راٹھور کی تھی ایک دختر بہار بیگم نام پیدا ہوئی اور تیسوین
تاریخ ربیع الاول کو سنہ ہزار ہجری مین پنجشنبہ کی رات کہ جہانگیر کی سلطنت مین مبارک شنبہ مشہور ہوا ہے دارالسلطنت لاہور مین راجہ اودے سنگھ
کی لڑکی سے اختر برج خلافت شاہجہان پیدا ہوے اور چونکہ اس مہینے مین تولد شریف حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رسول الثقلین
جد الحسن و الحسین صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کا ہے اسی برکت سے شاہجہان نے دین و اسلام کو مروج کیا اور بڑی باتین جو بُرے لوگون نے
بعد تین دن کے اکبر شاہ نے محل مین جاکر اونکو دیکھا اور ایک بڑا جشن کیا چونکہ اکبر شاہ کو کمال خوشی اور خرمی حاصل ہوئی تھی اسواسطے
اونکا نام سلطان خرم رکھا اور ساتھ نام شاہجہان کے آخر کو مشہور ہوے اور انھین روزون خواجہ عبداللہ جہانگیر کے یہان آئے اور یہ بڑے
سید نامی تھے اور حضرت سید امیر عاشق انکی چوتھی پشت مین تھے کہ بزرگی اونکی مشہور ہے اور والدہ ان سید عبداللہ کی بہن تھین خواجہ حسن نقشبندی
کی اور انھین خواجہ حسن نقشبندی سے اکبر شاہ نے اپنی بہن نجیب النسا بیگم کا نکاح کیا تھا غرض خواجہ عبداللہ ہمراہ اپنے دو بھائیون
کے کہ خواجہ یادگار اور خواجہ برخوردار تھے سنہ ہزار مین ولایت حصار سے آئے اکبر شاہ نے ہر ایک کے لائق منصب عنایت کیا
اور صوبہ دکن مین مقرر کیا اور بسبب قرابت شیر خواجہ کے انکو حکم ہوا کہ اونکے ہمراہ ہوکر بادشاہی خدمتین کیا کرین اور ان بزرگوارون
نے دکن مین جاکر ہر کام مردانگی اور شجاعت سے کیے اور بسبب اپنی بلند ہمتی کے کہ طالب ترقی زیادہ کے تھے پھر بادشاہ کی خدمت مین
آئے اور تھوڑے دنون مین بادشاہ کی قدردانی سے بڑے مرتبے پائے اور اکبر شاہ کو جب سنہ ہزار اور سات مین عاملون
کی عرضیون سے معلوم ہوا کہ فتح ملک دکن بدون جانے میرے وہان پر نہ حاصل ہوگی اسواسطے نیک ساعت مین خود اوسطرف متوجہ
ہوے اور صوبہ اجمیر کو بنظر برکت جہانگیر کے جاگیر مین دیا اور راجہ مانسنگھ اور شاہ قلی محرم اور چند بڑے امیرون کو ہمراہ رکاب
شہزادے کے کرکے واسطے تنبیہ رانا کے اودے پور کیطرف روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ نہ لیجانے مین شہزادے
کے یہ تھی کہ جو سفر دور و دراز درپیش ہے دار السلطنت ہند شاہزادہ ولیعہد سے خالی نرہے اور فساد رانا کا بھی لشکر شہزادے سے
دفع ہو جاوے اور راجہ مانسنگھ کو ہمراہ شاہزادہ کے رخصت کیا لیکن موافق اوسکی عرض کے بنگالہ اوسکی جاگیر مین برقرار رکھا
اور مانسنگھ نے اقرار کیا کہ مین ہمرکاب شہزادے کے رہونگا اور میرے بیٹے اور اہلکار درستی صوبہ بنگالہ کی کرینگے اور اپنے بیٹے
جگت سنگھ کو اوسطرف روانہ کیا لیکن چونکہ جگت سنگھ اونھین دنون مرگیا تھا اسواسطے راجہ مانسنگھ نے اپنے پوتے مہا سنگھ
کو کہ یادگار اوس جگت سنگھ متوفی کا تھا اوسکی جگہہ روانہ بنگالہ کیا غرضکہ جب اکبر اجمیر مین پہونچے اور شہزادے مع سپاہ اوسکی کوتمالی
کو روانہ ملک رانا ہوے تو بعد چند دنون کے خود بادشاہ بھی بطریق شکار اودے پور کو گئے ہرچند راجہ نے مقابلہ لشکر شاہی سے
چند جا کچھہ کیا لیکن آخر تاب نلاکر سخت پہاڑون مین بھاگ گیا اور لشکر شاہی نے اوس ملک کو خراب کرکے بہت کفار کو حوالے
تیغ کیا اور انکے متعلقات کو مقید کیا اونھین دنون مین خبر غدر بنگالہ اور شکست مہا سنگھہ کی اکبر شاہ کی عرض مین پہونچی اور دوسری

سنہ ۹۹۵ ہجری
سنہ ۹۹۶ ہجری
سنہ ۹۹۸ ہجری

احوال خواجہ عبداللہ

سال پندرھوین تاریخ ماہ ساون کو والدہ سلطان پرویز کی نے انتقال کیا اور جب اکبر شاہ روانۂ دکن ہوے تو بعض خوشامد گویون نے کہ مفسد و نالائق تھے تنہائی مین چند بار شہزادے کو بہکایا کہ جو اکبر شاہ فتح دکن کو تشریف لے گئے ہین اور بے فتح کیے اوس ملک سے آنا ہمت شاہی سے بعید ہی اور اسکو مدت چاہیے تو اگر اندنون آپ طرف ملک جمنا پار کے کہ مشہور میان دوآبہ ہی اور کمال آباد اور زر ریز ہی تشریف لے چلین تو باعث عروج اور ترقی کا ہوگا اور فساد بنگالہ بھی مٹ جاوے گا راجہ مان سنگھہ کہ بنگالہ جانا چاہتا تھا یہ سنکر اون بیہودون کا مددگار ہوا اور شہزادے کو اودھر چلنے کا شوق بڑھایا شہزادے نے مہم رانا کی ناتمام چھوڑکر آگرہ کی طرف کوچ کیا قلیچ خان قلعہ دار وہان کا بنظر اخلاص و عقیدت کے باہر آیا اور حاضر ہوکر نذر کی بعضے مفسدون نے پھر شہزادے کو ورغلانا کہ اگر یہ قلعہ دار قید کر لیا جاوے تو خزانہ قلعے کا باسانی ملجائے گا لیکن شہزادے نے اونکی اس بیہودہ بات پر عمل نکیا اور اوسکو قلعے مین لوٹ جانے کی اجازت دی مریم مکانی اکبر شاہ کی والدہ شہزادے کی یہ خبر سنکر سوار ہوکر بھی چلے آئین کہ شہزادے کو جانے سے روکین لیکن شہزادے نے دادی کے آنے کی خبر سنکر پہلے اون کے آنے سے کشتی پر سوار ہوکر براہ جمنا الہ اباد کو روانہ ہوگئے اور مریم مکانی آزردہ دل ہوکر قلعہ کو لوٹ گئین غرضکہ غرہ صفر کو سنہ ۱۰۰۹ ہزار نومین جہانگیر قلعہ الہ آباد مین پہونچے اور اکثر آباد سے اودھر کے شہرون کو اپنے قبضے مین لاکر ہمراہی امرا کی جاگیر مین دیا جیسے صوبہ بہار قطب الدین خان کوکلتاش کو اور جونپور لالہ بیگ کو اور کالپی نسیم بہادر کو اور ان سبکو اون کی جاگیرون پر رخصت کیا اور رائے گھنسور دیوان سے تیس لاکھہ روپیہ خزانہ کے کہ خالصات صوبہ بہار سے تحصیل کر کے لایا تھا لیے اور ہرچند یہ خبرین مکرر اکبر شاہ کو دکن مین پہونچین لیکن اون کے دل مین شہزادے کی طرف سے کچھہ برائی نہ آئی اور شریف نامی پسر عبد الصمد شیرین قلم کو کہ خاص خدمتگار تھا اور شہزادے سے بھی موافقت رکھتا تھا ہمراہ فرمان عنایت مشتمل اوپر نصائح کے واسطے طلب شہزادے کے اپنی طرف روانہ کیا جب یہ فرمان شہزادے کو پونہچا طریقہ استقبال اور تعظیم بجالاکر چاہا کہ باپ کی خدمت مین جاؤن لیکن بلحاظ اپنی باتون کے توقف کیا اور شریف کو بھی لوٹ جانے کی اجازت ندی اور اوسنے اپنی چالاکی سے شہزادے کے مزاج مین کمال دخل کر کے چند روز دن مین وکیل سلطنت ہوا اکبر شاہ نے گھر کا فساد مٹانا اول مناسب جان کر بے فتح تمام ملک دکن کے موسم بہار مین سنہ ایکہزار نومین بندولبست دکن کا اوپر رائے سپہ سالار خانخانان اور علامی شیخ ابو الفضل کے سونپ کر اکبر آباد کی جانب معاودت فرمائی اور اوسی سال وہان رونق افروز ہوکر خواجہ عبد اللہ کو بخطاب خانی ممتاز فرمایا اور سنہ ایکہزار دس مین کہ اکبر شاہ آگرہ مین رونق افروز تھے شہزادہ جہانگیر بھی تیس ہزار سوار لے کر ساتھہ بہت ہاتھیون کے روانہ آگرہ ہوے اگرچہ ظاہر مین نام ملاقات باپ کا تھا لیکن باطن مین ارادہ سلطنت پوشیدہ تھا جو اس طرف سے شہزادے کے آنے کی خبر اکبر بادشاہ کو پونہچی شہزادے کے دیکھنے کی خوشی رنج و وحشت سے بدل گئی اور اکثر سردار کہ شہزادے کے نفاق کی خبر عرض کرتے تھے کمال اندیشے مین پڑے خصوصاً جعفر بیگ آصف خان دیوان بادشاہ قریب ہوا کہ خوف سے مرجاے اور جب لشکر شہزادہ قصبۂ اٹاوہ مین کہ جاگیر اوسی دیوان کا تھا پونہچا تو دیوان مذکور نے ایک عمدہ لعل شہزادے کی نذر کو بھیجا اس درمیان مین اکبر شاہ نے فرمان بھیجا کہ آنا نورچشم کا اس لشکر اور ہاتھیون سے خیال اور باتون کا ہمارے دل مین ڈالتا ہی کہ اس طرح سے فرزند کا آنا والد کے پاس تمھاری ہی فقط رسم ہی اگر اظہار جمعیت اور حاضری لشکر منظور ہی تو مجرائی اونکا قبول ہوا لوگون کو اون کی جاگیرون پر روانہ کر کے تنہا خدمت مین حاضر ہوا اور اگر اوڑ وہم دل مین ہو اور جمع خاطر نہو تو الہ آباد کو لوٹ جاؤ جب تک کہ تمھارے دلکو ہر طرح اطمینان حاصل ہوجاے پھرنے تمکو آجانا اور شہزادے کو جب اسطرحکا فرمان پونہچا تو حیران ہوکر اٹاوے مین توقف کیا اور عرضداشت انجام اس مضمون کی باپ کی خدمت مین روانہ کی کہ نیازمند باکمال آرزومندی قصد زیارت کر کے چاہتا تھا کہ جلد سعادت آستانہ بوسی کی

سنہ ۱۰۰۹

سنہ ۱۰۱۰

لاچار عبد اللہ خان خواجہ یادگار کے ہمراہ بادشاہ کی خدمت مین آگئے کہ مبادا دربار مین اوسکی چغلیون سے مزاج برہم ہوا اور اکبر شاہ
نے عبد اللہ خان کی شجاعت اور لیاقت دیکھکر منصب ڈیڑھ ہزاری اور خطاب صفدر خانی کا عنایت کیا اور خواجہ یادگار کو بھی
بڑے منصب سے امتیاز دیا اور جب جہانگیر فتحپور سے الہ آباد کو روانہ ہوے تھے تو ہرچند اکبر شاہ نے ظاہر مین رخصت دی تھی
لیکن دل مین فرزند کی جدائی کے روادار نتھے اور باوجود اس تعلق خاطر کے اہل غرض جو فتنہ پرداز تھے ہر روز ایک نئی بات بناکر
اکبر شاہ کے مزاج مین شہزادے کی طرف سے رنجش ڈالتے تھے اور اکبر شاہ اکثر لوگون مین شہزادے کی شراب خواری کی شکایت
کرنے لگا اور طرفہ ستم مفسدون کی یہ ہوئی کہ شہزادے کا اخبار نویس ایک خواص لڑکے پر عاشق ہوا اور وہ لڑکا دوسرے لڑکے
پر کہ خدمتگار تھا عاشق ہوا اور یہ تینون آپس مین ملکر شہزادے کیخدمت سے بھاگے اور چاہا کہ دکن مین جاکر شہزادہ دانیال کے پاس رہین
شہزادے نے یہ سنکر اپنے سوار بھیجے اور اونکو پکڑ بلوایا اور جب یہ تینون حالت غضب مین روبرو آئے تو شہزادے نے اخبار نویس کا چمڑا کھنچوا
ڈالا اور خواص کو خوجہ کیا اور خدمتگار کو خوب پٹوایا اس سیاست سے تمام لوگ ڈر گئے اور بھاگنا موقوف ہوا مفسدون نے اس قصہ کو
خوب بناکر اکبر شاہ سے عرض کیا اور بادشاہ یہ سنکر کمال رنجیدہ ہوکر فرمانے لگے کہ ہمنے تمام ملک بزور تلوار لیا لیکن بکری کا بھی اپنے روبرو
رحم سے چمڑا نہین کھنچوایا ہے تعجب ہے کہ میرے بیٹے سخت دلی سے اپنے آگے آدمیون کا پوست کھنچواتے ہین فتنہ انگیزون نے عرض کی کہ جناب
شہزادے افیون شراب مین ملاکر پیتے ہین اس باعث سے یہ غصہ اور بدمزاجی ہے اور اوسوقت کسیکو طاقت منع کی نہین ہوتی اکثر مصاحب
ایسے وقت مین روبرو نہین آتے اور جو ہوتے ہین خاموش کھڑے رہتے ہین اکبر شاہ کو کہ ہمیشہ جہانگیر کی درستی کا خیال رہتا تھا اسواسطے
چاہا کہ خود بدولت الہ آباد کو جاکر شہزادے کو ہمراہ اکبر آباد مین لے آوین اس غرض سے پیر کی رات کو گیارہوین تاریخ ماہ کوار سنہ
ایکہزار بارہ ہجری مین الہ آباد کی طرف کشتی مین بیٹھکر کوچ کیا اور تین کوس شہر سے کہ پیش خیمہ جمنا کے کنارے کھڑا تھا اوس
طرف روانہ ہوے اتفاق سے کشتی شب کو راہ مین ریتی پر چڑھ گئی ہرچند ملاحون نے چاہا کہ نکلے مگر فجر تک وہین پھنسی رہی
بعد صبح کے امرا نے اپنی کشتیون مین پاس آکر مجرا کیا اور اس حادثے کے وقوع سے چاہا کہ بادشاہ کو جانے سے منع
کرین لیکن بباعث ہیبت شاہی کے کوئی نہ بول سکا غرض بہزار خرابی کشتی کھینچکر کنارے پر لائے اور اکبر شاہ پیش خیمہ مین رونق افروز
ہوے دوسرے دن پانی بکثرت برسنے لگا اور خبر بیماری حضرت مریم مکانی کی کہ والدہ اکبر کی تھین بادشاہ کے پاس آئی اور
چونکہ والدہ اکبر شاہ کی اس سفر سے راضی نہ تھین اسواسطے بادشاہ نے خبر بیماری اونکی سنکر جانا کہ اونھون نے میرے سنا
نے کو بیماری کی خبر مشہور کی ہے اور ان دو تین دنون مین کثرت بارش کے سبب سے کوئی خیمہ کھڑا نکر سکا سوا دولتخانہ خاص اور
چند خیمون کے وہان اور نہ تھا بدھ کی شبکو خبر آئی کہ بادشاہ کی والدہ کی طبیعت بہت بگڑ گئی ہے اور طبیبون نے امید قطع کی ہے
اکبر شاہ یہ سنکر آخری دیدار کے واسطے شہر کی جانب لوٹے اور قلعے مین آکر اپنی والدہ کا حال بہت خراب پایا اور بہت چاہا
کہ کوئی نصیحت یا کلام اونکی زبان گوہر فشان سے سنین لیکن بیہوشی کے باعث اونکی زبان مین طاقت کلام کی نپائی لاچار تقدیر
الٰہی پر راضی ہوکر گوشہ اندوہ و ملال مین بیٹھے اور اٹھارہوین تاریخ اوسی مہینے کی پیر کی رات کو اکبر شاہ بادشاہ کی والدہ ماجدہ
نے اس جہان سے کوچ کیا اس غم سے تمام ملک مین ماتم ہوا اور ہر شخص نے سوگ منایا اور بادشاہ نے ماتم مین ڈاڑھی مونچھہ
اور سر منڈوا کر ماتمی لباس پہنا اور کئی ہزار منصب دار اور امرا اور احدی اور شاگرد پیشہ نے بھی بادشاہ کی موافقت مین مصیبت
کی صورت بنائی اور خود بادشاہ نے چند قدم تابوت کاندھے پر اوٹھایا پھر باقی امرا نوبت بنوبت لیتے گئے پھر تابوت
کو دہلی روانہ کرکے بادشاہ دولتخانے کی طرف پھر آئے اور دوسرے دن ماتمی لباس اوتار کر اپنے لوگون سے بھی وہ

اکبر شاہ کی والدہ کا وفات ہونا اور مدفون ہونا مقبرہ ہمایون مین بمقام دہلی کے

لباس اوترواِیا اور ہر ایسکو موافق مرتبے کے خلعت عنایت کیا اور تابوت بادشاہ کی والدہ کا پندرہ پہر کے عرصے مین دہلی کو پہونچا
اور اپنے خاوند حضرت ہمایون بادشاہ کے مقبرے مین مدفون ہوین اور جب شہزادے نے الہ آباد مین اکبر شاہ کا آنا پھر والدہ
کی بیماری کے سبب سے لوٹ جانا اور حال انتقال سنا تو اوسیوقت شریف خان کو حکومت صوبہ بہار پر روانہ کر کے
بنفس نفیس آگرہ کی جانب باپ کی خدمت مین روانہ ہوے تا باپ کے دل مین جو میری طرف سے کدورت ہی دور ہو جاوے
اور دادی کی تعزیت مین شریک رہون اور اکبر شاہ شہزادے کے آنے کو سنکر کمال مسرور ہوے اور نیک ساعت مین بار یاب
سلام ہوے اور جب شہزادے نے رسوم مقررہ اور آداب سے فراغت حاصل کی تو اکبر شاہ نے فرزند کو سینۂ بے کینہ
سے ملاکر خوشی سے کمال مہربانی فرمائی اس حال سے دوست خوشحال او مفسد خجالت زدہ ہوے شادیانہ بجنے لگا شہزادے
نے دو سو مُہرین سو سو تولے کی اور چار مہرین پچاس پچاس تولے کی اور ایک پچیس تولہ کی اور ایک بیس تولہ کی اور تین پانچ
پانچ تولے کی اوسوقت نذر کین اور ایک الماس لاکھ روپے کی قیمت کا اور چار ہاتھی عمدہ پیش کش کیے اور بعد فراغت کے ان سب
کامون سے اکبر شاہ حرم سرا کے اندر تشریف لے گئے اور شہزادے بھی ہمراہ گئے وہان بادشاہ نے کچھ باتین شکایت آمیز شہزادے
سے کہین اور از روے عنایت فرمایا کہ باکثرت نشہ سے کہ تمھارے دماغ مین خلل آگیا ہی تو بہتر یہ ہی کہ چندمدت میرے پاس
رہو تا علاج سے تمھارے مزاج کی اصلاح ہو جاوے اور شہزادے کو عبادتخانے مین بٹھا کر چند خدمتگارون کو محافظت پر مقرر
کیا اور ہر روز شہزادیان آکر جہانگیر کی تسلی کیا کرتی تھین جہانگیر دس روز تک وہین رہے جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ باتین انکی
شراب خواری اور بدماغی کی جو لوگون نے عرض کی تھین سب جھوٹھ ہین تو دولتخانے کے جانے کی اجازت شہزادے
کو دی اور شہزادے کے مصاحب جو بادشاہ کے خوف سے چھپ گئے تھے اوسوقت آکر شہزادے سے ملے اور حضرت جہانگیر
بادشاہ ہر روز باپ کے سلام کو جاتے اور مورد لطف و عنایت ہوا کرتے اور انھین دنون مین خط ہادی شاہ کا کہ بڑے
ولی ہین خاندان چشت سے اکبر شاہ کے پاس آیا مضمون یہ تھا کہ مینے حضرت جناب بہاوالدین قدس سرہ العزیز کو خواب
مین دیکھا ہی وہ فرماتے ہین کہ سلطان سلیم یعنی جہانگیر جلد تخت سلطنت پر رونق افروز ہونگے اور عالم کو اپنی داد و دہش
سے آباد کرینگے اور عجیب باتون سے کہ اون دنون واقع ہوئین یہ ہی کہ جہانگیر کا ایک ہاتھی گران بار نام لڑائی مین بے مثل تھا
اور بادشاہی فیلخانے مین اوسکے مقابل ہاتھی نہ تھا اور اسیطرح شہزادہ خسرو کے یہان بھی ایک ہاتھی تھا آب روپ نام کہ
لڑائی مین نامی ہو رہا تھا اکبر شاہ نے حکم دیا کہ ان دونون ہاتھیونکو آپس مین لڑاوین اور تیسرا ہاتھی اپنا ان تھن نام کمک پر مقرر
کیا کہ جب ایک اون دونون مین سے دوسرے پر غالب ہو اور فیلبان اوسکو نروک سکے تو اس ہاتھی کو لاکر اوسکو روکین اور اس
ہاتھی کو اصطلاح مین طمانچہ کہتے ہین اور اکبر شاہ کا نکالا ہوا ہی کہ لڑائی مین مست ہاتھیون کو اوس سے جدا کرتے ہین اور لوہہ لنگر
اور چرخی اور اوچاری بھی اکبر شاہ کے اختراع سے ہین غرضکہ جہانگیر اور خسرو نے گھوڑون پر سوار ہو کر سیر کرنے کی اجازت لی
اور اکبر شاہ جھروکے مین شاہزادہ خرم کو لیکر سیر کیواسطے بیٹھے جب دونون ہاتھی لڑے تو گران بار آب روپ پر غالب آیا
اور حسب ارشاد ان تھن کو فیلبان سامنے لایا کہ گران بار کو روکے جہانگیر کے لوگون نے اوس فیلبان کو سامنے سے لانے
کی ممانعت کی اور اوسکو دور سے پتھر مارنے لگے لیکن وہ فیلبان حسب ارشاد اپنے ہاتھی کو سامنے سے لایا اتفاقاً
ایک پتھر اوس فیلبان کی کنپٹی پر لگا کہ خون بہنے لگا شہزادہ خسرو نے مع چند مفسدون کی یہ حرکت جہانگیر کے لوگون کی اور
فیلبان کا زخمی ہونا بڑھا کر اکبر شاہ سے عرض کی اکبر شاہ نے گستاخی سے رنجیدہ ہو کر شہزادہ خرم سے فرمایا کہ جہانگیر سے

کہین کہ حضور فرماتے ہین کہ یہ ہاتھی بھی حقیقت مین تمھارا ہی یہ زیادتی کس باعث کی شہزادہ خرم نے اپنے باپ جہانگیر کے پاس آکر
حکم اکبر شاہ اپنے باپ سے بیان کیا جہانگیر نے فرمایا کہ سچ ہرگز اس بات سے اطلاع نہین اور مینے ہرگز حکم ہاتھی اور فیلبان کے
مارنے کا نہین دیا ہی شہزادہ خرم نے عرض کی کہ اگر فی الواقع اسیطرح ہی تو اپنے لوگون کو حکم کرتے کہ آتشبازی وغیرہ سے ہاتھیون
کو جدا کرین جہانگیر نے اسباب کا حکم دیا اور ہرچند تدبیرین کین لیکن وہ ہاتھی جدا نہوے یہان تک کہ انتھن ہاتھی بھی عاجز ہوکر
بھاگا اور وہ دونون لڑتے ہوے جمنا مین گھسے ناگاہ ایک بڑی کشتی دریان مین آگئی تب گرانبار ہاتھی نے اوس کا پیچھا چھوڑا
اوسوقت شہزادہ خرم نے اپنے دادا اکبر شاہ کے پاس آکر آداب عرض کیا اور کہا کہ حضرت جہانگیر اس گستاخی پر راضی تھے
اور دانستہ کام نہین ہوا لوگون نے برخلاف عرض کیا تھا اور انھین دنون مین حادثہ عظیم وفات اکبر شاہ کا واقع ہوا تفصیل اسکی
یہ ہی کہ اکاون سال تک اکبر شاہ کو سلطنت مین کبھی کوئی حرج پیش نہین آیا اور ہر طرف سے فتح و نصرت حاصل ہوئی اقبال ملازم
رکاب اور دولت خادم جناب رہی آخر زمانے نے بیوفائی کی کہ دوشنبہ کے روز بیسوین جمادی الاول کی سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین مزاج
صحت سے منحرف ہوا اور عارضہ بخار نے شدت پکڑی آخر کو دست شروع ہوے شہزادہ خرم یعنے شاہجہان بیمار داری کے
متکفل ہوے اور حکیم علی کہ افسر سب طبیبون کا تھا معالج ہوا لیکن چونکہ تقدیر مقتضی کوچ کی تھی جسقدر علاج اور تدبیر کرتے تھے
مرض مین زیادتی ہوتی تھی اور چونکہ شہزادہ خسرو بھانجا راجہ مانسنگھ کا اور داماد خان اعظم خان کا تھا اور اون دونون کار بار سلطنت
انھین دو کے تفویض تھا اسواسطے لوگون نے چاہا کہ باوجود ہونے جہانگیر کے شہزادہ خسرو کو بادشاہ کرکے فتنہ و فساد شروع
کرین اور جہانگیر شاہ نے یہ حال معلوم کر کے بنا بر احتیاط کہ شرائط جہانداری سے ہی ایسے وقت مین باپ کے قرب سے
پہلو تہی کی اور آمد و رفت قلعے کے اندر سے بالکل موقوف کر دی لیکن شاہجہان اوسیطرح مفسدون کے اندر اپنے دادا اکبر شاہ
کے پاس آتے جاتے رہے اور بمقتضاے ہمت دادا کے خدمت موقوف نکی اور ہرچند اونکی مان نے بھی منع کیا کہ ایسے وقت مین
علاج وغیرہ اکبر شاہ کا اپنے ذمے نہ لو لیکن شاہجہان نے ثبات قدمی کرکے دشمنون مین اسیطرح دخیل رہے اور جہانگیر اور
اپنی مان سے اجازت لیکر اکبر شاہ کے پاس بیمارداری کو رہے اور ہرچند جہانگیر شاہ سے لوگون نے عرض کیا کہ آپ بھی اپنی
والدہ کے پاس رہین لیکن اونھون نے احتیاط اسی مین سمجھی کہ اسوقت الگ رہین اور شاہجہان نے کہا کہ مین جب تک زندہ
ہون دادا کی خدمت سے الگ نہونگا غرضکہ اللہ تعالے نے بمقتضاے اونکی نیک نیتی اور ہمت کے مفسدون کی بدی سے
محفوظ رکھا اور انھین دنون جہانگیر شاہ کی لونڈی سے دو صاحبزادے پیدا ہوے اور نام اونکا جہاندار اور شہریار ہوا اور چونکہ
تقدیر مین سلطنت جہانگیر کے نام تھی خود بخود وہ جماعت مفسدون کی اپنی باتون سے پشیمان اور شرمندہ ہوکر جہانگیر کے پاس آے
اور معذرت کی دوسرے دن جہانگیر اکبر شاہ کے دیکھنے کو گئے اور حالت نزع آخری دیدار کا حاصل کیا اور شاہجہان کی جوانمردی
اور حسن خدمت اور بردباری پر تحسین و آفرین کی اور اپنے ساتھ اپنے دولتخانے مین لے آئے اور بدھ کی رات کو تیرہوین
تاریخ جمادی الآخرہ کی سنہ ایکہزار چودہ مین اکبر شاہ کا اوسی مرض مین انتقال ہوا دوسرے روز بعد درستی سامان تجہیز و تکفین
باغ سکندرہ مین سپرد رحمت الٰہی کے کیا پیدایش اکبر شاہ کی نوسو پچاس مین واقع ہوئی ہی اور نوسو ترسٹھ مین تخت
سلطنت پر جلوس کیا اور اکبر شاہ کے تین فرزند دلبند نامدار اور تین دختر عفت شعار تھین پہلے سلطان نورالدین
محمد جہانگیر کہ اکبر شاہ کی جگہہ تختنشین ہوے دوسرے سلطان مراد کہ سنہ ایکہزار سات
مین مطابق سال چوالیس جلوس کے دکن مین کثرت شراب خواری سے وفات پائی تیسرے

سنہ ۱۰۱۳

سلطان دانیال کہ ایکہزار تیرہ ہجری مین موافق سال اونچاس جلوس کے بیچ دکن مین بہت شراب پینے سے مرے اورنام شہزادیون کے یہ ہین شہزادہ خانم شکر النسا خانم آرام بانو بیگم اور بعد اسکے جو حالات تحریر ہونگے وہ خود جہانگیر بادشاہ کی تحریر کا ترجمہ ہی کہ ابتداے سلطنت سے شروع اونیسوین سال جلوس تک لکھے ہین **ذکر جہانگیر کے وزیرون کا** جو شہزادگی کے زمانے مین تھے پہلے راے گنہسو جہانگیر کا دیوان تھا اور اوسکے بعد بایزید بیگ اس خدمت پر مقرر ہوے اونکے بعد خواجہ محمد دوست کابلی کہ بعد سلطنت جہانگیر کے بخطاب خواجہ جہان مشہور ہوے دیوان ہوے ہین اون کے بعد خان بیگ اس خدمت سے ممتاز ہوے اور مدار الہام شریف خان پسر عبد الصمد شیرین قلم تھے کہ اونھون نے بعد سلطنت جہانگیر کے امیر الامرا کا خطاب پایا اور مرتبہ وکالت سے سرفراز ہوے اور بعد اونکے کچھ دنون خدمت دیوانی کی وزیرخان محمد مقیم کو موافق عہد سلطنت اکبر کے بحال رہی اور پھر وزارت نصف سلطنت کی وزیر الملک خان بیگ والاشاہی مذکور کو مرحمت ہوئی اور وزارت نصف باقی کی مرزا غیاث بیگ طہرانی کو دیکر خطاب اعتماد الدولہ کا بخشا لیکن یہ اعتماد الدولہ کا وزارت مین کچھ اختیار نرکھتے تھے گویا پیشکار امیر الامرا کے تھے اور بیرمخان امیر الامرا وکیل مدار علیہ سب کام کے تھے جب یہ دائم المرض ہوے اور جہانگیر بادشاہ کابل کیطرف کوچ کیا تو جعفر بیگ قزوینی کو جو آصف خان مشہور تھے تیسرے صفر کو ایکہزار پندرہ مین کاروبار دولت کا تفویض فرمایا لیکن ان جعفر بیگ نے خواجہ ابو الحسن کو بادشاہ سے اجازت لیکر اپنے ساتھ لیا تا نگہداشت دفتر اور کاغذ ونکی کرین اور یہ خواجہ ابو الحسن اگرچہ مرد راست اور درست کار تھے لیکن ترشروئی اور بدخوئی سے موصوف تھے اور جب جعفر بیگ آصفخان

سنہ ۱۰۲۰

مہم دکن کو شہزادہ پرویز کے ہمراہ رخصت ہوے تو ستائیسوین جمادی الاولی سنہ ایکہزار بیس مین خدمت دیوانی پھر اعتماد الدولہ کو ملی اور انھون نے تا بہ حیات اپنے اس کام کو حسن خوبی سے انجام دیا اور بعد وفات اس وزیر کے بارہوین جمادی الاخرہ سنہ

سنہ ۱۰۳۱

ایکہزار اکتیس ہجری مین پھر خدمت وزارت مع خلعت خواجہ ابو الحسن کو بخشی اور بعد اسکے کہ مہابت خان درگاہ معلے سے خارج کیے گئے تو یمین الدولہ آصف خان خلف الصدق اعتماد الدولہ کے پندرہوین صفر سنہ ایکہزار پینتیس ہجری تک منصب بزرگ وکالت پر رہے اور خواجہ ابو الحسن کار دیوانی مین سرگرم تھے اور جہانگیر کی وفات تک اسی خدمت پر مستقل تھے **ذکر جہانگیر کی اولاد کا** جہانگیر بادشاہ کے پانچ فرزند والاگہر اور دو دختر قدسی اختر تھین پہلے سلطان خسرو دوسرے سلطان پرویز تیسرے سلطان خرم چوتھے سلطان جہاندار پانچوین سلطان شہریار اور دختر کلان سلطان نثار بیگم اور چھوٹی بہار بانو بیگم ہین خسرو اور جہاندار اور پرویز یہ تینون حین حیات اپنے والد بزرگوار کے راہی ملک بقا ہوے اور تاریخین اونکی مع حالات اپنے مقامون پر لکھی جاوینگی اور سلطان خسرو کے دو فرزند اور ایک دختر پیچھے رہے دونون کے بعد جہانگیر نے وفات پائی اور صاحبزادی اونکی بہت دنون زندہ رہین اور سلطان پرویز کے ایک لڑکی تھی لڑکا اپنے باپ سے پہلے مرا اور لڑکی شہزادہ داراشکوہ کے نکاح مین رہی اور شاہجہان بادشاہ کے چار فرزند اقبالمند اور تین دختر قدسی اختر پیدا ہوئین اول سلطان داراشکوہ دوسرے سلطان شجاع تیسرے سلطان اورنگزیب چوتھے سلطان مرادبخش اور پہلی لڑکی سریر بانو بیگم دوسری جہان آرا بیگم تیسری روشن آرا بیگم شاہزادہ جہاندار لاولدی اور شہریار کی ایک دختر ہوئی ارزانی بیگم نام **ذکر جہانگیر کے عالمون کا** ملا روزبہانے تبریزی ملا شکر اللہ شیرازی بعلامی میر ابو القاسم گیلانی ملا باقر کشمیری ملا محمد سیستانی ملا مقصود علی قاضی نور اللہ ملا فاضل کابلی ملا عبد الحکیم سیالکوٹی ملا عبد اللطیف سلطانپوری ملا عبد الرحمن بہورہ گجراتی ملا فاضل کابلی ملا حسن مراغی ملا محمود جونپوری **ذکر جہانگیر کی حکیمون کا** حکیم رکنا کاشی حکیم صدرا ملقب مسیح الزمان حکیم ابو القاسم گیلانی ملقب بحکیم الملک حکیم مومنائی شیرازی حکیم روح اللہ کابلی مقیم سید گجراتی حکیم تقی گجراتی **ذکر جہانگیر کے شاعرون کا**

بابا طالب اصفہانی حیاتی گیلانی ملا نظیری نیشاپوری ملا محمد صوفی مازندرانی ملک الشعرا طالب آملی سعیدائی گیلانی زرگر باشی
میر معصوم کاشی تولشوری کاشی ملا حیدر رجمانی شید ا **ذکر ان حافظون کا جو خدمت مین حاضر رہا کرتے تھے**
حافظ نادعلی حافظ قطب حافظ عبداللہ حافظ او ستاد محمد بالی حافظ حبیلہ **ذکر ہندی گویون کا** چتر خان پرویزداد ماکھو
حمزہ **ذکر طلبگاری نورجہان بیگم کا** چھٹے **سال مین** میرزا غیاث بیگ پسر خواجہ محمد شریف طہرانی کے مین اور یہ خواجہ
محمد شریف طہرانی اول مین وزیر خان محمد خان تکلو حاکم خراسان کے تھے بعد فوت محمد خان کے شاہ طہماسپ صفوی کی خدمت مین
رہے اس بادشاہ نے انکو وزارت مرو کی عنایت کی اور ان خواجہ محمد شریف کے دو لڑکے تھے پہلا آقا طاہر دوسرا مرزا غیاث بیگ
سو محمد شریف طہرانی نے اپنے بیٹے مرزا غیاث بیگ کا نکاح مرزا علاءالدولہ بن آقا ملا کی لڑکی سے کیا اور اس سے میرزا
غیاث بیگ کے دو فرزند اور ایک دختر متولد ہوئی جب خواجہ محمد شریف کی وفات ہوئی تو میرزا غیاث بیگ مع اہل و
عیال ہندوستان کیطرف چلے قندھار مین انکے ایک اور لڑکی دوسری ہوئی پھر فتحپور مین اکبر بادشاہ کی خدمت مین ممتاز
ہوے اور تھوڑے دنون مین اپنی لیاقت اور ہوشیاری اور بادشاہ کی قدردانی سے دیوان بیوتات ہوے اور یہ غیاث بیگ
تحریر اور مقدمہ فہمی مین بہت نیک ذات اور کارگزار تھے اور تذکرہ اگلے شعرا کے بہت دیکھے تھے خود بھی خوب شعر کہتے تھے شکست
خط کے لکھنے مین خوب ماہر تھے کل خدمت سے فرصت ملتی تو اوقات اپنی شعر و سخن سے گذارتے دوستون اور اہل حاجت
کو بہت دیا کرتے تھے مگر باوجود ان سب خوبیون کے یہ بڑا عیب تھا کہ رشوت جو کوئی دیتا تو لے لیتے تھے غرض جن دنون
کہ اکبر شاہ لاہور مین رونق افروز تھے ایک شخص علی قلی بیگ استجلو نام کہ شاہ اسمعیل ثانی کے نوکرون مین سے تھا عراق سے
آکر شاہ کی خدمت مین نوکر ہوا اور مرزا غیاث بیگ کی اوس دختر سے جو قندھار مین ہوئی تھی نکاح کیا اور آخر کو یہ علی قلی بیگ
جہانگیر بادشاہ کی خدمت مین معزز ہوا اور خطاب شیر افگن خان کا اور منصب لائق پایا جب جہانگیر تخت نشین ہوے تو اوسکو
بنگلے مین جاگیر دیکر رخصت کیا باقی مفصل حال اسکا اپنے مقام پر لکھا جاویگا قصہ کوتاہ جب یہ شیر افگن خان راہی ملک عدم
ہوا تو جہانگیر کے حکم سے صوبہ بنگالہ کے کارپردازون نے مرزا غیاث بیگ کے اس لڑکے کو درگاہ شاہی مین روانہ کیا اور
جہانگیر نے بسبب رنجش کے قطب الدین خان کے مارے جانے سے نورجہان کو اپنی والدہ سبھی رقیہ سلطان بیگم کو دے دیا یہ
نورجہان کچھ دنون اونکے پاس رہے جب انکے نصیب نے ترقی کی اور اقبال کا زمانہ آیا تو نوروز کے ایک دن مین جہانگیر
نے نورجہان کو دیکھا اور نظر مبارک مین پسند آئے بادشاہ نے اپنے حرم سرا مین لے لیا اور ہر روز محبت بادشاہ کی زیادہ
ہونے لگی اور نور محل مشہور ہوئی بعد چند دنون کے نورجہان بیگم کا خطاب پایا سب اقربا اوسکے بڑے بڑے منصب اور
خدمتون پر مقرر ہوے اور اعتمادالدولہ یعنے مرزا غیاث بیگ باپ نورجہان کے خدمت وکالت کل سے سرفراز ہوے
اور بڑا بھائی اوسکا ابوالحسن بادشاہی خانساماں ہوکر مخاطب باعتقاد خان ہوا باقی اور قریبون کو بھی خطاب خانی کا ملا اور دلارام
نام برکتی ہی دائی جسنے نورجہان کو دودہ پلایا تھا حاجی کوکہ مشہور ہوکر دیوان محلون کے بنی یہان تک کہ صدر الصدور بادشاہی
جو خرچ محلون مین دیا کرتا وہ اسکے مہر سے جاری ہوتا اور اس نورجہان کا اسقدر دخل ہوا کہ سوا خطبہ کے جو کچھ لوازم سلطنت
ہے سب اسکے واسطے ہوا آخر کو یہ نورجہان جھروکے مین بیٹھکر بڑے امیرون کا سلام لیا کرتی اور حکم جو چاہتی دیتی اور اور
سکہ کہ اسکے نام کا ہوا یہ ہے سے بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ؎ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر ؎ اور فرمانون پر تھا یہ طغرہ ہوتا
حکم علیۂ العالیہ نورجہان بیگم بادشاہ اور رفتہ رفتہ یہ حال ہوا کہ جہانگیر فقط نام کو بادشاہ رہ گیا اور

اکثر فرمایا کرتے کہ مینے سلطنت نورجہان کو دی سوا ایک سیر شراب اور آدھ سیر کباب کے اور کچھ درکار نہین اس بیگم کی خوبیونکا کچھ بیان نہین ہوسکتا کہ بالکل خیر تھی جو کوئی اپنی حاجت بیگم سے عرض کرتا اوسکی مراد حاصل ہوتی اور جو اوسکی جناب مین پناہ لاتا آسیب ظلم و رنج سے محفوظ رہتا جہان یتیم لڑکی کسیکی سنتی اوسکا نکاح اپنے پاس سے کرادیتی تھی اور جہیز اوسکے لائق عنایت کرتی اور اوسکے خاندان سے خلق اللہ کو بہت نفع ہوا تو زک جہانگیری یہان سے ترجمہ **حالات نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی کا ہی** جو اونیسوین سال جلوس تک خود بادشاہ نے لکھے تھے اور پھر حسب الحکم معتمد خان نے لکھکر تمام کیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالے جل شانہ کی عنایت بے نہایت سے پنجشنبہ کے دن کہ ایک ساعت نجومی گذری تھی آٹھوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کے سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین دار الخلافت آگرہ مین بیچ عمر اڑتیس سال کے تخت سلطنت پہ مینے جلوس کیا میرے والد بزرگوار کا جب تک اٹھائیس برس کی عمر ہوئی کوئی فرزند دلبند زندہ نرہتا تھا اسواسطے ہمیشہ اولیاء اللہ سے اس بات کی دعا طلب کرتے تھے چونکہ حضرت خواجۂ خواجگان معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سرچشمۂ اولیاء ہند کے ہین تو واسطے حصول اس امر کے نیت کی تھی کہ اگر اللہ تعالے مجکو فرزند باحیات عنایت کرے تو مین آگرہ سے آپ کے روضۂ متبرکہ تک کہ ایک سو چالیس کوس تک ہی ازروے اخلاص پیادہ پا جاؤنگا اور سنہ نو سو ستتر ہجری مین چہارشنبہ کے دن سترہوین تاریخ ربیع الاول کی تھی سات گھڑی دن چڑھے چوبیسوین درجہ مین طالع میزان کے اللہ تعالے نے مجکو پیدا کیا اور جن دنون کہ میرے باپ کو فرزند کی خواہش تھی حضرت شیخ سلیم نام ایک صاحب کمال کہ عمر رسیدہ سیکری کے پہاڑ مین قریب آگرے سے رہتے تھے اور وہان کے لوگ اون سے اعتقاد بہت رکھتے تھے تو میرے باپ نے اونکا حال و کمال سنکر ملاقات کی اور ایک دن حالت بیخودی مین پوچھا کہ حضرت میرے کو لڑکے ہونگے حضرت شیخ سلیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے بخشندہ بے منت تمکو تین فرزند عنایت کرے گا میرے باپ نے کہا کہ مینے نذر کیے کہ پہلے لڑکے کو تمھارے دامن تربیت مین سونپونگا اور تمھاری شفقت اور مہربانی کو اوسکا مربی کردونگا اون ولی اللہ نے اس بات کو قبول فرمایا اور اپنی زبان گوہرفشان سے ارشاد کیا کہ مبارک ہو مینے بھی اوسکو اپنا ہمنام کیا جب میری والدہ کو زمانہ وضع حمل کا قریب پونہچا تو اونکو حضرت شیخ کے گھر بھیجدیا کہ ولادت میری اونکے گھر مین واقع ہو اور بعد میرے پیدا ہونے کے میرا نام محمد سلیم رکھکر سلطان سلیم کا خطاب دیا اور پیار سے باتون مین شیخو بابا کہا کرتے تھے پھر میرے باپ نے موضع سیکری کو کہ مولد میرا ہی مبارک جانکر اپنا پایۂ تخت مقرر کیا اور چودہ پندرہ سال کے عرصے مین وہ سب جنگل اور میدان کہ درندون کا مسکن تھا ایک عمدہ شہر مشتمل اوپر باغات اور عمارات لطیفہ کے ہوگیا اور بعد فتح گجرات کے اوسکا نام فتحپور رکھا جب مین بادشاہ ہوا تو میرے دلمین آیا کہ اپنا نام بدلون کہ اس نام مین شبہہ پڑتا ہی رومی بادشاہون کے نام کا تو غیب سے میرے دل مین آیا کہ بادشاہونکا کام جہانگیری ہی اپنا نام جہانگیر کھون اور چونکہ تخت نشینی میری اول وقون مین کہ وقت نور ہی واقع ہوئی ہی تو خطاب اپنا نورالدین کرون اور ایام شاہزادگی مین دانایان ہند کی زبان سے مینے سنا تھا کہ بعد اکبر شاہ کے نورالدین نام ایک شخص حاکم ہوگا یہ بات بھی میرے ذہن مین تھی اسواسطے مین نے نورالدین جہانگیر بادشاہ اپنا نام اور لقب مقرر کیا اور چونکہ مین آگرہ مین تخت نشین ہوا ہون اسواسطے ضرور ہی کہ کچھ حالات اوس

ذکر حالات شہر آگرہ و دریاے جمنا

شہر کے لکھون یہ آگرہ ہندوستان کے اگلے شہرون سے ہی جمنا کنارے اسمین ایک پرانا قلعہ تھا میرے باپ نے پہلے میرے تولد سے اوسکو گرا کر نیا قلعہ سرخ پتھر کا بنوایا کہ سیاح لوگ اوسکے مثل نہین بیان کرتے پندرہ سولہ سال مین تمام ہوا اوس مین چار دروازے اور دو کھڑکیان ہین پینتیس لاکھ روپے کہ اوسکے ایکسو پندرہ ہزار طومان رائج ایران اور ایک کرور پانچ لاکھ خانی بحساب توران ہوتے ہین اسکی تعمیر مین صرف ہوے ہین دونون طرف دریا کے اس شہر کی آبادی ہی پچھم طرف آبادی زیادہ سات کوس کے دور مین ہی طول دو کوس اور عرض ایک کوس کا ہی اور دریا سے پورب کی طرف کی آبادی کا دوڈھائی کوس کا دور ہی طول ایک کوس اور عرض آدھے کوس کا لیکن کثرت عمارات اسقدر ہی کہ عراق اور خراسان اور ماوراء النہر کے مانند چند شہر مین آباد ہووین اکثر سہ منزلہ اور چار منزلہ مکان ہین اور مخلوق اسقدر ہی کہ رستون مین لوگ بدشواری چلتے ہین اقلیم ثانی کے آخر مین واقع ہی پورب طرف اوسکے ولایت قنوج اور پچھم مین ناگور اور اوتر مین سنبھل اور دکھن مین چندیری واقع ہی ہندوون کی کتابون مین ہی کہ ابتدا دریاے جمنا کی ایک پہاڑ سے ہی جسکا نام کلند ہی کہ وہان آدمی بسبب کثرت سردی کے جا نہین سکتے ہوا آگرہ کی گرم و خشک ہی طبیب کہتے ہین کہ یہ ہوا روح کو تحلیل کرتی ہی اور ضعف لاتی ہی اکثر طبیعتون مین ناموافق ہی مگر بلغمی اور سوداوی مزاجون کو نقصان نہین کرتے اور اسیواسطے جن جانورون کا ایسا مزاج ہی مثل ہاتھی اور بھینس کے اس آب و ہوا مین خوش رہتے ہین پہلے سلطنت لودی پٹھانون سے آگرہ بہت آباد تھا اور ایک قلعہ بھی وہان تھا چنانچہ مسعود سعد سلیمان نے اپنے قصیدے مین کہ بیچ مدح محمود پسر سلطان ابراہیم بن مسعود بن سلطان محمود غزنوی کے اوس قلعہ کے فتح مین لکھا ہی یہ شعر ہی

شعر

حصار آگرہ پیدا شد از میانۂ گرد ۞ بسان کوہ برو بارہاے چون کہسار

جب سلطان سکندر لودی نے گوالیار کے لینے کا ارادہ کیا تو دہلی سے کہ پاے تخت سلاطین دہلی کا تھا آگرے مین آیا اور اپنا رہنا یہان مقرر کیا اور اوس دن سے آگرہ مین آبادی بڑھی اور سلاطین دہلی کا پاے تخت ہوا جب اللہ تعالے نے سلطنت ہند کی اپنی عنایت اور کرم سے میرے خاندان مین عنایت کی تو حضرت فردوس مکانی بابر شاہ نے بعد شکست دینے ابراہیم شاہ بن سکندر لودی کے اور مارے جانے اوسکے اور بعد فتح کرنے لڑائی رانا سانکا کے کہ ہندوستان کے سب راجون مین بڑا تھا جمنا کے پورب طرف ایک اچھی زمین دیکھکر مربع باغ لگایا کہ ویسا عمدہ باغ اور کہین بیان نہین کرتے اور نام اوسکا گل افشان رکھا اور مختصر عمارت سنگ سرخ کی وہان بنائی اور اوس باغ کی ایک جانب مین مسجد بنوائی اور خیال تھا کہ مکانات کثیر بنواوین مگر چونکہ عمر نے وفا کی اسواسطے وہ آرزو ظہور مین نہ آئی اس کتاب مین جہان لفظ صاحب قران کا لکھا جاویگا مراد اوس سے امیر تیمور گورکان ہین اور فردوس مکانی سے مراد حضرت بابر شاہ اور جنت آشیانی اشارہ ہی حضرت ہمایون بادشاہ سے اور عرش آشیانی اشارہ میرے والد امجد کا جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی سے خربوزہ اور انبہ اور باقی میوہ آگرہ اور اوسکے اطراف مین خوب ہوتے ہین اور مجھے تمام میوے مین انبہ کی طرف کمال رغبت ہی میرے والد عرش آشیانی کے وقت سے ولایتی میوے جو ہندوستان مین نہین ہوتے یہان اکثر ملتے تھے ان مین سے انگور کے اقسام صاحبی اور حبشی اور کشمشی یہان کے شہرون مین ہونے لگے چنانچہ لاہور کے بازار مین درمیان فصل کے جتنا چاہین ہر قسم کے ملتے ہین اور منجملہ یہان کے میوون کے اناناس ہی کہ فرنگیون کے شہر سے آیا ہی خوشبودار اور خوش مزہ ہی تو آگرہ کے گل افشان باغ مین ہر سال کئی ہزار اوترتے ہین اور خوشبو پھول مین ہند کے پھولون کو تمام جہان کے پھولون پر ترجیح ہی اور کئی پھول ہین کہ تمام دنیا مین اور کہین اونکا نام و نشان نہین اول گل چنپہ کہ ایک پھول نہایت خوشبودار اور لطیف ہی زعفران کے پھول سے مشابہ لیکن چنپہ کا رنگ

زرد مائل بسفیدی ہی درخت اوسکا بہت خوشنما اور کلان اور پربرگ و شاخ سایہ دار ہی بہار کے موسم مین اسکا ایک درخت باغ
کو معطر کرتا ہی دوسرا گل کیوڑہ خوشبو اوسکی ایسی تیز ہی کہ مشک کی بو سے کم نہین اور رائی بیل کہ بو بہن سفید چنبیلی ہی پتے اوسکے دو
تین طبقے اوسمین طلے ہوتے ہین اور مولسری کہ اوسکا درخت بھی بہت خوبصورت اور سایہ دار ہی اور بو اوسکی بہت پسند دل کی ہی اور گل سیوتی
کہ کیوڑے کی طرح ہی مگر کیوڑا خاردار ہوتا ہی اور سیوتی بے خار رنگ مین مائل بزردی اور کیوڑہ سفید رنگ ان سب پھولون سے اور چنبیلی
سے کہ ولایت مین یاسمن سفید کہتے ہین تیل خوشبودار تیار ہوتے ہین اور بہت سے پھول ہین کہ اونکے ذکر مین طوالت ہی اور عمدہ
درختون سے یہان کے سرو صنوبر اور چنار اور سفیدار اور بید مولہ کہ ہرگز ہندوستان مین نہوتا تھا اب بہت ملتا ہی اور صندل کا درخت
کہ جزائر مین ہوتا تھا اب باغون مین لگتا ہی آگرہ کے رہنے والے لوگ کسب و ہنر اور طلب علم مین بہت کوشش رکھتے ہین اور
ہر دین و مذہب کے لوگ یہان رہتے ہین **بیان اون حکمون کا جو تخت پر بیٹھکر پہلے سب کام سے تمام
ملک مین جاری کیے گئے** بعد جلوس کے پہلا حکم کہ مینے دیا وہ لٹکانا زنجیر عدالت کا تھا کہ اگر عدالت
والے لوگون کے انصاف مین سستی اور طرفداری کرین تو وہ مظلوم لوگ اوس زنجیر کو ہلا دیا کرین تا مین اوسکی آواز سے مطلع ہوکر
خود اونکی فریاد سنا کرون اس صورت اوس زنجیر کی یہ ہی کہ مینے حکم دیا تا سونے کی تیس گز لمبی ایک زنجیر بنا دین اور ساٹھ گھنٹے
اوسمین ہون کل وزن چار من ہندی کے کہ بیس من عراقی ہوتے ہین ایک سرا اونکا کنگورے مین قلعے کے شاہ برج سے باندھ دو دوسرا
سر دریا کے کنارے پتھر کا ستون کھڑا کر کے باندھ دیا اور سوا اسکے بارہ حکم فرمائے کہ تمام ممالک محروسہ مین اوسپر عمل ہو اور ہر عامل
اوسکو اپنا دستور العمل مقرر کرے **حکم اول** پہلے ممانعت کی مینے کہ محصول رستون مین اور دریاؤن پر کسی چیز پر نہ لیا جاوے اور چنگی
اور باقی آئین جو جاگیردارون نے ہر صوبہ مین اپنے فائدون کو مقرر کیے ہین ایک تخت موقوف کی جاوین **حکم دوم** دوسرا یہ کہ جن راہون
مین چوری اور ڈاکا پڑتا ہو اور وہ جگہہ آبادی سے دور ہو تو اوسکے اطراف کے جاگیردار اوس میدان و جنگل مین سرائے اور مسجد
اور چاہ بنوا دین کہ باعث آبادی کا ہو اور وہان لوگ رہا کرین اور اگر ایسا مقام پرگنہ خالصہ مین ہو تو عامل وہان یہ کام کرے اور رستون
مین سوداگرون کے مالونکو اونکی بے رضامندی اور اجازت کے نکھولا کرین **حکم سوم** تیسرے یہ کہ تمام ممالک محروسہ مین مسلمان
یا ہندو جو کوئی مر جاوے تو اوسکا مال و اسباب اوسکے وارثون کو دے دیا کرین اور کوئی سرکاری آدمی اوسمین کچھ دخل
نکیا کرے اور اگر اوس متوفی کا کوئی وارث نہو تو واسطے حفاظت اور ضبطی اوس مال کے سرکار کیطرف سے عامل مشرف اور تحویلدار
علیحدہ مقرر کرے کہ اوس مال کو جمع کر کے مصارف شرعی مین مثل بنا مساجد اور سرائے اور پل اور تالاب اور چاہون مین صرف کیا
جاوے نہ سرکاری کامون مین **حکم چہارم** چوتھے یہ کہ شراب اور ڈربہرہ اور تمام نشے کی چیزین جو شریعت مین منع ہین کوئی نہ بناوین
اور نہ بیچنے پاوے اور باوجودیکہ مین خود شراب پیتا ہون اور اٹھارہ برس کی عمر سے اب تک کہ اٹھتیس سال کا ہون اوسکو
کبھی ترک نکیا اور اوائل مین مینے بباعث حرص کے کبھی کبھی بیس پیالہ تک دو آتشہ عرق نوش کیا ہی لیکن جب مجھہ مین اوسکا اثر تمام
و کمال ہوا تو مینے اوسکو کم کرنا شروع کیا سات برس کی عرصے مین پانچ چھہ پیالے تک آیا اور پہلے وقت بھی مختلف تھے کبھی رات
کبھی دن کبھی صبح کبھی شام آخر کو وقت شب کا مقرر کیا کہ دن کو کاروبار سلطنت مین خرابی نہو اور اب بالکل چھوڑ دی ہی فقط ہضم
طعام کے واسطے پیتا ہون اور روادار اس بات کا نہین کہ اور کوئی بیچے یا پیے **حکم پنجم** پانچوین یہ کہ کسی شخص کے گھر کو نزولی نکرین اور
سرکاری نہ بنا دین کہ مخلوق کو بے گھر اور بے وطن کرنا بہتر نہین **حکم ششم** چھٹا یہ کہ منع کر دیا مینے کہ کوئی شخص کسیکی
ناک اور کان کسی گناہ مین نہ کاٹا کرے اور خود مینے بھی اللہ تعالے کے نذر کی ہی کہ کسیکو یہ سیاست نکرون کا ایسا ہی گناہ

کہ بے بلکہ اور تعزیرا وسپر موافق شریعت کے جاری کرونگا حکم ہفتم ساتوین یہ حکم کیا مینے کہ کوئی عامل خالصہ یا جاگیردار زمین
رعایا کی زور وظلم سے نہ لے اور اوسکو چھوڑ اکر آپ نہ بونے پاوے الحکم ہشتم آٹھوین یہ حکم دیا مینے کہ عامل خالصہ اور جاگیردار جہان
کہین ہون بے اجازت باد شاہی آپسمین نسبت اور قرابت نکیا کرین حکم نہم نوین یہ کہ بڑے بڑے شہرون مین شفاخانے بنوائے
جاوین اور طبیب بیمارون کے علاج کو مقرر ہوین اور جو کچھہ خرچ اونکی نوکری اور دوا اور خوراک مین صرف ہو سب سرکاری حاصلات
سے ملا کرے رعایا سے نہ تحصیل کیا جاوے کہ اوسکی برکت خاص واسطے میرے ہو اور رعایا تکلیف سے بچین حکم دہم دسوان
حکم یہ کہ موافق طریقہ میرے باپ کے ہر برس ربیع الاول کی اٹھارہوین تاریخ کو کہ میری ولادت کا دن ہی بعد ہر سال کے ایک دن قرار
دیکر تمام عملداری مین ان دنون جانور ذبح نہوا کرین اور ہر ہفتے مین بھی دو دن منع کیا ایک جمعرات کہ روز میری تخت نشینی کا ہی اور ایک اتوار
کہ میرے باپ کی پیدایش کا دن ہی حکم یازدہم گیارھوین بطریق عموم مینے حکم کیا کہ عہدے اور جاگیرین میرے باپ کی دی ہوئی مین اور تمام
نوکر برقرار ہین اور بعد اسکے مینے جسکو چاہا بقدر حال اور موافق رتبہ منصب اور جاگیرین زیادہ کین اور اضافہ دس بارہ ہزاری سے لیکر تیس
چالیس ہزاری تک عنایت کیے اور روزینہ اور چندے احدیون کے دس سے پندرہ تک اور ماہانہ کل شاگرد پیشہ کا دس بارہ تک
معین فرمایا اور چندے واسطے بیگمات اور والدہ کی حرمون کے موافق اون کے حال کے رکھا اور جسکو حاجت زیادہ دیکھی اوسکا اضافہ
کیا اور روزینہ علما اور فقرا کا کہ لشکر دعا کا ہی تمام ملک مین موافق اونکے اگلے اوستادون کے بحال رکھے اور میر صدر جہان کو کہ سید
صحیح النسب سے ہند کے ہی اور میرے باپ کے وقتمین عہدہ صدارت کا کرتے تھے اونکو مقرر کیا مینے کہ ہر روز ارباب استحقاق اور
اہل حاجات کی تحقیق کیا کرین اور خود ملاحظہ کرین کہ جسپر تکلیف ہو بادشاہی مال سے اوسکی مدد کیجاوے حکم دوازدہم بارھوین
یہ کہ بعد تخت نشینی کے جو قیدی قلعون اور جیلخانون مین بہت دنون سے قید تھے اونکو مینے رہا کردیا۔ اور ساعت نیک مین مینے
حکم کیا کہ سکہ میرے نام کا جاری کرین اور پہلے اشرفی پر سکہ جاری کیا اور سونا چاندی مختلف وزنون کے لیکر سکہ سے مزین کین
اور ہر ایک کا جدا جدا نام رکھا چنانچہ سو تولہ کی مہر کا نام نور شاہی اور پچاس تولہ والی کا نور سلطانی اور بیس تولہ والی کا نور دولت اور
دس تولہ والی کا نور کرم اور پانچ تولہ والی کا نور مہر اور ایک تولہ والی کا نور جہانی اور چھہ ماشہ والی کا نورانی اور تین ماشہ والی کا رواجی نام
مقرر فرمایا یہ اقسام اشرفیون کے تھے اور چاندی کے اقسام سے جن پر سکہ لگا تو سو تولہ والے کا کوکب طالع اور پچاس تولہ والی کا
کوکب اقبال اور بیس تولہ والے کا کوکب مراد اور دس تولہ والے کا کوکب بخت اور پانچ تولہ والے کا کوکب سعد اور ایک تولہ والے
کا جہانگیری اور چھہ ماشہ والے کا سلطانی اور تین ماشہ والیکا نثاری اور تولہ کے دسوین حصے والے کا خیر قبول نام رکھا اور پیسے بھی
تانبے کے اسی حساب سے سکہ لگائے گئے کہ ہر ایک کو نئے نام سے مشہور کیا اور سو تولہ اور پچاس تولہ اور بیس تولہ اور دس تولہ والی اشرفی
پر یہ ابیات آصف خان کو فرمائے کہ کندہ کراوے اور دوسری طرف دوسری بیت کہ جس سے تاریخ سکہ کی نکلے ؎ بخط نور بر زر کلک
تقدیر ٭ رقم زد شاہ نور الدین جہانگیر ٭ اور درمیان ان دونون مصرعون کے کلمہ تحریر کیا اور دوسری طرف شعر تاریخی یہ تھا ؎ شد چو خور
زین سکہ نورانی جہان ٭ آفتاب مملکت تاریخ آن ٭ اور درمیان ان دونون مصرعون کے ضرب مقام اور سنہ ہجری اور
سنہ جلوس لکھوایا اور سکہ نور جہانی کا کہ بجاے اشرفی معمولی کے مروج ہی اوسپر امیر الامرا کا یہ شعر لکھوایا ؎ روی زر را ساخت
نورانی برنگ مہر و ماہ ٭ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ ٭ کہ ایک ایک مصرع اس شعر کا ایک ایک جانب کندہ ہوا اور قید
ضرب مقام اور سنہ ہجری اور سنہ جلوس درج کیا گیا اور جہانگیری پر بھی کہ روپیہ کی جگہہ مروج ہی مانند
نور جہانی کے مسکوک ہوا اور مراد تولہ سے اڑھائی مثقال معمول ایران اور توران کی ہی اور مبتین تاریخین میرے جلوس

ف نام اشرفی اور روپیون سکہ کے وزن مختلف ۱۲

کی مورخون سے کہی ہین مینے اون سب کا لکھنا مناسب نجانا یہی ایک تاریخ مکتوب خان داروغہ کتب خانہ اور نقاش خانہ کے کہ جو کہ
بندگان قدیم سے ہین کہی ہوئی یہان لکھتا ہون سے صاحبقران ثانی شاہنشہ جہانگیر ٭ با عدل و داد نشست بر تخت کامرانی ٭ اقبال
و بخت و دولت فتح و شکوہ و نصرت ٭ پیشش کمر بخدمت بستہ بشادمانی ٭ سال جلوس شاہی تاریخ شد چو بنہاد ٭ اقبال سر بپائی صاحبقران
ثانی ٭ اور مینے فرزند خسرو کو ایک لاکھ روپیہ مرمت کیلیے کہ باہر قلعے کے منعم خان خانخانان کے مکان کو اپنے واسطے درست کرلے اور حکومت
اور افسری ملک پنجاب کی سعید خان کو کہ امراے معتبر اور میرے باپ کے نسبت والون مین سے ہی عنایت کی اصل اوسکی مغل ہی
اوسکے بزرگوارون نے میرے بزرگون کی خدمت کی ہی اور اوسکی رخصت کے وقت جب مینے سنا کہ اوسکے خواجہ سرا ظالم ہین اور مسکین
اور غریبون کو ستاتے ہین تو مینے کہلا بھیجا کہ میرے عدل مین کسیکی رعایت نہین اور میرے انصاف کی ترازو مین چھوٹے بڑے سب
برابر ہین اگر اب تمھارے لوگون سے کسی پر ظلم و زیادتی ہوگی تو مین واجبی سزا دونگا ہرگز انصاف مین رعایت نہ کی جاویگی اور
شیخ فرید بخاری کو کہ میر بخشی میرے باپ کا تھا خلعت اور شمشیر مرصع اور دوات و قلم مرصع عنایت کرکے اوسی خدمت پر بحال رکھا اور واسطے
اوسکے عزت بڑہنیکے کہا مینے کہ تجکو صاحب سیف و قلم جانتا ہون اور مقیم کو کہ آخر عہد مین میرے باپ نے وزیر خانی کا خطاب دیا تھا
اور وزارت سلطنت کی عنایت کی تھی اوسی خطاب اور منصب اور خدمت پر ممتاز رکھا اور خواجہ فتح اللہ کو بھی خلعت دیکر بدستور سابق
بخشی رکھا اور عبد الرزاق معموری کو بھی باوجودیکہ بے سبب شہزادگی کے ایام مین میر بخشی تھا اور بے رخصت بھاگ کر میرے باپ کے پاس
چلا گیا تھا اوسکی تقصیرون پر خیال نکیا اور عہدہ آتش بیگی کا کہ میرے باپ سے پایا تھا اوسی عہدے پر سرفراز رکھا اور دوسرے عہدے
والون کو اندر اور باہر کے اپنے باپ کے وقت کے موافق عہدون پر بحال رکھا اور شریف خان کو کہ لڑکپن سے میرے ساتھ پڑھا تھا
اور شہزادگی مین اوسکو خانی کا خطاب دیا تھا اور جب الہ آباد سے مین اپنے والد بزرگوار کی خدمت فیض صحبت مین آیا تھا تو اوسکو
مین نقارہ اور تومان اور توغ عنایت کرکے منصب دو ہزاری اور پانصدی سے سرفراز اور صوبہ بہار کا حاکم کرکے اودھر روانہ کیا تھا
بعد بیس دن کے میرے جلوس سے چوتھی رجب کو جب خدمت مین آیا تو اوسکے آنے سے مجکو کمال خوشی ہوئی کہ اوسکی حسن عقیدت
کے سبب سے مین اوسکو بجاے اپنے فرزند کے جانتا ہون اور یار و مصاحب سمجھتا ہون چونکہ اسکے عقل و اخلاص اور کاردانی
پر مجھکو اعتماد کلی تھا اسواسطے اوسکو وکیل اور وزیر اعظم کرکے خطاب امیر الامرائی کا کہ نوکرون مین کسیکا خطاب اوس سے زیادہ نہین
تھا دیا اور ساتھ منصب پنجہزاری ذات اور سوار کے عزت بخشی ہرچند وہ لائق اس بات کے کہ منصب اوسکا اس سے زیادہ ہو لیکن جب
اوسنے عرض کی کہ جب تک مجھسے کوئی کام عمدہ نہ بن آوے اس سے زیادہ نہین چاہتا ہون اسواسطے اسیقدر مقرر رہا اور جو اخلاص میرے
باپ کے نوکرون کا بخوبی معلوم نہوا تھا اور بجہت اپنی بعضی تقصیرون کے کہ خلاف مرضی خدا اور لوگون کے اون سے صادر ہوئی تھین
تھین شرمندہ اور خجلت زدہ تھے باوجودیکہ جلوس کے دن سبکی تقصیرین مینے معاف کرکے اپنے دل مین اقرار کیا تھا کہ گذری
باتون کا لوگون سے خیال نکرون لیکن بباعث وہم شرارت کہ ان لوگون سے مجکو تھا اسواسطے امیر الامرا کو انکی طرف سے
نگہبان اور محافظ اپنا مقرر کیا اگرچہ حافظ اور نگہبان سبکا خصوصًا بادشاہ کا کہ باعث آرام جہان کے ہین حقیقت مین اللہ تعالے
سبحانہ ہی اور اوسکے باپ خواجہ عبد الصمد کو کہ فن تصویر مین بے مثل ہی ہمایون بادشاہ نے اوسکو خطاب شیرین قلم کا دیکر اپنے
دربار مین حکم بیٹھنے کا دیا تھا شیراز کے شرفا سے ہی اور میرے باپ بھی اوسکی خدمت کی جہت سے عزت اور حرمت بہت کرتے
تھے اور راجہ مانسنگھہ کہ میرے باپ کے عمدہ اور معتبر امیرون سے ہی اور اس خاندان سے اوسکو کئی نسبتین ثابت تھین چنانچہ
اوسکی پھوپھی میرے والد کے گھر مین تھی اور اوسکی بہن سے مینے نکاح کیا ہی کہ خسرو اور اوسکی بہن سلطان النسا بیگم بڑا بیٹا میرا

اوسی سے پیدا ہوا ہے تو اوسکو بدستور سابق حاکم صوبۂ بنگالہ کا کیا باوجودیکہ وہ اپنی بعضی باتون سے گمان اس عنایت کا اپنے حق
مین نرکھتا تھا خلعت چارقب اور شمشیر مرصع اور خاصہ گھوڑا دیکر سرفراز کیا اور بنگالے کیطرف کہ جگہ پچاس ہزار سوار کی ہے روانہ کیا اوسکا باپ
راجہ بھگوانداس اور دادا راجہ بہارامل اوسنے پہلے سب کچھواہہ راجپوتون مین میرے باپ کی متابعت اور شرف بندگی حاصل کی ہے راستی
اور اخلاص اور شجاعت مین تمام اپنی قوم سے زیادہ ہے اور بعد میرے جلوس کے جب سب امرا اپنی جماعتون سے میری درگاہ پر
حاضر ہوئے تو دل مین آیا کہ اس لشکر کو اپنے فرزند سلطان پرویز کے ہمراہ جہاد کی نیت سے رانا کی لڑائی کو بھیجون کہ ولایت ہندوستان
مین سرکش اور باغی تھا اور میرے باپ کے وقت مین کئی بار اوسپر فوج کشی کی گئی لیکن سزاواقعی اوسکی نہوئی اس خیال سے نیکساعت
مین فرزند پرویز کو خلعت فاخرہ اور خنجر مرصع اور تسبیح مروارید کہ بہتر لعلون سے بنی تھی قیمتی بہتر ہزار روپے کے اور گھوڑے عراقی اور
ترکی اور نامی ہاتھی دیکر اوس طرف رخصت کیا اور بیس ہزار سوار جرار ہمراہ اور عمدہ امرا اور سردارون کے اس خدمت پر مقرر کیے اول
آصف خان کو میرے باپ کا مقرب مصاحب تھا مدت تک بخشی گری کی تھی اور پھر مستقل دیوان ہوا تھا سو مینے اوسکا درجہ بڑھا کر
مرتبہ وزارت بخشا اور ڈھائی ہزاری بڑھا کر منصب پنجہزاری دیکر اوسکو شہزادہ پرویز کا اتالیق کیا اور خلعت اور شمشیر مرصع اور گھوڑے
اور ہاتھی سے سربلند فرمایا اور سب چھوٹے بڑے منصبدارونکو حکم کیا کہ کوئی کام بے صلاح اور مشورہ اوسکے نکرین اور عبدالرزاق
معموری کو بخشی اور مختار بیگ عموی آصف خان کو دیوان پرویز کا کیا اور راجہ جگنناتھ پسر راجہ بہارامل کو کہ منصب پنجہزاری رکھتا تھا خلعت
اور شمشیر مرصع عنایت کی اور راناشنکر کو کہ چچازاد بھائی رانا کا ہے اور میرے باپ نے اسکو رانائی کا خطاب دیا تھا اور چاہا تھا کہ ہمراہ
شہزادہ خسرو کے رانا کی لڑائی کو روانہ کرین لیکن اونھین دنون انتقال فرمایا سو مینے اوسکو خلعت اور تلوار مرصع دیکر ہمراہ کیا اور
مادھوسنگھ کو کہ بھتیجا مانسنگھ کا ہے اور راولسال درباری کو کہ یہ دونون حاضرباش دربار کے ہین اور سیکھاوتی راجپوتون مین میرے باپ کے
معتمد اور سہ ہزاری منصب والے تھے نشان دیکر ہمراہ کیا اور شیخ رکن الدین افغان کو کہ مین شہزادگی مین اوسکو شیر خان کہتا تھا پانصدی
سے منصب سہ ہزاری اور پانصدی کا بڑھا کر امتیاز زیادہ کیا اور یہ شیر خان صاحب جرأت اور دانا ہے اور اوسکی نوکری مین ایک ہاتھ
اوسکا زخم شمشیر سے جدا ہوگیا تھا اور شیخ عبدالرحمان پسر شیخ علامی ابوالفضل اور مہاسنگھ نواسہ راجہ مانسنگھ اور زاہد خان پسر
صادق خان اور روز بہ جمیل اور قراخان ترکمان کہ ہر ایک انمین کا دوہزاری منصب رکھتا تھا مینے انکو خلعت اور گھوڑے دیکر روانہ
کیا اور منوہر کہ قوم کچھواہہ مین سیکھاوت ہے اور میرے باپ لڑکپن مین اوسپر بہت عنایت کرتے تھے اور فارسی زبان سکھائی تھی کہ
بسبب لیاقت کے اوس قوم کا نہین معلوم ہوتا اور یہ فارسی شعر اوسکا ہے ؎ غرض ز خلقت سایہ ہمین بود کہ کسی ؛ بنور حضرت خورشید
پای خود ننهد ؛ اوسکو بھی اس لشکر مین روانہ کیا اگر تفصیل سب منصبدارون اور نوکرون کی بیان ہو تو ذکر دراز ہوگا اور بہت امرا اور
خان زادے اور راجپوت اسکام مین آپ درخواست دیکر ہمراہ گئے اور ایکہزار احدی یعنی یکے بھی مینے ہمراہ کیے غرضکہ ایک ایسی فوج آراستہ
ہوئی کہ اگر توفیق الٰہی اونکے شامل حال ہو تو ہر ایک ندور اور بادشاہ سے لڑ سکتے ہین اور جو ایام شہزادگی مین بنظر احتیاط اپنی مہر امیر الامرا
کو سپرد کی تھی اور جب وہ صوبہ بہار کو رخصت ہوا تو وہ مہر شہزادہ پرویز کو عنایت کی اب کہ پرویز کو رانا کی لڑائی پر بھیجا تو پھر وہ سب قدیم
امیر الامرا کو دی گئی یہ پرویز زین خان کوکہ کی دختر سعادت اختر سے کہ نسب مین مقابل مرزا عزیز کوکہ کا ہے میرے باپ کے چونتیسوین سال جلوس کے
کابل مین دو برس دو مہینے بعد ولادت خسرو سے پیدا ہوا ہے اور بعد میری کئی اولاد کے کرمسی بیگم سے کہ قوم راٹھوڑ کی ہے ایک دختر بہار بانو
بیگم پیدا ہوئی اور جگت گسائین دختر راجہ موٹہ سے سلطان خورم چھتیسوین سال جلوس میرے باپ کے مطابق سنہ نوسو
ننانوے ہجری کے لاہور مین متولد ہوا اور روز بروز اوسکی ترقی ہوتی گئی سب اولاد مین اوسنے میرے والد کی خدمت بہت کی ہے

جانا شہزادہ پرویز کا جنگ رانا پر

اور وہ خورم سے اسقدر خوش تھے کہ بارہا مجھسے سفارش فرمایا کرتے اور فرماتے کہ اسکو تیری اولاد سے کچھ نسبت نہین یہ میرا فرزند
حقیقی ہے اور بعد اسکے کہ چند اولاد نے میری لڑکپن مین وفات پائی تو ایک مہینے مین خواصون سے دو لڑکے پیدا ہوے یعنی ایک کا
جہاندار اور دوسرے کا شہریار نام رکھا اور انھین دنون عرضداشت سعید خان کی واسطے رخصت مرزا غازی کے کہ ملک ٹھٹھ کے امیرون
سے ہے آئی مینے حکم دیا کہ جو صبیہ والد نے اونکی بہن کو فرزند خسرو کے واسطے نامزد کیا ہے تو انشاء اللہ تعالے بعد فراغت کے اسکی شادی
سے رخصت دیجائیگی اور مینے جلوس سے ایک سال پہلے دل مین اقرار کیا تھا کہ جمعہ کی رات کو شراب نہ پیونگا اللہ تعالی سے
امیدوار ہون کہ ہمیشہ مجکو اس ارادے پر قائم اور ثابت رکھے اور تیس ہزار روپیہ مینے مرزا محمد رضائی سبزواری کو دیے کہ دہلی کے
فقرا اور مساکین کو تقسیم کر دے اور وزارت آدھے ممالک محروسہ کی خان بیگ کو کہ ایام شہزادگی مین
مینے اوسکو خطاب وزیر الملکی سے سرفراز کیا تھا اور آدھے کی وزیر خان کو عنایت کی اور شیخ فرید
بخاری کو کہ چار ہزاری تھا پنجہزاری کیا اور رامداس کچھواہہ کو پروردہ عنایت میرے باپ کا دو ہزاری منصب والا تھا منصب
سہ ہزاری سے معزز کیا اور مرزا رستم پسر مرزا حسین کو کہ پوتا شاہ اسمعیل حاکم قندھار کا ہے اور عبد الرحیم خان خانان ابن
بیرم خان اور اوسکے دونون بیٹے ایرج اور داراب اور باقی امراے متعینہ دکن کو خلعت بھیجے اور برخوردار پسر عبد الرحمن
مویدبیگ کو کہ بے طلب حاضر درگاہ ہوا تھا حکم دیا کہ پھر اپنی جاگیر کیطرف لوٹ جاوے ع ادب سے دور ہے بے حکم جانا
بزم شاہی مین ۔ ورنہ پاے شوق کو مانع نہین دیوار و در ۔ بعد ایک مہینے کے جلوس مبارک سے لالہ بیگ نے کہ ایام
شہزادگی مین مینے اوسکو خطاب باز بہادری کا دیا تھا سعادت ملازمت کی حاصل کی ڈیڑھ ہزاری سے اوسکو منصب
چار ہزاری عنایت کر کے ساتھ حکومت صوبہ بہار کے سرفراز کیا اور بیس ہزار روپے عنایت کیے یہ باز بہادر ہمارے سلسلے کے
خاص بندون مین ہے اوسکا باپ نظام نام حضرت ہمایون شاہ کا کتاب دار تھا اور کیشوداس مارو کو کہ میرٹھ کے راجپوتون
مین سے ہے اور اخلاص و نیاز مین اورون سے زیادہ منصب ڈیڑھ ہزاری مع اصل و اضافہ دیکر ممتاز کیا علما اور مشائخ
اسلام کو حکم دیا کہ اسماے مفردہ الہیہ کو تلاش کر کے جمع کرین تا واسطے حفظ کے آسان ہون اور مین اپنا ورد مقرر کرون اور
جمعہ کی راتون کو مینے علما اور سادات اور مشائخ کے ساتھ مجلس مقرر کی اور قلیج خان کو کہ میرے باپ کے قدیمون سے تھا حکومت
صوبہ گجرات کی دیکر روانہ کیا اور ایک لاکھ روپیہ بطریق مدد خرچ اوسکو عنایت کیے اور میران صدر جہان کو کہ مین جب
لڑکپن مین شیخ عبد النبی سے چہل حدیث پڑھتا تھا تو اونکو بجاے خلیفہ اپنا سمجھتا تھا چونکہ ابتک نیاز و اخلاص مین ثابت
رہے تو منصب اونکا دو ہزاری سے چار ہزاری مقرر کیا اور جو کہ میری والد کی بیماری مین کہ مین شہزادہ تھا اور ارکان
دولت کی صلاح بدل گئی تھی اور چاہتے تھے کہ خرابی برپا کرین مجھسے وفاداری اور جان سپاری مین کچھ قصور نکیا اور عنایت بیگ
کہ بہت دنون میرے باپ کا دیوان توشہ خانہ کا تھا اور منصب ہفت صدی رکھتا تھا بجاے وزیر خان کے وزیر آدھے ممالک
محروسہ کا مقرر کیا اور ساتھ خطاب اعتماد الدولہ اور منصب ڈیڑھ ہزاری سے معزز کیا اور وزیر خان کو صوبہ بنگالہ کا دیوان فرمایا اور
راجہ بکرماجیت کو کہ ہندوستان کے معتبر راجون سے ہے اور رصد نجوم کے ہند مین اوسنے بنائی ہے خطاب دیکر میر آتش اپنا بنایا
یعنی افسری توپخانہ کی عنایت کی اور حکم کیا مینے کہ ہمیشہ توپخانے مین پچاس ہزار توپچی اور تین ہزار توپ عمدہ آراستہ تیار
رہین یہ بکرماجیت کھتری ہے میرے باپ کی خدمت مین فیلخانے کے داروغہ مشرقی سے خدمت دیوانی اور مرتبہ امرائی کو پہنچا تھا
فن سپاہگری اور تدبیر جنگ خوب جانتا ہے بیرم پسر خان اعظم کو کہ دو ہزاری تھا منصب پانصدی اور اضافہ کیا اور

جو میرے دل مین یہ بات تھی کہ اکثر ملازم میرے اور میرے باپ کے اپنے مطالب سے کامیاب ہون اسواسطے مینے
بخشیون کو حکم کیا کہ جو شخص اپنے وطن مین جاگیر طلب کرے مجھسے عرض کرو تا مطابق تورہ اور قانون چنگیزی کے وہ زمین
بموجب آل تمغا کے اوسکی جاگیر مین عنایت کیجاوے اور پھر وہ شخص تغیر اور تبدل سے نے خوف رہے میرے باپ دادا جسکو جاگیر بطریق
ملکیت عنایت فرماتے تھے تو فرمان اوسکی سند کا ساتھ مہر آل تمغا کے کہ عبارت شنجرفی مہر سے ہو مزین کیا کرتے تھے مینے حکم کیا کہ جس جگہہ
کاغذ پر مہر لگا دین اوسکو طلا پوش کرکے وہ مہر لگایا کرین اور اب اوسکا نام التمغا رکھا اور مرزا سلطان پسر مرزا شاہ رخ کو کہ نبیرہ
مرزا سلیمان کا ہی اولاد مرزا سلطان ابو سعید سے اور بہت دنون حاکم بدخشان تھا چونکہ اپنے اوبھائیون سے بہتر ہو اور اپنے باپ
سے مینے اوسکو مانگ لیا تھا اور میری خدمت مین بڑھا ہی اور بجاے لپنے فرزندون کے اوسکو گنتا ہون ہزاری منصب سے
سرفراز کیا اور بھاؤ سنگھہ پسر راجہ مانسنگھہ کو کہ اوسکی سب اولاد مین زیادہ قابل ہی ڈیڑھ ہزاری منصب مع اصل و اضافہ عنایت
کیا اور زمانہ بیگ پسر غیور بیگ کابلی کو کہ لڑکپن سے خدمت میرے دربار کی کرتا ہی اور شہزادگی سے اوسکو مرتبہ احدی سے بڑھا کر
پانصدی تک پونہچا ہی خطاب مہابت خانی کا دیکر ڈیڑھ ہزاری منصب دالا کیا اور شاگرد پیشہ کی بخشی گری اوسکو عنایت کی راجہ
نرسنگھہ دیو قوم بندیلہ کہ میرا پرورش یافتہ ہی اور شجاعت اور نیک ذاتی اور سادہ دلی مین اپنے لوگون مین امتیاز رکھتا ہی
سہ ہزاری کا منصب پایا اور باعث اوسکی ترقی اور رعایت کا یہ ہوا کہ آخر عہد مین میرے باپ کے شیخ ابو الفضل کہ شیخ زادون
مین ہندوستان کے فضل و دانائی مین ممتاز تھا اور اخلاص و وفامندی اپنی نظر مبارک مین میرے باپ کی خوب طرح ثابت کی
تھی حسب طلب میرے والد کے دکن سے آنے لگا اور اوسکا دل مجھسے صاف نہوا تھا اور ظاہر و باطن میری طرف سے باتین
لگاتا تھا اون دنون فتنہ انگیزون کے باعث خاطر میرے باپ کی مجھسے رنجیدہ تھی تو یقین ہوا کہ اگر یہ خدمت مین پونہچا تو سبب
زیادتی کدورت خاطر کا ہوگا اور مجکو حضوری خدمت سے منع کریگا چونکہ عملداری اس نرسنگھہ دیو کی اوسکی سر راہ تھی اور درگاہ
معلے سے اون دنون پھرا ہوا تھا سو اوسکو مینے کہلا بھیجا کہ اگر راہ گھیر کر اوسکو قتل کرے تو مجھسے بہتر رعایتین دیکھے گا جب ابو الفضل اوسکے
ملک مین پونہچا تو اوسکو گھیر کر عالم تنہائی مین کہ سپاہ ہمراہی پیچھے تھی اوسکو قتل کیا اور اوسکا سر الہ آباد مین میرے پاس بھیجا اگرچہ یہ
سبب موجب ناراضی میرے باپ کا ہوا لیکن بعد حاضر ہونے میرے کے رفتہ رفتہ وہ کدورت و رنج جاتا رہا اور میر صدر الدین قزوینی
کہ شہزادگی سے میرا دولت خواہ بہتر خدمتگزار ہی ایکہزاری منصب بخشا اور داروغہ اصطبل کو حکم دیا کہ ہر روز تیس گھوڑے طویلہ شاہی کے ملاحظے
مین واسطے بخشش اور انعام کے حاضر کیا کرے اور مرزا علی اکبر شاہی کو کہ جوانان قرار دادہ الوس دہلی سے ہی چار ہزاری منصب دیکر
سرکار سنبل کو اوسکی جاگیر مین عنایت کیا ایکدن کسی تقریب مین مجھسے امیر الامرا نے یہ بات کہی اور مجکو بہت پسند آئی کہ دیانت و بدیانتی
کچھہ خاص نقد و جنس مین نہین بلکہ ظاہر کرنا اوس بات کا جو دوستون مین نہو اور چھپانا اوس وصف کا کہ بیگانون مین ہو یہ بھی بدیانتی
اور برائی ہی جبتک کہ سچ بات ہی چاہیے کہ بادشاہون کے مصاحبون کو آشنائی اور بیگانگی کا خیال نہو اور حال و وصف ہر کسیکا جیسا
ہو ویسا ہی عرض کیا کرین اور مینے اپنے فرزند پرویز کو رخصت کے وقت کہا تھا کہ اگر رانا خود مع اپنے بڑے بیٹے کے کہ کرن نام
ہی تمھاری خدمت مین آوے اور اطاعت اور فرمانبرداری قبول کرے تو اوسکے ملک سے کچھہ تعرض نکرنا اور غرض میری اس بات سے
دو کام تھے ایک یہ کہ جو ہمیشہ تسخیر ولایت ماوراء النہر کی منظور میرے باپ کو تھی اور جب ارادہ فرمایا تو کوئی مانع در پیش آیا تو اگر اب کی
یہ مہم کسی صورت پر قرار پکڑے اور خرخشہ دل سے دور ہو تو پرویز کو بجاے اپنے ہندوستان مین چھوڑ کر ساتھہ توفیق الہی کے روانہ
اوس ملک موروثی کا ہون خاص کر ان دنون کہ کوئی حاکم مستقل وہان نہین باقی خان نے بھی کہ بعد عبد اللہ خان اور عبد المومن خان

اوسکے پیچھے کچھہ استقلال حکومت پایا تھا مرگیا اور ولی محمد خان اوسکے بھائی نے ابھی تک زور وہان نہین پایا ہی تو فتح وہان کی
بسہولت ہووے دوسرا مطلب یہ کہ سرانجام دکن کی لڑائی کا کہ میرے والد کے روبرو تھوڑا سا اوس ملک کا قبضہ مین آیا تھا انشاء اللہ تعالی کی
عنایت سے اوس ملک کو بھی تمام قبضہ تصرف مین لاؤن امید تعالے کے کرم سے یہ ہی کہ یہ دونون مراد مجھے حاصل ہون سے ساتون
اقلیمین اگر ہے بادشاہ کو تو بھی یہ سوچے کہ اقلیم اور لون اور مرزا شاہرخ نبیرہ مرزا سلیمان حاکم بدخشان کو کہ قرابت قریبہ
سلسلے سے رکھتا ہی اور میرے باپ کی خدمت مین منصب پنجہزاری اوسکا تھا سو مینے اوسکو منصب ہفت ہزاری کا بخشا اور یہ
مرزا بہت آزاد وضع سادہ مزاج ہی میرے باپ اوسکو بہت عزیز کرتے تھے اور جب اپنے فرزندون کو بیٹھنے کا حکم فرماتے
تو اوسکو بھی اس عنایت سے سربلند کرتے باوجود فتنہ انگیزی بدخشانیون کے مرزا اونکے فریبون مین نہ آیا اور ایسا کام کہ جسسے
میرے والد ناراض ہون اوس سے صادر نہوا صوبہ مالوہ کہ میرے باپ نے اوسکو دیا تھا مینے بھی اوسیطرح برقرار رکھا
اور خواجہ عبد اللہ کو کہ سلسلۂ نقشبندیہ سے ہی اور پہلے یکون مین نوکر تھا اور رفتہ رفتہ ایکہزاری منصب کو پونہچا اور بے موجب
میرے پاس سے میرے باپ کی خدمت مین چلا گیا تھا ہرچند مین اپنی سعادت جانتا تھا کہ میرے نوکر اونکی خدمت مین رہین لیکن
چونکہ بے اجازت اور بے رخصت میرے اوسنے یہ کام کیا تھا اس باعث سے کچھہ میرا دل اوس سے ناراض تھا اور باوجود اس بات
کے منصب اور اوسکی جاگیر کو جو میرے باپ نے دی تھی برقرار رکھی لیکن سچ یہ ہی کہ وہ جوان مردانہ کارگزار ہی اگر یہ تقصیر اوس سے
نہوتی تو بے عیب تھا اور ابو النبی اوزبک کہ رہنے والا ماوراء النہر کا ہی اور عبد المومن خان کے وقت مین حاکم مشہد مقدس تھا مینے
اوسکو منصب ڈیڑھ ہزاری بخشا اور شیخ حسن کہ شیخ بہا کا بیٹا ہی اور لڑکپن سے آج تک میری خدمت مین رہا ہی اور شہزادگی مین مینے
اوسکو مقرب خان کا خطاب دیا تھا کام مین بہت چست و چالاک ہی اور شکار مین دور تک میرے ساتھہ پیادہ دوڑتا ہی تیر و بندوق
خوب لگاتا ہی اور جراحی مین نامی ہی اور اوسکے بزرگ بھی یہ کام خوب جانتے تھے بعد جلوس کے بسبب کمال اعتماد کے کہ مجکو اوسپر تھا
واسطے لانے اپنے بھائیون اور متعلقان برادر دانیال کے مینے اوسکو برہانپور کیطرف بھیجا اور خانخانان کو باتین نشیب و فراز
اور نصائح سودمند اوسکی زبانی کہلا بھیجین اور اس مقرب خان نے یہ خدمت جیسی چاہیے تھوڑے دنون مین پوری کی اور جو
شکوک خانخانان اور وہان کے امرا کے دلون مین تھے اوسنے نکال دیے اور میرے بھائی کے متعلقات کو مع اموال و اسباب
خوب حفاظت سے لیکر لاہور مین میرے پاس پونہچایا اور نقیب خان کو کہ سادات قزوین سے ہی اور نام اوسکا غیاث الدین
ہی ڈیڑھ ہزاری منصب عنایت کیا میرے باپ نے اوسکو نقیب خانی کا خطاب دیا تھا اور اونکے پاس قرب و مرتبہ بہت تھا اور
میرے باپنے ابتداے جلوس مین اوس سے کچھہ پڑھا تھا اس سبب سے اوسکو آخوند کہتے تھے علم تاریخ اور تصحیح اسامی رجال مین بے نظیر
اور بے مثل ہی آج اوسکے برابر کوئی مورخ جہان مین نہین ابتداے عالم سے آج تک احوال تمام جہان کا اوسکو برزبان یاد ہی اسقدر
حافظہ اللہ تعالے اور کو بھی عنایت کرے اور شیخ کبیر کو کہ سلسلہ حضرت شیخ سلیم سے ہی اور بسبب اوسکی شجاعت اور مردانگی کے
مینے ایام شہزادگی مین خطاب شجاعت خانی کا دیا تھا اب بعد جلوس منصب ایکہزاری کا بخشا اور ستائیسوین تاریخ شعبان
کی بیٹیون سے اکھیراج ولد بھگوانداس سے جو چچا مانسنگھہ کا ہی ایک امر عجیب سرزد ہوا وہ یہ ہی کہ ابھی رام اور بجی رام اور شیام رام
نام جو ہین بہت بے اعتدالی کرتے تھے اور باوجودیکہ ابھی رام سے پہلے نالائقیان ظاہر ہوئی تھین لیکن مینے اوسکی تقصیرین
سے چشم پوشی کی تھی جب اس تاریخ کو مینے سنا کہ یہ بے سعادت چاہتا ہی کہ اپنے اہل و عیال کو بے رخصت وطن کی طرف روانہ
کرے اور پھر خود بھاگ کر رانا سے جا ملے تو مینے رامداس اور دوسرے راجپوتون سے کہا کہ اگر کوئی تمسے اسکا ضامن ہو تو جاگیر

و منصب اسکا برقرار رہے اور مین اوسکے گناہ بخش دون لیکن اوسکی بدبختی سے کوئی ضامن نہوا تو مینے امیر الامرا سے فرمایا کہ جب تک
انکا کوئی ضامن نہو انکو نظر بند رکھو امیر الامرا نے انکو پاس ابراہیم خان کاکڑ کے کہ بعد خطاب دلاور خانی کا پایا ہی اور حاتم خان
دوسرے بیٹے منگلی کے کہ شہسوار خانی کا خطاب رکھتا تھا سپرد کیا جب اون دونون نے چاہا کہ ہتھیار اون نالائقون سے لین تو
ترک ادب کرکے منع کرنے لگے اور اپنے نوکرون کے ہمراہ جنگ پر آمادہ ہوے امیر الامرا نے جب یہ حال مجھسے کہا تو مین نے
حکم دیا کہ ان غبربیدون کو جزا اس شرارت کی دو امیر الامرا اونکے تدارک کو چلا پھر مینے پیچھے سے شیخ فرید کو بھی بھیجا اون بدبختون
مین سے دو راجپوت کہ ایک تلوار اور دوسرا جمدھر رکھتا تھا امیر الامرا کے مقابلے مین آئے امیر الامرا کا ایک نوکر قطب نام جمدھر والے
کے سامنے آیا اور جمدھر کے زخم سے مارا گیا پھر اور لوگون نے اوس راجپوت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور دوسرے راجپوت تلوار والے
سے امیر الامرا کے نوکر ایک پٹھان نے مقابلہ کیا اور ایک وار مین اوسکو تمام کیا پھر دلاور خانی جمدھر نکالکر ابھی رام کے ساتھ آئے
دو نوکر جو نکے کھڑا ہوا تھا حملہ کیا اور جب ایک کو جمدھر مارا تو اون تینون کے ہاتون سے نو زخم کھا کر گرا پھر کوئی اور امیر الامرا کے لوگون
نے اونکا کام تمام کیا ایک نے اون راجپوتون مین سے تلوار نکالکر شیخ فرید پر حملہ کیا شیخ فرید کے حبشی غلام نے بڑھکر اوسکو مارا
اور یہ شورش صحن دیوانخانہ عام مین واقع ہوئی اور اس تنبیہ سے باقی فتنہ انگیز ڈر گئے پھر ابو النبی اذبک نے مجھسے عرض کی کہ اگر
ایسا کام ازبکون مین واقع ہوتا تو مفسدون کے تمام سلسلے اور قبیلے کو قتل کر ڈالتے مینے کہا چونکہ یہ جماعت پرورده میرے باپ کی ہی
اسواسطے مین انکی رعایت کرتا ہون اور عدالت یہی ہی کہ ایک کے قصور پر بہت مخلوق کو نہ قتل کرون اور شیخ حسین جامی کہ اب مسند
درویشی پر ہی درویش شیرازی کے مریدون سے اور چھ مہینے پہلے جلوس سے لاہور سے اوسنے مجکو لکھا تھا کہ مینے خواب دیکھا ہی
کہ اولیا اور بزرگوارون نے امر سلطنت تمکو سونپا ہی اس خوشخبری سے قوی دل ہوکر منتظر اس فتوح کے رہین اور مجکو امید ہی کہ
بعد وقوع اس امر کے تقصیرین خواجہ ذکریا کی کہ سلسلۂ احراریہ سے ہی معاف کی جاوین اور تاش بیگ فرجی کو کہ قدیمون سے
ہی اور میرے باپ نے اوسکو خطاب تاج خانی کا دیا تھا اور منصب اوسکا دو ہزاری تھا مینے تین ہزاری عنایت کیا اور بخیتہ بیگ
کابلی کو کہ ڈیڑھ ہزاری منصب رکھتا تھا مینے سہ ہزاری کیا جو انمردانہ کارگزاری میرے چچا مرزا حکیم کے پاس خوب محرمیت اسکو تمام
تھی اور ابو القاسم تمکین کو کہ میرے باپ کے قدیمون مین سے ہی ڈیڑھ ہزاری منصب مع اصل و اضافہ مینے عنایت کیا کثرت اولاد
مین اوسکے برابر کوئی نہوگا تیس فرزند اوسکے ہین اور دختریں اگر برابر نہونگی تو بھی نصف سے کم نہین اور شیخ علاء الدین کو جو پوتے
شیخ سلیم کے ہین اور مجھسے نسبت قوی رکھتے ہین اسلام خان کا خطاب دیکر دو ہزاری منصب بخشا یہ لڑکپن سے میرے ساتھ پڑھتے
ہوے ہین ایکسال مجھسے چھوٹے ہین جوانمردانہ نیکذات ہی اور اپنی برادری مین ہر طرح امتیاز رکھتا ہی آج تک کوئی نشا نہین کھایا اور میرا
ایسا مخلص ہی کہ مینے اوسکو فرزند کا خطاب دیا ہی اور علی اصغر خان ساکن بارہہ کہ مردانگی اور کارگزاری مین بے مثل ہی اور
سید محمود خان بارہہ کا فرزند ہی جو میرے باپ کے بڑے امیرون سے تھا یعنی خطاب سیف خانی سے سب مین اوسکو
ممتاز کیا بہت مردانہ ہی ہمیشہ لشکارون مین جہان اور معتمد ہمراہ ہوتے تھے یہ بھی تھے تمام عمر کوئی نشا نہین کھایا مینے اوسکو
سہ ہزاری منصب دیا ہی اور عنقریب مرتبہ اوسکا زیادہ ہوگا اور فریدون پسر محمد قلیخان برلاس کو کہ ہزاری تھا دو ہزاری کیا یہ
فریدون مغلیون سے ہی الوس جغتائی کے خالی حرکات و مردانگی سے نہین شیخ بایزید کو جو پوتا شیخ سلیم کا ہی اور دو ہزاری تھا مین نے
منصب تین ہزاری کا عنایت کیا مجکو پہلے جس نے دودھ پلایا ہی وہ والدہ انھین شیخ بایزید کی ہی مگر ایک دن سے زیادہ نہین
پلایا ایکدن مینے پنڈتون سے کہ دانایان ہند ہین پوچھا کہ اگر نہایت تمہارے دین کی یہی ہی کہ اللہ تعالے دس صورتون مختلف

مین گھس کر ظاہر ہوا ہی تو یہ بات تو اہل عقل کے نزدیک مردود ہی اور اسمین یہ قباحت لازم آتی ہی کہ اللہ تعالی جو بیچون اور بیچگون
ہی صاحب طول و عرض اور عمق کا ہوا اور اگر مراد تمہاری ظہور نور الٰہی کا ہی اون جسمون مین تو یہ سب مخلوق مین برابر پایا جاتا ہی اون وثن
مین خاص نہین اور اگر مراد ثابت کرنا کسی صفت الٰہی کا ہی اونمین تو یہی باعث تخصیص نہین ہو سکتا اسواسطے کہ ہر دین و آئین
مین صاحب معجزات اور کرامات ہین کہ اور لوگون سے اوس زمانے کے فہم و فراست مین ممتاز ہون غرضکہ بعد بڑی گفت و شنود
اور رد و بدل کے ساتھ خدائی خدا سے بیچون اور بیچگون کے جو پاک جسم سے ہی قائل ہوے اور بولے کہ چونکہ سمجھ ہماری
ذات مجرد کے معلوم کرنے مین ناقص اور کوتاہ ہی تو بواسطۂ صورت کے ہم اوسکے معرفت حاصل کرتے ہین اور ان
وس صورتون کو وسیلہ اپنے علم و معرفت کا بنایا ہی تو پھر مینے جواب دیا کہ جب یہ صورتین تمکو وسیلہ مقصود طرف معبود کے ہونگی
میرے باپ اکثر اوقات ہر دین و مذہب کے علما سے صحبت رکھتے تھے خاص کر پنڈتون اور عقلاے ہنود سے اور باوجودیکہ
امی تھے لیکن بسبب کثرت مجالست اور ہمنشینی کے اہل عقل و ارباب فضل سے تقریر مین اونکا امی ہونا ثابت نہوتا تھا اور
نظم اور نثر کی باریکیونکو ایسا سمجھتے تھے کہ زیادہ اوس سے خیال مین نہین آسکتی اور حلیہ مبارک اونکا یہ تھا کہ قد مین میانہ مائل طرف
درازی کے اور گندمی رنگ چشم و ابرو سیاہ تھے ملاحت زیادہ شیر اندام کشادہ سینہ دست و بازو دراز اور اوسکے نتھنے پر
ناک کے گوشت کا ایک خال تھا خوشنما آدھے چنے برابر اہل قیافہ اس خال کو بڑی علامت دولت و اقبال کی کہتے ہین آواز
مبارک بلند اور بیان مین نمکینی تھی اور ہر حال مین اون سے ایک دبدبہ الٰہی ظاہر ہوتا تھا تین مہینے بعد میری ولادت کے
میری ایک بہن شہزادی خانم ایک خواص سے پیدا ہوئی اور اوسکو واسطے پرورش کے سپرد اپنی والدہ حضرت مریم مکانی
کے کیا بعد اوسکے ایک شہزادہ کسی خواص سے پیدا ہوا شاہ مراد نام لیکن چونکہ ولادت اوسکی فتحپور کے پہاڑون مین واقع ہوئی
تھی اسواسطے اوسکو پہاڑی کہا کرتے تھے اور جبکہ میرے باپ نے اوسکو واسطے فتح دکن کے روانہ کیا تو بسبب مصاحبون نالائق
اور ہمنشینون خراب کے شراب خواری مین اسقدر کثرت کی کہ تیس برس کی عمر مین نواح جالنا پور مین ولایت برار سے راہی ملک
بقا ہوا اوسکا حلیہ یہ ہی کہ سبز رنگ لاغر اندام قد مائل بدرازی باوقار و تمکین احوال سے شجاعت و مردانگی ظاہر تھی پھر چہار شنبہ
کی رات دسوین تاریخ جمادی الاول کی سنہ نو سو اوناسی مین دوسری خواص سے ایک اور لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام دانیال
رکھا چونکہ ولادت اوسکی اجمیر مین بیچ گھر ایک مجاور خواجہ بزرگوار کے ہوئی تھی اور نام اوس مجاور کا شیخ دانیال تھا اس نسبت سے
اوس شہزادے کا بھی نام دانیال رکھا بعد وفات میرے بھائی شاہ مراد کے آخر ایام مین اوسکو فتح دکن کے واسطے بھیجا
پھر خود بدولت نے اوسکے بعد دکن کیطرف کوچ کیا اور جن دنون میرے والد نے قلعہ آسیر کو گھیر رکھا تھا تو اوسکو ہمراہ ایک جماعت
کثیر اپنے امیرون سے مثل خانخانان اور مرزا یوسف وغیرہ کے فتح کو قلعہ احمد نگر کے بھیجا اور قریب فتح قلعہ اسیر کے قلعہ احمد نگر
بھی فتح ہوا پھر جب میرے والد نے شاد و بامراد برہانپور سے دار الخلافت کی طرف کوچ کیا تو وہ ملک دانیال کو دیکر اوسکے
بند و بست کو وہان چھوڑا لیکن اوسنے بھی اپنے بھائی شاہ مراد کیطرح بدخصلتی اختیار کی اور بد مصاحبون کی صحبت مین یہ کثرت
شراب کی کہ تینتیس سال کی عمر مین بری طرح شراب خواری سے مر گیا بندوق و شکار سے بہت شوق رکھتا تھا اور اپنی خاص
بندوقون مین سے ایک کا نام یکہ جنازہ رکھا تھا اور آپ یہ شعر کہکر اوسپر کھدوایا تھا ؎ از شوق شکار تو شود جان تر و تازہ
بر ہر کہ خورد تیر تو یکہ جنازہ ؎ جب اوسنے بہت شراب پینا اختیار کیا اور یہ حال میرے والد کو معلوم ہوا تو فرمان عتاب آمیز
خانخانان کو لکھے اور اوسنے لاچار ہو کر واسطے ممانعت کے نگہبان مقرر کیے کہ ہر دم اوسکا خیال رکھین جب اوسکی شراب بالکل

ف حلیہ اکبر بادشاہ (margin)

ف شہزادہ مراد کا حال (margin)

ف شہزادہ دانیال کا حال (margin)

ف مرنا دانیال شہزادہ کا بسبب شراب خوری (margin)

بند ہوئی تو خدمتگارون سے منت اور خوشامد سے کہنے لگا کہ جسطرح ہو سکے میرے واسطے کچھ شراب لاؤ آخر مرشد قلی تفنگچی سے کہ خدمتگار
صاحب قرب تھا کہا کہ اسی تفنگ کی وجبازہ مین شراب بھرلاؤ کمبخت اوسکی رعایت وخاطر سے اوسمین بھرکر دو آتشہ لایا اوسکی نال کہ مدت
سے باروت اور اوسکی بو مین بھری تھی اور دو آتشہ کی تیزی سے کچھ اوسکا زنگ بھی پگھلا غرض اوسکے پیتے ہی گر پڑا اور وفات پائی
سے کسی باید کہ فال بد نگیرد ہا وگر گیرد برائے خود نگیرد ہ یہ دانیال جوان خوش قد خوبصورت تھا گھوڑے اور ہاتھی سے بہت
شوق رکھتا تھا جسکے یہان ہاتھی یا گھوڑا عمدہ سنتا تو محال تھا کہ اوسکو بے لیے قرار آوے اور ہندی راگ کا بہت شوقین تھا اور
جو کبھی اہل ہند اور اونکی اصطلاح پر شعر کہتا تھا تو وہ شعر برا نہین ہوتا اور بعد پیدا ہونے اس دانیال کے بی بی دولت شاد سے

بیان اولاد حضرت اکبر کی دو لڑکیون کا

ایک لڑکی پیدا ہوئی اور نام اوسکا شکر النسا بیگم رکھا چونکہ اوسنے میرے باپ کے خاص دامن تربیت مین پرورش پائی ہی اوسواسطے
عادات اوسکے بہت خوب ہین رحم اور مہربانی اوسکی پیدایشی ہی لڑکپن سے آج تک اوسکو مجھسے کمال محبت ہی کہ ایسی محبت کسی
بھائی بہن مین کم ہوگی لڑکپن مین چونکہ مقرر ہی کہ اطفال کے سینے کو دبانے سے قطرہ دودھ کا نکلتا ہی تو جب میری بہن کے سینے کو دبایا
تو اوس سے دودھ کا قطرہ نکلا میرے والد بزرگوار نے فرمایا کہ بابا یہ دودھ پی لے یہ بہن تیری بجاے مان کے بھی ہو جاے
خدا گواہ ہی کہ بعد اوس دودھ پینے کے بھی مجکو باوجود محبت خواہری کے الفت فرزندی بھی اوسے ہی پھر چند روز بعد ایک اور دختر
بلند اختر بی بی دولت شاد کو سے متولد ہوئی اور اوسکا نام آرام بانو بیگم رکھا البتہ مزاج اوسکا کچھ گرم و تیز ہی میرے باپ اوسکو
بہت چاہتے تھے کہ اوسکی بے ادبی دیکھتے لیکن کمال الفت سے برا نمانتے اور بار بار مجھے عنایت سے فرماتے کہ بابا میری خوشی
کو اپنی اس بہن سے کہ میری لاڈلی ہی میرے بعد وہ کام کیجیو کہ اوس سے مین کرتا ہون اوسکی ناز برداری کر کے بے ادبی اور
شوخیون کو معاف کرنا اوصاف اور اخلاق میرے باپ کے بیان مین نہین آسکتے اگر کتابین اونکے حالات اور اخلاق کی

بیان اکبر کی خوبیون کا

بنائی جاوین تو بھی بلا شبہ قطع نظر علاقہ فرزندی اور پدری سے ہزار سے ایک بیان نہو سکے گا باوجود اس فوج اور مال اور سامان
جاہ و حشمت کے کبھی عاجزی اور نیازمندی مین اللہ تعالے کے آگے قصور نکیا اور ہمیشہ آپکو کمتر سب مخلوق سے جانتے رہے
اور کبھی یاد الٰہی سے غافل نہوے ہر دین و مذہب کے لوگ اونکے سایہ عنایت مین پرورش پاتے تھے بخلاف اور ولایتون کے
کہ شیعہ سوا ایران کے اور سنی بجز ہند و روم و توران کے نہین آرام پاتا جیسے رحمت الٰہی عام اور سبکے شامل ہی کہ ہر کہ و مہ اور ہر مذہب
والا اوس سے خوشحال ہی اسیطرح سایہ الٰہی کو چاہیے کہ پرتو ذات رکھتا ہو اسیواسطے ممالک محروسہ مین کہ ہر طرف دریا شور
سے لاحق ہی مختلف دین والے اور بھلے عقیدے والے رہتے ہین کوئی کسی سے تعرض نہین کرتا سنی شیعہ ایک مسجد مین
اور فرنگی اور یہودی ایک کلیسہ مین عبادت الٰہی بجالاتے ہین طریقہ اپنا صلح کل کا مقرر فرمایا تھا اور ہر قوم و مذہب کے نیک اور اچھے
لوگون سے صحبت اور مجلس فرماتے تھے اور لائق ہر کسی سے التفات اور عنایت کرتے اکثر ہوتا کہ راتون کو بیدار رہتے اور
دن کو کم سوتے چنانچہ آٹھ پہر مین عادت خواب کی ڈیڑھ پہر سے زیادہ کی نہ تھی اور رات کے جاگنے کو حاصل عمر کا جانتے تھے
شجاعت اور دلاوری طبیعت مین اسدرجہ تھی کہ مست و سرکش ہاتھیون پر سوار ہوتے اور بعضے خونی ہاتھیون کو کہ اپنی مادہ کو بھی پاس
نہ آنے دیتے اور فیلبان اور اپنی مادہ کو مار ڈالتے تھے اپنا مطیع و فرمان بردار کر لیتے اور جو ہاتھی مست فیلبان کو مار کر چھوٹکر بھاگتا
تو جس راہ مین کہ وہ آتا میرے والد دیوار یا درخت پر چڑھ کر اللہ تعالے کی عنایت پر تکیہ فرما کر اوسپر سوار ہو جاتے اور بمجرد
سوار ہونے کے اوسکو مطیع کر لیتے کئی بار یہ حال دیکھا گیا چودہ برس کی عمر مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تھا ہیمون بقال نے
کہ پٹھانون کو بڑھایا تھا بعد وفات حضرت ہمایون شاہ کے دہلی مین ہمراہ لشکر عظیم و بہت جنگی ہاتھیون کے کہ اونون ہند مین

اوسقدر کسی کے پاس نہ تھی دہلی پر چڑھائی کی اور چونکہ حضرت ہمایون شاہ نے اپنے روبرو آخر حیات مین میرے باپ کو واسطے
تنبیہ و سرزنش رسانی بعضے فغانون کے پنجاب کے پہاڑون کیطرف بھیجا تھا لیکن جب یہ قضیہ ناگزیر پیش آیا اور میرے باپ نے
بواسطہ بیرم خان اتالیق کے سنا تو پھر بیرم خان نے اوس صوبے کے امیرون کو جمع کرکے نیک ساعت مین پرگنہ کلانور
مین مضافات لاہور سے تخت سلطنت پر بٹھایا جب ہیمون قریب دہلی آیا تب تردی بیگ خان وغیرہ امرا جو دہلی مین تھے اکٹھا ہو
اوسکے مقابلے کو باہر نکلے اور بعد درستی سامان کے جب دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اور ہر طرف سے خوب کوشش ظہور مین
آئی تو تردی بیگ خان کی شکست ہوئی جماعت مغل پست پا ہوئی اور فوج مخالف نے غلبہ پایا تردی بیگ خان بھاگے ہوئے
ساتھہ میرے والد کے لشکر مین آیا لیکن بیرم خان کہ اوس سے ناراض اور رنجیدہ تھے شکست اور بھاگ آنے کے بہانے
سے اوسکو بدنام کرکے مار ڈالا پھر جب اس فتح سے اوس کافر کا غرور زیادہ ہوا تو لشکر بیشتر اور بیشمار ہاتھی لیکر دہلی سے آگے
بڑھا اور رایات اقبال میرے والد کے لشکر کے موضع کلانور سے دہلی کیطرف گوشمالی کو بلند ہوئی اور پانی پت کے قریب مقابلہ
دونون لشکرون نور و ظلمت کا واقع ہوا اور پنجشنبہ کے دن دوسری تاریخ محرم کو سنہ نوسو چونسٹھہ مین جنگ عظیم واقع ہوئی ہیمون کے
ساتھہ تیس ہزار سوار جنگی دلاور تھے اور اوس وقت میرے والد کے لشکر مین زیادہ چار پانچ ہزار سوار سے نہ تھے لیکن چونکہ تائید الہی ہماری
طرف تھی اوسدن ہیمون ایک ہاتھی ہوائی نام پر سوار تماشا لڑائی کا کھڑا دیکھتا تھا ناگاہ اوس کافر کی آنکھہ مین ایک ایسا تیر لگا کہ پیچھے
سر سے نکل گیا اوسکے لشکر والون نے یہ حال دیکھکر بھاگنا شروع کیا اتفاقاً ہمارے سوارون مین سے شاہ قلیخان محرم ہمراہ چند دلاور
سوارون کے اوس ہاتھی کیطرف کہ جسپر ہیمون زخمی سوار تھا جا نکلے اور چاہا کہ اوس فیلبان کو تیر سے مار ڈالین وہ چلانے لگا کہ مجکو
مت مارو ہیمون اس ہاتھی پر سوار ہی یہ سنکر سوارون نے اوسکو گھیر لیا اور اوسیطرح میرے والد ماجد کے روبرو میدان مین لے
آئے بیرم خان نے عرض کی کہ مناسب یہ ہی کہ جناب اپنے دست مبارک سے اسوقت اس کافر کا سر تلوار خاص سے الگ کردین تا مرتبہ
جہاد کا حاصل ہو اور فرمانون مین آپ کے نام کے ساتھہ لفظ غازی کا بڑھایا جاوے میرے والد نے کہا کہ مینے پہلے ہی اسے پارہ پارہ
کیا ہی پھر فرمایا کہ مین ایکبار کابل مین آگے خواجہ عبدالصمد شیرین قلم کے تصویر کی مشق کرتا تھا بے خیال میرے ایک ایسی تصویر قلم سے
نبی کہ اوس سے اعضا الگ الگ تھے میرے ایک مصاحب نے پوچھا کہ یہ کسکی صورت ہی میری زبان سے نکلا کہ یہ صورت ہیمون
کی ہی غرض اوسوقت اپنا ہاتھہ اوسکے خون سے آلودہ نکیا اور ایک خدمتگار کو حکم کیا کہ اوسکی گردن مارے اور پانچہزار لاشین
اوسکے لشکر کے مقتولون کی شمار مین آئین سوا اون لوگون کے جو اطراف وجوانب مین مارے گئے اور میرے باپ
کی مشہور باتون مین سے فتح گجرات اور جانا اوسطرف کا ہی بطریق یلغار کے کہ جب مرزا ابراہیم حسین
چین اور محمد حسین مرزا اور شاہ مرزا یہان سے باغی ہوکر گجرات کی طرف گئے اور تمام
امرائے گجرات اور مفسد وہان کے اون سے مل گئے فقط قلعہ احمد آباد مین مرزا کوکا اپنی فوج لیکر دم خیر خواہی میرے
والد کا مارتے تھے حضرت عرش آشیان نے اضطراب اور پریشانی جیجی والدہ مرزا مذکور کی دیکھکر مع لشکر شاہی بے توقف
فتحپور سے گجرات کیطرف کوچ کیا اور راہ دو مہینے کی نو روز مین قطع کی کہ کبھی گھوڑے پر اور کبھی اونٹ پر اور کبھی گھوڑے کی
گاڑی پر راہ طے فرماتے تھے یہان تک کہ موضع سرلیہ مین مقام فرمایا جب پانچوین تاریخ جمادی الاول کی سنہ نوسو اسی مین قریب لشکر
غنیم کے پونہچے تو اہلکارون سے مشورت کی بعضون نے کہا دشمن پر شبخون مارئیے میرے باپ نے فرمایا شبخون مارنا نامردون کا کام
ہی اوسیوقت نقارا زور سے بجانے کا حکم دیا اور فرمایا سوار آگے بڑھین اور جب دریا سابرمتی پر پونہچے تو فرمایا کہ فوج بترتیب بڑھا

مارا جانا تردی بیگ خان کا بسبب بھاگ آنیکے

پار اوترے محمد حسین مرزا نے جب شور اوتر نے لشکر کا سنا ڈر گیا اور عالم پریشانی مین خود اپنی فوج سے قراولی کو باہر نکلا سبحان
قلی ترک کہ اسطرف مع چند سوار منتظر دشمن کا دریا کے کنارے پر کھڑا تھا مرزا نے ان سوارون کو دیکھکر اوسطرف سے پوچھا یہ کسکی فوج
ہی سبحان قلی ترک نے کہا یہ جلال الدین اکبر بادشاہ اور اوسکا لشکر ہی اوسنے اسبات کو قبول نکیا اور کہا میرے جاسوسون نے چودہ
دن ہوے کہ اوس بادشاہ کو فتحپور مین چھوڑا ہی تو یہ بات جھوٹ کہتا ہی سبحان قلی ترک نے کہا آج نو روز ہوے کہ حضرت بادشاہ بطریق
یلغار فتحپور سے یہان پونہچے ہین مرزا نے پوچھا ہاتھی کس طرح اتنے دنون مین یہان آئے ہونگے سبحان قلی نے کہا کہ ہاتھیون کے
لانیکی کیا حاجت تھی یہ جوان اور بہادر سنگ شگاف بہتر نامی اور ست ہاتھیون سے ہین کہ انکے آگے حقیقت دعوی اور سرکشی کی
معلوم ہو جاویگی مرزا یہ سنکر وہان سے چلا گیا اور اپنی فوج کی جا کر صفین درست کین اور میرے والد نے اسقدر توقف کیا کہ قراولون
نے خبر دی کہ سپاہی مرزا کے تھیار باندھتے ہین اور لڑائی کی درستی مین مصروف ہین پھر جب اونکی طرف متوجہ ہوے تو خان اعظم کو کہلا بھیجا کہ تم
آگے سے دشمن کو دباؤ لیکن اوسنے تامل کیا اور کہلا بھیجا کہ دشمن اسوقت بہت زور مین ہی جب تک لشکر گجرات کے قلعے کے
اندر سے باہر نہ آجاوے اوسی طرف دریا کے رہنا صلاح ہی حضرت بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے ہمیشہ خاص کر اس سفر مین اعتماد
اللہ تعالی کے فضل و مدد پر کیا ہی اگر کاروبار پر بھروسا رکھتا تو اسقدر کم لوگون سے یلغار کرکے نہ آتا اب کہ دشمن جنگ پر مستعد ہی تو
سستی اور تاخیر لائق نہین یہ فرماکر اور اللہ تعالے کے توکل پر تھوڑے سوارون سے کہ اوسوقت ہمرکابی مین حاضر تھے گھوڑے دریا
مین ڈال دیے اور باوجودیکہ دریا کی پایابی کا گمان نتھا لیکن سلامت اوتر گئے پھر اودھر جا کر حضرت بادشاہ نے داروغہ سلحخانہ سے
ولبغہ طلب کیا اوسنے گھبرا کر دلبغہ کھلا ہوا سامنے حاضر کیا لوگون نے اوسکو بدشگونی سمجھی لیکن بادشاہ نے کہا یہ میری فال نیک ہی
کہ میرے آگے مونہہ کھل گیا ہی انشاء اللہ تعالی کوئی میرے روبرو کھڑا نہو سکیگا اس حال مین مرزا ندکور اپنے ولی النعمت سے لڑائی کو
فوج آراستہ کرکے نکلا اور خان اعظم کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ حضرت بادشاہ اس تیزی اور جلدی سے یہان تشریف فرما ہونگے جو
کوئی بادشاہ کے آنے کی خبر کہتا اوسکو یقین نہوتا لیکن جب حضرت کا آنا اوسکو یقین ہوا تو گجرات سے لشکر شاہی کو آراستہ کرکے نکلنا
چاہا کہ خدمت شاہی مین حاضر ہو لیکن ابھی لشکر شاہی کو اعظم خان قلعہ سے لیکر باہر نکلا تھا کہ سپاہ مرزا مقہور کی درختون مین سے
ظاہر ہوئی بادشاہ تائید ایزدی پر اعتماد کرکے آگے بڑھے اوسوقت محمد قلیخان توقبائی اور تردی خان دیوانہ ہمراہ اپنی جماعت
دلاورون کے آگے بڑھکر کھڑے ہوے بادشاہ نے راجہ بھگوانداس سے فرمایا کہ لشکر دشمن کثیر اور ہماری سپاہ کم ہی لازم ہی کہ سب متفق
ہوکر یکبارگی اوسپر حملہ کرین کہ یہ مفید زیادہ ہی یہ کہکر اور تلوارین نکالکر ہمراہ اپنے فدائیون کے دوڑے اور شور اللہ اکبر اور یامعین کا
ہر طرف بلند کیا برانغار اور جرنغار اور غول بادشاہی نے بڑھکر داد دلاوری کی دی لیکن ایک بڑا بان جو دشمنون نے طرف حضرت
ظلسبحانی بادشاہ کے سر کیا تھا وہ تھوہر کی باڑ مین کہ ایک طرف تھی جا پھنسا اور اسقدر وہان شور کیا کہ بڑا ہاتھی لشکر غنیم کا اوس سے
گھبرا کر باعث پریشانی اوس لشکر کا ہوا اوسوقت غول شاہی نے پہونچکر محمد حسین مرزا اور اوسکے لوگون کو جو لڑتے تھے پیچھے ہٹایا اور
باقی دلاوران لشکر ظفر اثر نے بھی خوب کام کیے مانسنگھ درباری بادشاہ کے روبرو اپنے مقابل پر غالب آیا اور رکھو داس کچھواہ
نے جان قربان کی اور محمد وفا کہ اس خاندان دولت سے ہی داد مردانگی کی دیکر اور زخمی ہو کر گھوڑے سے گر پڑا لیکن فقط عنایت
آلہی سے اوسوقت لشکر دشمن متفرق ہوا اور اونپر شکست پڑی میرے والد نے شکر یہ اس نعمت آلہیہ کا ادا کیا اوسوقت
ایکنے کلانوت ہیمن سے عرض کی کہ سیف خان کوکلتاش نے نقد حیات کو دولتخواہی مین قربان کیا پھر ظاہر ہوا کہ جب محمد حسین
مرزا نے اپنے لوگون سے غول شاہی پر حملہ کیا تو سیف خان نے اوسکو بڑھکر روکا اور داد مردانگی دیکر شربت شہادت پیا اور مرزا

بھی خود غول کے سپاہیون کے ہاتھہ سے زخمی ہوا اور یہ کوکلتاش مرزا بھائی زین خان کوکہ کا تھا اور عجیب تر یہ بات ہے کہ ایک
دن پہلے اس لڑائی سے جب حضرت بادشاہ ہمہ تن مشغول طعام کے تھے ایک شخص سے پوچھا کہ فتح کسطرف سے ہوگی اوسنے عرض
کی آپ کیطرف سے لیکن ایک شخص اس لشکر کے امیرون سے شہید ہوگا اوسیوقت سیف خان کوکہ نے عرض کی کہ کاش یہ سعادت
مجھے روزی ہو غرضکہ محمد حسین مرزا میدان سے بھاگا اور اوس گھبراہٹ مین اوسکے گھوڑے نے تھوہر کے درخت سے ٹھوکر
کھائی اور مرزا مذکور گھوڑے سے گر پڑا گدا علی نام یکہ بادشاہی نے اوسکو پکڑ کر اپنے آگے گھوڑے پر سوار کر لیا اور میرے والد ماجد
کے روبرو لایا لیکن چونکہ دو تین آدمی دعوے کرتے تھے کہ ہمنے اوسکو پکڑا ہے اسواسطے اوس سبب بادشاہ نے پوچھا کہ تجکو کسنے پکڑا
ہے اوسنے عرض کی آپ کے نمک نے پھر میرے والد نے اوسکی مشکین کہ پیچھے سے بندھی تھین کھلوا کر آگے سے بندھوا دین
اوسوقت اوسنے پانی مانگا فرحت خان نے کہ غلامان معتمد سے ہے اوسکے سر پر دو ہتڑ مارا میرے باپ اوس پر غصہ ہوئے اور خاصہ پانی
منگوا کر اوسکو خوب پلوایا اور اوسوقت تک مرزا عزیز کوکہ اور اوسکا لشکر قلعے سے نہ آیا تھا حضرت بادشاہ بعد گرفتاری محمد حسین مرزا
کے آہستہ آہستہ متوجہ احمد آباد کے ہوئے اور مرزا کو رای سنگھہ راٹھور کے سپرد کیا کہ ہاتھی پر بٹھا کر ہمراہ لاوے اوسوقت اختیار
الملک کہ گجرات کے سردارون سے تھا پانچہزار سوارون سے ظاہر ہوا اوسکو دیکھکر فوج شاہی مضطرب ہوئی میرے باپ نے
بمقتضای شجاعت فرمایا کہ نقارہ بجادین اور شجاعت خان اور راجہ بھگوانداس اور اکثر امرا نے آگے بڑھکر اختیار الملک سے
جنگ کی اور بخیال احتیاط کے کہ مبادا فوج غنیم محمد حسین مرزا کو چھوڑا لے رای سنگھہ کے لوگون نے اوسکی صلاح سے سر مرزا کا اوسکے
بدن سے جدا کر دیا میرے باپ ہرگز اوسکے قتل پر راضی نہ تھے آخر کو اختیار الملک کی بھی فوج نے شکست کھائی اور اوسکے
گھوڑے نے تھوہر کے جھاڑی مین گرایا سہراب بیگ ترکمان نے اوسکا سر کاٹ کر خدمت مین حاضر کیا یہ فتح باوجودیکہ کم لوگون کے
محض فضل و عنایت الٰہی سے حاصل ہوئی اور اسیطرح فتح ولایت بنگالہ اور لینا ہندستان کے مشہور قلعونکا مثل چتیور اور رنتھنبور و سورت
قلعہ مادہوپور اور تسخیر ملک خاندیس اور فتح قلعہ آسیر کی اور لینا اور ولایتونکا کہ دلاور سپاہ کی کوشش سے قبضہ تصرف شاہی مین آئین
ہین حساب اور شمار سے باہر ہے اور چتیور کی لڑائی مین جیمل کو کہ سردار اوس قلعے کا تھا خود اپنی بندوق خاص سے میرے والد ماجد نے
قتل کیا اور فن بندوق مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے اور اوس بندوق کا نام کہ جس سے جیمل کو قتل کیا سنگرام ہے سب بندوقون مین
عمدہ قریب چار ہزار جانور کے پرند و چرند اوس سے شکار ہوئے ہین اور مین بھی بندوق مین شاگرد رشید اپنے والد کا ہون اور بندوق
کے شکار سے مجکو رغبت کمال ہے ایکدن مین نے اٹھارہ ہرن بندوق سے مارے ہین اور اون محنتون سے کہ میرے باپنے اوٹھائی ہین
ایک یہ ہے کہ تمام سال مین تین مہینے گوشت کھایا ہے اور نو مہینے ترک حیوانات کرکے صوفیانہ کھانے پر قناعت کی ہے اور قتل اور ذبح
جانور پر ہرگز راضی نہ تھے اونکے زمانے مین بہت دنون اور کئی ماہ قتل حیوان کا منع عام اور اوسکا حال اکبرنامہ مین مفصل مذکور ہے
اور مین نے جسدن اعتماد الدولہ کو دیوان کیا تو اوسی دن دیوانی بیوتات کی معز الملک کو عنایت کی یہ معز الملک شہر باختر کے
سادات سے ہین اور میرے والد کے زمانے مین مشرف کرکراقخانہ کے تھے چنانچہ ایک دن مین ایام جلوس سے سو آدمی بندگان
اکبری اور جہانگیری کی زیادتی منصب اور جاگیر سے سرفراز ہوئے اور عید رمضان مین کہ پہلی عید میرے جلوس کی تھی مین عیدگاہ
مین گیا اور بڑے انبوہ سے نماز پڑھی اور شکر انعام الٰہی کا بجا لاکر دولتخانے مین آیا اور بموجب اسکے مصرعہ از خوان بادشاہان
نعمت رسد گدا را حکم دیا کہ کچھہ تصدق خیرات کیا جاوے منجملہ اوس مال کے کئی لاکھہ دام حوالہ دوست محمد کے کیے کہ فقرا اور
محتاجون کو تقسیم کرے گا اور میر جمال الدین انجو اور میر صدر جہان اور میر محمد رضا سبزواری انمین سے ہر ایک کو ایک ایک لاکھہ

دام دیے کہ اطراف شہر مین خیرات کرین اور پانچہزار روپیہ واسطے فقرا شیخ محمد حسین جانی کے بھیجے و علم دیا کہ ہر روز ایک شخص منصب دار
مین سے پچاس ہزار دام فقیر ونکو بانٹا کرے اور ایک تلوار مرصع واسطے خانخانان کے بھیجے اور میر جمال الدین حسین انجو کو منصب
سہ ہزاری عنایت کیا اور بدستور سابق خدمت صدارت میران صدر جہان کے تفویض فرمائی اور حاجی کوکہ کو کہ میرے باپ کے کوکون مین
سے ہی فرمایا کہ محل مین مستحق عورتون کو واسطے دینے جاگیر اور نقدے کے تحقیق کرلے اور زاہد خان اور ولد محمد صادق خان کو کہ ڈیڑھ
ہزاری تھا مینے دو ہزاری کیا اور ہر ایک کو ہاتھی یا گھوڑا بطریق انعام کے دیا اور پہلے رسم تھی کہ نقیب اور میر آخور لوگون سے خلعت کا
انعام لیا کرتے تھے مینے حکم دیا کہ انکو یہ روپے سرکار سے ملا کرین تا اور لوگ انکی طلب سے محفوظ رہین اور انھین دنون مین مالیاد شاہین
برہانپور سے آیا اور میرے بھائی دانیال مرحوم کے گھوڑے ہاتھی ملاحظے مین پیش کیے اون ہاتھیون مین ایک کا نام مست
الست تھا مجکو پسند آیا مینے اوسکا نام نور گنج رکھا اور عجیب بات اس ہاتھی مین یہ ہی کہ دونون طرف اوسکے کانون کے چھوٹے
تربوزون کے برابر گرہین ہین اور جیسے ہاتھیون کا مستی مین پانی ٹپکتا ہی تو اسکی اون گرہون سے نکلتا ہی اور اسیطرح پیشانی اسکی اور سب
ہاتھیون سے زیادہ اوٹھی ہوئی تھی دیکھنے مین بہت خوشنما اور مہیب ہی اور ایک تسبیح جواہر کی فرزند خورم کو عنایت کی امید ہی کہ یہ فرزند تمنا
کو اپنے مطالب ظاہری و باطنی کے پونہچے اور چونکہ محصول تمام ملک کا کہ کئی کرور سے زیادہ تھا مین نے معاف کر دیا تھا اسواسطے تمغا
کابل کے سائر کو کہ وہ بھی ہندوستان کی راہ کے شہرون مین تھے اور ایک کرور تئیس لاکھ روپے ان مین جمع ہوتے تھے موقوف
کیا ان دو ولایتون سے کہ کابل اور قندہار ہی بہت روپے بابت محصول کے لیے جاتے تھے بلکہ عمدہ مال وہانکا بھی محصول ہی مینے حکم
یہ رسم قارین ان دونو جگہ سے بھی موقوف کیا اور اس جہت سے نفع کلی اور بہت آرام اہل ایران و توران کو حاصل ہوا اور جاگیر اصفہان
کی کہ صوبہ بہار مین تھی باز بہادر کو عنایت کی اور آصف خان کو فرمایا کہ پنجاب مین جاگیر بطریق جائداد تنخواہ کے دیوین تجشیون نے
عرض کی کہ ہنوز اصفہان کا بابت روپیہ جاگیر مین باقی ہی اب کہ تبدیل جاگیر کا حکم ہوا ہی تو وہ روپیہ وصول ہوا ہوا ہی مینے فرمایا اسکو
ایک لاکھ خزانے سے دین اور وہ روپے باز بہادر سے لے کر خالصہ شریف مین داخل کرین اور شریف آملی کو ڈھائی ہزاری
منصب اصل اور اضافہ ملا کر مقرر کیا یہ شخص بہت پاکیزہ ذات اور نیک نفس ہی باوجودیکہ علوم رسمی مین دخل نہین رکھتا لیکن اکثر
مضامین بلند اور معانی ارجمند اوس سے سرزد ہوتے ہین لباس فقر و تجرید مین بہت مسافرت کی اور بہت بزرگون سے صحبت
حاصل کی ہی مقدمات ارباب تصوف کے اوسکو یاد ہین میرے باپ کے وقت مین لباس درویشی ترک کرکے مرتبہ امارت اور سرداری
کو پونہچا گفتگو اوسکی نہایت عمدہ اور دلچسپ کہ روزمرہ اور کلام اوسکا باوجودیکہ قواعد عربی سے عاری ہی نہایت فصاحت اور پاکیزگی
مین ہی اور انشا بھی اوسکی رنگین ہی اور شاہ قلیخان محرم کا آگرے مین ایک باغ رہگیا تھا چونکہ اوسکا کوئی وارث نہ تھا اسواسطے
مینے وہ باغ دختر ہندال مرزا یعنی رقیہ سلطان بیگم کو کہ حرم محترم میرے والد بزرگوار کی ہی سپرد کیا میرے والد نے
شاہجہان کو لڑکپن مین ان کے سپرد کیا تھا اور مرتبہ نیکی اولاد سے اوسکو زیادہ عزیز رکھتے ہین

جشن پہلے نوروز کا

سہ شنبہ کی رات گیارھوین تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ایکہزار چودہ مین صبح کو کہ وقت فیضان نور کا ہی آفتاب نے برج حوت
سے اپنے خانہ شرف مین کہ برج حمل ہی نقل کیا چونکہ یہ روز پہلا نوروز میرے جلوس کا تھا اسواسطے مینے فرمایا کہ مکانات دولتخانہ
خاص و عام کے موافق زمانہ میرے والد کے عمدہ فروش اور آئینہ بندی سے کمال آراستہ کرین اور پہلے دن سے نوروز
کے اونیسوین درجہ حمل تک کہ روز شرف اوسکا ہی تمام مخلوق نے داد عیش و کامرانی کی دی اہل ساز اور ارباب نغمہ ہر قسم کے جمع تھے

معافیت انعام نقیب و میر آخور از اہل خلعت

معاف تمامی محصولات سائر از کشور ہند

سنہ ۱

لولیان رقاص اور دلبران ہند کہ نانو اوا میں دل فرشتون کا لیتے تھیں باعث گرمی مجلس کا ہوتین اور مینے حکم دیا کہ اشیاے سرور افزا جو چاہے اس جشن مین کھاوے کوئی اوسکو منع نکرے ؎ ساقی بنور بادہ برافروز جام ما ٭ مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما ٭ میرے باپ کے زمانے مین مقرر تھا کہ ان سترہ اٹھارہ دنون مین ہر روز ایک بڑا امیر مجلس آراستہ کیا کرتا تھا اور پیشکش عمدہ اقسام جواہر اور مرصع سامان اور نفیس لباس اور ہاتھی گھوڑے سے آراستہ کرکے جناب بادشاہ سے عرض کرتے کہ اونکے گھرون مین قدم رنجہ فرماوین پھر بادشاہ واسطے سرفرازی اپنے مخلصون کے اوس مجلس مین قدم رنجہ کرکے اون پیشکشون کو ملاحظہ فرماتے اوس مین سے جو چیز پسند آتی اوسکو لیتے اور باقی اوسی امیر کو بخشدیتے مگر چونکہ خاطر میری مائل طرف رفاہیت اور آسودگی سپاہ و رعیت کی تھی اسواسطے اس سال مین مینے پیشکش سبکی معاف فرمائین مگر تھوڑا سا چند لوگون کی پیشکشون مین سے واسطے رعایت اونکی خاطرون کے قبول کین اور انھین دنون مین بہت نوکرون نے زیادتی منصب سے سرفرازی پائی کہ اونمین سے دلاور خان افغان کو ڈیڑھ ہزاری کیا اور راجہ باسو کو کہ کوہستان پنجاب کے زمینداروں سے ہی اور میرے ایام شہزادگی سے اب تک طریقہ بندگی اور اخلاص کا رکھتا ہی اور ڈیڑھ ہزاری منصب والا تھا سو اوسکو تین ہزار اور پانسو کا منصب عنایت کیا اور شاہ بیگ خان حاکم قندہار کو اصل و اضافہ ملا کر پنجہزاری منصب سے سرفراز کیا اور راجہ رای سنگھہ راجپوت کو بھی اسیقدر منصب دیا تھا اور بارہ ہزار روپیہ بطریق مددخرچ کے رانا شنکر کو مینے عنایت کیے اور میرے ابتدا جلوس مین ایک شخص مظفر گجراتی کی اولاد سے کہ وہ گجرات کا حاکم زادہ اوسطرف کا مشہور کیا تھا سر فساد کا بلند کرکے اطراف و جوانب شہر احمدآباد کو تاخت و تاراج کیا اور میرے کئی سردار مثل پیم بہادر اوزبک اور رای علی بھٹی کہ والا اوسطرف مقرر تھے اس فتنے مین شہید ہوے آخر مینے راجہ بکرماجیت اور چند منصبداروں کو مع سات ہزار سوار آراستہ کے لشکر گجرات کی مدد پر روانہ کیا اور مینے مقرر کیا کہ جب وہ فساد و فتنہ بالکل دفع ہو جاوے تو راجہ بکرماجیت صوبہ دار گجرات کا ہو اور قلیچ خان کہ پہلے سے صوبہ دار وہان کا ہی درِ دولت پر حاضر ہو بعد پہونچنے میرے اس لشکر کے جماعت مفسدون کی متفرق ہوگئی اور جھاڑیون مین گھس گئے اور میرے لوگ وہان قابض ہوے اور خبر اس فتح کی نیک ساعت مین مینے سنی پھر اونھین دنون مین عرضداشت میرے فرزند پرویز کی آئی کہ رانا نے تھانہ منڈل کو کہ چالیس کوس اجمیر سے ہی چھوڑ کر بھاگ گیا اور افواج شاہی نے اوسکا پیچھا کیا ہی امید ہی کہ حضرت کے اقبال سے اوسکو نیست و نابود کرین اور شرف آفتاب کے دن بہت نوکر اضافہ اور رعایات گوناگون سے فیضیاب ہوے پیشرو خان کہ قدیم خدمتگار رہا ہی اور ہمراہ میرے دادا حضرت ہمایون شاہ کے ولایت سے آیا تھا بلکہ وہ اون لوگون مین سے ہی کہ شاہ طہماسپ نے ہمراہ کیے تھے اور پہلے اوسکا نام مہتر سعادت تھا مگر چونکہ داروغہ فراش خانہ میرے والد بزرگوار کا تھا اور اس خدمت مین بے مثل تھا اسواسطے مینے اوسکو پیشرو خان کا خطاب دیا اور نظر اوسکی خدمت پر کرکے منصب ہزاری مع اصل و اضافہ کے عنایت فرمایا

بھاگنا خسرو کا درمیان سال اول جلوس کے

شہزادہ خسرو کو بواسطہ جوانی و غرور کے کہ جوانون کو ہوتا ہی اور کم تجربگی اور ناعاقبت اندیشی مصاحبان ناجنس کے خیالات فاسد دل مین پڑے خصوصًا ایام بیماری والد بزرگوار مین کہ بعضے کوتہ اندیشون نے بواسطہ کثرت جرم و تقصیر کے کہ صادر ہوئی تھین اور عفو خاص سے ناامید محض تھے دل مین خیال کیا کہ اوسکو دست آویز بنا کر امور سلطنت متعلق ساتھ خسرو کے کرین اور اس سے غافل کہ امور سلطنت و جہانبانی وہ امر نہین ہی کہ جیسے ناقص العقل کی سعی سے انتظام پکڑے خالق داور کس کو لائق اس امر عظیم القدر کا جانکر خلعت پہناتا ہے

شعر
ز دارندہ نتوان ستد بخت را ٭ نشاید خرید افسر و تخت را ٭
سرے را کہ حق تاج پرور نمود ٭ نشاید از و تاج و دولت ربود ٭

خیالات فاسد مفسدون اور کوتہ اندیشون کے سواے ذلت اور پشیمانی کے نتیجہ نہین رکھتے امور سلطنت نے ساتھ اس نیازمند درگاہ الٰہی

سے قرار پکڑا ہمیشہ خسرو کو گرفتہ خاطر اور متوحش پاتا تھا مین ہر چند مقام شفقت و عنایت مین ہوکر چاہا مینے کہ بعض تفرقے اور دغدغے
اوسکے دل سے دور کرون لیکن کچھ فائدہ مترتب نہوا تا وہ کہ بصلاح ایک جماعت بخت برگشتون کے شب یکشنبہ آٹھوین ذیحجہ سنہ
مذکور مین بعد گذرنے دو گھڑی کے زیارت روضۂ منورۂ حضرت عرش آشیانی کے بیان کرکے تین سو پچاس سوار سے کہ اوسکے ساتھ
متفق تھے قلعہ آگرہ سے نکلکر متوجہ ہوے تھوڑی دیر بعد اونکے جانے کے ایک مشعلچی نے کہ وزیر الممالک سے آشنا تھا خبر پونہچائی
کہ شہزادہ خسرو بھاگ گئے وزیر الممالک اوسکو امیر الامرا کے پاس لیگئے جب اونھون نے یہ خبر تحقیق کی مضطربانہ دروازہ محل پر آکر
خواجہ سرا سے کہا کہ بعد دعا کے کہو کہ ایک عرض ضروری رکھتا ہون مین حضرت باہر تشریف لائیے چونکہ میرے خیال مین یہ بات نہ
آئی تھی گمان کیا مینے کہ کوئی خبر دکن یا گجرات سے آئی ہی بعد باہر آنے کے ظاہر ہوا کہ یہ ماجرا ہی مینے کہا کیا کرنا چاہیے آپ سوار
ہوکر متوجہ ہون یا شہزادہ خورم کو بھیجون امیر الامرا نے عرض کی اگر حکم ہو تو مین جاؤن فرمایا مینے جاؤ پھر عرض کی کہ اگر نصیحت
سے نہ پھرین اور ہتیار کرین کیا کرون کہا کہ اگر کسطرح سے راہ راست پر نہ آوین تو جو تمھارے ہاتھ سے بنے کرنا تقصیر نکرنا سلطنت خویشی
فرزندی سے نہین درست ہوتے **مصرعہ** کہ باشاہ خویشی ندارد کسی ٭ جب یہ باتین اور مقدمات دیکر کہکر رخصت کیا تو دل مین آیا کہ شہزادہ
خسرو اون سے آزردگی تمام رکھتے ہین اور بواسطۂ قرب و منزلت آپ کے کہ محسود امثال واقران کا ہی مبادا نفاق سے حق مین
اندیشہ کرکے اسکو ضائع کرین معز الملک سے فرمایا کہ جاکر اونکو لوٹا لاوین اور شیخ فرید بخشی بیگ کو اس خدمت کے واسطے تعین کرکے **حکم** فرمایا
مینے کہ سب منصب دار اور احدیون کو ہمراہ لیکر متوجہ ہو مین اور اہتمام خان کو توال کو قراول و خبرگیر مقرر کیا اور اپنے دل مین قرار کیا
کہ جب دن ہوگا خود بھی متوجہ ہونگا معز الملک امیر الامرا کو پھیر لائے جو لکھین دونون مین احمد بیگ خان و دوست محمد خان بکاول رخصت
ہوکر حوالی سکندرہ مین کہ بر سر راہ شہزادہ خسرو کے تھا مقیم تھے بعد پہونچنے شہزادہ خسرو کے اوسطرف چند آدمیون کے ساتھ اپنے
ڈیرے سے نکلکر متوجہ ملازمت کے ہوے اور خبر مجکو پونہچائی کہ شہزادہ خسرو راہ پنجاب لیکر ساتھ ایلغار کے جاتے ہین دلمین آیا
کہ مبادا راہ چپ سے دوسری طرف پھر جاے جو راجہ مانسنگھ خالو اونکا بنگالے مین تھا اکثر بندہ ہاے درگاہ کے دل مین خیال گذرا
کہ اوسیطرف متوجہ ہوے ہونگے پھر اوس طرف آدمی بھیجکر دریافت کیا کہ پنجاب کو جاتے ہین اس درمیان مین صبح ہوئی مینے کرم و عنایت
ایزدی پر تکیہ کرکے ساتھ عزم درست کے سوار ہوا اور بقید کسی چیز اور کسی آدمی کا نہو متوجہ ہوا **شعر** بلے آنرا کہ اندوہ ست دیدے تا
نمیداند کہ رہ چون میکند طے ٭ ہمیداند کہ افتد پیش رانند ٭ نداند با کہ آید با کہ ماند ٭ جب روضۂ متبرکہ والد بزرگوار پر تین کوس شہر سے
واقع ہی پونہچا اور روح پر فتوح اون حضرت سے استمداد چاہی اوسیوقت مرزا حسن پسر مرزا شاہرخ کو کہ ارادہ ہمراہی خسرو کا
رکھتا تھا گرفتار کرکے میرے روبرو لائے جب اوسوقت پرسش کی منکر نہو سکا فرمایا مینے کہ ہاتھ باندھکر ہاتھی پر سوار کرین یہ اول
شگون نیک تھے کہ ببرکت توجہ وامداد اون حضرت کے ظاہر ہوے جب آدھا روز گذرا اور ہوا گرم ہوئی تھوڑی دیر ایک درخت کے سایے مین توقف
کرکے خان اعظم سے کہا مینے کہ جب مجکو اس خاطر جمعی کے ساتھ یہ حال ہی کہ معتاد افیون کہ اول دن مین کھاتا تھا اب تک نہین
کھایا ہو اور نہ کسی نے یاد دلایا حال اوس بے سعادت کا اسی سے قیاس کرنا چاہیے آزار و غم کہ رکھتا تھا اس قسم سے تھا کہ فرزند
بے موجب و بے سبب غنیم و دشمن ہوا اگر کوشش اوسکی گرفتاری مین نکرون مفسدون و فتنہ اندیشون کو قدرت بہم پونہچے
گی یا وہ خود اوزبک یا قزلباش کے پاس چلا جائیگا اور اس سے خفت اس دولت کو ہوگی اسی باعث سے گرفتاری اونکی پیش نہاد ہمت
کرکے بعد تھوڑی آسایش کے پرگنہ متھرا سے کہ بیس کوس آگرہ سے واقع ہی دو تین کوس آگے جاکر ایک گانون پرگنہ مذکور کے
کہ ایک تالاب تھا مقام کیا شہزادہ خسرو متھرہ مین پونہچے حسین بیگ بدخشی کہ رعایت یافتہ حضرت والد بزرگوار کے تھے اور

بقصد ملازمت میری کابل سے آئے تھے دوچار ہوئے چونکہ طبیعت بدخشیون کی فتنہ و آشوب سے بھری ہی دو تین سو سواران
بدخشیون سے کہ ہمراہ اوسکے تھے رہبر و سپہ سالار اونکے ہوئے اور راہ مین جو کوئی سامنے آتا تھا تاراج کرکے گھوڑا اور اسباب
لے لیتے مال و اسباب سوداگرون و رہگذرون کا لوٹ ان مفسدون کی ہمیشہ بہم پہونچتے تھے زن و فرزند آدمیون کے آسیب
اون متعلقون سے ایمن نہ تھے شہزادہ خسرو اپنی آنکھون سے دیکھتے تھے کہ اونکے آبا و اجداد کے ملک موروثی مین کسقدر
ظلم ہوتا ہے یہ حال دیکھکر ہر ساعت مین ہزار بار موت طلب کرتا تھا لیکن سوائے مدارات ان کتون سے چارہ نہ تھا اگر بخت و
اقبال یاوری اونکی کرتا تو ندامت و پشیمانی کو دست آویز کرکے بے دغدغہ خاطر میری ملازمت مین چلے آتے خدا خوب جانتا ہے
کہ تقصیرون سے اونکی بالکل درگذر کرتا اور اسقدر لطف و شفقت کرتا کہ سر مو تفرقہ اور دغدغہ باقی نرہتا جو واقعہ حضرت عرش آشیانی
مین افساد بعضے مفسدون کے ارادے اونکے دل مین آئے تھے اور جانتے تھے کہ یہ خبر مجھکو پہنچی پھر اعتماد میری شفقت و عنایت
پر نکرسکے تھے اور والدہ اونکی نے بھی ایام شہزادگی مین برے طورون اونکے سے اور بدسلوکی اپنے چھوٹے بھائی مادھو سنگھ
سے زہر کھاکر اپنے کو ہلاک کیا اونکی خوبی و نیکذاتی کا حال کیا لکھون کمال عقل رکھتی تھی اور میرے ساتھ بہت اخلاص اور محبت
کرتی تھی جب دیکھا کہ کچھ فائدہ نہین اور معلوم نہین کہ آخر کو کیا ہوگا غیرت سے کہ لازم طبیعت راجپوتونکی ہی خاطر کو موت پر قرار
دیا کئی مرتبہ گاہ گاہ مزاج مین شورش ہوئی چنانچہ یہ امر میراثی اونکا ہی کہ پدر و برادر اونکے دیوانگی مین اپنے کو ظاہر کر لیتے تھے اور بعد ایک
مدت کے علاج تدبیر ہوتی تھی جس ایام مین کہ مین شکار کو گیا تھا چھبیسوین ذی حجہ سنہ ۱۰۱۳ مین افیون زائد مین شورش دماغ مین کھاکر تھوڑی
دیر مین مرگئی گویا کہ یہ حال بیٹے کا آگے سے دیکھا تھا اول کدخدائی کہ آغاز جوانی مین میری ہوئی تھی اونھین کے ساتھ تھی بعد تولد
خسرو کے اونکو شاہ بیگم خطاب دیا مینے جب بدسلوکی فرزند و برادر کی میرے ساتھ نہ دیکھ سکی وقت پریشانی دماغ کے جان سے گذرکر
اپنے کو اس کلفت و اندوہ سے خلاص کیا اوسکے مرنے سے بباعث ایک تعلق کے کہ تھا جو دن کہ گذرتا تھا اپنی حیات و زندگانی
سے کچھ لذت نہ تھی چار رات و دن کہ تیس پہر ہوتے تھے نہایت کلفت و اندوہ سے کچھ ماکول و مشروب سے وارد طبیعت نہوئے
جب یہ حال والد بزرگوار کو معلوم ہوا دلاسا نامہ مع خلعت و دستار مبارک کے کہ سر سے اوسیطرح بندھی ہوئی تھی اوتار کر نہایت
شفقت و عنایت سے اس مرید فدوی کو بھیجی اس عنایت نے اوپر آتش سوز و گداز میری کے پانی ڈالا کہ اضطراب و اضطرار میرے
کو فی الجملہ قرار و آرام ہوا غرض اس ذکر سے یہ ہی کہ بے سعادتی فرزند کی اس سے کیا زیادہ ہوگی کہ باعث قتل والدہ اپنی کے ہوئے
اور ساتھ پدر کے بے کسی سبب و باعث کے محض تصور و خیالات فاسدہ سے مقام بغی و عناد مین آکر دولت ملازمت سے فرار و بے
قرار سے اختیار کرے جو منتظم حیات نے سزا ہر کردار کی برابر رکھی ہے لاجرم مآل حال یہ ہوا کہ بدترین حال سے مقید ہوکر اور درجہ اعتماد سے
گذر کر زندان دائمی مین گرفتار ہووے شعر راہ چو ستانہ رود ہوشمند ٭ پای بدام آرد و سر در کمند ٭ مجملاً یہ ہی کہ روز سہ شنبہ دسوین
ذی حجہ کو مین منزل ہوڈول مین اوترا شیخ فرید بخاری ایک جماعت شجاعون و بہادرون کے ساتھ واسطے پیچھا کرنے خسرو کے و ہراول
لشکر فیروزی اثر کے معین ہوئے اور دوست محمد کو کہ اردلی مین بواسطہ قدیم الخدمتی و ریش سفیدی کے تھا قلعہ آگرہ و محل خزائن
کے محافظت کو بھیجا اعتماد الدولہ و وزیر الملک کو وقت نکلنے کے آگرہ سے ضبط کے واسطے چھوڑا تھا دوست محمد سے کہا مینے کہ مین صوبہ
پنجاب کو جاتا ہون اور وہ صوبہ اعتماد الدولہ کے دیوانی مین ہی اونکو ملازمت مین روانہ کرنا اور پسران حکیم مرزا کو کہ آگرہ مین ہین قید
کرکے محبوس رکھنا جسوقت فرزند صلبی سے یہ معاملہ ظاہر ہوا برادر زادہ و عم زادہ سے کیا توقع رکھنا چاہیے معز الملک بعد رخصت
ہونے دوست محمد کے بخشی ہوئے چار شنبہ کو پلول مین پنجشنبہ کو فرید آباد مین واقع ہوا تیرہوین تاریخ جمعہ کو اتفاق دہلی کا ہوا روضہ مقدسہ

حضرت جنت آشیانی کی زیارت کی اور ہمت ادہمت کرکے فقرا اور درویشون کو اپنے ہاتھ سے روپے دیئے وہان سے مقام حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کو توجہ کرکے لوازم زیارت کو ادا کیا بعد اوسکے کچھ روپیہ میر جمال الدین حسین انجو کو اور کچھ حکیم مظفر کو دیا کہ فقرا اور درویش اور ارباب حاجت کو تقسیم کرین روز پنجشنبہ چودہوین کو سراے نریلہ مین مقام کیا اس سرا کو شہزادہ خسرو نے جلا دیا تھا منصب آقا ملائی برادر آصفخان کا کہ خدمت حضور مین سرفراز تھا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور تین سو سوار مقرر ہوا اس راہ مین خدمت اچھی کرتے تھے ایک جماعت ایماقات کہ رکاب ظفر انتساب مین تھی اس خیال سے کہ بعضے انمین سے شہزادہ خسرو کے ساتھ اتفاق رکھتے ہین مبادا انکے دل مین دغدغہ و تفرقہ راہ پاوے اونکے افسرونکو دو ہزار روپے دیئے کہ آدمیون مین تقسیم کرین اور اپنی جماعت کو مراحم جہانگیری کا امیدوار کرین شیخ فضل اللہ اور راجہ دھیر دھر کو روپے دیئے کہ راہ مین فقرا اور برہمنون کو دیتے رہین تیس ہزار روپیہ کو فرمایا کہ اجمیر مین رانا شنکر کے واسطے بطریق مدد خرچ کے دین اور روز شنبہ سولہوین کو پرگنہ پانی پت مین پونہچا مین یہ مقام اوپر آبادی کرام و اجداد ذوی الاحترام ہمارے کے ہمیشہ مبارک و فرخندہ رہا اور فتح عظیم حاصل ہوئین ایک شکست ابراہیم لودہی کی کہ عساکر ظفر مآثر حضرت فردوس مکانی کو حاصل ہوئی ذکر اوسکا تواریخ روزگار مین مرقوم ہے دوسرے فتح ہیمو بدکردار پر کہ اول دولت والد بزرگوار مین کہ بتفصیل تحریر ہوئی عالم اقبال سے ظاہر ہوئی جب شہزادہ خسرو دہلی سے متوجہ پرگنہ مذکور کے ہوے بحسب اتفاق دلاور خان وہان پونہچے تھے اور یہ مقدمہ سنکر اپنے فرزندون کو آب جون سے پار اوتار کر خود سپاہیانہ و فدویانہ دل اوپر ایلغار کے رکھکر قصد کیا کہ اپنے کو قبل پہونچنے شہزادہ خسرو کے قلعہ لاہور مین پونہچا دین اور اوسی حال مین عبد الرحیم بھی لاہور سے وہان پونہچا دلاور خان نے اوس سے کہا کہ اپنے فرزندون کو ہمراہ میرے فرزندون کے پار دریا کے اوتار کر ایک کنارے ہو کر منتظر رایات ظفر آیات جہانگیری ہو از بسکہ گرانبار اور ترسناک تھا یہ بات قرار نہ دے سکا اسقدر توقف کیا کہ شہزادہ خسرو پونہچے اسنے جا کر ملازمت کی اور اقرار بے اختیاری سے ہمراہی کا کیا اور خطاب ملک انور راے کا پایا اور لڑائی مین صاحب اختیار ہوا دلاور خان مردانہ متوجہ لاہور کے ہوے راہ مین جسکو آدمی یا گروہ سے ملازمان درگاہ کے اور کروریون و سوداگرون وغیرہ سے ملتے اون سبھون کو من وجہ شاہزادہ خسرو سے آگاہ کرکے بعضے کو ہمراہ لیتے تھے اور بعضے کو کہتے کہ راہ سے کنارہ اختیار کرین اور بعد اسکے کہ بندہاے خدا لوٹنے اور غارت کرنے ظالمون سے امین ہو غالب ظن یہ تھا کہ اگر سید کمال دہلی مین اور دلاور خان پانی پت مین جرأت و ہمت کرکے سر راہ خسرو کی روکتے جو جماعت کہ اونکے ہمراہ تھی تاب مقابلے کی نلاکر پریشان ہو جاتی اور خسرو گرفتار ہو جاتے لیکن اونکی ہمت نے مدد نکی تاہم الحال ہر ایک نے اپنے قصور کی ایک طرح سے تلافی کی دلاور خان نے لاہور مین قبل پہونچنے شہزادہ خسرو کے قلعے مین جا کر خدمت نمائی کرکے تدارک اوس کوتاہی کا کیا اور سید کمال نے بھی جنگ شہزادہ خسرو مین ترددات مردانہ ظاہر کیے چنانچہ اپنی جگہ بتفصیل لکھا جاویگا ستر ہوین ذیحجہ کو پرگنہ کرنال مین نزول رایات عالیات کا ہوا اس منزل مین عابدین خواجہ کو کہ بڑا بیٹا خواجہ نیاز بیگ کا اور پسر زادہ عبد اللہ از بک کا ہے کہ حضرت والد امجد کے عہد مین آیا تھا منصب ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور شیخ نظام تھانیسری کو کہ شہزادہ خسرو کو دیکھکر ساتھ نوید دلخواہ کے اوسکو خوش کیا تھا کہ وہ بے فکر ہو جاوے پھر آکر مجھے دیکھا چونکہ یہ مقدمہ سنا تھا مینے کچھ خرچ راہ دیکر فرمایا کہ متوجہ زیارت خانہ مبارک کے ہو انیسوین کو پرگنہ شاہ آباد مین منزل ہوئی اس مقام مین پانی بہت کم تھا بحسب اتفاق اسقدر پانی برسا کہ سب سیراب ہو گئے شیخ احمد لاہوری کہ زمان شہزادگی سے نسبت خدمتگاری و خانہ زادی کے رکھتے تھے منصب میر عدل کے ساتھ سرفراز کیا مینے کہ ارباب اخلاص اونکے وسیلے سے نظر سے گذرتے ہین اور دست و سینہ جسکو دینا چاہے عرض کرکے دلا دین وقت ارادت مریدون کے

ف ملنا خانخانان کا شہزادہ خسرو سے

[illegible]

چند کلمے بطریق نصیحت کے مذکور ہوتے ہین چاہیے کہ اپنے کو ساتھ دشمنی کسی مذہب کے تیرہ و تار نکرین اور ساتھ سب ارباب
ملل کے طریق صلح کل کا مرعی رکھین کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے نمارین مگر لڑائی اور شکار مین شعر مباش در پی بیجان نمودن جاندار
مگر بعوصہ بیکار یا بوقت شکار بتعظیم ستارون کی کہ مظہر نور الٰہی کے ہین بقدر درجہ ہر ایک کے کرنا چاہیے اور موثر و موجد زمانے
مین اللہ تعالی کو جاننا چاہیے بلکہ فکر کرنا چاہیے تا خلوت اور کثرت خاطر مین کوئی لمحہ فکر و اندیشہ اوسکے سے خالی نرہے
شعر لنگ و پوچ خفتہ شکل و بے ادب سوی او بے غنچ و اورا می طلب حضرت والد بزرگوار نے اسمین یہ ملکہ بہم پونچایا تھا بہت
کم وقت اس فکر سے خالی ہوتے تھے منزل الوہ مین الوانی اوزبک کو ساتھ ہزاری اور منصب داروں کے شیخ فرید کی کمک کو سر
کرکے چالیس ہزار روپیہ مدد خرچ مینے اوس جماعت کو مرحمت کیا سات ہزار روپیہ اور جمیل بیگ کو دیا کہ سوارون کو تقسیم کرین
میر شریف آملی کو بھی دو ہزار روپیہ عنایت کیا سہ شنبہ چوبیسوین ماہ مذکور کو پانچ آدمی ملازم و ہمراہی شہزادہ خسرو کے گرفتار ہوے دو
آدمیون نے کہ اونکی نوکری کا اقرار کیا فرمایا مینے کہ ہاتھی کے پانون مین ڈالین اور تین آدمیون نے انکار کیا قید کیے گئے کہ دریافت
دریافت کیے جاوین بارھوین ماہ فروردی سنہ احد جلوس کو مرزا حسین اور نور الدین قلی کوتوال شہر لاہور مین داخل ہو چوبیسوین ماہ مذکور
کو قاصد دلاور خان کا وہان پونہچا اور خبر دی گئی کہ شہزادہ خسرو خروج کرکے قصد لاہور کا رکھتے ہین تم خبردار رہنا اوسی تاریخ دروازہ
شہر لاہور کے مضبوط و محفوظ ہو گئے دو روز بعد اس تاریخ کے تھوڑے آدمی دلاور خان کے قلعے مین داخل ہوے اور استحکام برج
وغیرہ کا شروع کیا جس جگہ شکست و ریخت تھا مرمت کرکے توپ قلعہ پر چڑھا کر مستعد جنگ کے ہوے تھوڑے آدمی بندبادگاہ
سے کہ اندر قلعے کے تھے مستعد ہوکر خدمتون پر مقرر ہوے اور شہر کے آدمیون نے بھی ساتھ اخلاص تمام کے مدد و معاونت
کی بعد دو روز کے کہ فی الجملہ سرانجام ہو گیا تھا شہزادہ خسرو پونہچا اور ایک منازل تقرہ مین سے منزل اختیار کرکے فرمایا کہ شہر کو
قتل کرکے لڑائی شروع کرین اور ایک دروازے مین جسطرف سے کہ ممکن ہو آگ لگا کر جلاوین اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بعد لینے
قلعہ کے سات روز تک واسطے لوٹنے شہر کے اور زن و فرزند آدمیون کے قید کرنے کا حکم کرونگا اس جماعت خون گرفتہ نے
ایک دروازہ شہر کا جلا دیا دلاور بیگ خان حسین بیگ دیوان اور نور الدین قلی کوتوال نے اندر سے مقابل دروازے کے
ایک اور دیوار اوٹھائی انھین دنون مین سعید خان کہ کشمیر مین متعین تھے اور کنارے دریاے چناب کے منزل رکھتے تھے
اس خبر کو سنکر ساتھ ایلغار کے روانہ لاہور کے ہوے جبکہ کنارے دریاے راوی کے پونہچے اہل قلعہ کو خبر کی کہ بقصد
دولت خواہی کے آیا ہون مجھے اندر قلعے کے کرلو قلعہ والون نے رات کو کسیکو بھیجکر اونکو مع ہمراہیون کے اندر کرلیا بعد نو روز
کے کہ قلعہ گھیرا تھا خبر پونہچی افواج قاہرہ کے متواتر شہزادہ خسرو کو پونہچی اونھون نے گھبرا کر خیال کیا کہ روبرو لشکر فیروزی اتر کے
جانا چاہیے چونکہ لاہور سواد اعظم ہندوستان سے ہے چھ سات روز مین بڑی اکثرت ہو گئی تھی چنانچہ آدمیون سے خوب سنا گیا کہ
دس بارہ ہزار سوار جمع ہو گئے تو شہزادہ اس قصد سے کہ آگے کی فوج پر شبخون مارین حوالی شہر سے اوٹھ آئے سراے
قاضی علی مین شب پنجشنبہ سولھوین تاریخ مجھے یہ خبر پونہچی اوسی رات باوجود اسکے کہ پانی خوب برستا تھا نقارہ کوچ کا بجا کر سوار ہوا
مین صبحکو سلطان پور مین پونہچا اور آدھے دن تک سلطان پور مین رہا حسب اتفاق اوسیوقت افواج قاہرہ اور جماعت مقہورہ
سے مقابلہ ہو گیا معز الملک طشت بریانی کا لایا تھا چاہتا تھا مین کہ از روے رغبت کے میل کرون کھاونگا کہ خبر جنگ کی پونہچی بعد
سننے کے باوجودیکہ طبیعت مائل بریانی کی تھی ایک لقمہ واسطے شگون کے کھاکر سوار ہوا اور مقید کسی کے پہونچنے کا اور کمی
افواج کا نہوکر جلد متوجہ ہوا اسلحہ خاصہ ہر چند مینے طلب کیا لیکن کسی نے حاضر نکیا ہتھیارون مین سوا نیزہ و تلوار کے نتھا اپنے کو لطف

نقارہ کوچ شاہی کا
فتح و ... ہمراہیون

ایزدی کے سپرد کر کے بےملاحظہ روانہ ہوا مین اول سوارون مین پچاس سوار سے زیادہ ہمراہ نہ تھے اور کسی کو خبر بھی نتھی کہ آج جنگ
ہوگی مگر اہل کو بند دال پر پہونچنے تک چار پانچ سو سوار نیک وبد سے جمع ہوگئے جب پل مذکور سے گذرا مین خبر فتح کی پہونچی پہلے جسنے
یہ مژدہ پونہچایا شمسی توشکچی تھا اوس خوشخبری کے سبب خطاب خوش خبر خانی کا پایا میر جمال الدین حسین کو کہ پہلے اس سے واسطے
نصیحت خسرو کے بھیجا تھا اسوقت آکر کثرت و شوکت فوج خسرو کے بقدر بیان کی کہ سب غمناک ہو یا دو دیکہ خبر فتح کی متواتر پونہچی تھی یہ سید ساده
لوح کسیطرح باور نہین کرتا تھا اور تعجب کرتا تھا کہ جسقدر کہ لشکر مینے دیکھا ہی کسطرح لوح شیخ فرید کہ نہایت کم و بے استعداد ہین شکست کھائیگا جبکہ سنگاسن خسرو
کو ساتھہ دو خواجہ سرا اوسکے کے لائے تو سید نے قبول کیا اور گھوڑے سے اوتر میرے پانون پر سر رکھا اور طرح طرح سے خضوع و خشوع کیا
اور کہا کہ اقبال اس سے بلند اور زائد نہین ہوتا شیخ فرید اس سرداری مین مخلصانہ و فدویانہ آگے آیا سادات بارہیہ کو کہ شجاعان زمانہ
کے ہین اور جس معرکے مین کہ رہے ہین کام نمایان ان سے ظاہر ہوا ہراول کیا تھا سیف خان ولد سید محمود خان کہ سردار اپنی
قوم کا تھا بنفس خود تر ددات مردانہ کر کے سترہ زخم کھائے اور سید جلال نے بھی کہ اس طائفہ سے ہی ایک تیر پیشانی پر کھایا اور بعد
چند روز کے مرا سادات بارہہ کہ پچاس ساٹھہ سے زیادہ نہ تھے لیکن زخم و ضرب ہزار سوار اور پانچ پانچ سو بدخشی کے اوٹھا کر پارہ پارہ
ہوے سید کمال کہ اپنے بھائیون کے ساتھہ واسطے کمک ہراول کے مقرر ہوا تھا ایک کنارے سے آکر اسقدر زد و خورد کی
کہ زائد تصور اور مردمی سے ہی بعد اوسکے برنغار والون نے پادشاہ سلامت کہکر حملہ کیا اہل بغی و فساد یہ سنکر بے دست پا ہوکر
ہر ایک متفرق ہوگئے قریب چارسو آدمی ایماقات کے میدان مین پائمال قہر و غلبہ لشکر فیروزی اثر کے ہوے صندوق جواہر خسرو
کا و نفائس کہ ہمیشہ ساتھہ رکھتا تھا ہاتھہ آیا شعر کہ دانست کہ این کودک خرد سال را شود با بزرگان چنین بدسگال را با اول قدح دردی
آرد بپیش را گذارد شکوہ من و شرم خویش را بسوزاند اورنگ خورشید را بہ تمنا کند تخت جمشید را مجکو بھی مردم کوتاہ بین نے الہ آباد
مین واسطے مخالفت پدر کے بہت دلالت کی تھی لیکن یہ سخن اصلا معقول و مقبول میرا نہوا اور جانتا تھا مین کہ جو دولت کہ بنا اوسکی
مخالفت پدر پر ہو کیا پائدار ہوگی بصلاح ناقص عقلون کے جگہہ سے نہ ہٹا مین اور بمقتضاے عقل و دانش کے کام کر کے
واسطے ملازمت پدر و مرشد و قبلہ و خداے مجازی اپنے کے پونہچا اور اسی نیت درست کی برکت سے پونہچا مجکو جو کہ یہ سنا جس روز
شہزادہ خسرو بھاگے اوسی رات راجہ باسو کو کہ زمیندار معتبر کوہستان لاہور کا ہی رخصت کیا کہ اوس طرف جا کر جس طرف خبر
شہزادے کی سنی گرفتار کرنے اونکے مین جسقدر کوشش ہو سکے کرے اور مرزا علی اکبر شاہی اور مہابت خان کو ایک بڑے
لشکر کے ساتھہ مقرر کیا کہ جسطرف شہزادہ خسرو جاوین فوج مذکور بھیجا کرین اور مینے آپ بھی قرار کیا کہ اگر شہزادہ خسرو کابل کیطرف
جاوینگے اونکا پیچھا کرنے سے جب تک گرفتار نکرون نہ پھرون گا اور اگر کابل مین توقف نکیا اور بدخشان کیطرف متوجہ ہوے تو
مہابت خان کو کابل مین چھوڑ کر آپ بخیریت و دولت سے لوٹ آونگا اور مطلب بدخشان نجانے سے یہ تھا کہ وہ بے سعادت
البتہ اوزبکون سے ملاقات کرے گا اور یہ خفت ساتھہ اس دولت کے لاحق ہوگی جس روز افواج قاہرہ واسطے تعاقب
شہزادہ خسرو کے مقرر ہوے پندرہ ہزار روپے مہابت خان کو اور بیس ہزار روپیہ اور احدیون کو مرحمت ہوے اور دس ہزار روپیہ
اور سواے اوسکے ہمراہ فوج مذکور کے کیا گیا کہ راہ مین جسکو چاہین دین روز شنبہ اٹھائیسوین کو اردوے ظفر قرین کا منزل جبال
مین کہ سات کوس لاہور سے ہی نزول اجلال ہوا اور شہزادہ خسرو چند آدمیون کے ساتھہ کنارے دریاے چناب سے
پونہچے خلاصہ یہ ہی کہ بعد شکست کے راے اون لوگون کی کہ ہمراہ شہزادے کے معرکہ جنگ سے لوٹ آئے تھے مختلف ہوئی
افغان و اہل ہند کہ اکثر قدیم اونکے تھے چاہتے تھے کہ ہندوستان کی طرف جا کر بغاوت و فساد شروع کرین اور حسین بیگ

کہ اہل وعیال مرحوم وغیرہ اونکا کابل کیطرف تھا واسطے جانے کابل کے دلالت کرتے تھے آخر حسین بیگ کی صلاح پر کام
کیا ایک تو ہندوستانی اور افغان اون سے جدا ہو گئے بعد پہونچنے دریاے چناب کے ارادہ کیا کہ شاہ پور کے گھاٹ سے
عبور کرین لیکن کشتی بہم نہ پونچی سودھرہ کے گھاٹ کو روانہ ہوے اوس گھاٹ پر آدمی اون کے ایک کشتی بے ملاح اور ایک گھاس
وغیرہ سے بھری ہوئی لائے قبل شکست ہونے شہزادۂ خسرو کے سب جاگیرداروں وراہداروں وگذربانون کو حکم صادر ہوا تھا
کہ اس قسم کا قصہ واقع ہوا ہی خبردار وہوشیار رہین اس سبب سے گھاٹ دریا کے بند تھے حسین بیگ نے چاہا کہ گھاس
والے کشتی کے ملاحون کو اس کشتی بے ملاح پر لاکر شہزادۂ خسرو کو اوس پار اوتارین اس اثنا مین کیکن داماد کمال چودھری ہم
کا پونہچا اور دیکھا کہ ایک گروہ رات کو دریا اوترنے کے ارادے مین ہین ملاحون کو پکارا کہ حکم حضرت جہانگیر بادشاہ غازی
کا نہین ہی کہ کوئی رات کو آدمی نادانستہ اوتارا کرین ہوشیار رہنا ان لوگون کے شور وغوغا سے آدمی اوس نواح کے
جمع ہو گئے داماد کمال نے کشتی چلانے کی لکڑی کہ ہندی زبان مین بلّی کہتے ہین ملاحون کے ہاتھ سے کھینچ لی اور کشتی کو سرگردان
کر دیا ہرچند کہ ملاحون کو روپیہ دینا قبول کیا کہ کوئی ملاحون مین سے مستعد پار اوتارنے کا ہوے لیکن کسی نے قبول نکیا ابو القاسم
تمکین کو بیچ گجرات کے حوالی چناب مین خبر پونہچی کہ ایک جماعت اس رات مین چاہتی ہی کہ آب چناب سے عبور کرے جب اس
خبر سے مطلع ہوے اوسی رات اپنے فرزندون اور جماعت کے ساتھ سوار ہوکر کنارے گھاٹ مذکور کے پونہچے یہان تک
نوبت پونہچی کہ حسین بیگ نے ملاحون کو تیرون مین گھیر لیا اور دریا کے کنارے سے داماد کمال نے بھی تیراندازی شروع کی چار
کوس تک کشتی بطور خود نیچے کیطرف گئی یہانتک کہ آخر شب مین کشتی ریگ مین آگئی ہرچند چاہا کہ کشتی کو ریگ سے جدا کرین میسر نہوا
اس اثنا مین صبح صادق ظاہر ہوئی ابو القاسم وخواجہ خضر خان نے کہ ہلال خان کے اہتمام سے اوسطرف دریا کے جمعیت کی تھی کنارہ
غربی دریا کو مستحکم کیا اور جانب شرقی کو زمینداروں نے استحکام دیا تھا ہلال خان کو کہ قبل وقوع اس حادثہ کے اوپر نسراولی لشکر متعینہ
کشمیر کے بسرداری سعید خان کے بھیجا تھا بحسب اتفاق اوسی رات اوس نواح مین پونہچے اور بہت دیر پہلے پونہچے تھے اور اہتمام اونکا
بیچ لانے ابو القاسم خان اور جماعت خواجہ خضر خان کے اور گرفتار کرنے شہزادۂ خسرو کے بہت دخل رکھتا تھا صبح یکشنبہ تیسوین
ماہ مذکور کو آدمی ہاتھی اور کشتی پر سوار ہوکر شاہزادہ خسرو کو گرفتار کر لائے روز دوشنبہ سلخ کو مرزا کامران کے باغ مین خبر گرفتاری شاہزادہ
کی مجھکو پونہچی اوسیوقت امیر الامرا سے فرمایا مینے کہ گجرات مین پہونچکر شاہزادہ خسرو کو ملازمت مین لاوین بیچ صلاح امور سلطنت اور
ملک داری کے اکثر اپنی راے وفہمید پر عمل کرتا ہون اور اپنی صلاح کو اوروں کی صلاح سے معتبر جانتا ہون اول یہ کہ بخلاف
صلاح وصواب دید سب بندگان مخلص کے الہ آباد سے ملازمت پدر بزرگوار کی اختیار کرکے دولت خدمت اونکی کو پایا مینے اور اصلاح سے
دین اور دنیا کی اوسمین تھی اور اسی صلاح سے بادشاہ ہوا مین دوسرے تعاقب شہزادہ خسرو مین ساتھ کسی چیز کے تعین ساعات
وغیرہ سے مقید نہوا مین اور جب تک شہزادے کو گرفتار نکیا آرام نکیا اور عجائبات امور سے یہ ہی کہ وقت لوٹنے کے حکیم علی عالم فن
ریاضی سے پوچھا مینے کہ ساعت توجہ میری کی کیونکر تھی عرض کیا کہ واسطے حصول اس مطلب کے اگر چاہین کہ ساعت اختیار کرین برسون
مین مثل اس ساعت کے کہ آپ ساتھ دولت کے سوار ہوے نپا سکین گے پنجشنبہ کے دن تیسری محرم سنہ ایکہزار پندرہ
مین مرزا کامران کے باغ مین شاہزادۂ خسرو کو دست بستہ پانون مین زنجیر بائین طرف سے برسم وتورہ چنگیز خانی کے سامنے
لائے حسین بیگ داہنے ہاتھ کیطرف اور عبد الرحیم بائین ہاتھ کیطرف کھڑے تھے اور شہزادۂ خسرو درمیان مین کھڑے کانپتے
تھے اور روتے تھے حسین بیگ نے اس خیال سے کہ کچھ فائدہ ہوگا پریشان کلمات کہنا شروع کیے جب غرض اوسکی

معلوم ہوئی اوسکو بات کرنے کے واسطے چھوڑ کر شہزادہ خسرو کو مسلسل سپرد کیا مینے اور اون دونون مفتریون کے واسطے فرمایا مینے
کہ گاؤ و گدھے کے چمڑے مین کھینچین اور گدھے پر اولٹا سوار کرکے گرد شہر کے پھراوین چونکہ چمڑا گاؤ کا بہ نسبت گدھے کے جلد
خشک ہوتا ہی حسین بیگ چار پہر زندہ رہکر بباعث تنگی نفس کے مرگیا اور عبدالرحیم کہ گدھے کی کھال مین تھا اور باہر سے رطوبت پہنچاتی
تھی زندہ رہا آخر جمعہ کو دوشنبہ کے دن سے ۹ محرم تک بواسطۂ زبونی ساعت کے مرزا کامران کے باغ مین توقف واقع ہوا
موضع بھیروال کو کہ لڑائی اوس مقام مین واقع ہوئی تھی شیخ فرید کو مرحمت کیا مینے اور اوسکو بخطاب والا مرتضے خان کے سرفراز
کیا اور بہ جہت انتظام سلطنت کے باغ مذکور سے شہر تک فرمایا مینے کہ دورویہ لکڑیان کھڑی کرکے فتنہ انگیزون اور اوس جماعت
کو کہ اس شورش مین ہمراہی کی تھی اوپر لکڑی اور سولی کے لٹکا کر سیاست کرین اور سزا و جزا کو پہنچاوین زمینداردن کو کہ لوازم خیرخواہی
کے بجالائے تھے ریاست اور چودھرائی میانہ دریاے چناب کے عنایت فرمائی اور زمین بطریق مدد معاش کے ہر ایک کو مرحمت
کی جملہ اموال حسین بیگ سے کہ بعد اسکے ہر جگہہ نام اوسکا مذکور ہوگا پیر محمد باقی کے گھر سے لعل قریب سات لاکھ روپیہ کے ظاہر ہوا اسواسطے
اسکے کہ اوس جگہہ رکھا تھا اور اپنے ساتھ لے گیا یہ جب کہ مرزا شاہرخ کی ہمراہی مین اس درگاہ مین آئے تھے ایک گھوڑا اتھار فتہ رفتہ
کام اوسکا اس درجے کو پہونچا کہ صاحب خزینہ و دفینہ کا ہوکر مثل ان ارادون کے اوسکے دلمین آئے اثناے راہ مین کہ ہنوز معاملہ
شاہزادہ خسرو کا مشیت حق مین تھا جو درمیان ولایت اور دار الخلافت آگرہ کا کہ جگہہ فتنہ و فساد کی ہر سردار سے خالی تھا اس غدغہ سے
کہ مبادا معاملہ شاہزادہ خسرو کا طول کھینچے فرمایا مینے کہ فرزند پرویز بعضے سردارون کو اوپر سرراہ کے چھوڑ کر خود آصف خان اور ایک جماعت کے
ساتھ کہ اون سے نسبت خدمت کی نزدیکی رکھتے ہون متوجہ آگرہ کے ہون اور حفظ و حراست وہان کی اپنے ذمے پر سمجھین برکت عنایت
الٰہی سے قبل پہونچنے شاہزادہ پرویز کے آگرہ مین مہم شاہزادہ خسرو کی حسب دلخواہ دوستون و مخلصون کے تمام ہوئی اسواسطے
فرمایا مینے کہ فرزند مذکور روانہ ملازمت ہون ۹ محرم کو چارشنبہ کے دن ساتھ مبارکی کے قلعۂ لاہور مین آیا مین دولتخواہون نے
عرض کی کہ معاودت طرف آگرہ کے ان دنون کہ فی الجملہ صوبہ گجرات و دکن و بنگالہ مین خلل واقع ہی صلاح دولت کے قریب ہوگی یہ
صلاح پسند نہ آئی اسواسطے کہ عرائض شاہ بیگ خان حاکم قندھار سے بعضے مقدمے معلوم ہوے تھے کہ وہ اس بات پر دلالت
کرتے تھے کہ امراے قزلباشیہ سرحد کے واسطے فساد اوس جگہہ کے باقی لشکر مرزایون کو کہ ہمیشہ سلسلہ خصومت و نزاع کو جنبش
دیتے ہین اور ترغیب کے خطوط واسطے لینے قندھار کے لکھتے ہین حرکت کرنیکی دل مین لاوین کہ مبادا اوقات حضرت ظل سبحانی عرش آشیانی
سے اور مخالفت بے ہنگام شاہزادہ خسرو سے اونکی داعیہ کو تیزگرمی ہوا اور قندھار پر حملہ کرین بحسب اتفاق جو کچھہ خیال مین گذر اتھا ظاہر
ہوا کہ حاکم ہرات اور سیستان اور باقی جاگیردار اوس طرف کے حسین خان حاکم ہرات کے مددگار ہوکر قندھار کے لینے کو متوجہ ہوے
لیکن شاباش ہمت اور مردانگی پر شاہ بیگ خان کے کہ مردانہ ثابت قدم ہوکر قلعہ کو درست اور مضبوط کیا اور خود اوسکی چوبرجی پر
ایسا بلند ہوکر بیٹھا کہ باہر والے اوسکو دیکھتے تھے اور جب تک وہ قلعہ گھرا رہا اس شاہ بیگ خان نے کمر نہ باندھی اور سروپا برہنہ
مجلس عیش و عشرت کیا کرتا اور ہر روز اپنی فوج ظفر موج کو دشمنون کے مقابلے پر قلعہ سے باہر بھیجا کرتا اور مردانہ کوشش کرتا اور
لشکر قزلباش نے تین طرف سے قلعہ گھیرا تھا جب مجکو یہ خبر لاہور مین پونہچی تو ظاہر ہوگیا کہ اسقدر توقف میرا وہان پر قرین مصلحت
تھا اوسی وقت مینے ایک بڑی فوج بسرداری مرزا غازی اور ہمراہ ایک جماعت کے منصبداروں اور مخلصون کے مثل قرا بیگ
مخاطب بقرا خانی اور تختہ بیگ مخاطب بسردار خانی کے معین کیے اور مرزا غازی کو کہ افسر کل تھا پنجہزاری منصب ذات اور سوار
سے سرفراز کیا اور نقارہ دیا یہ مرزا غازی فرزند مرزا جانی ترخانی کا ہی جو بادشاہ ملک ٹھٹھہ کا تھا کہ عبدالرحیم خانخانان کے ہاتھہ میں

میرے باپ کے سلطنت مین وہ ملک فتح ہوا تہا لیکن پہر ملک ٹھٹھہ اوسکی جاگیر مین کہ منصب پنجہزاری ذات اور سوار کا اوسکو عنایت
ہوا تہا مقرر اور معین ہوا اور بعد اوسکے وفات کے بہی مرزا غازی فرزند اوسکا خدمت اور منصب پر باپ کے سرفراز ہوا باپ دادا
ان کے امرا سلطان حسین مرزا باقر والی خراسان سے ہین اور اصل مین سلسلہ امرا امیر تیموریہ سے ہی غرضکہ مینے خواجہ عاقل کو بخشی
اس لشکر کا مقرر کیا اور تینتالیس ہزار روپیہ بطریق مدد خرچ قرا خان کو اور پندرہ ہزار نقدی بیگ اور قلیچ بیگ کو کہ ہمراہی مرزا غازی
کے تہے مرحمت کیے تا رفع اس خدشہ کا ہو اور خود مین بارادہ سیر کابل کے لاہور مین ٹہہرا اور انہین دنون مین منصب حکیم فتح اللہ
کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور چونکہ شیخ حسین جامی سے سچی خوابین مجھکو ظاہر ہوئی تہین اس
واسطے بیس لاکھ دام کہ قریب بائیس ہزار روپیہ کے ہوئی بابت خرچ اون کے خانقاہ کے فقیرون کے مینے مقرر کیے پہر
بائیسوین تاریخ عبداللہ خان کو سرفراز کرکے منصب ڈہائی ہزاری ذات اور پانسو سوارون کا مع اصل و اضافہ مقرر کیا اور
دو لاکھ روپیہ یکو نکو دیکر حکم فرمایا کہ اونکو مدد خرچ مین دین اور بتدریج اونکے ماہیانون مین وضع کرتے جاوین اور چھہ ہزار روپیہ
قاسم بیگ خان داماد بادشاہ بیگ خان کو اور تین ہزار سید بہادر خان کو عنایت کیے اور موضع گوبندوال مین کہ
کنارہ دریاے بیاہ کے واقع ہی ایک ہندو تہا ارجن نام لباس فقیری اور بزرگی مین کہ بہت بیوقوف ہندو مسلمان اوسکے
حالات کے مرید اور معتقد تہے اور اوسنے اپنی ولایت مشہور کر رکہی تہی کہ سب لوگ اوسکو گرو کہتے تہے اور اطراف وجوانب سے
لوگ اوسکے معتقد ہوکر آتے تہے یہ دوکان اوسکی تین چار پشت سے گرم تہی اور مین بہت دنون سے سوچتا تہا کہ اوسکی اوس جہوٹی
دوکان کو برطرف کرون یا مدد الہی سے اوسکو مسلمان کرون یہان تک کہ جب اندنون خسرو نے اس راہ سے گذر کیا تو اس ڈک مجہول
نے اوس سے ملنے کا ارادہ کیا اتفاق سے اوسکے مقام پر جاکر خسرو مقیم ہوے اسنے باہر نکلکر اوس سے ملاقات کی اور اکثر باتین اوسکو کہین
اور اوسکی پیشانی پر اونگلی سے زعفران کا قشقہ کہینچا اور اس حرکت کو شگون اوسکے مقصود کا کیا جب مینے اوسکی یہ باتین سنین اور پہلے سے بہی
اوسکی واہیات مجکو خوب معلوم تہی تو مینے حکم اوسکے حاضر کرنے کا دیا جب وہ پکڑا آیا تو اوسکا گہربار اور متعلقات تمام مرتضے خان کو مینے
دے دیا اور اوسکے اسباب کو ضبط کرکے فرمایا کہ اوسکو واسطے سیاست کے قتل کرین اور دو شخص اور کہ نام اونکا راجو اور انبا تہا اور
دولت خان خواجہ سرا کی حمایت سے ظلم و تعدی مین زندگانی کرتے تہے اور جب تک خسرو لاہور پر قابض رہا اونہون نے خوب
دست اندازی کی اسواسطے مینے فرمایا کہ راجو کو سولی دین اور انبا کہ جمع دار المشہور تہا اوس سے جرمانہ لین غرضکہ ایک لاکہہ
پندرہ ہزار روپیہ اوس سے وصول ہوے لیکن مینے حکم دیا کہ ان روپیون کو مسافرخانون اور خیراتون مین صرف کرین اور سعد اللہ خان
منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا اور شاہزادہ پرویز نے کمال اشتیاق سے راہ دراز قطع کرکے موسم برسات
مین کہ جہڑی لگتی اپنے آنے سے مجکو خوش کیا جمعرات کو اونتیسوین تاریخ بعد گذرنے دو پہر اور تین گہڑی دن کے مجہسے ملا مینے نہایت
مہربانی سے اوسکو بغل مین لیکر پیشانی پر بوسہ دیا اور خسرو سے کہ یہ قصور ہوا تہا تو مینے دل مین قرار کیا تہا کہ جب تک اوسکو
گرفتار نکرون کہین توقف نکرونگا اور احتمال تہا کہ طرف ہندوستان کے لوٹے تو ایسے وقت مین خالی رکہنا آگرے کا کہ دار الخلافہ
اور مقام بیگمات اور خزائن کا ہی صلاح ملک وارثی دور ہی اسواسطے جب مین آگرہ سے خسرو کے پیچہے روانہ ہوا تو مینے پرویز
کو لکہا کہ تمہارے اخلاص و خدمت کا یہ حاصل ہوا کہ خسرو دولت سے دور ہوا اور سعادت و اقبال نے تمہاری طرف منہ
کیا مین بطریق ایلغار اوسکے پیچہے جاتا ہون اسوقت مین مہم رانا کو بمقتضاے وقت اور صلاح دولت کے فیصل کرکے اپنے آپکو
جلد آگرے مین پونہچاؤ کہ تخت و خزانہ تمہارے سپرد کرتا ہون اور تمکو اللہ حافظ و ناصر کے لیکن پہلے پہونچنے میرے اس فرمان کے

رانا نے عاجز ہو کر آصف خان کو پیام دیا تھا کہ مین اپنے تقصور سے شرمندہ ہون امید ہے کہ آپ میری شفاعت کرکے کسیطرح شاہزادے کو اس بات پر راضی کرین کہ مین اپنے بیٹے باگھہ نامی کو خدمت مین بھیجون لیکن پرویز اسپر راضی نہوتے تھے اور کہتے تھے کہ یا خود آیا اپنے بیٹے کرن کو بھیج لیکن جب خسرو کی فتنہ انگیزی سنی تو بصلاح وقت آصف خان اور دوسرے امرا باگھہ کے آنے پر راضی ہوے اور وہ مانڈل گڑھ مین پیچ خدمت شاہزادہ کے حاضر ہوا پھر پرویز نے راجہ جگناتھ اور اکثر امراے لشکر کو وہان چھوڑکر خود ہمراہ آصف خان اور چند اہل خدمت کے روانہ آگرے کے ہوے اور باگھہ کو ہمراہ لیتے آئے جب قریب آگرہ کے پونہچے تو خبر فتح اور گرفتاری خسرو کی سنی پھر پرویز نے دو مقام آگرے مین کیے تھے کہ میرا حکم پونہچا کہ جو خاطر ہر طرف سے جمع ہے آپ کو جلد میرے پاس پونہچنا واسواسطے پرویز میری خدمت مین حاضر ہوے مینے آفتاب گیر کہ علامت بادشاہونکی ہے اوسے مرحمت کی اور دہ ہزاری منصب عنایت کرکے بخشیون کو حکم کیا کہ جاگیر واسطے تنخواہ کے نکالدین اور مرزا علی بیگ کو انھین دنون حکومت کشمیر پر روانہ کیا اور دس ہزار روپے قاضی عزت اللہ کو دیے کہ فقرا اور محتاجان کابل کو قسمت کرین اور احمد بیگ خان ساتھ منصب دو ہزاری ذات اور ساڑھے بارہ سو سوارون کے اصل و اضافہ سے سرفراز ہوا اور انھین دنون مین مقرب خان کہ واسطے لانے اہل و عیال برادر دانیال کے مقرر ہوا تھا بعد چھ مہینے بائیس دن کے برہانپور سے لوٹ کر خدمت مین حاضر ہوا اور حالات وہان کے تفصیل بیان کیے سیف خان نے منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا پایا اور سید عبدالوہاب بخاری کہ میرے والد کی سلطنت مین حاکم دہلی تھا اور بسبب بعضی قباحتون کے کہ اوسکے لوگون سے صادر ہوئین تھین اس خدمت سے موقوف ہو کر داخل امرا ہوا اور تمام ممالک محروسہ مین مینے حکم دیا خواہ خالصہ خواہ جاگیر کہ لنگر خانے مقرر ہون اور موافق حاجت مندون کے کھانا پک کر تقسیم ہوا کرے تا غربا اور مسافر آرام پاوین اور رانبہ خان کشمیری کہ اولاد سے وہان کے حکام کے ہے منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور روز دوشنبہ نوین ربیع الآخر مین شمشیر خاصہ مینے پرویز کو عنایت کی اور قطب الدین خان کوکہ اور امیر الامرا کو بھی تلوار مرصع بخشین فرزندان دانیال کو کہ مقرب خان لایا تھا اسدن دیکھا مینے کہ تین فرزند اور چار دختر تھین طہمورث اور بایسنقر اور ہوشنگ نام لڑکون کے تھے مینے اون سب سے اسقدر رحم و شفقت کی کہ کسی کے خیال مین نتھی طہمورث کو کہ سب مین بڑا تھا مقرر کیا کہ ہمیشہ میرے پاس رہا کرے اور دوسرون کو سپرد اپنے بہنون کے کیا مینے تا بخوبی پرورش کرین اور خلعت خاص راجہ مانسنگھ کو مینے بنگالہ مین بھیجا اور تیس لاکھ دام مرزا غازی کو انعام دیے اور شیخ ابراہیم پسر قطب الدین خان کوکہ کو منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار کا بخشکر خطاب کشور خانی کا دیا اور وقت تعاقب کرنے خسرو کے چونکہ فرزند خورم کو آگرے مین بیگمات اور خزانہ پر مین چھوڑ کر آیا تھا تو بعد دفعیہ کے اس مہم سے مینے حکم دیا کہ فرزند کو ہمراہ اپنے دادے اور باقی محلون کے روانہ ملازمت کا ہو جب یہ قریب لاہور کے پونہچے تو جمعہ کے دن بارہوین تاریخ اسی ماہ مین کشتی پر سوار ہو کر اپنی والدہ کے استقبال کو چلا اور موضع دہر مین کہ ایک گانون ہے شرف ملازمت حاصل کی بعد ادا کرنے کورنش اور سجدہ اور تسلیم اور بجا لانے آداب کے موافق تورہ چنگیزی اور قانون تیموری کے کہ مقرر ہے اللہ تعالے کی عبادت مین مشغول ہوا اور بعد فراغت اس شغل کے رخصت لیکر قلعہ لاہور مین آیا اور سترہوین تاریخ معز الملک کو بخشی لشکر رانا کا کرکے اوس طرف روانہ کیا اور جو خبر مخالفت راے راے سنگھ اور دلیپ سنگھ اوسکے لڑکے کے حوالیہ ناگور مین سنی تھی تو حکم کیا کہ راجہ جگناتھ ہمراہ مخلصان درگاہ اور معز الملک کے ایلغار کرکے دفع اونکے فتنہ و فساد کا کرین اور سردار خان کہ بجاے شاہ بیگ خان حاکم قندھار ہوا تھا ساتھ منصب سہ ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوارون کے ممتاز ہوا اور پچاس ہزار روپیہ اوسکو عنایت کیے

اوزک فرمان علامت نشان بادشاہ ہونے کی تھی

اور خضر خان حاکم سابق خاندیس اور اوسکے بھائی احمد خان کو کہ خانہ زادون سے اس دولت کے ہین تین ہزار روپے مرحمت ہوے
اور ہاشم خان پسر قاسم خان کو کہ خانہ زاد قدیم اور تربیت یافتہ ہی منصب ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا عنایت کیا اور
خاصہ گھوڑا ایک اوسکو مرحمت کیا اور آٹھ امیرونکو کہ دکن مین متعین تھے خلعت بھیجے اور پانچ ہزار روپیہ بطریق انعام نظام شیرازی کو کہ
قصہ خوان ہی مرحمت فرمائے اور تین ہزار روپیہ واسطے خرچ لنگر خانہ کشمیر کے وکیل مرزا علی بیگ حاکم کشمیر کو دیئے کہ وہان بھیجدے اور خنجر
مرصع چھ ہزار روپیہ قیمت کا قطب الدین خان کو دیا مینے پھر مینے سنا کہ شیخ ابراہیم بابا افغانی دو کان پیری و مریدی لاہور کی کسی
پرگنہ مین آراستہ کرتا ہی اور اوسپر طریقہ اوباش اور بے وقوفون کے بہت افغان وغیرہ اوسکے پاس جمع ہوے ہین تو مینے حکم دیا کہ
اوسکو حاضر کرکے پرویز کے سپرد کرین کہ قلعہ چنار گڈھ مین رکھے جب تک اوسکی شہرت کم ہو اور روز یکشنبہ ساتوین جمادی الاول
کو بہت اہل و منصب آوریکی رعایتون بادشاہی سے سرفراز ہوے منصب مہابت خان کا دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا
و دانا خان دو ہزاری ذات اور چودہ سو سوارون سے سرفراز ہوا وزیر الملک تیرہ ہزاری ذات اور ساڑھے پانچسو سوارون سے ممتاز ہوا
اور قیام خان نے ہزاری منصب اور سوار پائے اور شیام سنگھ ڈیڑھ ہزاری منصب اور بارہ سو سوار سے ممتاز ہوا اسیطرح چالیس آدمی منصب دار
زیادتی منصب سے سرفراز ہوے اور مینے لعل قیمتی پچیس ہزار روپے کا پرویز خان کو مرحمت کیا پھر چہارشنبہ کے دن نوین تاریخ
ماہ مذکور کی مطابق ۱۲ ماہ بہمن کے بعد گذرنے تین پہر چار گھڑی دن کے مجلس میری سالگرہ کی آراستہ ہوئی ابتدا سے سال اٹھائیسوین
مین میری عمر سے اور ترازو میری دادی کے گھر مین کھڑی ہوئی وقت مقرر اور ساعت نیک مین خیریت اور برکت سے مین ترازو مین
بیٹھا اوسکی ہر رسی کو ایک ایک بوڑھے شخص نے پکڑ کر مجکو دعائین دین اول مین سونے سے تولا تین من دس سیر چڑھا ہندوستانی
حساب سے پھر باقی فلزات اور اقسام خوشبویون اور کیفیات مین بارہ دفعہ تولا اور اسیطرح سال مین دو بار مین اپنا وزن کرتا ہون
کہ ہر بار سونا چاندی اور باقی فلزات اور ریشم اور عمدہ کپڑون مین اور اقسام غلہ سے وزن کرتا ہون اول شروع سال شمسی مین دوبارہ شروع
قمری مین اور نقد اور سامان اپنے تلنے کا الگ تحویلدارون کو دیتا ہون کہ فقرا اور حاجتمندون کو تقسیم کر دین اور اسی مبارک دن
قطب الدین خان کو کہ برسون سے اس دن کی آرزو مین تھا طرح طرح کی عنایتون سے سرفراز ہوا اول اوسکو منصب پانچہزاری ذات
اور سوارون کا دیا پھر خلعت خاص اور شمشیر مرصع اور خاصہ گھوڑا زین مرصع سے عنایت کرکے صوبہ داری ملک بنگالہ اور اوڑیسہ کہ
پچاس ہزار سوار کی جگہ ہی اوسکو عنایت کی اور وہ باعزت تمام بڑے لشکر کے ساتھ اوسطرف روانہ ہوا اور دو لاکھ روپیہ مینے اوسکو
بطریق مدد خرچ کے مرحمت کیے اوسکی مان نے مجکو لڑکپن سے پرورش کیا ہی اور مجکو اسقدر محبت ہی کہ اپنی مان سے نہین والدہ
قطب الدین خان کی بجائے والدہ حقیقی میری کے ہی اور وہ مجکو بھائیون اور فرزندون سے کم نہین سب کوکون مین یہ بہتر ہی تین لاکھ
روپے اوسکے ہمراہیون کو مینے عنایت کیے اور اوسی دن ایک لاکھ تیس ہزار روپے واسطے ملاچق کے دختر بہاری کو کہ نامزد پرویز
کی تھی بھیجے اور انیسوین تاریخ باز بہادر قلماق کہ بنگالہ مین مدتون سے نافرمانی کرتا تھا خوش نصیبی سے در دولت پر حاضر ہوا مینے
خنجر مرصع اور بیس ہزار روپے اوسکو عنایت کیے اور منصب ہزاری ذات کا سوارون کے ساتھ اوسکو دیا اور ایک لاکھ روپیہ مع
نقد و جنس پرویز کو دیا اور کیشو داس مارو ڈیڑھ ہزاری منصب ذات اور سوارون سے سرفراز ہوا ابو الحسن کہ دیوان اور مدار المہام
میرے بھائی دانیال کی سرکار کا تھا اور اہل و عیال کے ہمراہ میری خدمت مین آیا تھا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے سرفراز
ہوا اور شروع ماہ جمادی الثانی مین شیخ بایزید کہ سیکری کے شیخ زادون سے ہی اور عقل و فراست اور قدامت مین اوکون سے
ممتاز ہی خطاب معظم خانی سے سرفراز ہوا اور مینے اوسکو دہلی کی حکومت بخشی اور اکیسوین تاریخ اس مہینے کی مینے ایک ہار چار لعل

اور سو موتیون کا پرویز کو دیا اور حکیم مظفر کا منصب تین ہزاری ذات اور پانسو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا اور پانچہزار روپیہ بھیجا راجہ
مجہولا کو مرحمت ہوے اور تازے حالات سے کہ ان دنون مین ظاہر ہوے پکڑا جانا خط مرزا عزیز کوکہ کا ہی کہ راجہ
علیخان حاکم خاندیس کو لکھا تھا اور مین پہلے جانتا تھا کہ شاید عناد اس مرزا کا واسطے موافقت خسرو کے ہی کہ بسبب اوسکے داماد
ہونے کے مجھسے خصومت رکھتا ہو مگر اس تحریر سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے اصلی نفاق کو کسی حال مین نہین چھوڑتا اور اوسکی یہ عداوت
میرے باپ سے بھی تھی غرضکہ اوسنے یہ خط مشتمل اوپر بدخواہی اور عداوت کے کہ کوئی دشمن ویسا نہ لکھے گا سابق راجہ علیخان کو
لکھا تھا کہ میرے والد کی سلطنت مین رخنہ اندازی کرے حالانکہ ویسا کوئی بادشاہ زربخش اور قدردان نہوگا کہ لڑکپن سے
اس مرزا عزیز کو اوسکی وفا کی رعایت سے پرورش کیا اور مورد عنایت رکھا اور اسقدر بڑھایا کہ اپنے برابرون مین زیادہ ہوا اور
یہ خط برہانپور مین درمیان اسباب و مال راجہ علیخان کے خواجہ ابوالحسن کے ہاتھ لگا اور اوسنے لاکر مجھکو دکھلایا اوسکو دیکھکر میرے
بدن پر غصے سے بال کھڑے ہوے اگر خیال اوسکی مان کا مانع نہوتا تو لائق تھا کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے سزا دون لیکن مین نے
اوسکو بلوایا اور وہ خط اوسکو دیا کہ پکار کر لوگون مین پڑھے اور مجھکو گمان تھا کہ وہ اوسکو دیکھکر مارے خوف کے مرجائے گا لیکن اوسنے
بے شرمی اور بےحیائی سے ایسا پڑھا کہ گویا اوسکا لکھا ہوا نہین ہی اور غیر کا خط میرے حکم سے پڑھتا ہی حاضران مجلس کہ میرے
والد کے نوکر تھے اوس خط کو دیکھ اور سنکر اوسکو لعنت کرنے لگے پھر مینے اوس سے پوچھا کہ قطع نظر اون برائیون سے کہ تو نے
اپنے ذہن ناقص مین مجھسے کین میرے والد بزرگوار سے کہ تجکو خاک سے اوٹھا کر سب مین سربلند اور ممتاز کیا کہ تجھپر سب رشک کرتے
تھے کیا برائی دیکھی تھی کہ اوسکے دشمنون اور مخالفون سے ایسی تحریر کی اور خود نمک حرامون مین داخل ہوا لیکن آدمی اپنی طبیعت سے
لاچار ہی کہ جب تو اصل مین منافق تھا تو سوا ایسے کامون کے تجھسے کیا ظاہر ہو جو برائی کہ تو نے مجھسے کی تھی مینے اوسکو معاف
کرکے پھر تجکو تیرے اگلے منصب پر سرفراز کیا اور مجکو یہ گمان تھا کہ تیرا نفاق شاید خاص میرے ساتھ ہوگا اب کہ معلوم ہوا کہ تو
اپنے مربی اور قدردان سے بھی بدخواہی مین باز نہ آیا تو تجکو تیرے دین و آئین پر حوالے کرتا ہون لیکن وہ اس روسیاہی کے ہوتے
کیا بولتا پھر مینے حکم دیا کہ اوسکی جاگیر اور جگہہ بدل دین اگرچہ یہ اوسکی خطا لائق عفو نہ تھی مگر مینے بلحاظ بعضی باتون کے اوس سے
درگذر کیا پھر چھبیسوین تاریخ یکشنبہ کو محفل پرویز کی شادی کی شاہزادہ مراد کی دختر سے آراستہ ہوئی اور میری والدہ کے
گھر مین اوسکا نکاح ہوا اور سامان جشن و خوشی پرویز کے گھر مین مرتب ہوا جو اوس مجلس مین حاضر ہوا طرح طرح کی عنایتون سے سرفراز
ہوا نو ہزار روپیہ شریف آملی کو مع اور سردارون کے حوالے ہوے کہ محتاج اور فقرا کو تقسیم کرین اور ۱۰ رجب کو یکشنبہ کے دن
مین واسطے شکار موضع کرچھاک اور نندنہ کے شہر سے نکلکر رامداس کے باغ مین ٹھہرا اور چار دن وہان رہا پھر چہارشنبہ تیرہوین
تاریخ کو وزن شمسی پرویز کا ہوا اوسکو بارہ دفعہ اقسام فلزات اور باقی اجناس مین تولا ہر بار اوسکا وزن دو من اور اٹھارہ سیر
کا ہوا پچہ مینے وہ سب مال فقیرون کو دلوا دیا اور اوسی دن منصب شجاعت خان کا ڈیڑھ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا اصل
و اضافہ سے مقرر ہوا اور بعد اسکے جب مرزا غازی مع لشکر روانہ ہوے تو میرے خیال مین آیا کہ اور لشکر پیچھے سے اسکی مدد کو روانہ کرنا
چاہیے اسواسطے بہادر خان توربیگی کو ساتھ منصب ڈیڑھ ہزاری اور آٹھ سو سوارون کے اصل و اضافہ سے ممتاز فرماکر بہادرون
سوارون کے کہ قریب تین ہزار کے تھے لب جاری شاہ بیگ اور محمد امین کے روانہ کیا اور دو لاکھہ روپیہ واسطے خرچ اوس جماعت کو
دیے اور ہزار برقنداز بھی اونکے ساتھ کیے اور آصفخان کو حفاظت خسرو اور بندوبست لاہور پر چھوڑا اور امیرالامرا بھی بہت سخت
بیمار تھے ہمرکابی سے محروم ہوکر شہر مین رہا اور عبدالرزاق معموری کو صوبہ اٹاوہ سے حسب الطلب آیا تھا بخشیگری خاص سے سرفراز ہوا اور مین نے

اوسکو کہا کہ باتفاق ابو الحسن کے انجام اس خدمت کا دیا کرے اور موافق قواعد اپنے والد کے مین بھی کام کیا کرتا ہون کہ بڑے
بڑے کامون پر دو دو شخص مقرر رکھتا ہون کہ ملکر کام کرین اور یہ بواسطے اونکی بے اعتمادی کے نہین ہی بلکہ اس خیال سے کہ اگر ایک
کو کوئی مانع اور مرض پیش آوے تو دوسرا اوسکی جگہہ کام کرے اور حاجت بندگان الٰہی کی بند نرہے اور انھین دنون مین مینے
سنا کہ دسہرے کے دن عبد اللہ خان نے کالپی سے کہ اوسکی جاگیر مین ہی بطور ایلغار بندیلکھنڈ مین جاکر بزور سپاہگری رام چند پسر
مند کوار کو کہ مدتون سے اوس جنگل مین فتنہ انگیزی کرتا تھا پکڑ کر کالپی مین لے آیا مینے عوض مین اوسکے اس عمدہ خدمت کے نشان
اور منصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا اوسکو عنایت فرمایا اور چونکہ صوبہ بہار کی عرضیون سے مجکو ظاہر ہوا کہ جہانگیر قلی خان نے
سنگرام سے کہ وہان کا بڑا زمیندار ہی اور چار ہزار سوار و پیادہ بیشمار رکھتا ہی باظہار بعض گمراہی اور مخالفت کے زمین ناہموار مین
لڑائی کی اور بنفس خود خوب جنگ کرکے سنگرام کو بندوق سے مارا اور اوس کے بہت لوگون کو ہلاک کرکے باقیون کو بھگا دیا
تو بسبب ایسے بڑے کام کے کہ جہانگیر قلی خان سے بنا تھا مینے اوسکا منصب ساڑھے چار ہزار ذات اور ساڑھے تین ہزار
سوار کا مقرر فرمایا پھر مین تین مہینے چھہ دن شکار مین مشغول رہا اور پانسو اکاسی جانور بندوق سے چیتے اور قمرغہ یعنی ہکیسے شکار
کیے اور ان سب مین ایک سو اٹھاون جانور خود مینے بندوق سے مارے تھے اور دو بار قمرغہ ہوا ایکبار کرچھاتک مین کہ بیگیات ہمراہ
تھین ایک سو چھپن جانور مارے اور دوسری بار نندنہ مین ایک سو دس شکار ہوے اور اقسام اون جانورون کے کہ شکار ہوے یہ
ہین کہ پندھا پہاڑی ایک سو اسی اور پہاڑی بکرے اونتیس اور گور خر اور نیل گاؤ نو ہرن وغیرہ تین سو اٹھتالیس اور چار شنبہ کے دن
سولہوین شوال کو بخیر و خوبی شکار سے لوٹ آیا اور ڈیڑھ پہر دن چڑھے لاہور مین داخل ہوا عجیب تر یہ بات ہی کہ اس شکار مین قریب
موضع چنڈالہ کے مالی مین سے ایک کالے ہرن کے شکم مین بندوق ماری اوسنے گولی کھاکر ایسا آواز کیا کہ حالت مستی مین بولتا ہی
ہمراہی پرانے شکاریون نے مجھسے بقسم کہا کہ ہمنے نہ دیکھا نہ سنا کہ ہرن ایسا آواز سوا مستی کے نکالے اور پہاڑی بکرے کا گوشت
مینے سب جانورون مین لذیذ زیادہ پایا باوجودیکہ میڑا اوسکا ایسا بدبو ہی کہ رنگنے سے بھی اوسکی بو نہین جاتی لیکن گوشت مین
مطلق بو نہین ہوتی اور مینے ایک بڑے پہاڑی بکرے کو کہ نر تھا تلوایا دو من چوبیس سیر کا ہوا کہ ولایت کے حساب سے ایک
من بیس سیر ہوتا ہی اور اسیطرح ایک پہاڑی لگڑے دنبے کو تلوایا دو من بیس سیر اکبری کا ہوا کہ ولایت کا سترہ سیر ہوتا ہے اور ایک
بڑا گور خر نو من سوا سیر کا ہوا مینے پرانے شکاریون سے سنا ہی کہ پہاڑی دنبے کے سینگ مین کسیوقت ایک کیڑا پیدا ہوتا ہی اسبب
اوسکی خارش کے وہ اور دنبون سے لڑتا رہتا ہی اور اگر کوئی اور دنبہ نہین ملتا تو درخت یا پتھر سے ٹکرین مارتا ہی کہ وہ خارش کم ہو جب
مینے تلاش کیا تو وہ کیڑا ایک مادہ کے سینگ مین ملا حالانکہ مادہ نہین لڑتی معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھہ اصل نتھی اور گورخر کا گوشت
اگرچہ حلال ہی اور اکثر لوگ رغبت سے کھاتے ہین لیکن مجھے کسی طرح پسند نہین آتا اور جو واسطے تادیب اور تنبیہہ دلیپ اور اوسکے
باپ رائے راے سنگھہ کے قبل اس سے فرمان صادر ہوے تھے ان دنون خبر آئی کہ زاہد خان پسر صادق خان اور عبد الرحمان پسر ابو الفضل اور لنا
شنکر اور معز الملک نے ہمراہ اور منصبدارون کے دلیپ کی خبر اطراف ناگور مین کہ قریب اجمیر کے ہی سنکر بطریق ایلغار وہان پہنچے
اور جب اوسکو گھیرا اور اوسنے راستہ بھاگنے کا نپایا لاچار لڑائی پر مستعد ہوا تھوڑی دیر مین فوج شاہی سے شکست کھاکر پہاڑ مین گھس گیا اور بہت
ہمراہی اوسکے مارے گئے اور قلیچ خان کو باوجود بڑھاپے کے بخیال رعایت اور توجہ اپنے باپ کے منصب اوسکا برقرار رکھا اور کالپی مین جاگیر عنایت
کی اور ماہ ذیقعدہ مین والدہ قطب الدین خان کو کہ بجاے میرے والدہ حقیقی کے تھی اور کمال مہربانی سے مجکو پرورش کیا تھا سراے فانی سے
طرف ملک جاودانی کے سفر کیا تھوڑی دور خود مینے اونکی لاش کو کاندھا دیا اور کئی دن کھانا نہ کھایا اور نہ رغبت کپڑے بدلنے کی مجکو اسسے ہوئی

ذکر جشن دوسرے نوروز کا جلوس مبارک سے

چہار شنبہ کے دن بائیسوین تاریخ ذیقعدہ سے سنہ ایکہزار پندرہ مین ساڑھے تین گھڑی دن چڑھے آفتاب اپنے خانہ شرف
مین آیا اہلکارون نے دولتخانے کو بطریق مقرر آراستہ کیا اور جشن عظیم واقع ہوا ایک ساعت مین مین تخت پر بیٹھا نوکرون اور عزیزون کو
اپنی عنایتون سے سربلند کیا اونھین دنون خبر آئی کہ جو لشکر ہمراہ مرزا غازی ولد مرزا جانی بیگ کے کمک شاہ بیگ خان کو قندھار کیطرف گیا
تھا شوال کی بارھوین تاریخ وہان پونہچا اور لشکر قزلباش نے جب خبر آنے اس لشکر کی سنی تو بعد ہونے مسافت ایک منزل کے گھبرا کر بھاگ
گئے اور دریاے ہلمند تک کہ وہان سے ساٹھہ کوس تھا پھر کر نہ دیکھا بعد اسکے مجکو ظاہر ہوا کہ بعد وفات میرے والد کے حاکم فراہ اور باقی
سردارون نے اوس طرف کے یہ خیال کیا کہ اس تزلزل مین قندھار بآسانی ہاتھہ آجائیگا تو بلا حکم شاہ عباس کی جمعیت جمع کرکے
اور حاکم سیوستان کو متفق کر کے حسین خان حاکم ہرات کو پیغام بھیجا کہ اونکی کمک کرے جب اوسنے کچھہ فوج مدد کو روانہ کی تو سب نے
باہم ہوکر قندھار کو محاصرہ کیا وہان کے حاکم شاہ بیگ خان نے سوچا کہ اگر مین باہر نکلکر لڑون اور شاید شکست ہو جاسے تو پھر سنبھالنا
قندھار کا دشوار ہوگا اسواسطے قلعہ مضبوط کرکے اندر بیٹھا اور قاصد تیز چلنے والے میری طرف روانہ کیے اتفاق سے جب مین خسرو کے
تعاقب مین آگرے سے آکر لاہور مین مقیم تھا اون قاصدون نے آکر مجکو مطلع کیا مینے یہ خبر سنکر بلا مہلت ایک بڑا لشکر مع امراو
منصبدارون کے مرزا غازی کے ساتھہ ادھر روانہ کیا لیکن ہنوز وہان نہ پہونچا تھا کہ شاہ عباس نے سنا کہ حاکم فراہ نے ہمراہ بعضے جاگیرداران
وہان کے قصد لینے قندھار کا کیا اوسنے یہ بات سنکر ناپسند کی اور واسطے تاکید کے اپنے ایک مصاحب حسن بیگ نامی کو مع فرمان اون لوگون
کیطرف بھیجا کہ قندھار سے لوٹ آوین اور اپنے مقامون مین بیٹھین کہ موافقت و محبت ہمارے خاندان کی جہانگیر بادشاہ کے بزرگون سے
قدیمی ہے مبادا اوس نسبت مین خلل واقع ہو لیکن حسن بیگ نے ہنوز وہ فرمان اونکے پاس نہ پونہچایا تھا کہ وہ لوگ خوف سے اس
لشکر کے پریشان ہوکر بھاگ گئے اور حسن بیگ نے اون لوگون کو ملامت کرکے متوجہ میری ملازمت کا ہوا اور لاہور مین خدمت سے
شرف اندوز ہوکر یہ مجھسے کہا کہ ان بدمعاشون نے جو قندھار کو محاصرہ کیا یہ امر بلا مرضی شاہ عباس کے ظاہر ہوا ہے مبادا آپ کی خاطر
مبارک مین اسوجہ سے کچھہ ملال ہو غرض جب میرا یہ لشکر قندھار مین پہونچا تو وہان کے قلعے کو سردار خان کے سپرد کیا اور شاہ بیگ خان
ہمراہ اس لشکر کمک کے روانہ درگاہ عالی کا ہوا اور ستائیسوین ذیقعدہ کو عبداللہ خان نے رام چند بوندیلہ کو مقید ملاحظے مین گذرانا
مینے اوسکو چھوڑ دیا اور خلعت پہنوا کر راجہ باسو کے حوالے کیا کہ اوسکے اور اوسکے ہمراہیون کی ضمانت لیکر جانے دے جو کچھہ مینے
اوسپر رحم کیا کسیکے خیال مین نتھا اور نہ اوسکو اسکا گمان ہوتا تھا اور دوسرے دن ذیحجہ مین فرزند خورم کو مینے طومان اور طوغ اور نشان
و نقارہ عنایت کر کے منصب آٹھہ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا دیا اور فرمایا کہ اونکو جاگیر دیجاوے اور اوسی دن پیر خان ولد دولتخان
لودھی کو کہ خاندیس سے ہمراہ اہل و عیال دانیال کے آیا تھا خطاب صلابت خانی کا دیکر منصب تین ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار
سے ممتاز کیا اور نشان و نقارہ دیکر مرتبہ اوسکا ساتھ خطاب فرزندی کے اورون سے بلند کیا باپ اور چچا اس صلابت خان کے
قوم لودھی مین نہایت معزز اور معتمد تھے چنانچہ دولت خان سابق مین کہ چچا صلابت خان کا تھا جب ابراہیم شاہ بن سکندر نے اپنے باپ
کے امیرون کے ساتھہ بدسلوکی شروع کی اور تھوڑے تصور پر بہت لوگون کو مارنے لگا دولت خان نے اوسکی طرف سے اندیشہ
کرکے اپنے چھوٹے بیٹے دلاور خان کو بابر شاہ کے پاس کابل مین روانہ کیا اور واسطے لینے ہندستان کے پیغام دیا چونکہ حضرت
بابر شاہ کو خود یہ خیال تھا بلا توقف ادھر روانہ ہوے جب لاہور مین رونق افروز ہوے تو یہ دولت خان بھی مع اپنی توابع اور لواحق
کے وہان خدمت مین مشرف ہوا اور لوازم بندگی کے اچھی طرح بجالایا چونکہ شخص پرانا نیک باطن اور ظاہر مین آراستہ تھا بابر بادشاہ

اوس سے بہت خوش ہوے اور اکثر اوسے باپ کہکر باتین فرمایا کرتے اور حکومت پنجاب بدستور اوسکو دیکر وہان کے سب جاگیرداروں کو
اوسکی متابعت کا حکم دیا اور خود بدولت دلاور خان کو ہمراہ لیکر کابل کو لوٹ گئے دوسری بار جب بعزم تسخیر ہندوستان پنجاب مین آئے
تو پھر دولت خان بوفاداری خدمت مین حاضر ہوا اور بعد چند روز کے اوسکی وفات ہوئی دلاور خان اوسکی جگہ بخطاب خان خانان کے
ممتاز ہوا اور ہمراہ بابر شاہ کے ابراہیم لودھی کی لڑائی مین حاضر رہا اور اسیطرح حضرت ہمایون شاہ کی بھی خدمت مین نیک خواہ اور وفادار رہا اور
تھانۂ مونگیر مین لوٹتے وقت حضرت ہمایون کے بنگالہ سے شیر خان افغان کے ساتھہ مردانہ لڑائی کی لیکن اوس لڑائی مین شیر خان کے یہان
پکڑا گیا ہر چند شیر خان اوسکو اپنا نوکر کرتا رہا لیکن اوسنے نوکری اوسکی قبول نکی اور جواب دیا کہ تیرے بزرگ ہمیشہ میرے بزرگونکے نوکر رہے
ہین مین ہرگز تیرا نوکر ہوکر نہ رہونگا شیر خان نے غصہ ہوکر اوسکو دیوار مین چنوا دیا اور عمر خان چچازاد بھائی دلاور خان کا سلیم شاہ کے عہد
دولت مین بڑا سردار ہوا ہی بعد فوت سلیم شاہ بن شیر خان کے اور مار جانے فیروز خان کے کہ اوسکا لڑکا تھا محمد خان کے ہاتھہ سے یہ عمر خان
مع اپنی برادری کے محمد خان کی طرف سے خوفناک ہوکر گجرات کی طرف چلا گیا اور وہان عمر خان نے وفات پائی اوسکا بیٹا دولتخان
کہ جوان شجاع خوبصورت تھا ہمراہی عبدالرحیم ولد بیرم خان کے کہ میرے باپ کے عہد مین خانخانان ہوا اختیار کی اور خوب
خوب کام کیے خانخانان اوسکو برابر اپنے بھائی حقیقی کے جانتا ہی بلکہ ہزار بار سگے بھائی سے زیادہ سمجھتا ہی اکثر فتحین کہ وہان خانخانان کی
ہوئین اوسکی مردانگی اور شجاعت سے تھین جب میرے والد امجد نے ولایت خاندیس اور قلعہ آسیر کو فتح کیا تو شاہزادہ دانیال کو اوس
ملک اور باقی شہرون پر کہ دکھنی سردارون سے لیے تھے چھوڑ کر خود بدولت طرف دارالخلافہ آگرہ کے لوٹے دانیال نے وہان دولتخان
کو لشکر خانخانان سے جدا کر کے اپنے پاس رکھا اور تمام کام اپنی سرکار کے اوسکے حوالے کیے اور کمال عنایت اور مہربانی ظاہر کی
یہان تک کہ دولت خان اوسی کی خدمت مین راہی ملک عدم ہوا اور اوسکے دو بیٹے رہے محمد خان اور پیر خان محمد خان بڑا بھائی تھوڑے
دنون بعد باپ کے مرگیا اور دانیال نے بھی بسبب کثرت شراب خواری کے انتقال کیا مینے بعد جلوس کے اس پیر خان کو حضور
مین طلب کیا اور اوسکی لیاقت اور حسن خدمت دیکھکر مرتبہ مذکور پر سرفراز کیا آج میرے یہان اوس سے کوئی زائد معتبر نہین بڑے بڑے
گناہ لوگون کے کہ کسیکی سفارش سے مین نہین معاف کرتا اوسکی سعی اور التماس سے بخشدیتا ہون بیشک جوان مردانہ لائق اعتبار کے ہی
اور جو کچھہ اوسکی ترقی کی ہی بجا ہی اور دوسری رعاتین بھی اوس سے کیجائینگی جو مجکو فتح کرنا ولایت ماوراء النہر کا منظور ہی کہ وہ ملک موروثی
میرے بزرگون کا ہی تو چاہتا ہون کہ ہندستان کو مفسدون اور شریرون سے خالی کر کے اور کسی اپنے فرزند کو یہان چھوڑ کر خود مع لشکر جرار
اور ہاتھیون کے بہت خزانے لیکر اوسطرف توجہ کرون اس خیال سے پرویز کو رانا کیطرف روانہ کر کے خود ارادہ دکن کا رکھتا تھا کہ یہ معاملہ
خسرو کا پیش آیا اور ضرور ہوا کہ اوسکا پیچھا کر کے اوسکے فتنے کو دفع کرون اسیواسطے پرویز کے کام نے خوب صورت نہ پکڑی اور بنظر
مصلحت وقت کے رانا کو مہلت دیکر اوسکے ایک فرزند کے ہمراہ میری خدمت مین حاضر ہوا اور آکر لاہور مین ملا جب مین خسرو کے فساد سے
فارغ ہوا اور لشکر قزلباش کو کہ قندھار گھیرے ہوئے تھے شکست دی تو میرے دلمین آیا کہ سیر و شکار کابل کا کرکے کہ مثل وطن مالوف کے ہی ہندوستان
کیطرف معاودت کرون اور آرزوی دلی عمل مین لاؤن اسواسطے ساتوین تاریخ ذیحجہ کو لاہور سے نکلکر باغ دلآمیز مین کہ پار دریا راوی
کے ہی مینے منزل کی اور چار دن وہان رہا یکشنبہ کو اونتیسوین فروری کے کہ دن شرف آفتاب کا تھا اوس باغ مین خوشی کی اور بعضے نوکرون
کو ترقی منصب اور اضافے سے سرفراز کیا دس ہزار روپیہ حسن بیگ وکیل ایران کو عنایت کیے قلیج خان اور میران صدر جہان اور
میر شریف آملی کو لاہور مین چھوڑ کر حکم دیا کہ متفق ہوکر یہاں کے کام کیا کرین دوشنبہ کو باغ سے کوچ کر کے موضع ہرہرمین کہ ساڑھے
تین کوس شہر سے ہی مقام کیا اور سہ شنبہ کو جہانگیر پور مین رہا اور یہ میری شکارگاہ ہی وہان ایک میرے حکم سے ایک منارہ منسرلج

نام ہرن کی قبر پر بنا ہی وہ پلے ہوے ہرنون کی لڑائی اور جنگلی ہرنون کے شکار مین بے نظیر تھا اور اوس منارے پر ملا محمد حسین
کشمیری نے کہ اوستاد خوشنویسونکا ہی یہ لکھدیا ہی کہ اس میدان مین ایک ہرن حضرت جہانگیر بادشاہ غازی نے پکڑا تھا
ایک مہینے مین جب اوسکی وحشت دور ہوئی تو وہ سب بادشاہی ہرنون کا سردار ہوا پھر میے بسبب محبت اوسہر
ہرن کے حکم دیا کہ کوئی اس جنگل کے ہرنون کو نہ مارے اور اونکا گوشت ہندو مسلمان پر مانند گوشت گاے اور سور کے ہی اور اوسکی
قبر کے پتھر کو ہرن کی شکل پر ترشوا کر اوسپر لگایا اور سکندر معین کو کہ وہان جاگیر دار تھا حکم دیا کہ جہانگیر پور مین ایک عمدہ قلعہ بنادے پھر
جمعرات کو چودہوین تاریخ موضع چنداله مین مقام ہوا اور وہان سے شنبہ کو سولہوین تاریخ ایک منزل درمیان حافظ آباد مین کہ
باہتمام میر قوام الدین وہان کے کروری مقرر ہوے تھے مقام کیا پھر بعد دو کوچ کے دریاے چناب پر پہونچے اور پل باندھکر دریا
سے پار اوترے حوالی پرگنہ گجرات مین اوترا جب میرے والد کشمیر کو جاتے تھے تو یہان ایک قلعہ بنوایا تھا اور گوجرون کی جماعت کو جو
وہان فساد برپا کرتے تھے لاکر اوسمین بسایا گوجرون کے رہنے سے اوسجگہہ کو گجرات کہتے ہین اور اس پرگنہ کو اور پرگنون سے جدا کر دیا تھا قوم
گوجر نوکری کم کرتے ہین اکثر اوقات بسری اونکی دودھ دہی پر ہی جمعہ کو خواص پور مین پانچ کوس اودھر گجرات سے مقام کیا اوسکو خواص خان
نے جو شیر شاہ افغان کا غلام تھا آباد کیا ہی اور وہان سے دو منزل درمیان دریاے بہٹ پر پہونچا وہان رات کو اسقدر بہت ہوا اور پانی
آیا کہ بڑی عمر والون نے ویسا نہ بیان کیا پھر انڈے برابر اولے پڑے اور ہوا پانی کی شدت سے پل ٹوٹ گیا مین بیگمات کے ساتھہ
کشتی پر اوتر گیا اور پھر پل بند ہوا کر تمام لشکر کو اوتروایا اس بہٹ دریا کا سرا ایک چشمہ ہی کشمیر مین تریاک نام کہ ہندی مین سانپ کو
کہتے ہین شاید وہان آگے کوئی بڑا سانپ ہوگا مین اپنے والد کے ساتھہ وہان دو بار گیا ہون کشمیر سے بیس کوس ہشت پہلو شکل ایک
حوض بست در بست ہی اکثر فقیرون کے چلے اوسکے اطراف مین اور غار عابدون کے بنے ہوے ہین پانی اوسمین بہت گہرا ہی اور صاف
اسقدر کہ اگر دانہ خشخاش ڈالو تو زمین تک جاتے دیکھتا ہی اور مچھلی اوسمین بہت ہی مینے اوسکا گہراؤ نپوایا ڈیڑھ قد آدم تھا پھر مینے بعد جلوس کے
حکم کیا کہ سنگ مرمر سے اوس حوض کو بنا کر ایک عمدہ باغ اوسکے چارون طرف لگاوین اور نہر اوس پانی کی ہر روش اور مکانات مین
لاوین وہ ایسا عمدہ مکان بنا کہ دور دور کے لوگ ویسا بیان نہین کرتے جب پانی اوسکا پانپور مین کہ کشمیر سے دو کوس ہی پہونچتا ہی تو پھیل
جاتا ہی اور تمام زعفران وہانکی اوس سے پیدا ہوتی ہی معلوم نہین کہ اور کہین اتنی ہوتی ہو ہر سال پان سو من ہندوستانی تول سے
کہ چار ہزار من ولایتی ہو حاصل زعفران کا ہی مین اپنے والد کے ہمراہ زعفران کی بہار مین وہان گیا ہون سب درخت پھولون کے اول
شاخ و برگ لاتے ہین پھر پھول برخلاف زعفران کے کہ جب زمین سے چار انگشت اسکا درخت نکلا تو پھول سوسنی رنگ چار پنکھڑیکا اوپر
لگتا ہی اور اوسمین نارنجی ریشمی کرم کیطرح ہوتے ہین او زعفران یہی ہی کہین ایک کوس کہین آدھے کوس تختہ زعفران کا ہی دور سے بہت
خوشنما ہوتا ہی اور چنتے وقت بو کی تیزی سے میرے لوگون کو درد سر پیدا ہوا باوجودیکہ مجکو عادت نشہ کی تھی پھر بھی درد سر ہو گیا کشمیریون سے
کہ حیوان صفت تھے مینے پوچھا تمھارا حال پھول چننے سے کیا ہوتا ہی اونھون نے ظاہر کیا کہ ہم کبھی درد سر کو نہین جانتے اور پانی
اس چشمہ تریاک کا کہ کشمیری بہٹ کہتے ہین اور نالون کے پانی سے ملکر دریا ہو جاتا ہی اور شہر کے بیچ سے بہتا ہی اس پانی کو
بسبب گدلا اور خراب ہونے کے کوئی نہین پیتا تمام کشمیر ڈل نام تالاب کا کہ شہر کے پاس ہی پیتے ہین پھر اوس بہٹ کا پانی اس
تالاب ڈل مین آکر بارہ مولہ اور پکلی اور دنتور کی راہ سے پنجاب کو جاتا ہی کشمیر مین نہرین اور چشمے بہت ہین مگر سب مین اچھا پانی درہ لار کا ہی
کہ شہاب الدین پور مین بہٹ سے ملگیا اور یہ کشمیر کی نامی جگہون مین سے ہی کہ وہان بہٹ کے کنارے سو چنار عمدہ برابر سایہ دار
سبزہ زار مین کھڑے ہین وہان بسبب سبزہ اور گلون کے فرش بچھانے کو دل نہین ہوتا وہ گانو حضرت سلطان

زین العابدین کا بسایا ہوا ہی کہ وہ باون برس کشمیر کا حاکم رہا تھا وہان کے لوگ اوسکو بدوشاہ کلان کہتے تھے اور بہت کرامتین اوسکی
بیان کرتے ہین اوسکے باغ اور مکان کشمیر مین بنوا ہوئے بہت ہین منجملہ اونکے ایک عمارت اوسنے اولر نام تالاب مین بنوائی ہی اور طول و عرض
اس تالاب کا تین کوس سے زیادہ ہی زین لنکا نام ایک شخص نے اوسکے بنوانے مین بہت محنت کی ہی پانی اس چشمہ کا بہت گہرا تھا اول کئی ہزار
کشتیان پتھر بھری ہوئی اس عمارت کی مقام پر ڈوبائی ہین جب ایک ٹکڑا زمین کا سو در سو گز کا نکلا پھر وہان مکان اور عبادت خانہ بنوایا
اکثر کشتی مین سوار ہوکر وہ وہان جاتا اور عبادت الٰہی مین مشغول رہتا کہتے ہین کہ اوسنے وہان بہت چلے کھینچے ہین ایک دن اوسکا ایک
نالائق بیٹا وہان تلوار رکھا لکر اوسکو مارنے گیا لیکن باپ کو دیکھکر ڈر گیا اور ہیبت کھا کر لوٹ آیا بادشاہ جب عبادت خانے سے فارغ ہوکر
نکلا تو پھر اوسی بیٹے کے ساتھ کشتی پر بیٹھکر شہر کو چلا راہ مین بیٹے سے کہا مین عبادت خانے مین تسبیح بھول آیا ہون تو جا کر لے آ جب وہ
ڈونگی مین وہان گیا تو باپ کو اوسیطرح عبادت خانے مین بیٹھا دیکھا شرمندہ ہوکر باپ کے قدمون پر آ گرا اسیطرح لوگ اوسکی بہت
کرامتین کہتے ہین اونکو فن کا بالکل کا بھی خوب آتا تھا جب اوسنے لڑکونکی جلدی ریاست پر دیکھی تو اونسے کہا مجکو ترک حکومت کیا بلکہ
ترک حیات بھی بہت آسان ہی لیکن میرے بعد تمسے کچھ نہو سکے گا اور تمہاری سلطنت نرہیگی کہ جلدی اپنی اس بدنیتی کا ثمرہ پاؤگے یہ کہکر
کھانا پینا چھوڑ دیا اور چالیس دن اسی حال مین نسویا اور فقیرون کے ساتھ عبادت کرتا رہا چالیسوین روز ترک حیات کرکے رحمت
الٰہی مین مقام کیا اوسکے تین لڑکے تھے آدم خان اور حاجی خان اور بہرام خان آپسمین لڑکر سب خراب ہو گئے اور حکومت کشمیر مین قوم
چکون مین کہ اوس ملک کے اونے سپاہی تھے آئی اوس قوم کے تین حاکمون نے تالاب اول مین زین العابدین کے مکان کے تینون
طرف مکانات بنوا لئے اپنے اپنے عہد مین لیکن کوئی اوسکا ثانی نہوا خزان اور بہار کشمیر کی دونون لائق دیکھنے کے ہی مینے خزان کا
موسم دیکھا ہی سنے ہوے سے زیادہ بہتر دیکھا امید دار ہون کہ عنایت الٰہی سے فصل بہار بھی دیکھون پھر دوشنبہ غرہ محرم کو کنارہ
بھٹ سے کوچ کرکے ایک روز درمیان قلعہ رہتاس مین پہونچا یہ قلعہ شیر خان افغان نے کمال مضبوط بنوایا ہی چونکہ وہ جگہ قوم
گکھڑون کے ملک سے قریب تھی اور وہ لوگ لوٹ مار کرتے تھے سو اونکے ڈرانے اور سرکوبی کو وہ قلعہ بنوانا شروع کیا تھوڑا سا بنا تھا کہ
شیر خان مرگیا اور اوسکے فرزند سلیم خان نے تمام کیا ہر دروازہ قلعہ پر پتھر مین اوسکا خرچ کھدوا دیا ہی سولہ کرور دس لاکھ دام اوسمین صرف ہوے ہین
کہ بحساب ہندستان چالیس لاکھ پچیس ہزار روپے ہوے اور ایران کے حساب سے ایک سو بیس ہزار طومان اور توران کے ایک ارب اکیس لاکھ
پچھتر ہزار روپے ہوے وہان کے جنکو خالی کہتے ہین پھر وہان سے کوچ کرکے موضع پیلہ مین منزل کی پیلہ گکھڑون کے زبان مین پشتے
کو کہتے ہین پھر وہان سے چلکر موضع بھکرا مین اوترا کہ اون لوگون کی زبان مین وہ ایک جنگل ہی اوس مین تمام سفید پھول بے بو ہین پیلے
بھکرا تک مین درمیان نہر کے آیا کہ پانی بہتا تھا اور اوسکے کنارے کنیر کے پھول نہایت رنگین کھلے تھے ہند مین یہ پھول سدا بہار ہر مہینے ہرا ہی
سب سوار و پیادون سے کہا کہ اون پھولون کے دستے بنا کر سرون پر رکھین اور جو نرکھے اوسکی پگڑی اوتروا ڈالین ایک عجیب باغ
ہو گیا تھا جمعرات کو چھٹی محرم کی موضع ہتیا مین منزل ہوئی اس منزل مین ٹیسو خوب کھلے تھے یہ پھول بھی خاص ہندستان مین
ہوتا ہی بے بو نارنجی شکل ہی جڑ مین سیاہ ایسا خوش معلوم ہوتا ہی کہ آدمی آنکھ نہین لوٹا سکتا چونکہ ابر و ہوا خوش اور پھوہار پڑتی تھی مینے
وہ راہ شراب نوشی مین طی کی اسکو ہتیا اسواسطے کہتے ہین کہ ہاتھی نام ایک گکھڑ کی آباد کی ہوئی ہی اس ملک کو بارکلہ سے ہتیا تک پوٹھوار
کہتے ہین یہان کوا نہین ہوتا رہتاس سے ہتیا تک ملک بھوگیال کا ہی کہ گکھڑون سے کچھ خویشی رکھتے ہین پھر وہان سے کوچ کرکے
مین موضع پکہ مین اوترا اوسکو پکہ اسواسطے کہتے ہین کہ وہان سرا پختہ ہی اور پختہ کو ہندی مین پکہ کہتے ہین اس منزل مین کمال ریت
اور گرد تھی کہ گاڑیان بدقت منزل کو پونہچین پھر وہان سے کوچ کرکے ساڑھے چار کوس پر موضع کور مین مقام کیا کور گکھڑون کی زبان مین سنگ کو

کو کہتے ہین اس منزل مین درخت بہت کم تھے نوین تاریخ یکشنبہ کو راولپنڈی مین مقام کیا یہ مقام ایک شخص راول نام نے بسایا تھا
اور پنڈی وہان کی زبان مین گانون کو کہتے ہین یہان سے قریب درہ مین پانی جاری تھا اور آکر ایک حوض مین گرتا تھا چونکہ وہ جگہ پر فضا
تھی اسواسطے مین وہان کچھ دیر ٹھہرا اور گکھڑون سے دریافت کرایا کہ یہ پانی کسقدر گہرا ہوگا اونھون نے لاعلمی ظاہر کی اور عرض کی
کہ ہمارے بزرگ کہتے ہین اسمین ایک ناکہ بڑا ہی اسواسطے کوئی نہین گھستا مینے یہ سنکر ایک بکری اوسمین ڈلوائی وہ سب حوض پیرکر سلامت
نکلی پھر مینے اپنے ایک فراش کو اوسمین گھوسوایا وہ بھی سلامت پیرکر آنکلا گکھڑون کی بات جھوٹ نکلی غرض اس آب کا ایک تاب تیر کا ہی
پھر وہان سے اوٹھکر موضع خربزہ مین مقام کیا وہان گکھڑون نے پہلے سے ایک گنبد بنایا ہی راہ گیرون سے وہان حاصل لیتے تھے اوسکی شکل جو خربزہ
کیطرح ہی اسواسطے اس نام سے مشہور ہوگیا رہوین تاریخ موضع کالاپانی مین اوترا کہ ہندی مین سیاہ پانی سے مراد ہی اس راہ مین ایک
ٹیلہ ہی مارکلہ نام ہندی مین مار کہتے ہین مارنے کو اور کلہ قافلے کو یعنی جگہ قافلہ مارنیکی گکھڑون کے ملک کی حد یہان تک ہی یہ لوگ جانورون کے
مانند ہین ہمیشہ آپسمین لڑتے رہتے ہین مینے ہرچند دفع کرنا اس بات کا چاہا لیکن کچھ مفید نہوا پھر بدہ کو بارہوین تاریخ منزل بابا حسن
ابدال مین ہوئی یہان سے کوس بھر مشرق طرف ایک آبشار ہی کہ بہت زور سے گرتا ہی تمام راہ مین کابل کی ایسا آبشار نہین البتہ کشمیر
کی راہ مین دو تین جگہ اسطرحکا ہی اسکی اصل جو ایک حوض ہی وہان راجہ مانسنگھ نے ایک مختصر عمارت بنوائی ہی اوس مین مچھلیان آدھ آدھ گز اور
پاؤ پاؤ گز کی بیشمار ہین وہان مین تین دن تک رہا اور شکار ماہی اور مینوشی مین گذاری مینے کبھی بسبب دشواری کے اپنے ہاتھ سے
بھنور جال نڈالا تھا وہان اپنے ہاتھ سے ڈالا اور دس بارہ مچھلیان پکڑین پھر اونکی ناکون مین موتی ڈالکر اوس حوض مین چھوڑوادین مینے
ہرچند پرانے لوگون سے **بابا حسن ابدال** کی اصل حقیقت دریافت کی کسی نے معتبر بات نکہی وہان ایک نہر بھی آتی ہی کہ پانی اوسکا
نہایت صاف وشیرین ہی گویا حضرت امیر خسرو مرحوم نے اوسی کی تعریف مین یہ شعر کہے ہین شعر در تہ آبش ز صفا ریگ خورد کور تواند بدل
شب شمرد **حضرت خواجہ خواجگان سید شمس الدین محمد خان** نے کہ مدتون میرے حضرت ظل سبحانی والد کا وزیر رہا ہی
وہان ایک دالان وحوض پانی کے اندر بنایا ہی کہ وہ پانی اوسمین ہوکر باغات اور کھیتون مین صرف ہوتا ہی اور کنارے اوس دالان کے
ایک عمدہ گنبد بجہت اپنے مدفن کے بنوایا تھا لیکن اتفاق سے وہان دفن ہونا نصیب نہوا اور حکیم ابوالفتح گیلانی اور اوسکے بھائی حکیم
ہمام کو کہ میرے والد ماجد کے مصاحب اور محرم راز تھے حسب الحکم میرے والد کے وہان گنبد مین رکھا ہی پھر پندرہوین تاریخ امروہہ مین
مقام ہوا وہان عجب سبزہ زار ہموار نظر آیا اوسکے اطراف مین سات آٹھ ہزار گھر قوم دلہ زاک کے بستے ہین یہ لوگ بڑے مفسد اور
راہزن ہین مینے وہ ملک اور اٹک ظفر خان پسر زین خان کوکہ کو سپرد کیا کہ میرے لوٹنے تک کابل سے تمام دلہ زاکون کو اس زمین سے
نکالکر لاہور کیطرف روانہ کرے اور اونکے سردارونکو پکڑکر قید رکھے پھر پیر کو سترہوین تاریخ کوچ کیا اور ایک منزل درمیان نزدیک قلعہ اٹک
کے دریاے نیلاب پر مقیم ہوا اس منزل مین مہابت خان ڈھائی ہزاری منصب سے سرفراز ہوا یہ قلعہ میرے والد کا بنوایا ہوا ہی کہ معرفت
خواجہ شمس الدین خان کے تمام ہوا بہت مضبوط ہی ان دنون دریا جوش پر تھا مینے پل کشتیونکا بندہوا کر لشکر با آرام تمام اوتروایا [illegible]
کو بسبب ضعف ونقاہت کے اٹک مین چھوڑا اور رخصت [illegible] انکو حکم کیا کہ جو کابل مین وسعت بڑے لشکر کی نہین ہی سوا قریب اور نزدیکیون کے
اورون کو دریا سے میری معیت مین نہ اوترنے دے اور تمام لشکر میرے لوٹنے تک اٹک مین رہے پھر ہمراہ شاہزادون اور چند
مصاحبون کے مین دریاے نیلاب سے اوپر جالہ کے سلامت پار اوترکر کنارے دریاے کامہ کے مقیم ہوا دریاے کامہ جلال آباد
کے آگے بہتا ہی اور جالہ ایک چیز ہی کہ **بانس اور گھانس** ہی کہ مشکین پھونک کر اوسکے تلے باندھکر لوگون کو دریا سے اوتارتے ہین اس ملک
مین اوسکا شالہ نام ہی اور پہاڑی دریاؤن مین کشتی سے بے خوف زیادہ ہی بارہ ہزار روپیہ مینے میر شریف آملی اور لاہور کے کاندونکو دیے

کہ فقرا پر تقسیم کرین پھر عبد الرزاق معموری اور بہاری داس یکون کے بخشی کو حکم ہوا کہ سرانجام ہمراہیان ظفر خان کا کرکے اونکو داغ کرین پھر ایک روز گور میان بارہ مین جاکر مقام کیا اور مقابل سراے بارہ کے دریاے اکامہ کے اوسطرف ایک قلعہ ہی زین خان کوکہ کی تعمیر سے کہ یوسف زئی پٹھانون کے استیصال کے وقت اوسکو بناکر نوشہرہ نام رکھا پچاس ہزار روپیہ اوسمین خرچ ہوئے ہین یہان جنت ہمایون شاہ نے شکار کرگ کیا ہی چند بار میرے والد بھی اون کے ہمراہ تھے پھر دولت آباد مین منزل ہوئی وہان پر احمد بیگ جاگیردار پشاور یوسف زئی اور غوریہ کے ملکون کے ہمراہ آکر خدمت مین سرفراز ہوا اسکو اوسکی خدمت چونکہ پسند نہ آئی اسواسطے اوسکو معزول کرکے وہ ملک شیر خان افغان کو عنایت کیا پھر حوالی پشاور مین بیچ باغ سردار خان کے منزل ہوئی وہان مین سیر گور کھتری کو کہ جوگیون کی پرستش گاہ تھی گیا اس امید پر کہ کسی فقیر سے ملکر فیض حاصل کرون چونکہ کامل نایاب ہی کسیکو سوا فریب کے نہ دیکھا پھر موضع جمرود مین مقام کیا اور وہان سے کوچ کرکے دوسرے دن علی مسجد مین منزل ہوئی پھر وہان سے اوٹھکر موضع غریب خانہ لشکرگاہ ہوا اوس منزل مین ابو القاسم تمکین جاگیردار جلال آباد کا زرد آلو نذر کو لایا کشمیری زرد آلو سے خوبی مین کم تھے اور وہین کابلی زرد آلو جنکا نام میرے والد نے شاہ آلو رکھا تھا آئے بسبب خوش معلوم ہونے کے مینے اونکو گزک شراب کیا پھر صفر کی دوسری سہ شنبہ کو موضع یساول دریا کنارے منزل ہوئی دریا پار وہان ایک پہاڑ تھا خالی درخت و سبزہ سے اسواسطے اوسکو کوہ بیدولت کہتے ہین مینے اپنے والد امجد سے سنا ہی کہ ایسے پہاڑون مین کان سونے کی ہوتی ہی اور چونکہ سب کار سلطنت اپنا مینے سپرد امیر الامرا کے کیا تھا اور وہ بسبب مرض کے ضعیف ہوگیا تھا اور اسقدر نسیان اوسپر غالب ہوگیا تھا کہ جو سنتا اوسی وقت بھول جاتا اسواسطے چہارشنبہ تیسری صفر کو خدمت وزارت مینے آصف خان کو دی اور خلعت خاص اور دوات و قلم مرصع اوسکو مرحمت کیے اور عجب اتفاق ہوا کہ اٹھائیس برس پہلے میرے حضرت والد نے اوسکو یہین میر بخشی کیا تھا اوسنے چالیس ہزار روپیہ قیمت کا ایک لعل کہ اوسکے بھائی ابو القاسم تمکین نے اوسکو بھیجا تھا میری نذر کیا اور عرض کی کہ خواجہ ابو الحسن کو کہ خدمت بخشیگری اور تورہ وغیرہ کرتے ہین اونکو میرا نائب فرماوین جلال آباد ابو القاسم تمکین سے لیکر عرب خان کو مرحمت کیا پھر مینے حکم کیا کہ اس بڑے سفید پتھر کو کہ نہر مین پڑا ہی ہاتھی کی صورت پر تراش کر اوسکے سینے مین یہ مصرع تاریخ لکھدین **سنگ سفید فیل جہانگیر بادشاہ** اور اونھین روزون کلیان راجہ بکرماجیت کا بیٹا خدمت مین آیا مینے بہت بری باتین اس حرامزادے کی سنی تھین کہ ایک اونمین کی یہ تھی کہ اسنے ایک عورت مسلمان بولی نام کو اپنے گھر مین چھپا رکھا ہی اور خوف شہرت سے اوسکے ماں باپ کو مار کر گھر مین دبا دیا ہی سو مینے اوسکو قید کرکے ان باتون کی تحقیق کی بعد ثبوت مینے اوسکی زبان کٹواکر حکم کیا کہ بھنگیون کے ساتھ کھانا کھایا کرے اور دوام الحبس ہے بعد اوسکی موضع سرخاب مین منزل ہوئی وہان سے پھر مین مقام جگدلک مین اوترا یہان چوب بلوط کہ عمدہ لکڑی ہی بکثرت ہوتی ہی اور سب زمین کنکریلی ہموار تھی پھر موضع آب باریک بعد اوسکے بلوت بادشاہ اور وہان سے خود کابل مقام گاہ ہوا اس منزل مین مینے قاضی عارف پسر صادق حلوائی کو صدارت و قضا کابل عنایت کی موضع گلبہار کے **شاہ آلو** یہان آئے مینے برغبت تمام سو عدد اونکے نوش کیے دولت نام حاکم وہ جگری کا چند پھول لایا کہ ویسے مینے تمام عمر مین نہ دیکھے تھے وہانسے چلکر موضع گرالی مین مقام کیا وہان ایک ابلق جانور گلہری کی شکل دیکھا اور لوگون سے معلوم ہوا کہ جس گھر مین وہ جانور ہوتا ہی چوہے اوسکے قریب نہین رہتے اسواسطے اسکو میر موشان کہتے ہین بسبب کبھی نہ دیکھنے کے مینے اوسکی تصویر اوتروائی نیولے سے بڑا تھا گربہ مسکین کے مشابہ اور وہان سے مینے احمد بیگ خان کو بنگش پٹھانون کی تنبیہ پر متعین کیا اور عبد الرزاق معموری کو جو اٹک مین تھا حکم دیا کہ دو لاکھ روپیہ بہ تحویلداری موہنداس پسر راجہ بکرماجیت کے ہمراہ کر دیوے کہ لشکر مذکور کے لوگون پر تقسیم کرے دو ہزار برقنداز بھی اس لشکر کے ہمراہ گئے اور شیخ عبد الرحمان پسر شیخ ابو الفضل کو منصب دو ہزاری

ذات اور ڈیڑہ ہزاری سوار سے سرفراز کر کے خطاب افضل خانی کا عنایت کیا پندرہ ہزار روپے عرب خان کو مرحمت کیے اور
سوا اسکے بیس ہزار روپیہ وہانکی آمدنی سے واسطے مرمت قلعہ کے عنایت کیے اور سرکار خان پور کو دلاور خان افغان کی جاگیر مین
دیا پنجشنبہ کو اٹھارہوین تاریخ صفر کی پل مستان سے باغ شہر آرا تک کہ مقام گاہ تھی دو رویہ روپیہ اور اشرفی اور جواہر فقیرون کو دیتا ہوا
باغ مذکور مین رونق افروز ہوا کمال تر و تازہ دیکھا خوشی سے صحبت شراب کی اور اپنے یارون اور ہمدمون سے کہا کہ اس نہر کو جو درمیان
باغ کے تخمیناً چار گز کی چوڑی ہی دوڑ کر کودین اکثر یار نہ کود سکے اور اوسمین گر پڑے مین بھی کودا لیکن جیسا والد کے روبرو تئیس برس
کی عمر مین کودتا تھا نکود سکا کہ اب عمر میری چالیس برس کی تھی پھر اوسیدن سات باغ کہ کابل مین نامی تھے پیادہ پھر کر دیکھے کچھ ماندگی
نہ ظاہر ہوئی اور مین سمجھتا تھا کہ اسقدر راہ پیادہ پا پھر سکونگا پہلے باغ شہر آرا پھر مہتاب باغ پھر اوس باغ مین کہ میرے والد کی بڑی
والدہ ملکہ بیگم نے بنایا تھا گیا پھر وہان سے اورنہ مین اور اوس باغ مین کہ میری حقیقی دادی نے تعمیر کیا تھا سیر کی اور باغ صورتخانہ
مین ایک چنار اتنا بلند ہی کہ کابل کے کسی باغ مین اسقدر چنار بلند نہین پھر چار باغ کو کہ سب مین بڑا تھا دیکھکر مقام گاہ مین لوٹ
آیا شاہ آلو باغمین ویسے خوشنما تھے گویا گول یاقوت شاخون مین لٹکادیے ہین باغ شہر آرا بنایا ہوا شہر بانو بیگم دختر مرزا ابو سعید کا ہی کہ سگی پھوپھی
حضرت بابر شاہ کی تھین پھر ہر مرتبہ بڑھتا گیا کابل مین ویسا خوب باغ نہین اقسام میوون اور انگورون کے اوسمین بہت ہین پیادہ پھرنے
کو دل چاہتا ہی اوسکے پاس مینے ایک زمین عمدہ افتادہ دیکھی اوسکے مالکون سے خرید کر حکم کیا کہ پانی نہر کا اوسکے درمیان مین
لاوین اور گرد اوس پانی کے ایک ایسا عمدہ باغ طیار کرین کہ دور دور نہو اور اوسکا نام جہان آرا رکھا جب تک مین کابل مین ہمصاحبون
کے ساتھ اور کبھی ہمراہ بیگمات کے شہر آرا باغ مین دل خوش کیا کرتا اور شب کو وہان کے علما اور طلبہ سے ملاقات کیا کرتا اور کہتا کہ
تم اپنی مرضی کے کھانے پکا کر خوشیان کیا کرو پھر اون مین سے ہر ایک کو خلعت دیکر ہزار روپیہ دیے کہ تقسیم کر لین اور معتبر مصاحبون
سے بارہ شخص کو فرمایا کہ ہر جمعرات کو جب تک مین یہان رہون ہزار روپیہ خیرات کیا کرین اور فرمایا کہ درمیان ان دو چنارون کے جو کنارہ
نہر پر درمیان باغ کے کھڑے ہین ایک تختی سنگ مرمر کی ایک گز طول اور بارہ گرہ عرض کی کھڑی کر کے میرے نام سات نام
تیمور شاہ صاحبقرانی کے ترتیب دیکر اوسپر کندہ کرین اور دوسری طرف یہ لکھین کہ محصول سائر وغیرہ کابل کا تمام مینے معاف
کیا جو میری اولاد سے کوئی اسکو لیگا عذاب الہی مین گرفتار ہوگا ہمیشہ سے میرے جلوس تک وہ خرچ و محصول چلے آتے تھے
بندگان الہی کو اسکے سبب سے کمال تکلیف تھی مینے یہ تکلیف سب سے دور کی اور میرے آنے سے سبکو آرام ہوا امرا اور شرفا
غزنین اور اوسکے اطراف کے خلعتون اور میری عنایتون سے سرفراز ہوے اور مقاصد اور مطالب اونکے خاطر خواہ بر آئے
اور اتفاقات سے پنجشنبہ نہم ذلہم ماہ صفر کو کہ مین کابل مین آیا کہ مطابق تاریخ ہجری کے ہی اسواسطے حکم دیا کہ اوس پتھر پر کھود دین جو
قریب تخت جانب کوہ جنوب رویہ کابل کے لگا ہی مشہور ساتھ تخت شاہ کے اور اوسپر صفہ سنگین لگا دیا ہی حضرت بابر شاہ وہان
بیٹھکر شراب نوشجان کیا کرتے تھے اور ایک چھوٹا حوض پتھر کا گول اوسکے کنارے بنا ہی کہ قریب دو من ہندوستانی کی شراب
اوسمین سماتی ہوگی اور اپنا نام مع تاریخ اوس دیوار پر لکھوایا ہی اس عبارت سے کہ یہ تخت گاہ بادشاہ عالم پناہ ظہیر الدین محمد بابر ابن
عمر شیخ گورکان کا ہی خلد اللہ ملکہ سنہ ۹۱۴ مینے بھی کہا کہ دوسرا تخت برابر اوس صفہ کے تراش کر ویسا ہی چھوٹا حوض اوسکے کنارے
بناوین اور نام میرا شاہ تیمور کے نام کے ساتھ وہان لکھین جسدن مین اوس تخت پر بیٹھا تو حکم کیا دونون حوضون کو شراب
بھر دین اور بیٹھنے والون کو دین ایک غزنین کے شاعر نے میرے آنیکی کابل مین یہ تاریخ کہی (بادشاہ بلاد ہفت اقلیم) تو اوسکو خلعت
اور انعام دیکر تخت کے پاس کی دیوار پر یہ تاریخ لکھوا دی پھر پچاس ہزار روپیہ پرویز کو عنایت کیے اور وزیر الملک کو بخشی

کیا اور قلیچ خان کو فرمان بھیجا کہ ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ آمدنی لاہور سے واسطے مددخرچ لشکر قندھار کے روانہ کرے سیر باغات
کابل اور بی بی ماہرو کی کرکے وہان کے کارندونکو حکم دیا کہ جو درخت حسن بیگ روسیاہ کاٹ گیا ہی وہان اور درخت لگاوین اور سیر
اولنگ لوات چالاک کے بھی کیے عجیب خوش جگہہ دیکھی وہان حالم چکری ایک جانور رنگ نام تیر سے مار کرلایا مینے جب تک
رنگ نام جانور نہ دیکھا تھا بزکوہی کے مشابہ ہی یہی فرق ہی کہ سینگ رنگ کے خمدار اور بزکوہی کے سیدھے ہوتے ہین لپٹے ہوے سات
کیطرح مین کابل مین واقعات بابری کا مطالعہ اکثر کیا کرتا تھا جو خود اونکی تصنیف ہی اور بالکل اونھین کے ہاتھ سے لکھے تھے لیکن اوسمین
چار جز اخیر کے مین نے اپنے ہاتھ سے لکھکر لگائے تھے اور آخر مین ترکی عبارت لکھدی تھی کہ معلوم ہو یہ چار جز میرے لکھے ہین
باوجودیکہ مین ہندوستان مین پلا بڑھا ہون لیکن ترکی لکھنے پڑھنے سے عاری نہین چھبیسوین صفر کو مع بیگمات سیر جلگاہ سفید سنگ
کے دیکھی دوسرے دن جمعے کو حضرت بابر شاہ کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوا اور کھانا اور حلوا بہت سا پکواکر خیرات کیا
رقیہ سلطان بیگم نے جو دختر مرزا ہندال کی ہین اب تک اپنے باپ کی زیارت نہ کی تھی آج اوس سے مشرف ہوئین پھر ربیع الاول
کی تیسری تاریخ مینے خیابان مین گھوڑا دوڑانے کو اسپ خاصے منگوائے اور شہزادے اور امرا سب نے گھوڑے دوڑائے کرنگ نام
عربی گھوڑا کہ عادل خان حاکم دکن نے مجکو بھیجا تھا سب سے بہتر دوڑا انھین دنون مین پسر مرزا سنجر ہزارہ اور پسر مرزا شی کے جو ہزار سے کے
سوار تھے ملازمت مین آئے اور بہت مال اور گھوڑے نذر کیے ایک رنگ تیر سے مار کر لائے تھے مینے اوتنا رنگ کبھی نہ دیکھا تھا پھر یہ
سنا کہ شاہ بیگ خان حاکم قندھار اپنی جاگیر مین کہ پرگنہ شور ہی پہونچا ہی مینے دلمین کہا کہ جب وہ آوے گا تو کابل اوسکو سپرد کرکے ہندوستان
کیطرف کوچ کرونگا پھر راجہ نرسنگھ دیو کی عرضی آئی کہ مینے اپنے بھتیجے کو جو فتنہ پرداز تھا قید کر لیا اور اوسکے بہت آدمی قتل کیے مینے حکم دیا کہ
اوسکو قلعہ گوالیار مین مقید رکھین پرگنہ گجرات مع سرکار پنجاب شیر خان افغان کو مرحمت کیا اور قلیچ خان کے لڑکے کو منصب ہشت ہزاری
ذات اور پانسو سوار عنایت ہوے اور بمقتضائے محبت پدری خسرو کی بیڑی میتے کاٹ کر شہر آرا باغ کی سیر کو بھیجا قلعہ اٹک وغیرہ احمد بیگ
سے لیکر ظفر خان کو دیا اور تاج خان کو بنگش کی لڑائی پر گیا تھا پچاس ہزار روپے بھیجے اور علیخان کڑوڑا کو کہ میرے والد کا قدیمی نوکر
اور داروغہ نقار خانہ کا تھا خطاب نوبت خانی کا دیکر منصب پانصدی ذات اور دو سو سوارون سے سرفراز کیا اور مہا سنگھ پسر بالسنگھ کے
پوتے کو بھی بنگش پٹھانی کے دفع کو بھیجا اور رام داس کو اوسکا اتالیق کیا پھر جمعہ کو اٹھارہوین تاریخ وزن قمری چالیسوین سال کا واقع
ہوا دوپہر کو مین ترازون مین بیٹھا اور زر وزن سے دس ہزار روپیہ لیکر اپنے معتبر دس مصاحبونکو دیے کہ فقیرونکو تقسیم کردین اور انھین دنون
عرضداشت سردار خان حاکم قندھار کی بارہ دن مین ہزارہ اور غزنین کی راہ سے آئے کہ ایلچی حضرت شاہ عباس کا جو آپکی خدمت مین آیا ہی ہزارہ
تک پہونچا ہی اور شاہ ایران نے اپنے لوگونکو لکھا ہی کہ کون مفسد نے بے حکم قندھار پر چڑھائی کی ہی کیا نہین جانتا کہ موافقت ہمارے خاندان
تیمور سے خاصکر حضرت ہمایون اور اونکی اولاد سے بے نہایت ہی اگر وہ ملک لیا بھی ہو تو دیدو کسی نوکر کو بھائی جہانگیر بادشاہ کے سپرد کیکے لوٹ
آنا اور میرے دل مین آیا کہ شاہ بیگ خان کو حکم کرون کہ غزنین کی راہ کا اس طرح بندوبست کرین کہ قندھار سے کابل کے آنیوالون
کو راہ مین فراغت ہو اور انھین روزون قاضی نور الدین کو منصب صدارت مالوہ اور اوجین کے عنایت کیے پھر پسر مرزا شادمان ہزارہ
دو پوتا قراچہ خان کہ امرائے معتبر ہمایونی سے ہی خدمت مین حاضر ہوے قراچہ خان نے ایک عورت ہزارہ کی سے نکاح کیا تھا یہ لڑکا
اوس سے پیدا ہوا ہی پھر بیستے کو اونیسوین تاریخ راناشنکر ولد رانا اودے سنگھ کو منصب ڈھائی ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت کیا
اور منوہر کو منصب ہزاری ذات اور چھہ سو سوار کا دیا اور شنواری افغان ایک مینڈھا لائے کہ دونو سینگ اوسکے ملکر ایک ہوگئے تھے
بیل کے سینگون کے مانند اور بھی افغان ایک جانور جسکو بزبار خوری کہتے ہین مار کر لائے تھے کہ مینے ویسا نہ دیکھا تھا چارن ہندوستان

مصورون سے مینے اوسکی تصویر اوتروائی اوسکا سینگ ڈیڑھ گز کا ہوا اور شجاعت خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز کیا اور گوالیار کا ملک اعتبار خان کی جاگیر مین دیا اور قاضی عزت اسد کو اوسکے اہل قرابت کے ساتھ بنگشون کے اوپر بھیجا اور اوہی دن کے آخر مین عرضداشت اسلام خان کی آگرے سے مع خط جہانگیر قلیخان کے کہ اوسکو صوبہ بہار سے لکھا تھا ملاحظہ مین آئی اوس سے معلوم ہوا کہ تیسری تاریخ صفر کی قطب الدین خان کو بردوان مین علی قلی استاجلو نے ایسا زخم مارا کہ دو پہر رات گئے وہ مرگیا اور بیان اوسکا یون ہے کہ یہ علی قلی سفرچی شاہ اسمعیل والی ایران کا تھا بسبب اپنی شرارت اور فتنہ پردازی کے وہان سے بھاگ کر قندھار مین آیا پھر ملتان مین خانخانان سے کہ ملک ٹھٹھہ پر مقرر ہوکر گئے تھے ملاقات کی اور اوسکے ہمراہ اوس ملک کو گیا خانخانان نے اوسکو غائبانہ بندگان اکبری مین داخل کیا لیکن اوسنے ٠ اوس سفر مین عمدہ کام کیے اسواسطے موافق اپنے منصب پایا اور مدت تک میرے والد کی خدمت مین رہا جب جناب والد خود بدولت دکن جانے لگے اور مجکو رانا پر بھیجا تو اوسنے آکر میری نوکری کی مینے اوسکو شیر افگن کا خطاب دیا جب مین الہ آباد سے اپنے والد کی خدمت مین آیا تو بواسطہ بے اتفاقی کے کہ ان دنون مجھپر تھی اکثر میرے لوگ مجسے جدا ہوے وہ بھی اندنون مین مجسے دور ہوگیا لیکن بباعث مروت بعد جلوس کے مینے اوسکی تقصیرین معاف کین اور صوبہ بنگالہ مین اوسکو جاگیر دی وہان سے مجکو اخبارین آئین کہ ایسے مفسدون کو یہان رکھنا مناسب نہین اسواسطے مینے قطب الدین خان کو لکھا کہ اوسکو روانہ درگاہ کرے اور اگر خیال فساد کا کرے تو اوسکو سزا دے قطب الدینخان اوسکو خوب جانتا تھا میرا حکم پہونچتے ہی ہمراہ اپنے لوگون کے جو حاضر تھے بردوان کیطرف کہ اوسکی جاگیر تھی ایلغار کیا اوسنے قطب الدینخان کا آنا سنکر تنہا دو آدمی سے استقبال کو آیا اور جب وہ اونکی فوج مین آگیا لوگون نے اوسکے ہمراہیون کو قید کرلیا وہ یہ دیکھکر گھبرایا قطب الدینخان نے لوگون کو منع کیا اور اوسکو پاس بلوایا کہ تنہائی مین مضمون فرمان سناوین اوسنے فرصت پاکر قطب الدین خان کو دو تین تلوارین مارین انبہ خان کشمیری نے کہ امیرزادہ وہان کا تھا اور قطب الدین خان سے نسبت رکھتا تھا مردانگی سے اوسکے پاس جاکر علی قلی کے سر پر زخم مارا اور اوسنے پھر انبہ خان کو بھی کاری زخمی کیا جب قطب الدین خان کی یہ حالت لوگون نے دیکھی اوسکو گھیر کر ٹکڑے ٹکڑے کیا امید ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین رہے انبہ خان وہین شہید ہوا اور قطب الدین خان کو کہ بعد چار پہر کے اپنے گھر آکر راہی ملک بقا ہوا اس سے مین کمال غمناک ہوا کہ قطب الدین خان کو کہ مجکو بھائی بیٹے کے برابر تھا لیکن تقدیر الٰہی سے راضی ہوکر صبر کیا مجکو بعد میرے باپکے وفات کے ایک اوسکے وفات کا غم اور اوسکی مان کی وفات ایسی ہی ہوئی ہین کہ کوئی غم اونکے برابر نہین جمعہ کو چھٹی ربیع الآخر کو فرزند خورم کے مکان مین کہ اورتہ باغ مین بنایا گیا تھا اور بیشک خوب بنا تھا اگرچہ میرے والد امجد ہر سال مین دو بار مطابق شروع سال شمسی اور قمری کے اپنا وزن فرماتے تھے اور شہزادون کو سال شمسی مین تلواتے لیکن اندنون کہ سولوان سال قمری فرزند خورم کی عمر کا تھا اور نجومیون نے بھاری بتایا تھا اور اوسکی طبیعت درست نہ تھی اسواسطے مینے اوسکو بھی سونا چاندی اور باقی فلزات سے تلواکر سبکو فقیرون پر تقسیم کرادیا تمام دن مین بابا خورم کے گھر مین رہا اور اکثر پیشکشین اوسکے پسند آئین اور چونکہ سیر کابل خوب کرتے تھے اور میوے عمدہ کھاتے تھے بواسطہ چند مصلحت کے اتوار کو چوتھی جمادی الاول کے حکم دیا کہ پیش خیمے ہندستان کیطرف روانہ کرین پھر مین نے سوار ہوکر جلکہ سفید سنگ مین منزل کی وہان انگور قسم صاحبی اور کشمشی اور شاہ آلو عمدہ ہوتے ہین مین نے ڈیڑھ سو دانون تک ایک دن مین نوشجان کیے اور زرد آلو پیوندی بھی خوب ہوتے ہین خصوصاً شہر آرا باغ مین اوسکا ایک درخت میرے چچا مرزا محمد حکیم نے بویا تھا اوسکے زرد آلو سب سے عمدہ ہوتے ہین مشہور ساتھ مرزائیکی شفتالو بھی نفیس اور بہتر ہوتا ہے میرے واسطے لوگ استالف سے شفتالو لائے تھے مینے جب تلوایا تو پچیس روپیہ بھر ہوا جسکے اکسٹھ مثقال ہوے باوجود ان عمدہ میوون کابل کے کوئی [illegible] میرے نزدیک

انبہ کے برابر خوش ذائقہ نہین مہابن کا پرگنہ مہابت خان کو مرحمت ہوا اور عبدالرحیم بخشی احدیون کو منصب ہفت صدی ذات اور
دوسو سوار سے سربلند کیا مبارک خان سروالی کو فوجداری سرکار حصار کی دی اور مرزا فریدون برلاس کو الہ آباد مین جاگیر کا حکم دیا اور اعتمادخان
آصفخان کے بھائی کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سرفراز کرکے خلعت خاصہ اور اسپ بخشش کیا اور بخشیگری صوبہ ٹھٹھہ
اور حاجی پور کی اوسکو مرحمت کی اور چونکہ میرا قور بیگی تھا اسواسطے اوسکے ہاتھ مرصع تلوار واسطے فرزند اسلام خان حاکم
اوس صوبہ کے بھیجی اور قریب علی مسجد اور غریب خانہ کے راہ مین ایک مکڑی کیکڑے کے برابر دیکھی کہ ڈیڑھ گز کا سانپ لیے
ہوئے تھی تھوڑی دیر مین اوسکا تماشا دیکھتا رہا کہ وہ سانپ مرگیا اور کابل مین مینے سنا تھا کہ سلطان محمود کے وقت مین ایک
شخص خواجہ یاقوت نام موضع ضحاک اور بامیان کے ایک غار مین مدفون ہے کہ اب تک اوسکا بدن تازہ ہے کچھہ خراب نہین ہوا مینے
تعجب سے اپنے معتبر مصاحب اور جراح بھیجے کہ غار مین جاکر اوسکا حال دیکھ آوین جب وہ دیکھہ آئے تو معلوم ہوا کہ نصف بدن
جو قریب زمین تھا گل گیا ہے اور اوپر کا نصف ویسا ہی تازہ ہے ہاتھہ پاؤن کے ناخن اور سر کے بال نہین گرے اور ڈاڑھی
مونچھہ آدھی ایکطرف کی گر گئی ہے اوس غار کے دروازے کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لاش محمود غزنوی سے پہلے کی ہے
کوئی اوسکا حال مفصل نہین جانتا جمعرات کو پندرہوین تاریخ ارسلان بی حاکم قلعہ کاہمرد ملازم ولی محمد خان والی توران کا حاضر ملازمت
ہوا مین ہمیشہ سنتا تھا کہ مرزا حسین پسر شاہرخ مرزا کو اوزبکون نے مار ڈالا ہے اون دنون ایک شخص نے اوسکے نام سے عرضی دی
اور لعل پیازی سو روپے قیمت کا نذر کے واسطے لایا تھا مدعا اوسکا یہ تھا کہ کچھہ فوج مدد کو ملے تا مین بدخشان اوزبکون سے لیلون مینے
خنجر مرصع اوسکو دیکر فرمان لکھوایا کہ اگر تو فی الواقع مرزا حسین شاہرخ کا بیٹا ہے تو بیدھڑک خدمت مین جلد حاضر ہو کہ فوج تیرے ہمراہ کرکے
بدخشان کیطرف روانہ کرونگا پھر دو لاکھہ روپیہ واسطے خرچ لشکر مہاسنگھہ اور رامداس کے کہ بنگشون کی لڑائی پر گئے تھے روانہ
کیے پھر بالاحصار کے جاکر مکانات دیکھے کوئی جگہہ میری سکونت کے لائق نہ تھی مینے اون سبکو توڑواکر بادشاہانہ مکانات اور دیوانخانہ
بنوایا وہین استالف کے شفتالو میری نذر مین آئے سب کے برابر تھے تول مین ترسٹھہ روپیہ اکبری کے برابر کہ ساٹھہ تولہ ہوئے
کمال شیرین تھے کابل مین اس سے بہتر اور میوہ مینے نہین کھایا چھبیسوین تاریخ مالوہ سے خبر آئی کہ مرزا شاہرخ نے وفات پائی اللہ تعالیٰ
اوسکو غریق رحمت کرے جب سے وہ میرے والد کی خدمت مین آیا تھا مرتے دم تک اوس سے کوئی ایسا کام نہ ہوا کہ جس سے
ملال خاطر ہوا ہو اخلاص سے خدمت کرتا تھا اوسکے چار بیٹے ہین حسن اور حسین یہ دونون ایک بطن سے متولد ہوئے لیکن حسین
برہانپور سے بھاگ کر براہ دریا عراق کو گیا اور وہان سے بدخشان کو مشہور ہے کہ وہان اب تک ہے چنانچہ مین کچھہ حال اوسکا
بھی بیان کرچکا ہون مگر تحقیق نہین کہ یہ وہی مرزا حسین ہے یا بدخشیونکا بنایا ہوا نام ہے مرزا شاہرخ کو بدخشان سے آئے ہوئے میرے
والد کے پاس عرصہ چھبیس سال کا ہوا لیکن بدخشان والے بباعث جفا اور آزار اوزبکون کے جس لڑکے کو وجیہ لائق دیکھتے ہین
شاہرخ کا بیٹا اولاد میرزا سلیمان سے مشہور کرکے جماعت بہم پہونچاتے ہین اور اوزبکون سے لڑکر کچھہ ملک بدخشان لیتے ہین لیکن
اوزبک پھر اونسے لڑکر اوس میرزا حسین مشہور کا سر کاٹ نیزے پر رکھکر بدخشان مین تشہیر کرتے ہین اور بدخشی پھر وہی ایک مرزا بناتے
ہین اسطرح اب تک کئی مرزا مارے گئے لیکن مین جانتا ہون کہ جب تک بدخشی رہینگے یہی جنگ و جدال رہیگا اور تیسرا لڑکا مرزا شاہرخ کا مرزا سلطان
ہے کہ سیرت و صورت مین سب اولاد سے ممتاز ہے مینے اوسکو اپنے والد سے طلب کرکے اپنے پاس رکھا ہے اور خود تربیت کیا اوسکو مین اپنے بیٹونکے برابر
سمجھتا ہون ہر بات مین آگے اور بھائیون سے ممتاز ہے بعد جلوس کے مینے اوسکو منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور صوبہ مالوہ مین
اوسکے باپ کی جگہ بھیجا اور چوتھا بیٹا بدیع الزمان ہے کہ مرزا شاہرخ اسکو ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھتے تھے اوسکو بھی مینے منصب ہزاری

ذات دیا اور پانسو سوار عنایت کیے جب تک مین کابل مین آیا شکار قمرغہ کا نہین کھیلا تھا پھر جب ہندستان کو لوٹا اور شکار کا بہت
شوق تھا اسواسطے حکم دیا کہ کوہ فرق کو جو کابل سے سات کوس ہی گھیرین قریب سوہرنون کے اوسمین گھیرے آدھے اون کے
شکار ہوے۔ کمال لطف ہوا پھر مینے پانچہزار روپیہ رعایا کو جو گھیرنے مین حاضر تھے بطریق انعام دیے اور اوسی دن واسطے
شیخ عبدالرحمن پسر ابوالفضل کے پانسو سوار اضافہ کیے کہ دو ہزاری ذات اور سوار کا ہووے اور کابل سے آتے وقت حضرت
بابر شاہ کے تختگاہ پر ایکدن بیٹھے گیا اور اوس دن کو مانند عرفہ عید کے جانکر اوس جگہ جشن ترتیب دیا اور اوس حوض کو کہ پتھر میں
کھدوایا تھا شراب سے بھروا کر لوگون مین تقسیم کی وہ دن بڑے لطف سے تمام ہوا جمعہ کو پہر دن چڑھے جب مین کابل سے نکلا تو پہلی
منزل جلکہ سنگ سفید مین کہ شہر آرا باغ سے جلکہ تک دو طرفہ چواتی اٹھتی دونون ہاتھون سے فقرا پر پھیکتا آیا اور جب کابل سے
بعزم روانگی مین ہاتھی پر سوار ہوا اوسیوقت خبر صحت امیر الامرا اور شاہ بیگ خان کی آئی مینے یہ خبر ان مخلصون کے کمال
مبارک جانی دوسرے دن ایک کوس کوچ کرکے موضع گرامی مین مقام کیا اور تاش بیگ خان کو کابل مین چھوڑا کہ شاہ بیگ خان
کے آنے تک شہر واطراف کی خوب حفاظت رکھے پھر سہ شنبہ کو تیرہوین تاریخ موضع سنجاک سے ڈھائی کوس براہ دوآبہ آکر اوس چشمہ پر
آیا کہ جسکے کنارے پر چار چنار کھڑے تھے بہت پر کیفیت جگہ ہی لوگ اوسکی خوبی پر توجہ نہین کرتے قابل اسکے ہی کہ وہان عمارت
بناوین اور اسی منزل مین اور شکار قمرغہ واقع ہوا قریب ایک سو بارہ ہرن وغیرہ کے شکار ہوے چوبیس ہرن جنکو رنگ کہتے ملے
تھے اور پچاس ہرن سرخی اور سولہ بز کوہی رنگ عجب جانور خوش شکل ہی ایک قوچ اور رنگ کو تولا تو قوچ ایک من تیس سیر کا ہوا
اور رنگ دو من دس سیر کا اور باوجود اس وزن کے ایسا دوڑتا تھا کہ دس بارہ کتے شکاری عمدہ اوس سے عاجز آجاتے
تھے اوسکو بہزار محنت پکڑا کوئی گوشت ایسا لذیذ نہین کلنگ کا بھی شکار کیا اگرچہ خسرو سے بار بار نالائقیان ہوئین کہ سزاوار بڑی
عقوبت کی تھین لیکن مینے محبت پدری سے اوسکی جان کا قصد نکیا باوجودیکہ سلطنت مین اس بات کی رعایت نہین لیکن مین گذر
کرکے اوسکو آرام سے رکھتا تھا پھر معلوم ہوا کہ وہ پیغام اوباش و بدمعاشون کو بھیجکر ورغلاتا ہی اور میرے قصد پر رغبت دیکر اپنے
وعدون سے امیدوار کرتا ہی اکثر بدمعاش جمع ہوکر چاہتے تھے کہ اطراف کابل کے شکار مین مجپر قصد کرین چونکہ فضل الٰہی حافظ سلاطین
کا ہی اونسے کچھ نہوسکا جب سرخاب مین مقام ہوا تو ان مین سے ایک شخص نے پوشیدہ خواجہ اویسی دیوان فرزند خورم سے
کہا کہ قریب پانسو آدمیون کے خسرو کے بہکانے سے فتح اللہ پسر حکیم ابوالفتح اور نور الدین پسر غیاث الدین علی آصف خان اور
شریف پسر اعتماد الدولہ کے پاس جمع ہوے ہین کہ فرصت اور قابو پاکر بادشاہ کے دشمنون کا قصد کرین خواجہ اویسی نے یہ بات خورم
سے بیان کی اور اوسنے گھبراکر اوسیوقت مجھسے کہا مینے خورم کو دلاسا دیکر چاہا کہ اون نمک حرامون کو قید کرکے سخت سزا دون لیکن پھر
سوچا کہ سفر مین ان سبکی پکڑ دھکڑ سے لشکر تہ و بالا ہو جاویگا فقط اوسکے سردار ونکو قید کا حکم دیا اور فتح اللہ کو معتمد لوگونکے سپرد کرکے
اون دونون نالایقون کو ہمراہ اور تین چار لشکر کے بدمعاشون کو قتل کیا قاسم علی میرے والد کا نوکر کہ جسکو مینے بعد جلوس کے
خطاب دیانت خانی کا دیا تھا وہ ہمیشہ اس فتح اللہ کو نمک حرام اور بداندیش کہا کرتا ایکدن خود فتح اللہ سے کہا تھا کہ جب خسرو بھاگے
اور حضرت بادشاہ نے پیچھا کیا تو تونے مجھسے کہا کہ پنجاب خسرو کو دینا لازم تھا فتح اللہ اس بات کا منکر ہوا آخر دونون مین قسم پر فیصلہ
ٹھہرا دونون نے قسم کھائی پندرہ دن گذرے ہونگے کہ وہ بے سعادت نفاق مین پکڑا گیا اور جھوٹی قسم کا مزہ پایا شنبہ کو بائیسوین
جمادی الاول کی خبر فوت حکیم جلال الدین مظفر اردستانی کے کہ خاندان طبابت سے تھا سنی وہ مدعی اوسکا تھا کہ مین جالینوس کے
برابر ہون ہرحال عمدہ معالج تھا مجربات اوسکے علم سے زیادہ تھے۔ بیحد خوش صورت اور خوب اندام ہونے کے زمانہ سلطنت [illegible] مین شاہ

طہماسپ کی مجلس مین جاتا تھا اور بادشاہ اوسپر یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے خوش طبیبی ہست بیا تا ہمہ بیمار شویم ؂ لیکن حکیم ابو الفتح گیلانی اور حکیم ہمام اور حکیم علی جواد سکا
معاصر تھا فضیلت مین اوس سے زیادہ تھا خصوص علاج اور دست شفا اور صلاحیت اور اخلاق مین کوئی طبیب اوسوقت کا
اوسکو نہین پہونچتا مجھے کمال اخلاص رکھتا تھا لاہور مین ایک عمدہ مکان بنایا مکرر عرض کی کہ مین وہان چلون اور اوسکو سرفراز کرون
مینے اوسکی خاطرداری کی جہت سے قبول کیا حکیم قطع نظر نسبت مصاحبت اور طبابت سے سرانجام مہمات دنیا مین خوب قابل
ہی اسیواسطے الہ آباد مین اوسکو مینے مدتون اپنا دیوان کیا ہی لیکن کثرت دیانت سے معاملات مین لوگون سے سخت گیری
کیا کرتا اس واسطے لوگ اوس سے ناراض تھے بیس برس تک اوسکو سل رہی اوسنے اس مدت تک بزور حکمت اپنے کو
نگاہ رکھا باتون مین اکثر ایسی کھانسی ہوتی کہ منہ سرخ ہو جاتا اور مینے اوس سے مکرر کہا کہ تو طبیب دانا ہی اپنا علاج کر اوسنے
عرض کی کہ قرحہ شش علاج پذیر نہین ایکدن اوسکے ایک خدمتگار نے روز کی دوا مین زہر ملا کر اوسکو کھلا دیا لیکن اوسنے بعد
اطلاع کے اپنا علاج کیا اور اثر زہر دفع ہو گیا خون نکالنے مین ہرچند ضرورت ہوتی لیکن بہت ممانعت کرتا ایک رات گھر مین جاتا
تھا کہ کھانسی اوسپر غالب ہوئی اور زخم شش پھٹ گیا اتنا خون منہ اور دماغ سے بہا کہ بیہوش ہو گیا اور ایک مہیب آواز کی خدمتگار
سنکر اندر دوڑا دیکھا تو خون مین بھرا پڑا ہی شور کیا کہ کوئی حکیم کو مار گیا پھر معلوم ہوا کہ بدن پر زخم نہین ہی یہ وہی زخم شش کا خون ہی
قلیج خان حاکم لاہور کو خبر کی اوسنے آکر اوسکو دفن کیا کوئی فرزند دلبند اوسکا قابل پیچھے نرہا پھر چوبیسوین تاریخ درمیان
وفا باغ اور نیملہ کے شکار رہوا چالیس ہرن سرخہ مارے گئے ایک چیتی اس شکار زحمت آثار مین ہاتھ آئی وہان کے
لوگون نے ظاہر کیا کہ یہان ایک سو بیس برس سے چیتے کا نام تھا پھر وفا باغ مین مقام ہوا اور مجلس وزن شمسی کی مقرر ہوئی
اوسیدن ارسلان بی نام اوزبک سردارون سے عبدالمومن خان کے کہ قلعہ کامرو کا حاکم تھا میری خدمت مین حاضر ہوا چونکہ
اخلاص سے آیا تھا مینے اوسکو خلعت خاص عنایت کیا بہت لیاقت اور قابلیت رکھتا ہی پھر مینے حکم دیا کہ عزت خان حاکم جلال آباد
شکارگاہ اورنہ کو گھیر رکھے پھر وہان قریب تین سو جانورون کے شکار ہوئے چونکہ یہ شکار دوپہر کو کہ ہوا گرم تھی ہوا خوب کتّے
تازی ضائع ہوئے کہ شکار سگ کا وقت صبح و شام ہی پھر سرای اکورہ مین مقام ہوا وہان شاہ بیگ خان نے مع لشکر آکر ملازمت حاصل
کی میرے والد کا یہ ورده ہی بہت مردانہ کار گزار ہی میرے باپ کے عہد مین خوب تلوارین ماری ہین اور میرے وقت مین بھی قلعہ
قندھار کو ایرانی فوج کے محاصرے مین خوب بچا رکھا ایک سال تک گھرا رہا یہان تک کہ میری اور فوج اوسکی کمک کو گئی سپاہیونسے
فقط سلوک امیرانہ اسواسطے کرتا ہی کہ لڑائیون مین اوسکی موافقت کرتے ہین اونے جرم بر اپنے نوکر کو مروا ڈالتا ہی اور قتل
اوسکی نظر مین کچھ بڑی چیز نہین مینے ہرچند اوسکو اس بات سے منع کیا لیکن وہ اپنی عادت سے لاچار ہی چودھوین تاریخ ہاشم خانکہ
کوکہ خانہ زادون سے اس دولت کے ہی منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سرفراز کر کے حاکم صوبۂ اڈیسہ کا کیا اور اوسیدن
خبر آئی کہ بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کہ مالوہ مین تھانا دار تھا اور لڑکپن سے بسبب بہکانے بد معاشون کے رانا کے ملک کو جاتا ہی کہ اوس سے
ملے اور عبداللہ خان صوبہ مالوہ نے یہ سنکر اوسکا پیچھا کیا ہی اور راہ مین پکڑ کر اوسکو مقید اور اوسکے ہمراہی فتنہ جویون کو قتل کیا
ہی مینے یہ سنکر حکم کیا کہ اہتمام خان آگرے سے جا کر مرزا کو درگاہ پر لے آوے پھر خبر آئی کہ امام قلیخان نے جو بھتیجا ولی خان حاکم
ماوراءالنہر کا ہی مرزا حسن نام ایک شخص کو جو مرزا شاہرخ کا بیٹا مشہور ہوا تھا قتل کیا ہی غرضکہ مرزا شاہرخ کے بیٹون کا مارنا دیو کا مارنا ہی کہ
مشہور ہی اوسکے ہر قطرۂ خون سے اور دیو پیدا ہوتے ہین پھر مقام دکہ مین شیر خان افغان کہ اوسکو جاتے وقت پشاور مین واسطے خدمت
گھاٹیون خیبر کے چھوڑ آیا تھا آکر ملا حفاظت راہ کی بخوبی سرانجام دی اور ظفر خان ولد زین خان کوکہ کو واسطے نکالنے افغانون

تو منجملہ اٹک اور جماعت گکھڑاون کی اطراف اٹک اور بیاس سے کہ وہان فساد اور شرارت کیا کرتے تھے مقرر ہو گیا تھا بعد
بجالانے اس خدمت کے اور نکال دینے اون مفسدون کے کہ قریب لاکھ آدمیون کے تھے پنجاب کیطرف آکر اسی منزل مین سعادت
ملازمت سے سرفراز ہوا اور جیسا کہ چاہیے تھا اس خدمت مین جانفشانی کی پھر ماہ رجب مین معلوم ہوا مجکو کہ اس مہینے مین میرے
والد کا وزن قمری ہوا کرتا تھا تو مینے حکم دیا کہ قیمت اون تمام اجناس کی جو میرے حضرت والد مرحوم کے وزن شمسی اور قمری مین
تولتی تھین حساب کر کے بڑے بڑے شہرون مین ممالک محروسہ کے بھیجی جاوین کہ اونکی طرف سے بہ نیت ثواب فقرا اور مساکین
پر تقسیم ہوا اور مجموع اوسکا ایک لاکھ روپیہ ہوا جسکے تین ہزار تومان عراقی ہوتے ہین اور تین لاکھ خانی بحساب ماوراء النہر کے عوض
اون روپیون کو معتبر لوگون کے ہاتھ بارہ شہرون مین مثل آگرہ دہلی لاہور گجرات وغیرہ مین خیرات کرایا اور صلابت خان کے جسکو مینے
کوکہ مثل فرزند حقیقی کے جانتا ہون خان جہانی کا خطاب دیکر فرمایا کہ فرمانون مین اسکو خانجہان لکھا کرین اور خلعت خاص اور شمشیر
مرصع بھی عنایت کی اور شاہ بیگخان کو خان دوران کا خطاب دیکر خنجر مرصع اور مست ہاتھی اور خاص گھوڑا عنایت کیا اور تمام سرکار
کابل اور تیراہ اور بنگش اور ملک سواد بجور اور نکالنا وہان کے افغانون کا اوسکو تفویض کر کے بطریق جاگیر اوسکو عنایت کیا اور فوجداری
وہانکی بھی اوسیکو دی بابا حسن ابدال سے وہ رخصت ہو کر اوسطرف گیا پھر مینے حکم دیا کہ رام داس کچھواہہ کو بھی اسی ملک مین
جاگیر دیکر مددگار اس صوبہ کا مقرر کرین اور کشن چند ولد راجہ مونہ کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت کیا اور مرتضی خان حاکم
گجرات کو فرمان بھیجا کہ مینے حال ولایت اور پرہیزگاری پسر میان وجیہ الدین کا بہت سنا ہی میری طرف سے اونکو بہت
روپیہ دیکر چند اسماء الٰہی مجرب لکھا کر میرے پاس بھیجے کہ مین اونکو اپنا ورد رکھون اور پہلے اسی ظفر خان کو بابا حسن ابدال مین شکار
گھیرنے بھیجا تھا اوسنے اونکو گھیر رکھا تھا ستائیس ہرن سرخہ اور اڑسٹھ ہرن سفید اوسمین تھے اونمین سے خود مینے اٹھ تیر
ہرن مارے اور خورم و پرویز نے بھی کئی ہرن تیرون سے مارے اور مصاحبون کو بھی تیر مارنے کا حکم دیا لیکن خانجہان نے
سب تیر ایسے مارے کہ ہر تیر مین ہرن گرایا پھر چودھوین تاریخ ظفر خان نے راولپنڈی مین گھیرا ڈالا وہان مینے دور سے
ایک ہرن تیر سے مارا غرضکہ چند آہو سرخہ اور چند چکارے اور دوسرے شکار ہوئے پھر اکیسوین کو ہلال خان کے اہتمام سے
دو تین کوس پر قلعہ رہتاس سے شکار گھیرے کا ہوا بیگمات بھی اس شکار مین ہمراہ تھین دو سو ہرنون کے قریب اسمین شکار
ہوئے وہان سے ہرن ہندوستان مین نہین ہوتے اسواسطے مینے فرمایا کہ چند ہرن زندہ لے چلین کہ شاید ہندوستان
مین اونکی نسل ہو جاوین پھر اطراف رہتاس مین پچیسوین تاریخ اور شکار ہوا اسمین بھی اہل محل اور ہمشیرین میرے ساتھ تھین
اور قریب سو ہرن سرخہ کے شکار ہوئے پھر میرے آگے مذکور ہوا کہ شمس خان چچا جلال خان گکھڑ کا کہ یہان رہتا ہی باوجود بڑھاپے
کے اوسکو شکار کا اسقدر شوق ہی کہ جوانون کو نہین لیکن جب مینے اوسکا احوال فقیرانہ سنا تو مین اوسکے گھر گیا اور اوسکا طرز و
طور مجکو پسند آیا دو ہزار روپیہ اوسکو اور اسیقدر اوسکے اہل و عیال کو عنایت کر کے اور پانچ گاؤن واسطے مدد معاش اوسکی
کے بطریق جاگیر مقرر فرمائے کہ ہر طرح دلجمعی سے بسر اوقات کرے چھٹی شعبان کو مقام چنڈالہ مین امیر الامرا نے اکر ملازمت
حاصل کی مین اوسکے اچھے ہونے سے کمال خوش ہوا سب طبیب کیا ہندو کیا مسلمان اوسکو جواب دے چکے
تھے لیکن خداوند کریم نے محض اپنے کرم سے اوسکو شفا عنایت کی کہ بھروسا اس بات پر نکرین کہ اوسکو مطلق خالق حقیقی کو
جانین اور انھین دنون مین راجہ رائسنگہ آیا بسبب اوس قصور کے کہ اوس سے خسرو کے جھگڑے مین ظاہر ہوئے تھے شرمندہ
تھا چونکہ امیر الامرا کے واسطے سے حاضر دربار ہوا تو مینے اوسکا قصور معاف کیا مبلغ ... سبب خسرو کے پیچھے ... تھا تو اوسکو

آگرہ مین معتمد جانکر وہان چھوڑا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جب محل کو مین بلاؤن تو اوسکے ہمراہ آنا غرض بعد طلب کے محل کے ساتھ دو تین
منزل آیا اور متھرا سے بدمعاشون کی باتین سنکر اپنے گھر چلا گیا اور جانا کہ نزاع آپسمین شروع ہوئی دیکھیے انجام کیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ
نے جلد فیصلہ کر دیا اور اوسکی گردن پر نمک حرامی رہی مینے امیر الامرا کی خاطر سے اوسکا عہدہ اور منصب اور جاگیر سب بحال
رکھا اور سلیمان بیگ کو کہ میرا نوکر ایام شہزادگی سے تھا خطاب فدائی خان کا عنایت کیا بارہوین تاریخ باغ دل آمیز مین کنارے
پر دریای راوی کے مقام ہوا مینے اپنی مان کی ملازمت اس باغ مین حاصل کی اور مرزا غازی نے کہ ایام سرداری لشکر قندھار
مین عمدہ خدمتین کی تھین یہان آکر ملازمت حاصل کی مینے اوسپر بہت عنایتین کین تیرہوین کو مع الخیر داخل لاہور ہوا اور دوسرے
دن میر خلیل اللہ ولد غیاث الدین محمد میر میران کہ شاہ نعمت اللہ ولی کی اولاد سے تھا ملازمت مین آیا شاہ طہماسپ کے یہان تمام
اوسکے ملک مین کوئی سلسلہ اولیا کا اس سلسلے کے برابر نہین چنانچہ ہمین بادشاہ کی جانش بیگم نام گھر مین میر نعمت اللہ کے
تھی اور یہ میر میران کے باپ ہین اور میر نعمت اللہ کی لڑکی جو اوس سے ہوئی اوسکو بادشاہ نے اپنے بڑے لڑکے اسمعیل مرزا
کے واسطے طلب کیا پھر میر میران کے لڑکون کو اپنا داماد کر کے اپنی لڑکی اونکے بڑے لڑکے کو کہ دادا کے ہمنام تھا دی اور
اسمعیل مرزا کی لڑکی کو جو بادشاہ کی بھانجی سے پیدا ہوئی تھی دوسرے لڑکے میر خلیل اللہ سے نسبت کی لیکن بعد فوت بادشاہ
کے رفتہ رفتہ خرابیان اس سلسلہ مین واقع ہوئین اور شاہ عباس کے وقت مین بالکل خراب ہو گئی اور املاک اور اسباب سب جاتا رہا
پھر وہان نہ رہ سکے میر خلیل اللہ میری خدمت مین آئے جو بہت محنتون سے آیا تھا اور اخلاص اوسے ظاہر تھا اوسپر بہت عنایتین
کین اور بارہ ہزار روپیہ نقد دیکر منصب ہزاری اور دوسو سوار سے سرفراز کیا اور حکم جاگیر کا دیا پھر دیوانون کو مینے حکم دیا کہ منصب
فرزند خرم کا موافق ہشت ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کے اطراف اوجین مین اور سرکار حصار فیروزہ جاگیر تنخواہ مین دین بائیسوین
تاریخ حسب التماس آصفخان کے مع اہل محل اوسکے گھر مین گیا مین اور تمام رات وہین رہا دوسرے دن اوسکی پیشکش ملاحظہ کی
قریب دس لاکھ روپے کے جواہرات اور مرصع ہتھیار اور سامان اور ہاتھی اور گھوڑے عمدہ اسباب جمع کیے تھے کئی لعل و یاقوت
اور چند موتی اور کچھ فروش اور چند کپڑے چینی اور فغفوری اور خطائی اونمین سے قبول کر کے باقی اوسیکو عنایت کیے
مرتضی خان نے گجرات سے انگوٹھی ایک لعل خوش رنگ کی مع نگ اور حلقہ کے ترشواکر وزنی ایک مثقال پندرہ رتی کی بطریق
پیشکش جو مجھکو بھیجی تھی بہت پسند آئی آج تک ایسی انگوٹھی نہین سنی کہ کسی بادشاہ کے پاس ہو اور ایک قطعہ لعل بھی شش سرخہ
کہ وہ دو دانگ اور پندرہ سرخ وزن رکھتا تھا قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا انگشتری کے ہمراہ بھیجا انگوٹھی بھی اسی قیمت کی تھی اور اونھین
دنون وکیل شریف مکہ مع پردہ دروازہ کعبہ شریف کے میرے پاس آیا اور کمال اخلاص ظاہر کیا پانچ لاکھ دام کہ قریب آٹھ ہزار
روپیہ کے ہوئے مینے اوسکو دیے اور ایک لاکھ روپیہ کے تحائف شریف مکہ کے واسطے بھیجے دسوین تاریخ میرزا غازی
کو منصب پنجہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا اور باوجودیکہ کل ملک ٹھٹھہ اوسکی جاگیر مین تھا لیکن صوبہ ملتان سے کچھ اوسکو
جاگیر مین عنایت کیا اور قندھار کی حکومت اور نگہبانی اوسکی سپرد کی اور خلعت اور شمشیر مرصع اوسکو دیکر رخصت کیا مرزا غازی
صاحب کمال ہی شعر بھی اچھا کہتا ہی اور وقاری تخلص ہی یہ شعر اوسکا ہی ؎ گریہ ام گر سبب خندۂ او شد چہ عجب ۔ ابر ہر چند
گرید رخ گلشن خندد ۔ پندرھوین تاریخ پیشکش خانخانان کے ملاحظے سے گذری چالیس ہاتھی اور جواہرات اور مرصع
ہتھیار اور فروش ولایتی اور دکھنی کپڑے تھے سب قیمتی ڈیڑھ لاکھ روپے کا اور مرزا رستم وغیرہ وہان کے سردارون نے بھی عمدہ پیشکش
بھیجی تھین اور وہین سے مینے کئی ہاتھی پسند کیے اور انھین دنون خبر فوت رائے درگا کی کہ زیادہ چالیس سال

سے میرے والد کی خدمت مین رہا تھا آئی اور اپنی لیاقت سے منصب چار ہزاری پایا تھا پہلے رانا اودی سنگھ کا نوکر تھا مقدمات
سپاہگری مین خوب صلاح دیتا تھا اور سلطان شہ افغانی کہ مفسد و بدطینت تھا اور خسرو کا مصاحب اور محرم راز تھا چنانچہ اوسکے بھاگنے
کا یہی باعث ہوا بعد شکست اور پکڑے جلنے خسرو کے تنہا خضرآباد کے پہاڑون مین بھاگ گیا آخر وہان کروری میر مغل نے
اوسکو پکڑ کر میرے پاس بھیجدیا مینے کہا لاہور کے میدان مین اوسکو تیرون سے مار ڈالین کہ علت اس تمام فساد کا ہی اور
کروری مذکور کو زیادتی منصب اور خلعت سے ممتاز کیا اونیسوین [19] تاریخ شیر خان افغان کہ بندہ قدیمی میرا تھا فوت ہوا گویا اوسنے
خود آپ کو مارا کہ شراب بہت پیتا تھا اور گذشتہ رمضان کے روزے نرکھے تھے ان دنون اوسنے چاہا کہ شعبان کا تمام مہینہ اور سب رمضان
کے قضامین روزے رکھے کہ دو ماہ برابر روزہ دار ہو بسبب ترک عادت کے کہ طبیعت ثانیہ ہی اوسکو ضعف پیدا ہوا اور بھوک
جاتی رہی آخر اٹھاون سال کی عمر مین فوت ہوا مینے اوسکے بھائی بیٹون کو بقدر لیاقت پرورش کی اور اوسکے منصب و جاگیر مین سے
کچھ انکو دیا پھر شوال کی پہلی تاریخ مین مولانا محمد امین سے مینے ملاقات کی یہ شیخ محمود کمال کے مریدون مین سے ہین اور شیخ
محمود اپنے وقت کے بڑے بزرگ تھے حضرت ہمایون شاہ کو اونسے کمال اعتقاد تھا چنانچہ ایک بار خود اونکو وضو کرایا ہی یہ بھی
بہت نیکذات اور باوجود متعلقات کے بے پروا ہین فقر و نفس کُشی مین کامل ہین ان سے ملکر بہت خوش ہوا اکثر درد اپنے دل
کے کہے اور اونکے نصائح اور عمدہ باتون سے میری تسلی ہوئی ہزار بیگہہ زمین اون کے وجہ معاش کو اور ہزار روپیہ نقد دیکر رخصت ہوا پھر ایک
پہر دن چڑھے لاہور سے آگرے کیطرف روانہ ہوا قلیچ خان کو حاکم اور امیر قوام الدین کو دیوان اور شیخ یوسف کو بخشی اور جمال اللہ کو
کوتوال وہان کا کر کے ہر ایک کو موافق خلعت دیکر کوچ کیا پچیسوین [25] کو دریای سلطان پور سے اوترکر دو کوس پرنکودر سے مقام
کیا یہان میرے والد نے اپنے وزن سے بیس ہزار روپیہ شیخ ابوالفضل کو دیے تھے کہ درمیان ان دو پرگنون کے بند آب باندھکر
زمین کو سیر کرین چنانچہ بہت عمدہ پل بنا ہی مینے بھی معز الملک جاگیرداروں کو فرمایا کہ اس پل کے برابر عمارت اور باغ عمدہ تیار کرین کہ لوگ
اوسکو دیکھکر خوش ہون دسوین ذیقعدہ کو شنبہ کے دن وزیر الممالک کہ قبل جلوس میرا دیوان تھا مرض اسہال سے مرگیا اوسکا ایک
نامبارک لڑکا پیدا ہوا تھا کہ چالیس [40] دن مین ماں باپ کو کھا گیا اور تین سال کا ہوکر خود بھی مرگیا مینے چاہا کہ اوسکا گھر ایکبار کی ویران
نہو اسواسطے اوسکے بھتیجے منصور کو منصب سے سربلند کیا پھر راہ مین سنا کہ درمیان پانی پت اور کرنال کے دو شیر مست ہین کہ
مسافرونکو اونسے کمال ایذا ہوتی ہی سو ہتنی پر سوار ہوکر وہان گیا اور ہاتھیون کا گھیرا باندھکر ہانکا کرایا اور اون دونون کو بعنایت الٰہی
خود بندوق سے مارکر راہ بندگان خدا کی صاف کی جمعرات کو اٹھارہوین [18] تاریخ دہلی مین پہونچا اور سلیم خان افغان نے جو اپنے عہد
مین عمارت جمنا پر بنا کر سلیم گڈھ نام رکھا تھا اوسمین اوترا میرے والد نے وہ مقام مرتضےٰ خان کو کہ متوطن دہلی تھے عنایت کیا تھا ات
مرتضیٰ خان نے اوسمین دریا کیطرف برآمدہ سنگین بہت خوب بنایا ہی جب حضرت ہمایون شاہ دہلی مین تھے تو اکثر وہین وہ مصاحبون سے
مجلس کرتے مینے بھی چار روز وہان عیش کیا اور معظم خان حاکم دہلی نے پیشکش حاضر کیے اور باقی جاگیردار اور اہل عملہ نے
بھی پیشکش اور نذرین گذرانین پھر مینے چاہا کہ پرگنہ پالم مین جو قریب ہی شکار قمرغہ کھیلون لیکن لوگون نے عرض کی کہ آگرہ مین
داخل ہونے کی ساعت بہت قریب ہی کہ پھر ویسی ساعت قریب نہین اسواسطے مین شکار موقوف کر کے کشتی مین بیٹھکر براہ دریا آگرہ کو
چلا اور بیسوین [20] ذیقعدہ کو چار لڑکے اور تین دختر مرزا شاہرخ کے کہ میرے والد سے ظاہر نکیے تھے لوگ میرے پاس لائے مینے اون لڑکون
کو اپنے معتبر مصاحبون کے سپرد کیا اور لڑکیون کو محل مین دیا کہ سب بخوبی پرورش ہون اور اکیسوین [21] کو راجہ مانسنگھ قلعہ رہتاس سے
جو ملک پٹنہ اور بہار مین ہی بعد پہونچنے سات فرمانون کے حاضر درگاہ ہوا یہ بھی خان اعظم کیطرح منافق اور کہنہ گرگ اس دولت کا ہی

جو کچھ اوسنے مجھسے کیا اور مینے اونکی عوض مین نیکیان کین خداے تعالے جلشانہ خوب جانتا ہی اور کوئی کسی سے نکر سکتا اس راجہ نے سو ہاتھی نر و مادہ پیشکش کیے کوئی ایسا پسند نہ آیا کہ فیلخانہ شاہی مین داخل ہو چونکہ پروردہ میرے والد کا تھا اسواسطے مینے اوسکا کوئی قصور روبرو اوسکے نکہا اور عنایات بادشاہی سے سرفراز کیا

تیسرا جشن جلوس سمنیت مانوس کا

دوسری تاریخ ذیحجہ کی جمعرات کو مطابق غرہ فروردین کے آفتاب عالمتاب برج حوت سے عشرت سرای حمل مین کہ مقام شادی اور شادمانی اوسکے کا ہی رونق بخش ہوا سردی اور خزان رسیدون کو خلعت نوروزی اور قبای سبز سے ممتاز و سربلند کیا موضع رنگتہ مین کہ پانچ کوس آگرہ سے ہی مجلس نوروز مرتب ہوئی ساعت تحویل مین فیروزی وخورمی سے مین تخت پر بیٹھا سب امیرون نے مبارکباد دی خانجہان کو اوسی مجلس مین منصب پنجہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا اور خواجہ جہان کو خدمت بخشیگری عنایت کی وزیرخان کو وزارت صوبہ بنگالہ سے معزول کرکے ابوالحسن شہاب خانی کو اوسکی جگہہ بھیجا نورالدین قلی کو آگرے کا کوتوال کیا اور چونکہ مزار شریف میرے والد کا سر راہ پڑتا تھا اسواسطے دل مین آیا کہ اگر مین زیارت سے مشرف ہونگا تو لوگ جانینگے کہ بسبب واقع ہونے کے راہ مین زیارت حاصل کی سو مینے یہ ارادہ کیا کہ سیدھا شہر مین جاکر دوبارہ وہان سے فقط زیارت کو حاضر ہون اور جیسے میرے والد میرے پیدا ہونے کے واسطے اجمیر تک پیادہ پا گئے تھے مین بھی پیادہ پا چلکر اس سعادت کو حاصل کرون کاشکے اگر یہ راہ آنکھون سے طے ہوسکتی تو میری کمال سعادت تھی پنجشنبہ کے دن دوپہر کو پانچوین تاریخ آگرے مین داخل ہوا چوانی اٹھنی پنجہزار روپیہ کی دونون ہاتھون سے بانٹتا قلعے کے اندر دولتسرا سے مین رونق افروز ہوا اوسی دن راجہ نرسنگہہ دیو نے ایک سفید چیتا نذر کیا اگرچہ اور جانور پرند وچرند سفید میرے چڑیا خانے مین تھے اور مینے اکثر دیکھے تھے لیکن سفید چیتا نہ دیکھا تھا اوسکے داغ سیاہ ہوتے ہین اسکے نیلے تھے اور سفید شاہین اور باشہ اور شکرہ کہ پارسی مین سے توکہتے ہین اور چڑیا اور کوا اور تیتر اور لوا اور طاؤس وغیرہ میرے یہان بھی ہین اور یہ کالا ہرن ہندوستان کے سوا اور کہین نہین ہوتا اور چکارہ سفید بھی اکثر دیکھا ہی اور اوخین دنون مین تین پسر راجہ بھوج ہاڈہ کہ امراے معتبر سے ہی حاضر ملازمت ہوا اور تین ہاتھی پیشکش کیے ایک اونمین کا مجکو بہت پسند آیا سرکار مین اوسکی قیمت پندرہ ہزار روپے ہوے مینے اوسکو خاصہ ہاتھیون مین رکھکر اوسکا نام رتن گج کیا ہاتھی کی قیمت ہندوستان کے بڑے راجون مین پچیس ہزار روپے سے زیادہ نہین ہوتی مگر آج کل بہت گران ہی اور رتن کو خطاب سربلند راے کا دیا اور صدر جہان کو منصب پنجہزاری ذات اور ڈیڑھ سو سوار سے سرفراز کیا اور معظم خان کو منصب چارہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے ممتاز کیا اور عبداللہ خان کو سہ ہزاری منصب او پانسو سوار دیے مظفر خان اور بھاو سنگہہ ہرایک کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سربلند کیا ابوالحسن دیوان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور اعتماد الدولہ کو سینے ہزاری ذات اور ڈھائی سو سوار دیے اور پچیسوین تاریخ راجہ سورج سنگہہ طغائی فرزند خورم کا باریاب ہوا اور شیام اپنے چچا مہور سکے بیٹے کو ساتھ لایا فی الجملہ کچھہ شعور رکھتا ہی سواری ہاتھی کی خوب جانتا ہی اور راجہ سورج سنگہہ شعرای ہندی زبان سے ایک شاعر ہمراہ لایا تھا کہ میری مدح مین اوسنے اس مضمون کے اشعار نذر کیے کہ اگر آفتاب کا بیٹا ہوتا تو ہمیشہ دن رہتا اور رات ہرگز نہوتی اس لیے کہ بعد غروب اوسکے کے بیٹا اوسکا جانشین اوسکا ہوتا اور جہان کو روشن رکھتا الحمدللہ والمنۃ کہ تمہارے باپ کو حق تعالی نے اس قسم کا بیٹا عنایت کیا کہ بعد فوت ہونے اونکے کے لوگون کو وہ ماتم کہ مانند رات کے ہی نتھا آفتاب کو اس بات پر رشک ہوا کہ افسوس میرا بھی ایسا بیٹا ہوتا کہ جانشین میرا ہوکر جہان کو روشن کرتا اور رات نہونے دیتا جیسے روشنی طالع اور نور عدالت تمہارے سے باوجود

ایسے واقعہ جانگاہ کے کہ جہان ایسا منور اور روشن ہی کہ گویا رات کا نام و نشان نہین پایا جاتا اسطرح کا تازہ مضمون شعراے ہندی
سے کم سنا گیا ہی اس تعریف کے صلے مین مینے اوسکو ایک ہاتھی مرحمت کیا راجپوت لوگ شاعر کو چارن کہتے ہین ایک نے شعراے
وقت سے اس مضمون کو اسطرح پر نظم کیا ہے ٥ گر پسر داشتی جہان افروز ٭ شب نگشتی ہمیشہ بودی روز ٭ زانکہ چون او نہفتہ افسر
بہ نمودی کلاہ گوشہ بہ مہر ٭ شکر کز بعد آنچنان پدرے ٭ جانشین گشت اینچنین پسرے ٭ کہ ز شنفقار گشتن آن شاہ ٭ کس بماتم نکرد
جامہ سیاہ ٭ روز پنجشنبہ آٹھوین ماہ محرم ۱۰۲۳ھ مین جلال الدین مسعود کہ منصب چہار صدی ذات کا رکھتا تھا اور خالی مردانگی سے
تھا چنانچہ کئی لڑائیون مین اوس سے بڑے بڑے کام وقوع مین آئے تھے اور خبط سے بالکل خالی تھا تخمیناً بعمر پچاس سال یا
ساٹھ برس کے مین دستون کی بیماری سے مرگیا افیون کھایا کرتا اور اکثر اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے مثل پنیر کے کھاتا اور مقرر تھا کہ اکثر
اوقات اپنے والدہ کے ہاتھ سے کھاتا جب بیماری اوسکی نے زور پکڑا اور آثار مرگ اوسکے معلوم ہونے لگے تو والدہ اوسکی
بمقتضاے کمال محبت جو افیون کہ وہ اپنے بیٹے کو کھلایا کرتی تھی اوس سے زیادہ کھاکر اپنے بیٹے کے فوت ہونے سے دو ساعت
بعد وہ بھی مرگئی اسقدر محبت اپنے بیٹے پر کسی مان کی نہین سنی گئی ہنودون مین رسم ہی کہ عورتین بعد مرنے شوہرون کے خواہ بواسطہ
محبت یا بواسطہ حفظ ناموس اپنے باپ وغیرہ اقربا کے اپنے تئین جلا دیتی ہین مگر ہندؤن یا مسلمانون مین کسی سے ایسی بات
ظہور مین کبھی نہین آئی پندرھوین ماہ مذکور کی وہ گھوڑا کہ میرے سب گھوڑون مین سے عمدہ تھا مینے بطور عنایت راجہ مانسنگہ کو مرحمت
کیا شاہ عباس نے یہ گھوڑا مع اور گھوڑون کے اور کچھ تحفے عمدہ ہمراہ منوچہر غلام معتبر اپنے کے خدمت مین عرش آشیانی کے
بھیجا تھا اس گھوڑے کے مرحمت ہونے سے راجہ مذکور اسقدر خوش ہوا کہ اگر ایک سلطنت اوسکو مین دیتا تو بھی اتنا خوش
نہوتا جب لائے تھے تو تین چار برس کا تھا اور ہندوستان مین بڑا ہوا چنانچہ اکثر بندگان درگاہ نے قوم مغل اور راجپوت سے باتفاق
یہی عرض کی کہ ملک عراق سے ایسا اور کوئی گھوڑا ہندوستان مین نہین آیا جب والد بزرگوار میرے نے ولایت خاندیس اور دکن
کے تئین میرے بھائی دانیال کو مرحمت فرمائے آگرے مین تشریف لائے براہ مرحمت اونکو حکم ہوا کہ ایک چیز جو خاطر خواہ تمھاری ہووے
مانگو اونھون نے وقت پاکر اس گھوڑے کی عرض کی ملتمس اونکا قبول ہوکر یہ گھوڑا اونکو مرحمت ہوا روز سہ شنبہ بیسوین ماہ مذکور کے عرضی
اسلام خان کی مشتمل اوپر خبر فوت ہونے جہانگیر قلیخان صاحب صوبہ بنگالہ کے کہ غلام خاص میرا تھا بوجہ نیکی اپنے جوہر ذاتی اور
استعداد فطری سے زمرے مین امراے عظام کے انتظام رکھتا تھا اوسکے فوت ہونے سے ہمکو رنج ہوا حکومت بنگالہ اور اتالیقی شاہزادہ
جہاندار کی مینے اسلام خان کے تئین کو مرحمت کی اور بجاے اوسکے مینے افضل خان کو صاحب صوبہ بہار کیا اور پسر حکیم علی کا
کہ مینے اوسکو واسطے چند خدمتون کے برہانپور کو بھیجا تھا آیا اور چند بازیگر ساتھ اپنے لایا کہ وہ اپنا نظیر و عدیل نہین رکھتے
تھے چنانچہ ایک اون مین سے ساتھ دس گیند کے کہ ہر ایک برابر نارنگی کے تھے اور ایک برابر ترنج کے اور ایک
برابر رتی کے تھے ایسا کھیلتا تھا کہ اگرچہ وہ چھوٹی بڑی تھین مگر کوئی خطا نہین جاتی تھی اور ایسے ہی اور طرح طرح کے
کھیل کرتا تھا کہ عقل حیران تھی اسی ایام مین ایک درویش سرندیپ سے آیا اور چند جانور طرح طرح کے لایا دہونگ
نام ایک جانور ہی کہ موہنہ اور سینہ اوسکا بکری سے مشابہت تمام رکھتا ہی اور ہیئت مجموعی اوسکی بندر کی سی مگر
دم نہین رکھتا اور حرکات اوسکے بندر سیاہ بے دم کی سے کہ ہندی مین اوسکو مانس کہتے ہین رکھتا ہی
اور وہ برابر بچہ بندر کے دو تین مہینے کے ہی اور عرصہ پانچ برس سے اوس درویش کے پاس ہی معلوم ہوتا ہی کہ شاید
اس سے زیادہ نہین بڑھتا خوراک اوسکی دودھ ہی اور کیلا بھی کھاتا ہی چونکہ وہ ازبس عجیب نظر آیا مصورون سے [illegible] کہا کہ تصویر

کہ تصویر اسکی ساتھ حرکات مختلف کے کھینچین بعضے اون مین نہایت بری دیکھتے ہین آج کے روز مرزا فریدون برلاس منصب
ایکہزاری اور پانصدی ذات او ایکہزار تین سو سوار سے سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ پاینده خان مغل جو ترددِ سپاہگری سے مرتبہ کبرسنی
کو پہونچا ہی موافق منصب دوہزاری کے جاگیر پاتا رہے الف خان بمنصب ہفت ہزاری ذات او پانسو سوار کے سرفراز ہوا منصب
فرزند اسلام خان صاحب صوبہ بنگالہ کا ساتھ چہار ہزاری ذات اور تین ہزاری سوار کے مقرر ہوا اور محافظت قلعہ رہتاس کی سپرد
کنور نہان ولد قطب الدین خان کوکہ کے ہوئی اہتمام خان بمنصب ہزاری ذات و سہ صد سوار کے سرفراز ہو کر بخدمت میر بحری اور سلان
نواره بنگالہ کے مقرر ہوا غرہ ماه صفر میر شمس الدین خان ولد اعظم خان نے دس ہاتھی پیشکش کیے اور بمنصب دوہزاری ذات
اور ہزار و پانصد سوار کے سرفراز ہو کر بخطاب جہانگیر خانی ممتاز ہوا اور ظفر خان بمنصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کے
صاحب افتخار ہوا جو دختر جگت سنگہ بڑے بیٹے مانسنگہ کی مینے خواستگاری کی تھی تاریخ سولھوین اسی ہزار روپیہ ساچق کہر
مین راجہ مذکور کیواسطے سرفرازی اوسکی کے مینے بھیجا اور مقرب خان نے بندر کھمبایت سے ایک پرده فرنگستانی بھیجا کہ اس مرتبہ کا
کام مصوران فرنگ کا نہین دیکھا گیا اسی ایام مین پھوپھی میری نجیب النسا بیگم بعمر اٹھ برس کے سل و دق کی بیماری سے فوت
ہوئی اوسکے بیٹے میرزا والی کو مینے بمنصب ہزاری ذات اور دو ویست سوار کے سرفراز کیا اقم خان حاجی ماوراء النہری کہ مدتون سے
روم مین رہا تھا خالی معقولیت اور معرفت سے نہین اپنے آپ کو ایلچی خوندکار کا مشہور کر کے آگرے مین آکر رہا کچھ سندات
مجہول بھی رکھتا تھا مگر نظر با احوال و اوضاع اوسکی کے کسی نے بندگان درگاہ سے تصدیق ایلچی ہونے اوسکے کی نہین کی چونکہ
سے کہ حضرت صاحب قرانی نے روم کو فتح کیا تھا اور ایلدرم بایزید حاکم وہان کا گرفتار ہوا اور بعد لینے پیشکش اور تحصیل یکسالہ
کل ولایت روم کے مقرر کیا کہ اوسکا ملک پھر اوسکو عنایت کرین لیکن اوسی عرصہ میان مین ایلدرم بایزید نے وفات کی تو ملک اوسکے
بیٹے موسی چلپی کو دیکر لوٹ آئے اب تک باوجود ایسے احسان کے اون بادشاہون کیطرف سے کوئی نہین آیا اور نہ ایلچی بھیجا آب
کیسے یقین ہو کہ یہ شخص ماوراء النہری وکیل شاہ روم کا ہے ہرگز یہ بات میری سمجھ مین نہ آئی اور کسی نے اوسکی گواہی ندی اس
واسطے مینے فرمایا جہان چاہے چلا جاوے اور چوتھی ربیع الاول کو لڑکی جگت سنگھ کی داخل زمرہ پرستاران محل کی ہوئی میری
دادی کے محل مین مجلس اوسکی شادی کی آراستہ ہوئی منجملہ اوس سب جہیز کے کہ راجہ مانسنگہ نے ہمراہ کیا تھا ساٹھ ہاتھی تھے اور چونکہ مہم
مجکو منظور تھی اسواسطے چاہا مینے کہ مہابت خان کو بھیجون بارہ ہزار سوار آراستہ ہمراه سردارون کاردیده کے اوسکے ساتھ مقرر کیے او سوا
پانسو احدی اور دوہزار گجل چلے پیادہ اور توپخانے مشتمل اوپر ستر توپ کے مع شتر نالین اور ستر ہاتھی اس کام کو معین کیے اور حکم دیا کہ مبلغ لکھ
روپیہ خزانہ اس لشکر کے ساتھ رہے ساتوین تاریخ اس ماه کو میر خلیل اللہ نواسہ غیرت اسد یزدی کا کہ بیان اوسکے احوال اور سلسلے کا کچھ
آگے ہو چکا ہے دستون کے مرض سے مرگیا اوسکے ظاہر احوال سے اخلاص اور درویشی ظاہر تھی اگر عمر اوسکو امان دیتی
اور خدمت مین رہتا تو منصب عالی کو پہونچتا اور برہانپور کے بخشی نے جو ڈالی آمون کی بھیجی تھی مینے اوس مین کا ایک تلوایا تو ساڑھے
باون تولے کا ہوا پھر اٹھارہوین تاریخ چہارشنبہ کو میری دادی کے گھر مین مجلس وزن سالگرہ قمری حساب سے آراستہ ہوئی
مینے اوس زر وزن کو عورتون اور فقیرون کو دلوایا جمعرات کو چوتھی ربیع الآخر کی ظاہر بیگ بخشی احدیون کا خطاب مخلص خانی
سے اور ملا تقیا شمشیری کہ فضائل اور کمالات سے آراستہ اور علم تاریخ اور انساب کا خوب ماہر تھا خطاب مورخ خانی سے سرفراز
ہوئے اور دسوین تاریخ عبداللہ کے بھائی برخوردار نام کو خطاب عباد خلق کا دیکر ممتاز کیا اور مونس خان پسر مہتر خان کو
مینے ایک مرتبان سنگ یشب کا کہ مرزا الغ بیگ گورکان کی وقت کا تھا بہت عمدہ اور نفیس سفید پتھر کا اور اوسکے

شادی [illegible] کی بیٹی

مونہ برنام اوس بادشاہ کا مع مسکن کھوہ اتھا نذر کیا مینے پسند کرکے فرمایا کہ میرا اور میرے والد کا نام بھی اوسکے کنارے پر کندہ کردین یہ مہتر خان قدیمی نمکخواران اس دولت سے ہے زوال سے ہی ہی جیسے دادا حضرت ہمایون شاہ کی ملازمت مین بھی رہا اور میرے والد کے عہد فیض مہد مین مرتبہ امارت کو پہونچا تھا اسکو اپنا معتمد جانتے تھے اور فرمان قضا جریان اس مضمون کا کہ ولایت سنگرام کی جیسی کہ ایکسال وجہ انعام مین فرزند اسلام خان کے مقرر ہی ایک سال وجہ انعام مین افضل خان صوبہ دار بہار کا مقرر ہوا اور مہابت خان کو منصب سہ ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار سے سرفراز کیا اور یوسف خان ولد حسین خان تکریہ کو منصب دو ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار دیکر ممتاز کیا چوبیسوین تاریخ مہابت خان کو مع امرا اور اوس سپاہ کے کہ رانا کی سرکوبی کو مقرر کیا تھا رخصت کیا مہابت خان کو خلعت اور اسپ اور فیل خاص اور شمشیر مرصع سے سربلند ہوا اور ظفر خان عنایت نشان کے سرفراز ہوکر خلعت خاص اور خنجر مرصع سے ممتاز ہوا اور شجاعت خان کو بھی نشان اور خلعت اور خاص ہاتھی عنایت کیا اور راجہ نرسنگھ دیو کو خلعت اور خاص گھوڑا اور منگلی خان کو گھوڑا اور خنجر مرصع اور نرائن داس کچھواہہ کو اور علی قلی کو دمین اور ہزبر خان تہمتن کو صدر پروانگی دی اور بہادر خان اور معز الملک بخشی کو خنجر مرصع بخشا اسیطرح ہر امیر و سردار اپنے لائق انعام و اکرام سے سربلند ہوا اور بہروز جٹھہ خانخانان کہ میرا اتالیق تھا برہانپور سے آکر خدمت مین حاضر ہوا از بسکہ مارے شوق کے بیتاب آیا تھا اپنے سر کو میرے پانون پر ڈالدیا مین بھی محبت سے اوسکا سر اوٹھا کر ہم بغل ہوا اور اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا دو تسبیح موتیون کی اور چند قطعہ لعل و زمرد کے نذر کیے کہ قیمت اون سب جواہر کی تین لاکھ روپیہ ہوئی اور سوا اسکے ہر طرح کی جنس اور سامان سے بہت کچھ نذر کیا اور ستر ہوین جمادی الاول کو وزیر خان دیوان بنگالہ نے آکر ملازمت حاصل کی ساٹھ نر و مادہ ہاتھی اور ایک قطعہ لعل قطبی کا نذر کیا جو خاندان قدیم سے تھا اور لائق ہر خدمت کے اسواسطے مینے اوسکو فرمایا کہ خدمت مین رہا کرے اور قاسم خان جو اپنے بڑے بھائی اسلام خان سے کسیطرح موافقت نہین رکھتا تھا اور اسواسطے مینے اوسکو حضور مین بلوایا تھا سو کل اوسنے آکر ملازمت حاصل کی اور بائیسوین کو آصف خان نے ایک لعل سات ٹانک کا کہ اوسکے بھائی ابو القاسم خان نے کھمبایت مین پچہتر ہزار روپیہ کو خریدا تھا لاکر میرے نذر کیا ہر چند بہت عمدہ تھا لیکن میرے نزدیک ساٹھ ہزار سے زیادہ کا نہین اور باوجودیکہ دلیپ رائے پسر راجہ رای سنگھ سے بڑے قصور ہوے تھے لیکن جو اوسنے فرزند خانخانان کا وسیلہ پکڑا اسواسطے مینے سب معاف کردیے اور میرزا خانخانان کے اوسکے بیٹے نے آکر ملازمت سے سرفرازی پائی اور پچیس ہزار روپیہ اونھون نے پیشکش کیے اور اوسی دن خانخانان نے نوے ہاتھی پیشکش کیے اور جمعرات کو غرہ جمادی الثانی کی میری دادی کے مکان مین وزن شمسی میرا ہوا اور روپیہ اوسکا فقرا پر تقسیم کردیا اور جو تہا حصہ اوسکا عورتون کو دیا اور چوتھی تاریخ حکم دیا کہ متصدی دیوانی کے خان اعظم کو موافق منصب ہفت ہزاری کے جاگیر تنخواہ کی دین اور اوسدن لوگ ایک ہرنی میرے پاس لائے کہ فراغت سے دودھ دیتی تھی اور ہر روز اوس سے چار سیر دودھ نکلتا تھا جب تک مینے ندیکھا نہ کھایا تھا ہرن اور گائے اور بھینس کے دودھ مین کچھ فرق نہین کہتے ہین کہ وہ دمے کو فائدہ کرتا ہی اور گیارھوین تاریخ راجہ مانسنگھ کو واسطے سرانجام لشکر دکن کے کہ اس خدمت پر مقرر تھا رخصت اپنے وطن کی کہ آمیر ہی طلب کی مینے اپنا خاص ہاتھی ہشیار مست نام دیکر اوسکو رخصت کیا اور پیر کو بارھوین تاریخ کہ عرس میرے والد کا تھا سوا مصارف مقررہ کے تین چار ہزار روپیہ جدا مینے بھیجے کہ اونکے روضہ مبارک کے رہنے والون نقیرون کو تقسیم کرین پھر اوسیدن عبد اللہ پسر خان اعظم کو خطاب سرفراز خانی کا دیا اور عبد الرحیم پسر قاسم خان کو خطاب بیتاب خانی کا بخشا اور منگل کو تیرھوین تاریخ خسرو کی دختر کو بلا کر مینے دیکھا کوئی اولاد باپ سے اوسکے برابر مشابہ نہین ہوگی نجومی کہتے ہین

اوسکا ہونا باپ پر مبارک نہین مگر آپ پر مبارک ہی پھر ظاہر ہوا کہ واقعی کہتے تھے اور تین برس کے بعد نجومیون نے مدت کی تھی
انکی بات ظاہر ہوئی اور اکیسوین تاریخ خانخانان نے ذمہ صاف کرنے ملک نظام الملک دکھنی کا کہ میرے والد کے انتقال سے
اوسمین خلل واقع ہوے تھے کیا اور لکھدیا کہ اگر دو سال مین یہ خدمت ادا نکرونگا تو مجرم ہون لیکن اس شرط سے کہ سوا اوس لشکر کے جو
اوس صوبہ کے اور بارہ ہزار سوار اور دس لاکھ روپیہ خزانہ میری ہمراہی مین مقرر ہو مینے حکم دیا کہ جلد یہ لشکر اور خزانہ اوسکے ہمراہ
کرکے روانہ کرین پھر مخلص خان بخشی احدیون کو خدمت بخشیگری دکن کی دیکر عہدہ اوسکا ابراہیم حسین خان میر بحر کو عنایت کیا
اور غرہ رجب مین پیشرو خان اور کمال خان نے کہ بندگان روشناس سے تھے وفات پائی پیشرو خان کو شاہ طہماسپ نے
کہ بطریق غلامی میرے دادا کو دیا تھا آگے اوسکا نام سعادت تھا میرے والد کے وقت مین جب وہ فراش خانے کا داروغہ
ہوا تو اوسکو خطاب پیشرو خانی کا ملا اس خدمت مین کوئی اوسکے برابر ماہر نہین تھا اور نوے برس کی عمر مین چودہ برس کے
جوانون سے بہتر تھا میرے اور میرے والد اور دادا تینون کی اسنے خدمت کی ہی لیکن دائم الخمر تھا پندرہ لاکھ روپیہ اوسکے رہے
اور ایک لڑکا اوسکا رعایت نام کمال نالائق ہی لیکن اوسکے والد کی رعایت سے داروغگی نصف فراش خانے کی اوسکو اور نصف
کی کمال خان کو مینے عنایت کی اور کمال خان بھی میرے بندگان مخلص سے تھا دہلی کے کلالون سے اصل اوسکی ہی اوسکی کمال
دیانت اور امانت سے مینے بوجہ اعتماد اوسکو اپنا بکاول بیگی کیا تھا ایسے سچے خدمتگار کم ملتے ہین اوسکے دو بیٹے رہے مین نے
دونون پر کمال مرحمت کی لیکن باپ کی طرح کیا ہو سکتے ہین پھر دوسری تاریخ کو لعل نام کلاونت نے کہ کم عمری سے میرے والد کی
عنایت مین پرورش ہوا تھا اور ہندی تمام راگ اوسکو یاد تھے ستر برس کی عمر مین وفات پائی اوسکی لونڈیون مین سے ایک مارے
غم کے افیون کھا کر مر گئی مسلمان عورتون مین ایسی وفادار کم ہوتی ہین ہندوستان خاص کر سلہٹ مین کہ توابع بنگالہ سے قدیم رسم
تھی کہ رعایا وغیرہ وہان کی اپنی اولاد مین سے ایک کو خواجہ سرا کرتے منجملہ عوض زر حاصل کے حاکمون کو دیا کرتے تھے
اور رفتہ رفتہ یہ رسم اور ملکون مین بھی ہونے لگی تھی کہ ہر سال کئی لڑکے ضائع اور بے نسل ہوتے تھے مینے حکم دیا کہ اب کوئی ایسا
کام کرنے پاوے اور بالکل خرید و فروخت خواجہ سراؤن کی جو کم عمر ہون موقوف ہو جاوے اور اسلام خان اور باقی حاکمون کو
صوبہ بنگالہ کے اس مضمون کے فرمان لکھے گئے کہ جو پھر ایسا کام کرے اوسکو خوب سزا دینا اور جسکے پاس کم عمر خواجہ سرا ہو
لے لیا جاوے آجتک کسی اگلے بادشاہ نے ایسا حکم نہین دیا کہ بندگان الہی کو جس سے آرام ہوا انشاء اللہ تعالی چند روز مین بالکل
یہ رسم مٹ جاویگی اور اسپ سمند بھیجا ہوا شاہ عباس کا کہ میرے تمام خاصہ گھوڑون مین عمدہ تھا خانخانان کو مینے مرحمت کیا وہ
ایسا خوش ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا واقع مین ایسا گھوڑا عمدہ بڑے قد کا ہندوستان مین نہین آیا ہی اور فتوح نام ہاتھی کہ لڑائی
مین بیمثل ہی مع اور بیس ہاتھیون کے اوسکو عنایت کیا اور جوکشن سنگھہ ہمراہی مہابت خان نے عمدہ خدمت کی اور رانا کی
لڑائی مین اوسکا پاؤن برچھی سے زخمی ہوا تھا اور بیس آدمی رانا کے اوسنے اپنے ہاتھ سے مارے تھے اور قریب تین ہزار کے
قید کر لیے تھے اسواسطے مینے اوسکو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور چودھوین تاریخ مینے حکم کیا کہ مرزا غازی
قندھار کو جاوے اتفاق سے جب یہ مرزا بھکر سے اوسطرف چلا تو خبر فوت وہانکے حاکم سردار خان کی آئی یہ سردار خان معتبر
نوکرون مین سے میرے چچا مرزا محمد حکیم کے ہی مشہور ساتھ تختہ بیگ کے مینے اوسکے فرزندون کو نصف منصب اوسکا دیا اور پیر کو
سترھوین تاریخ پیادہ اپنے والد کے روضہ مطہر کو گیا اگر ہو سکتا تو سر سے یہ راہ قطع کرتا کہ وہ میرے پیدا ہونے کے لیے فتحپور
سے اجمیر تک کہ ایک سو بیس کوس ہی حضرت خواجہ بزرگ کی زیارت کو گئے تھے مین اگر آنکھون سے چلون تو بھی عوض نہو سکے

ف
ممانعت خواجہ سرا کرنیکی

وہان جاکر اوس عمارت کو جو روضہ پر بنی تھی ملاحظہ کیا کمال پسند آئی کہ سب مرضی میری بنی تھی کہ مجکو بھی منظور تھا کہ ویسی عمارت اور کہین نہ تھی لیکن اوسکے بننے مین بسبب خرابی خسرو کے مین لاہور کو چلا گیا معمارون نے اپنے طور پر اوسکو بنایا ہے مینے ضرورتًا اوسمین کچھہ تصرفات کیے اور باوجودیکہ بہت صرف سے چار برس محنت ہوئی تھی لیکن مینے کہا کہ معماردانا اور ہوشیار لوگون کی موافقت سے بعضے بعضے مقامات گرا کر اور طرح بناوین اور رفتہ رفتہ عمارت عالی اور باغ نہایت مصفی چارون طرف مقبرے کے تعمیر ہوا اور دروازہ بہت بلند سفید سنگ کے منارون کا بنا غرض صرف پندرہ لاکھہ روپے کا جسکے پچاس ہزار تومان رائج ایران اور سینتالیس لاکھہ خانی مطابق خرچ توران کے ہوے کام والون نے مجھسے عرض کیا اور تیرہوین[13] کو مین حکیم علی کے گھر مین واسطے دیکھنے ایک حوض کے کہ میرے والد کے وقت مین ویسا حوض لاہور مین بنایا تھا مصاحبون کے ہمراہ گیا وہ حوض چھہ چھہ گز تھا اور اوسکے ایک پہلو مین مکان بنا تھا نہایت صاف وروشن کہ اوسکی راہ پانی کی اندر سے تھی لیکن پانی اوسمین نہین جاتا تھا اور دس بارہ آدمی اوسمین سماتے تھے جب مین وہان گیا تو نقد وجنس جو اوسوقت ہوسکا اوسنے میری نذر کی پھر مین مع ہمراہیون کے وہان کی سیر کر کے حکیم کو منصب دو ہزاری ذات دیکر اپنے دولت خانے کو آیا اور چودھوین[14] شعبان کو خانخانان شمشیر مرصع اور خلعت اور فیل خاصہ سے سرفراز ہوکر خدمت دکن پر رخصت ہوا اور راجہ سورج سنگھہ بھی کہ وہان کی خدمت پر مقرر تھا منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور جب مینے مکرر سنا کہ مرتضے خان کے اہل قرابت اور نوکر احمد آباد گجرات کی رعایا پر ظلم کرتے ہین اور اوس سے اونکا بندوبست نہین ہوسکتا اسواسطے مینے اوس سے وہ صوبہ لیکر اعظم خان کو مرحمت کیا اور یون مقرر کیا کہ خود حاضر خدمت رہے اور اپنے بڑے بیٹے جہانگیر قلی خان کو بطور نیابت گجرات مین رکھے اور منصب جہانگیر قلی خان کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار کا مقرر ہوا اور حکم ہوا کہ بالاتفاق موہن داس دیوان اور مسعود بیگ ہمدانی بخشی صوبہ مذکور کے وہان کے کامون کا انجام دیا کرے اور موہن داس کو منصب ہشت صدی ذات اور پانسو سوار اور مسعود بیگ کو سہ صدی ذات اور ڈیڑھ سو سوار سے ممتاز کیا اور بندگان حضوری سے تربیت خان اور لشکر اللہ منصب ہفت صدی ذات اور چار سو آدمیون سے سرفراز ہوے اور مستخان جسکا کچھہ حال اوپر لکھا گیا ہے انہین دنون مین وفات پائی اور مونس خان اوسکا بیٹا منصب پانصدی ذات اور ایک سو تیس سوار سے سرفراز ہوا اور بدھ کو چوتھی ذیحجہ کے خان اعظم کی دختر سے خسرو کے ایک فرزند دلبند پیدا ہوا اوسکا نام مینے بلند اختر رکھا اور چھٹی تاریخ کو مقرب خان صورتی نے ایک تصویر بھیجی کہ فرنگی کہتے ہین یہ شبیہ حضرت شاہ تیمور کی ہے کہ جب ایلدرم بایزید شاہ روم لشکر مین قید ہوا تو اوس نصرانی نے کہ اوسوقت حاکم استنبول تھا وکیل اپنا مع تحفہ ہدایا بھیجکر اظہار اطاعت اور بندگی کا کیا اور ایک مصور ہمراہ ایلچی کے بھیجا تھا وہ صاحب قران کی تصویر اوتار کے لیگیا اگر یہ سچ ہے تو کوئی تحفہ اس سے بہتر میری نظر مین نہین جو صورت اور حلیہ مطابق اون کی اولاد کے تھا اسواسطے اس بات کا یقین کلی نہ ہوا

بیان چوتھے جشن نوروز کا جلوس ہمایون سے

منگل کی رات چودھوین تاریخ ذیحجہ ۱۰۱۷ ایکہزار سترہ ہجری مین آفتاب نے برج حمل مین تحویل کی اور نوروز مبارک اور خوشی سے شروع ہوا جمعہ کو پانچوین تاریخ محرم ایکہزار اٹھارہ مین حکیم علی نے وفات پائی حکیم بے نظیر تھا علوم عربیہ کا خوب واقف میرے والد کے عہد مین قانون کی شرح بہت عمدہ اوسنے لکھی ہے مطلب اوسکا علم سے بھی زیادہ تھا جیسی صورت اوسکی سیرت ایسی عمدہ تھی مزاج اوسکا بدباطن اور شریر تھا اور بیسوین صفر کو مینے مزار خواجہ خضر کا جو خان عالم کا دیا ہوا تھا مین ایک سفید جبّرا کبوتر میرے روبرو لائے کہ کبھی ایسا سفید نہ دیکھا تھا تول مین ساڑھے تینتیس سیر کا ہوا اور پیر کے دن اونیسوین ربیع الاول کی مجلس میرے وزن قمری کی منعقد ہوئی میری والدہ کے گھر مین اور کچھہ زر اوسمین کا عورتون کو

جو جمع ہوئی تھین مینے تقسیم کرایا اور جب مجھپر ظاہر ہوا کہ واسطے انتظام دکن کے ایک شاہزادہ بھیجنا ضرور ہے تو اسواسطے مینے چاہا
کہ فرزند پرویز کو اودھر روانہ کرون اور حکم کیا کہ سامان اوسکی روانگی کا طیار کرکے ساعت تجویز کرین مہابت خان کو جو سرکوبی رانا
پر مقرر تھا اور بعضی مصلحت کے واسطے بلایا ہوا آیا تھا اسواسطے عبداللہ خان کو مینے خطاب فیروزجنگی کا دیکر اوسکی عوض رانا پر بھیجا اور
عبدالرزاق بخشی کو اوسکے ہمراہ کیا کہ سب لشکر کے منصبدارونکو حکم سناوے کہ اسکی متابعت کرین اسکا شکر و شکایت بہت مؤثر
جانین اور چوتھی جمادی الاول مین ایک کوہر خصی بکرا نذر کو لایا کہ بکری کی طرح اوسکے تھن بھی تھے اور ایک پیالے قہوہ کے برابر روز
دودھ دیتا تھا مینے اوسکے دودھ دینے سے کہ غذا عمدہ ہی نیک فال لی اور چھٹی تاریخ خورم پسر خان اعظم کو منصب دوہزاری ذات
اور ڈیڑھ ہزار سوار سے سرفراز کرکے حکومت ملک سورٹھہ پر کہ جوناگڑھ مشہور ہے بھیجا اور حکیم صدرا کو منصب پانصدی ذات اور
تیس سوار سے ممتاز کرکے مسیح الزمان کے خطاب سے نامور کیا اور سولوین تاریخ شمشیر مرصع راجہ مانسنگھہ کے واسطے بھیجی
بائیسوین کو بیس لاکھہ روپیہ کہ واسطے مدد خرچ لشکر دکن کے ہمراہ پرویز کے مقرر کیے تھے جدا ایک خزانچی کی تحویل مین سپرد کیے
اور پانچ لاکھہ روپی اور پرویز کے خرچ کو اوسمین داخل کیے اور بدھ کو چھبیسوین تاریخ جہاندار کہ بیٹے قطب الدین خان کوکہ کے ہمراہ
صوبہ بنگالہ مین مقرر ہوا تھا اگر ملازمت سے باریاب ہوا مجکو بخوبی معلوم ہوا کہ وہ مادرزاد مجذوب ہے چونکہ سلمان دکن کیطرف دل لگا ہوا
تھا اسواسطے غرہ جمادی الآخر مین امیرالامرا کو بھی اوس طرف مقرر کیا اور عطای خلعت اور اسپ سے سربلند کیا اور کرم چند پسر جگناتھہ کو
منصب دوہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے عزت دیکر پرویز کے ہمراہ کیا پھر چوتھی تاریخ تین سو ستر سوار احدی کمک لشکر کو
رانا کیطرف عبداللہ خان کے ساتھہ مقرر کیے اور اوسکو ایک سو گھوڑے سرکاری طویلے سے دیے کہ ہمراہ لے جاوے کہ جس
منصبدار اور احدی کو صلاح جانے دیوے پھر سترہوین کو ایک لعل ساٹھہ ہزار روپی کا مینے پرویز کو دیا اور ایک قطعہ لعل اور دو
موتی کہ چالیس ہزار روپیے کے ہونگے خورم کو مرحمت کیے اور اٹھائیسوین تاریخ جگناتھہ کو منصب پانچہزاری ذات اور تین ہزار
سوار سے سربلند کیا اور آٹھوین رجب رای جیسنگہ کو چار ہزاری منصب ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کرکے خدمت دکن پر
رخصت کیا پھر تاریخ نوین جمعرات کو شاہزادہ شہریار نے گجرات سے آکر ملازمت حاصل کی اور منگل کے دن چودھوین تاریخ فرزند پرویز
کو واسطے تسخیر ملک دکن کے رخصت کیا اور خلعت اور اسپ خاصہ اور فیل خاصہ اور شمشیر و خنجر مرصع عنایت کیا اور جو سوار و امرا کہ اوسکے ہمراہ
معین ہوئے تھے بقدر مرتبہ اور حال کے ہر ایک کو اسپ و خلعت اور فیل و شمشیر اور خنجر مرصع سے خوشدل و سرافراز کیا اور ہزار احدی
پرویز کے ساتھہ دکن کی خدمت پر بھیجے اور انھین دنون مین عرضی عبداللہ خان کی آئی کہ مینے پہاڑون کے سخت مقامون مین رانا
کا پیچھا کیا ہر چند ہاتھی اور اسباب اوسکا میرے ہاتھہ آیا پر رات کو پیادہ ہو کر پہاڑی سے نکل گیا لیکن جو مینے اوسکو ہر طرح
تنگ کیا ہے تو یقین ہے کہ عنقریب گرفتار ہو یا مارا جاوے اسواسطے مینے خان مذکور کو منصب پانچہزاری ذات سے سرفراز
کیا اور تسبیح موتیون کی قیمتی دس ہزار روپی کی پرویز کو دی اور جو ملک خاندیس اور برار پرویز کو پہلے سے عنایت ہوا تھا اسواسطے
قلعہ اسیر بھی اوسکو مرحمت کیا اور تین سو گھوڑے اوسکے ساتھہ مقرر کیے کہ جس احدی اور منصبدار کو مناسب جانے عنایت
کرے اور چھبیسوین کو سیف خان بارہہ ڈھائی ہزاری منصب ذات اور ساڑھے تیرہ سو سوار سے سرفراز ہو کر خدمت فوجداری
سرکار حصار پر مقرر ہوا اور دوشنبہ چوتھی شعبان کو ایک ہاتھی وزیر خان کو دیا اور جمعہ بائیسوین تاریخ کو مینے حکم دیا کہ
بنگ و بوزہ کہ جنس مفسدہ کی ہے بازارون مین نہ بکے اور جوسے بازی موقوف ہو ہر کوئی اس باب مین بہت تاکید جانے چھبیسوین
کو ایک شیر نر شیرخانہ خاصہ سے گاے سے لڑانے کو نکلوایا بہت لوگ تماشے کو آئے تھے چند جوگی بھی تھے وہ شیر بطریق

کھیل سے ایک برہنہ جوگی کیطرف گیا اور اوسکو گرا کر چڑھا اور جیسے مادہ سے جفتی کرتا ہے اسیطرح اوسپر ہلنے لگا اور کئی دن برابر یہی حرکت کی چونکہ یہ امر عجیب تھا اسواسطے لکھا گیا اور دوسری رمضان کو عنایت خان حسب التماس اسلام خان سے منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار سے ممتاز ہوا اور فریدون خان برلاس کو منصب ڈھائی ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے امتیاز بخشا اور ہزار تولہ سونا چاندی اور ہزار روپیہ دن تحویل آفتاب کے برج عقرب مین کہ جسکو ہندو سنکرانت کہتے ہین مینے صدقہ کیے اور اوسی مہینے مین دسوین کو ایک ہاتھی شاہ بیگ یوزی کو مینے مرحمت کیا اور اسلام الله عرب کہ مبارک نام حاکم درفول کے قریبون سے ہے بوجہ کسی توہم کے شاہ عباس کے پاس سے میرے پاس آیا مینے اوسکو منصب چارصدی ذات اور دو سو سوار سے سرفراز کیا اور پھر دوبارہ اور فوج کہ اوسمین ایک سو ترانوے منصب دار اور چھیالیس احدی تھے پرویز کے پیچھے دکن کو بھیجے اور پچاس اسپ اپنے ایک معتمد کے حوالے کیے کہ پرویز کو پہونچا دے اور تیرہوین تاریخ جمعہ کو یہ مضمون میری خاطر مین گذرا تھا اوسکو اس طرح مینے غزل مین لکھا

شعر من چون کنم کہ تیر غمت بر جگر رسد تا چشم ناسیدہ دگر بر دگر رسد بر آستانہ می خرامی مست تو عالمی بنواسپند میکنم کہ مبادا نظر رسد در وصل دوست ستم و در ہجر بے قرار دادا ازین غمی کہ مرا سر بسر رسد مدہوش گشتہ ام کہ بویم رہ وصال فریاد ازان زمان کہ مرا زین خبر رسد وقت نیاز و عجز جہانگیر ہر سحر امید آنکہ شعلہ نور اثر رسد

پھر یکشنبہ پندرھوین تاریخ پچاس ہزار روپیہ مظفر حسین مرزا کی لڑکی کی ساچق کے لیے اوسکے گھر مینے بھیجے اور یہ مظفر حسین پسر سلطان حسین مرزا ابن بہرام مرزا ابن شاہ اسمعیل صفوی ہے کہ فرزند خورم کے ساتھ اوس لڑکی کی منگنی کی تھی اور سترھوین کو مبارک خان شروانی کو منصب ہزاری ذات اور تین سو سوارون سے سرفراز کیا اور پانچہزار روپے اوسکو مرحمت کیے اور حاجی بے اوزبک کو چار ہزار روپے دیے اور بائیسوین تاریخ ایک لعل اور ایک موتی شہریار کو عنایت کیا اور لاکھ روپیہ مدد خرچ اون یکون کو کہ خدمت دکن پر مقرر تھے بھیجے اور دو ہزار روپے فرخ بیگ مصور کو کہ بے مثل ہے مرحمت کیے اور چار ہزار روپے باباحسن ابدال کے خرچ کو بھیجے اور ہزار روپے حوالے ملا علی احمد مہرکن اور ملا روزبہان شیرازی کے کیے کہ حضرت شیخ سلیم کے عرس مین اونکے روضہ مین صرف کرین اور ایک ہاتھی محمد حسین کاتب کو اور ہزار روپے خواجہ عبد اللطیف انصاری کو مرحمت کیے اور متصدیان دیوانی کو حکم کیا کہ منصب مرتضی خان کو مطابق پنجہزاری ذات اور سوار کے اعتبار کر کے جاگیر تنخواہ کی دین اور بہاری چند قانونگو کے بھتیجے کو آگرہ سے بھیجنے کا حکم دیا کہ ہزار پیادے زمینداران آگرہ سے نوکر رکھکے دکن مین پرویز کے پاس لے جاوے اور پانچ لاکھ روپے پرویز کی مدد خرچ کو مقرر کیے اور جمعرات چوتھی شوال کو اسلام خان منصب پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز ہوا ابو البی اوزبک کو منصب ڈیڑھ ہزاری اور ظفر خان کو منصب ڈھائی ہزاری عنایت ہوا اور دو ہزار روپے بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ اور ہزار روپے پہلوان مصر کو مرحمت ہوے اور مینے حکم کیا کہ نقارہ اوسکو ملا کرے جسکا منصب سہ ہزاری یا زیادہ ہو اور پانچہزار روپے اپنے نذرون سے واسطے تعمیر پل باباحسن ابدال اور وہان کی عمارت کے حوالہ ابو الوفا پسر حکیم ابو الفتح کے کیے کہ اپنے اہتمام سے وہان کا پل اور عمارت بنوا دے اور ہفتے کو تیرہوین تاریخ چار گھڑی دن رہے سے چاندگہن ہونا شروع ہوا یہان تک کہ پانچ گھڑی رات گئے تک سب سیاہ ہو گیا سو اوسکی دفع نحوست کو مینے آپکو سونا چاندی اور پارچہ غلہ مین تولا اور ہاتھی گھوڑے وغیرہ تصدق کیے یہ سب مال پندرہ ہزار روپے کا ہوا اور سب فقیرون کو بٹوا دیا پچیسوین تاریخ راجہ جگت سنگہ کی لڑکی میری خدمتگاری مین دی مینے بعد قبول محل مین داخل کی اور میر فاضل بھتیجے میر شریف کو کہ فوجدار موضع لہ وغیرہ کا تھا ایک ہاتھی عنایت کیا اور عنایت الله کو خطاب عنایت خانی کا دیا اور چہارشنبہ غرہ ذیقعدہ مین بہاری چند منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور ایک قبضہ کھپوہ مرصع فرزند خورم کو عنایت کیا اور سلام بیگ کہ میری طرف سے خانخانان کے

سنکرانت تحویل آفتاب کی برج عقرب مین

درفول نام ایک مقام ایران مین ہے

پاس دکن مین کچھہ پیغام لیگیا تھا ان دنون مین لوٹ آیا اور ایک لعل اور دو موتی قیمتی بیس ہزار روپے کے خانخانان کے بھیجے ہوے
مجھے نذر کیے اور میر جمال الدین حسین برہان پور سے حسب الطلب آکر حاضر ہوا اور دو ہزار روپے شجاعت خان دکھنی کو عنایت
کیے چھٹی تاریخ پہلے پرویز کے بھیجنے سے برہان پور مین خانخانان کی عرضی مع عرایض اور امرا کے آئی کہ دکھنی جمع ہوکر
مقام فساد مین ہین جب مینے جانا کہ باوجود روانگی پرویز کے ابھی وہان حاجت اور کمک کی ہے اسواسطے چاہا کہ خود اوسطرف روانہ
ہوون اور آصف خان کی عرضی سے بھی میرا جانا اودھر مناسب معلوم ہوا اور عادل خان بیجاپوری نے لکھا کہ اگر کوئی معتمد سرکاری
یہان آوے تو کچھہ ضروری باتین اوس سے کہلا بھیجون امید ہے کہ اوسمین درستی ان لوگون کی ہو اسواسطے مینے اپنے امرا سے
اودھر جانے کی صلاح کی کہ ہر شخص اپنی راے ظاہر کرے فرزند خانجہان نے عرض کیا کہ باوجود اتنے امیرون کے کہ دکن لینے
کو گئے ہین خود حضرت کا جانا اودھر ضرور نہین اگر حکم ہو تو مین شاہزادے کے پاس جاکر اس خدمت کو پورا کرون انشاء اللہ تعالی
بخوبی انجام ہووے گا اور سب نے یہی صلاح پسند کی ہر چند مین اوسکی جدائی نچاہتا تھا لیکن اس بڑی مہم پر رخصت دی اور فرمایا بعد
درستی جلد آنا ایکسال سے زیادہ نرہنا سنگل کو اٹھارہوین ذیقعدہ کی کہ دن اوسکی روانگی کا تھا خلعت خاصہ مع نادری اور خاصہ گھوڑا مع زین
مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ ہاتھی مینے اوسکو مرحمت کر کے نشان ونقارہ دیا اور فدائی خان کو کہ میر مخلص تھا گھوڑا اور مدد خرچ
وخلعت دیکر منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ ممتاز کیا اور خانجہان کے ساتھہ اسکو اسواسطے مقرر
کیا کہ اگر حسب الطلب عادل خان کے اوسکے پاس کسیکو وکیل کر کے بھیجے تو اسکو بھیجے اور لنکو پنڈت کو کہ میرے والد کے عہد
مین عادل خان کیطرف سے ہدایا اور پیشکش لیکر آیا تھا اسکو بھی خانجہان کے ہمراہ رخصت کیا اور اسپ وخلعت اور نقد عنایت
کیا اور جو امرا اور سپاہ کہ عبداللہ خان کے ساتھہ رانا کی تنبیہ کو معین ہوئی تھی مثل راجہ نرسنگھہ دیو اور شجاعت خان اور راجہ
بکرماجیت وغیرہ اونمین سے پانچہزار سوار کو فرزند خانجہان کی کمک پر مقرر کیا او معتمد خان کو بتاکید بھیجا کہ ان لوگون کو لیجا کر
اوجین مین خانجہان کے پاس کرآوے اور دری خانہ کے لوگون سے کچھہ سات ہزار سوار مثل سیف خان بارہہ اور حاجی
بے اوزبک اور اسلام اللہ عرب بھتیجا مبارک عرب کا کہ ملک جوترہ اور دورقول اوسکے تصرف مین تھا اور دوسرے منصبدار اور
اہل قرب اوسکے ہمراہ گئے اور رخصت کے وقت ہر ایک کو اضافہ منصب اور خلعت اور مدد خرچ سے سرفراز کیا او محمدی بیگ
کو بخشی لشکر کا کر کے دس لاکھہ روپیہ مقرر کیے کہ ہمراہ کراوین اور پرویز کو خاصہ گھوڑا اور خانخانان اور باقی امیرون کو کہ وہان
مقرر تھے خلعت دیے اور بعد درستی ان امور کے بقصد شکار مین شہر سے باہر گیا اور ہزار روپیہ میر علی اکبر کو دیے اور چونکہ فصل
ربیع تھی بخیال اسکے کہ مبادا اسپاہ سے کھیت خراب ہو جاوین تعلقہ دارونکو مع یکون کے مقرر کیا کہ زراعت کی حفاظت کرین اور
جسکی زراعت روند جاوے اوسکا صرف شاہی خزانے سے دلاوین اور دس ہزار روپے خانخانان کے لڑکے کو اور ہزار
روپیہ عبدالرحیم خر کو اور ہزار بقا چاہی دکنی کو بطریق مدد خرچ عنایت کیے اور بارھوین کو خنجر خان عبداللہ خان کا بھائی مع اصل واضافہ
منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے اور بہادر خان دوسرا بھائی اوسکا منصب تین صدی ذات اور تین سو سوارون
سے سرفراز ہوے اوسدن دو ہرن اور ایک ہرنی شکار ہوئی تیرہوین تاریخ خاصہ گھوڑا خانجہان کو مرحمت کیا کہ دکن مین بھیجا
جاوے اور بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت ہوے اور پانچہزار روپیہ مدد خرچ دیکر
خانجہان کے ساتھہ مین دکن کی نوکری پر روانہ کیا اور اوسدن دو ہرن اور تین ہرنی شکار ہوئین چودہوین چہارشنبہ کو ایک مادہ
نیل گاو اور ایک کالا ہرن مینے بندوق سے مارا پندرہوین کو ایک مادہ نیل گاو اور ایک چکارہ بندوق سے مارا اور سولہوین کو دو لعل

اور ایک موتی جہانگیر قلی خان کا گجرات سے اور ایک افیون دان مرصع بھیجا ہوا مقرب خان کا بندر کھمبایت سے میرے ملاحظے مین گذرا
بیسوین تاریخ کو ایک شیرنی اور ایک نیل گاؤ مینے بندوق سے ماری اوس شیرنی کے ہمراہ دو بچے بھی تھے لیکن جھاڑی مین
چھپ گئے مینے کہا اونکو ڈھونڈھ کر لاوین جب مین منزل پر آیا ایک بچہ اوسکا فرزند خورم نے لا کر نذر کیا اور دوسرا بچہ دوسرے دن مہابتخان
پکڑ لایا اور بائیسوین کو مینے ایک نیل گاؤ ملا کر بندوق مارنا چاہا تھا کہ اوسکے سامنے ایک اردلی اور دو کہار آ گئے وہ بھڑک کر بھاگ گیا
مینے غصے سے اوس اردلی کو مروا ڈالا اور کہارون کے پاؤن کٹوا کر گدھون پر سوار کر کے لشکر کے گرد پھرایا کہ پھر کوئی ایسا کام
نکرے لیکن پیچھے بہت پچتایا پھر گھوڑے پر سوار ہو کر باز وجرہ کا شکار کرتا ہوا منزل کو آیا پچیسوین ایک بڑا نیل گاؤ دلیر اولی سکندر
بندوق سے مینے مارا اور اوسکو خوش ہو کر منصب تین صدی ذات اور پانسو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کیا جمعہ کو
چوبیسوین تاریخ صفدر خان نے صوبہ بہار سے آکر سعادت بار یابی حاصل کی اور ایک سو اشرفی نذر اور ایک شمشیر عمدہ اور پانچ
مادہ فیل اور ایک ہاتھی نر پیشکش کیے مینے اون مین سے نر ہاتھی پسند کر لیا اور اوسیدن یادگار خواجہ سمرقندی نے بلخ سے آکر
ملازمت حاصل کی اور ایک کتاب تصویر دار کی اور چند اسپ اور دوسرے تحفے پیشکش کیے مینے اوسکو خلعت سے ممتاز کیا
اور چارشنبہ چھبیسوین ذیحجہ کو معز الملک کہ بخشیگری لشکر سے جو سرکوبی رانا کو گیا تھا موقوف ہو کر خراب و خستہ بحالت بیماری ملازمت سے
سرلبند ہوا اٹھائیسوین تاریخ عبد الرحیم خر کی تقصیرین کہ بجرم رفاقت و ہمراہی خسرو کے گدھے کی کھال پہنا کر قید کیا تھا معاف
کر کے منصب یوزباشی اور بیس سوارون سے سرفراز کیا اور حکم کیا کہ کشمیر مین جا کر وہان کے بخشی کے ساتھ ہمراہیان قلیچ خان
او باقی جاگیر دارون اور احدیون کو خوب دیکھکر فرد واقعی اونکی لکھ لاوے اور انھین دنون کشور خان ولد قطب خان نے
قلعہ رہتاس سے آکر سعادت خدمت اور کورنش کی حاصل کی

پانچوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

اتوار کو چوبیسوین ذیحجہ کے بعد دوپہر اور تین گھڑی دن کے آفتاب نے خانہ حمل مین کہ دار الشرف اوسکا ہے تحویل کی مینے
مقام پاک پھل پرگنہ باڑی مین مجلس نوروز کی آراستہ کی اور مثل اپنے والد کے تخت پر بیٹھا اور صبح کو نوروز کے دن مطابق غرہ ماہ
فروردی کے وہین دربار عام کیا سب امرا لوازم سلام کو آئے اور مبارکبادی دینے لگے پیشکشین بعضے امیرون کی ملاحظے سے گذرین
خان اعظم نے ایک موتی چار ہزار روپے کا پیش کیا اور میران صدر جہان نے اٹھائیس شکاری پرند مثل باز وجرہ وغیرہ مع اور تحفون
کے نذر کیے مہابت خان نے دو صندوقچے فرنگستان کے بلوری پیش کیے کہ بسبب صفائی کے جو اون مین رکھین باہر سے معلوم
ہوتا تھا کشور خان نے بائیس ہاتھی نر و مادہ نذر کیے اسیطرح ہر کسی نے موافق اپنے نذر اور پیشکش کیے لشکر اسد پسر فتح اسد تربیت کی
اون نذرون کی تحویلداری پر مقرر ہوا اور سارنگدیو کو کہ پرویز اور امرا کے پاس فرامین لیجانیکو لشکر دکن مین مقرر ہوا تھا مینے
تبرک خاصہ سے اوسے سرلبند کیا اور شیخ حسام الدین پسر غازی خان بدخشی کو کہ فقیری اختیار کی تھی ہزار روپیہ اور دو شالہ بھیجا نوروز کے
دوسرے دن مین شکار کو سوار ہوا اور دو شیر اور ایک شیرنی ماری جو بیگئے او تر کر شیرون سے لپٹ گئے تھے مینے اونکو انعام دیکر مواہیانہ
زیادہ کیا پھر تاریخ چھبیسوین سے چند دنون نیل گاؤ کا شکار کیا جب ہوا مین گرمی پیدا ہوئی اور آگرہ مین آنیکی ساعت قریب
آئی تو مینے روپ باس مین آکر مقام کیا اور چند روز ہرنون کا شکار کھیلا شنبہ کو غرہ محرم سنہ ایکہزار اکیس ہجری مین روپ خواص خان
کہ روپباس آباد کیا ہوا تھا پیشکش آراستہ کر کے نذر گذرانی مجکو جو پسند آیا تھا لیا اور باقی اوسیکو بطریق انعام کے دیا اور انھین دنون
مین بایزید بنگلی اور اوسکے بھائی جو بنگالہ سے آئے تھے دربار مین سعادت سلام سے مشرف ہوے اور سید آدم بارہہ ولد

سید قاسم کا بھی جو احمدآباد گجرات سے آیا تھا باریاب ہوا اور ایک ہاتھی نذر کیا اور مینے فوجداری صوبہ ملتان کی تاج خان سے لیکر ابول بے
اوزبک کو مرحمت کی پھر دوشنبہ کو مینے منڈاکر باغ مین جو شہر سے قریب تھا آکر نزول کیا اور فجر کو ایک پہر دو گھڑی دن چڑھے موافق ساعت
نجوم کے شہر کیطرف چلا آبادی کے قریب تک گھوڑے پر سوار تھا اور شہر مین ہاتھی پر سوار آیا کہ لوگ میرے دیکھنے کے منتظر ہین
اور دونون طرف روپیہ بانٹتا ہوا دوپہر کو شہر مین داخل ہوا اور حکم دیا کہ موافق نوروز کے دیوان خانہ سجاوین بعد آرایش کے مین اوسمین
جاکر بیٹھا اور خواجہ جہان پہلے جو پیشکش لایا جو کچھ مجکو قسم جواہر اور اسباب سے پسند آیا لے لیا اور باقی اوسکو انعام مین دیا اور مینے حکم
دیا تھا کہ شہر مین چل کر مجسے عرض کرین کہ اس مدت مین اتنے جانور شکار ہوے اسواسطے مجھسے لوگون نے عرض کی کہ چھپن ۵۶ دنون
مین سات شیر اور ستر نیل گاؤ نر و مادہ اور اکیاون ۵۱ ہرن نر سیاہ اور بیاسی ۸۲ مادہ ہرن و نرکوہی وغیرہ اور ایکسو اونتیس ۱۲۹ کلنگ و طاوس
و سرخاب وغیرہ اور ایکہزار اکتیس مچھلی جملہ ایکہزار تین سو باسٹھ جانور چرند و پرند و دریائی شکار ہوے ساتوین تاریخ جمعہ کو مقرب خان
نے بندر کھنبایت اور سورت سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی جواہرات اور سامان مرصع اور برتن سونے چاندی فرنگستان
کے اور دوسرے نفیس تحفے اور لونڈی غلام حبشی اور عربی گھوڑے اور ہر قسم کی چیزین عمدہ لایا تھا چنانچہ ڈھائی مہینے مین اوسکی سب چیزین
ملاحظۂ خاص مین ہوئین اور اکثر پسند آئین اور انھین دنون مین صفدر خان کو کہ منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے سرفراز تھا پانصد
پانسو ذات اور دوسو سوارون سے مینے ممتاز کیا نشان دیکر سربلند کیا اور اوسکی اگلی جاگیر پر رخصت کیا اور کشور خان اور فریدون خان
برلاس کو بھی علم مرحمت کیا اور ایک ہاتھی فوج کا واسطے افضل خان کے اونکے بیٹے بشوتن کے حوالے کیا کہ اپنے والد کے پاس
لیجاوے اور خواجہ حسین کو کہ حضرت معین الدین چشتی کی اولاد سے ہین خرچ ششماہی ہزار روپے دیے او کتاب زلیخا خوشخط ملا میر علی مصور کی
لکھی ہوئی سنہری جلد کی خانخانان نے بطریق پیشکش کے بھیجی ہزار اشرفی قیمت کی تھی اوسکے وکیل معصوم نے نذر کی اور روز شرف
آفتاب تک ہمیشہ نذرین امیرون کی ملاحظے سے گذرتی رہین اونمین سے جو پسند آئین اونکو مین قبول کرتا تھا باقیون کو واپس کر دیتا
پنجشنبہ تیرہوین کو او نیسوین فروردین کی کہ دن شرف آفتاب کا تھا مجلس جشن مرتب کرکے چیزین نشہ کی مینے جمع کرائین اور حکم
کیا کہ نوکرون مین سے جسکو جو مطلوب ہو کھاوے اکثرون نے شراب اور کسی نے مفرح اور کسی نے افیون کھائی اور مجلس عمدہ
ہوئی جہانگیر قلیخان نے ایک تخت گجرات سے نئے طور کا بھیجا تھا ملاحظے سے گذرا اور اوس روز جہانگیر کو مینے نشان مرحمت کیا اور
مینے اول جلوس مین حکم کیا تھا کہ کوئی خواجہ سرا نکیا کرے اور اونکی خرید و فروخت موقوف ہو اور جو ایسا کرے گا وہ گنہگار ہوگا اندنون
افضل خان نے کئی گنہگارون کو صوبہ بہار سے بھیجا کہ اونھون نے یہ کام کیا تھا مینے اون سبکو دائم الحبس کیا اور جمعرات کی
شب کو بارہوین تاریخ ایک عجیب قصہ پیش آیا کہ چند قوال دہلی کے میرے روبرو گا رہے تھے اور سیدی شاہ کو فقیرون کیطرح
حال آرہا تھا اور یہ بیت حضرت امیر خسرو کی پڑھی جاتی تھی ؎ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہے ٭ من قبلہ راست کردم برسمت کج کلاہے
کہ ناگاہ ملا احمد علی مہرکن کہ اپنے فن مین بے مثل اور خلیفہ اور خدمتگار قدیم میرا تھا اور مینے لڑکپن مین اوسکے باپ سے پڑھا
تھا سامنے سے آیا اور بولا مینے اپنے باپ سے سنا ہے کہ ایکدن حضرت شیخ الشیوخ نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز ٹوپی ٹیڑھی
سر پر رکھے ہوے کنارہ جمنا پر ایک کوٹھے سے ہندوون کی عبادت کا تماشا دیکھ رہے تھے اس حال مین وہان امیر خسرو تشریف
لائے حضرت شیخ موصوف نے اون سے فرمایا کہ اس قوم کو دیکھتے ہو اور یہ مصرع زبان سے فرمایا ؎ ہر قوم راست
راہی دینی و قبلہ گاہے ٭ امیر خسرو نے بے تامل یہ دوسرا مصرع حضرت شیخ کیطرف اشارہ کرکے پڑھا ٭ من قبلہ راست کردم
برسمت کجکلاہے ٭ غرض جب اوس ملا نے یہ بات کہی اور مصرع اخیر کا یہ کلمہ کہا کہ برسمت کج کلاہی تو اوس کا حال بدلگیا اور بیہوش

ہوکر گر پڑا مین اوسکے گرنے سے گھبراکر اوسکے سر پر کھڑا ہوا لوگون نے صرع یعنی مرگی کا گمان کیا جو طبیب حاضر تھے گھبرا کر
نبض دیکھنے لگے اور دوائین منگوائین اور ہرچند کوششین کین فائدہ نہوا وہ پہلے ہی گرنے کے وقت تمام ہوگیا تھا لیکن
بدن کی گرمی سے خیال حیات کا تھا تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ مرچکا ہی آخر اوسکی لاش اوٹھاکر اوسکے مکان پر لے گئے مینے
ایسی موت جب تک نہ دیکھی تھی مینے بہت خرچ اوسکے دفن و کفن کا اوسکے بیٹون کے پاس بھیجا فجر کو اوسکی لاش دہلی کی طرف
لے گئے کہ اوسکے بزرگون کے مقبرے مین دفن کرین جمعہ کو اکیسوین[21] تاریخ کشور خان کہ ڈیڑھ ہزاری منصب رکھتا تھا منصب
دو ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز ہوا اور بعنایت عراقی گھوڑے طویلہ خاص اور خلعت اور فیل خاصہ سے کہ بخت حبیب نام تھا
ممتاز ہوا اور خدمت فوجداری ملک اوچھہ کی اوسکے نامزد کی اور اوس ملک کے سرکشون کی تنبیہ کو روانہ کیا اور بایزید بنگلی کو
بھی خلعت اور اسپ سے ممتاز کرکے مع اوسکے بھائیون کے کشور خان کے ہمراہی مین روانہ کیا اور خاص ہاتھیون مین سے ایک ہاتھی عالم
گمان نام حبیب اللہ کے ہمراہ راجہ مانسنگھ کیواسطے بھیجا اور کیشو داس مارو کو ایک خاصہ گھوڑا بنگالہ مین بھجوایا اور عرب خان جاگیردار جلال آباد
کو ایک مادہ فیل عنایت ہوئی اور انھین دنون مین افتخار خان نے ایک عمدہ ہاتھی بنگالہ سے بطریق پیشکش بھیجا مینے پسند کرکے خاصہ ہاتھیون مین اوسکو
داخل کیا اور احمد بیگ خان کہ لشکر بنگش کی سرداری پر مقرر تھا باعث نیک خدمتی کے مع اپنے فرزندون کے اضافہ منصب سے سرفراز ہوا پہلے خاص
منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا تھا پانسو اور اضافے کے اوسکو مرحمت کیے اور ایک تختی سونیکی مرصع کار واسطے سرپیچ
پرویز کے کہ لعل و مروارید سے بنوائی تھی اور اکیس ہزار روپیہ قیمت اوسکی تھی خانجہان کے پاس ہمراہ حبیب اللہ پسر سربراہ خان کے برہانپور
کیطرف مینے بھیجی اور انھین دنون مین مجھکو ظاہر ہوا کہ کوکب پسر قمر خان کا ایک سناسی سے ملکر اوسکا معتقد ہوا ہی اور اوسکی کفریہ باتون کو دلسے
قبول کرکے عبد اللطیف پسر نقیب خان اور شریف اپنے چچازاد بھائی کو گمراہی مین اپنے شریک کیا ہی بعد کھلنے اس بھید کے جب اونکو ڈرایا تو
سب واہیات باتین بیان کردین کہ اونکا ذکر مکروہ معلوم ہوتا ہی لیکن مینے واسطے تنبیہ و تادیب کے کوکب اور شریف کو بعد زدوکوب کے قید کیا اور
عبد اللطیف کو ایک سو کوڑے روبرو مارے اور یہ تنبیہ خاص بپاس حفظ شریعت کے مین عمل مین لایا کہ اور جاہل پھر ایسی باتون کی ہوس نکرین
اور دوشنبہ کو چوبیسوین تاریخ معظم خان دہلی کی طرف روانہ ہوا تا وہان کے مفسدون کو سزا دے اور شجاعت خان دکھنی کو دس ہزار روپے مرحمت
ہوے اور شیخ حسین درشنی کو کہ واسطے لے جانے فرمانون اور عنایتون کے امراے بنگالہ کیطرف مقرر ہوا تھا رخصت کیا اور اسلام خان کو اوسکی
حسن خدمت کے باعث سے منصب پنجہزاری ذات اور سوار اور خلعت خاص سے سرفراز کیا اور کشور خان کو بھی خلعت خاص دیا اور راجہ کلیان کو
اسپ عراقی عنایت کیا اسیطرح سب امرا کو خلعت اور کئی گھوڑے عنایت کیے اور فریدون برلاس کو کہ منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور تیرہ[13] سو
سوارون سے سرفراز تھا دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوارون سے ممتاز کیا اور شب دوشنبہ غرہ ماہ صفر کو باعث غفلت خدمتگارون کے
آتش عظیم خواجہ ابو الحسن کے گھر مین لگی اور اوسکے بجھانے تک بہت اسباب اوسکا جل گیا مینے اوسکی خاطرداری اور جبر نقصان کو چالیس ہزار روپے
عنایت کیے اور سیف خان بارہہ والے کو کہ میرا پروردہ تھا نشان عنایت کیا اور معز الملک دیوان کابل کو دو صدی ذات اور پچاس سوار
اوسکے اگلے منصب پر کہ ہزاری ذات اور دو سو پچاس سوارون کا تھا بڑھاکر رخصت کیا اور دوسرے دن پھول کٹارہ مرصع بیش
قیمت جواہرون سے خانجہان کو دیکر برہانپور کیطرف بھیجا اور چونکہ انھین دنون ایک بیوہ نے مجھسے مقرب خان پر نالش کی کہ
اسنے بندر کھمبایت مین میری لڑکی زور سے پکڑ کر اپنے گھر مین رکھی تھی جب مینے طلب کی تو کہا وہ اپنی موت سے مرگئی
اور مینے واسطے اس بات کے تحقیق کا حکم دیا بہت محنت سے اوسی کے ایک نوکر کہ باعث اس فساد کا ہوا تھا پتا لگا کر مینے
سیاست جاری کی اور آدھا منصب مقرب خان کا کم کرکے اوس بیوہ کو دیا کہ اپنی معاش مین صرف کرے اور خرچ دیکر رخصت

کیا پھر یکشنبہ کو ساتوین تاریخ قران خمس واقع ہوا مینے صدقات مین سونا اور چاندی اور باقی فلزات اور حیوانات نکالکر مقرر کیا کہ فقیر
اور محتاجون کو اکثر ممالک محروسہ مین بٹوا دین اور شب دوشنبہ کو آٹھوین تاریخ مین شیخ حسین سرہندی اور شیخ مصطفی کو کہ فقیرہ اونکی درویشی
اورکیفیت حالت کا معروف و مشہور تھا بلاکر ملاقات کی مجلس سماع مین اونکے ساتھ کیفیت حاصل ہوئی اور بعد تمام صحبت کے انکو
بہت زر دیکر رخصت کیا اور جو مرزا غازی بیگ ترخان نے مکرر واسطے سامان قلعۂ قندھار اور ساہیانہ قندہارون کی عرضداشت بھیجی تھی
اسواسطے مینے حکم دیا کہ دولاکھ روپیہ خزانہ لاہور سے قندھار کو بھیجدین اور اونیسوین اردی بہشت مطابق چوتھی صفر کو پانچوین سن
جلوس سے پٹنہ مین کہ دار الامارت صوبۂ بہار کا ہی عجیب حادثہ واقع ہوا کہ افضل خان حاکم وہان کا گورکھپور کو کہ اوسکی جاگیر مین نیا مقرر ہوا تھا
اور پٹنہ سے ساٹھہ کوس کی مسافت پر تھا جانے لگا اور شہر و قلعہ حوالہ شیخ بنارسی اور غیاث زین خان دیوان اوس صوبہ کو
مع باقی منصبدارون کے کرکے اس گمان پر کہ اس اطراف مین کوئی دشمن نہین خوب بندوبست شہر و قلعہ کا نہین کیا اتفاق سے
اونھین دنون ایک مجہول شخص قطب نام اوجہیہ کا کہ فتنہ و فساد سے بھرا تھا بلباس درویشی شہر اوجہیہ مین کہ پٹنہ کے پاس ہی
آیا اور وہان کے مفسدون اور شریرون سے ملکر ظاہر کیا کہ مین شہزادہ خسرو ہون قید سے بھاگ کر آیا ہون اگر میری ہمراہی اور
مددگاری کرو تو بعد اپنی ترقی کے تم سبکو مدار اپنی سلطنت کا کرونگا غرضکہ ایسی باتون سے اونکو بہلا کر متفق کیا اور گرد اپنی آنکھ کے
داغ کا نشان دکھلا کر یون ظاہر کیا کہ یہ نشان کٹوری کا ہی جو قید خانے مین میری آنکھون پر کسی تھین اس فریب سے بہت سوار و پیادے جمع کرلیے
اور سن لیا تھا کہ افضل خان پٹنہ مین نہین ہی اسبات کو غنیمت جانکر دوڑے اور یکشنبہ کو دو تین گھڑی دن چڑھے شہر مین داخل ہوکر
سیدھے طرف قلعہ کے گئے شیخ بنارسی یہ سنکر بے تاب دروازے پر دوڑتا آیا لیکن چونکہ دشمن پہونچ گئے تھے فرصت دروازہ
بند کرنیکی ندی آخر گھبراکر مع غیاث زین خان کھڑکی سے نکلکر گنگا مین کشتی پر سوار ہوے کہ افضل خان کے پاس جاوین اوفسد بخوبی
قلعہ مین آکر سب مال و اسباب افضل خان کا مع خزانہ بادشاہی اپنے صرف مین لائے پھر اکثر بدمعاش وہان کے بھی اون سے مل گئے جب
یہ خبر افضل خان نے گورکھپور مین سنی اور شیخ بنارسی اور غیاث زین خان براہ دریا وہان پہونچے تو بعضے شہر سے لوگون کے خط گئے
کہ یہ شخص حقیقت مین خسرو نہین ہی تب افضل خان نے کرم و فضل آلہی پر تکیہ کرکے میرے دولت و اقبال کے بھروسے پر بلا توقف اون
مفسدون کیطرف کوچ کیا اور پانچ دن مین پاس پٹنہ کے پہونچا جب افضل خان کے آنیکی خبر اوس حرامزادے نے سنی تو قلعہ کو اپنے
ایک معتمد کے حوالے کرکے خود مع سوار و پیادہ چار تھوک بناکر اوسکے مقابلے کو باہر آیا غرضکہ دونون مین پن پن ندی پر لڑائی شروع
ہوئی تھوڑی دیر مین اونکی جماعت متفرق ہوگئی اور وہ خود گھبراکر اپنے تھوڑے لوگون سے پھر قلعے مین آیا لیکن افضل خان اوسکے
پیچھے ایسا ملا آیا کہ اوسکو فرصت دروازہ بند کرنیکی نہوئی تو وہ گھبراکر افضل خان کے مکان مین آیا اور اوسکے اندر سے تین پہر تک لڑا
اور تیرون سے قریب تیس آدمیون کے افضل خان کے ہمراہیون سے مارے اور جبکہ اوسکے ساتھ والے مارے گئے تو عاجز ہوکر
افضل خان سے امان لیکر باہر نکل آیا لیکن افضل خان نے فساد مٹانیکو اوسے اوسیدن مار ڈالا اور اوسکے چند ہمراہیون کو کہ زندہ
پکڑا تھا مقید کیا جب مینے یہ اخبار پڑھے تو شیخ بنارسی اور غیاث زین خان اور باقی امرا کو کہ حفاظت قلعہ اور شہر مین مورد قصور
ہوے تھے آگرہ مین بلوایا اور حکم دیا کہ سبکے سر اور داڑھیان منڈوا کر اور اوڑھنیان اوڑھا کر گدھون پر سوار کرین اور گرد شہر اور بازار مین پھرائین
کہ اورون کو عبرت اور خیال ہو اور جب انھین دنون مین مکرر عرضیان پرویز اور سب امرا متعینۂ دکن کی آئین کہ عادل خان بیجاپوری
عرض کرتا ہی کہ میر جمال الدین حسین انجو کو کہ سب امرا دکن اوسکے قول و فعل پر اعتماد رکھتے ہین میرے پاس بھیجدین کہ وہ یہان سب
امیرون سے ملکر اونکے دلون سے خوف و دہشت دور کرے اور بصلاح عادل خان کے کہ طریقہ دولت خواہی کا اوسنے اختیار کیا ہی

صورت پسندیدہ نکالے کہ تفرقہ اور وحشت وہان کے لوگون کا جاتا رہے تو عین مناسب اور بجا ہی کہ وہ اون سبکو جاکر عنایات و نوازشات
شاہی کا امیدوار کرے اسواسطے مینے میر مشار الیہ کو سولوین تاریخ رخصت کیا اور اوسدن دس ہزار روپی بطریق انعام اوسکو عنایت
کیے اور تاسم خان کے منصب سابق پر کہ ہزاری ذات اور پانسو سوارون کا تھا بسبب اس بات کے کہ اپنے بھائی اسلام خان
کی کمک کو بنگالہ کیطرف جاوے پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اور انھین دنون واسطے گوشمالی بکرماجیت زمیندار ملک
باندھو کے کہ باغی ہوگیا تھا مہاسنگھ کو جو پوتا راجہ مانسنگھ کا ہی مینے معین کیا کہ وہان جاکر مفسدون کو اوس ملک سے نکال دیوے
اور جو جاگیر راجہ بکرماجیت کی اوسطرف ہی اوسپر اپنا قبضہ کرلے اور بیسوین تاریخ ایک ہاتھی مینے شجاعت خان دکھنی کو عنایت
کیا اور حاکم جلال آبادی نے جو حال خرابی وہان کے قلعہ کا چند بار عرضیون مین لکھا تھا اسواسطے مینے حکم دیا کہ خزانہ لاہور سے جسقدر اوس
قلعے کے تعمیر مین صرف ہولیجا کر درست کرے اور چونکہ افتخار خان نے بنگالہ مین خدمتین عمدہ کین بتقریب اسکے بموجب التماس صوبہ دار
وہان کے مینے افتخار خان کے اگلے منصب پر کہ ڈیڑھ ہزاری تھا پانسو اور زیادہ کیے اور اٹھائیسوین [28] تاریخ عرضداشت عبد اللہ خان
فیروز جنگ کی بیچ سفارش بعضے کارگزار نوکرون کے کہ اوسکے ساتھ رانا کی جنگ مین گئے تھے ملاحظے سے گذری چونکہ سب سے
پہلے کارگزاری اور حسن خدمت غزنین خان جالوری کی لکھی تھی اسواسطے مینے اوسکے اگلے منصب پر کہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور
تین سو سوارون کا تھا پانسو ذات اور چارسو سوار بطریق اضافہ کے زیادہ کیے اور اسیطرح لائق ہر ایک کے زیادتی منصب سے
پرورش فرمائی اور دولت خان کہ واسطے لانے تخت سنگ سیاہ کے الہ آباد کو گیا تھا چارشنبہ چوتھی ماہ مہر کو اوسکو ہمراہ لاکر باریاب
ملازمت کا ہوا اور تخت کو کمال حفاظت سے لایا عجیب عمدہ تخت ہی کہ نہایت سیاہی سے چمکتا ہی اکثر لوگ کسوٹی کا کہتے ہین طول اوسکا
گرہ کم چار گز ہی اور عرض دو گز ڈیڑھ طسو حجم تین طسو کا مینے اوسکے کنارون پر سنگتراشون سے عمدہ اشعار لکھوائے اور پائے بھی اسیطرح کے پتھر سے
بنوا کر لگائے اور اکثر اوسپر بیٹھا کرتا ہون اور عبد السبحان کہ بسبب بعضے تصورون کے مقید تھا جب اوسکا بھائی خان عالم قبل خدمت کا
ہوا تو مینے اوسکو چھوڑ کر منصب ہزاری ذات اور چارسو سوارون سے سرفراز کیا اور صوبہ الہ آباد کی فوجداری پر مقرر کرکے جاگیر قاسم خان
کی جو بھائی اسلام خان کا ہی اوسکو مرحمت کیے اور تربیت خان کو فوجداری سرکار الور پر روانہ کیا بارھوین [12] تاریخ عرضداشت خانجہان کی آئی
کہ خانخانان حسب الارشاد مہابت خان کے ساتھ روانہ درگاہ والا کا ہوا ہی اور میر جمال الدین حسین کہ واسطے جانے بیجاپور کے جناب عالی
سے مقرر ہوے تھے سو وہ برہانپور سے عادل خان کے وکیلون کے ہمراہ بیجاپور کو روانہ ہوے اور اکیسوین تاریخ مرتضے خان کو
صوبہ دار پنجاب کا کہ سب ممالک محروسہ مین سے بڑا صوبہ ہی مقرر کرکے شال خاصہ عنایت کی اور تاج خان صوبہ دار ملتان کو کابل کی
حکومت پر مقرر کیا اور اوسکے اگلے منصب پر کہ تین ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوارون کا تھا پانسو سوار مینے اور زیادہ کیے
اور عبد اللہ خان فیروز جنگ کی سفارش سے رانا شنکر کا بیٹا بھی اضافہ منصب سے سرفراز ہوا اور مہابت خان کہ اول سے واسطے
تحقیق جمعیت امراے مقررہ دکن کے اور لانے خانخانان کے برہانپور کیطرف رخصت ہوا تھا جو لوٹ کر قریب آگرے کے آیا تو خانخانان
کو چند منزل پیچھے چھوڑ کر آپ آگے چلا آیا اور سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہوا بعد چند روز کے بارھوین تاریخ ماہ آبان کو خانخانان
نے بھی آکر ملازمت حاصل کی چو اوسکے مقدمے مین اکثر خیر خواہون نے واقعی یا غیر واقعی لکھا تھا اسواسطے میرا دل اوس سے ناراض تھا
اور رو دعناتین کہ مین اوسپر آگے کیا کرتا تھا اور اپنے والد کیطرف سے بھی اوسپر دیکھتا تھا اس مرتبہ مین عمل مین نہ لایا اور
اس مین حق میری جانب تھا کہ پہلے خود اوسنے تحریر کردی کہ اگر اتنے دنون مین ملک دکن نہ لون تو قصوروار رہون پھر سلطان
پرویز اور باقی امرا کے ساتھ اوس طرف گیا کہ اس مہم عظیم کو سر کرے بعد پہونچنے برہانپور کے سبب وقت رسد کا سرانجام نکرکے

سلطان پرویز سے لشکر گھاٹیون پر چڑھوایا اور رفتہ رفتہ بباعث نااتفاقی امیرون اور اختلاف صلاحون کے یہ حال ہوا کہ غلہ
بدشواری کئی روپیون کو ایک سیر ملنے لگا سپاہ تمام درہم و برہم ہوگئی اور کچھہ کام نہ بنا گھوڑے اونٹ اور اکثر جانور ضائع ہوئے
سو بنا بر مصلحت وقت کے دشمنون سے کسی طرح صلح کر کے سلطان پرویز کے لشکر کو برہانپور مین لوٹا لایا غرضکہ باعث اس سب
خرابی کا لوگون نے خانخانان کو جانکر عرضیون سے مجکو مطلع کیا ہرچند اوسکا خلل انداز ہونا اس کام مین مجکو کسیطرح یقین نہین ہوتا تھا
یہانتک کہ عرضی خانجہان کی پہونچی کہ یہ تمام خلل پریشانی خانخانان کے نفاق سے واقع ہوئی ہی یا یہ خدمت بلا شرکت احدے اوسکے سپرد ہو
یا وہ خدمت شریف مین بلایا جاوے اور مجھے پر وہ عنایت کو اس کام پر متعین فرماوین اور تیس ہزار سوار اور میری کمک کو
عنایت ہون تو بعونہ تعالی دو سال مین تمام اس ملک بادشاہی کو کہ دشمنون کے قبضہ تصرف مین ہی نکال لونگا اور قلعہ قندھار
و اکثر سرحدات کے قلعون کو ہاتھہ مین لاکر ملک بیجاپور کو بھی شامل ممالک محروسہ کے کرونگا اور اگر یہ خدمت اس مدت مین انجام نکرون
تو باریابی اور سعادت کورنش سے محروم ہو کر اپنا منہ بندگان درگاہ کو نہ دکھاؤنگا جب صحبت درمیان سردارون اور خانخانان
کے اس مرتبے کو پہونچی تو مینے اوسکا وہان رہنا مناسب نجانا اور افسری اوس خدمت کی خانجہان کے نام کرکے خانخانان کو
طرف درگاہ والا کے طلب کیا غرضکہ سبب میری بے توجہی اور بے التفاتی کا یہ ہی کہ جو کچھہ اوسکے جیسا ظاہر ہوگا تو لائق اوسکے
توجہ اور عدم توجہ عمل مین آویگی اور سید علی بارہا کو کہ جوانان معتبر سے ہی معزز فرما کر پانصدی ذات و دو سو سوار اوسکے منصب سابق
پر کہ ہزاری ذات اور پانصدی سوار کا تھا زیادہ فرمایا اور داراب خان ولد خانخانان کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سرفراز
کر کے سرکار غازیپور اوسکی جاگیر مین دی جو پہلے اسکے دختر مرزا مظفر حسین ولد سلطان حسین مرزا صفوی حاکم قندھار کے فرزند سلطان
خرم کے تامزد فرمائی ہی تاریخ ۱۷ ماہ ابان کو جو مجلس خوشی شادی کی منعقد ہوئی تھی مینے فرزند خرم کے گھر جاکر شب گزاری فرمائی اور اکثر
امراؤن کو خلعت سے سرفراز فرمایا اور کتنے ایک قیدیون نے قلعہ گوالیار سے خاصکر حاجی میرک نے قید خانے سے خلاصی پائی اور
ایک لاکھہ روپیہ جو اسلام خان نے پرگنات خالصہ شریفہ سے تحصیل کیا تھا چونکہ ہمراہ لشکر اور خدمت کے تھا اوسکو انعام مین دیا اور
ٹکڑے سونے اور چاندی اور ہر جنس کے معتمدون کو دیکر حکم کیا کہ فقرائے آگرہ کو تقسیم کرین اوسی روز عرضداشت خانجہان کی پہونچی کہ ایلچی ولد
خانخانان کو شہزادے سے رخصت حاصل کرکے موافق حکم کے روانہ درگاہ کا کیا ہی اور جو کچھہ مقدمہ ابو الفتح بیجاپوری کے حکم ہوا تھا جو کہ مشارالیہ مرد
کارآمدنی ہی اوسکو بھیجنا اوسکا اس وقت مین سبب ناامیدی دوسرے سردارون کا ہوتا تھا اسواسطے وہ رکھا گیا اور جو حکم ہوا تھا کہ کیشوداس
پسر راکلہ کو کہ خدمت پرویز مین ہی مینے طلب کیا ہی اگر آنے اوسکے مین تامل ہو تو ضرور بالضرور اوسے روانہ کرنا چاہیے جو یہ پرویز
کو دریافت ہوا اوسی وقت اوسکو رخصت کیا اور کہا کہ ان چند کلمون کو میری زبان سے عرضداشت کرنا چاہیے کہ جو جان اور زندگی اپنے
کو واسطے خدمت مالک مجازی کے چاہتا ہون تو ہونا اور نہونا کیشوداس کا کیا ہی کہ مین بھیجنے اوسکے مین استادگی کرتا لیکن
خدمتگاران اعتباری اور اعتمادی میرے کو کہ ہر جہت سے طلب کرتے ہین باعث ناامیدی اور شکست خاطر دوسرون کا ہوتا ہی
اور سرحد مین مشہور ہو کر حمل اوپر بے عنایتی صاحب و قبلہ کے ہوتا ہی آیندہ حکم حضرت کا ہی اوسی تاریخ سے کہ قلعہ احمدنگر کا بھائی
دانیال مرحوم کی سعی سے قبضہ اولیاء دولت عالیہ مین آیا تھا آجکی تاریخ تک حفاظت اور نگہبانی اوس قلعہ پر خواجہ بیگ میرزا صفوی
کہ عزیزان غفران پناہ شاہ طہماسپ سے ہی مقرر رہتے بعد ازان کہ شورش و فساد دکھنیان مقہور کا بہت ہوا اور قلعہ مذکور کو گھیر لیا
تو اوسنے لوازم جان نثاری اور قلعہ داری مین تقصیر نکی باوجود اسکے خانخانان اور امرا اور سردار کہ جو برہانپور کے ملازمت
پرویز مین جمع تھے متوجہ رفع اور دفع مقہورون کے ہوئے اور اختلاف و نفاق امرا اور بے سرانجامی غلہ سے لشکر بڑے کو درمیان

بہاڑون اور گہاٹیون سخت کے لا کر تھوڑے روز مین پریشان اور بے سامان کیا اور گرانی غلہ کی اس نوبت کو پہونچی کہ بدلے ایک روٹی
کے جان دیتے تھے اور بغیر پہونچے ہوئے مقصد کے لوٹ آئے اور نگہبان قلعہ کہ مشیم اوپر امداد اس لشکر کے رکھتے تھے سننے اس
خبر سے بیدل ہوکر چاہتے تھے کہ قلعہ سے باہر آوین خواجہ بیگ مرزا جو اوپر اس معنی کے مطلع ہوا بمقام تسلی اور دلاسا آدمیون
کے مشغول ہوا اور ہرچند کوشش کی لیکن نتیجہ نہ دیا آخر کو ساتھ قول اور اقرار کے اپنے ہمراہیون کے ساتھ قلعے سے باہر آکر متوجہ
برہانپور کا ہوا اور شاہزادے سے ملازمت حاصل کی عرائض کہ بمقدمہ آمدنے اوسکے پہونچی جو ظاہر ہوا کہ تردد اور نمک حلالی
مین تقصیر نکی ہے فرمایا مینے کہ منصب اوسکا جو پنجہزاری ذات اور سوار تھے برقرار رکھکر جاگیر تنخواہ مین دیوین نوین تاریخ عرضداشت
بعضے امرائے دکن کی پہونچی کہ بائیسوین شعبان کو میر جمال الدین حسین بیجاپور مین پہونچا عادل خان نے وکیل اپنے کو بیس کوس
آگے بھیجا اور آپ بھی تین کوس استقبال کیا اور اوسی راہ سے مرزا کو اپنے مکان مین لیگیا جو خواہش شکار کی اوپر مزاج کے
غالب تھی اچھی ساعت مین کہ نجومیون نے اختیار کی تھی شب جمعہ پندرھوین رمضان مطابق دسوین ماہ آذر سنہ پانچ کو ایک پہر
اور مع گھڑی گذری تھے کہ مین متوجہ شکار کا ہوا اور باغ دہرہ مین کہ نزدیک شہر کے ہے منزل پہلی واقع ہوئی اس منزل مین دو ہزار
روپیہ اور فرغل خاصہ سید علی اکبر کو دیکر اوسکو رخصت شہر کا کیا اور بملاحظہ اسکے کہ غلات اور کھیتی پامال آدمیون کی نہووے حکم ہوا
کہ سوائے آدمیون ضروری اور خاص کے مقرر اوپر کامون کے شہر مین رہین اور واسطے حفاظت اور نگہبانی شہر کے خواجہ جہان کو فرماکر
اوسے رخصت دی چودھوین کو سعداللہ خان ولد سعید خان کو ہاتھی مرحمت کیا اکیسوین رمضان مطابق اٹھائیسوین کو چوالیس
ہاتھی کہ ہاشم خان ولد قاسم خان نے اوڑیسہ اطراف بنگالہ سے نذر بھیجے تھے ملاحظے سے گذرے درمیان اونکے ایک فیل کہ بہت
خوب اور پسند طبیعت تھا اوسے خاصہ کیا اور اٹھائیسوین کو کسوف یعنی سورج گہن واقع ہوا واسطے نحوست دفع کرنے اوسکے
کے تئین اپنے تئین سونے چاندی مین وزن کیا ایکہزار آٹھ سو تولہ سونا اور چار ہزار نوسو روپے ہوئے اوسے ساتھ دوسرے
اقسام غلہ اور انواع جانورون کے قسم ہاتھی اور گھوڑون اور گاؤون کے مینے فرمایا کہ شہر آگرہ اور دوسرے شہرون مین کہ حوالی اور
نزدیک اوسکے ہین حقدارونکو کہ محتاج اور عاجز ہین تقسیم کرین جو مہمات لشکر کے ساتھ سرداری پرویز اور افسری خانخانان اور ہمراہی
اور بڑے امراؤن کے مثل راجہ مانسنگھ اور خانجہان اور آصف خان اور امیرالامرا اور دوسرے منصبدارون اور سردارون عمدہ
سے کہ واسطے تسخیر ملک دکن کے مقرر اور متعین ہوئے تھے اس حال کو پہونچے کہ نصف راہ سے پھر کر برہانپور کو لوٹ گئے اور تمامی
ملازمین معتمد اور اخبار نویس بیچ لکھنے والون نے عرائض بیچ درگاہ کے بھیجے ظاہر کیا کہ اگرچہ پریشانی اور خرابیان اس لشکر کی
بسبب اور وجوہ بکثرت تھین لیکن سب مین بڑا سبب بے اتفاقی امرا کا ہے خاصکر نفاق خانخانان کا اسواسطے خاطر مین آیا کہ خان اعظم
کو ساتھ لشکر تازہ زور کی چاہیے بھیجنا تو بدلہ اور بند و بست بعضے امور نالائق کا کہ نفاق امرا سے حاصل ہوا ہے ہووے اسواسطے گیارھوین
ماہ دی کو اوسنے اس خدمت سے سرفرازی پائی اور حکم ہوا کہ دیوانی والے سرانجام کرکے جلد روانہ کرین اور خان عالم اور
فریدون خان برلاس اور یوسف خان ولد حسین خان ٹکریہ اور علیخان نیازی اور باز بہادر قلماق اور دوسرے منصبدار تخمیناً
دس ہزار سوار کے ہمراہ اوسکے تعین کیے اور مقرر ہوا کہ سوا اون احدیون کے کہ دکن مین تعین ہین دو ہزار احدی اور ہمراہ کردین
کہ تمامی بارہ ہزار سوار ہووین اور تیس لاکھ روپیہ خزانہ اور چند حلقے ہاتیون کے ہمراہ کرکے رخصت دی اور خلعت بیش
قیمت اور شمشیر جڑاؤ اور گھوڑا زین جڑاؤ کا اور ہاتھی خاصہ اور پانچ لاکھ روپیہ مدد خرچ اوسکو عنایت کیے اور حکم ہوا کہ دیوانی
والے پھر محال جاگیر اوسکے سے وصول کرلین اور باقی امرا بھی ساتھ خلعتون اور گھوڑون اور رعایتون دوسری کے سرفراز

ہوے اور مہابت خان کو کہ منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار رکھتا تھا پانسو سوار دوسرے اوپر منصب اوسکے زیادہ کرکے
حکم کیا کہ خان اعظم اور اس لشکر کو برہانپور مین پہونچا دے اور حقیقت پریشانی لشکر کی معلوم کرکے حکم سرداری خان اعظم کا امراے
اوسطرف کو پہونچا کر سبکو ساتھ اوسکے متفق اور ایک جہت کردے اور سامان لشکر کا اوسجگہہ دیکھکر بعد بندوبست اور انتظام کے خانخاناں
کو ہمراہ لیکر طرف درگاہ کے لاوے اور یکشنبہ چوتھی تاریخ شوال کو قریب آخر روز کے شکار چیتے مین مشغول ہوا اور اس روز یکشنبہ مین مینے
مقرر کیا کہ جاندار مارا نجاوے اور گوشت خود بھی تناول نہین کرتا روز یکشنبہ کو واسطے تعظیم کے خاصتہ کہ پدر بزرگوار میرے اوس روز
کرتے تھے اور اوس روز گوشت کی خواہش نہین فرماتے تھے اور سارنا جاندار کا منع تھا بسبب اوسکے کہ شب یکشنبہ کو پیدایش مبارک
انکی واقع ہوئی تھی فرماتے تھے کہ اس روز مین بہتر وہ ہے کہ جاندار صدمہ قصابون سے خلاص ہوئین اور پنجشنبہ کو میرے جلوس کا دن
ہے اس روز بھی مینے فرمایا کہ جاندارونکو ذبح نکرین تو ایام شکار مین اس دو روز مین تیر اور گولی بندوق طرف جانورون شکاری کے
کے نہین ڈالتا غرض اوس حالت مین کہ شکار چیتے کا ہوتا تھا انوپ راے کہ مدتگاران نزدیک سے ہے ایک جماعت کو کہ شکار مین ہمراہ ہوتے
تھے تھوڑی دور مجھسے ہو کر لاتا تھا نیچے اوس درخت کے کہ کئی چیلین اوسپر بیٹھی تھین پہونچا جو نظر اوسکی اوپر اون چیلونکی پڑی
تو کمان اور چند تیر لیکر اوسطرف متوجہ ہوا اتفاقاً اوس درخت کے قریب ایک گاے آدھی کھائی پڑی دیکھی اور نزدیک اوسکے ایک شیر
بڑا خوفناک چند درختون کے بیچ سے کہ قریب اوسکے تھے اوٹھکر چلا باوجودیکہ دن دو گھڑی سے زیادہ نہین رہا تھا جو وہ شوق میرا
ساتھ شکار شیر کے جانتا تھا تو خود ساتھ چند ہمراہیون اپنے کے شیر کو گھیر کر ایک آدمی نزدیک میرے بھیجکر خبر کی جو خبر مجکو پہونچی اوسیوقت
مین جلدی اوسطرف متوجہ ہوا اور فرزند خرم اور رامداس اور اعتماد راے اور حیات خان اور ایکدو اور میرے ہمراہ تھے جب وہان پہنچنے کے مینے
دیکھا کہ شیر ایک درخت کے سایے مین بیٹھا ہے مینے چاہا کہ اوسپر بندوق مارون لیکن دیکھا مینے کہ گھوڑا بیطاقتی کرتا ہے مین گھوڑے سے
پیادہ ہوگیا اور بندوق سیدھی کرکے سر کی جو مین اوپر بلندی کے کھڑا تھا اور شیر نیچے تھا مینے کچھ سمجھا نہ کہ اوسپر لگی یا نہ لگی اوسیوقت مضطرباً
ایک بندوق دوسری اور ماری لیکن ولیمن آتا ہے کہ یہ بندوق لگی ہوگی شیر نے اوٹھکر حملہ کیا اور میر شکاری کو کہ شاہین اوسکے
ہاتھ پر تھا اور بسبب اتفاق برابر اوسکے واقع ہوا تھا زخمی کرکے پھر اپنی جگہہ پر بیٹھ گیا مینے اس حالت مین بندوق دوسری اوپر سہ پایے
کے رکھکے سر کی انوپ راے سہ پایہ کو پکڑے ہوے تھا اور شمشیر کمر مین تھی اور لٹکا اوسکے ہاتھ مین تھا اور بابا خورم اولٹی جانب تھوڑے
فاصلے پر اور رامداس اور دوسرے ملازم پیچھے اوسکے اور کمال قراول بندوق تیار کرکے میرے ہاتھ مین دیتا تھا جو مینے چاہا کہ پھر
مارون شیر میری طرف حملہ آور ہوا اوسیوقت مینے بندوق ماری اور اوسکے منہہ اور دانتون پر لگی بندوق کی آواز نے اوسکو اور تیز کیا ایک
جماعت خدمتگارون سے کہ ہجوم لائی تھی طاقت حملہ اوسکے کی نہ لا سکی گر پڑی چنانچہ مین دھکہ اور زور اونکے سے ایک دو قدم اپنی
جگہہ سے پیچھے ہٹ کر گرا اور تحقیق جانتا ہون مین کہ دو تین آدمی پاؤن میرے سینے پر رکھکر میرے اوپر سے گذرے لیکن بمدد
اعتماد راے اور کمال قراول کے کھڑا ہوا مین شیر نے طرف اون آدمیون کے کہ اولٹے ہاتھ کیجانب تھے قصد کیا انوپ راے
سہ پایہ چھوڑ کر شیر کیطرف متوجہ ہوا شیر اوسی چستی و چالاکی سے اوسکی طرف لوٹا اور وہ بہادر شیر کے مقابل ہوا وہ لکڑی
کہ اوسکے ہاتھ مین تھی دونون ہاتھون سے دو بار اوسکے سر پر زور سے ماری شیر نے منہہ کھولکر دونون ہاتھ انوپ راے
کے منہہ سے پکڑے اور ایسا چابا کہ دانت اوسکے دونون ہاتھون سے پار نکل گئے لیکن وہی لکڑی اور کئی انگوٹھیان کہ اوسکے
ہاتھ مین تھین اوسکی مددگار ہوئین اور ہاتھ کو بالکل نہ چبانے دیا لیکن حملہ شیر سے انوپ راے درمیان دونون ہاتھ اوسکے کے پیٹھ
کے بل گرا ایسا کہ سر اور منہہ اوسکا مقابل سینہ شیر کے تھا اوسوقت فرزند خورم اور رامداس شیر کیطرف متوجہ ہوے

اور انوپ راے کی مدد سے شاہزادے نے تلوار شیر کی کمر پر ماری اور رامداس نے بھی دو تلواریں ماریں اور ایک سے شانہ شیر
کا کچھ کٹا اور حیات خان نے بھی چوب کہ اوسکے ہاتھہ مین تھی کئی بار زور سے اوپر سر اوسکے کے ماری اور انوپ راے نے زور
کیکے ہاتھہ اپنا شیر کے منہہ سے نکال لیا اور دو تین طمانچے اوپر کلے شیر کے مارے اور ساتھہ پہلو کے لوٹ کر زانو کیجانب سیدھا
کھڑا ہوا اور شیر کے منہہ سے جو ہاتھہ نکالے او دانت گڑے ہوے تھے اس واسطے گوشت ہاتون کا پھٹ گیا اور دونون پنجے
شیر کے کاندھے سے اوتر پڑے لیکن وقت کھڑے ہونے اوسکے کے شیر بھی کھڑا ہوا اور سینہ اوسکے کو ناخن سے اور پنجے سے زخمی
کیا چنانچہ اون زخمون نے کتنے ہی روز اوسکو بیمار رکھا اور اوس جگہہ کہ زمین اونچی نیچی تھی دونون پہلوانون کی طرح کشتی مین لپٹے
ہوے تھے اور اوس جگہہ کہ مین کھڑا تھا زمین تھوڑی سی برابر تھی انوپ راے کہتا ہی کہ اللہ تعالے نے اسقدر سمجھہ مجکو دی کہ شیر کو از خود اوس
طرف لے گیا پھر اپنے سے خبر نہین رکھتا ہون کہ کیا ہوا ہون اتنے مین شیر اوسکو چھوڑ کر چلا انوپ راے نے اوسے بیخبری
مین پیچھے سے جاکر تلوار اوسکے سر پر ماری شیر نے جو منہہ پھیرا تو تلوار دوسری اوسکی چہرے پر پڑی چنانچہ دونون آنکھین اوسکی
کٹ گئین اور چمڑا بھنوون کا اوسکی آنکھون پر آپڑا اتفاقاً اوسوقت صالح نام چراغچی جو وقت چراغ کا ہوا تھا گھبراکر آیا بحسب اتفاق شیر
سے قریب ہوا شیر نے کہ اندھا ہوگیا تھا اوسکو غصے مین ایک طمانچہ مارکر گرا دیا گرنا اور جان دینا اوسکا برابر ہوا لیکن اور آدمیون نے
آکر شیر کا کام تمام کیا جو اس قسم کی خدمت انوپ راے سے ظاہر ہوئی اور جان دینا اوسکا مشاہدہ ہوا بعد اسکے کہ درد زخمون سے نجات
پائی اور سعادت ملازمت سے سرفراز ہوا تو مینے اوسکو بخطاب انی راے سنگھہ دلن کے امتیاز بخشا انی راے زبان ہندی مین سردار فوج
کو کہتے ہین اور سنگھہ دلن ست شیر مارنے والا مراد ہی شمشیر خاصہ اوسکو مرحمت کرکے اوپر منصب اوسکے کے کچھہ زیادہ کیا اور خرم
نام پسر خان اعظم کو کہ ساتھہ حکومت ولایت جونا گدھہ کے مقرر تھا ساتھہ خطاب کامل خان کے سرفراز کیا روز یکشنبہ تیسری ذیقعدہ کو شکار
مچھلی کا کھیلا سات سو چھیاسٹھہ مچھلی شکار ہوئین اور میرے سامنے امرا اور اکثر ملازمین کو تقسیم ہوئین مین سواے مچھلی پولکدار کے نہین
کھاتا ہون نہ اس سبب سے کہ شیعہ مذہب والے غیر پولکدار کو حرام جانتے ہین بلکہ سبب نفرت کرنے میرے کا یہ ہی کہ بوڑھے
آدمیون سے سنا ہی اور تجربے سے بھی معلوم ہوا ہی کہ اور مچھلی سواے پولکدار کے گوشت مردار جانورون کا کھاتے ہین اور ماہی پولکدار
نہین کھاتی اس سبب سے کھانا اونکا مجکو مکروہ معلوم ہوتا ہی لیکن نہین معلوم شیعہ کیون نہین کھاتے اور کیون حرام جانتے ہین
شتران خانہ زاد سے کہ شکار مین ہمراہ ہوتے ہین ایک شتر پانچ نیل گاو کو کہ بیالیس من ہندستان کے وزن مین تھے لیکر کھڑا ہو گیا
اور نظیری نیشاپوری کہ فن شعر و شاعری مین کامل ہی اور گجرات مین تجارت سے اوقات بسر کرتا تھا چونکہ مینے اوسکو پہلے طلب کیا
تھا ان دنون مین آکر اوسنے ملازمت حاصل کی اور یہ قصیدہ انوری پر کہا کہ اول مصرع اوس قصیدہ کا یہ ہی مصرعہ باز این
چہ جوانی و جمالست جہان را قصیدہ کہکر میرے واسطے لایا مینے ہزار روپیہ اور اسپ اور خلعت صلے مین اس قصیدے کے
اوسکو مرحمت کیے اور حکیم حمید گجراتی کو کہ مرتضے خان نے تعریف اوسکی بہت سی کی تھی مینے اوسکو بھی طلب کیا تھا سو وہ بھی آیا اور
ملازمت حاصل کی خوبی اور سادگی اوسکی زیادہ اوسکی طبابت سے تھی ایک مدت ملازمت مین رہا لیکن جو ظاہر ہوا کہ گجرات مین سواے
اوسکے کوئی طبیب نہین ہی اور اوسکو بھی طالب رخصت کا دیکھا تو ہزار روپیہ اور چند عدد شال اوسکو اور اوسکے فرزندونکو دیے اور ایک
گاون تمام و کمال اوسکی مدد معاش کو مقرر کیا اور خوشحال اپنے وطن کو مرخص ہوا اور یوسف خان ولد حسین خان تکریہ نے جاگیر سے آکر
ملازمت کی پنجشنبہ کو دسوین ذیحجہ کی عید قربان ہوئی جو اس روز منع کیا تھا کہ جاندار مارا نہ جاوے اسواسطے جمعہ کے دن مینے فرمایا
کہ جانورون کو قربانی کرین اور تین بکریان مینے اپنے ہاتھہ سے قربانی کین پھر شکار کو سوار ہوا اور تین گھڑی رات گئے لوٹ آیا

ایک نیل گاؤ شکار ہوا انوسن تیسیں سیر کا تھا جو قصہ اس نیل گاؤ کا خالی عجائب سے نتھا لکھا گیا دو سال گذرے کہ مین سیر و شکار کو اسی جگہ آیا
تھا اور اس نیل گاؤ کو بندوق ماری تھی جو زخم کاری نہین لگا تھا نہین گرا اور بھاگ گیا امرتبہ پھر یہ نیلہ گاؤ شکارگاہ مین نظر آیا اور قراولون نے پہچانا
کہ آگے دو سال کے زخم کھاکے بھاگا تھا مجملاً تین بندوق اوسدن بھی اوسکے مارین ہرگز کارگر نہین پڑین لیکن مینے اوسکا تین کوس
تک پیادہ پیچھا کیا مگر ہاتھ نہ آیا آخرالامر مینے نذر مانی کہ اگر یہ نیل گاؤ گر پڑے تو اوسکے گوشت کا کھانا واسطے ثواب روح حضرت خواجگان خواجہ
معین الدین کے فقرا کو کھلاؤنگا اور ایک مہر اور ایک روپیہ نذر اللہ بقصد ثواب حضرت والدہ بزرگوار اپنے کے کیا بمجرد اس نیت کے
نیلہ گاؤ کھڑا ہو گیا مینے دوڑکر فرمایا کہ اسیوقت اسکو حلال کرین اور لشکر مین لاکر اوس طریقے سے کہ نذر مانی تھی بجالایا کہ گوشت نیلہ گاؤ
کا طعام پکایا اور مہر اور روپیہ کا حلوا پکوا کر فقیرون اور بھوکون کو روبرو اپنے تقسیم کیا بعد دو تین روز کے پھر ایک نیلگاؤ نظر آیا ہر چند تردد
کیا اور چاہا کہ ایک جگہ آرام پکڑے تو تفنگ مارون لیکن بالکل قابو مین نہ آیا اور شام تک اوسکے پیچھے بندوق کاندھے پر رکھے چلا یہان تک
کہ آفتاب غروب ہوا اور مین نا امید اوسکے مارنے سے ہوا ایکبارگی میری زبان سے نکلا کہ خواجہ یہ نیلہ بھی تمہاری نذر ہے کہنا میرا اور بیٹھنا
اوسکا برابر واقع ہوا مینے اوسکے جلد بندوق ماری اور اوسکا بھی بدستور نیلہ پہلے کے طعام پکا کر فقرا کو کھلادیا روز شنبہ اونتیسوین ماہ
ذی الحجہ کو پھر شکار ماہی کا ہوا اس روز تخمیناً تین سو تیس مچھلی شکار ہوئی ہونگی جمعہ کی رات کو روپباس مین منزل واقع ہوا جو
شکارگاہون مقرری میری سے ہے اور حکم ہے کہ کوئی آدمی اوسکے اطراف مین شکار نکرے ہرن کثرت سے اوس جنگل مین جمع ہوگئے
ہین چنانچہ آبادیون مین آگئے ہین اور ضرر اور آسیب ہر طرح سے بے خوف ہین مینے دو تین روز بیچ اون جنگلون کے شکار کیا
اور بہت ہرن بندوق اور چیتے سے شکار کیے جو ساعت دخول شہر کی نزدیک تھی دو منزل درمیان کر کے شب پنجشنبہ دوم محرم
سنہ ۲ کو باغ عبدالرزاق معموری مین کہ ملا ہوا شہر سے ہے اوترا اوس شب مین اکثر ملازمین درگاہ نے مثل خواجہ جہان اور دولت خان
اور ایک جماعت نے کہ شہر مین رہے تھے آکر ملازمت کی ایرج کبھی کہ صوبہ ملک دکن سے مینے طلب کیا تھا آستان بوسی سے مشرف ہوا
اور جمعے کو بھی باغ مذکور مین توقف واقع ہوا اور عبدالرزاق نے اس روز پیشکشین اپنی گذرانین جو آخری روز ایام شکار کا تھا حکم ہوا کہ مدت
شکار اور عدد جانورون کو کہ شکار ہوئے ہین عرض کرین چنانچہ ماہ آذر سے لغایت اونتیسوین اسفندارمذ سنہ پانچ تین مہینے اور کئی روز
کی مدت مین شیر بارہ قلادہ اور گوزن ایکراس چھنکارہ چوالیس کوتہ پاچہ ایکراس اور آہو برہ دو راس اور ہرن کالے اٹھہ
اس ہرن مادہ اکتیس لومڑی چار قلادہ قسم گورا آٹھہ راس پاڑل ایکراس ریچھ پانچ قلادہ کفتار ستہ قلادہ خرگوش چھبیس راس نیل گاؤ
ایک سو آٹھہ راس مچھلی ایکہزار چھیانوے قطعہ عقاب ایکدست تغدری ایک قطعہ طاؤس پنج قطعہ کاروانک پنج قطعہ تیتر پنج قطعہ سرخاب
ایک قطعہ سارس پنج قطعہ دھیک ایک قطعہ تمام یہ جانور ایکہزار اور چارسو چودہ شکار ہوئے روز شنبہ چہارم محرم مطابق ۲۹ اسفندارمذ کو
مین فیل پر سوار ہو کر متوجہ شہر کا ہوا باغ عبدالرزاق سے دولت خانہ قلعہ تک کہ ایک کروہ اور بیس طناب مسافت ہے ہزار اور پانسو روپیہ نثار کرتا
ہوا بساعت سعید مقررہ داخل دولت خانہ ہوا اور بازارون مین بطریق عادت کے واسطے جشن نوروز کے سامان عمدہ کیے اور
روشنی کی طیاری کی اور جو ایام سیر و شکار مین خواجہ جہان کو حکم ہوا تھا کہ بیچ محل کے ایک عمارت تیار کرے کہ قابل میری نشست
کے ہو اسواسطے خواجہ مشار الیہ نے اس قسم کی عمارت عالیشان مع نقاشی اور تصویرات کے تین مہینے مین تیار اور پوری کی تھی
مین گرد راہ سے اوس عمارت بہشت آئین مین داخل ہوا اور اوس مکان کے دیکھنے سے نہایت خوش ہوا اور ساتھہ تعریف
اور تحسین بہت کے خواجہ جہان نے سربلندی پائی اور جو پیشکشین کہ وہان مرتب کی تہین نظر اشرف مین گذرانین اوس مین سے بعض

پسند خاطر لی ہوئین باقی اوسکو بخشین

چھٹا جشن نوروز کا جلوس ہمایون سے

دوشنبہ ۱۰ محرم سنہ ایکہزار بیس ہجری مطابق یکم فروردی کو دو گھڑی چالیس پل دن چڑھے آفتاب اپنے برج شرف سے برج حمل مین آیا مینے اوسیوقت جشن نوروزی ترتیب دیکر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا امرا اور تمام ملازمین درگاہ نے سعادت کورنش کی پائی تسلیمات مبارکبادی کی بجالائے اور پیشکش ملازمین درگاہ مثل میران صدر جہان اور عبداللہ خان فیروز جنگ اور جہانگیر قلیخان کی نظر سے گذرین اور بدھ کے روز آٹھوین تاریخ محرم کو تحفہ راجہ کلیان کا کہ بنگالہ سے بھیجا تھا نظر سے گذرا نوین ماہ مذکور کو جمعرات کے روز شجاعت خان اور بعضے منصبدار کہ حسب طلب دکن سے آئے تھے حاضر ملازمت ہوئے خنجر جڑاؤ زراق وردی اوزبک کو بخشا اور اونھین دنونمین پیشکش نوروزی مرتضی خانکی نظر سے گذری بہت چیزین ہر قسم کی اور ہر جنس سے ترتیب دی تھین مینے سبکو دیکھا اور جو کچھ جواہر بھاری قیمت اور اسباب بخاروف نفیس اور ہاتھی او گھوڑے سے پسند آیا لیکر باقی واپس کیا اور جڑاؤ خنجر ابو فتح دکھنی کو اور تین ہزار روپیہ میر عبداللہ کو اور ایک گھوڑا عراقی مقیم خان کو مرحمت کیا اور شجاعت خان کو اسواسطے دکن سے طلب کیا تھا کہ اوسے بنگالے مین نزدیک اسلام خان کے بھیجون کہ درحقیقت قائم مقام اوسکے ہووے اس واسطے منصب اوسکا کہ ہزار اور پانصدی ذات اور ہزار سوار تھے اور پانصدی ذات اور سوار زیادہ کرکے اوسکو خدمت صوبہ مذکور کی حوالہ کی اور خواجہ ابو الحسن نے دو لعل اور ایک موتی اور دس انگشتری تفر گذرانی ایرج پسر خانخانان کو خنجر جڑاؤ مرحمت کیا منصب خرم کا ہشت ہزاری ذات اور پنجہزار سوار تھے دو ہزار اور زیادہ کیے خواجہ جہان کو کہ ہزار اور پانصدی ذات اور ہزار سوار رکھتا تھا پانصدی ذات اور دو سو سوار اور زیادہ کیے جو بیسوین محرم ۲۴ اٹھارہوین فروردین کو کہ روز بزرگ تھا یادگار علی سلطان ایلچی شاہ عباس دارائے ایران کہ مرنے کے واسطے تعزیت حضرت عرش آشیانی اور مبارکبادی جلوس میرے کے آیا تھا سعادت ملازمت کی پائی اور تحفہ نفیس ہر جنس کے اور عمدہ گھوڑے مع خط کے کہ میرے برادر شاہ عباس نے بھیجے تھے نظر عالی مین گذرانے اوسی روز خلعت اور تیس ہزار روپے کہ بحساب ولایت کے ہزار تومان ہوتے ہین اوسکو مرحمت کیے اور وہ خط مبارکبادی جلوس پرسش واقعہ والد ماجد اس حسن اخلاق اور رعایات آداب یگانگی مین تحریر تھا کہ مینے خوش ہوکر نقل اوسکی بجنسہ اس کتاب مین درج کی

ترجمہ بلفظہ خط شاہ عباس کا

جب تک کہ ترشحات سحاب فیض ربانی اور قطرات غمام فضل سبحانی طراوت بخشنے والی حدائق ابداع اور اختراع کے ہوں ہمیشہ گلشن سلطنت اور جہانبانی او چمن زارابہت اور کامرانی اعلی حضرت فلک مرتبت خورشید منزلت بادشاہ جوان بخت کیوان وقار شہریار نامدار سپہر اقتدار خدیو جہانگیر کشور کشا خسرو سکندر شکوہ دارا لواء مسند نشین بارگاہ عظمت و جلال صاحب سریر اقلیم دولت و اقبال نزہت افزائے ریاض کامرانی چمن آرائے گلشن صاحبقرانی چہرہ کشائی جمال جہانبانی مبین رموز آسمانی زیور چہرہ دانش و بینش فہرست کتاب آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی کندی بخش ہمت بلند سعادت افزائے طالع ارجمند آفتاب فلک اقتدار سایہ عاطفت آفریدگار حجاہ انجم سپاہ فلک بارگاہ صاحبقران خورشید کلاہ عالم پناہ جو سبار عنایت الٰہی و چشمہ سار رحمت نامتناہی سے سر سبز ہو کر ساحت اقدس مساحت اوسکے آسیب خشک سالی عین الکمال سے ہمیشہ محروس اور محفوظ رہے حقیقت شوق اور محبت اور کیفیت خلت اور مودت کی تحریر پذیر نہین ہے ع قلم را آن زبان نبود کہ راز عشق گوید باز ۔ اگرچہ صورت مین بعد مسافت مانع دریافت کعبۂ مقصود کی ہے لیکن قبلۂ ہمت والا نہمت نسبت معنوی کا قرب باطنی ہے الحمد للہ کہ بسبب اتحاد ذاتی کے یہ نیازمند درگاہ ذوالجلال کا اور وہ نہال سلسلۂ رابعت اور اجلال کے اس معنی کو خوب جانتے ہین کہ بُعد مکانی اور دوری

صوری جسمانی مانع قرب جانی اور وصال روحانی کی نعین اور بباعث اس یکجہتی کے گرد ملال کی اوپر آئینہ خاطر خورشید تمثال کے
نہ بیٹھے کے عکس پذیر جمال اوس مظہر کمال کا ہی اور مدام دماغ روح ساتھ خوشبویون خلت وداد اور نسیم عنبر شمیم محبت اور اتحاد سے معطر ہو کر
مونست روحانی اور مواصلت جاودانی سے زنگ دور کرنے والا دوستی کا ہی ۹ ہمنشین خیال تو وآسودہ دل کو ہم پکین وصالت کہ درپے
غم ہجر انکی نیست بہ الحمد للہ تعالے وتقدس کہ نہال آرزوی دوستان حقیقی کا ثمرہ مقصود سے بار ور ہوا اور جو شاہد کہ سالہا سال سے پردۂ
خفا مین مستور تھا تضرع اور ابتہال سے بارگاہ واہب متعال مین مقصود اوسکی جلوہ گری مسئول تھی اب باحسن وجوہ حجلۂ غیب سے اوسنے
ظہور مین آکر پرتو جمال اپنا ساحت آمال خجستہ مآل منتظرون پر ڈالا اور اورنگ تخت ہمایون سریر سلطنت ابد مقرون کے بغل گیر اوس انجمن آرائے
بادشاہی اور زینت افزای سریر شاہنشاہی سے ہوا اور لواے جہان کشائی خلافت اور شہریاری اور چتر فلک فرسائی معدلت وجہانداری
اوس نصرت بخش افسر واورنگ اور عقدہ کشای دانش وفرہنگ سے سایہ معدلت اور مرحمت کا اہل عالم کے سرون پر ڈالا امید ہی کہ اللہ تعالے
جو امید بخشندۂ دانا جہان کا ہی اس جلوس میمنت مانوس اوس خجستہ طالع ہمایون بخت کو کہ فرزندہ تاج اور فرازندہ تخت ہی سب پر مبارک
اور میمون اور فرخندہ اور ہمایون کرے اور ہمیشہ اسباب سلطنت اور جہانبانی اور موجبات حشمت اور کامرانی مین تزائد اور تضاعف
کے ہوون قدیم سے آئین وداد اور روش اتحاد کہ درمیان آبا اور اجداد کے منعقد ہوا ہی اور تازہ درمیان اس مخلص محبت گزین اور اوس
معدلت آئین کے قرار پایا ہی مقتضی اوس بات کا ہوا کہ جو مژدہ جلوس اوس جانشین گورگانی اور وارث افسر صاحبقرانی کا اس ملک
مین پہونچا تو ایک شخص کہ محرمان حریم حضرت سے ہو بسبیل تعجیل مقرر کرکے واسطے مراسم تہنیت کے روانہ کرنا چاہتے لیکن جو مہم آذربایجان اور تسخیر
ولایت شروان کے درپیش تھی اور جب تک خاطر مہر آگین مہمات ولایت مذکورہ سے جمع نہین ہوئی تو توجہ طرف مستقر سلطنت کے میسر نہوا اسواسطے
لوازم اس امر خطیر مین تاخیر اور تقصیر واقع ہوئی ہر چند رسوم وعادات ظاہری کو نزدیک ارباب دانش اور بینش کے کچھہ اعتبار نہین لیکن
بالکل موقوفی اوسکی ظاہر بین ہیچ نظر کوتاہ بینون سے کہ سوا امور ظاہری کے نہین دیکھتے حقیقت مین ترک دوستی کا ہی اسواسطے ان ایام خجستہ
فرجام مین کہ خدام ملائک احتشام مہمات اوس ولایت کی ہوئی سے موافق مدعا احباب کے فارغ ہوے اور خاطر بالکل اوسطرف سے
جمع ہوئی تو طرف دار السلطنت صفہان کے کہ مقر سلطنت ہی نزول اجلال کا واقع ہوا اوسوقت امارت شعار کامل الاخلاص وراسخ
الاعتقاد کمال الدین یادگار علی کو کہ باپ دادا سے زمرۂ بندگان یکجہت اور صوفیان صافی طویت اس خاندان سے ہی روانہ اوس درگاہ
معلا اور بارگاہ اعلا کا کیا کہ بعد حاصل کرنے سعادت کورنش اور تسلیم کے اور پانے شرف تقبیل اور تسلیم بساط عزت کے ادا کرنے
لوازم پرسش اور تہنیت کے رخصت مراجعت کی لیکر اخبار مسرت آثار سلامتی ذات ملائک صفات اور صحت مزاج وہاج خورشید ابتہاج
سے خوشی زائد کرنیوالا خاطر اس مخلص خیر خواہ کا ہوا امید ہی کہ ہمیشہ درخت محبت اور وداد موروثی اور کتسبی کا اور باغ خلت اور اتحاد صوری
اور معنوی کا کہ بسبب حاصل کرنے تازگی کے اثمار موالات سے اور بہنے نہرون مصادقات سے نہایت تر وتازگی قبول کرنے والا ہی اور بموجب
والا کمال نشو ونما کے ساتھ روانہ کرنے خطوط اور وکلا کے کہ حقیقت مین مجالست روحانی ہی محرک سلسلۂ یگانگی اور رافع نائلۂ بیگانگی کے
ہوتے ہین اور روابط معنوی کو الفت ظاہری سے ملاکر واسطے پورا کرنے کامون کے ممنون ہامین حق سبحانہ تعالی اوس زبدۂ
خاندان جاہ وجلال اور خلاصہ دودمان ہیبت واقبال کو تائیدات غیب الغیب مین موید رکھے فقط یہانتک میرے بھائی شاہ عباس
کے خط کا مضمون ہی اور جو اکثر امرا سلطان مراد اور آنیال برادران مرحوم میرے کا جو میرے پدر بزرگوار کے سامنے راہی فردوس برین
کے ہوے تھے باسمار مختلف ذکر کیا کرتے تھے اسواسطے مینے حکم دیا کہ ایک کو شہزادہ مغفور اور دوسرے کو شہزادہ مرحوم کہا کرین
اعتماد الدولہ اور عبد الرزاق معموری منصب داران ہزار وپانصدی کو منصب ہزار وہشتصدی سے سرفراز کیا اور اوپر سوار افضل خان

برادر اسلام خان کے دوسو اور پچاس سوار زیادہ سکیے ایرج بڑے بیٹے خانخانان کو کہ خانہ زاد قابل مستعد تھا خطاب شاہ نواز خان
کا اور سعد اللہ پسر سعید خان کو لقب نوازش خانی سے سربلندی بخشی وقت جلوس کے مین نے وزنون روپے واشرفی اور گزون کو تھوڑا
زیادہ کیا تھا چنانچہ تین رتی اوپر اشرفی اور روپیہ کے زیادتی ہوئی تھی اب کہ لوگون نے عرض کیا کہ لین دین مین آرام خلق اللہ کا اوزان سابق
مین ہے جو تمامی باتون مین آرام اور آسودگی خلق اللہ کی منظور رکھتا ہون حکم کیا کہ تاریخ گیارہوین اردی بہشت سنہ چھہ سے سب
ٹکسالون ممالک محروسہ مین اشرفی اور روپی کو باوزان سابق مضروب کرین جو پہلے اسکے تاریخ دو عشری ماہ صفر روز شنبہ سنہ ۱۰۲۱ اکہزار اور بیس
کو احداد بد نہاد نے سنا کہ کابل سردار صاحب وجود سے خالی ہے اور خانزمان کابل مین نہین ہے اور معز الملک تھوڑے ملازمین سے کابل مین
ہے تو فرصت کو غنیمت جان کر ساتھ سوارون اور پیادون بہت کے غافل اور بیخبر کابل مین پہونچا اور معز الملک نے ساتھ اندازہ قوت
اور حالت اپنے کے تھوڑا سا تردد کیا کابلی اور رہنے والے شہر کے اور جماعت تیرلباس نے گلیون کی کوچہ بندی کرکے اپنے
گھرون کو مضبوط کیا تھوڑے پٹھان جمع ہو کر گلیون اور بازار کیطرف سے آئے آدمیون نے چھتون اور اپنے گھرون سے اون سیاہ
بختون کی ایک بڑی جماعت کو تیرون اور بندوقون سے قتل کیا جب بار کی سردار جلیل القدر انکا مع قریب اسّی آدمیون کے مارا
گیا تب سمجھے کہ شاید کچھہ لوگ جمع ہو کر نکلنے کی راہ بند کرلیوین سب گھبرا کر دو سو گھوڑے شہر سے پکڑ کر بھاگے نادعلی میدانی نے کہ مقیم
لہوکر سے اوسی دن کے آخر مین کابل مین آکر تھوڑی دور اونکا تعاقب کیا چونکہ فاصلہ ہو گیا تھا اور جمعیت اوسکی کم تھی لاچار لوٹ آیا مینے
اوسکی اس سعی پر کہ سر واقعہ پر جلد آیا اور پیچھا کیا اور معز الملک کی کوشش پر کہ شہر مین کی تھی اون دونون کو منصب زیادتی سے سرفراز
کیا نادعلی کو کہ ہزاری منصب تھا ڈیڑھ ہزاری کیا اور معز الملک کو ڈیڑھ ہزاری تھا ایک ہزار اور آٹھہ سو کا منصب دیا ہوا پھر جب مجکو ظاہر ہوا کہ کابلی اور خاندوران
دن ٹالتے ہین اور تدارک احداد بد نہاد کا درانہ ہوا تو مینے چاہا کہ خانخانان کو جو خانہ نشین اور بیکار ہے مع اوسکے لڑکون کے اس خدمت پر
مقرر کرون لیکن قبل اسکے انھین روزون مین قلیچ خان بموجب فرمان میرے کے پنجاب سے آچکا تھا اور خانخانان کی تقرری واسطے
بندوبست احداد کے سنکر اوسے ایسا ملال ہوا کہ خود طالب اس خدمت کا ہوا تب مینے حکم دیا کہ صوبہ داری پنجاب کہ مرتضےخان کو کرین
اور خانخانان خانہ نشین رہے اور قلیچ خان کو منصب شش ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار کا دیکر حکومت کابل پر واسطے دفع احداد بد نہاد کے
اور کوہستانی چورون کے روانہ کیا تا وہان کے مفسدون کا بندوبست کرکے بیخ و بنیاد سے اونکو اوکھاڑے اور خانخانان کی صوبہ آگرہ
سرکار قنوج و کالپی سے تنخواہ و جاگیر مقرر کرکے اوسکو حکم دیا کہ متمردان اوس نواح کو سزا دیوے اور رخصت کے وقت ہر ایک کو خلعت
خاصہ اور اسپ و فیل خاص انعام مین دیکر روانہ کیا اور انھین دونون بحسن اخلاص اور قدامت خدمت کے اعتماد الدولہ کو منصب
دوہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی بخشی اور پانچہزار روپیہ بطریق انعام عنایت کیے اور مہابت خان کو کہ واسطے لیجانے سامان
ضروری لشکر دکن اور ہدایت اور راہنمائی اتفاق اور یکدلی وہان کے امرا کے مینے بھیجا تھا بارہوین ماہ تیر مطابق اکیسوین ربیع الثانی
کو لوٹ آیا اور آگرہ مین سعادت ملازمت حاصل کی اور چونکہ اسلام خان کی عرضی سے ظاہر ہوا کہ عنایت خان بنگالہ مین اچھی خدمت
اور نوکری بجا لایا ہے اسواسطے مین نے اوسکا منصب پانصدی سے اور زیادہ کرکے مع اصل و اضافہ کے دوہزاری کیا اور راجہ
کلیان کے منصب پر کہ وہ بھی صوبہ بنگالہ مین مقرر تھا پانصدی ذات اور تین سو سوار اور بڑھائے کہ کل ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھہ سو
سوار ہو جاوین ہاشم خان کو کہ اوڑیسہ مین تھا حکومت کشمیر کی عنایت کی اور اوسکے چچا خواجگی محمد حسین کو پہلے کشمیر کیطرف روانہ کیا کہ اوسکے جانے
تک کاروبار اوس ملک کا کرتا رہے میرے باپ کے عہد مین اسکے باپ محمد قاسم نے کشمیر کو لیکر داخل ممالک محروسہ کیا تھا چین قلیچ نے کہ
ارشد اولاد سے قلیچ خان کے ہے صوبہ کابل سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی جو نسبت خانہ زادی اوسکی ساتھ جوہر ذاتی کے

ف زیادتی اوزان اور روپیہ کی

ف فتنہ احداد باغی کابل

جمع تھے اسواسطے اوسکو خطاب خانی سے سربلند کیا اور حسب التماس اوسکے باپ کے بشرط بجا آوری خدمت تیراہ کے پانصدی ذات
اور تین سو سوار اوسکے اگلے منصب پر مینے زیادہ کیے اور چودھوین مرداد کو بنظر قدامت اوسا خلاصمندی اور کاردانی کے اعتماد الدولہ
کو اوپر منصب عالی وزارت کے تمام ممالک محروسہ مین سربلندی دی اور اوسیدن ایک خنجر مرصع یادگار علی ایلچی دارای ایران کو
عنایت کیا اور عبداللہ خان کہ افسر لشکر کا واسطے سرکوبی انا مقہور کے ہوا تھا چونکہ اوسنے اس بات کی ذمہ داری کی کہ گجرات کیطرف
سے مین ولایت دکن مین چلا جاؤنگا اسواسطے اوسکو صاحب صوبہ اوس ملک کا کرکے راجہ باسو کو اوسکی جگہہ سردار لشکر انا مقہور کا
کیا اور پانسو سوار اوسکے اگلے منصب پر زیادہ کیے اور صوبہ گجرات کی عوض صوبہ مالوہ خان اعظم کو عنایت کیا اور چار لاکھہ روپیہ واسطے
سلمان اور سرانجام لشکر ہمراہی عبداللہ خان کے کہ راہ ناسک سے قریب ملک دکن کے معین ہوا تھا بھیجے گئے صفدر خان مع بھائیونکے
صوبہ بہار سے آکر آستانہ بوسی سے مشرف ہوا اور غلامان بادشاہی سے ایکنے عجیب وغریب کام تصویر کا دکھایا کہ برابر فندق کے
چھلکے پر چار مجلسین ہاتھی دانت سے تراش کر بنائی تھین اول مجلس کشتی گیرونکی کہ دو آدمی کشتی کرتے ہین اور ایک نیزہ ہاتھہ مین لیے
کھڑا ہے اور ایک بڑا پتھر ہاتھہ مین لیے ہوے ہے اور ایک ہاتھہ زمین پر رکھے بیٹھا ہے اور اوسکے آگے ایک چوب اور کمان اور چند برتن
بنائے تھے اور دوسری مجلس مین ایک تخت بنایا تھا اور اوسپر صورت شامیانہ کی کہ ایک امیر ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر رکھے
ہوئے تکیہ پشت سے لگاکر اوس تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور پانچ خدمتگار گرد و پیش اوسکے کھڑے کیے تھے اور اوس تخت پر ایک شاخ درخت کا سایہ
ڈالا تھا تیسری مجلس مین کام نٹون کا بنایا تھا ایک لکڑی کھڑی کرکے تین رسیان اہمین باندھی تھین اور ایک نٹ اوسپر سیدھا پاؤن
اولٹے ہاتھہ سے پیچھے سر سے پکڑے ایک پاؤن سے کھڑا ہے اور ایک بکری اوس لکڑی کھڑی کی تھی اور ایک شخص ڈھول گردن مین
ڈالے بجا رہا ہے اور ایک آدمی ہاتھہ اوپر کیے کھڑا ہے رسیون کیطرف دیکھتا ہوا اور پانچ آدمی اور وہان کھڑے ہین کہ اون مین سے ایک کے
ہاتھہ مین لکڑی ہے اور چوتھی مجلس مین ایکدرخت بنایا تھا اور اوسکے نیچے تصویر حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی بنائی تھی اور
ایک شخص آپکے قدمون پر سر رکھے ہوے ہے اور ایک بوڑھا آدمی آپسے باتین کر رہا ہے اور چار آدمی اور کھڑے ہوے ہین چونکہ اسطرح کا
کام عمدہ بنایا تھا مینے اوسکو انعام اور زیادتی علوفہ سے سرفراز کیا اور مرزا حسین کہ مین نے اوسکو دکن سے بلوایا تھا تیسوین دیماہ کو
اوسنے آکر ملازمت حاصل کی اور صفدر خان کو اضافہ منصب سے سرفراز کیا اور لشکر رانا مقہور کی کمک پر مقرر فرمایا جو عبداللہ خان
فیروز جنگ نے ارادہ کیا تھا کہ راہ ناسک سے نزدیک ملک دکن مین آوے اسواسطے میرے دل مین آیا تھا کہ رامداس کچھواہہ
کو کہ بندگان با اخلاص سے میرے والد مرحوم کے ہے عبداللہ کے ساتھہ مقرر کرون کہ ہر جگہہ اوسکے ہمراہ رہے اور اوسکو چھوڑے کہ
تہور اور شتابی سبے وقت کرے اسواسطے اوسکو اچھی رعایتون سے سرفراز کرکے خطاب راجگی سے کہ اوسکے گمان مین نتھا
ممتاز کرکے نقارہ بھی عنایت کیا اور قلعہ رنتھنبور کو کہ ہندوستانی مشہور قلعے سے ہے اوسے رامداس کچھواہہ کو دیکر خلعت فاخرہ اور ہاتھی اور گھوڑا
دیکر رخصت کیا اور خواجہ ابو الحسن کو کہ دیوانی کل سے موقوف ہوا تھا صوبہ داری دکن پر بلحاظ اسکے کہ میرے بھائی مرحوم کے ساتھہ
مدتون وہان رہا تھا مین نے مقرر فرمایا اور ابو الحسن پسر اعتماد الدولہ کو خطاب اعتقاد خانی سے سرفراز کیا اور معظم خان کے لڑکون کو منصب
لائق دیکر بنگالہ مین اسلام خان کے پاس بھیجا اور راجہ کلیان کو سردار اوڑیسہ کا اسلام خان کی تجویز سے کیا اور اوسکو اضافہ دوصدی
ذات و سوار سے سرفراز کیا اور چار ہزار روپے شجاعت خان دکھنی کو عنایت کیے اور ابان کی ساتوین تاریخ بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ
نے دکن سے آکر ملازمت حاصل کی ان دنون مین بسبب شورش اور ہرج مرج کے کہ ولایت ماوراءالنہر مین واقع ہوا تھا بہت امرا
اور سپاہی قوم اوزبک کے مثل حسین بے اور پہلوان بابا اور نورس بے درمن اور برم بے وغیرہ میری درگاہ مین ملتجی ہوکر ملازم

ہوسے ہر ایک کو خلعت اور نقد اور اسپ اور منصب اور جاگیر سے مینے سرفراز کیا اور دوسری تاریخ آذر کی ہاشم خان بنگالہ سے آکر سعادت آستانہ
بوسی سے مشرف ہوا پانچ لاکھ روپیہ مدد خرچ واسطے لشکر فیروزی اثر دکن کے کہ سرداری عبداللہ خان مقرر ہوا تھا بدست روپ خواص اور شیخ انبیا
کے احمدآباد گجرات مین بھیجے اور غرہ دی کو مین بقصد شکار موضع سمونگر مین کہ میری شکارگاہ مقرری ہے متوجہ ہوا بائیس ہرن وہان شکار ہوا اونمین
سے سولہ ہرن خود مینے شکار کیے تھے اور چھہ کو شاہزادہ خورم نے دو دن رات مین وہان رہا اور اتوار کی رات وہان سے بخیر و خوبی شہر مین آیا اور گز
رات یہ بیت میرے دل مین آئی ۔ بود آسمان تا مہر پر نور ہمسایہ عکس از چتر شہ دور باد اور چیز انجمیون اور قصہ خوانون کو مینے حکم دیا کہ وقت
سلام و صلوٰۃ بھیجنے مین اور قصہ کہنے کی ابتدا اس شعر سے کیا کرین اور اب اصطلاح ہو تا ہے تکبیری ماہ دی کو شنبہ کے دن عرضداشت خان اعظم
کی پہونچی کہ عادل خان بیجاپوری اپنی تقصیرون سے پشیمان ہو کر بندگی اور دولت خواہی مین زیادہ سب سے سرگرم ہے اور چودھوین دی کو مطابق
سلخ شوال کے ہاشم خان طرف کشمیر کے رخصت ہوا اور یادگار علی ایلچی ایران کو فرغل خاصہ مینے عنایت کیا اور اعتقاد خان کو اپنی ایک
تلوار خاص سرانداز نام بخشی اور شادمان ولد خان اعظم کو خطاب شادمان خانی کا دیکر منصب اوسکا اصل و اضافہ سے ایکہزاری و مقصدی
ذات اور پانسو سوار مقرر ہوے اور نشان سے سرفراز ہوا اور سردار خان برادر عبداللہ خان فیروز جنگ دار ارسلا خان بی اوزبک کے حراست
سیستان کی اوسکے تفویض تھی سبکو مینے نشان عنایت کیے اور مینے خاص جو ہرن مارے تھے حکم کیا کہ اونکے چمڑے کی جانمازین بنوا کر دیوان خاص و عام
مین بھیجوا دین کہ لوگ اوس پر نمازین پڑھا کرین اور میر عدل اور قاضی کو کہ مدار علیہ امورات شرعیہ کے ہین بواسطہ رعایت عزت شرع کے حکم
کیا کہ مجکو زمین بوس جو مشابہ سجدہ کے ہے نہ کیا کرین اور پنجشنبہ کو بائیسوین تاریخ دی کے پھر سمونگر کیطرف شکار کو متوجہ ہوا چونکہ وہان
ہرن بہت جمع تھے اسواسطے خواجہ جہان کو رخصت کیا کہ گھیر کر اون سبکو میرے خیمون کیطرف لاوین ڈیڑھ کوس خیمہ شاہی تھے جب مینے سنا کہ بہت شکار
گھیرے مین آیا ہے تو اوس طرف متوجہ ہو کر جمعہ کے دن مینے شکار شروع کیا اور آیندہ جمعرات تک ہر روز بیگمات کے ساتھ اوس گھیرے
مین جتنے شکار چاہتا مارتا تھا بعضے زندہ پکڑے جاتے تھے اور بعضے بندوق و تیر سے مارے جاتے تھے اتوار اور جمعرات کو کہ مین بندوق
جانور پر نہین مارتا ہون اسواسطے ان دنون مین زندہ پکڑتے تھے غرض اس ہفتے مین نو سو سترہ نر و مادہ شکار ہوے اونمین سے
چھہ سو اکتالیس ہرن نر و مادہ زندہ گرفتار ہوے چار سو چار فتحپور کو روانہ کیے کہ وہان کے رمنے مین اونکو چھوڑ دین اور چوراسی کو اون مین سے
حکم کیا کہ اونکی ناکون مین نتھین چاندی کی ڈالکر اوسی زمین مین آزاد کرین اور دو سو چھتر ہرن کہ تیر و بندوق چیتے سے مارے گئے تھے ہر روز
اونکو بیگمات اور خادمان محل مین اور باقی امرا اور بندگان شاہی کو تقسیم کیے اور جب مین شکار کرنے سے تھک گیا تو سب امرا کو فرمایا کہ شکارگاہ
مین جاکر باقیون کو مارین اور خود بدولت مع الخیر روانہ شہر کو ہوا اور بہمن مطابق سترھوین ذیقعدہ کو مینے حکم دیا کہ ممالک محروسہ کے بڑے شہرون
مین مثل الہ آباد اور احمد آباد اور لاہور اور آگرہ اور دہلی وغیرہ کے لنگرخانے واسطے فقرا کے بناوین سب بڑے شہر تئیس شمار ہوے منجملہ اونکے
چھہ جگہہ اول سے لنگرخانے تھے اور جو بیس مین اب جاری کرنے کا حکم دیا اور چوتھی تاریخ بہمن کی ہزاری منصب راجہ نرسنگھ دیو پر اضافہ کیا
کہ سب چار ہزاری ذات و دو ہزار سوار ہوا جابون اوسکو تلوار خاص اوسکو مرحمت کی اور دوسری خاص تلوار شاہ بچہ نام شاہ نواز خان کو عنایت
کی سولوین ماہ اسفندار کو بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کا لشکر نامقہور پر افسر مقرر ہوا اور اوسکے ہاتھہ راجہ باسو کے واسطے مینے ایک تلوار
بھیجی اور جب مینے مکرر سنا کہ امرا سرحد کے بعضے مقدمات کو کہ اونکے غیر مناسب ہے عمل مین لاتے ہین اور بلحاظ شرع و تورہ کا نہین کرتے
اسواسطے مینے بخشیون کو فرمایا کہ فرمان امرای سرحد کو تحریر کرین کہ پھر مرتکب ایسے کامون کے جو خاص لائق بادشاہون کے ہین نہووین
اول یہ کہ جھروکے مین نہ بیٹھا کرین اور امرا اور سرداران سپاہ جو مقرر اونکی کمک کو ہین تکلیف چوکی اور تسلیم کی نکرین اور ہاتھی نہ لڑایا
کرین اور سیاست کیواسطے آنکھین نہ پھوڑا کرین اور ناک کان نہ کاٹین اور بزور کسیکو مسلمان نکرین اور اپنے نوکرون کو خطاب ندیا کرین اور

ف لنگرخانہ بادشاہی واسطے غربا کے

ف آئین حضرت جہانگیر کے

نوکران شاہی سے کورنش اور تسلیم نلیا کرین اور گوئیون کو موافق معمول دربار شاہی کے چوکی پر مقرر نکرین اور سوار ہوتے وقت نقارہ نہ بجواوین اور ہاتھی
گھوڑے جو لوگون کو دین خواہ وہ ملازم شاہی ہون خواہ نوکر اونکے تو چلوا اور بجائے اونکے کندھون پر رکھواکے سلام اونسے نلیا کرین اور اپنی سواریون
مین ملازمان شاہی کو پیادہ نہ چلوایا کرین اور جو اونکو لکھین مہر اوسپر نکرین اور ان سب پر کہ آئین جہانگیری مشہور ہین ہمیشہ عمل کرتے رہین

جشن ساتوان نوروز کا جلوس مبارک سے

سہ شنبہ غرہ فروردین کو ساتوین سال جلوس موافق سولوین محرم کے سنہ ایکہزار اکیس ہجری کو درمیان دار الخلافہ آگرہ مین مجلس نوروز
عالم افروز اور جشن عشرت اندوز کی مرتب ہوئی اور پنجشنبہ تیسری فروردین کو بعد گذرنے چار گھڑی کے کہ ساعت مقرر کی ہوئی نجومیون کی تھی
مین تخت پر بیٹھا اور موافق ہر سال کے حکم دیا کہ روز شرف آفتاب تک بازار آراستہ اور مجلس عشرت مرتب رہے خسرو بے اوزبک کہ میان قوم
اوزبک مین خسرو قمچی مشہور ہے انھین دنون مین آیا اور سعادت ملازمت حاصل کی چونکہ مرد معتبر ملک ماوراء النہر کا تھا اسواسطے اوسکو مینے
بہت عنایتون سے سربلند کیا اور خلعت خاصہ دیا اور یادگار علی ایلچی ایران کو پندرہ ہزار روپے بطریق مدد خرچ کے عنایت کیے اور
انھین دنون پیشکش افضل خان کی تیس ہاتھی اور اٹھارہ ٹانگن اور نکڑے تھان بنگالے کے اور چوب صندل اور نافے مشک کے اور چوب
عود اور باقی ہر طرح کی چیزین صوبہ بہار سے آئی تھین نظر اشرف مین گذرین اور بعد اسکے بیالیس گھوڑے اور دو شتر چینی اور خطائی اور چمڑے
سمور کے اور باقی تحفہ کہ کابل اور اوس طرف مین ملتے ہین پیشکش بھیجے ہوے خاندوران خان کے بھی ملاحظہ کیے اور باقی امیرون نے
اپنے گھرون مین پیشکشین آراستہ کرکے کمال تکلفات کیے تھے موافق دستور سال کے ہر روز ایک ایک کی پیشکش کو ملاحظہ فرماتا تھا اون مین سے
جو پسند خاطر ہوتی اوسکو لے لیتا اور باقی صاحب خانہ کو مرحمت کرتا اور تیرہوین فروردین کو مطابق اونتیسوین محرم کی عرضداشت اسلام خان کی
آئی کہ تائید الٰہی اور برکت اقبال شاہی سے بنگالہ عثمان افغان کے فساد سے خالی ہو گیا حقیقت اس لڑائی کی بھی لکھی جائیگی چند خصوصیتین
بنگالہ کی تحریر ہوتی ہین کہ بنگالہ ایک ملک ہے نہایت وسیع دوسری اقلیم مین طول اوسکا بندر چاٹگام سے موضع گڑہی تک ساڑھے چار سو
کوس تک کا اور عرض اوسکا شمالی پہاڑون سے ملک مدارن کے کنارے تک دو سو بیس کوس حاصل اوسکا تخمینا ساٹھہ کرور دام ہوتے ہین
اگلے حاکم بنگالہ کے ہمیشہ بیس ہزار سوار اور ایک لاکھہ پیدل رکھتے تھے اور ایکہزار ہاتھی اور چار پانچہزار کشتی نواڑے کی اور باقی سامان جنگ
وغیرہ کا اونکے یہان رہتا تھا شیر خان اور سلیم خان کے وقت سے یہ ملک پٹھانون کے پاس رہا جب ملک ہندستان میرے والد کی
حکومت سے مزین ہوا تو اونھون نے افواج قاہرہ اوس ملک کیطرف روانہ کی اور بہت مدت تک اوس طرف توجہ فرمائی تب بسعی
و کوشش اولیای دولت قاہرہ کے خانجہان نے داؤد کرانی وہان کے حاکم آخر کو مارا اور اوسکا لشکر متفرق ہوا اوس دن سے یہ ملک میرے
نوکرون کے تصرف مین آیا اور اب تک کچھہ پٹھان اوسکی اطراف مین رہ گئے تھے اور دور دور کے مقام کچھہ انکے تصرف مین تھے لیکن
رفتہ رفتہ وہ بھی ہماری فوجون سے عاجز ہوے اور تمام ملک ہمارے تصرف مین آیا اور جب بندوبست تمام ملک کا اللہ تعالے کی عنایت سے
متعلق میری ذات سے ہوا تو مین نے اول سال جلوس مین راجہ مانسنگھہ کو کہ وہان کی حکومت پر مقرر تھا اپنے پاس بلوالیا اور قطب الدین خان
کوکلتاش کو کہ میرے امیرون مین ممتاز تھا اوسکی جگہہ بنگالہ مین بھیجا لیکن وہ وہان پہونچکر چند دنون مین ایک مفسد کے ہاتھہ سے کہ اوس
ملک مین متعین تھا شہید ہوا اور وہ نمک حرام بھی سزا مین مارا گیا پھر مینے جہانگیر قلیخان کو کہ صاحب صوبہ اور جاگیردار ملک بہار کا تھا بسبب
نزدیک ہونے کے منصب پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کرکے حکم دیا کہ بنگالہ مین جاکر وہان کا حاکم رہے اور اسلام خان کو جو آگرہ مین تھا صوبہ
بہار مین بھیجا کہ اوس ملک کو اپنی جاگیر مین رکھے تھوڑی مدت تک جہانگیر قلیخان حاکم بنگالہ رہا لیکن خرابی آب و ہوا سے
کمال بیمار ہوکر وفات پائی جب مینے لاہور مین حال اوسکی وفات کا سنا تو اسلام خان کے نام فرمان لکھا کہ صوبہ بہار کو افضل خان کے

ف بیان بنگالہ

ف ساٹھہ کرور دام کے حساب سے کل اسی روپیہ کے ایک کرور پچاس لاکھہ روپیہ ہوتے ہین اور جب ملک اوڑیسہ بھی بنگالہ مین داخل تھا بحساب مع اوسکی آمدنی کے ہے

سپرد کرکے خود جلد تر روانہ بنگالہ کا ہوا ایسی بڑی خدمت اوسکو دینے سے بسبب اوسکی کم عمری کے اکثر لوگون نے باتین کین لیکن جو ہنر ذاتی
اور استعداد اصلی اوسکی جو میری نظر مین تھی اسواسطے خود مینے اپنی فکر سے اوسکو اس خدمت پر مقرر کیا بحسب اتفاق اوسنے لموارات
اوس ملک کے ایسے خوب سرانجام دیے کہ ابتدائے عملداری سے آج تک کسی نے وہان کا ایسا بندوبست نکیا تھا اور بعضے عمدہ کامون مین سے
اوسکے ایک دفع کرنا عثمان خان کا ہے کہ اوسنے میرے والد مرحوم کے وقت مین کئی بار افواج شاہی سے مقابلہ کیا تھا اور آج تک نکالا گیا
اندنون کہ اسلام خان نے موضع ڈھاکہ کو اپنا مقام گاہ کیا تھا اور اودھر کے زمینداروں کے بندوبست پر متوجہ ہوا تو اوسکے دلمین آیا کہ
کچھ فوج عثمان خان کے ملک کو روانہ کرنا چاہیے اگر اطاعت بادشاہ کی قبول کرے تو بہتر ورنہ اور مخالفون کی طرح اوسکو بھی سزا دیجاوے اور چونکہ شجاعت خان
انھین دنون اسلام خان کے پاس پہونچ گیا تھا تو قرعہ سرداری اس لشکر کا اوسکے نام نکلا اور چند افسر بھی مثل کشور خان اور افتخار خان اور
سید آدم بارہہ اور شیخ اچھے بھتیجا مقرب خان کا اور معتمد خان اور لڑکے معظم خان کے اور اہتمام خان وغیرہ کہ معتمدان شاہی سے مین
اور اپنے لوگون مین سے بھی ایک جماعت اونکے ہمراہ کر دی اور نیک ساعت مین اس لشکر کو اوسطرف روانہ کیا اور میر قاسم پسر مرزا مراد
کو میر بخشی اور واقعہ نویس کیا اور چند زمینداروں کو بھی واسطے رہنمائی کے ہمراہ بھیجا غرض جب یہ فوج شاہی اوسکے ملک و قلعے کے
قریب پہونچی تو اول کئی وکیل اوسکی فہمایش کو گئے کہ اوسکو واسطے اطاعت بادشاہ کے ہدایت کرین اور فساد سے باز رکھین لیکن چونکہ
کمال غرور اوسکے دماغ مین سمایا ہوا تھا اور ہمیشہ بنگالہ اور دوسرے ملکون کا لینا اوسکے خیال مین تھا اسواسطے ہرگز اوسنے اونکی باتونکو
نسنا اور مستعد جنگ کا ہوا اور ایسی جگہہ واسطے لڑائی کے مقرر کی کہ وہان جھیل اور دلدل تھی یکشنبہ نوین محرم کو شجاعت خان نے بساعت
نیک افواج قاہرہ کو مقرر کیا کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہہ مقرر پر کھڑے ہون عثمان خان نے اوسدن قرار جنگ دل مین نکیا تھا لیکن جب سنا کہ لشکر
شاہی طیار ہو کر آیا ہے تو لاچار سوار ہو کر نالہ کے کنارے پر آیا اور اپنے سوار و پیادون کو برابر لشکر بادشاہی کے کھڑا کیا جب لڑائی گرم ہوئی
اور ہر فوج اپنے سامنے کی فوج کیطرف بڑھی تو پہلے اوس مفسد نے اپنے مست ہاتھی کو بادشاہی ہراول فوج پر بڑھایا اور خوب لڑائی ہوئی
ہراول کے سردارون مین سے سید اعظم بارہہ اور شیخ اچھے درجہ شہادت کو پہونچے اور برنغار کے سردار افتخار خان نے بھی خوب بہادری کرکے
حق نمک ادا کیا اور جان قربان کی اور اوسکے ہمراہی بھی ایسے لڑے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور اسیطرح سردار جرنغار بھی کشور خان داد
مردمی کی دیکر فدا ہوا اور باوجودیکہ وہ بدبخت بھی بہت زخمی اور مارے گئے تھے لیکن وہ کم بخت یہ سمجھا کہ سردار ہراول اور افسر برنغار اور
جرنغار کے فوج شاہی سے مارے گئے ہین اور یہی ایک غول رہا ہے اس خیال پر اپنے لوگون کا مرنا اور زخمی ہونا اوسپر بھاری نگذرا اور اوسی
گرمی سے غول پر گرا اور ادھر بھائی بیٹے شجاعت خان کے اور باقی افسران فوج شاہی اونکو گھیرے ہوئے شیرون کی طرح عثمان خان کو جستجو
کر رہے تھے چنانچہ اسی تلاش مین اکثر شہید ہوے اور اکثرون نے بڑے بڑے زخم اوٹھائے اسی حال مین اوسنے اپنا پہلا ہاتھی مست
گجپت نام شجاعت خان پر دوڑایا اوسنے برچھا اوٹھا کر اوس ہاتھی کے مارا لیکن ایسا مست ہاتھی تھا کہ اوس برچھے سے نرکا تو شجاعت خان
نے تلوار نکالکر پے در پے اوسپر دو ہاتھ مارے وہ اوسکو بھی خیال مین نہ لایا تو شجاعت خان نے جمدھر نکال دو جمدھر اوسکے مارے وہ
اوس سے بھی نرکا اور شجاعت خان کو مع گھوڑے کے گرا دیا شجاعت خان نے گرتے وقت جہانگیر شاہ پکار کے کہا اور گھوڑے سے
جدا ہوگیا اوسکے اردلی نے دو تلوارین ہاتھی کے اگلے پاؤن پر مارین کہ ہاتھی بیٹھ گیا پھر اردلی نے ہاتھی بان کو نیچے گرا دیا پھر شجاعت خان
نے پیادہ جمدھر سے ہاتھی کی سونڈ اور پیشانی کو اسقدر زخمی کیا کہ ہاتھی اوسکے وار سے چلا کر لوٹ گیا اور بسبب زخمون کے اپنی
فوج مین جا کر گر پڑا اتنے مین شجاعت خان کا گھوڑا صحیح و سالم اوٹھکر کھڑا ہوا اور یہ اوسپر پھر سوار ہوگیا اتنے مین اون لوگون نے
ایک ہاتھی جنگی اور شجاعت خان کے نشان بردار پر دوڑایا اور اوس نشان کو مع گھوڑے گرا دیا شجاعت خان یہ دیکھکر دوڑتا ہوا آیا اور

لڑائی شجاعت خان کی عثمان خان سے حدود بنگالہ میں

شکست عثمان خان افغان

نشان بردار کی تسلی کو پکارا کہ خبردار مت گھبرانا مین زندہ ہون اوسوقت نشان کے نیچے بہت بندگان شاہی حاضر تھے سب تیر وجمدھر
اور شمشیر لیکر ہاتھی پر دوڑے اتنے مین شجاعت خان نے علمدار کو اوٹھایا اور دوسرا گھوڑا منگوا کر سوار کیا پھر وہ نشان بلند کرکے اپنی
جگہ کھڑا ہوا غرض اسی کشت وخون مین گولی بندوق کی عثمان خان کی پیشانی پر لگی اور ہرچند لوگون نے اوسکے مارنے والے کو ڈھونڈھا نہ پایا
لیکن وہ باعث اس زخم کے اوس تیزے سے باز رہا اور دو پہر تک اوسنے اپنے لوگون کو لڑائی کی ترغیب دیکر میدان جنگ گرم
رکھا بعد اوسکے وہ لوگ بھاگے اور فوج شاہی نے پیچھا کیا یہان تک کہ اونکو انکے سنگر مین داخل کیا دشمنون نے اوسمین گھسکر فوج کو
تیر وبندوق سے روکا اور بادشاہی لوگون کو اندر نہ جانے دیا لیکن ولی خان برادر عثمان خان اور ممریز اوسکے بیٹے نے مع اور یگانون کے
عثمان خان کے زخم پر نظر کی تو جانا کہ یہ اس زخم سے نہ بچیگا اب اگر ہم بھاگ کر اپنے قلعے مین جاوین تو ان لوگون مین سے کوئی زندہ
نہ رہیگا صلاح یہ ہے کہ ابھی اسی سنگر مین لڑتے رہین اور اخیر رات کو فرصت دیکھکر قلعے مین چلے جاوین غرض آدھی رات کو عثمان خان مرگیا اخیر
شب کو اوسکی لاش لیکر وہ لوگ قلعے کیطرف روانہ ہوے اور سامان وغیرہ سب وہین چھوڑا قراولون نے یہ خبر شجاعت خان کو دی
دوشنبہ کے فجر کو سب دولتخواہان شاہی جمع ہوے اور یہ صلاح کی کہ انکا تعاقب کرو اور انکو فرصت نہ لینے دو ولیکن بسبب
ماندگی سپاہ اور کفن دفن شہیدون اور غمخواری زخمیون کے تعاقب سے باز رہے اور اسی سوچ مین تھے کہ عبد السلام معظم
خان کا بیٹا تین سو سوار اور چار سو توپچیون سے وہان پہونچا اور جب یہ لشکر تازہ اور مدد کو آگیا تو سب ملکر اون کے پیچھے چلے
یہ خبر عثمان خان کے بھائی ولی نے کہ اوسکے بعد سر فتنہ ہوا تھا سنی کہ شجاعت خان مع ایک نئے تازہ لشکر کے کہ ابھی آیا ہے
عنقریب آپہونچا اوسوقت اوسنے اپنا بچاو سوا عجز وانکسار اور اخلاص ومصلحت کے ندیکھا اور لوگون کے واسطے سے پیغام بھیجا کہ
جو سر فتنہ تھا وہ نرہا اب ہم جو لوگ کہ باقی ماندہ مسلمان اور بندہ بادشاہی ہین اگر قول وقرار دو تو ہم آکر تمسے ملین اور بادشاہی بندگی
مین حاضر رہین اور اپنے ہاتھی پیشکش کرین شجاعت خان اور معتقد خان نے کہ لڑائی مین عمدہ خدمتین کی تھین بصلاح اور دولتخواہون
کے مصلحت جانکر اونکو امان دی اور اقرار سے تسلی کی دوسرے دن ولی مع خویشان وقریبان عثمان خان کے آکر شجاعت خان اور
باقی سردارون سے ملا اور اونچاس ہاتھی پیشکش کیے شجاعت خان اور امراے شاہی کو پرگنہ ادھار مین کہ اوسکے تصرف مین تھا چھوڑکر خود
مع ولی اور باقی افغانون کے چھٹی صفر کو دوشنبہ کے دن مع افواج قاہرہ جہانگیر نگر مین آئے اور اسلام خان سے ملے
جب آگرہ مین یہ خبر خوشی کی اس بندہ درگاہ الٰہی نے سنی تو سجدۂ شکر بجا لایا اور اس فتح کو محض عنایت الٰہی سے جانا اور
اس حسن خدمت پر اسلام خان کو شش ہزاری منصب سے سرفراز کیا اور شجاعت خان کو خطاب رستم زمان کا دیکر ہزاری ذات
اور سوار اوسکے اگلے منصب پر بڑھایا اور دوسرے امیرونکو بھی موافق انکے خدمت کے اضافہ اور رعایتون سے ممتاز کیا اور جب پہلے یہ خبر عثمان خان
کے مارے جانیکی عوام مین مشہور ہوئی تھی تو واسطے صدق وکذب اس خبر کے مینے فال دیوان مین لسان الغیب خواجہ حافظ شیرازی کے دیکھی تو یہ
غزل نکلی ع دیدہ دریا کنم وصبر بصحرا فکنم ۔ اندرین کار دل خویش بدریا فکنم ۔ خوردہ ام تیر فلک بادہ بدہ تا سرمست ۔ عقدہ در بند کمر ترکش جوزا فکنم
چونکہ یہ بیت مناسب مقام کے تھی تو مینے اوس سے فال فتح کی لی بعد چند روز کے خبر آئی کہ عثمان خان تیر قضا سے مارا گیا اور بہت ڈھونڈھا
اوسکا قاتل معلوم نہوا اور سولہوین فروردین کو مقرب خان کہ سرداران عمدہ اور محرمان سرکار جہانگیری سے ہے منصب سہ ہزاری ذات [illegible] ہزار سوار سے
سرفراز ہے بندر کھنبایت سے آیا اور سعادت ملازمت سے مشرف ہوا مینے اوسکو بجہت چند مصلحت کے حکم کیا تھا کہ بندر گووہ مین جاکر
وہان کے حاکم وزیر ہی کو دیکھے اور وہان کی جو عمدہ چیزین دیکھے خاص ہمارے واسطے خرید لاوے اسواسطے وہ گووہ کو گیا اور ایک
مدت وہان رہکر جو عمدہ چیزین وہان دیکھی بے طمع زر قیمت منہ مانگی فرنگیون کو دیکر خریدی جب وہان سے لوٹ کر آیا تو وہ سب چیزین

کئی مرتبے مین میری نظر سے گذرانین ہر طرح کے اوسمین تحفے تھے اور چند جانور اوسمین بہت عجیب و غریب تھے کہ مینے نہ دیکھے
تھے بلکہ کوئی اونکا نام بھی نہین جانتا تھا حضرت فردوس مکانی نے ہرچند اپنے واقعات مین صورت اکثر جانورون کی لکھی ہی لیکن تصویر
اونکی نہ بنوائی مینے جہانگیر نامے مین انکی تصویرین بھی بنوا دین کہ جیسا سننے سے اونکے تعجب ہوتا ہی دیکھنے سے بھی حیرت ہو ایک جانور
اون مین مورنی سے بڑا تھا اور مور سے چھوٹا اور مستی مین اپنی دم کو طاوس کیطرح کر لیتا ہی اور ناچتا ہی چونچ اور پاون اوسکے
مرغی کے مشابہ ہین اور اوسکے سر و گردن پر ہر دم نیا رنگ ظاہر ہوتا ہی مستی مین ایسا سرخ ہو جاتا ہی کہ گویا مرجان مین جڑا ہوا ہی
اور تھوڑی دیر مین وہی جگہ سفید ہو جاتی ہی اور روئی کیطرح نظر آتی ہی طرفہ یہ ہی کہ مستی مین وہ ٹکڑے گوشت کے جو مثل کیس مرغ کے
ہین بقدر ایک بالشت کے سونڈ کیطرح لٹک آتے ہین اور پھر جب اوسے کھینچتا ہی تو بارہ سنگھے کے سینگ کیطرح دو دو انگشت کھڑے ہوے
نظر آتے ہین اور آنکھون کے کنارے ہمیشہ فیروزہ رنگ رہتے ہین کہ اونکا رنگ نہین بدلتا اور رنگ باقی پرونکا مختلف دکھائی دیتا
ہی برخلاف طاوس کے پرون کے اور ایک بندر عجیب طرحکا لایا تھا کہ ہاتھہ پانون اور سر گوش اوسکے مثل بندر کے اور منہ لومڑی
کا سا اور آنکھین باز کی سی لیکن باز کی آنکھون سے بڑی اور سر سے دم تک ایک گز کا تھا بندر سے نیچا اور لومڑی سے اونچا بال
بدن کے بھیڑ کیطرح خاکستری رنگ کانون سے نتھنے تک سرخ دم آدھہ گز سے کچھہ بڑی بخلاف اور بندرون کے اوسکی دم بلی کی
طرح گری تھی کبھی ہرن کے بچے کیطرح بولتا ہی غرض عجیب جانور ہی اور جنگلی جانورون سے جنکا چکور کہتے ہین کسی سے نہین سنا کہ اوسنے
گھر مین انڈے بچے دیے ہون میرے والد نے بھی بہت کوشش کی لیکن بچے نہوے اور مینے جب اونکے نر و مادہ کو بہت سے لیکر اکٹھا رکھا
تو انڈے دیے پھر مینے مرغی کے تلے بچے نکلوائے اور دو سال مین قریب آٹھہ بچون کے ہوے اور کچھہ اوپر پچاس کے بڑھے لوگون نے
اسکے کمال تعجب کیا اور کہنے لگے کہ ہمنے ولایت مین بہت سعی کی لیکن اونکے بچے نہوے اور مین نے انھین دنون مین مہابت خان کے
منصب پر ہزاری ذات اور پانسو سوار زیادہ کیے کہ سب چار ہزاری ذات اور ساڑھے تین ہزار سوار ہو جاوین اور منصب اعتماد الدولہ
کا مع اصل و اضافہ کے چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور مہاسنگھہ کے منصب پر بھی پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے کہ منصب اوسکا
اصل و اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہو جاوے اور اعتماد خان کے منصب پر پانصدی ذات اور دو سو سوار بڑھائے کہ
کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہو جاوے اور خواجہ ابو الحسن نے انھین دنون مین دکن سے آکر سعادت ملازمت کی حاصل کی اور دولتخانہ
کہ فوجدار الہ آباد اور جونپور کا تھا خدمت مین حاضر ہوا اوسکے ہزاری منصب پر پانسو مینے اضافہ کیے اور شرف آفتاب کے دن اونیسوین
فروردین کو منصب سلطان خورم کا کہ دس ہزاری تھا بارہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکھتا تھا
منصب چار ہزاری سے سرفراز کیا اور مقرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکھتا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ
کیے اور منصب خواجہ جہان کا کہ دو ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار کا تھا پانصدی اضافہ ہوے غرضکہ اونھین ایام نوروز مین اکثر بندگان شاہی
اضافہ منصب سے سرفراز ہوے اور اونھین دنون مین دلیپ نے دکن سے آکر ملازمت حاصل کی چونکہ اوسکے باپ راجہ رایسنگھہ
نے وفات کی تھی اسواسطے مینے اوسکو خطاب راے سے سربلندی دیکر خلعت پہنایا اور رایسنگھہ کا ایک بیٹا اور تھا سورج سنگھہ نام اور باوجود یکہ
رایسنگھہ نے سورج سنگھہ کی مان کی محبت سے اوسکو اپنا جانشین کرکے ٹیکا دیا تھا اور چاہتا تھا کہ سورج سنگھہ میرا جانشین ہو بعد اوسکے وفات کے
سورج سنگھہ نے کہا کہ باپ نے مجھکو ٹیکا دیکر اپنا جانشین کیا ہی مینے اوسکی اس بات سے ناراض ہو کر کہا کہ اگر باپ نے تجھکو ٹیکا دیا ہی تو اب
مین دلیپ کو سرفراز کرکے ٹیکا دیتا ہون پھر اپنے ہاتھہ سے اوسکی پیشانی پر ٹیکا لگا کر جاگیر اور ملک اوسکے باپ کا اوسکو
عنایت کیا اور اعتماد الدولہ کو دوات و قلم مرصع عنایت ہوا اور لکھمی چند راجہ موضع گاؤن کا کہ کوہستانی معتبر راجون سے ہی

اور اوسکا باپ راجہ اودھرم سیہ سے باپ سکے عہد مین آیا تھا اور آتے وقت عرضی کی تھی کہ راجہ تو ڈرمل کا بیٹا اگر میرا ہاتھ پکڑ کے
خدمت مین لے چلے سو بموجب اوسکے التماس کے تو ڈرمل کا بیٹا اوسکے لانیکو مقرر ہوا تھا اسواسطے لکھمی چند نے بھی التماس
کیا کہ اعتماد الدولہ کا بیٹا آکر مجھے خدمت مین لے چلے سو مینے شاہ پور کو بھیجا کہ اوسکو اپنے ہمراہ لے آوے اور یہاڑ کی تحفون سے
عمدہ ٹانگن اور شکاری جانور از قسم باز و جرہ اور شاہین وغیرہ سے اور مشک نافے اور مشک والے ہرنون کے چمڑے کہ اون مین
نافے لگے ہوسے تھے اور تلواریں جنکو ہند مین کھانڈہ کہتے ہین اور خنجر کہ اس زبان مین کٹارہ کہتے ہین اور ہر طرح کی چیزین لاکر
نذر کین درمیان راجون اس کوہستان کے یہ راجہ بوجہ اسکے کہ سونا بہت رکھتا ہی معروف اور مشہور ہی کہتے ہین کہ کان سونے کی
اوسکی ولایت مین ہی اور مینے واسطے بنا کرنے دولتخانہ لاہور کے خواجہ جہان خواجہ دوست محمد کو کہ اس کام مین مہارت تمام رکھتا ہی
بھیجا مہمات دکن سے کے بسبب سرداروں کے نفاق اور بے پروائی خان اعظم کے ایسے بگڑے کہ شکست عبداللہ خان کی ہوئی تو خواجہ
ابو الحسن کو واسطے تحقیق اس واقعہ کے مینے بلاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شکست عبداللہ خان بارہ کی بسبب غرور اور جلد چلنے اور
بات نہ ماننے کے ہوئی تھی اور کچھ تھوڑا سا تو بسبب نفاق اور نا اتفاقی امرا کے بھی واقع ہوا چونکہ از سر نو قرار داد وہ ہوا تھا کہ عبداللہ
خان ناسک ترنبک کیطرف سے ساتھ لشکر گجرات اور اون امیرون سے کہ ہمراہ اوسکے تعین کیے گئے تھے روانہ ہوسے یہ فوج ساتھ
سرداروں معتبر اور امیرون والا مثل راجہ رامداس اور خان عالم و سیف خان و علی مردان خان بہادر و ظفر خان اور دوسرے بندہاسے
نمک خوار کی آراستگی تمام رکھتے تھے شمار لشکر کا دس ہزار سے گذر کر چودہ ہزار تک پہونچا تھا اور برار کیطرف سے مقرر تھا کہ راجہ مانسنگھ
اور خان جہان اور امیر الامرا اور بہت لوگ سرداروں سے متوجہ ہودین اور یہ دونون فوجین کوچ اور مقام ایک دوسرے سے
خبردار رہین تاکہ تباریخ معین ہر دو جانب سے غنیم کو بیچ مین گھیر لین اگر یہ ضابطہ منظور رہتا اور دل متفق اور غرضین دامنگیر نہوتین تو
غالب گمان وہ تھا کہ اللہ تعالے فتح روزی کرتا عبداللہ خان جو گھاٹی سے گذرا اور بیچ ولایت غنیم کے آیا تو مقید اس امر کا نہ ہوا کہ
قاصدون کو بھیجکر خبر اوس فوج کی معلوم کرے اور بموجب قرار داد کے حرکت اپنی کو ساتھ حرکت اونکی سے مطابق کر کے ایسا
کرے کہ روز اور وقت معین پر غنیم کو گھیر لین بلکہ تکیہ اوپر قوت اور طاقت اپنی سے کر کے اس معنی کو خاطر مین لایا کہ اگر تنہا فتح
میری جانب سے ہوئی تو بہتر اور اچھا ہوگا اس داعیہ کو دل مین قرار دیکر ہر چند راجہ رامداس نے چاہا کہ ساتھ سہولیت اور آہستگی کے
آگے جایا چاہیے فائدہ نکیا غنیم کہ اوس سے خبر تمام رکھتا تھا ایک جماعت کثیر کو سرداروں اور ترکیون سے کہ اوپر سر اوسکے بھیجتے اور ہر
روز اوس سے لڑتے تھے اور شب کو ساتھ پھینکنے بان اور طرح طرح کے آتشبازی کے تصور نکرتے تھے یہان تک کہ غنیم نزدیک ہوا اور اصلا اور
دوسری فوج سے اوسکو خبر نپہونچی اور جب دولت آباد مین کہ محل جمعیت دکنیون کا تھا نزدیک پہونچا تو عنبر سیاہ رو نے ایک لڑکے کو کہ
نسبت قرابت کا باعتقاد اوسکے سلسلہ نظام الملک سے رکھتا تھا واسطے اس امر کے کہ آدمی دل و جان سے سرداری اوسکی
قبول کرین اوٹھا کر ہاتھ اوسکا پکڑا اور خود کو پیشوا اور سردار قرار دیکر مرتبہ مرتبہ آدمی بھیجتا رہا اور کثرت اور ازدحام غنیم کا لحظہ لحظہ
زیادہ ہوتا تھا یہان تک ہجوم لاکر ساتھ پھینکنے بان اور طرح طرح کی آتشبازی جنگی کے کار او پر اوسکے تنگ کیا آلاخر الامر و الٹکو اہون نے
صلاح دیکھی کہ اوس فوج سے مدد نہ پہونچی اور دکنیون نے مستعد ہو کر ہر طرف ہمارے کیا ہی مصلحت دولت کی اسی مین ہی
کہ بالفعل لوٹ کر سر انجام دوسرا کیا جاوے سب نے یکدل اور یکزبان ہو کر پہلے طلوع ہونے صبح صادق سے کوچ کیا اور سرحد
اوس ولایت تک دکھنی ہمراہ آسکے اور ہر ایک فوج ساتھ ایک فوج کے مقابل ہو کر بیچ مارنے کوٹنے کے تقصیر نکرتے تھے ان
دنوں مین بہت جوانان مردانہ کام آئے علی مردان خان بہادر نے داد بہادری اور مردانگی کی دیکر زخم سخت اوٹھائے اور زندہ گرفتار لشکر

غنیم مین ہوکر معنی نمک حلالی اور جانفشانی کے ہمراہیون کو سمجھائے اور ذوالفقار بیگ نے بھی ترددات مردانہ اور جوانانہ کئے ایک بان اوسکے
پاؤن مین لگا اور بعد دو روز کے اس سرای خانی سے طرف مکان جادو واتی کے روانہ ہوے جب بیچ ولایت راجہ بھرجو کے کہ دولت خواہون مین گنا
سے ہے داخل ہوے وہ جماعت لوٹ گئی اور عبداللہ خان طرف گجرات کے متوجہ ہوا حاصل کار یہ ہے کہ اگر بیچ روانگی کے بہ وقت جاتا اور
انتظار کرتا تاکہ وہ فوج دوسری بھی سات اوسکے ملجاتی تو کار خاطرخواہ اولیای دولت قاہرہ کے صورت پاتا مجرد اوس کے کہ خبر کوچ کرنے
عبداللہ خان کی سردارون فوج کو کہ راہ برار سے متوجہ تھے پہونچی پھر ٹھہرنا مصلحت ندیکھکر لوٹ گئے اور بیچ عادل آباد کے کہ
حوالی برہانپور مین واقع ہے لشکر پرونیز کے ملحق ہوے جو یہ خبر آگرے مین پاس میرے پہونچی اورارادہ کیا کہ خود متوجہ ہوکر ان ملازمون
نمکحرام کو بیخ و بنیاد سے گرادون امرا اور دولتخواہ اس معنی پر اصلا راضی نہوے خواجہ ابوالحسن نے عرض کیا کہ اوس طرف کی مہمات
کو خانخانان نے سمجھا ہے دوسرے نے نہین سمجھا اوسکو چاہیے بھیجنا تاکہ اس بگڑی مہم کو درست کرے اور بیچ انتظام کے لاوے اور
ساتھ مصلحت وقت کے ایک صلح درمیان مین ڈالے تو بموجب مرام سرانجام بخوبی کیا جاوے اور دوسرے دولتخواہون نے بھی خانخانان کے
بھیجنے پر اتفاق راے کا کرکے کہا کہ خواجہ ابوالحسن بھی ہمراہ اوسکے جاوے اور ساتھ اسی قرارداد کے دیوانون نے سامان روانگی
خانخانان اور ہمراہیون اوسکے کا کرکے روز یکشنبہ ہفدہم اردی بہشت سنہ سات کو مرخص کیا شاہنواز خان و خواجہ ابوالحسن
و ارزاق بردی اوزبک اور اوسکے اکثر ہمراہیون نے اسی تاریخ مین سلام رخصت کا کیا خانخانان نے سات منصب ششہزاری کے
سرفرازی پائی اور شاہنواز خان کو منصب سہ ہزاری ذات اور سوار کا تسلیم کیا داراب خان کو ساتھ اضافہ پانصدی ذات اور
تین سو سوار کے کہ تمام دو ہزاری ذات اور ایکہزار اور پانصد سوار سے سربلندی ہوئی اور رحمن داد پسر خورد اوسکیکو بھی مناسب منصب
لائق دیا خانخانان کو خلعت فاخرہ اور خنجر مرصع اور فیل خاصہ مع سامان اور اسپ عراقی عنایت کیا اور ایسے ہی اوسکے بیٹون اور ہمراہیون
کو خلعت و اسپ مرحمت کیا اور اسی مہینے مین معزالملک مع پسران اپنے کے کابل سے آکر سعادت آستان بوسی سے سرفراز ہوا
شیام سنگھ اور رای منگت بدوریہ نے کہ تعینات لشکر بنگش سے تھے حسب الالتماس قلیچ خان کے سات زیادتی منصب کے سربلندی
پائی شیام سنگھ ہزار و پانصدی تھا پانصدی اور اوسکے منصب پر اضافہ ہوے اور رای منگت بھی سات زیادتی منصب کے سرفراز ہوا
ایک مدت ہوئی کہ اخبار مین بیماری آصفخان کی پہونچی تھین اور چند مرتبہ رفع مرض بھی ہوا اور پھر لوٹ آیا یہان تک کہ برہانپور مین ترسٹھ
برس کی عمر مین انتقال کیا فہم و استعداد اوسکی نہایت خوب تھی اور تیزدستی اوسکی طبیعت پر غالب تھی شعر بھی کہتا تھا کتاب خسرو
شیرین کو بنام میرے نظم کرکے نورنامہ نام کیا اور بیچ زمانہ والد بزرگوار میرے کے بدرجہ امارت اور وزارت کے پہونچا تھا باوجود اسکے
کہ میرے زمانہ شاہزادگی مین چند مرتبہ اوس سے کچھ حرکتین ظہور مین آئین اور اکثر آدمی بلکہ خسرو بھی یہی جانتے تھے کہ بعد جلوس میرے
کے نسبت اوسکے ناراضی اور عتاب فراوان عمل مین آوینگے اب بخلاف اوسکے کہ جو لوگون کے خیال مین تھا اوسکی رعایت کرکے
اور بعد اوسکے ایک مدت وزیر صاحب استقلال ہوا ساتھ رعایت احوال اوسکے کے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اور اوسکے انتقال
کے بعد اوسکے فرزندون کو منصب دیکر ہر طرح سے رعایتین کی آخرالامر ظاہر ہوا کہ نیت اور اخلاص اوسکا درست تھا نظر اوپر اعمال ناقص
اپنے کے کرکے ہمیشہ مجھسے توہم دل مین رکھتا تھا اوس شورش اور فساد سے کہ بیچ راہ کابل کے واقع ہوا تھا کہتے ہین یہ خبردار رہا بلکہ
تقویت اون تیرہ بختون کی کرتا تھا مگر مجکو باور نہین ہوتا کہ مقابل اس رعایت اور شفقت کے مصدر بدخواہی اور بدبختی کا ہو بعد تھوڑے
عرصے کے چھبیسوین اسی ماہ اردی بہشت کو خبر فوت ہونے مرزا غازی کی پہونچی مرزا مشارالیہ حاکم زادگان ٹھٹھہ مین ترخانیان کی ذات
سے ہے عہد والد بزرگوار میرے مین پدر اوسکے میرزا جانی نے دولتخواہی اختیار کرکے ساتھ ہمراہی خانخانان کے کہ اوپر ولایت اوسکی کے

متعین تھا قریب لاہور کے شرف ملازمت سے سعادت یاب ہوا اور ساتھ بخشش بادشاہانہ کے ولایت اوسکی کو ساتھ اوسکے سونپا اور
خود ملازمت دربار کی اختیار کرکے آدمیون اپنے کو واسطے حفاظت اور نگہبانی ٹھٹھہ کے رخصت کرایا اور تا زندگی اپنی ملازمت مین رہا
آخر الامر برہانپور مین وفات پائی میرزا غازی خان بیٹا اوسکا ٹھٹھہ مین تھا بموجب فرمان عرش آشیانی کے سرداری اور حکومت اوس دیار پر
سرفراز ہوا سعید خان گکھر کو کہ بھکر مین تھا حکم ہوا کہ اوسکو دلاسا دیکر حاضر درگاہ کرے خان مشار الیہ نے لوگونکو بھیجکر اوسکو دلخواہی کی
رہنمائی کی آخر الامر اوسکو آگرہ مین لاکر شرف پابوس والد بزرگوار میرے سے سرفراز کیا ہنوز آگرے مین تھا کہ عرش آشیانی نے
انتقال فرمایا اور مینے تخت سلطنت پر جلوس کیا بعد اوسکے کہ مین خسرو کا تعاقب کرکے لاہور مین داخل ہوا خبر پہونچی کہ امرا خراسان کے جمعیت
کرکے برسر قندھار آئے ہین اور شاہ بیگ حاکم وہان کا قلعے مین محصور ہوکر منتظر کمک کا ہی بالضرورت ایک فوج بسرداری میرزا غازی اور دیگر امرا کے
واسطے کمک قندہار کے مقرر ہوئی یہ فوج جو حوالی قندھار مین پہونچی لشکر خراسانیون کا تاب مقابلے کی نہ لاکر لوٹ گیا میرزا غازی نے
قندھار مین پہونچکر ملک اور قلعے کو سردار خان وہان کے حاکم کو سپرد کیا اور شاہ بیگ خان اپنی جاگیر کیطرف متوجہ ہوا اور میرزا غازی
بیگ نے عزیمت لاہور کی اور سردار خان نے تھوڑی مدت مین کہ قندھار مین وفات پائی اور یہ ولایت محتاج ایک سردار صاحب
وجود کی ہوئی اس مرتبہ قندھار کو ساتھ اضافہ ٹھٹھہ کے میرزا غازی کو مرحمت کیا اوس تاریخ سے زمان رحلت تک وہان پر ساتھ لوازم
حفظ و حراست کے قیام و اقدام رکھتا تھا سلوک اوسکا ساتھ سرکشون کے بعنوان پسندیدہ تھا جو بعوض میرزا غازی کے ایک سردار قندہار
مین بھیجا تھا اسواسطے ابو النبی ازبک کو کہ ملتان اور اوس حدود مین واقع تھا اس خدمت پر مینے مامور کیا منصب اوسکا ہزار و پانصدی
ذات اور ہزار سوار تھا سہ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا اور خطاب بہادر خانی اور علم سے سربلند ہوا اور حکومت دہلی اور حفظ و حراست اوس
ولایت کی مقرب خان کے نام مقرر ہوئی اور روپ خواص کو کہ خدمتگار والد بزرگوار میرے کا تھا بخطاب خواص خانی اور منصب ہزاری
ذات و پانصدی سوار سے سرفراز کرکے فوجداری سرکار قنوج کی اوسکو مرحمت کی جو دختر اعتقاد خان ولد اعتماد الدولہ کی واسطے خورم
کے نسبتگاری کی تھی اور مجلس کدخدائی اوسکے درمیان مین تھی روز پنجشنبہ اٹھارہوین خورداد کو مین اوسکے مکان پر جاکر ایک روز
اور ایک شب وہان رہا اور تحفہ لائق بہت پیشکش کیے اور بیگمون اور مادرون اپنی کو مع خادمان محل کے تھوڑا سامان دیکر امیرون کو مشرف
عنایت کیے اور عبد الرزاق کو کہ بخشی ذری خانہ کو واسطے سرانجام ولایت ٹھٹھہ کے بھیجا کہ تا تعین سردار مستقل صاحب وجود کے سپاہی
اور رعیت وہانکی سبکو دلاسا دیکر اوس ولایت کو بیچ قید ضبط کے لاوے اور اضافہ منصب اور فیل اور سیرم نرم خاصہ کی سرفرازی پاکر
مرخص ہوا معز الملک کو بجاے اوسکے بخشی کیا اور خواجہ جہان نے کہ واسطے دیکھنے عمارت لاہور کے اور قرار طرح اوسکے کے مرخص ہوا تھا
آخر اسی مہینے مین آکر ملازمت حاصل کی میرزا عیسی ترخان نے کہ میرزا غازی کے خویشون سے لشکر دکن مین تعین تھا اور واسطے مصلحت امور
ٹھٹھہ کے حسب الطلب بیچ ہی تاریخ کے سعادت ملازمت کی پائی جو قابل رعایات اور تربیت کے تھا منصب ہزاری ذات اور پانصدی
سوار سے ممتاز ہوا اور چونکہ خون نے میرے مزاج پر کچھ غلبہ کیا تھا بصوابدید اطبا کے چہارشنبہ ماہ مذکور کو قریب ایک آثار کے خون دست چپ اپنے
سے نکالا بہ خفت اور سبکی تمام حاصل ہوئی یہی دل مین آیا کہ اگر محاورات مین خون کھینچنے کو سبک ہونا کہین تو بہتر ہوگا الحال یہی عبارت
لکھی جاتی ہے مقرب خان کو کہ اوسنے فصد لی تھی کھپوہ مرصع عنایت کیا کشن داس مشرف فیل خانہ اور اصطبل کو کہ زمانہ حضرت عرش آشیانی
سے اب تک متصدی اوسمین و خدمت کا تھا اور مدت عمر سے آرزو ہی خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات کی رکھتا تھا اور پہلے ہر
خطاب سے سرفراز تھا اب ساتھ منصب ہزاری کے کامروا ہوا میرزا رستم ولد سلطان حسین میرزا صفوی متعینہ لشکر دکن
نے حسب الالتماس طلب ہوکر روز شنبہ نہم ماہ تیر کو مع فرزندون کے آکر ملازمت حاصل کی ایک قطعہ لعل اور چہالیس دانہ مروارید پیشکش

کیے اور منصب تاج خان حاکم بھکر کے کہ امراے قدیم اس دولت سے ہے پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اور قضیہ فوت شجاعتخان
کا کہ امور عجیبہ اور غریبہ سے ہے بعد اوس صدمے کہ بسبب ایسی صدمت کا ہوا اور اسلام خان نے اوس کو سرکار اوڑیسہ کیطرف رخصت کیا تو اثناے
راہ مین ایک رات مادہ فیل چوکندی دار پر سوار ہوا اور خواجہ سرا کے خورد سال کو اپنی خواصی مین بٹھایا جسوقت کہ لشکر اپنے سے باہر آیا ایک
فیل مست سر راہ پر باندھا تھا وہ فیل آواز سم اسپان و حرکت سوارون سے زنجیر توڑنے لگا اس سبب سے شور و غوغا بلند ہوا
جو یہ شور و غل خواجہ سرا نے سنکر مضطربانہ شجاعت خان کو کہ بحالت خواب بے شعوری یا نشۂ شراب مین تھا بیدار کیا اور کہا کہ فیل مست
کھل گیا ہے اور متوجہ اسطرف کا ہے یہ مضطرب فورًا چوکندی سے کودا اور پانون کی انگلی پتھر مین لگ کر چر گئی اور اسی صدمے سے دو تین روز کے بعد
وفات پائی مجملًا گوش زد ہونے اس خبر سے حیرت تمام حاصل ہوئی کہ ایسا جوانمرد بجز اس فریاد کے کہ اوس تک پہونچی یا وہ سخن خردسال سے
اسطرح مضطربانہ اور بیتابانہ آپ کو بالاے فیل سے نیچے ڈالے واقع مین جاے حیرت ہے اونیسوین ۱۹ ماہ تیر کو خبر اس حادثے کی مجکو پہونچی
مینے اوسکے لڑکون کی نوازشون اور منصبون سے دلجوئی کی اگر یہ قضیہ اوسپر نگذرتا تو ایسی خدمتین نمایان کین تھین کہ ساتھ طرح
طرح کی رعایتون اور شفقتون کے سرفرازی پاتا مصرعہ بانقضا بر نمی توان آمد ۔ ایک سو ساٹھ زنجیر فیل نر و مادہ اسلام خان نے بنگالہ سے
بھیجے تھے اسی روز نظر سے گذرے اور داخل فیلخانہ خاصہ شریفہ کے ہوے راجہ ٹیک چند راجہ کمایون نے رخصت چاہی چونکہ اسکے باپ
کو زمانہ عرش آشیانی مین ایک سو راس اسپ مرحمت ہوے تھے بموجب اوسی دستور کے مینے مرحمت کیے اور فیل بھی دیا اور جب تک
یہان پر تھا بابت خلعتون سے سرفرازی پائی اور خنجر مرصع بھی دیا اوسکے برادرون کو بھی خلعت اور اسپ عطا کیے اور اوسکی ولایت کو بدستور
سابق اوسکو عنایت فرمایا کہ شادمان اور کامران اپنے وطن کو لوٹا اور کسی تقریب مین یہ شعر امیر الامرا نے پڑھا ۵ بگذر مسیح از سر ما کشتگان
عشق ۔ یک زندہ کردن تو بصد خون برابر است ۔ چونکہ طبیعت میری موزون ہے کبھی ساتھ اختیار کے اور کبھی بے اختیار مصرعہ یا رباعی یا بیت
کہتا ہون یہ شعر مینے نظم کیا ۵ از من متاب رخ کہ نیم بے تو یک نفس ۔ یک دل شکستن تو بصد خون برابر است ۔ جب مینے یہ شعر پڑھا تو ہر شخص کہ
طبع موزون رکھتا تھا اس زمین مین بیت کہکر گذرانی ملا علی احمد مہرکن نے بھی کہ احوال اوسکا پہلے بیان ہوچکا ہے کیا خوب کہا ہے ۵ اے
محتسب ز گریۂ پیر مغان بترس ۔ یک خم شکستن تو بصد خون برابر است ۔ ابو الفتح دکنی کہ امراے معتبر عادلخان سے تھا اور پہلے اس سے
دو برس دولتخواہی اختیار کرکے آپ کو داخل اولیاے دولت قاہرہ کا کیا تھا دسوین تاریخ امرداد کو ملازمت مین آیا اور منظور عنایت اور
تربیت کا ہوکر شمشیر خاصہ اور خلعت سے سرفرازی پائی اور بعد چند روز کے اسپ خاصہ بھی اوسکو مرحمت کیا خواجہ محمد حسین کو کہ بنیابت
بھتیجے اپنے مین کشمیر کو گیا تھا جو خاطر وہان کی مہمات سے جمع ہوئی انھین دنون مین آکر ملازمت حاصل کی چونکہ واسطے حکومت پٹنہ اور
دارائی وہان کے کوئی سردار بھیجنا ضرور تھا سو مینے چھبیسوین ۲۶ جمادی الثانی مطابق دوسری ماہ شہریور کو تجویز خوب مرزا رستم منصب دار
پانچہزاری و ڈیڑھ ہزار سوار کو باضافہ پانچہزاری ذات و سوار خلعت حکومت پٹنہ مع اسپ و زین مرصع و شمشیر مرصع و فیل کے سرفراز کرکے اور
اوسکے لڑکون اور پسران مظفر حسین میرزا کی برادر اوسکے کو باضافہ منصب و خلعت مع اسپ و فیل کے سرفراز کرکے ہمراہ اوسکے رخصت کیا
اور ارای لیپکو کہ اوسکا مقام اوس حدود سے نزدیک ہے واسطے جمع کرنے جمعیت خوب کے باضافہ پانصدی ذات اور سوار اوپر منصب دو ہزاری
ذات اور ہزار سوار کے ممتاز کرکے مرزا رستم کی کمک پر تعین کیا اور ابو الفتح سرکار ناگپور اور اوس حدود مین جاگیر پاکر مرخص ہوا کہ سرانجام
جاگیر اپنے کا بھی کرے اور محافظت و نگہبانی اوس ملک کا بھی رہے خسرو بیگ اوزبک فوجداری سرکار میوات پر متعین ہوا اور منصب
اوسکا ہشت صدی ذات اور سیصد سوار کا تھا اب اوسکا ہزاری ذات و پانصدی سوار کا ہوا اور اسپ بھی اوسکو مرحمت کیا اور بنظر خدمت
معتمد خان کیواسطے پوری کرنے آرزوے دل اوسکے کے اضافہ منصب و جاگیرات سے سرفراز کرکے علم و نقارہ کہ مین اوسکی تمنای دلی تھی مرحمت کیا

وفات شجاعت خان کی ہاتھی سے گر کے

اور صالح پسر متبنی خواجہ بیگ میرزا صفوی کا بہت جوان پر تردد اور کارطلب ہی اوسکو ساتھ خطاب خنجر خان کے سرگرم خدمت کیا روز
پنجشنبہ بائیسوین یور موافق ۱۷ رجب سنہ ۲۲ کے حضرت مریم زمانی کے مکان مین مجلس وزن شمسی میری منعقد ہوئی کہ اسطرحسے آپکو وزن
کرنیکا طریقہ اچھا ہی حضرت عرش آشیانی کہ مظہر لطف وکرم کے تھے اس طریقے کو پسند کرکے ہرسال آپ کو دو مرتبہ اقسام فلزات
طلا اور نقرہ وغیرہ اور اکثر کھانون نفیسہ سے وزن فرماتے تھے ایک مرتبہ مطابق سال شمسی اور دوسری مرتبہ موافق سال قمری کے
اور تمام اوس مال کو کہ قریب ایک لاکھ روپیہ کے ہوتا تھا فقرا اور ارباب احتیاج کو تقسیم کرتے تھے مین بھی اس طریقہ پسندیدہ کو مرعی رکھتا
ہون اور اوس قاعدے سے آپ کو وزن کرکے وہ اجناس فقرا کو دیتا ہون معتقد خان کو دیوان بنگالہ نے اوس خدمت سے معزول
ہوکر لڑکون اور بھائیون اور بعضے خدمتگارون عثمان خان کو کہ اسلام خان نے ہمراہی اوسکے میری درگاہ مین بھیجا تھا بعد ملازمت کے
نظر اشرف مین گذرانے اور تعہد احوال ہر ایک کا افغانون سے ساتھ عہدہ ایک کے بندون معتبر سے مقرر ہوا اور پیشکش اپنے کو کہ
پچیس زنجیر فیل اور دو قطعہ لعل اور پھول کٹارہ مرصع اور خواجہ سرایان معتبر اور طرح طرح کی چیزین بنگالہ وغیرہ کی ترتیب دی تھین نظر مین
گذرانے میر میران پسر سلطان خواجہ نے کہ لشکر دکن مین تعین تھا حسب طلب سعادت آستان بوسی کی پائی ایک قطعہ لعل پیشکش
گذرانا جو کہ درمیان قلیچ خان سردار لشکر بنگش سرحد کابل اور امیرون اوس صوبہ اوسکے ہمراہی کو خان دوران سے نزاع اور گفت وشنود
تھی بہت تحقیق اس امر کے کہ ناسازی کسکی جانب سے ہے مینے خواجہ جہان کو بھیجا گیارھوین ماہ مہر کو معتقد خان نے منصب والاے
بخشیگری سے سرفرازی پائی اور منصب اوسکا ہزاری ذات اور سیصد سوار مقرر ہوا دوسری مرتبہ مقرب خان منصب اکہ دو ہزاری
اور پانصدی ذات اور ہزار و پانصد سوار پر پانصدی اور اضافہ ہوے کہ سب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار ہوگئے اور بموجب التماس
خانخانان کے فریدون خان برلاس کو مینے منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور دو ہزار سوار مع اصل و اضافہ کے سرفراز کیا
اور رای منوہر صاحب ہزاری ذات اور ہشتصد سوار کا ہوا اور راجہ نرسنگھ دیو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار و دویست سوار
سے سرفراز کیا بھارت کو کہ نواسہ رامچند بندیلہ کا ہی بعد مرنے رامچند کے خطاب راجگی سے سرفراز کیا ظفر خان نے صوبہ گجرات سے بموجب
طلب کے اٹھائیسوین آبان کو آکر ملازمت کی ایک قطعہ لعل اور زمین دانے مروارید کے پیشکش گذرانے چھٹی آذر مطابق تیسری شوال
کو برہانپور سے خبر آئی کہ امیر الامرا نے جو لاہور مین ایسا بیمار ہوا کہ ہوش وشعور وحافظہ مین فرق آگیا تھا روز یکشنبہ بتائیسوین آبان
کو پرگنہ نہال پور مین انتقال کیا مجھسے اخلاص بہت رکھتا تھا حیف کہ اوس سے کوئی فرزند نرہا کہ قابل تربیت اور رعایت کے ہوے
چین قلی خان نے کہ اپنے والد کیطرف سے پشاور مین تھا بستم آذر کو آکر ملازمت حاصل کی ایک سو مہر اور ایک سو روپے نذر گذرانے
گھوڑے اور قمشہ اور دوسری جنسین پیشکش کی کہ ہمراہ رکھتا تھا نذر کین ظفر خان کو کہ خانہ زادون اور کوکہ زادون معتبر سے ہے مینے نوازش کرکے
صوبگی بہار پر سرفراز کیا اور منصب پانصدی ذات اور سوار بڑھا کر سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا مقرر رکھا اور مع بھائیون کے
خلعت و اسپ سے سرفرازی پاکر اوس صوبہ کو رخصت ہوا ہمیشہ آرزو اوسکی یہ ہی کہ خدمت علیحدہ پر سرفرازی پاوے تاکہ اپنے جوہر
ذاتی ظاہر کرے مینے بھی چاہا کہ اوسکو آزماؤن یہ خدمت کسوٹی اوسکی آزمایش کی مقرر کی جو کہ وقت سیر وشکار کا تھا شنبہ کے
دن دوسری ذیقعدہ مطابق چہارم ماہ دی کو دار الخلافت آگرہ سے مین بارادہ شکار کے نکلا اور باغ دہرہ مین منزل ہوئی اور چار
روز اوس باغ مین توقف ہوا دسوین روز ماہ مذکور کو خبر فوت ہونے سلیمہ سلطان بیگم کی کہ شہر مین بیمار تھین سنی والدہ اونکی
گلرخ بیگم صبیہ حضرت فردوس مکانی کی تھین اور باپ اونکے مرزا نور الدین محمد خواجہ زادون خواجہ نقشبند سے ہین ساتھ جمیع صفات
حسنہ کے آراستگی رکھتی تھین عورتون مین ایسے ہنر اور قابلیت کم جمع ہوتے ہین حضرت جنت آشیانی نے اس خواہر زادی

اپنی کو از راہ کمال شفقت کے نامزد بیرام خان کے کیا تھا اونکے انتقال سے کے ابتدا آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی مین یہ شادی واقع ہوئی تعبد مارے جانے مشار الیہ کے والد بزرگوار میرے انکو اپنے عقد نکاح مین لائے عمر شصت سالگی مین اوس روز باغ زہرہ سے کوچ کرکے واصل رحمت خدا ہوئین اعتماد الدولہ کو واسطے سر انجام تجہیز و تکفین کے بیٹے بھیجا اور عمارت باغ منڈاکر مین کہ بیگم نے خود بنا یا تھا فرمایا دفن ہوئین سترہوین ماہ دی کو مرزا علی بیگ اکبر شاہی نے لشکر دکن سے آکر ملازمت کی خواجہ جہان نے کہ طرف کابل کے رخصت ہوا تھا تاریخ اکیسوین ماہ مذکور کو لوٹ کر سعادت خدمت کی پائی اور اوسکی مدت جانے آنے کی تین مہینے گیارہ روز ہوے اور ہزار مہر اور بارہ روپیہ نذر کیے اور اوسیدن راجہ رامداس نے لشکر فیروزی اثر دکن سے آکر ملازمت کی اور ایک سو ایک مہر نذر گذرانی جو امراے دکن کو خلعت زمستانی نہین بھیجا تھا حیات خان کے ہاتھ ارسال کیا اور جو بندر سورت کا جاگیر قلیج خان مین مقرر تھا چین قلیج نے واسطے ضبط اور حراست اوسجگہ کے التماس کیا کہ مرخص ہووے ستائیسوین تاریخ ماہ دی کو خلعت اور خطاب خانی اور علم سے سرفراز ہوکر مرخص ہوا واسطے نصیحت امراے کابل کے ناسازی درمیان اونکے اور قلیج خان کے واقع ہوئی تھی راجہ رامداس کو بھیجا اور اسپ اور خلعت اور بیس ہزار روپیہ مدد خرچ عنایت ہوے تاریخ چھٹی بہمن مین محل نزول پرگنہ باڑی مین خبر فوت ہونے خواجہ محمد حسین بندہ قدیم اس خدمت کی پہونچی بڑا بھائی اوسکا محمد قاسم خان زمانہ والد بزرگوار میرے مین رعایت کلی پائے ہوے تھے اور خواجہ محمد حسین بھی اون خدمتون سے کہ از روے اعتماد کے فرمایا تھا مثل بکاولی اور امثال اوسکے سرفراز ہوتا تھا اوس سے کوئی فرزند نہین ہوا اور کھوسہ تھا کہ اصلا اوسکے داڑھی اور موچھ مین ایک بال نہین تھا بات کرنے مین بھی بہت فریاد کرتا تھا اور مثل خواجہ سراون کے سمجھا جاتا تھا اور شاہنواز خان کو کہ خانخانان نے برہانپور سے واسطے عرض کرنے بعضے معروضات کے روانہ کیا تھا پندرھوین ماہ مذکور کو اوسنے آکر ملازمت کی ایک سو مہر اور ایک سو روپیہ نذر کیے جو دکن کے معاملون نے بسبب جلدی عبد اللہ خان اور نفاق امرا کے صورت بہتری کی پیدا نکی دکھنی لوگ راہ سخن کی پاکر امرا اور دولتخواہون وہان سے حکایت صلح کی درمیان مین لائے اور عادل خان نے طریقہ دولتخواہی کا اختیار کر کے التماس کیا کہ اگر مہم دکن کیطرف میری رجوع ہوا ایسا کرون کہ بعضے محال جو تصرف اولیاے دولت سے باہر ہوے ہین پھر تحت و تصرف مین اولیاے دولت کے آوین دولتخواہون نے مصلحت وقت پر نظر کر کے اس معنی کو عرضداشت کیا اور تجویز ایک طرح کی ہوئی اور خانخانان نے ذمہ سر انجام مہم اوسجگہ کا کیا خان اعظم کو کہ ہمیشہ چاہنے والا دفع رانا مقہور کا تھا اور اس خدمت کو واسطے حصول ثواب کے التماس کرتا تھا حکم ہوا کہ مالوہ کو اپنی جاگیر مقررہ پر جاکر بعد سر انجام کے متوجہ اس خدمت کا ہووے اور ابو النبی اوزبک کے ہزاری ذات اور پانصد سوار بڑھائے کہ سب چار ہزاری ذات اور ... ہزار اور پانصدی سوار ہو جاوین مدت شکار کے دو مہینے اور بیس روز کھینچے تین اس ایام مین تمام روز متوجہ شکار مین تھا جو نور وز عالم افروز کے پانچ چھ روز سے زیادہ نہین رہتے تھے بخیریت لوٹ کر چوبیسوین اسفندار کو باغ دہرہ مین محل نزول کا ہوا اور مقربون اور ایک جماعت نے منصبدارون سے جو کہ حسب الحکم شہر مین رہتے تھے اس روز آکر ملازمت کی مقرب خان نے صراحی مرصع اور کلاہ فرنگی اور کنجنک مرصع پیشکش کیے تین روز باغ مذکور مین توقف ہوا ستائیسوین اسفندار داخل شہر مین ہوا اس مدت مین دوسو اور تیئیس راس ہرن وغیرہ اور پچانوے نیل گاو اور دو خوک اور چھتیس قطعہ کارواتک وغیرہ اور ایک ہزار چار سو ستانوے مچھلی شکار ہوے

ف بادشاہون کے یہان سے امرا کو خلعت زمستانی جسکو جڑاول کہتے ہین دیا جاتا تھا

ف کھوسہ بے داڑھی مونچھ والے کو کہتے ہین کہ جسکے نہ نکلے ہو

جشن آٹھواں نوروز کا جلوس سے

جمعرات کی رات ستائیسوین تاریخ محرم سنہ ایکہزار بائیس ہجری مطابق غرہ فروردی سال جلوسی مین بعد گذرنے ساڑھے تین

گھڑی کے حضرت نیر اعظم نے برج حوت سے برج حمل مین کہ خانہ فیروزی و فرخی اوسکا ہی گذرنا کیا اور ہمیں کو اوس رات کی کہ روز نوروز
عالم افروز کا تھا مجلس جشن نے بآئین تمام حسب دستور ترتیب و زینت پائی اور پچھلے دن مین اوس روز کے اوپر تخت دولت کے جلوس واقع
ہوا اور اعیان دولت اور امرای مقربان درگاہ تسلیم اور مبارکبادی بجالائے اور مین اس ایام خجستہ انجام مین تمام دن دیوانخانہ خاص
و عام مین باہر آتا تھا اور مطالب اور مقاصد مدعیون کے بیچ عرض کے پہونچتے تھے اور پیشکش بندگان درگاہ کے نظر سے گذرتے
تھے ابوالبی حاکم قندھار نے گھوڑے عراقی اور شکاری گتے پیشکش بھیجے تھے نظر سے گذرے نوین تاریخ ماہ مذکور کی افضل خان نے
صوبہ بہار سے آکر ملازمت کی اور ایک سو مہر اور ایک سو روپیہ نذر گذرانے اور ایک زنجیر فیل نظر لایا اور گیارھوین تاریخ پیشکش
اعتماد الدولہ کا گذرا او جواہرات اور اقمشہ اور دوسری اجناس سے جو کچھ کہ خوش آیا قبول ہوا افضل خان کی پیشکش سے دس ہاتھی اوسی
روز ملاحظہ سے گذرے اور بتاریخ تیرھوین پیشکش تربیت خان کا بیچ نظر کے گذرا معتقد خان ایک مکان آگرے مین خرید کر کے چند روز وہان
بسر لیگیا او مصیبتین پڑی اور پڑی او سپر واقع ہوئین سنا ہی کہ چار چیز پر حکم سعادت اور نحوست کا کرتے ہین اول عورت دوسرے غلام
تیسرے مکان چوتھے گھوڑے پر واسطے جاننے سعادت اور نحوست مکان کے ضابطہ قرار پایا ہی بلکہ سات صحت کے ملاہی تھوڑی
زمین خاک سے خالی کیجاوے اور پھر وہ خاک اوسی جگہہ پر ڈالی جاوے اگر برابر ہے تو وہ مکان میانہ ہی نہ سعد نہ نحس اور کم ہو
اوسکا حکم نحوست پر ہی اور زیادہ آوے سعد اور مبارک ہی اور چودھوین کو پیشکش اعتبار خان کی نظر سے گذری اور جو کچھ مقبول ہوا لیا گیا
منصب اعتبار خان کا کہ نہزاری اور سیصد سوار تھا دو ہزاری اور پانصد سوار کا ہوا پانصدی ذات اور پنجاہ سوار منصب تربیت خان پر
بڑھائے کہ دو ہزاری ذات اور ہشتصد و پنجاہ سوار کا ہوگیا ہوشنگ بیٹے اسلام خان نے کہ بنگالہ مین اپنے باپ کے پاس تھا
آکر ان دنون مین ملازمت کی کتنے ایک کو مردم مگہ سے کہ ملک اونکا قریب پیگو دار جلنگ کے ہی بلکہ ان دنون مین یہ ولایت بھی
داخل اور تصرف اونکے مین ہی ہمراہ لایا تھا مذہب اور طریقے اونکے سے مقدمات تحقیق ہوے مجملاً چند حیوان ہین بصورت
آدمی کے حیوانات بری و بحری سے سب چیز کھاتے ہین اور کوئی چیز اونکے مذہب مین منع نہین ہی اور سات ہر ایک کے کھاتے
ہین اور بہن اپنی کو جو دوسری مان سے ہوئی تصرف مین لاتے ہین اور صورت اونکی قراقلماق سے مشابہ ہی لیکن زبان اونکی تبتی ہر
او راصلا ترکی سے نہین ملتی ہی اور بھی ایک پہاڑ ہی کہ ایک سرا اوسکا ولایت کاشغر سے ملا ہی اور دوسرا اوسکا ولایت پیگو سے کوئی دین
درست اور وہ طریقہ کسی دین سے مشابہ ہو نہین رکھتے مسلمانی سے دور او کیش ہندوی سے مہجور ہین دو تین روز شرف
ملازمت مین رہے فرزند خورم نے چاہا کہ مین اوسکے مکان پر جاؤن کہ پیشکش بنور نظر سے گذری التماس اوسکی قبول ہوئی
اور ایک شب و روز اوسکے مکان پر توقف کیا گیا پیشکش اپنی نظر سے گذرانی جو کچھ کہ پسند ہوا قبول کیا اور باقی اوسکو دیدی دوسرے
روز مرتضیٰ خان نے پیشکش اپنے پیش کیے ہر طرح کی چیزون سے سامان کیا تھا اور روز شرف تک پیشکش ایک کا امراسے
بلکہ دو تین کا نظر سے گذرتا تھا دوشنبہ کے دن اونیسوین تاریخ ماہ فروردی کو مجلس شرف نے ترتیب پائی اوس روز سعادت اندوز
مین تخت سلطنت پر بیٹھے جلوس کر کے حکم دیا کہ اقسام کیف شراب وغیرہ سے حاضر کرین کہ ہر شخص بخواہش طبیعت اپنے جو کچھ چاہے
ہوے اکثر مردم مرتکب شراب کے ہوے پیشکش مہابت خان کا اس روز گذرا ایک مہر ایک ہزار تولہ کہ ساتھ کوکب طالع کے موسوم ہی یادگار علی
ایلچی ایران کو بیٹھے دیا مجلس شگفتہ ہوئی بعد برخاست کے حکم کیا کہ اسباب اور آئین کو باندھین جو ایام نوروز مین پیشکش مقرب خان
کی نے سامان بنایا تھا ہر قسم سے نفائس اور تحفے خوب بہم پہونچائے تھے از انجملہ بارہ راس اسپ عراقی اور عربی کہ جہاز مین لایا تھا اور
دوسرے زین مرصع کاری فرنگی نظر سے گذرے نوازش خان کے منصب پر پانصد سوار اور اضافہ ہوے کہ دو ہزاری ذات

اور سوار ہو گیا ایک ہاتھی نسبی بدن نام کہ اسلام خان نے بنگالہ سے بھیجا تھا ملاحظہ ہو کر داخل فیلان خاص ہوا تیسری تاریخ اُردی
بہشت کی خواجہ یادگار برادر عبداللہ خان نے گجرات سے آکر ملازمت کی اکیسو مہر جہانگیری نظر گذرانی جو کہ ملازمت مین تھا بعد چند روز
کے خطاب سردار خانی سے سرفرازی پائی چونکہ بخشی صاحب استقلال لشکر بنگش اور اوس حدود مین بھیجا تھا معتقد خان کو اس خدمت پر
ممتاز کر کے اوسکے منصب پر سی صدی ذات اور پنجاہ سوار اضافہ کر کے ہزار و پانصدی ذات او سی صد و پنجاہ سوار کا منصبدار
کر کے رخصت کیا محمد حسین چلپی کو خریدنے جواہر اور بہم پہونچانے تحفون مین کہ وقوف کامل رکھتا تھا کچھ زر دیکر رخصت کیا کہ راہ
عراق سے استنبول مین جاکر تحفے اور نفائس بہم پہونچاکر واسطے سرکار دولت پایدار کے خریداری کرے اسصورت مین ضرور تھا
کہ والی ایران کی ملازمت کرے مینے ایک خط اوسکو دیا تھا کہ ایک یادگار مجملا ہمراہ اوسکے ہو حوالی مشہد مین میرے بھائی شاہ
عباس سے ملا اوسنے تفحص کیا کہ کن چیزون کی خرید کا حکم واسطے سرکار کے ہی چلبی مبالغہ بہت کیا تو چلپی نے اوس یادداشت
کو کہ ہمراہ تھی پیش کیا اور اوس یادداشت مین فیروزہ خوب اور مومیائی کانی اور بانات داخل تھی شاہ نے فرمایا کہ یہ دو چیز خرید
سے میسر نہین ہونگی یہ امر نکے واسطے مین بھیجتا ہون اوسی اوتچی کو کہ اوسکے ملازمون روشناس سے تھا اختیار کر کے شش
ابنانچہ فیروزہ کہ تخمیناً تیس سیر خاک رکھتا تھا اور چودہ تولہ مومیائی اور چار راس اسپ عراق کہ ایک ابلق تھا اوسکے حوالے کر کے
ایک خط مشعر اور محبت اور دوستی بیش از بیش کے لکھا مُرے ہونے خاک اور کمی مومیائی کا عذر بہت سا لکھا اور واقعی خاک کے
بہت بُرے نکلے ہر چند حکاکون اور نگین سازون نے چاہا کہ ایک نگین قابل انگشتری بنانیکے ہو نہ نکلا غالبا ایسا تھا
فیروزے کا کہ زمانہ شاہ مرحوم شاہ طہماسپ مین کان سے نکلتا تھا اب نہین ظاہر ہوتا ہم اسی مقدمے کا ذکر کتابت مین تحریر
کیا تھا اور اثر مومیائی مین جو حکما سے سنا تھا تجربہ کیا ظاہر نہوا نہین معلوم کہ اطبا نے اوسکے اثر مین مبالغہ حد سے زیادہ کیا تھا یا
بسبب کہنگی کے اثر اوسکا کم ہو گیا بہر تقدیر موافق قرارداد اطبا کے پائون مرغ کا توڑ کر زیادہ اوس سے کہ کہتے تھے کھلا کر اور کچھ اوپر
محل شکستگی کے ملا اور تین روز تک محافظت کی حالانکہ حکما کا قول تھا کہ صبح سے شام تک کافی ہے بعد اوسکے ملاحظہ کیا کہ کسی
طرح کا اثر ظاہر نہوا اور شکستگی پا مرغ کی بحال خود تھی علحدہ کاغذ مین سفارش سلام اللہ عرب کی لکھی تھی اوسیوقت منصب
اور جاگیر اوسکے کو زیادہ کی اور فیلان خاصہ سے مع سامان عبداللہ خان کو بھیجا اور فیل دوسرا قلیچ خان کو مرحمت ہوا اور بارہ ہزار
سوار برادری عبداللہ خان کو ساتھ ضابطہ دو اسپہ اور سہ اسپہ کے سرفراز فرمایا کہ تنخواہ دیوین اور جو سابق مین واسطے خدمت جوبا
گڈھ کے پانصدی ذات اور سیصد سوار اوپر منصب سردار خان برادر اوسکے بڑھائے گئے تھے دوبارہ وہ خدمت کامل خان کو ہوئی
مینے حکم کیا کہ اوس اضافہ کو برقرار رکھکر منصب اوسکے مین اعتبار کرین اور سرفراز خان کو کہ ہزار اور پانصدی ذات اور پانصدی سوار
تھا دو صد سوار دیگر اضافہ کیا بست و ہشتم اُردی بہشت کی مطابق بست و ششم ربیع الاول سنہ جلوس اور سنہ ایکہزار بائیس ۱۰۲۲
ہجری کے روز مجلس وزن قمری کی مکان مریم زمانی مین ترتیب پائی اور قدرے زر وزن مذکور سے عورتون اور مستحقون کو
کہ گھر مین والدہ میری کے جمع ہوئی تھین فرمایا سینے کہ دیا جاوے اور اسی روز ہزاری اوپر منصب مرتضیٰ خان کے بڑھایا گیا
کہ شش ہزاری ذات اور پنج ہزار سوار ہو گیا خسرو بیگ غلام مرزا خان نے ٹھٹھہ سے ہمراہ عبدالرزاق معموری کے آکر ملازمت
کی اور سردار خان برادر عبداللہ خان نے طرف احمدآباد گجرات کے رخصت پائی دو بکریان کہ پادزہر رکھتی تھین کرناٹک سے
ایک اضافہ لایا تھا ہمیشہ سنا جاتا تھا جو جانور کہ پادزہر رکھتا ہے بہت لاغر اور زبون ہوتا ہے حالانکہ یہ بکریان نہایت فربہ اور تیار تھین
ایک کو اون مین سے کہ مادہ تھی بموجب حکم میرے کے مار ڈالا چار پائچ ان مین زہر ظاہر ہوا اور یہ معنی باعث حیرت تمام کا ہوا

علم زہر دانی دو بکریان جہانگیر سے بکریان کی تعیین

یوز مقرر ہو کہ غیر جگہہ مین مادہ اپنی سے جفت نہین ہوتا ہی چنانچہ والد بزرگوار نے ایک مدت مین قریب ہزار یوز کے جمع کیے تھے بہت چاہا
کہ آپسمین ساتھہ ایک دوسرے کے جفت ہووین ہرگز ہرگز نہوئین اور بارہا یوز و نر و مادہ کو باغات مین قلادہ نکالکر چھوڑا وہان بھی
ساتھہ ایک دوسرے کے جفت نہوے ان دنون مین ایک یوز نر نے قلادہ اپنا توڑ کر پاس ایک مادہ یوز کے جاکر جفت ہوا بعد ڈھائی
مہینے کے تین بچے جنی فی الحقیقت عجائبات سے نیا لکھا گیا جبکہ یوز ساتھ یوز کے جمع نہین ہوتا ہی شیر بدرجہ اولی سنا نہین گیا کہ بعد
گرفتاری کے جفت ہوا ہو جو کہ عہد دولت فیض مہد میرے مین وحشت طبیعت جانورون صحرائی کی اوٹھائی گئی ہی چنانچہ شیر
اسقدر رام ہو گئے تھے کہ بغیر قید اور زنجیر کے کھلے ہوے درمیان آدمیون کے پھرتے ہین اور نہ ضرر اون سے آدمیون کو پہونچتا ہی اور نہ وحشت
اور رمید کی رکھتے ہین سبب اتفاق ایک شیرنی حاملہ ہوئی اور بعد تین مہینے کے تین بچے جنی اور یہ ہرگز نہوا کہ شیر جنگلی بعد گرفتاری کے
ساتھہ مادہ اپنی کے جمع ہوا ہو حکیمون سے سنا گیا تھا کہ دودھ شیر کا واسطے روشنی آنکھہ کے نہایت مفید ہی ہرچند کوشش کی کہ دودھ
پستان اوسکی مین ظاہر ہو میسر نہوا ہیچ خاطر کے ایسا پہونچا جو کہ شیر جانور غضبناک ہی اور شیر پستان مادر مین از روی محبت کے
کہ بچے کے ساتھہ ہوتی ہی نزدیک ہونے اور چوسنے بچہ شیر سے وقت پکڑنے تھن اوسکے واسطے نکلنے دودھ کے غصہ اوسکا زیادہ
ہوتا ہی اور شیر خشک ہوجاتا ہی اور اواخر اسی بہشت مین خواجہ قاسم برادر خواجہ عبدالعزیز نے کہ خواجہ زادون نقشبندیہ سے
مین ماوراءالنہر سے آکر ملازمت کی اور چند روز کے بعد بارہ ہزار روپئے بطور انعام اوسکو مرحمت ہوے اور جو کہ خواجہ جہان نے نواحی
شہر مین فالیز خربوزے کی بوائی تھی بعد گذرنے دو پہر کے روز پنجشنبہ دوم خورداد کو کشتی پر سوار ہوکر براہ دریا واسطے سیر فالیز
کے روانہ ہوا اور لوگ محل کے ہمراہ تھے دو تین گھڑی دن رہے پہونچکر شب سیر فالیز مین سحر کی عجب باد تند اور جکڑ ہوا کا ہوا کہ
خیمہ اور سراپردہ ہمبا نہ باکشتی پر وہ رات بسر کی اور کچھہ روز جمعہ سے بھی سیر فالیز مین گذرا اور پھر شہر کیطرف لوٹ آیا افضل خان
کہ مدت مدید سے الم دنبل اور زخمون عزیب مین گرفتار تھا دسوین تاریخ خورداد کو فوت ہوگیا جاگیر اور وطن راجہ جگمن کہ بیچ خدمت
دکن کے تقصیر کی تھی لاکر مہابت خان کو عنایت کیا شیخ پیر کہ وارستگون اور بے تعلقون وقت سے ہی اور خاص سبب محبت اور
اخلاص کے طریقہ خدمتگاری اور ہمراہی کا میرے ساتھہ اختیار کیا ہی پرگنہ میرٹھہ جو وطن اوسکا ہی قبل اس سے بنیاد ایک مسجد
کی ڈالی تھی ان دنون کسی تقریب مین ذکر اوسکا ہوا جو اوسکی طبیعت کو مین نے اتمام اس بنای خیر کیطرف پایا چار ہزار روپئے دیے
کہ جاکر صرف اوسکا کرے اور ایک خرد شال خاصہ کی مرحمت کر کے مینے رخصت کیا اور دیوانخانہ عام و خاص مین دو محجر چوبی ترتیب
دی گئی ہین محجر اول مخصوص ہی واسطے امرا و ایلچی اور اہل عزت کے اور کوئی بغیر حکم کے داخل نہین ہوتا ہی اور محجر دوسرا کہ وسیع تر
محجر اول سے ہی واسطے جمیع بندگان و منصبداران و احدیان اور اون لوگون کے کہ اطلاق نوکری کا اوپر اونکے کیا جاوے
قرار دیا گیا اور باہر اس محجر کے نوکران امیر اور تمام وہ لوگ کہ دیوانخانہ مذکور مین آتے ہین کھڑے ہوتے ہین جو درمیان محجر اول
اور ثانی کے کچھہ فرق نتھا دلمین آیا کہ محجر اول کو ساتھہ نقرہ کے زینت دیجاوے مینے فرمایا کہ محجر مذکور اور اوس نردبان کو کہ سر
محجر سے اوپر بالاخانے جھروکے کے رکھا ہی اور دو فیل چوبی کو کہ دونو طرف جھروکے کے ہنرمندون نے بنائے تھے چاندی
مین منڈھوا لین بعد اتمام کے عرض ہوا کہ ایکسو پچیس من چاندی بوزن ہندوستانی کے کہ آٹھہ سو اسّی من ولایت کے ہی صرف
کی گئی الحق ایسی زیب و زینت پیدا کی کہ گویا اسی قابل تھا تیسری تاریخ ماہ تیر کو مظفر خان نے پٹنے سے آکر ملازمت کی بارہ
مہر نذر گذرانی مین ہی مصحف جڑاؤ جلد کا اور دو کل مرصع پیشکش کیے اور چودھوین ماہ مذکور کو صفدر خان نے صوبہ بہار سے آکر
ملازمت حاصل کی ایک سو اکاون مہر نذر کین بعد اوس سے کہ مظفر خان بیچ خدمت کے تھا پانصدی ذات اوپر منصب سابق اوسکے

سے بڑھاکر علم عنایت فرمایا اور شال خاصہ دیکر رخصت پٹنہ کو کیا مین جانتا تھا کہ دیوانہ کتا جس جانور کو کاٹے مرجاتا ہی غالبا یعنی
اوپر ہاتھی کے صحیح نہین ہوے تھے میرے عہد دولت مین ایسا واقع ہوا کہ ایک رات ایک کتے دیوانے نے بیچ جگہ بندھنے ایک فیل خاصہ
کے کہ کچھی نام تھا آکر پاؤن مین ایک مادہ فیل کے کہ ہمراہ فیل خاصہ کے تھی کاٹ کھایا و فعتًا فیل مادہ مذکور چلائی جو فیلبان دوڑکر
نزدیک پہونچے سگ دیوانہ بھاگ کر ایک زقوم زار مین کہ حوالی اوسکے مین واقع ہی گھس گیا اور بعد تھوڑی دیر کے نکلکر قریب
فیل خاصہ کے پہونچا اور ہاتھہ اوسکا کاٹا فیل نے اوسکو مار ڈالا جو مدت ایک ماہ پانچ روز کی گذری ایک روز کہ ہوا ابرناک تھی شور رعد
کا بگوش مادہ فیل کہ چرنے مین مشغول تھی پہونچا یکبارگی فریاد کی اور لرزہ اوپر اعضا کے طاری ہوا کانپی اور زمین پر گر پڑی اور
پھر اوٹھکر سات روز تک اسی حال سے کہ پانی منہہ سے جاری تھا اور ناگاہ فریاد کرتی تھی اور بے آرامی تمام رکھتی تھی فیلبان ہرچند
درپی علاج کے ہوے نفع نہ بخشا آٹھوین روز گر پڑی اور مر گئی بعد گذرنے ایک مہینے کے فیل کلان کو کنارے پانی کے جنگل کیطرف
لیجاتے تھے بطریق اول ابر و رعد ظاہر ہوا فیل مذکور عین مستی مین یکبارگی کانپ کر زمین پر بیٹھہ گیا فیلبان اوسکو بہزار محنت و مشقت اوپر
مقام کے لائے بعد اوسی مدت کے اوسی مادہ فیل کیطرح یہ ہاتھی بھی تصدق ہوا اس مقدمے کے واقع ہونے سے حیرت تمام
حاصل ہوئی الحق جای حیرت ہی کہ اتنا بڑا جانور باوجود اس کلانی اور قوی ہیکلی اور ترکیب کے ادنی حرارت مین کہ ایک حیوان
ضعیف سے اوسکو پہونچی اور اسقدر مؤثر ہوئی۔ جو جان خان نے مگر حسب استدعا شاہ نواز خان پسر اپنے کو رخصت کیا تھا تاریخ
بارھوین اسپ و خلعت دیکے مینے طرف دکن کے رخصت کیا اور یعقوب بدخشی کو کہ منصب اوسکا صدی تھا بسبب ایک
تردد کے کہ اوس سے وقوع مین آیا تھا سابقہ منصب ہزار و پانصدی ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کرکے بخطاب خانی کے اوسکو
مینے سربلند کیا اور علم بھی کرامت ہوا گروہ ہنود نے اوپر چار قسم کے قرار پایا ہی اور ہر ایک اوپر طریق اور
آئین خاص کے عمل کرتا ہی اور ہر سبن ایک روز معین رکھتے ہین اول طریقہ برہمن یعنی پہچاننے والے اللہ تعالے
جلشانہ کے اور وظیفہ اونکا چھہ چیز سے ہی علم سیکھنا اور دوسرون کو تربیت کرنا اور آتش پوجنا اور آدمیون کو دلالت طرف
آتش پرستی کے کرنا اور کچھہ محتاجون کو دینا اور کچھہ آپ لینا اس طائفہ کا ایک روز معین ہی اور وہ روز آخر ماہ ساون کا ہی کہ
دوسرا مہینہ برسات کا ہی خرچ اس روز کو مبارک جانکر عابدون کے اوپر کنارہ دریا و تالاب کے جاتے ہین اور طرح طرح کے افسون
پڑھکر اوپر رسیون اور ڈورون رنگین کے پھونکتے ہین اور دوسرا روز کہ بھادون شروع سال کا ہی اون رسیاں افسون دمیدہ کو
راجہ اور بزرگان عہد باندھتے ہین اور شگون جانتے ہین اور اوسکو راکھی کہتے ہین یعنی نگہداشت یہ دن ماہ تیر مین کہ آفتاب جہانتاب
برج سرطان مین ہی واقع ہوتا ہے اور طائفہ دوسرا چھتری ہی کہ ساتھہ کھتری کے معروف و مشہور ہی اور مراد چھتری
سے ایک طائفہ ہی کہ مظلومون کو شر ظالمون سے محفوظ رکھتے ہین آئین اس طائفہ کے تین چیزین ہین ایک یہ کہ خود علم پڑھنا
اور دوسرون کو تعلیم نکرنا دوسرے یہ کہ خود آتش پرستی کرنا اور طرف پرستش کے اور دین کے رہنمون نہونا اور تیسرے یہ کہ خود
محتاجون کو دینا اور آپ باوجود احتیاج کے کچھہ نہ لینا روز اس طائفے کا بجے اور دسمین ہی اس دن سواری کا کرنا اور لشکر اوپر دشمن
کے کھینچنا انکے نزدیک مبارک ہی اور رامچند نے کہ اوسکو ساتھہ خدائی کے پوجتے ہین اس روز لشکر کشی کرکے اوپر خصم اپنے کے
ظفر پائی تھی اس روز کو معتبر جانتے ہین اور ہاتھی گھوڑون کی آرائش کرکے پرستش کرتے ہین اور یہ روز ہر مہینے شہریور کے
مین کہ آفتاب برج سنبلہ مین ہی واقع ہوتا ہی سائیسون اور فیلبانان وغیرہ کو انعام دیتے ہین طائفہ تیسرا بیس ہی اور یہ
جماعت ان دونون طائفون کی کہ ذکر انکا گذرا خدمت کرتی ہی زراعت اور خرید و فروخت اور سود اور سودا سے شغل انکا مقرر ہے

اس طائفہ کا بھی ایک روز معین ہی کہ اوسکو دیوالی کہتے ہین اور یہ روز بیچ ماہ مہر کے کہ آفتاب برج میزان مین ہی واقع ہوتا ہی
اٹھائیسوین تاریخ ماہہای قمری کی رات کو اس روز چراغ روشن کرتے ہین اور دوستون اور عزیزون کو جمع کرکے ہنگامہ قماربازی
کا گرم کرتے ہین چونکہ اس طائفہ کی اوپر سود و سوداوسکے ہی اور قدم لینیون کو اس روز شگون سمجھتے ہین ٭

طائفہ چوتھا شودر ہی

یہ گروہ شقاوت شکوہ کمترین طائفہ ہنود سے ہی سبکی خدمت کرتے ہین اور ان چیزون سے کہ مخصوص ہر طائفہ مذکور کی ہو مین بہرہ
نہین رکھتے روز ان کا ہولی تہہ یا اعتقاد ان کے روز اخیر سال کا ہی یہ روز بیچ مہینے اسفندار کے کہ نیر اعظم برج حوت مین منزل
رکھتا ہی واقع ہوتا ہی بیچ رات اس دن کے آتش کو چوکون اور بازارون مین روشن کرتے ہین اور جو دن ہوتا ہی تو ایک پہر تک
خاکستر وغیرہ اوپر سر ایک دوسرے کے اوڑاتے ہین اور ایک شور وغوغا بلند کرتے ہین اور بعد اوسکے نہا دھو کر پوشاک پہنتے ہین
اور واسطے سیر باغات اور صحرا کے جاتے ہین چونکہ ضابطہ مقرر ہنود کا ہی کہ مردہ اپنے کو جلاتے ہین آگ جلانا اس رات کو شب
آخر سال گذشتہ کی ہی کنایہ اوس سے ہی کہ سال گذشتہ کو بمنزلہ مردہ کے ہی جلاتے ہین میرے والد بزرگوار کے زمانے مین
امراء ہند اور دیگر طوائف بتقلید اونکے کے رسم راکھی کی بجا لاتے کہ لعل اور مروارید اور گلہاے مرصع بجواہر گران بہا رشتون
مین پرو کر اوپر دست مبارک انکے کے باندھتے تھے کئی برس تک معمول اس رسم کا رہا جو تکلف حد سے زیادہ گذرا یہ معنی اوپر
طبیعت اونکی کے گران آیا منع فرمایا اور برہمن ساتھ اوسی شگون کے رشتہ اور ابریشم کہ ضابطہ انکا ہی باندھتے تھے مینے بھی اس
سال مین اوپر طریقہ پسندیدہ اونکے کے عمل کرکے فرمایا کہ امراء ہند اور اعیان اس طائفہ کے راکھی اوپر ہاتھ میرے کے
باندھین بعد وز راکھی کے کہ نوین تاریخ امرداد کی تھی پھر وہی معرکہ قائم ہوا اور دوسرون نے براہ تقلید کے جا کر ہاتھ اس تعصب سے
باز نہ رکھا اسی شان کو قبول کیا تو مینے فرمایا کہ ساتھ اوسی ضابطہ قدیم کے برہمن ابریشم اور رشتہ باندھتے رہین اس روز بحسب اتفاق
عرس حضرت عرش آشیانی کا واقع ہوا اور عرس ایک قاعدون سے ہی کہ معمول ہندستان کا ہی ہر سال مین روز انتقال پر عزیز
اپنے کے طعام اور اقسام خوشبو وغیرہ باندازہ حالت قدرت اپنے کے ترتیب دیکر علما اور صلحا اور تمام مردم کو جمع کرتے ہین
اور یہ مجلس کبھی ایک ہفتہ تک کھینچتے ہین آج بابا خورم کو مینے بھیجا کہ اوپر روضۂ متبرکہ اون کے کے جا کر مجلس جمع کرے
اور دس ہزار روپیہ دس آدمیون کو بندگان معتبر سے دیے گئے کہ فقرا اور ارباب احتیاج کو تقسیم کرین پندرھوین ماہ امرداد
کو پیشکش اسلام خان کا نظر سے گذرا اٹھائیس ہاتھی اور چالیس راس گھوڑے اوس زمین کے کہ تانگن وہان کے مشہور
ہین اور پچاس نفر خواجہ سرا اور پانصد پرکالہ نفیس ستارگانے بھیجے تھے جو ضابطہ ہوا کہ وقائع جمیع صوبون کا بتخصیص سرحدون کا
بیچ عرض کے پہونچتا رہے اور واقعہ نویس درگاہ سے اوپر اس خدمت کے تعین ہوے اور یہ امر ایک ضابطہ ہی اون میں سے
کہ پدر بزرگوار میرے نے مقرر کیے ہین اور مین بھی موافق اوسکے عمل کرتا ہون اور اس ضمن مین فوائد کلی اور نفع عظیم مشاہدہ ہوتے
ہین اور اطلاع اوپر دوسرے حالون عالم اور عالمیون کے پہونچتی ہی اگر فوائد اوسکے مرقوم ہووین عبارت طول ہو جاوے
ان دنون وقائع نویس لاہور نے لکھا تھا کہ ماہ تیر کے اخیر مین دس آدمی شہر کے امن آباد کو کہ بارہ کوس پر واقع ہی گئے ہین جو وقت
گرمی کا ہوا نیچے ساتھ ایک درخت کے پناہ لیگئے مقارن اوسکے ہوا اور ایک بگولا آیا اور وہ ہوا جو اس جماعت کو پہونچی لرزے
مین آکر نو آدمی نیچے اوس درخت کے مر گئے اور ایک شخص زندہ رہا اور وہ زندہ ایک مدت بیمار رہا اور بعد محنت اور اذیت بہت
کے صحت پائی اور وہ جانور کہ اوپر درخت مذکور کے گھونسلہ رکھتے تھے زمین پر گر کر مر گئے اور اوس نواح مین ہوا نے اس قدر

خرابی پیدا کی کہ جانور جنگلی کشت زارون پر آ آ کر گرا کرتے تھے اور سبزے مین لوٹ لوٹ کر مرتے تھے مجملاً یہ کہ جانور بہت ہلاک ہوئے
بروز پنجشنبہ ۱۳ ماہ امرداد کی تسبیح کر کے بارادہ شکار کشتی پر سوار ہو کے طرف موضع سمونگر کہ ایک شکار گاہ مقرر ہے مین گیا اور خان عالم
کو بمصلحت بھیجنے عراق اور ہمراہی ایلچی بادشاہ ایران کے بلایا تھا تیسری تاریخ شہریور کی یہان پر پہونچا ایک سو مہر نذر کی چونکہ سمونگر مہابتخان
کی جاگیر مین مقرر تھا اوسنے ایک مکان پر تکلف اوپر کنارے دریا کے بنایا تھا خوش آیا اور ایک ہاتھی اور ایک انگشتری نگین زمرد
کی پیشکش کی وہ قبول ہوئی چھٹی شہریور تک مشغول سیر و شکار رہا اس چند روز مین چہل و ہفت راس آہو نر مادہ اور دوسرے جانور
شکار ہوئے اس عرصے مین دلاور خان نے ایک قطعہ لعل پیشکش بھیجا تھا مقبول ہوا شمشیر خاصہ واسطے اسلام خان کے بھیجی
اوپر منصب حسین علی ترکمان کے کہ ہزاری بذات اور ہفتصد سوار کا تھا پانصدی ذات اور ایک سو سوار زیادہ ہوے آخر ہائی روز
پنجشنبہ ۲۰ ماہ مذکور کو منزل مریم زمانی مین وزن شمسی کیا گیا آپکو ساختہ فلزات اور دوسری چیزون بدستور معمول کے وزن کیا اس برس مین میرا
چہل و چہار سال شمسی پورا ہوا اوسی روز یادگار علی ایلچی ایران اور خانعالم کہ اس جانب سے ہمراہ اوسکے معین ہوا تھا رخصت ہوے یادگار علی
کو اسپ با زین مرصع اور کمر شمشیر مرصع اور چارقب طلا دوزی و کلغی با پر و جیغہ اور تیس ہزار روپیہ نقد مرحمت ہوے کہ کل چالیس ہزار
روپے ہوئے اور خانعالم کو کمپوہ مرصع با پھول کٹارہ کہ علاقہ مروارید سے رکھتا ہے شفقت کیا ۲۲ ماہ مذکور کو واسطے زیارت روضۂ
مقدسۂ منورہ والد بزرگوار کے بہشت آباد کو فیل سوارہ مین متوجہ ہوا پنجہزار روپیہ لوٹائے گئے اور پنجہزار روپے خواجہ جہان کو
دیے کہ فقرا کو تقسیم کرے اور بعد نماز مغرب کے کشتی پر سوار ہو کر متوجہ طرف شہر کے ہوا جو مکان اعتماد الدولہ کا کنارے جمنا کے
واقع تھا مین اوترا اور شب اوس مکان مین اخیر دوسرے روز تک بسر کی اور پیشکش اوسکی سے جو خوش آیا قبول فرما کر متوجہ دولتخانے
کا ہوا مکان اعتقاد خان کا بھی اوپر کنارے آب جمنا کے تھا حسب التماس اوسکے ساتھ معصوم محل کے اوترکر منازل اوسکی کو
کہ نو ساختہ تھی سیر کی الحق جائے مطبوع و دلچسپ تھی بہت خوش آیا اور تحفہ لائق کہ اقمشہ اور جواہرات اور اقسام اجناس سے
جمع کیے تھے سب نظر اشرف سے گذرے اکثر پسند خاطر ہوے قریب شام کے داخل دولت خانۂ مبارک مین ہوا چونکہ منجمون
اور اختر شناسون نے آجکی رات ساعت نیک واسطے جانے اجمیر کے اختیار کی تھی دو گھڑی رات گئے دوشنبہ دوسری شعبان کو
مطابق ۲۲ شہریور کے ساتھ فیروزی اور اقبال کے بارادہ اجمیر دار الخلافہ آگرہ سے باہر آیا اور اس عزیمت مین دو چیزین منظور
خاطر تھین اول زیارت روضۂ منورہ خواجہ حضرت معین الدین چشتی کی کہ برکتون سے روح انکی سے کشائشین عظیم اس دودمان والا کو پہنچی
ہین اور بعد جلوس کے زیارت مرقد بزرگوار انکی کی میسر نہین ہوئی تھی اور دوسرے دفع کرنا رانا امر سنگھ مقہور کا کہ زمینداروں
اور راجون معتبر ہندستان سے ہے اور سروری اور سرداری اوسکی اور باپ دادون اوسکے کی تمام راجہ بابو اس ولایت کی قبول
رکھتے ہین اور ایک مدت گذری کہ دولت اور ریاست بیچ خاندان اونکے کے ہے اور مدت دراز حدود مشرق مین کہ پورب روییہ ہے
حکومت کی ہے اوس ایام مین ساتھ خطاب راجگی کے مشہور ہوئے ہین بعد اوسکے بزور زمین دکھن مین آئے ہین اور بیشتر
ولایت وہان کی تصرف مین لائے ہین بجائے راجہ کے لقب رانا اور راول کا جزو اسم کا کیا ہے پس اوس سے
کوہستان میوات مین آئے اور رفتہ رفتہ قلعۂ چیتور مین تصرف کیا اور اوس روز سے آج تک کہ آٹھوان سال جلوس میرے
سے ہے ایک ہزار چار سو اکہتر برس ہوے ہین چھبیس آدمی دوسرے اس طائفہ سے کہ مدت حکومت انکے کی ایک ہزار دس برس
ہوئے راول خطاب رکھتے ہین اوس راول اول سے کہ جسنے پہلے ساتھ راول کے اشتہار پایا ہے رانا امر سنگھ تک کہ آج کے
دن رانا ہے بست و ششش نفر ہین کہ عرصۂ چار سو اٹھ سال سے سروری کرتے ہین اور اس مدت مدید مین کسی بادشاہ کے

ف بسلسلہ روانگی جہانگیر بطرف اجمیر ۱۲

ف رانا اودیپور کے ترسٹھ پشت ہو چکے ہین

بادشاہون ہند سے اطاعت نہین کی اور اکثر اوقات مقام سرکشی اور فتنہ انگیزی مین رہتے ہین چنانچہ عہد سلطنت حضرت ظل سبحانی فردوس
مکانی مین رانا سانکا نے تمام راجہ ان اور رایون اور زمینداران اس ولایت کو جمع کر کے ساتھ ایک لاکھ اسی ہزار سوار اور کئی لاکھ پیادہ
کے حوالی بیانہ مین صف جنگ کی اور بمدد باری تعالی اور یاوری بخت سے لشکر ظفر اثر اسلام نے افواج کفر پر غلبہ کیا اور شکست عظیم
اوپر احوال اوسکے کے راہ پائی تفصیل اس جنگ کی تواریخ معتبر خصوص واقعات مین کہ تصنیفات حضرت فردوس مکانی سے ہی مذکور
او مسطور ہی والد بزرگوار میرے نے کہ مرقد منور اونکا جاے فیوض نامتناہی کا ہو جیو بیچ دفع کرنے ان سرکشون کے بہت کوششین
کین اور کئی بار لشکر اوپر سر اونکے کے تعین کیا اور سال دوازدہم مین جلوس اپنے سے واسطے تسخیر کرنے قلعہ چیتور کے کہ محکم تر
قلعون معتبرہ معمورہ عالم سے ہی اور تباہ و برباد کرنے ملک رانا کو عزیمت کی اور قلعہ مذکور کا بعد اوسکے کہ چار مہینے دس روز
محاصرہ کیا اور ساتھ جان نثارون پدر رانا امر سنگھ کے جنگ و جدال کر کے از روے قدرت اور قوت تمام کے لیا اور
قلعہ کو خراب کر کے لوٹے اور ہر مرتبہ افواج قاہرہ کار اوپر اوسکے تنگ کر کے ایسا چاہتی تھی کہ گرفتار آوے یا خراب اور آوارہ
ہوے مقارن اوسکے ایک امر ایسا واقع ہوتا تھا کہ یہ مہم رہجاتی تھی یہانتک کہ آخر عہد مین ایکدن خود بدولت واسطے تسخیر ملک دکن کے
متوجہ ہوے اور مجکو ساتھ لشکر عظیم اور سردارون صاحب تعظیم کے اوپر رانا کے بھیجا بحسب اتفاق یہ دونون کام بواسطہ چند سبب کے
کہ ذکر اوسکا طول وطویل ہی صورت پذیر نہوے جب زمانہ خلافت کا مجکو پہونچا اور یہ مہم ادھوری میری تھی بیچ جلوس کے ایک اول
لشکر کہ حدود ممالک مین بھیجا مینے یہی لشکر تھا فرزند پرویز کو سردار کر کے مع ارکان دولت کہ زیر تخت حاضر تھے ساتھ اس خدمت کے
مقرر کیا اور خزانہ معمور اور توپخانہ موفور ہمراہ کر کے روانہ کیا جو کہ تقدیر الٰہی سے ہر کام اوپر ہر وقت کے موقوف ہی اس اثنا مین
قضیہ بد عاقبت خسرو کا وقوع مین آیا مجکو ضرور تعاقب اوسکا طرف پنجاب کے کرنا تھا اور ولایت اور پایۂ تخت کہ بیچ دار الخلافہ آگرہ
کے تھی خالی رہی جاتی تھی بالضرورت لکھا گیا کہ پرویز بعضے امرا لوٹ کر واسطے محافظت آگرہ اور حوالی و حواشی اوسکے کے قیام کرے
مجملاً اس دفع بھی مہم رانا کی حسب دلخواہ نہوئی جو ساتھ عنایت الٰہی کے شر و فساد خسرو سے اطمینان و تسلی حاصل ہوا اور پھر آگرہ سے
محل نزول رایات عالیات کا ہوا افواج قاہرہ بسرکردگی مہابت خان و عبد اللہ خان و دیگر روساے معتبر کی گئی اور اوسی
تاریخ سے وقت لوٹنے رایات عالیات کے طرف اجمیر کے ولایات اوسکی پائمال عساکر فیروزی آثر کے تھے انتہا اس مہم کی
صورت پسندیدہ ظاہر نکرتے تھے تب مینے سوچا کہ آگرہ سے مین کچھ کام نہین ہی اور یہ مہم بغیر میرے تمام نہوگی بیچ ساعت
مقرر کے قلعۂ آگرہ سے باہر آکے باغ دہرہ مین منزل واقع ہوئی دوسرے دن جشن دسہرہ نے صورت دکھائی بدستور معمول گھوڑے
اور فیل آراستہ ہو کر نظر سے گذرے جو دوبارہ والدہ اور ہمشیرون خسرو کے نے عرض کیا کہ اب وہ اپنے کامون سے نادم اور
پشیمان ہی عرق عطوفت اور شفقت پدری نے جوش مارا تب مینے اوسکو بلایا اور مقرر کیا کہ ہر روز واسطے سلام کے آمد و رفت
رکھے باغ مذکور مین آٹھ دن مقام ہوے اٹھائیسوین کو خبر پہونچی کہ راجہ رامداس نے کہ بنگش اور حدود کابل مین ہمراہی قلیچ خان
کے خدمت کرتا تھا وفات پائی غرہ ماہ مہر مین باغ سے کوچ کیا اور خواجہ جہان کو واسطے نگہبانی دار السلطنت آگرہ و محافظت خزاین
و محلون کے رخصت فرمایا اور فیل اور فرغل خاصہ اوسکو مرحمت ہوا دوسری ماہ مہر کو خبر پونہچی کہ راجہ باسو نے تھانہ شاہ آباد مین کہ سرحد
ولایت امری مقہور سے ہی وفات پائی دسوین ماہ مذکور کو روپ باس کہ اسحال ساتھ امن آباد کے موسوم ہوا منزل ہوئی اور
پہلے یہ محال بیچ جاگیر روپ خواص کے مقرر تھے پھر ساتھ لڑکے مہابت خان موسوم با مان اللہ کے مرحمت کیے گئے کہ اوسکے نام
کے کئے جائین گیارہوین دن بھی یہین مقام ہوا جو شکارگاہ موجود تھی طبیعت مائل شکار ہوے ہر روز واسطے شکار کے سوار

ہوتا چنانچہ اس چندمدت مین یکصد و پنجاہ و ہشت آہو نر و مادہ اور تمام جانوران شکار ہوے چھبیسوین ماہ مذکور کو امن آباد سے کوچ ہوا
اکیسوین اس ماہ کو مطابق آٹھوین ماہ رمضان کو خواجہ ابوالحسن سے نے کہ برہانپور سے طلب کیا گیا تھا ملاقات کر کے پچاس مہر نذر
اور پندرہ پارہ مرصع آلات اور ایک زنجیر فیل کہ اوسکو داخل فیلان خاصہ کیا پیشکش گذرانی دوسری تیرھوین مطابق دسوین
رمضان کو خبر فوت قلیچ خان کی پہونچی اسّی برس کی عمر مین جان بحق تسلیم کی پشاور مین واسطے خدمت دفع کرنے افغانون بے تقوی
کے مقیم تھا منصب اوسکا چھ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا تھا تحفے خان دکنی کہ علم پولٹہ بازی مین کہ باصطلاح دکنیان ایک آنگی
مشہور ہی اور نزدیک مغلون کے شمشیر بازی ہی بےنظیر و بےمثل تھا چند مدت آگے مین اوسکے ساتھ اس ورزش پر متوجہ ہوا اس اثنا
مین اوسکو خطاب ورزش خانی مرحمت ہوا اور جو قاعدہ میرا تھا کہ راتون کو ارباب استحقاق اور درویش نظر سے گذراکرین تا نظر ساتھ
حال ہر ایک کے ڈالکر زمین و زر نقد اور پوشش عطا کرون درمیان اون آدمیون کے ایک شخص نے جہانگیر نام کو ساتھ اسم اعظم
اللہ اکبر کے حساب ابجد مین مطابق پایا تھا عرض کی اور اس بات کو ساتھ تفاول و شگون کے خوب لیکر ساتھ محاسب اوسکے کے
زمین و اسپ و زر نقد و خلعت کرامت کیا روز دوشنبہ پانچوین شوال مطابق چھبیسوین آبان کو کہ ساعت داخل ہونے اجمیر کی قرار پائی
تھی صبح کو متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضہ حضرت خواجۂ بزرگوار ظاہر ہوا ایک کوس پیادہ پا چلا اور ہر دو جانب راہ پر معتمدان مقرر
ہوے کہ مساکین کو زر دیتے ہوے چلین چار گھڑی دن چڑھے داخل شہر و آبادی ہوا پانچوین ساعت کو شرف زیارت روضۂ
متبرکہ کی نصیب ہوئی بعد ازان طرف دولتخانہ ہمایون کے متوجہ ہوا اور دوسرے دن حکم دیا کہ تمام خادم شریف روضہ وغیرہ خورد و بزرگ
شہری اور گذری نظر سے گذر کر مورد عطیات و بخشش بےغایات کی ہووین ساتوین آذر کو بقصد سیر و شکار تالاب پکر کہ معبد ہنود کا ہی متوجہ ہوا بعد
شکار مرغابی وغیرہ کے پھر اجمیر کو آیا پکر مین دیوہرے بہت ہین منجملہ اونکے رانا شنکر نے کہ عم امر سی مقہور کا ہی اور میرے یہان امراے
عظیم سے ہی اوسنے ایک مندر لاکھ روپیہ صرف کر کے بنایا ہی اوسمین ایک صورت سنگ سیاہ سے تراشی ہوئی کہ سر اوسکا مثل سر
خوک اور جسم مانند آدمی کے دیکھنے مین آئی اور عقیدہ ناقص ہنود کا یہ ہی کہ اللہ تعالے نے پہلے اسی صورت مین ظہور فرمایا ہی مین نے
اوس صورت کو تڑوا کر تالاب مذکور مین ڈلوا دی اور ٹیلہ کوہ پر ایک گنبد سفید نظر آیا اور حال اوسکا دریافت کیا گیا یہان ایک جوگی نے
کفر و شرک پھیلایا ہی جوگی مذکور کو خارج کرا کے بت پرستش اوسکے کا تڑوا دیا لوگون نے کہا کہ عمق تالاب کی انتہا نہین معلوم کروایا
بارہ گز سے عمق زیادہ نہین ہی اور دور اوسکا ڈیڑھ کوس کا اوسیوقت شکار شیرنی کا کر کے لوٹ آیا اور گوشت شکار نیل گاو کا فقرا کو
تقسیم کروایا اور زر و غیرہ مرحمت ہوا اور خبر پہونچی کہ فرنگیون نے چار جہاز سورت بندر کے درہم برہم کر کے مال و متاع اوسکا لوٹ لیا یہ امر
اوپر دل کے ناگوار معلوم ہوا مقرب خان کو کہ بندر مذکور اوسکے حوالے تھا بعطاے خلعت فیل وغیرہ روانہ کیا اور وہ حسن خدمت
کہ یوسف خان اور بہادر الملک سے صوبۂ دکن مین ظاہر ہوئی تھی اسواسطے نشان اونکو عنایت ہوے اور لکھا گیا کہ مقصد اصلی اس
قصد سے بعد زیارت حضرت خواجہ صاحب کے سرانجام مہم رانا مقہور کا تھا اسلیے دل مین آیا کہ مین یہان ٹھہرون اور فرزند بابا
خورم کو اوس طرف روانہ کرون تب ایک خلعت مغرق و مرواریدکہ لائق شان شاہان ہوے فرزند مذکور کو عطا کر کے ساتھ بارہ ہزار
سوار جرار اور افسران جان نثار کے اور خلعت فراخور حوصلہ ہر افسر وغیرہ کے دیکر رخصت کیا اور فدائی خان بخشی لشکر مذکور کا ہوا اوسی
ساعت صفدر خان واسطے حکومت کشمیر کے خلعت وغیرہ پا کر روانہ ہوا اور ابوالحسن خان کو بخشی کل کر کے خلعت دیا اور ایک
دیگ کلان اکبرآباد سے طیار کروا کے روضۂ متبرکہ خواجہ صاحب مین لا کر چڑھوائی اور طعام واسطے مساکین اور فقرا کے کھلوا کر
زر نقد وغیرہ دیکر رخصت کیا اور پانچہزار آدمی اوس دیگ سے شکم سیر ہوے اسلام خان حاکم بنگالہ نے اندنون مین ساتھ منصب

داخل ہونا اجمیر میں

روانہ ہونا شاہجہان کا رانا پر

ششش ہزاری ذات اور سوار کے سرفرازی پائی اور ساتھ مکرم خان پسر معظم خان کے علم مرحمت ہوا دسوین محرم کو اجمیر سے شکار کھیلتا ہوا باہر گیا مین اور بیس دن مین لوٹ کر داخل شہر ہوا جو حسن خدمتی خواجہ جہان اور کم حمیتی اوسکی واسطے حفاظت اور حراست آگرہ اور نواحی اوسکی کے عوض کی گئی پانصدی ذاتی اور ایکسو سوار اوپر منصب اوس کے کے زیادہ کیے گئے ان ہی دنون مین ابوالفتح دکھنی نے جاگیر سے آکر ملاقات حاصل کی تیسری ماہ مذکور کو خبر فوت ہونے اسلام خان کی پہنچی اگرچہ وہ حسن خدمت کہ خان مذکور سے ساتھ لینے ولایت غیر محروسہ کے ظاہر ہوتی تھی اگر اور زندگی ہوتی تو مصدر خدمت کلی کا ہوتا اور سینے حسب خواہش واستدعا خان اعظم کے شاہزادہ فیروزمند کو دکن بھیجا مگر باوجود دلداری وخاطرداری شاہزادہ کے حال ناستودہ کاری خان اعظم کا شناتب مین نے ابراہیم حسین اپنے معتمد کو اودھر روانہ کیا اور یہ پیام دیا کہ تو نے برہان پور سے آرزو سے تمام اس خدمت کی درخواست کی کہ اگر اسی قصد مین مرجاؤن تو شہید ورنہ غازی ہونگا تب ساتھ تیری سپرو کے مینے اور جو کچھ کمک ومدد تو نے چاہا سے خواہش رکھتا تھا سرانجام پایا اور پھر لکھا کہ بے حرکت رایات جلال اس حدود کے فیصل ہونا بہت دشوار ہے احسال شاہزادہ کو عرائض بھیجکر طلب کیا اور حسن صوابدید تیرا ظاہر ہوا کیا باعث کہ پانون معرکے سے ایکبار کھینچکر بیچ مقام ناسازگاری کے آیا بابا خورم کو کہ اس مدت مین ہرگز اپنے سے جدا نکیا تھا محض ساتھ اعتماد کاروانی تیری کے بھیجا گیا چاہیے کہ طریقہ نیک خواہی اور نیک اندیشی منظور ومرعی رکھکر شب وروز خدمت فرزند بسعادت مند سے غافل نہو اور اگر خلاف اسکا ہو اور قرارداد اپنے سے قدم باہر رکھا تو حق تیرے مین اچھا نہوگا ابراہیم حسین نے جاکر ساتھ اس تفصیل کے یہ باتین خاطرنشین اوسکے کین کچھہ نتیجہ نہ ملا جہل اور قرارداد اپنے سے نہ آیا بابا خورم نے جانا کہ وجود اوسکا مخل کاروبار ہے نظربند کرکے عرضداشت کی کہ رہنا اسکا یہان کچھہ کام نہین دیتا ہی اور محض باعث ہونے اسطے اوس نسبت کے کہ ساتھ خسرو کے رکھتا ہی بیچ مقام کام بگاڑنے کے ہی ساتھ مہابت خان کے حکم کیا کہ اوسکو اودیپور سے لے آوے اور محمد تقی دیوان بیوتات ساتھ لانے فرزندون اور متعلقان اوس کے مندسور سے طرف اجمیر کے مقرر ہوا گیارھوین ماہ مذکور کو خبر پہونچی کہ دلیپ ولد رائے سنگہ نے برادر خورد اپنے راو سورج سنگہ کے واسطے اوسکے مقرر ہوا تھا شکست عظیم کھا کر بیچ ہاتھہ مردمان محکمہ جات سرکار حصار اور دوسرے فوجدار وجاگیردار اوس نواح کے مقید ہوکر درگاہ والا مین پہونچا جو چند بار اوس سے حرکات ناشائستہ ظہور مین آئی تھین قتل اوسکا واسطے عبرت اور مفسدون کے ضرور ہوا اور عوض اس خدمت کے اوپر منصب راو سورج سنگہ کے پانصدی ذات اور چار سو سوار افزود ہوئے عرضداشت فرزند بابا خورم کی پہونچی کہ ستر زنجیر فیل مع ہاتھی عالم گمان نامی رانا کے بیچ ہاتھہ لشکر ظفر پیکر کے پڑی اور عنقریب ہی کہ صاحب اوسکا بھی ساتھ کیفر کردار کے پہونچے

نوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

نوین صفر کو بعد نصف شب کے شب جمعہ سے آفتاب نے بیچ حمل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہی نقل کیا اوسکی فجر کو کہ غرہ ماہ فروردی تھا مجلس جشن نوروزی کی خطۂ دلپذیر اجمیر مین آراستہ ہوئی اور تحویل کے وقت کہ نیک ساعت تھی مینے تخت پر جلوس کیا اور موافق رسم قدیم کے دولتخانہ کو سامان سے آراستہ کیا اوسی حال مین ہاتھی عالم گمان نام ساتھ اور سترہ ہاتھیون کے نر وماده کہ بابا خورم نے رانا کے ہاتھیون مین سے بھیجے تھے نظر اشرف سے گذرے اور موجب خوشی کے ہوئے دوسرے دن مین اوس پر واسطے نیک فالی کے سوار ہوا اور بہت زر نثار کیا اور تیسری تاریخ منصب اعتقاد خان کا کہ دو ہزاری ذات اور پانسو سوار وکا تھا سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور آصف خانی کے خطاب سے ممتاز کیا کہ پہلے دو آدمی اوسکے خاندان کے اس خطاب سے

سرفراز ہوے تھے اور منصب مہابت خان پر بھی پانصدی ذات اور دو سو سوار اضافہ کیے اور انھین دونون مین اعتماد الدولہ کو منصب پنجہزاری
ذات اور دو ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کیا اور حسب التماس بابا خورم کے سیف خان بارہہ کے منصب پر پانصدی
ذات اور دو سو سوار اور اسیقدر منصب پر دلاور خان اور کشن سنگھ اور سرفراز خان کے زیادہ کیا اور یکشنبہ کو دسوین تاریخ
پیشکش آصف خان کی ملاحظے سے گذری اور چودھوین تاریخ اعتماد الدولہ نے اپنی پیشکش گذرانی ان دونون پیشکشون سے
جو عمدہ چیزین پسند ہوئین اون کو مینے قبول کیا اور باقی سب پھیر دین اور قلیج خان نے مع اپنے برادرون اور لشکر کے کابل سے آکر
ملازمت حاصل کی ابراہیم خان کا منصب کہ ہفت صدی ذات اور تین سو سوار کا تھا ڈیڑھ ہزاری ذات اور چھ سو سوار کا ہوا اور
اوپر خدمت جلیل القدر بخشی گری دریخانہ کے بشرکت خواجہ ابوالحسن کے مقرر ہوا پندرہوین تاریخ مہابت خان نے کہ واسطے لانے
خان اعظم اور اوسکے بیٹے عبداللہ کے مقرر ہوا تھا آکر ملازمت حاصل کی انیسوین کو مجلس شرف آراستہ ہوئی اوس مین پیشکش
مہابت خان کی نظر اشرف سے گذری اور خاصہ ہاتھی روپ سندر نام واسطے فرزند پرویز کے بھیجا گیا دوسرے دن مینے حکم کیا
کہ خان اعظم کو آصف خان کے سپرد کرین تا اوسکو قلعہ گوالیار مین نظر بند کرین اور وہ اندیشی اوسکی اس قید مین یہ تھی کہ مبادا باعث
قرابت خسرو کے مہر اسمین کوئی نفاق اور فساد اوس سے ظاہر ہو اسواسطے مینے حکم کیا کہ نظر بند رہے اور کسی چیز کی طرف سے
اوسپر تنگی نہ کیجاوے اور قلیج خان کو انھین دنون ساتھ منصب ڈھائی ہزاری ذات اور سات سو سوار کے مع اصل و اضافہ کے سرفراز
کیا اور منصب تاج خان کا کہ حاکم بھکر کا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اٹھارہوین ماہ اردی بہشت خسرو کو سلام سے ممانعت
کی اسواسطے کہ مینے بسبب الفت پدری کے اور اوسکے ماں بہنون کی سفارش سے یہ اجازت دی تھی کہ ہمیشہ سلام کو آیا کرے
لیکن جب اوسکے چہرے سے خوشحالی نہ معلوم ہوئی اور ہمیشہ ملول رنجیدہ اوسکو مینے پایا اسواسطے حضوری سے منع کیا عہد
سلطنت میرے والد بزرگوار مین مظفر حسین مرزا اور رستم مرزا بیٹے سلطان حسین مرزا کے کہ بھائی شاہ طہماسپ صفوی کا ہے
اور حکومت قندھار اور مواضع داور سے اونکے تصرف مین تھے بواسطہ قرب خراسان اور آنے عبداللہ خان اوزبک کے اوس
طرف مکرر عرضیان بھیجین تھین کہ نگہبانی اس ملک کی ہمسے نہین ہوسکتی اگر کسی بندۂ درگاہ کو اسطرف بھیجین تو ہم یہ ملک اوسکو سپرد
کرکے حصول ملازمت سے آکر شرفیاب ہون اسواسطے شاہ بیگ خان کو کہ اسحال خطاب خاندورانی سے سرفراز ہے واسطے حکومت
قندھار اور ملک داور وغیرہ کے روانہ کیا تھا اور فرمان عنایت آمیز اون سبکو لکھکر حضور مین بلوایا اور بعد آنے اونکے کے اہلکی
عنایتون سے خوشنود کرکے قندھار سے سہ گونہ ملک زیادہ حاصل کا اونکو مرحمت کیا تھا چونکہ اون سے بندوبست نہوسکا
اسواسطے رفتہ رفتہ جاگیر اونکی متغیر ہوگئی مظفر حسین مرزا خود روبرو میرے والد کے انتقال کر گیا اور مرزا رستم کو ہمراہ خانخانان
کے صوبہ دکن کیطرف روانہ کیا اور کچھ جاگیر اوسکو وہان دی جب اللہ تعالے نے تخت سلطنت کو میرے وجود سے آراستہ کیا
تو مینے مرزا رستم کو وہان سے بخیال اس بات کے بلوایا کہ اسکو کسی سرحد پر روانہ کرون اوسکے آتے ہی مرزا غازی کہ حاکم ٹھٹھہ
اور قندھار کا تھا رحمت خدا مین داخل ہوا تو مینے چاہا کہ اسکو ملک ٹھٹھہ کی حکومت پر روانہ کرون کہ یہ اپنی لیاقت سے اوسکی خوب
حفاظت کرے اسواسطے منصب پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کرکے دو لاکھ روپیہ نقد بطور مدد خرچ اوسکو عنایت کیے
اور ٹھٹھہ کیطرف رخصت فرمایا اور گمان تھا کہ اوس سے وہان خوب خدمتین ظاہر ہونگی خلاف گمان کے وقوع مین آیا اور اسقدر ظلم
شروع کیا کہ بہت لوگون نے اوسکا شکوہ کیا اور علاوہ اوسکے اور چند باتین اوس سے سنین کہ اوسکا معزول کرنا ضرور پڑا اسواسطے
مینے اپنا ایک معتبر شخص مقرر کیا کہ اوسکو لے آوے چھبیسوین اردی بہشت کو حاضر درگاہ ہوا چونکہ ظلم اوس کا خلق خدا پر نہایت کو

پونہچا تھا سو بموجب عدالت کے ضرور ہوا کہ اوسی دن مقدمات کی تحقیق کی جاوے اس واسطے مینے اوسکو سپرد انیرای سنگھ دلن کے کیا کہ بخوبی تحقیق کرے اور کچھ تنبیہ اوسکو دیجاوے کہ اورون کو عبرت ہووے انھین دنون مین خبر شکست احداد افغان کی آئی تفصیل اسکی یہ ہی کہ معتقد خان پولم گذر مین کہ حوالی پشاور کے ہی ساتھ افواج قاہرہ کے رہا کرتا تھا اور خان دوران مع اپنے لشکر کے کابل وغیرہ کیطرف خیال مین اوس روسیاہ کے رہا کرتا تھا اسی اثنا مین بیش بولاغ سے معتقد خان کو تحریر آئی کہ احداد افغان کوٹ تیراہ مین کہ جلال آباد سے آٹھ کوس ہی ہمراہ بہت سوار و پیادون کے آیا ہی اور بادشاہی رعایا وغیرہ سے بہتون کو قتل کیا اور اکثر کو قید کرکے جاہتا ہی کہ تیراہ بھیجے اور ارادہ اوسکا یہ ہی کہ جلال آباد اور بیش بولاغ پر شب خون مارے معتقد خان بمجرد سننے اس خبر کے مع اپنے جماعت کے روانہ ہوا اور بیش بولاغ مین جاکر جاسوس دشمن کی خبر کو روانہ کیے جب اوسکو معلوم ہوا کہ احداد اوسی جگہ مقیم ہی تو ہمراہ اپنی جماعت کے عنایت آلہی پر اعتماد کرکے اوسکی طرف چلا اور اپنے لشکر کو دو تھوک کیا احداد نامراد ہمراہ چار پانچہزار پیادہ و سوار کے مغرور بے فکر تھا اور گمان اوسکا یہ تھا کہ اسطرف مین سوا خان دوران کے کوئی اور فوج عین جو مجھپر غالب ہو جب یکبارگی خبر آمد اس لشکر شاہی کی سنی اور نشان لشکر کے دیکھے تو گھبرایا اور اپنے لوگون کے چار ٹکڑے کرکے خود ایک چھوٹی پہاڑی پر کہ لوگون کو وہان جنگ مین جانا دشوار تھا چڑھ گیا اور وہانسے اپنے لوگون کو لڑانے لگا برقندازون نے افواج قاہرہ کی اوسکو بندوقون مین گھیر لیا اور اوسکے بہت ہمراہیون کو قتل کیا اور معتقد خان غول ہمراہ لیکر اتنا حملہ اونکی طرف آیا کہ وہ سوا دو تین بار ہون کے اور نہ مار سکے اور سوا بھاگنے کے پناہ نہ دیکھی معتقد خان نے تین چار کوس پیچھا کیا اور ڈیڑھ سو آدمی اوسکے قتل کیے باقی اکثر زخمی ہوے اور ہتھیار چھوڑکر اطراف وجوانب مین بھاگ گئے فوج شاہی شب کو وہین رہی اور پھر کو چھہ سو سر کاٹ کر پشاور مین لے آئی اور اونکا ایک مینار بنوایا پانسو اسپ اور مواشی بیشمار اور بہت مال وہتھیار ہات لگا اور قیدیون نے رہائی پائی اور قدرت الٰہی سے بادشاہی فوج کا کوئی معتبر شخص نہین مارا گیا اور شب پنجشنبہ کو کہ غرہ خورداد تھا مینے واسطے شکار شیر کے بہکر کی طرف توجہ کی اور جمعہ کے دن دو شیر بندوق سے مارے اور وہین سنا کہ نقیب خان راہی ملک بقا ہوا خان مذکور قوم سادات قزوین سے ہی اور اوسکے والد میر عبد اللطیف کی قبر اجمیر مین ہی بارہ دن مین بیماری تپ سے وفات کی تھی برابر مزار اوسکی بیوی کے اندر روضہ متبرکہ حضرت خواجہ بزرگوار کے دفن کیا اور جو معتقد خان سے خدمتین پسندیدہ جنگ احداد مین ظاہر ہوئی تھین سو اوسکی عوض مین مینے اوسکو خطاب لشکر خانی کا عطا کیا اور دیانت خان کہ اودیپور کیطرف باباخورم کے پاس بعضے احکام پہونچانے گیا تھا ساتوین ماہ خورداد کو لوٹ آیا اور بندوبست اور تزک باباخورم کا اچھا بیان کیا فدائی خان کہ ایام شہزادگی سے میرا نوکر تھا اور بعد تخت نشینی کے مینے اوس سے بہت رعایتین کی تھین اور اس لشکر کا بخشی کیا تھا بارہوین اس ماہ کو اس فانی سے کوچ کر گیا اور مرزا رستم کہ اپنے نالائق کامون سے پشیمان تھا تو مروت میری مقتضی اسبات کی ہوئی کہ اوسکے قصورون کو معاف کرون اسواسطے مینے اوسکو حضور مین بلاکر بخوبی تسلی اور دلجوئی کے بعد خلعت پہنا کر حکم کیا کہ دربار مین سلام کو آیا کرے گیارہوین تاریخ ماہ تیر کی اتوار کی شب ایک ہتھنی نے فیلخانہ خاص کی بچہ دیا مینے پہلے سے حکم کیا تھا کہ ہاتھی کی مدت حمل دریافت کرین آخر تحقیق ہوا کہ بچہ مادہ ڈیڑھ سال اور بچہ نر انیس مہینے مان کے پیٹ مین رہتا ہی اور برخلاف ولادت آدمی کے کہ سر کیطرف سے پیدا ہوتا ہی ہاتھی کا بچہ پاؤن کیطرف سے نکلتا ہی غرض جب بچہ اوسکے شکم سے جدا ہوا تو مان نے پاؤن سے اوسپر خاک ڈالی اور محبت کرنے لگی تھوڑی دیر وہ پڑا رہا پھر اوٹھکر مان کے تھنون کیطرف متوجہ ہوا چودھوین تاریخ مجلس گلاب پاشی کی کہ رسم قدیم اور ساتھ آب پاشی کے مشہور ہے آراستہ ہوئی پانچوین امرداد کو خبر فوت راجہ مانسنگھ کی آئی یہ راجہ میرے والد مرحوم کے بڑے معتمدون

مین تھا جو اکثر بندگان درگاہ کو مینے رفتہ رفتہ مہم دکن پر بھیجا تھا اسواسطے اوسکو بھی اوس خدمت پر مقرر کیا تھا بعد اوسکی وفات کے
کہ اوس خدمت مین واقع ہوئی تھی مرزا بھاو سنگھ کو کہ اوسکا لائق بیٹا تھا مینے حضور مین طلب کیا جو شاہزادگی سے طریقہ خدمتگاری کا
میری خدمت مین رکھتا تھا باوجودیکہ موافق دستور راجون کے جانشین بڑا بیٹا ہوتا ہی اور موافق اس دستور کے ریاست مہاسنگھ پسر جگت سنگھ
کو کہ بڑا بیٹا راجہ متوفی کا تھا پہونچتی تھی لیکن مینے منظور نکیا اور بھاو سنگھ کو ساتھ خطاب مرزا راجہ سکے سرفراز کرکے منصب چار ہزاری
ذات اور تین ہزار سوار کا عنایت کرکے اور موضع آنبیر کہ وطن اوسکے باپ دادا کا تھا اوسکو مرحمت کیا اور مہاسنگھ کی بھی تسلی اور دلجوئی
کرکے پانصدی اوسکے منصب پر اضافہ کی اور ضلع گڑہہ اوسکو بطریق انعام دیکر خنجر مرصع اور اسپ اور خلعت اوسکے واسطے بھجوایا مینے
آٹھوین امرداد کو میرے مزاج مین تغیر ظاہر ہوا اور رفتہ رفتہ تپ اور دردسر کی نوبت پہونچی مینے بخیال احتیاط کے کہ مبادا پریشانی
ملک اور لوگون مین واقع ہو اس بات کو اپنے مصاحبون سے پوشیدہ رکھا بلکہ طبیبون سے بھی نہ کہا چند روز اسی حال مین گذرے
سوا نورجہان بیگم کے کہ اوس سے زیادہ کوئی عزیز نہ تھا کسیکو اس امر کی اطلاع نکی طریقہ کمال پرہیز کا بجالایا کہ سوا غذا اے خفیف
کے اور سب کھانا ترک کیا اور موافق قاعدہ ہمیشہ کے دیوانخانہ خاص و عام اور جھروکہ اور غسلخانہ مین آتا رہا یہانتک کہ چہرے پر آثار
ضعف ظاہر ہوئے اور بعضے دوست مطلع ہوئے ایک دو طبیب کہ معتمد تھے مثل حکیم مسیح الزمان اور حکیم ابوالقاسم اور حکیم عبدالشکور کے اس مرض
سے آگاہ ہوئے جب تپ نگئی اور تین رات حسب عادت شراب پی گئی تو ضعف اور زیادہ ہوا اوسی حال اور پریشانی مین روضہ متبرکہ خواجہ
بزرگوار مین گیا اور وہان اللہ تعالے سے اپنی صحت کا طلبگار ہوا اور صدقے اور نذرین مانین اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے محض اپنے
کرم اور فضل سے مجکو صحت عطا فرمائی اور ظاہر مین علاج حکیم عبدالشکور کا باعث ہوا اور طبیعت نے عرصہ بائیس روز
مین حالت اصلی پر رجوع کیا سب نے شکرانہ الٰہی اس خوشی کا نکالا اور صدقے بھیجے۔ مینے کسی کے یہان کا صدقہ قبول نکیا اور حکم کیا
کہ ہر شخص اپنے گھر مین جو کچھ چاہے فقرا اور مساکین کو دیوے اور دسوین ماہ مذکور کو خبر آئی کہ تاج خان افغان حاکم ٹھٹہ کا مر گیا یہ قدیم امیرون
سے اس خاندان کے تھا مینے بیماری مین سوچا تھا جب مجکو صحت کامل عنایت ہوگی تو جیسے مین باطن مین خواجہ بزرگ کے خادمون
مین سے ہون اسیطرح ظاہر مین بھی اپنے کان مین سوراخ کراکر داخل حلقۂ غلامون مین ہونگا پنجشنبہ کو بارھوین ماہ مذکور کی اپنے
دونون کان چھدواکر ہر کان مین ایک ایک بڑا موتی ڈلوایا جب یہ امر بندگان درگاہ اور مخلصان ہواخواہ پر روشن ہوا تو بہت
لوگون نے کہ ہمراہ تھے اور اکثرون نے کہ مقرر سرحد پر تھے اپنے کان چھدواکر اظہار عقیدت کیا مینے اون سبکو جواہرخانہ خاص
سے موتی عمدہ کان مین ڈالنے کو عنایت کیے آخر رفتہ رفتہ یہ عمل سب لوگون مین عام ہوا اور دسوین شعبان کو مجلس وزن شمسی
کی آراستہ ہوئی اور حسب دستور قدیم سب کام ادا ہوے اور اوسیدن مرزا راجہ بھاو سنگھ شادکام باطمینان تمام اپنے وطن کو
رخصت ہوا اور وعدہ کیا کہ دو تین مہینے سے زیادہ وہان توقف نکرونگا اور بعد چند روز کے خبر آئی کہ فریدون خان برلاس
نے اودے پور مین انتقال کیا جماعت برلاسیہ مین سوا اوسکے کوئی سردار نہین رہا تھا چونکہ ان لوگون کو اس سلطنت مین
حقوق اور نسبتین بہت ہین اسواسطے مینے اوسکے لڑکے مہر علی کو نوازش کرکے منصب ہزاری ذات اور سوارون سے سرفراز کیا
اور خان دوران سے جو اچھی خدمتین ظاہر ہوئین تھین اسواسطے مینے اوسکے منصب پر ہزاری ذات اضافہ کیا کہ اصل اور اضافہ
ملاکر شش ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار منصب اوسکا ہوجاوے اور ششم ماہ آبان کو قراولان خاص خبر لائے کہ چھ کوس
پر تین شیر ہین بعد دوپہر کے مین اودھر روانہ ہوا اور تینون کو مینے بندوق سے مارا آٹھوین تاریخ کو ہنگامہ دوالی کا شروع ہوا مینے فرمایا
کہ دو تین رات مصاحب روبرو میرے کھیل ہار جیت کا کھیلین اٹھارہوین تاریخ کو لاش سکندر معین قراول خاص کی کہ ایام شہزادگی

ست خدمت گزار میر اتھا اودیپور سے اجمیر شریف مین آئے مینے اوسکی جماعت کو حکم دیا کہ اس لاش کو لیجا کر کنارے تالاب رانا سنکر کے دفن کرین سب خدمتگارون مین اسکو مجھسے کمال اخلاص تھا اور بارھوین ماہ آذر کو دولڑکیان کہ اسلام خان نے اپنی حیات مین زمیندار ان کوچ سے کہ شرقی جانب مین واقع ہی لایا تھا مع اوسکے فرزند اور چورانوے ہاتھیون کے ملاحظے سے گذرین بعد چند اکثر ہاتھی داخل فیلخانہ خاصہ ہوے اور انھین دنون مین ہوشنگ نے کہ بڑا بیٹا اسلام خان کا تھا بنگالہ سے آکر سعادت آستان بوسی کی حاصل کی اور دو ہاتھی اور ایک سو ایک مہر اور اسیقدر روپیہ نذر کیے موسم سرما مین ایک شب مینے خواب مین اپنے والد بزرگوار کو دیکھا کہ فرماتے ہین بابا گناہ عزیز خان کا کہ خان اعظم ہے بمحبت میری خاطر کے بخشدے جب مین بیدار ہوا تو مین مقرر کیا کہ اوسکو قلعہ گوالیار سے طلب کرونگا قریب شہر اجمیر کے ایک درہ عمدہ ہی اوسمین ایک چشمہ شیرین ظاہر ہوا کہ اجمیر کے سب پانیون سے بہتر اور عمدہ ہی یہ درہ اور چشمہ دونون ساتھ نام حافظ جمال کے مشہور ہین جب مین وہان گیا تو حکم کیا کہ ایک مکان لائق اس جگہ کے بناوین ایک سال مین وہ عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور جگہ ویسی عمارت بیان نہین کرتے معمارون نے ایک بڑا حوض وہان بنایا اور اوس پانی کو فوارے سے حوض مین ڈالا وہ فوارہ بارہ گز اوٹھتا ہی اور وہ حوض چہل در چہل گز ہے اور حوض کے کنارے ایک دالان عمدہ ہی اور اسیطرح اوسکے اوپر کے درجے مین عمدہ مکانات بنائے ہین مینے اپنے نام کی نسبت اوسکا نام چشمہ نور رکھا اوس چشمہ مین فقط یہی عیب ہی کہ درمیان شہر باہر سر شاہ راہ نہین اکثر جمعرات اور جمعہ کو مین وہین رہتا ہون حسب مرضی میری شاعرون نے اوسکی تاریخین کہین سعیدای گیلانی زرگر ملبشی نے اس عمدہ مصرعہ مین خوب تاریخ نکالی ہے مصرع محل شاہ نور الدین جہانگیر ہ مینے حکم کیا کہ اسکو لوح سنگین پر لکھکر اوسکے اوپر لگادین آور ابتداے ماہ دی مین سوداگر ولایت کے آئے اور یزدی انار اور کاریزی خربوزہ کہ تحفہ عمدہ خراسان کا ہی لائے مینے سب امرا اور بندگان درگاہ کو اوس مین حصہ عنایت کیا اور سب نے شکر منعم حقیقی کا ادا کیا اب تک مینے قسم اعلے خربوزے اور انار کی نہ دیکھی تھی باوجودیکہ ہر سال بدخشان سے خربوزے اور کابل سے انار میرے واسطے آتے ہین لیکن وہ خربوزہ اور انار خربزہ کاریزی اور انار یزدی سے کچھ مناسبت نہین رکھتے میرے والد کو میوون سے کمال شوق تھا اسواسطے مجکو بڑا افسوس ہوا کہ کاشکے یہ میوے اونکے روبرو آتے کہ اسکے ذائقہ سے خوشی تمام اونکو ہوتی اور اسیطرح مجکو عطر جہانگیری پر افسوس آتا ہی کہ افسوس وہ اسکی خوشبو سے محظوظ نہوے میرے عہد دولت مین یہ عطر نور جہان بیگم کی والدہ نے نکالا ہی گلاب کھینچتے وقت کچھ چکنائی اوپر کے برتن مین آجاتی ہی بسبب گرمی کے اوسکو تھوڑا تھوڑا جمع کرتے ہین اور جب بہت گلاب نکالا جاوے تو وہ چربی زیادہ ملتی ہی خوشبو اوسکی اسقدر تیز ہوتی ہی کہ ایک قطرے سے تمام مجلس مہک جاتی ہی اور ہر کوئی یہ جانتا ہی کہ میرے پاس بہت پھول گلاب کے رکھے ہین ایسی شوخ اور ملائم خوشبو کہین نہین ہوتی کہ جان و دل پژمردہ کو شادمان اور بحال کرتی ہی مینے اونکو اس بنانے کے عوض ایک ہار موتیون کا عنایت فرمایا سلطان سلیمہ بیگم مرحومہ وقت ایجاد اس عطر کے حاضر تھین نام اس روغن کا عطر جہانگیری رکھا ہندوستان کے ہوا مین اختلاف کثیر معلوم ہوتا ہی ابتدا سرما مین درمیان لاہور کے کہ حد مشترک ہی ہندوستان و خراسان کے درخت توت کا پھلا اور ایسا لطیف و شیرین ہوا جیسا موسم مین ہوتا ہی لوگ اوسکو کھا کر بہت خوش ہوے یہ خبر پرچہ نویس نے مجکو لکھ بھیجی اور انھین دنون بختر خان کلانوت کہ عادلخان دکھنی سے نسبت تمام رکھتا تھا کہ اپنے بھتیجی کو عادل خان کے نکاح مین دیا ہی اور گانے اور دہرپت کہنے مین اوسکو اپنا خلیفہ بنایا ہی لباس درویشانہ مین یہان آیا مینے اوسکو روبرو بلوا کر تحقیق احوال کیا اور کمال خاطرداری اوسکی کی اول مجلس مین دس ہزار روپیہ نقد اور پچاس پارچہ ہر قسم کے اور ایک تسبیح مروارید اوسکو عنایت کی اور آصف خان کے یہان اوسکو مہمان رکھا

ف: بیر اسلام خان ابو الفضل [illegible]
سے بیشعوری [illegible]
ف: نگارش اکبر وادے [illegible] ان کے [illegible]
[illegible] خدا سب مین:

اور حکم کیا کہ اسکا احوال واجبی تحقیق کیا جاوے لیکن یہ ظاہر ہوا کہ وہ اپنی خوشی سے لباس فقیرانہ مین بے اجازت عادل خان
کے سیر کو چلا آیا ہی یا عادل خان نے اوسکو اس لباس مین پوشیدہ واسطے جاسوسی کے روانہ کیا تا یہان کی صلاح بخوبی دریافت
کرکے اوس سے کہے لیکن گمان غالب میرا یہ ہی کہ وہ باوجود اون نسبتون کے عادل خان سے بلا تجویز اوسکے آیا ہی اور دلیل
اسپر عرضداشت میر جمال الدین حسین کی ہی کہ بطریق ایلچی گری بیجاپور مین مقرر ہے کہ اوسنے لکھا تھا کہ عادل خان نے تب سے کہا ہی
کہ جو کچھہ عنایتین بادشاہی بہ نسبت بخت خان کے ظہور مین آئی ہین حقیقت مین وہ سب شفقت اور مرحمت میرے حق مین ہی ہین
اسیواسطے اوسکی بہت رعایت کی اور جب تک یہان رہا عنایتون سے سرفراز ہوتا رہا راتون کو میرے پاس رہتا تھا اور سنے
عادل خان کے بنائے ہوئے لہ خود اوسنے دو ڈھنگ ایجاد کرکے اونکا نام نورس رکھا ہی مجکو سنایا کرتا باقی احوال اوسکا تاریخ رخصت
مین لکھا جاویگا اندنون مین ایک جانور ولایت زیر باد سے لوگ لائے تھے کہ رنگ اوسکا طوطے کا تھا لیکن بدن اوس سے چھوٹا ایک
خاصلہ اوسکا یہ ہی کہ جس شاخ یا لکڑی پر اوسکو بٹھا دو تمام رات وہین چپہا رہتا ہی جب دن ہوتا ہی تو اوس سے اوپر کی شاخ پر بیٹھتا ہی مشہور
ہی کہ جانور عبادت کرتے ہین غالب گمان میرا یہ ہی کہ یہ حال اوسکا طبعی ہی پانی کبھی ہرگز نہین پیتا کہ اوسکے حق مین اثر زہر کا کرتا ہی
ماہ بہمن مین پیاپے خبرین خوشی کی آئین اول خبر اطاعت رانا امر سنگھ کی کہ اوسنے بندگی درگاہ کی اختیار کی تفصیل اسکی یون ہی کہ جب
فرزند سلطان خورم واسطے بٹھانے تھانون کے خصوصاً اون مقامون مین کہ بسبب خرابی آب وہوا کے لوگون کے نزدیک وہان
دشوار تھے اور واسطے تعاقب رانا کے فوج لیکر بے لحاظ گرمی اور برسات کے گئے اور اکثر اہل وعیال اون لوگون کے پکڑ لیے تو رانا
اسقدر تنگ ہوا کہ اگر چند روز اور یہی معاملہ رہتا تو وہ اوس ملک سے نکلتا یا پکڑا جاتا تو کمال لاچار ہوکر اطاعت اختیار کی اور اپنے خالو
سوبکرن نام کو ہمراہ ہر داس جہالہ کے کہ مرد معتبر اوسکا تھا فرزند اقبالمند کے پاس بھیجا اور عرض کی کہ اگر میرے قصور معاف ہون
اور تسلی دیجاوے اور نشان پنجۂ مبارک کا واسطے اطمینان کے ملے تو خود مین بھی ملازمت مین حاضر ہون اور اپنے ولیعہد کرن سنگھہ کو
بعوض اپنے خدمت شاہی مین روانہ کرون تا سب راجاؤن کیطرح وہ وہان حاضر رہکر خدمتین بجا لاوے اور مجکو بعذر پیری کے
حضوری درگاہ شاہی سے معافی ہو سو اسطے فرزند خورم نے اوسکے اون وکیلون کو ہمراہ اپنے دیوان ملا شکر اللہ کے کہ بعد اس
اس مہم کے خطاب افضل خانی سے سرفراز ہوا ہی اور ہمراہ اپنے میر سامان سندر داس نام کے کہ بعد اسکے اوسکو خطاب رایرایان کا
ہوا ہی طرف درگاہ والا کے روانہ کیا او حقیقت مفصل لکھہ بھیجی جو قدیم سے ہماری ہمت اس بات پر مصروف ہی کہ قدیمی خاندانون کو
خراب و برباد نکرین اور غرض یہی تھی کہ رانا امر سنگھہ اور باپ دادا اوسکے نے بسبب غرور وتصلب اپنے کوہستان کے کسی بادشاہ
ہندوستان کے مطیع نہوئے میرے ایام سلطنت مین یہ غرور اونکے سر سے نکلجاوے سو موافق التماس فرزند خورم کے مینے
اوسکی سب تقصیرین معاف کین اور فرمان عنایت آمیز اوسکی دلجمعی کو مع نشان پنجۂ مبارک عنایت کیا اور دوسرا فرمان مرحمت عنوان
فرزند جگر پیوند بابا خورم کو لکھا کہ اگر تمسے یہ مقدمہ تمام ہو تو کمال خوشی میری ہوگی غرض جب یہ لوگ لوٹ کر گئے تو اوس فرزند
نے اون وکیلون کو ہمراہ ملا شکر اللہ اور سندر داس کے مع فرمان مرحمت اور نشان پنجۂ مبارک رانا کے پاس روانہ کیا کہ خاطر
تسلی ہوکر امیدوار عنایات بادشاہی کا ہووے اور مقرر کیا کہ یکشنبہ کے دن چھبیسوین ماہ بہمن کو رانا مع اپنے فرزند کے میرے پاس حاضر ہووے

دوسری خبر انتقال بہادر کی

کہ ملک گجرات کے حاکم زادون سے تھا اور باعث فتنہ اور فساد کا کہ اللہ تعالے نے محض اپنے کرم سے اوسکو نیست و نابود کیا

تیسری خبر شکست احمد مرزا کی

کہ واسطے لینے قلعہ اور شہر سورت کے بڑے سامان سے آیا تھا اوس سے ساتھہ انگریزون

سکے کہ اوس بندر مین واسطے پناہ کے آئے تھے لڑائی واقع ہوئی سو شکست کے اکثر جہاز اوسکے انگریزون نے جلا دیے لاچار تاب
مقابلہ کی نلا سکا اور بھاگ گیا اور اپنا وکیل مقرب خان کے پاس کہ حاکم گجرات وغیرہ کا تھا بھیجا اور پیغام دیا کہ مین واسطے صلح کے آیا تھا
نہ ارادہ مخالفت سے ناحق انگریزون نے یہ لڑائی ڈالی اور دوسری یہ خبر آئی کہ چند راجپوت جو واسطے قتل عنبر کے مستعد ہوے تھے
وقت فرصت کے اونھون نے عنبر کو گھیرا اور کچھہ زخمی کیا لیکن عنبر کے ہمراہیون نے اون سب کا کام تمام کیا اور آخر اس ماہ مین باہر
اجمیر کے شکار مین مشغول تھا محمد بیگ ملازم فرزند سلطان خورم کا آیا اور عرضی اوس فرزند کی مجکو دی اوس مین لکھا تھا کہ رانا مع فرزند
کے میری ملازمت مین آیا تفصیل اسکی عرضی سے معلوم ہو گی مینے اوس وقت سجدۂ شکر اللہ تعالی کا کیا اور اسپ اور فیل اور خنجر
مرصع محمد بیگ کو عنایت کیا اور خطاب ذو الفقار خان سے سرفراز کیا مضمون عرضی سے دریافت ہوا کہ یکشنبہ کے دن چھبیسوین تاریخ
ماہ بہمن کی رانا مانند بندگان درگاہ کے با آداب و تورہ فرزند خورم کی ملازمت مین حاضر ہوا اور ایک بڑا لعل اور جڑاؤ ہتھیار اور سات
ہاتھی عمدہ اور نو گھوڑے پیشکش کیے فرزند خورم نے بھی بہ نسبت اوسکے کمال عنایت کی یہان تک کہ جب رانا نے فرزند مذکور کا
قدم پکڑ کر معافی اپنے قصورون کی چاہی تو فرزند اقبال مند نے اوسکو اوٹھا کر اپنی بغل مین لیا اور اوسکی ایسی تسلی کی کہ ہر طرح
اوسکی دلجمعی ہو گئی اور ایک بڑا خلعت مع شمشیر مرصع اور اسپ با زین مرصع اور خاصہ ہاتھی مع سامان نقرہ کے اوسکو عنایت کیا
اور اوسکے ہمراہیون کو کہ قریب سو آدمیون کے لائق سروپا دینے کے تھے ایک سو سروپا اور پچاس گھوڑے اور بارہ کھپوہ مرصع اونکو
دیے جو راجستان مین رسم ہے کہ فرزند ولیعہد راجونکا ہمراہ باپ کے بادشاہون کی خدمت مین نہین آتا موافق اس رسم کے اوس نے
بھی بڑے بیٹے کرن نام کو کہ ٹیکہ والا تھا ہمراہ نلایا چونکہ اوسی شام سلطان خورم روانہ ہونے والے تھے اس واسطے رانا
کو اوسی وقت رخصت کیا تا خود جا کر کرن کو بھیجدے بعد اوسکے جانیکے کرن بھی آکر حاضر ملازمت ہوا اوسکو بھی عمدہ خلعت اور
شمشیر و خنجر مرصع اور اسپ طلائی زین کا اور خاصہ ہاتھی عنایت کیا اور کرن کو ہمراہ لیکر سلطان خورم اوسی شام کو روانہ طرف
درگاہ شاہی کے ہوئے غرضکہ مین تیسری اسفندیار کو شکار سے لوٹ کر اجمیر شریف مین آیا ان سولہ دن کے شکار مین ایک
شیرنی مع تین بچون کے اور تیرہ نیل گاؤ شکار ہوے تھے فرزند نامدار سلطان خورم دسوین تاریخ مذکور کے قریب اجمیر شریف
سے موضع دیورانی مین آکر مقام گزین ہوے مینے سب امیرون کو حکم کیا کہ استقبال کو جاوین ہر ایک حسب طاقت استقبال
کر کے پیشکش گذرانے اور یکشنبہ کو گیارہوین تاریخ شاہزادہ بلند اقبال میری ملازمت سے مشرف ہوا اور اوسکے دوسرے دن
شاہزادے نے سب لشکر ہمراہی اپنا خوب سامان سے آراستہ کر کے اجمیر مین آیا اور داخل دولت خانہ خاص مین ہوا اور بعد
دو پہر کے میری ملازمت حاصل کی بعد تسلیم اور کورنش کے ایک ہزار اشرفی اور ہزار روپے بطریق نذر اور ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ
بطریق تصدق پیش کیے مین نے اوس نور چشم کو قریب بلا کر بغل مین لیا اور پیشانی پر بوسہ دے کر عنایات شاہی سے مخصوص کیا
بعد نذر اور عرض ضروریات کے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو کرن سنگہ بھی آداب اور کورنش سے سرفراز ہو مینے اوسکو بدو طلب
فرمایا بخشیون نے اوسکو موافق ادب اور قاعدے کے حاضر کیا جب وہ کورنش سے فارغ ہوا تو حسب التماس بابا خورم کے مینے
حکم کیا کہ اوسکو دہنی جماعت مین پہلے کھڑا کرین پھر مینے خورم کو فرمایا کہ جا کر اپنی ہر دو والدہ کو سلام کرے اور خلعت خاص
اپنا کہ مشتمل اوپر چارقب مرصع و قباے زربفت کے تھا اور ایک تسبیح مروارید اوس فرزند ارجمند کو عنایت کی جب شاہزادے
نے اس خلعت خاصہ کا سلام کیا تو پھر مینے اسپ خاصہ با زین مرصع اور فیل خاصہ اوسکو عنایت فرمایا اور کرن کو بھی عمدہ خلعت
اور شمشیر خاصہ سے سرفراز کیا اوس وقت سب امرا اور منصب دارون نے جماعت جماعت آکر کورنش کی اور نذرین دین اور

ف معلوم ہوت کرن کا شاہجہان فہم اور دو بورع

ہر ایک موافق اپنے مرتبے کے عنایتون سے سرفراز ہوا چونکہ خوش کرنا اور تسلی کرنی منظور تھی اسواسطے مین ہر روز اوسپر عنایت تازہ
کرتا تھا چنانچہ دوسرے دن خنجر مرصع اور تیسرے دن خاصہ گھوڑا عراقی مع زین مرصع اوسکو دیا اور جب محل کے دربار مین گیا تو نورجہان بیگم
نے بھی اوسکو عمدہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ مع سامان اور ہاتھی دیکر سرفراز کیا بعد اوسکے مینے تسبیح مروارید بیش قیمت اوسکو دی
دوسرے دن خاصہ ہاتھی مع سامان طلائی عنایت کیا جو منظور تھا کہ ہر طرح کی چیزین اوسکو دیجاوین اسواسطے تین باز اور تین جرہ اور
ایک شمشیر خاصہ اور ایک بکتر اور ایک چار آئینہ خاصہ اور دو انگوٹھیان ایک لعل ایک زمرد کی اوسکو عنایت کین اور اوسی ماہ کے آخر مین
مینے حکم دیا کہ فرش فروش ہر طرح کے اور قالین اور بند تکیہ اور ہر قسم کی خوشبو مین اور سنہرے برتن اور دو منزل بہل گجراتی
اور تھان طرح طرح کے کپڑے کے دو سو خوانون مین رکھکر احدی لوگ اپنے سر اور کندھون پر دریوانخانہ خاص و عام مین لائین
پھر یہ سب چیزین مینے اوسکو مرحمت کر دین اور ثابت خان کہ ہمیشہ دربار مین نالائق باتین اور اعتراض اعتماد الدولہ اور اوسکے
بیٹے آصف خان پر کیا کرتا تھا ہر چند مجکو بد معلوم ہوتی تھین مینے اوسکو منع کیا کہ ایسی باتین مخلصان بارگاہ کے حق مین نکیا کرے
لیکن وہ اپنی اس عادت سے باز نہ آیا چونکہ مجکو خاطر اعتماد الدولہ کی بہت منظور تھی اور مجکو اوس کے خاندان سے
بہت نسبتین اور تعلق تھے اسواسطے مجکو ناپسند معلوم ہوتی تھین باوجود ان باتون کے ایک رات بے جہت اور بیواسطہ
پھر وہی نالائق باتین کرنا شروع کین اور اسقدر کین کہ آثار رنج اور آزردگی کے اعتماد الدولہ کے چہرے پر ظاہر ہوے مینے
بوقت صبح ثابت خان کو ایک خدمتگار کے ہمراہ آصف خان کے پاس بھیجدیا کہ اوسنے جو رات کو تیرے والد کے حق مین باتین
نالائق کی تھین اسواسطے مینے اوسکو تیرے حوالے کیا اب تو چاہے اوسکو یہان چاہے قلعہ گوالیار مین بند رکھ کہ جب تک میرا
باپ اوسکو راضی نامہ ندیگا تب تک مین اوسکا قصور معاف نکرونگا سو حسب الحکم آصف خان نے اوسکو قلعہ گوالیار مین بھیجدیا اور
اسی مہینے مین جہانگیر قلی خان ساتھ اضافہ منصب کے سرفراز ہوا کہ ڈھائی ہزار کی ذات اور دو ہزار سوار مینے اوسکے اگلے
منصب پر اضافہ کیے اور احمد بیگ خان کو کہ بندگان قدیم سے اس دولت کے ہین اور سفر کابل مین اوس سے چند تقصیرین
واقع ہوئی تھین اور مکر اوسکے نفاق اور شرارتون سے قلیچ خان سردار لشکر نے شکوہ کیا تھا اس ضرورت سے مینے اوسکو
درگاہ معلی مین طلب کیا اور واسطے تنبیہ اور تادیب کے مہابت خان کے سپرد کیا کہ قلعہ رنتنبور مین اوسکو نظربند رکھے اور
قاسم خان حاکم بنگالہ نے دو قطعہ لعل بطریق نذر کے بھیجے اور وہ میرے ملاحظے سے گذرے اور مینے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ
فقرا اور اہل حاجات کو کہ بارگاہ عالی مین جمع ہوے ہون بعد دو پہر رات کے اونکو میرے ملاحظے مین حاضر کیا کرین اس سال
بھی اوسی طریقے پر درویش و فقرا میرے روبرو آلے اور مینے اونکو روبرو اپنے ہاتھ سے پچپن ہزار روپیہ اور ایک لاکھ
نوے ہزار بیگہہ زمین اور چودہ گانون اور دو سو چھبیس بل کھیتی کے اور گیارہ ہزار خروار غلہ شالی کے تقسیم کیے اور بتیس مٹھ تسوہ
دانے موتیون کے قیمتی چھتیس ہزار روپیہ کے بندگان درگاہ کو کہ جنھون نے اندروے اخلاص اپنے کان میرے ہمراہ
چھدوا نے تھے عنایت کیے اور اسی مہینے کے آخر مین خبر آئی کہ اتوار کی رات کو بعد جانے ساڑھے چار گھڑی کے
تاریخ اسی ماہ کی برہانپور مین اللہ تعالے نے شاہزادہ مراد کی دختر سے ایک فرزند ارجمند سعادت پیوند
سلطان پرویز کو عنایت کیا مینے اوس کا نام **سلطان دور اندیش** رکھا

ملاقات سادات و علما و فقرا کا اور انعام دینا اونکو

دسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

پنجشنبہ کے دن غرہ ماہ فروردین کو دسوین سال جلوس میمنت مانوس کے مطابق ۱۰ شہر صفر سنہ ۱۰۲۴ ہجری کی نیر اعظم نے

برج حوت سے برج شرف خانہ حمل کے نزول اجلال کا فرمایا بعد گذرنے تین گھڑی کے شب یکشنبہ سے بیچ تخت دولت پر جلوس
فرمایا جشن نوروزی کی اور آئین بندی بطریق سابق کے وقوع مین آئے شاہزادگان والا قدر اور سرداران عظام امرا اور ارکان سلطنت
رسوم مبارکبادی بجالائے پہلی تاریخ منصب اعتمادالدولہ کا کہ پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا تھا ہزاری ذات اور سوار اضافہ ہوے
اور کشور کرن اور جہانگیر قلیخان اور راجہ نرسنگہ دیو کو خاصہ گھوڑے عنایت کئے دوسرے روز پیشکش آصف خان کی ملاحظے سے گذری
سب سامان پسندیدہ جواہرات اور جڑاؤ ہتھیارون سے اور سنہرے سامان اور پارچہ ہر قسم کے اور ہر جنس کی چیزین مرتب کی تفصیل
بخوبی دیکھی گئین اسباب قیمتی پچاسی ہزار روپیہ کا مینے اوسمین سے پسند کیا اور باقی واپس کر دیا اور اوسی دن ایک تلوار جڑاؤ مع پرتلہ
وغیرہ کرن کو عنایت کی اور ایک ہاتھی جہانگیر قلیخان کو مرحمت ہوا جو ارادہ روانگی کا طرف دکن کے میرے دل مین تھا اسواسطے
عبدالکریم معموری کو حکم دیا کہ موضع مندو مین جاکر عمارت خاص واسطے سرکار کے نئی طیار کرے اور اگلے بادشاہون کی عمارت کی
مرمت کرے تیسری دن پیشکش راجہ نرسنگہ دیو کی ملاحظہ ہوئی ایک لعل اور چند دانہ مروارید اور ایک ہاتھی اوسمین سے مقبول ہوا چوتھے
روز منصب مصطفے خان پر پانصدی ذات اور دو سو سوار اضافہ کیے کہ سب دو ہزاری ذات اور اڑھائی سو سوار کا ہو جاے پانچوین دن
نشان اور نقارہ اعتمادالدولہ کو مرحمت ہوا اور حکم ہوا کہ نقارہ بجایا کرے اور آصف خان کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار زیادہ
کیے کہ سب چار ہزاری ذات اور دو ہزار کا ہو جاوے اور سات سو سوار اور منصب راجہ نرسنگہ دیو پر بڑھائے اور رخصت وطن
کی عنایت کی کہ موافق وعدے کے درگاہ مین حاضر ہوا اور انھین دنون پیشکش ابراہیم خان کی ملاحظے سے گذری
ہر قسم کی چیزین پسند خاطر ہوئین اور کشن سنگہ کو کہ راجہ زادون ولایت نگرکوٹ سے ہے خطاب راجائی سے سرفراز کیا پھر
پیشکش اعتمادالدولہ کی مقام چشمۂ نور مین ملاحظے سے گذری بہت عمدہ مجلس آراستہ ہوئی تھی اور کمال خوشی سے اوسکی پیشکش دیکھی
گئی جواہرات اور جڑاؤ ہتھیار اور پارچہای نفیسہ سے قیمتی ایک لاکھ روپیہ کی قبول کی باقی اوسیکو پھیر دی ساتوین روز منصب کشن سنگہ
کہ دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا تھا ہزاری مینے بڑھایا اور انھین دنون اطراف چشمۂ نور مین ایک شکار ہوا آٹھوین کو منصب کرن سنگہ
کا پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور ایک چھوٹی تسبیح موتیون اور زمرد کی کہ لعل درمیان اوسکے تھا اور اوسکا نام ہندو کے
نزدیک سمرن ہے اوسکو عنایت ہوئی اور ابراہیم خان کے منصب پر ہزاری ذات اور چار سو سوار اضافہ کیے کہ اصلی و اضافہ
سب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاوے اور منصب حاجی بی اوزبک پر تین سو سوار زیادہ ہوے اور راجہ شیام سنگہ
کے منصب پر پانصدی ذات اضافہ فرمایا کہ سب ڈھائی ہزاری ذات اور چودہ سو سوار کا ہووے یکشنبہ کو نوین تاریخ کسوف واقع
ہوا قریب دو پہر کے مغرب کیطرف سے آفتاب مین گہن شروع ہوا اور زیادہ تین حصون سے گہن مین آیا اور آٹھ گھڑی تک رہا صدقات
ہر طرحکے از قسم فلزات اور حیوانات اور غلہ کے فقیرون کو دیے پھر اوسیدن پیشکش راجہ سورج سنگہ کی ملاحظے سے گذری اوسمین
جو کچھہ مینے پسند کیا وہ سب قیمتی تینتالیس ہزار روپیہ کا تھا اور پیشکش بہادر خان حاکم قندہار کی بھی اوسیدن نظر سے گذری
سامان چودہ ہزار روپیہ کا اوسمین سے مقبول ہوا پھر شب دوشنبہ اونیسوین صفر کو دختر آصف خان سے بابا خرم کا ایک لڑکا
فرزند پیدا ہوا اوسکا نام مینے داراشکوہ رکھا امید ہے کہ قدم اوسکا اس دولت اور اوسکے باپ پر مبارک ہو اور سید علی
بارہہ کے منصب پر پانصدی ذات اور تین سو سوار زیادہ ہوے کہ سب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاوے
دسوین تاریخ پیشکش اعتبار خان کی ملاحظے مین آئی سب سامان مین سے قریب چالیس ہزار روپیہ کے مینے پسند کی اور اوسیدن
منصب منگلی خان پر پانصدی ذات اور دو سو سوار زیادہ ہوے گیارہوین کو پیشکش مرتضے خان ملاحظہ ہوئی اوسکی تمام

ف بے اجازت شاہی کوئی نقارہ نہیں بجا سکتا

تولد دارا شکوہ ابن شاہجہان

ہوا بہرآت سات قطع لعل کے اور ایک تسبیح موتیون کی اور رہنتڑ داسنے متفرق موتیون کے مینے لیے غرض جو کچھ اوسکی پیشکش سے پسند
ہوا قیمتی ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپیہ کا تھا بارہوین کو پیشکش مرزا راجہ بہاؤ سنگہ اور راوت شنکر کی ملاحظہ فرمائی
اور تیرہوین کو پیشکش خواجہ ابو الحسن سے ایک لعل قطبی اور ایک الماس اور ایک لڑی موتیون کی اور پانچ انگوٹھیان اور
چار بڑے موتی اور بارہ تھان کہ سب قیمتی تیئس ہزار روپیہ کا تھا مقبول خاطر ہوا چودھوین کو منصب خواجہ ابو الحسن پر کہ سہ ہزاری
ذات اور سات سو سوار کا تھا ہزاری ذات اور پانسو سوار مینے اضافہ کیے اور وفادار خان کے منصب پر اضافہ ساڑھے
سات سو ذات اور دو سو سوارون کا فرمایا کہ کل منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا ہوا اور اسیدان مصطفی بیگ
نے کہ وکیل سلطان ایران کا تھا سعادت ملازمت میری حاصل کی کہ بعد درستی اور فراغت کے مہم گرجستان سے برادر
عالیمقدار نے اوسکو مع خط فرحت نمط مشتمل اوپر انواع محبت اور اظہار صداقت کے میرے پاس بھیجا تھا اور چند راس
اسپ اور شتر اور چند پارچہ اور فروش حلب کے کہ روم کی جانب سے اوس برادر کامگار کے واسطے آئے تھے اور نو کتے
فرنگ کے بڑے بڑے شکاری کہ مینے اشارہ اونکی طلب مین کیا تھا اوسکے ہمراہ مجھکو بھیجے غرضکہ وہ سب تحفے اوس وکیل خجستہ نے
میرے پیش کیے اور مینے انھین دنون مرتضی خان کو واسطے فتح کرنے قلعہ کانگڑے کے کہ کوہستان پنجاب مین ہی اور مثل اوسکے
اور قلعہ محکم اور مضبوط کم بتاتے ہین رخصت کیا جس دن سے کہ آوازہ اسلام کا ہندوستان مین بلند ہوا ہی آج تک کسی بادشاہ نے
اوسے فتح نہین پائی میرے والد بزرگوار کے وقت مین ایکبار لشکر پنجاب اس قلعے کے محاصرے پر مقرر ہوا تھا لیکن بضرورت ایک اور
بڑی لڑائی کے وہ لشکر کہ مشغول محاصرہ تھا اوس طرف بھیجا اور قلعہ فتح ہونے سے رہگیا اور وقت رخصت کے مینے فیل خاص مرتضی خان
کو عنایت کیا اور راجہ سورج مل کو کہ پوتہ راجہ باسو کا ہی چونکہ ملک اوسکا نزدیک اس قلعہ کے تھا اسواسطے اوسکو قلعہ کی نگہبانی
کے واسطے مامور کیا اور پانصدی ذات و سوار اوسکے منصب پر اضافہ فرمائے اور راجہ سورج سنگہ نے اپنی جاگیر سے آکر ملازمت
حاصل کی تین سو اشرفیان نذر کین ستر ہوین کو نذر مرزا رستم علی کی دو خنجر مرصع اور ایک تسبیح دانہ موتیون کی اور چند کشتیان پارچون
کی اور ایک ہاتھی اور چار عراقی گھوڑے مقبول ہوئے باقی سامان نذر اوسیکو پھیر دیا اور اوسی تاریخ پیشکش اعتقاد خان کی قیمتی [illegible]
ہزار روپیہ کی مقبول ہوئی اور منصب اعتقاد خان پر کہ ہفت صدی ذات اور دو سو سوار تھا آٹھ سو ذات اور تین سو سوار اضافہ کیے
کہ اصل و اضافہ پندرہ سو ذات اور پانسو سوار ہوئے خسرو بی اوزبک کہ بزمرہ سپاہیان نامی تھا بعارضہ دست کے مرگیا
اور صبح آٹھوین کو کہ یوم پنجشنبہ تھا ڈیڑھ پہر دن رہے شرف آفتاب ہوا مینے خوشی سے تخت پر جلوس فرمایا اور اراکین دولت
تسلیمات و کورنش مبارکبادی کی بجا لائے پہر رات رہے طرف چشمہ نور کے سیر گیا اور وہان نذر مہابت خان کو کہ بموجب حکم
مع جواہر نفیس و مرصع آلات و پارچہ ریشمی وغیرہ کے کہ خاطر خواہ مرتب کیا تھا دیکھا اون سب مین ایک کھپوا مرصع کہ بموجب عرض
اوسکے زرگران سرکار نے طیار کیا تھا از روے قیمت ویسا ہیچ سرکار مادولت کے نہ تھا تخمیناً قیمت ایک لاکھ روپیہ ہوا اور باقی جواہر
اور اجناس ایک لاکھ اڑتیس ہزار کا فی الحقیقت کہ سامان بہت نادر تھا مصطفی خان ایلچی پادشاہ ایران کو دس ہزار روپیہ عنایت کیا
اور اکیسوین کو خلعت بدست عبد الغفور کے پندرہ آدمیون کو امراے دکن کے بھیجا اور راجہ بکرماجیت نے طرف جاگیر اپنی کے رخصت
پائی و پرم نرم خاصہ اوسکو مرحمت ہوا اور اسی ایام مین خنجر مرصع مصطفی بیگ ایلچی کو عنایت کیا اور اوپر منصب ہوشنگ پسر
اسلام خان کے کہ ہزاری ذات اور پانسو سوار تھا پانصدی ذات اور دو سو سوار اضافہ کیے تیئسوین کو ابراہیم خان صوبہ دار
ولایت بہار کا ہوا اور ظفر خان کو حکم ہوا کہ متوجہ درگاہ مادولت ہو اور اوپر منصب ابراہیم خان کے کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا تھا

مینے پانصدی ذات اور ہزار سوار زیادہ کیے اور اسی روز سیف خان طرف جاگیر کے رخصت ہوا اور حاجی بی اوزبک نے ساتھ خطاب اوزبک خان کے سربلندی پاکے جاگیر کی رخصت حاصل کی اور بہادر الملک شعینہ لشکر دکن نے کہ منصب دو ہزاری اور پانصدی ذات اور دو ہزار و یک صد سوار کا رکھتا تھا باضافہ پانصدی ذات اور دو صد سوار کے ممتاز ہوا اور منصب خواجہ تقی کے کہ ہشتصدی ذات و یکصد و ہشتاد سوار کا تھا دو سو علاوہ اوسکے اضافہ ہوے اور شیخ عبد الکریم کو اور منصب سلام اللہ عرب کے دو سو سوار اضافہ مقرر ہوا کہ سب پندرہ سو ذات اور ہزار سوار ہوے خاصہ گھوڑون سے گھوڑا سیاہ ابلق کہ دارا ے ایران نے بھیجے تھے مہابت خان کو عنایت کیا آخر روز پنجشنبہ کو دولت سراے خورم مین تشریف لیجا کر پہر رات تک وہان مقام فرمایا پیشکش دوبارہ اوسکی اوسوقت نذر سے گذری روز اول کو کہ ملازمت حاصل کی تھی ایک قطعہ لعل مشہور رانا کا کہ وقت ملاقات کے اوسنے دیا تھا قیمتی ساٹھ ہزار روپیہ کا نذر کیا مگر جیسا کہ تعریف کرتے تھے نہ تھا وزن اس لعل کا آٹھ ٹانک تھا اور سابق راے بالدیو کہ سردار قبیلہ رٹھور اور نامی راجاؤن ہندستان سے تھا اسکا مالک تھا پھر اوسکے بیٹے چندرسین کے پاس آیا اور اوسنے پریشان حالی مین رانا اودیسنگھ کے ہاتھ بیچا اور اوس سے رانا پرتاب کو ملا اور رانا پرتاب سے اس رانا امرسنگھ کے پاس آیا جو اونکے یہان اس سے اچھا تحفہ اور نتھا اسواسطے اوسنے مع اپنے بہت ہاتیون کے وقت ملاقات شاہزادہ خورم کے نذر کیا اور مینے حکم کیا کہ اوسپر یہ لکھدین کہ رانا امرسنگھ نے ملاقات کے وقت یہ شاہزادہ خورم کے نذر کیا ہی اور کئی چیزین بھی اوس روز بابا خورم کی پیشکش سے مینے پسند کین منجملہ اونکے ایک صندوقچہ بلوری فرنگستانی تھا نہایت تکلف کا بنا ہوا اور چند قطعہ زمرد کے اور تین انگوٹھیان اور چار گھوڑے عراقی اور چند متفرقات چیزین کہ قیمت اون سب کی اسی ہزار روپیہ تھی اور اس مرتبہ کہ مین اوسکے گھر مین گیا بہت پیشکش آراستہ کی تھی تخمیناً اسباب چار پانچ لاکھ روپیہ کا مینے سب سامان دیکھکر اون سب مین سے قریب ایک لاکھ روپیہ کا لے لیا اور باقی اوسیکو مرحمت کیا اور اٹھائیسوین تاریخ کو اور منصب خواجہ جہان کے کہ سہ ہزاری ذات اور اٹھارہ سو سوار کا تھا پانصدی ذات اور چار سو سوار اور زیادہ کیے مینے اور ابراہیم خان کو اسپ و خلعت اور خنجر مرصع اور نقارہ مرحمت کیا اور صوبہ بہار کیطرف رخصت فرمایا اور خدمت مین عرض کی کہ پہلے خواجہ حاجی محمد کے متعلق تھے بعد اوسکی وفات کے مخلص خان کو کہ میرا معتمد تھا عنایت ہوئی اور تین سو سوار منصب دلاور خان پر زیادہ کیے کہ کل ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاوے اور جو قاعدت رخصت کنور کرن کی نزدیک آگئی تھی اور منظور تھا مجکو کہ اوسکو نشانہ اندازی اپنی بندوق کی دکھلاؤن مین اسی درمیان مین قراولون نے ایک شیرنی کی خبر دی حالانکہ مین سوا شیر کے نہین مارتا ہون مگر اس خیال سے کہ اوسکے جانے تک شاید اور شیر نہ ملے اوسکا کیطرف متوجہ ہوا مین اور کرن سے پوچھا کہ گولی کہان مارون کہ وہین لگے گی جب قریب شیرنی کے گیا مین تو ہوا تیز چلنے لگی اور ہتھنی سواری کی شیرنی سے گھبرانے لگی لیکن مینے کہکر شیرنی کی آنکھ پر گولی ماری اللہ تعالی نے اپنے کرم سے اوس ہندوزادے کے روبرو میری عزت رکھی کہ اوسکی آنکھ ہی مین گولی لگی اور شیرنی رہ گئی کرن نے اوسی روز مجسے بندوق خاصہ طلب کی مینے رومی خاص بندوق اوسکو عنایت کی اور جو ابراہیم خان کو رخصت کے وقت ہاتھی نہ دیا تھا اوس وقت خاصہ ہاتھی اوسکو عنایت کیا اور ایک ہاتھی بہادر الملک کو اور دو سراپا شادمان خان کو مرحمت فرماکر اون کے پاس روانہ کیا اور بارہ اردی بہشت کی آٹھوین کو مجلس وزن قمری کی آراستہ ہوئی اور مینے آپ کو چاندی وغیرہ مین تول کر غربا کو وہ تقسیم کردیا اور نوازش خان کو اوسکی جاگیر کیطرف کہ صوبہ مالوہ مین تھی رخصت کیا اور انھین دنون ایک ہاتھی خواجہ ابو الحسن کو عنایت کیا اور نوین تاریخ خان اعظم خان کو کہ آگرے مین گوالیار سے حسب الطلب میر لائے تھے سامنے لائے باوجودیکہ اوس سے تقصیرین بہت ایسی ہوئی تھین کہ جو کچھ اوسے سزا دیتا حق بجانب میرے تھا لیکن اوسکے روبرو ہوتے ہی آثار شرمندگی مجھ مین ظاہر ہوے اور سب قصور اوسکے مینے بخشدیے اور شال کہ میری کمر سے بندھی

تھی اوسکو عنایت کی اور کنور کرن کو ایک لاکھ روپیہ عنایت کیا راجہ سورج سنگہ نے اوسی روز ایک ہاتھی ران راوت نام کہ نامی ہاتھی تھا
نذر کیا پیشکش بہت نادر تھی داخل فیلخانہ کیا اور دسوین تاریخ پیشکش خواجہ جہان کی کہ آگرے مین اپنے بیٹے کے ہاتھ بھجوائی تھی نظر
اشرف سے گذری اوسمین ہر طرح کی چیزین تھین قیمت اون سب کی چالیس ہزار روپیہ ہوئی اور بارھوین کو پیشکش خانخانان
کی ملاحظے سے گذری اوسمین پانچ گھوڑے اور دو شتر اور چند تازی کتے اور کئی جانور شکاری تھے اور اسی روز سات ہاتھی اور
راجہ سورج سنگہ نے پیش کیے اور سب داخل فیلخانہ خاص ہوے تحیر خان کہ بعد اسکے ملازمت مین چار مہینے تک رہا اوس روز رخصت ہوا
بیتے معرفت اوسکی چند باتین عادل خان کو کہلا بھیجین اور نفع و نقصان دوستی اور دشمنی کے بخوبی سمجھا کر رخصت کیا کہ اچھی طرح
عادل خان کے دل نشین کردے کہ وہ راہ دولت خواہی او فرمانبرداری اختیار کرلے اور اوسکی رخصت کے وقت مینے عادل خان کو بھی
چند چیزین بھیجین غرضکہ ان تھوڑے دنون مین خاص سرکار اور اکثر شہزادون اور امرا کیطرف سے لہ حسب الحکم میرے اونھون نے
عادلخان کو بھیجا ہی قریب ایک لاکھ روپیہ کے حساب ہوا اور چودھوین کو منصب اور بدلا خدمت فرزند خورم کا غور کیا منصب اوسکا
بارہ ہزاری ذات اور چھہ ہزار سوار کا تھا اور منصب اوسکے بھائی کا پندرہ ہزاری ذات اور آٹھہ ہزار سوار کا سو مینے حکم دیا کہ
منصب اوسکا برابر منصب پرویز کے اعتبار کرکے جو کچھہ اوس سے زیادہ ہوا اوسکو بصیغہ انعام اس خدمت کے بطریق اضافہ جاری
رکھین اور ہاتھی خاصہ گنج نام مع سامان قیمتی بارہ ہزار روپیہ کا اوسکو مرحمت کیا مینے اور سولوین تاریخ ایک ہاتھی مہابت خان کو
عنایت ہوا سترہوین کو منصب راجہ سورج سنگہ پر کہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا ایکہزار اور اضافہ کرکے منصب پنجہزاری سے
سربلند کیا اور حسب التماس عبد اللہ خان کے منصب خواجہ عبد اللطیف پر کہ پانصدی ذات اور دو سو سوار کا تھا مینے حکم کیا کہ اب منصب
اوسکا ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہو اور عبد اللہ خان پسر خان اعظم کو کہ قلعہ رنتنبور مین مقید تھا بالتماس اوسکے باپ کے مینے
اوسکو بلوایا جب وہ در دولت پر آیا تو بیڑی اوسکے پانو کی نکلوا کر اوسکو نزدیک اوسکے باپ کے بھجوا دیا اور چوبیسوین کو ایک ہاتھی
فوج سنگار نام راجہ سورج سنگہ نے نذر کیا اگرچہ یہ ہاتھی بھی خوب ہی اور فیلخانہ خاص مین داخل ہوا لیکن اگلے ہاتھی کے برابر
نہین کہ وہ نوادرات زمانہ سے ہے قیمت اوسکی بیس ہزار روپیہ ہوئے ہین اور چھبیسوین کو منصب بدیع الزمان ولد مرزا شاہرخ کا
کہ سات سو ذات اور پانسو سوار کا تھا دو صدی ذات اور اضافہ مینے اوسپر کیا اور سیدان خواجہ زین الدین کہ نقشبندی خواجہ زادون
سے ہی ماوراء النہر سے آکر ملازمت کی اور اٹھارہ گھوڑے نذر کیے اور چونکہ قزلباش خان کمکی صوبہ گجرات کا بے رخصت وہان سے
صوبہ سے حاضر درگاہ ہوا تھا اسواسطے مینے حکم کیا کہ ایک شخص یکون مین کا اوسکو قید کرکے پھر نزدیک صاحب صوبہ گجرات کے
لیجاوے تا پھر اور لوگ ایسی ہوس نکرین اور منصب مبارک خان سزاولی پر مینے پانصدی ذات اضافہ کیے کہ کل ڈیڑھ
ہزاری ذات اور سات سو سوار کا ہو جاوے اور اٹھائیسوین تاریخ ایک لاکھ روپیہ خان اعظم کو مینے مرحمت کیا اور حکم کیا کہ پرگنہ دا شسنہ
اور پرگنہ کاسنہ کا کہ موافق پنجہزاری ذات کے ہوتا ہے اوسکی جاگیر مین مقرر ہو اور آخر اسی ماہ مین جہانگیر قلیخان کو مع اوسکے
عزیزون اور برادرون کے صوبہ الہ آباد کیطرف کہ اوسکی جاگیر مین مقرر تھا مینے رخصت کیا اور اسی مجلس مین بیس گھوڑے اور
ایک قبا پرم نرم کی خاصہ اور بارہ ہرن اور دس تازی کتے کرن کو مرحمت ہوے پھر دوسرے دن کہ خورداد مہینہ کا تھا چالیس
گھوڑے اور دوسری تاریخ مین اکتالیس گھوڑے اور تیسری تاریخ مین بیس گھوڑے کہ سب تین دن مین ایک سو ایک ہوے کنور کرن کو مرحمت
ہوے اور عوض مین فوج سنگار کے ایک ہاتھی خاص ہاتھی خانہ سے قیمتی دس ہزار روپیہ کا راجہ سورج سنگہ کو مرحمت ہوا اور پانچوین تاریخ
دس چیرے اور دس قبائین اور دس پٹکے کرن کو عنایت کیے اور چھٹوین کو ایک ہاتھی اوسکو دیا اور انھین دنون کشمیر کے اخبار نویس

نے لکھا کہ ملا گدائی نام ایک درویش کہ چالیس برس سے یہان ایک خانقاہ مین بیٹھا تھا دو سال قبل اپنی وفات کے صاحب مکان اوس خانقاہ سے اپنی قبر کی جگہ مانگی تھی اور اونھون نے حسب الطلب اوسکے خانقاہ مین ایک جگہ قبر کی دی تھی جب دن وفات کے قریب آئے تو اوسنے دوستون سے کہا کہ مجھکو حکم ہوا ہی کہ جو امانت میرے پاس ہے اوسکے سپرد کرکے طرف عالم آخرت کے روانہ ہون دوستون نے یہ سنکر تعجب سے خندہ کیا اور کہا کہ انبیا علیہم السلام کو اپنی موت پر اطلاع نہین تو یہ بات کس طرح کہتا ہے اوسنے پھر یہی کہا کہ مجھکو یون ہی حکم ہوا ہے پھر وہان کے ایک قاضی زادے سے کہ اوسکا معتقد تھا کہا کہ میرا قرآن سات سو تنکہ کا مال ہی اسیقدر مین اوسکو ہدیہ کرکے میری تجہیز و تکفین مین صرف کرنا اور جب کہ اذان جمعہ سُننا تو میری خبر لینا اور یہ سب باتین جمعرات کو کہین تھین پھر سب اسباب اپنے حجرے کا دوستون اور مریدون کو بانٹ دیا اور اوسیدن عصر کو حمام مین نہا کر لباس بدلا دوسرے دن قاضی زادہ مذکور پہلی نماز جمعہ سے خانقاہ مین تحقیق احوال کو اوسکے آیا دیکھا کہ دروازہ حجرے کا بند ہی اور ایک مرید اوسیر بیٹھا ہی خادم سے جب حال پوچھا تو اوسنے کہا کہ ملا نے حکم کیا ہی جب تک یہ دروازہ خود بخود نہ کھلی وے اندر نہ آنا پھر ایک گھڑی گذری کہ وہ دروازہ کھل گیا اور قاضی زادہ مع خادم اندر گیا دیکھا کہ ملا قبلہ رو دوزانو بیٹھا ہی اور جان جان آفرین کے سپرد کی ہے کیا خوش احوال ہین وہ لوگ کہ اس دنیا سے جو دامگاہ تعلقات ہی یون آزادانہ چلے جاتے ہین اور منصب کرمسین راٹھور پر دو صدی ذات اور پچاس سوار اضافہ کیے کہ کل منصب اوسکا ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہو جاوے گیارہوین تاریخ پیشکش لشکر خان کی کہ تین شتر ولایتی اور بیس شکاری کتے تھے ملا خطے سے گذری بارہوین کو ایک خنجر مرصع اعتبار خان کو مرحمت کیا اور کرن کو ایک کلغی دو ہزار روپے کی عنایت کی چودہوین تاریخ پسر بلبہدر رائے کو خلعت دیکر دکن کیطرف رخصت کیا اور جمعہ کی شب مین پندرہوین تاریخ ایک عجیب امر واقع ہوا مدہین اوس رات کو لشکر مین تھا خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ کشن سنگہ بھائی سورج سنگہ کا گوبند داس سے کہ جو وکیل راجہ باسو کا تھا بسبب مارے جانے اپنے بھتیجے گوپال داس نام کے کہ کچھ دنون پہلے گوبند داس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا دلتنگ رہا کرتا تھا اور قصہ مارے جانے کا طویل ہی غرضکہ کشن سنگہ کو امید تھی کہ گوپالداس جو حقیقت مین راجہ کا بھی بھتیجا ہی عوض اوسکے خون کا گوبند داس سے لیگا لیکن راجہ بسبب ہوشیاری اور کاربراری گوبند داس کے طلب قصاص سے تغافل کرتا تھا کشن سنگہ نے جب راجہ کی یہ بے پروائی دیکھی تو خود اپنے بھتیجے کے قصاص لینے پر کمر باندھی اور مدت تک اسی تاک مین رہا یہان تک کہ اوس رات اپنے لوگون کو جمع کرکے اس مقدمے کا اظہار کیا کہ مین آج گوبند داس کے مارنے کو جاتا ہون آگے جو کچھ ہو اور یہ نہ سوچا کہ اس مین راجہ کو بھی ضرر پہونچے گا اور راجہ اس حال سے بیخبر تھا پھر قریب صبح صادق کے ہمراہ اپنے بھتیجے کرن سنگہ اور دوسرے ہمراہیون کے جاکر دروازے پر راجہ کی حویلی کے پہونچا اور وہان سے اپنے چند لوگ معتبر گوبند داس کے مکان پر کہ قریب راجہ کے مکان کے تھا روانہ کیے اور خود دروازے پر کھڑا رہا وہ لوگ جب گوبنداس کے مکان پر گئے تو پہرے والون کو اونھون نے قتل کیا اور اوس شور سے گوبنداس جاگ پڑا اور گھبرا کر تلوار لیے ہوئے گھر کے ایک طرف سے باہر آیا کہ اپنے پہرے والون کی مدد کرے اور وہ لوگ جب پہرے والون کے قتل سے فارغ ہوے تو گوبنداس کو ڈھونڈھنے لگے اور بمجرد اوسکے دیکھنے کے اوسکا کام تمام کیا اور قبل اس سے کہ گوبنداس کے مارے جانیکی خبر کشن داس کو محقق ہو کشن سنگہ گھبرا کر گھوڑے سے اوتر پڑا اور احاطے کے اندر چلا ہر چند اوسکے لوگون نے منع کیا کہ اسوقت پیادہ ہونا مناسب نہین لیکن اوسنے نمانا اگر توقف کرتا تو دشمن کے مارے جانے کی خبر سنکر اوسیطرح سوار صحیح و سالم پھر آتا لیکن تقدیر مین چونکہ اوسکی موت لکھی تھی پیادہ اندر گیا اور اوس شور سے راجہ بھی جاگ پڑا اور برہنہ تلوار لیے ہوے اپنے دندانے پر اندر سے آکر کھڑا ہو گیا تھا اور لوگ ہر طرف سے وہ شور سنکر ننگی تلوارین لیے جمع ہوتے تھے اور چند پیادون نے کشن سنگہ کو گھیر لیا وہ تھوڑی اور راجہ کے لوگ بہت تھے ایک ایک کے دس دس مقابل ہو گئے اور جب کشن سنگہ اور

عقد نو عجیب و غریب ملا لائق دید و شنید

خانہ جنگی راجہ کی لشکر میں

کرن سنگھ پیادہ راجہ کے مکان کے قریب پہونچے تو لوگون نے اپر حملہ کرکے دونون کو مار ڈالا کشن سنگھ کے سات زخم اور کرن کے
نو زخم آئے اور چھیاسٹھ آدمی دونون طرف کے مارے گئے راجہ کے تیس اور کشن کے چھتیس جب آفتاب نکلا تو سب مین یہ قصہ مشہور
ہوا اور راجہ نے اپنے بھائی اور ایک بھتیجے اور ایسے نوکر کو کہ زیادہ عزیز جان سے اوسکو تھا کشتہ پایا اور باقی گرد پڑے ہوئے مقدمہ تقدیر
سے حیران ہوکر اپنے گھر کو گیا یہ خبر مجکو لشکر مین پہونچی مینے لاشون کے جلانے کا حکم موافق اونکے طریق کے دیا اور تحقیق مقدمہ کے
آخر جسطرح کہ تحریر ہوا ظاہر ہوا آٹھوین تاریخ میران صدر جہان نے اپنے وطن سے آکر ملازمت حاصل کی ایک سو مہرین نذر کین اور راجہ
سورج سنگھ خدمت دکن پر رخصت ہوا ایک جوڑی موتی واسطے اوسکے کان کے اور پرم نرم خاصہ مینے اوسکو مرحمت کیا اور خانجہان کو
بھی ایک جوڑی موتی بھیجی اور چھبیسوین کو منصب اعتبار خان پر چھ سو سوار زیادہ کرکے کل پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار کردیا اور اوسیدن
کرن اپنی جاگیر کیطرف رخصت ہوا گھوڑا اور ہاتھی خاصہ مع خلعت اور ہار موتیون کے کہ پچاس ہزار روپیہ قیمت کا تھا اور خنجر مرصع دو ہزار
کی لاگت کا اوسکو مینے مرحمت کیا جس روز سے کہ وہ آیا تھا اور رخصت تک نقد وجنس اور جواہر اور جڑاو ہتھیارون سے جو کچھ اوسکو
عنایت ہوا دو لاکھ روپیہ اور ایکسو دس گھوڑے اور پانچ ہاتھی ہوئے سوا اوسکے کہ فرزند خورم نے چندبار اوسکو دیا ہے اور مبارک خان
سزاولی کو گھوڑا اور ہاتھی دیکر اوسکے ہمراہ مقرر کیا اور کچھہ زبانی باتین رانا کو کہلا بھیجین اور راجہ سورج سنگھ نے بھی بوعدہ دو ماہ کے اپنے
وطن کی رخصت حاصل کی ستائیسوین کو پاینده خان مغل نے کہ امرای قدیم اس سلطنت سے تھا انتقال کیا اور آخر اس ماہ مین خبر
آئی کہ سلطان ایران نے اپنے بڑے بیٹے مرزا صفی کو مروا ڈالا یہ خبر باعث کمال حیرانی کی ہوئی بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ اوس نے
بہبود غلام کو حکم کیا کہ صفی مرزا کو قتل کر غلام نے وقت موقع کا دیکھکر فجر کو نوین محرم کی سنہ ایکہزار چوبیس مین شہزادے کو کہ حمام سے
نکلکر گھر کو جاتا تھا غلام مذکور نے دو تلوارون مین اوسکا کام تمام کیا اور بہت دیر تک اوسکی لاش خاک وخون مین پڑی رہی آخر
شیخ بہاوالدین محمد نام ایک بزرگ نے کہ درمیان اوس ملک کے ولایت مین مشہور تھا اور معتقد عنایات بادشاہی کا اجازت لاش
اوٹھانیکی بادشاہ سے لیکر اوسکے بزرگون کے قبرستان مین دفن کیا ہر چند مینے ایران کے آنے والون سے اسکا باعث تحقیق کیا
کسی نے ایسی بات نکہی کہ جس سے تسلی خاطر کی ہو اسواسطے کہ فرزند کے قتل کو بڑا سبب چاہیے کہ رفع اسکی بدنامی کا کرے اور پہلی تاریخ
تیرماہ کو ایک ہاتھی رنجیت نام مع سامان مرزا رستم کو مرحمت ہوا اور سید علی بارہہ کو بھی ایک ہاتھی عنایت کیا اور میر حسین داماد خواجہ
شمس الدین کو بخشی اور واقعہ نویس صوبہ بہار کا مینے کیا اور اوسیطرف رخصت فرمایا اور خواجہ عبداللطیف قوش بیگی کو ہاتھی اور خلعت
دیکر اوسکی جاگیر کیطرف رخصت کیا اور نوین ماہ مذکور کو شمشیر مرصع واسطے خان دوران کے اور خنجر واسطے الہداد ولد جلالہ افغان
کے بھیجا گیا اور تیرھوین کو مجلس عید آب پاشی کی منعقد ہوئی بندگان درگاہ نے آپس مین گلاب چھڑک کر خوشیان کین ستروین
کو امانت خان طرف بندر کھنبایت مین معین ہوا چونکہ مقرب خان ارادہ آنے درگاہ کا رکھتا تھا اسواسطے اوسکو بندر مذکور سے
تغیر کیا اور اوسیدن خنجر مرصع فرزند پرویز کو بھیجا اٹھارھوین کو پیشکش خانخانان کی ملاحظے سے گذری ہر طرح کی چیزین آراستہ کین تھی
تین لعل اور ایک سو ایک موتی اور سو یاقوت اور دو جڑاو خنجر اور ایک کلغی مرصع یاقوت اور موتیون سے آراستہ اور ایک جڑاو صراحی اور
مرصع تلوار اور ترکش مخملی بندباز و مرصع کا اور ایک انگوٹھی الماس کی قریب لاکھہ روپیہ قیمت کے کہ یہ سب سوا تھا اون اور جڑاو ہتھیارون
سے اور جواہر اور پارچون کے جو دکن اور کرناٹک سے حاصل کی تھی کہ ہر قسم کے زر دار اور سادہ اوس مین تھے اور پندرہ ہاتھی اور
ایک گھوڑا کہ بال اوسکی زمین تک تھی اور پیشکش مین شاہنواز خان کی بھی پانچ ہاتھی تھے اور تین سو پارچہ ہر قسم کے ملاحظے سے گذرے
اور مینے ہوشنگ کو خطاب اکرم خان سے سرفراز کیا اور ایک روز افریدون نام راجہ زادہ صوبہ بہار کا کہ طفلی سے حاضر حضور رہا کرتا تھا

مینے اوسکو مشرف باسلام کیا اور باوجودیکہ اوسکا باپ سنگرام بسبب برخلافی کے میری سپاہ کے ہات سے مارا گیا تھا لیکن مینے
اوس نوجوان نومسلمان کو اوسکے باپ کی جگہ راجہ کرکے وہی ملک اوسکو دیدیا اور ہاتھی دیکرا و دہر رخصت فرمایا پھر ایک ہاتھی جہانگیر قلیخان
کو مرحمت ہوا کہ اوسکے پاس بھیجا جاوے چوبیسوین کو جگت سنگہ پسر کنور کرن نے کہ بارہ سال کا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور عرضداشت
اپنی دادا رانا امرسنگہ اور اپنے باپ کے حضور مین گذرانی اکثر آثار اصالت اور امیر زادگی کے اوسکے چہرے سے ظاہر تھے مین نے
خلعت اور دلجوئی سے اوسکے دل کو بہت خوش کیا اور مرزا عیسے ترخان کے منصب پر دوصدی ذات اضافہ کی کہ کل بارہ صدی
ذات اور تین سو سوار کا ہوجاوے اور آخر اسی ماہ مین شیخ حسین روہیلہ کو خطاب بہادر خانی سے سرفراز کیا اور بعد تعین ایام
رخصت جاگیر پر جانے کی اجازت دی اور مرزا اشرف الدین حسین کاشغری کے قریبون کو کہ انھین دنون آستان بوسی سے شاد کام
ہوے تھے دس ہزار روپے عنایت کیے اور پانچوین امرداد کو منصب راجہ تہمل پر کہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا تہا پانصدی
ذات اور ایک سو سوار مینے اضافہ کیے ساتوین تاریخ کیشو ماروے کہ سرکار اوڑیسہ مین جاگیر رکھتا تھا اور بواسطہ شکوہ صاحب صوبہ وہان
سے طلب کیا گیا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور چار ہاتھی پیشکش کیے چونکہ ان دنون محکوخانخانان کے فرزند کے دیکھنے کا شوق کمال
تھا اور واسطے تحقیق حالات دکن کے ایکبار آنا اوسکا ضروری تھا اسواسطے مینے اوسکو طلب فرمایا تھا شنبہ آٹھوین ماہ مذکور کو سعادت
ملازمت سے شرفیاب ہوا ایکہزار اشرفی اور ایکہزار روپے نذر کیے اور چار لعل بیس موتی ایک زمرد اور ایک پھول کٹارہ چالیس ہزار
روپے کا پیشکش کیا اور شب یکشنبہ کہ عرس خواجہ بزرگوار کا تھا اسواسطے مین روضہ مبارک مین آکر نصف شب تک وہان رہا صوفیون
کو وہان حال آیا مینے فقرا اور خادمون کو اپنے ہاتھ سے چھ ہزار روپے نقد اور سو کرتے تقسیم کیے اور ستر تسبیح مروارید اور مرجان
اور کہربا کی فقرا کو دین اور راجہ مانسنگہ کے پوتے مہاسنگہ کو خطاب راجگی سے سرفراز کرکے نقارہ اور نشان عنایت کیا سولوین کو ایک
گھوڑا عراقی خاصہ اور ایک گھوڑا دوسرا مہابت خان کو مرحمت کیا اونیسوین کو ہاتھی خان اعظم کو عنایت ہوا اور منصب کیشو داس مارو
پر کہ دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا تھا دو سو سوار اضافہ ہوے اور خلعت سے سرفراز ہوا اور خواجہ عاقل کے منصب پر کہ بارہ صدی
ذات اور چھ سو سوار کا تھا دوصدی ذات و سوار اور اضافہ کیے بائیسوین کو مرزا راجہ بہاو سنگہ نے طرف اپنے وطن آنبیر کے رخصت
پائی اور مینے جامہ پھوپ کشمیری خاصہ اوسکو مرحمت کیا احمد بیگ خان نے کہ رنتنبھور مین محبوس تھا آکر ملازمت حاصل کی مینے اوسکی
بلحاظ اگلی خدمتون کے عفو فرمایا اور مقرب خان نے بھی صوبہ گجرات سے آکر شرافت آستان بوس حاصل کی ایک کلغی اور ایک تختی مرصع
نذر کی پھر مینے منصب سلام اللہ عرب پر پانصدی ذات و سوار اضافہ کیے کہ سب دوہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا ہوجاوے
اور اول ماہ شہریور مین منصبون پر اون لوگون کے جو خدمت دکن پر جاتے تھے اسطرح اضافہ کیا مینے منصب مبارز خان پر تین
سو سوار کہ کل ہزاری ذات و سوار کا ہوجاوے اور ناہر خان کو اسیقدر اضافہ سے سرفراز کیا اور دلاور خان کا بھی اضافہ تین سو
سوار کا فرماکر کل ڈھائی ہزاری ذات و سوار کا مقرر کیا اور منگلی خان کے دو سو سوار اضافہ کرکے ڈیڑھ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا اور
گردہر پسر رایسال ہشتصدی ذات و سوار سے ممتاز ہوا اور الف خان قیام خان اسیقدر منصب پر اصل و اضافہ سے سربلند
ہوا یادگار حسین ہفتصدی ذات اور پانسو سوار سے ممتاز ہوا اور کمال الدین خان پسر شیر خان کو بھی اسیقدر منصب سے عزت بخشی اور ڈیڑھ سو
سوار سید عبداللہ بارہہ کے منصب پر زیادہ کیے کہ کل ہفتصدی ذات اور تین سو سوار کا ہو پھر ایک اشرفی نورجہان نے چھ ہزار
چار سو روپیہ کے مصطفےٰ خان بیگ وکیل ایران کو مرحمت کیے اور پانچ چیتے شکاری قاسم خان حاکم بنگالہ کو مرحمت کیے اور مرزا مراد
ابن مرزا رستم کا بارھوین اسی ماہ کو خطاب التفات خانی سے سرفراز ہوا سولوین شب کہ مطابق شب برات کے تھی چار دفعہ

تال راما ساگر کے خوب روشنی کرا کر اوسکے تماشے کو گیا مین چراغون کا عکس پانی مین عجیب کیفیت دکھاتا تھا زائد نصف شب بیگمات کے
ہمراہ بیگمات کے وہان رہا مین سترھوین تاریخ مرزا جمال الدین حسین نے کہ وکیل ہو کر بیجاپور گیا تھا آکر ملازمت حاصل کی یادگاری
تین کہ اون مین ایک عقیق یمنی نہایت سیراب کی تھین نگین ایسا عقیق کمیاب ہے عادل خان بیجاپوری نے سید کبیر نام ایک شخص کو اپنی طرف
سے ہمراہ میر مذکور کے بھیجا تھا اور چند ہاتھی مع سامان طلائی اور نقرئی اور عربی گھوڑے اور جڑاؤ ہتھیار اور جواہرات اور کپڑے اور
فروش اوس طرف کے بنے ہوئے ہمراہ اوسکے بطریق پیشکش بھیجے تھے وہ سب میرے ملاحظے سے گذرے اور عید گذشت اوسکی
مینے دیکھی پھر اوسی دن مجلس وزن شمسی کی منعقد ہوئی اور چھبیسوین کو مصطفی بیگ وکیل نے رخصت پائی مدت حضوری مین جو
جو کچھ کہ مرحمت ہوا تھا اوسکے سوا بیس ہزار روپیہ نقد اور خلعت مینے اوسکو عنایت کیا اور جواب مین شاہ ایران کے ایک محبت
نامہ کمال دوستی کا لکھا چوتھی ماہ مہر کو منصب میر جمال الدین حسین کا کہ دوہزاری ذات اور پانسو سوار کا تھا چار ہزاری ذات اور دو
ہزار سوار کا مینے مقرر فرمایا پانچوین کو مہابت خان کہ ہمراہ خانجہان خان کے خدمت دکن پر مقرر ہوا تھا بواسطہ ملاحظہ ساعت مقررہ
سفر کے کہ آگئی تھی رخصت ہوا اور خلعت و خنجر اور پھول کٹارہ اور شمشیر خاص اور ہاتھی سے سربلند ہوا نوین کو خانجہان خان رخصت
ہوا اوسکو خلعت اور نادری خاصہ اور اسپ راہوار مع زین اور فیل خاصہ اور شمشیر خاصہ مینے عنایت کی اور اوسی روز حکم دیا
کہ سترہ سو سوارون کو ہمراہیان مہابت خان سے تنخواہ دو اسپہ اور سہ اسپہ کی دیجاوے وہ سب لوگ کہ اس بار خدمت دکن پر
مقرر ہوے تین سو تیس منصبدار اور تین ہزاری کے اور ساتھ سوار او یماق کے اور تین ہزار افغان دلہ زاک تھے یہ کل تین ہزار سوار
ہوے کہ ساتھ بتیس لاکھ روپیہ خزانہ اور توپ خانہ جنگی آراستہ اور جنگی ہاتھیون کے خدمت مذکور پر روانہ ہوے اور منصب سربلند راے
پر پانصدی ذات اور دو سو ساٹھ سوار مینے زیادہ کیے کہ کل دوہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ہوا اور باجو بھتیجا قلیچ خان کا
منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور منصب راجہ کشن داس پر بھی پانصدی ذات مینے اضافہ
کی اور حسب التماس خانجہان کے منصب شہباز خان لودی کا کہ مستعینان دکن سے ہے مع اصل و اضافہ دوہزاری ذات اور ہزار
سوار کا مقرر ہوا اور دو سو سوار وزیر خان کے منصب پر زیادہ کیے اور منصب سہراب خان پسر مرزا رستم کا ہزاری ذات اور چار سو
سوار کا مع اصل و اضافہ قرار پایا اور چودھوین اوسی ماہ کو اور ایکہزاری ذات اور پانسو سوار منصب میر جمال الدین حسین پر مینے
اضافہ کیے اور اوسکو منصب بزرگ پنجہزاری ذات اور ڈھائی ہزاری سوار سے سرفراز کیا اونیسوین تاریخ راجہ سورج سنگہ نے
مع اپنے پسر گجسنگہ کے کہ وطن گیا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور سو اشرفی اور ہزار روپے نذر کیے پھر مینے سید کبیر وکیل عادل خان
کو ایک اشرفی نورجہانی پانسو تولہ کی مرحمت کی تیسوین تاریخ نوے ہاتھی کہ قاسم خان نے فتح ولایت کوچ اور فتح مگھہ اور سید
رانا اے اوڑیسہ سے لیے تھے ملاحظہ سے گذرے اور داخل فیلخانہ خاص ہوے اور ارادت خان منصب میر سامانی اور
معتمد خان خدمت بخشیگری یکو ہزار اور محمد رضا جابری بخشیگری صوبہ پنجاب اور وہان کے اخبار نویسی پر مقرر ہوے اور سید کبیر کہ
عادل خان کیطرف واسطے درخواست عفو تقصیرات امرایان دکن کے اور ذمہ داری چھوٹ جانے قلعہ احمدنگر کے مع دیگر ملک نظام شاہی
کہ بعضے مفسدون کی خرابی سے قبضہ عاملان شاہی سے جاتا رہا تھا حاضر حضور ہوا تھا اس تاریخ مین رخصت ہوا اور خلعت اور ہاتھی
اور گھوڑا لیکر اپنے مقام کو گیا اور جو راجہ راج سنگہ کچھواہہ دکن مین مر گیا تھا اوسکے بیٹے رام داس کو منصب ہزاری اور چار سو
سوار سے سرفراز کیا اور چوتھی ماہ آبان مین سیف خان بارہہ کو نقارہ مرحمت ہوا اور اوسکے منصب پر تین سو سوار اضافہ کیے
کہ کل سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہوا اور اسی تاریخ راجہ مان کو کہ قلعہ گوالیار مین بند تھا بضمانت مرتضی خان کے

ہاتھی دیگر منصب اوسکا برقرار رکھا اور مہتمم قلعہ کانگڑے پر نزدیک خان مذکور کے روانہ کیا اور حسب التماس خان دوران کے صادق خان
کے منصب پر تین سو سوار بڑھا کر حکم کیا کہ کل ہزاری ذات اور سوار کا ہو اور مرزا عیسی ترخانی نے سنبل سے کہ اوسکی جاگیر مین تھا
آکر ملازمت حاصل کی اور سو اشرفیان نذر کین سولوین کو راجہ سورج سنگھ طرف خدمت دکن کے رخصت ہوا اور تین سو سوار اوسکے
منصب پر بڑھا کر کل پنجہزاری ذات اور تین ہزار تین سو سوار کا مقرر کیا اور وقت روانگی کے خلعت اور گھوڑا اوسکو عنایت ہوا اور
منصب مرزا عیسی کا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار کا مقرر کرکے خلعت اور ہاتھی مرحمت کیا اور دکن کیطرف
بھیجا اور انھین روزون مین خبر فوت چین قلیچ بدبخت کی عرضداشت جہانگیر قلی خان سے معلوم ہوئی بعد وفات قلیچ خان کے کہ
قدیمی امیر اس سلطنت کا تھا مینے اس نالائق کو بمقتضای عنایت امیر کیا تھا اور جونپور کا سا ضلع اوسکی جاگیر مین مقرر رکھا اور
اوسکے سب عزیز اور قریبون کو اوسکے ہمراہ فرمانبردار اوسکا کیا اوسکے بھائیون مین لاہوری نام ایک شخص تھا نہایت سعادتمند اور
شریر بھی مینے سنا کہ مخلوق الٰہی اوس سے کمال تکلیف مین ہین تو کئی پیکے روانہ کیے کہ اوسکو جونپور سے لے آوین جب حدی ہان پہونچے تو چین قلیچ نے اپنی کم
سے چاہا کہ اپنے اوس نالائق بھائی کو ہمراہ لیکر بھاگ جاوے و بنا براسکے سب منصب اور جاگیر اور دولت اور عزیزون کو چھوڑ کر چند لوگون کے ساتھ کچھ زر و جواہر
لیکر بھاگ گیا اور مینے یہ خبر سنکر کمال تعجب کیا اور وہ جس زمیندار کے پاس جاتا اوس سے کچھ لیکر مار ڈالتا یہانتک مینے سنا کہ وہ ملک جبہت مین گیا اور ہوا تفت
وہانکے چند زمیندار ویکے کچھ مدت وہان بسر کی جب جہانگیر قلیخان نے اوسکی یہ خبر سنی تو اپنے آدمی بھیجے کہ پکڑ لاوین ونھون نے جاکر اوسکو قید کر لیا اور چاہا کہ جہانگیر
قلیخان کے پاس لیے جاوین تب اپنے ہاتھون اپکو ہلاک کیا اوسکے ہمراہیون نے کہا اوسکو چندروز پہلے سے ایک بیماری ہوئی تھی اوس سے ہلاک ہوا ہے لیکن اوسکا خود
ہلاک ہونا بھی سنا گیا اسواسطے کہ اوسکو جہانگیر قلیخان کے پاس لیجاوین پھر اوسکی لاش کو اوسکے فرزند اور غلام الہ آباد مین لائے اور اکثر مال اوسکا ضائع ہوا
بیشک نمکحرامی کا یہی انجام خراب ہے ❀ از پس فتنہ کہ بود برامید ❀ زمین بود حق ولی النعم ❀ اور حسب التماس خاندوران کے منصب نادعلی میدانی پر کہ متعینان بنگش سے تھا دوسو
سوار بڑھا کر کل ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار مقرر کیے اور لشکر خان کے کہ دو ہزاری ذات اور نو سو سوار تھے سو سوار اضافہ کیے اور مقرب خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور
دو ہزار سوار کا منصب تھا اب پنجہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار کا مقرر کیا اور قیام نام پسر شاہ محمد قندہاری کہ امیرزادون
سے تھا اور خدمت قراولی کی رکھتا تھا خطاب خانی سے سرفراز کیا پانچوین ماہ آذر کو خنجر مرصع داراب خان کو عنایت کیا اور
راجہ سارنگ دیو کے ہمراہ خلعت واسطے امراء دکن کے بھیجا اور جو صفدر خان حاکم کشمیر کے بعضے مقدمات ناشایستہ مینے سنے
اسواسطے اوسکو حکومت سے معزول کرکے احمد بیگ خان کو بنظر اوسکی اگلی خدمتون کے حکومت کشمیر عنایت کی اور اوسکا منصب
ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا بحال رکھکر خنجر اور خلعت سے ممتاز کیا اور رخصت فرمایا اور اہتمام خان کے ہمراہ
مرتبہ اول واسطے قاسم خان کے کہ حاکم بنگالہ تھا روانہ کیے اور پیشکش کمی ولد افتخار خان کی کہ ایک ہاتھی اور چودہ ٹانگن تھے اور
کچھ فروش پندرہوین ماہ مذکور کو ملاحظے سے گذری اور خطاب مروت خانی سے اوسکو ممتاز کیا اور دیانت خان کو کہ قلعہ گوالیار
مین تھا اور حسب التماس اعتماد الدولہ کے اوسکو مینے طلب کیا تھا سعادت کورنش سے مشرف ہوا اور جو مال اوسکا کہ ضبط
ہوا تھا اوسکو مرحمت ہوا اور انھین دنون خواجہ ہاشم دہ بیدی نے کہ ان دنون ماوراء النہر کیطرف درویش مشہور اور معتقد علیہ
اوس ملک کے لوگون کا ہے ہمراہ اپنے ایک مرید کے ایک خط مشتمل اوپر دعا اور اخلاص قدیم سے ساتھ اس خاندان عالیشان
کے مجھکو بھیجا اور وہ شعر کہ حضرت ہمایون نے واسطے خواجگی نام ایک بزرگ کے کہ اوسی سلسلہ مین تھا کہ مصرعہ آخر اوسکا یہ ہے
خواجگی را بندہ ایم و خواجگی را بندہ ایم اوس خط مین لکھا مینے بھی اوس خط کے جواب مین چند سطرین
اپنے ہاتھ سے تحریر کین اور یہ رباعی اوسیوقت کہکر ایک ہزار اشرفی جہانگیری خواجہ مذکور کو بھیجین رباعی

ای آنکہ مرا مہر تو بیش از بیش است + از دولت یاد بودت ای درویش است + چندانکہ ز فرزدہ ات دلم شاد شود + شادیم از انکہ لطف از حد بیش است + میںنے مصاحبون سے حکم کیا کہ جو کوئی شعر کہتا ہو اسپر رباعی کہے سو حکیم مسیح الزمان نے بہت خوب کہی رباعی داریم اگرچہ شغل شاہی در پیش + ہر لحظہ کنیم یاد درویشان بیش + گر شاد شود ز ما دل یک درویش + آنراشمریم حاصل شاہی خویش + میںنے حکیم مذکور کو اوسکے صلے مین ہزار اشرفی عنایت کین اور ساتوین ماہ دی کو کہ بھکر سے سیر کرکے اجمیر کو آتا تھا ہمنی بیالیس خوک شکار ہوے بیسوین کو میر میران نے آگرہ ملازمت حاصل کی مجمل احوال اوسکے خاندان کا یہ ہے کہ باپ کیطرف سے یہ پوتا میر غیاث الدین محمد میر میران ولد شاہ نعمت اللہ ولی کا ہے شاہان صفویہ اسکی عزت کمال کرتے تھے چنانچہ شاہ طہماسپ نے اپنی بہن جانش خانم کو شاہ نعمت اللہ کو دیا تھا کہ وہ مرتبہ پیری سے ساتھہ دامادی بادشاہ ایران کے ممتاز ہوا اور والدہ کیطرف سے یہ میر میران نواسہ شاہ اسمعیل خونی کا ہے بعد وفات حضرت شاہ نعمت اللہ کے اونکا بیٹا میر غیاث الدین میر میران رعایات شاہی سے ممتاز رہا اوسی بادشاہ مرحوم نے پھر خاندان سلطنت سے ایک لڑکی کا نکاح اوسکے بڑے فرزند سے کیا اور شاہ اسمعیل کی دختر اوسکے چھوٹے فرزند کو دی کہ نام اوسکا میر خلیل اللہ تھا یہ میر میران اوس سے پیدا ہوے اور میر خلیل اللہ نے آٹھہ برس پہلے اس سے لاہور مین آکر مجھسے ملاقات کی ہے چونکہ سلسلہ نامی اور گرامی سے تھا اس واسطے میںنے اوسکی بہت عزت کی اور منصب اور جاگیر اور عزت سے اوسکو مالامال کیا اور اوسکی تربیت مین مصروف رہا پھر جب آگرہ مقام خلافت ہوا تو تھوڑے دنون مین بسبب بہت انبہ کھانے کے اوسکو عارضہ اسہال کبدیکا شروع ہوا اور بارہ روز مین وفات پائی مین اوسکی وفات سے کمال غمناک ہوا اور اوسکی سب نقد و جنس کو حکم کیا کہ ولایت مین لیجاکر اوسکے فرزندون کو پونہچا دین ان دنون اس میر میران نے بائیس برس کی عمر مین بصورت قلندرانہ کہ اوسکو راہ مین کسی نے نہ پہچانا اپنے آپکو اجمیر مین مجھہ تک پونہچایا میںنے اوسکے سب رنج و تکلیف کا عوض کرکے منصب ہزاری ذات اور چارسو سوار سے سرفراز کرکے پریشانی اوسکی ظاہر و باطن کی دور کی اور تیس ہزار درب نقد اوسکو مرحمت کیے اب میری خدمت اور ملازمت مین ہے بارھوین کو ظفر خان نے کہ صوبہ داری بہار سے تغیر پایا تھا آگرہ ملازمت حاصل کی اور سو اشرفی نذر اور تین ہاتھی پیشکش کیے پھر میںنے قاسم خان صاحب صوبہ بنگالہ کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار اضافہ کیے کہ کل چار ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور جو دیوان اور بخشی بنگالہ سے کہ حسین بیگ تھا اور ظاہر مین اوس سے خدمت پسندیدہ وقوع مین نہ آئی اسواسطے میںنے مخلص خان کو کہ بندہ معتمد اس درگاہ کا تھا خدمتون مذکورہ پر معین فرماکر منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور نشان بھی عنایت فرمایا اور خدمت عرض مکرر کی دیانت خان کو مرحمت کی چھبیسوین کو جمعہ کے دن فرزند خورم کا وزن واقع ہوا آج تک کہ عمر اوسکی چوبیس سال کی ہے اور صاحب اولاد ہے کبھی شراب نہین پی ہے اوس مجلس وزن مین میںنے کہا بابا تو صاحب اولاد ہوا ہے اور بادشاہ اور بادشاہزادے شراب پیتے آئے ہین آج تیرا جشن وزن ہے تجکو شراب پلاتا ہون اور اجازت دیتا ہون کہ جشن اور نوروز اور بڑی مجلسون مین شراب بطریق اعتدال پیا کر اسقدر کہ عقل زائل نہو اور اوس سے غرض فائدے اور نفع کی رکھا کر کہ بو علی نے جو بہتر سب حکیمون کا ہے رباعی کہی ہے رباعی می دشمن مست و دوست ہوشیار است + اندک تریاق و بیش زہر مار است + در بسیارش مضرت اندک نیست + در اندک او منفعت بسیار است + آخر بمبالغہ تمام میںنے اوسکو شراب دی میںنے بھی پندرہ برس کی عمر تک اسکو نہ پیا تھا مگر لڑکپن مین کہ والدہ نے دو تین بار بطریق دوا مجکو دی تھی کہ مقدار ایک تولے کی پانی اور گلاب مین ملاکر کھانسی کی دوا کے نام سے پلادی اور جبکہ میرے والد کا لشکر واسطے دفع فساد افغانان یوسف زئی کے قلعہ اٹک مین کنارے دریائے نیلاب کے

شاہجہان [illegible] نہیں پی

واقع تھا ایک دن مین سشکار کو گیا چونکہ بہت تھکا تھا تو استاد شاہ قلی نے کہ افسر توپخانہ میرے چچا مرزا محمد حکیم کا تھا مجھسے کہا
کہ اگر ایک پیالہ شراب نوشجان فرماؤ تو سب کسل اور ماندگی جاتی رہیگی چونکہ ایام جوانی کے تھے اور طبیعت راغب ایسے کامون کی
تھی تو مینے محمود آبدار سے کہا کہ حکیم علی کے پاس جا کر شربت کیف ناک لے آ حکیم نے مقدار آدھے پیالے کے شراب زرد رنگ شیرین
چھوٹے شیشے مین بھیجی مینے جب اوسکو پیا تو اوسکا نشہ پسند آیا بعد اوسکے مینے شراب پینا شروع کیا اور ہر روز اتنا بڑھا یا کہ
شراب انگوری کا نشہ نہوتا تھا پھر عرق پینا شروع کیا اور روز بروز بڑھا یا کہ ۹ سال مین بیس پیالے عرق دو آتشہ کے پینے لگا
چودہ دن مین باقی رات مین کہ وزن انکا سبکا چھہ سیر ہندوستانی ہوتے ہین اور ایران کا ڈیڑہ سیر اور خوراک میری ان دنون ایک
مرغ با نان اور مولی تھی جب کوئی مجکو منع نہین کر سکتا تھا اور میرا یہ حال ہوا کہ بسبب کمال رعشہ کے ہات سے پیالہ نہین اوٹھا سکتا
تھا اور لوگ پیا کرتے تھے پھر مینے حکیم ہمام برادر حکیم ابو الفتح کو کہ میرے والد کے مصاحبون مین تھا بلا کر اس حال سے مطلع کیا اوسنے
کمال دلسوزی اور اخلاص سے مجھسے کہا کہ صاحب عالم اسطرح کہ آپ عرق نوش فرماتے ہین خداے تعالے پناہ دے اگر
چھہ مہینے اسطرح گذرے تو علاج نہوسکے گا چونکہ اوسنے خیر خواہی سے کہا تھا اور جان عزیز ہے مجھے اوسکے کہنے کا اثر ہوا اوس دن
سے مین کم کرنے لگا اور فلونیا کھانا شروع کیا اور جسقدر شراب کم کرتا فلونیا بڑھاتا اور فرمایا کہ شراب انگوری مین عرق ملا کر دیا کرین
چنانچہ دو حصہ شراب انگوری اور ایک حصہ عرق ہوا کرے اور ہر روز کم کرتا رہا مدت سات برس چھہ پیالون پر نوبت پونہچی کہ وزن ہر پیالے
کا اٹھارہ مثقال ہوتا تھا اب پندرہ برس ہوے کہ اوسیقدر پیتا ہون نہ اس سے کم نہ زیادہ اور رات کو پیا کرتا ہون مگر جمعرات کو کہ
دن میرے جلوس مبارک کا ہے اور شب جمعہ کو کہ مبارک شب ہے نہین پیتا اوسکی عوض آخر دن مین پی لیتا ہون تا یہ شب غفلت مین
نگذرے اور شکر منعم حقیقی مین خلل واقع ہو اور جمعرات اور اتوار کو گوشت بھی نہین کھاتا ہون اسواسطے کہ جمعرات دن میرے جلوس
مبارک کا ہے اور اتوار میرے والد کی ولادت کا وہ اوس روز کی بہت تعظیم کرتے تھے پھر مینے عوض فلونیا کے افیون شروع کی
اب کہ میرے عمر چھیالیس سال چار مہینے کی بحساب سنین شمسی کے ہے اور سینتالیس سال کو پہنچی کی قمری حساب سے آٹھہ رتی افیون
پانچ گھڑی دن چڑھے اور چھہ رتی بعد پہر رات جانے کے کھاتا ہون اور خنجر مرصع بدست مقصود علی کے عبد اللہ خان کو مرحمت ہوا
اور شیخ موسے خویش قاسم خان نے خطاب خانی سے سرفراز ہو کر منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار سے امتیاز پایا اور طرف
بنگالہ کے رخصت ہوا اور ظفر خان کے منصب پر پانصدی ذات اور سوار اضافہ کیے اور مہم بنگش پر مقرر ہوا اور انھین دنون
محمد حسین بھائی خواجہ جہان کا عہدۂ فوجداری موضع حصار سے ممتاز ہو کر رخصت ہوا اور دو سو سوار اوسکے منصب پر اضافہ کرکے
کل پانصدی ذات اور چار سو سوار کیا اور ہاتھی بھی عنایت کیا اور میر میران کو بھی ہاتھی عنایت کیا اور خواجہ عبد الکریم سوداگر ایران
جب ہندوستان کو آتا تھا تو میرے بھائی شاہ عباس اوسکے ہاتھہ تسبیح عقیق یمنی کی اور ایک رکابی کار وندکی کہ بہت تحفہ تھی مجکو
بھیجی تھی ملاحظے سے گذری مین بہت خوش ہوا اور پیشکش سلطان پرویز کی کہ جڑاو ہتھیار وغیرہ بھیجے تھے ملاحظے سے گذری ساتوین
اسفندار کو صادق نام بھتیجا اعتماد الدولہ کا کہ بخشی تھا خطاب خانی سے سربلند ہوا دسوین کو جگت سنگہ پسر کنور کرن کا کہ وطن کو رخصت
ہوتا تھا اسواسطے مینے اوسکو بیس ہزار روپیہ اور ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور خلعت اور شال خاصہ مرحمت کیا اور سرداس جھالہ کہ
معتمد ان رانا سے تھا اتالیق کرن سکے لڑکے کا اوسکو بھی مینے پانچہزار روپیہ اور گھوڑا اور خلعت عنایت کیا اور اوسکے ساتھہ
شمشیر پری طلاکی واسطے رانا کے بھیجے بیسوین کو راجہ سورج مل ولد راجہ باسو کہ ہمراہ مرتضے خان سکے مہم قلعہ کانگڑہ پر مقرر تھا
حسب الطلب اگر شرف اندوز ملازمت ہوا خان مذکور اوس سے کچھہ بدگمان ہوا تھا اسواسطے مکرر عرضیان اوسکی طلب مین

بھیجی یقین کہ رہنا اوسکا میرے ہمراہ محض طلب ہے سو مینے موافق اوسکی تحریر کے طلب کیا اور نظام الدین خان نے بھی ملتان سے
آکر ملازمت کی اور آخر اسی سال مین اخبار فتوح ہر طرف سے ممالک محروسہ کے پہونچین ایک حال احداد افغان کا کہ مدت سے کوہستان
کابل مین سرکشی کرتا تھا اور وہان کے اکثر افغانون کو ملا کر میرے والد کے عہد سے آج تک طریق مخالفت پر تھا ہر چند افواج شاہی نے
اوسکو شکستین دین اور اوسکی جمعیت کو کشتہ اور متفرق کیا لیکن وہ موضع جرخی مین کہ مامن اوسکا تھا مطمئن رہتا تھا ہر چند خان دوران
نے اوسکو محاصرہ کیا اور راہ آمد و رفت مسدود کی جب وہان کا غلہ نہ رہا تو ایک رات مواشی کو پہاڑ سے اوتار کر میدان مین چراتا تھا
اور خود بھی خبر گیری کو آیا تھا خان دوران نے یہ سنکر کار دیدہ لوگ اوسیوقت مقرر کیے کہ قریب جرخی کے جا کر کمین گاہ مین چھپ جاوین
اون لوگون نے راتون رات جا کر اپنے کو کمین گاہون مین پوشیدہ کیا فجر کو خان دوران مع سپاہ اوسطرف چلا جب اون بدبختون
کو خان دوران کا آنا معلوم ہوا گھبرا کر لوٹنا چاہا لیکن خان دوران نے باگین اوٹھا دین اور اوسکو آلیا اور کمین والون نے بھی جسبنا
کہ احداد لوٹ کر اودہر آتا ہے تو اونھون نے بھی نکلکر حملہ کیا چونکہ مقام سخت اور جنگل تھا اسواسطے دوپہر تک لڑائی رہی آخر افغان شکست
کھا کر پہاڑ مین چلے گئے اور تین سو آدمی احداد کے مارے گئے اور سو گرفتار ہوئے آئے اور احداد کو جو اوس جگہ جانا دشوار ہوا تو خود
قندہار کیطرف بھاگ گیا افواج شاہی نے موضع جرخی مین جا کر اونکے سب گھر بار جلا دیے دوسری خبر شکست عنبر بد اختر کی اور
حال اسکا یہ ہے کہ ایک جماعت سرداران قوم برگی سے کہ نہایت سخت جان اور جفاکش ہوتے ہین اور مدار کار و بار اوس ملک کا
اونھین پر ہے عنبر سے ناراض ہو کر بعزم دولت خواہی چاہا کہ پاس شہنواز خان کے آوین اور اسواسطے قول و قرار چاہا خان مذکور
کہ بالاپور مین مع افواج تھا آوازہ سنکر خوش ہوا اور ہر طرح اونکی تسلی کی بعد اسکے آدم خان اور یاقوت خان اور سرداران برگیون
سے جادوراے اور بابوکاتیھہ آکر شاہنواز خان سے ملے اوسنے ہر ایک کو اسپ و فیل اور خلعت لائق دیا اور میری اطاعت کے
پر اونکو مستعد کیا پھر اونکو ہمراہ بالاپور سے کوچ کر کے عنبر مقہور کیطرف چلا راہ مین دکھنیون کی فوج سے کہ اوسمین اکثر سردار عنبر
تھے مقابلہ ہوا آخر شاہنواز نے اونکو شکست دی وہ بدبخت بھاگ کر عنبر کے لشکر مین گئے اوسنے بباعث غرور چاہا کہ فوج
شاہی کا مقابلہ کرے اس عزم پر مع اپنے لشکر اور سپاہ عادل خانی اور فوج قطب الملک کے کہ جمع کیا تھا مع توپخانہ اور سامان تمام
کے آگے بڑھے یہان تک کہ فوج شاہی سے فاصلہ پانچ چھ کوس کا رہا یکشنبہ کو چھبیسوین بہمن کی مقابلہ لشکر شاہی اور اوس تباہ کار کا
ہوا پہر دن رہے سے بان اور توپ شروع ہوے آخر داراب خان افسر ہراول اور باقی سردار نامی مثل راجہ نرسنگہ دیو اور رامچند
اور علیخان تقاری اور جہانگیر قلی بیگ ترکمان وغیرہ نے تلوارین کھینچکر غنیم کی فوج ہراول پر حملہ کیا اور مردانگی سے اونکو متفرق کر دیا
پھر سیدھے اونکے غول پر گرے اور دو گھڑی تک ایسی جنگ ہوئی کہ دیکھنے والے حیران ہو گئے کشتون کے پشتے ہوے عنبر
سیاہ اختر تاب مقابلہ کی نلا سکا اور میدان سے بھاگا اگر تاریکی شب نہو جاتی تو کوئی اون مین کا سلامت نجاتا دلاوران بادشاہی
نے دو تین کوس تک اونکا پیچھا کیا جب اسپ و سوار تھک گئے اور دشمن متفرق ہو گئے تو یہ لوگ لوٹ آئے بالکل توپخانہ دشمن
اور تین سو اونٹ بان لدے ہوے اور جنگی ہاتھی اور عربی گھوڑے اور ساز و سامان زائد حساب سے لشکر شاہی کے ہات مین آیا
کشتون کا کچھ شمار نتھا اکثر سردار اوسکے زندہ پکڑ لیے گیے دوسرے دن افواج ظفر امواج نے مقام گاہ سے طرف موضع کرکے کے
کوچ کیا جب دشمنون کا وہان نشان نپایا تو وہین مقام کیا چند روز لشکر نے کرکی مین مقام کر کے اونکے مکانون کو خراب و تباہ کیا اور
فتح و فیروزی سے براہ گھاٹی روہن کھنڈ کے لوٹ آئے مینے اس جانفشانی کے انعام مین اون سب کا اضافہ کیا تیسری خبر
فتح ملک کھوکھرہ اور ملنے کان الماس کی پہونچی کہ حسن سعی ابراہیم خان سے حاصل ہوئی یہ ملک متعلقات صوبہ پٹنہ اور بہار سے

ہے اور وہان ایک نہر بہتی ہی کہ اوسمین سے الماس لاتے ہین اور طریق اوسکا یہ ہی کہ بعد کم ہوجانے پانی کے اوسمین گڑھے ہوجاتے ہین
اور جن گڑھے مین الماس ہوتا ہی اوسپر بہت مچھر اور بھنگے اوڑا کرتے ہین وہ لوگ اس نشان سے معلوم کرتے ہین اور اوسکو کھود کر
ریتے اور پتھرون سے چھوٹے بڑے الماس نکال لاتے ہین اور کبھی لاکھہ روپیہ قیمت کا بھی الماس ہاتھہ آتا ہی اوس ملک اور دریا کا
حاکم ایک ہندو درجن سال نام ہی ہر چند حکام صوبہ بہار نے اوسپر فوجین بھیجین اور خود بھی چڑہائی کی لیکن بسبب مضبوطی دور ہونے جنگل
کے دشوار جانکر دو چار الماس لیکر لوٹ آئے اور اوس راجہ کو برقرار رکھا جب ظفر خان حکومت صوبہ مذکور سے بدل گیا اور اوسکی
جگہ ابراہیم خان مقرر ہوا تو مینے اوسیوقت رخصت کردیا کہ وہ ملک اوس مرزک مجہول سے لے لیتا ابراہیم خان نے بہار مین جاکر
لشکر جمع کیا اور اوس ملک پر گیا راجہ نے بدستور سابق دینا کئے الماس اور چند ہاتیون کا اپنے وکیلون کی معرفت کہلا بھیجا ابراہیم خان
نے اوسکو منظور نکیا اور تندی اور تیزی سے اوس ملک کے اندر گیا اور قبل جمع ہونے اوسکے لشکر کے مخبرون سے حال دریافت کرکے
اوسکے مقام پر ایلغار کیا اور اوسکو اطلاع ہوتے ہی ابراہیم خان نے اوسکے مکان کو کہ پہاڑ کی گھاٹی مین تھا گھیر لیا اور اپنے آدمی اوسکی
جستجو کو متفرق بھیجے آخر اوسکو ایک غار مین مع چند عورتون کے کہ ایک اوسکی حقیقی مادر اور چند سوتیلی تھین اور ایک بھائی کے پکڑ لیا اور
تلاشی لیکر جو کچھہ الماس اونکے پاس تھے لے لیئے اور تیئیس ہاتھی بھی ہاتھہ لگے مینے اس خدمت کے انعام مین ابراہیم کا منصب مع اصل و
اضافہ چار ہزاری ذات اور سوار کا مقرر فرمایا اور خطاب فتح جنگی سے سرفراز کیا اور اسیطرح اوسکے ہمراہیون کے منصب بڑھائے اب وہ ملک
قبضے مین ملازمان شاہی کے ہی اوس نہر سے جسقدر الماس نکلتے ہین درگاہ شاہی مین بھیجدیتے ہین ان دنون مین ایک الماس پچاس
ہزار روپیہ قیمت کا اوس مین سے آیا یقین ہی کہ بعد بہت جستجو کے بہت الماس ہاتھہ آوینگے +

گیارھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

یکشنبہ کے دن آخر ماہ اسفندارمذ مطابق غرۂ ربیع الاول کی تخمیناً ڈیڑہ پہر دن چڑھے آفتاب نے برج حوت سے برج حمل مین پرتو سعادت
اپنا ڈالا مینے شکر اللہ تعالے کا ادا کرکے دیوانخانہ خاص وعام فروش اور شامیانون اور پردون زربفت سے آراستہ کرایا اور
تخت دولت پر جلوس کیا شاہزادون اور امرا اور سب ارکان دولت نے تسلیم مبارکبادی بجا لاکر دعائین دین چونکہ حافظ نادعلی گو
کہ بندہ میرے قدیم نوکرون سے تھا اسواسطے مینے حکم کیا کہ دوشنبہ کو جو کچھہ نقد وجنس پیشکش مین آوے بطریق انعام اوسکو دیجاوے
دوسرے دن پیشکشین بعضے امیرون کی ملاحظے سے گذرین چوتھی کو پیشکش خواجہ جہان کی کہ آگرے سے بھیجی تھی اور اوس مین چند
قطعہ الماس اور چند دانہ مروارید اور کچھہ جڑاو ہتھیار اور ہر قسم کے فروش وسامان تھے مع ایک ہاتھی کے ملاحظے سے گذری وہ سب
سامان پچاس ہزار روپیہ قیمت کا تھا پانچوین کو کورکرن کہ اپنے گھر گیا تھا آکر شرف یاب ملازمت ہوا سو اشرفی اور ہزار روپیہ اور ایک
ہاتھی مع سامان اور چار گھوڑے پیشکش کیے ساتوین روز منصب پر آصف خان کے کہ چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا تھا اور
ہزاری ذات مع دو ہزار سوار کے اضافہ کرکے نشان ونقارہ دیکر سربلند فرمایا پھر اوسدن پیشکش میر جمال الدین حسین کی ملاحظے سے
گذری سب چیزین اوسکی پسندیدہ ہوئین اون مین ایک خنجر مرصع خود اپنے ہاتھہ سے درست کیا تھا اور ہنرمندی سے اوسمین
دستہ پر ایک یاقوت [illegible] نصف بیضہ مرغ کے کمال صفائی اور لطافت سے جڑا تھا کہ ویسا یاقوت کم کسی نے دیکھا ہوگا اور گرد اوسکے
اور یاقوت اور زمرد [illegible] سے لگائے تھے کوٹنے والون نے اوس خنجر کے پچاس ہزار روپیہ قیمت کی مینے میر مذکور کے منصب
پر ہزار سوار زیادہ کیئے کہ کل پنجہزاری ذات اور ساڑھے تین ہزار سوار کا ہوا آٹھوین تاریخ منصب پر صادق خان کے تین صدی

ذات اور سوار مینے زیادہ کیے اور منصب ارادت خان پر بھی تین صدی ذات اور دو سو سوار زیادہ کیے کہ یہ دونون ہزاری ذات اور پانسو سوار
سے ممتاز ہوون نوین مین پیشکش خواجہ ابوالحسن کی نظر سے گذری اوس مین سے جواہرات اور جڑاو ہتھیار اور فروش قیمتی چالیس ہزار
روپیہ کے مینے قبول کیے اور باقی اوسکو مرحمت کیے اور پیشکش تاتار خان بکاول بیگی نے ایک لعل اور ایک یاقوت اور ایک تختی جڑاو اور دو انگوٹھیان
اور چند پارچہ قبول کیے دسوین کو تین ہاتھی دکنی راجہ مہاسنگہ کے بھیجے ہوے اور ایک سو چند تھان زربفت کے کہ مرتضی خان نے لاہور سے
بھیجے تھے ملاحظے مین آئے دیانت خان نے بھی اپنی پیشکش کہ دو تسبیح مروارید اور دو لعل اور چھ موتی متفرق دیے تھے اور ایک عدد خوانچہ
سنہری قیمت اٹھائیس ہزار روپیہ کی اوسی تاریخ پیش کی اور جمعرات کو گیارہوین تاریخ واسطے سرفرازی اعتماد الدولہ کے اوسکے مکان گیا
اور وہین اوسکی پیشکش ملاحظہ کی دو موتی اسمین سے تیس ہزار روپیہ قیمت کے اور ایک لعل قطبی بائیس ہزار روپیہ کا اور چند مروارید اور
لعل کہ قیمت ان سبکی ایک لاکھ دس ہزار روپیہ تھی مینے قبول کیے اور فروش و سامان وغیرہ بھی پندرہ ہزار روپیہ کا لیا اور بعد ملاحظہ کے
باقی اوسکو عنایت کیا اور پہر رات گئے تک امرا اور مصاحبون مین خوشی سے مجلس کی اور حکم دیا کہ بندگان خاص کو پیالہ دین بیگمات بھی ہمراہ وہان
گئی تھین خوب محفل رہی پھر اعتماد الدولہ سے عذر کرکے طرف دولت خانے کے آیا اور اونھین دنون مینے حکم دیا کہ نورمحل بیگم کو نورجہان بیگم کہین
پھر پیشکش اعتبار خان کی ملاحظہ ہوئی ایک صراحی شراب کی سنگ مہی کے جڑاو علیحدہ بانداز سے میرے پینے کے بہت خوب بنائی تھی اوسکو ساتھ
اور جڑاو ہتھیارون اور جواہرات کے اور فروش کے کہ قیمت اون سبکی چھپن ہزار روپیہ کی تھی مینے قبول کی باقی اوسکو عنایت فرمائے اور
بہادر خان حاکم قندہار نے مجکو سات گھوڑے عراقی اور نو تھیلے پارچون عمدہ کے بھیجے تھے ملاحظہ ہوے اور پیشکش ارادت خان اور راجہ سورج مل
پسر راجہ باسو کی تیرہوین کو ملاحظے سے گذرین عبداللہ خان کو منصب بارہ صدی ذات اور چھ سو سوار سے اضافہ کرکے ڈیڑہ ہزاری ذات اور
سات سو سوار کا کیا اور پندرہوین کو صوبہ داری ملک ٹھٹھہ سے شمشیر خان کو معزول کرکے اوسکی جگہ مظفر خان کو سربلند کیا پھر پیشکش اعتقاد خان
پسر اعتماد الدولہ کی ملاحظے مین آئی اوسمین سے سامان تیس ہزار روپیہ کا قبول کرکے باقی اوسکو مرحمت کیا پھر پیشکش تربیت خان کی ملاحظہ ہوئی
جواہر اور سامان وغیرہ اوسمین سے سترہ ہزار روپیہ کا پسند آیا پھر مین آصف خان کے گھر گیا اور وہین پیشکش اوسکی ملاحظہ کی دولت خانے سے
اوسکے گھر تک مسافت ایک کوس کی تھی تمام راہ مین اوسنے مخمل زربفت اور دارائی اور مخمل سادہ فرش کرادیے تھے چنانچہ دس ہزار روپیہ
اونکی قیمت مجھسے معروض ہوئی تمام روز اور نصف شب تک مع بیگمات مین اوسکے یہان رہا اور بخوبی سیر اوسکی پیشکش کی کی جواہرات
اور جڑاو ہتھیار اور طلائی ظروف اور پارچہ ہاے نفیسہ سے مقدار ایک لاکھ چودہ ہزار روپیہ کی اور چار گھوڑے اور ایک اونٹ پسند خاطر اشرف
کا ہوا اوبیسوین کو کہ دن شرف آفتاب کا تھا دولتخانہ شاہی مین بڑی مجلس آراستہ ہوئی مینے موافق ساعت نیک کے ڈھائی گھڑی
دن رہے تخت پر جلوس کیا فرزند بابا خورم نے اوس وقت ایک لعل آبدار نذر کیا کہ اوسکی قیمت اسی ہزار روپیہ ہوے مینے منصب
اوس فرزند کا کہ پندرہ ہزاری ذات اور آٹھ ہزار سوار کا تھا بیس ہزاری ذات اور دس ہزار سوار کا مقرر فرمایا اور اونھین دنون وزن قمری
میرا عمل مین آیا اور منصب اعتماد الدولہ کا کہ ششہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا مینے اضافہ کرکے سات ہزاری ذات اور پنجہزار
سوار کا مقرر کیا اور تومن اور توغ دیکر حکم دیا کہ نقارہ اوسکا بعد نقارے فرزند خورم کے بجایا کرین اور تربیت خان کے منصب پر پانصدی ذات
اور سوار زیادہ کرکے کل ساڑہے تین ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا کیا اور اعتقاد خان اضافہ ہزاری بذات اور چار سو سوار سے ممتاز
ہوا اور نظام الدین خان مع اصل و اضافہ ہفتصدی ذات اور تین سو سوار سے سرفراز ہوکر صوبہ دار بہار کا ہوا اور سلام اللہ عرب کو خطاب
شجاعت خانی کا عنایت ہوا اور حلقہ مروارید سے سرفراز ہوکر حلقہ بگوش درگاہ سے ہوا میر جمال الدین انجو کو خطاب عضد الدولہ
سے سرفراز کیا اکیسوین تاریخ اللہ تعالے نے فرزند خسرو کو لڑکا دختر مقیم ولد مہتر فاضل رکابدار سے عنایت کیا اور الہداد افغان کو

کہ طریقہ بندگی کا اختیار کیا تھا اور بپاداش اخلاص اجداد و بنیاد سے جدا ہو کر درگاہ مین آیا تھا بیس ہزار روپیہ عنایت کیے چھبیسوین کو خبر فوت
راجی سوہر کی کہ لشکر دکن مین مقرر تھا سنی مینے اوسکے بیٹے کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار سے سرفراز کیا اور مقام باپ کا اوسکو
دیا دوسرے دن پیشکش یادعلی میدانی کی نو گھوڑے اور چند میڈھے اور چار اونٹ ولایتی ملاحظے سے گذرے ایک ہاتھی بہادر خان
حاکم قندہار کو اور ایک ہاتھی میر میران ولد خلیل اللہ کو اور ایک ہاتھی سید بایزید حاکم بھکر کو عنایت ہوا اور غرہ اردی بہشت مین حسب التماس
عبداللہ خان کے اوسکے بھائی سردار خان کو نقارہ عنایت کیا اور ایک جڑاؤ کھپوہ الہداد خان افغان کو مرحمت کیا اور انھین دنون
سنا گیا کہ قدم بیگانہ بنگاہ قوم آفریدی کا کہ دولتخواہ اور فرمانبردار تھا اور راہداری گھاٹ خیبر کی اوسکے متعلق تھی بنا بر اپنے وہم و خیال کے
اطاعت چھوڑ کر مستعد فساد ہوا اور تھانے پر اپنے آدمی بھیجکر غفلت مین اونکو مروا ڈالا دوبارہ اوس ناحق افغان کی حرکت سے کوہستان
مین شور و فساد مچا مینے جب یہ سنا تو ہارون برادر قدم اور اوسکے بیٹے کو کہ حاضر دربار تھے حکم کیا کہ مقید کرکے آصف خان کے سپرد
کرین تا قلعہ گوالیار مین محبوس رکھے اور انھین دنون اللہ تعالی کی عنایت سے فرزند خورم نے عہد فتح رانا کے اجمیر مین آکر مجھکو ایک لعل
آبدار ساٹھ ہزار روپیہ قیمت کا نذر کیا تھا مینے چاہا کہ اگر اسکے لائق دونون طرف سے دو موتی بہت ملین تو اوسکا بازو بند بنا کر اپنے ہاتھ
پر باندھون ایک موتی حسب خواہش بیس ہزار روپیہ کا مقرب خان نے پیشکش نوروز مین نذر کیا دوسرا نہین ملتا تھا کہ بازو بند پورا ہو فرزند
خورم کہ میرے والد کی خدمت مین شب و روز رہا کرتا تھا مجھسے عرض کی کہ قدیمی سر بند مین ایک موتی اسکی جوڑی کا یاد پڑتا ہے مینے اوسکو منگا
دیکھا بلا فرق اوسیقدر تھا جوہری تمام حیران ہوے کہ ایسا موتی برابر ملنا وزن صفائی مین امر عجیب ہے گویا دونون ایک سانچے کے ڈھلے
ہوے ہین پھر مینے اوس بازو بند کو طیار کراکر بازو پر باندھا اور سجدۂ شکریہ پروردگار حقیقی کا بجا لایا ✤ از دست و زبان کہ بر آید ✤ کز عہدۂ
شکرش بدر آید ✤ پانچوین تاریخ گھوڑے عراقی اور ترکی بھیجے ہوے مرتضی خان کے لاہور سے ملاحظے مین گذرے اور ترسٹھ گھوڑے اور
پندرہ اونٹ نر و مادہ اور ایک کلگی اور نو عاقری اور نو چینی خطائی اور نو دندان ماہی جوہردار اور تین صندوقچے وغیرہ پیشکش خاندوران کی کہ
کابل سے بھیجی تھین ملاحظہ مین آئین اور ایک چھوٹا ہاتھی حبشہ کا کہ جہاز پر لائے تھے مقرب خان نے پیشکش کیا بہ نسبت ہندوستانی
ہاتھیون کے اوسکے اعضا مین تفاوت تھا کہ کان اور دم اور سونڈھ اوسکے یہان کے ہاتھیون سے بہت بڑے تھے میرے والد کے
وقت مین ایک بچہ ہاتھی کا اعتقاد خان گجراتی نے بطریق پیشکش کے بھیجا تھا جب وہ بڑھا تو بہت تند اور تیز اور بدخو ہوا پھر ایک جڑاؤ خنجر
مظفر خان حاکم ٹھٹھہ کو مرحمت ہوا اور انھین دنون خبر آئی کہ جماعت افغانان بیگانہ بنگاہ نے ایک تھانہ پر عبد السبحان بھائی خان عالم
پر حملہ کرکے اوسکو گھیر لیا اور عبد السبحان نے ہمراہ اور منصبدارون کے داد مردانگی دیکر باغیون سے لڑائی مین خوب کوششین کین لیکن
چونکہ کم تھے اون بدمعاشون کے ہاتھ سے سب شہید ہوے مینے واسطے تحقیق اس قضیے کے فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ
خان عالم کو کہ واسطے وکالت ایران کے مقرر ہوا تھا بھیجا اور چودھوین تاریخ کو پیشکش مکرم خان ولد معظم خان کی کہ بنگالہ سے آئی تھی اور اوس ملک کی
ہر طرح کی جنس اور سب چیزین اوسمین تھین میرے ملاحظے سے گذری پھر مینے منصب اکثر جاگیردارون کا کہ صوبہ گجرات مین تھے اضافہ
کرکے بڑھایا اور حکم عالی نے شرف نفاذ پایا کہ منجملہ اون سبکے سردار خان کا منصب کہ ہزاری ذات اور پانسو سوارون کا ہے سات منصب
ڈیڑھ ہزاری ذات و تین سو سوار کے مقرر ہوا اور ایک شال بھی اوسکو مرحمت ہوا سید قاسم ولد سید دلاور مع اصل و اضافہ کے کہ ساتھ منصب
آٹھ صدی اور ساڑھے چار سو سوار کے اور یار بیگ بھتیجے احمد قاسم کوکا کا ساتھ منصب چھ صدی ذات اور ڈھائی سو سوار کے
ممتاز ہوا سترھوین کو خبر فوت رزاق مردی اوزبک متعینہ دکن کی کہ امرا و معززین ماوراء النہر سے تھا سنی گئی اکیسوین کو اللہ داد افغان
کو کہ منصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار کا رکھتا تھا ساتھ خطاب خان اور منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کیا تین لاکھ

روپیہ خزانہ لاہور سے واسطے انعام اور مدد خرچ خانہ وران کے کہ خرابی افغانان مین جنکو بخشش کی تھی مقرر ہوے اٹھائیسوین کو کنور کرن کو واسطے
شادی کے اپنے مقام کو رخصت ہوا خلعت عراقی خاصہ گھوڑا مع زین اور کمر اور خنجر مرصع ہمنے اوسکو مرحمت کیا اس مہینے کی تیسری کو خبر فوت
مرتضی خان کی کہ قدیمیان اس دولت سے تھا پونہچی حضرت والد نے اوسکو تربیت کرکے درجۂ اعتبار پر پونہچایا تھا اور میرے عہد مین بھی توفیق
خدمت نمایان کی کہ زیر کرنا خسرو کا تھا پائی و منصب اوسکا ششہزاری ذات اور پنجہزار سوار کو پونہچا اور ان دنون صاحب صوبہ پنجاب تھا اور واسطے
تسخیر قلعہ کانگڑہ کے کہ اوس ضلع مین بلکہ تمام عالم مین ایسا قلعہ محکم و مضبوط نہوگا رخصت ہوکر مشغولی رکھتا تھا اس سبب سے اس خبر
ناخوش سے دلکو بہت رنج ہوا چوتھی ماہ خورداد کو منصب سید نظام کا مع اصل و اضافہ نہصدی ذات اور ساڑھے چھ ہزار سوار کو پونہچا
اور خدمت مہمانداری ایلچیان اطراف کی نور الدین قلی کو فرمائی گئی ساتوین کو خبر فوت سیف خان بارہہ کی کہ جنگ خسرو مین خوب
تردد کیا تھا پونہچی کہ صوبہ دکن مین علت ہیضہ سے فوت ہوا اوسکے فرزندون کی پرورش کی گئی علی محمد کہ بڑا اور دانا اوسکے بیٹون مین سے
تھا ساتھ منصب صدی ذات اور چارسو سوار کے سرفراز ہوا اور سید علی بھتیجا اوسکا ساتھ اضافہ پانصدی ذات اور سوار کے
ممتاز ہوا انھین دنون مین خوب اللہ پسر شہباز خان کنبو ساتھ خطاب رنباز خان کے مشرف ہوا آٹھوین کو منصب ہاشم خان کا
مع اصل و اضافہ کرکے ساتھ ڈھائی ہزار ذات اور اٹھارہ سو سوار کے مقرر ہوا اسی تاریخ کو ایکہزار بیس ارب اللہ داد خان افغان کو ہمنے مرحمت
کیے بکرماجیت راجہ ولایت باندہون کہ آبا و اجداد سے منجملہ زمینداران معتبر ہندوستان کے ہے بوسیلۂ فرزند اقبالمند بابا خرم کے
سعادت کورنش کی حاصل کی تقصیرات اوسکی معاف فرمائی گئین نوین کو کلیان جیسلمیری نے کہ راجہ کشن داس اوسکے لینے گیا تھا آکر
ملازمت حاصل کی اور ایکسو مہر اور ہزار روپیہ بطریق نذر کے گذرانے برادر کلان اوسکا راول بھیم کہ صاحب مقام تھا جب فوت ہوا
ایک لڑکا دو مہینے کا چھوڑا وہ بھی چند روز مین جبکہ مرا اوسکی لڑکی دختر باختر کو مینے ایام شاہزادگی مین واسطے اپنے خواستگاری کرکے
ساتھ خطاب ملکہ جہان کے مخاطب کیا تھا جو آبا و اجداد سے یہ لوگ دولت خواہ ہین یہ پیوند بھی درمیان مین آیا کلیان مذکور کو بلواکر ساتھ
ٹیکے راجگی اور خطاب راول کے سرفراز کیا ہمنے پھر خبر پونہچی کہ بعد فوت مرتضی خان کے راجہ مان سے دولتخواہی ظہور مین آئی اور مردمان
قلعۂ کانگڑہ کو دلاسا دیکر یہ بات مقرر کی ہے کہ راجہ زادہ اوس ملک کو کہ انتیس سال کا ہے دربار مین لاوے بسبب مستعد و سرگرم ہونے
اوسکے کے خدمت مذکور مین منصب اوسکا کہ ہزاری ذات اور ششصد سوار کا تھا ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا ہمنے خواجہ جہان
مع اصل و اضافہ ساتھ منصب چارہزاری ذات اور ڈھائی سو سوار کے سرفراز ہوا اس تاریخ مین ایک واقعہ پیش آیا ہر چند ہمنے اوسکا لکھنا
چاہا دل اور دست نے کام نہ دیا جب ہمنے قلم پکڑا حال متغیر ہوا ناچار اعتماد الدولہ کو فرمایا کہ لکھدے پیر غلام با اخلاص اعتماد الدولہ
حسب الحکم یعنی موافق فرمان کے بیچ اس جریدۂ اقبال کے لکھتا ہے واقع تاریخ ماہ خورداد صبیۂ قدسیہ شاہزادہ بلند اقبال
شاہ خرم کے تئین کہ بادشاہ بہت عزیز رکھتے تھے تپ یعنی بخار ہوکر بعد تین روز کے آبلہ ظاہر ہوا اور بتاریخ چھبیسوین ماہ مذکور مطابق انتیسوین
ماہ جمادی الاول ۱۰۲۵ھ شنبہ کے روز اوسکی روح پنجرۂ عنصری سے پرواز کرکے باغ بہشت مین پونہچی اور اسی تاریخ سے حکم ہوا کہ چہارشنبہ کو گمشنبہ
کہا جاوے کیا لکھون مین کہ اس واقعۂ جانسوز اور سانحۂ اعظم اندوہ سے اوپر ذات پاک حضرت ظل سبحانی کے کیا گذرا ہوگا جبکہ اوس جان جہان
کا حال اس طرح پر ہوا دوسرے بندون کی کہ ان زندگی ہے کسواسطے زندگی ساتھ اوس ذات پاک کے وابستہ ہے کیا حال ہوگا دو دن دربار
نہوا اور دولتمکان کہ جگہ نشست اوس برجاست دختر شاہزادہ کا تھا حکم ہوا کہ دیوار نئی بنائی جاوے تاکہ نظر نہ پڑے تیسرے دن جیتا ہون
کے مانند شاہزادہ والاقدر کے مکان مین تشریف لے گئے اور بندون نے بھی ساتھ نیکبختی کورنش کے سرفراز ہوکر زندگی تازہ پائی بیچ
درمیان راہ کے حضرت ہر چند چاہتے تھے کہ اپنے کو ضبط فرماوین بے اختیار چشم مبارک سے اشک گرے اور مدت دراز تک ایسا

کہ بقصور سننے ایک بات کے کہ جو اوس واقعہ کی جسمین آتی حال بادشاہ کا مبدل ہو جاتا تھا چند روز مکان شاہزادہ مین گذرانکر دوشنبہ
تیرہ ماہ الٰہی کو مکان آصف خان کے مین تشریف لے گئے پھر وہان سے لوٹ کر چشمہ نور کو توجہ فرمائی روز فردا تک خاطر مبارک اپنی
کو اوسی جگہ مشغول رکھا لیکن احمد تک کہ جگہ لشکر اقبال کی تھی ضبط اپنے کو نہین کر سکتے تھے جسوقت بات شاہزادے کے کان مین پہونچی
تھی بے اختیار آنسو آنکھون سے ٹپکتے تھے اور دل نوکرون چاکرون کا سوراخ سوراخ ہوتا تھا جب کوچ لشکر اقبال کا طرف دکن کے اتفاق
پڑا کچھ تسلی حاصل ہوئی بیچ اسی تاریخ کے پرتھی چند بیٹے راے منوہر کو خطاب راے اور منصب پانسو ذاتی اور چار سو سوار اور جاگیر کا
بیچ وطن کے ملا روز شنبہ گیارھوین تاریخ کو چشمہ نور سے متوجہ دولتخانہ اجمیر کے ہوے شب یکشنبہ تاریخ بارھوین کو بعد گذرنے بیتیس پل
اوس وقت کہ ستائیس درجہ طالع قوسی تھا حساب نجومیان ہند سے اور پندرہ درجہ طالع جدی حساب نجومیان یونان سے تھا
دختر آصف خان سے لڑکا پیدا ہوا اس خوشی کے بیچ مین نقارے بجے اور دروازہ خوشی کا اوپر خلائق کے کھلا بغیر تامل اور فکر کے نام اوسکا
شاہ شجاع سیری زبان پر آیا امید ہے کہ قدم اوسکا اوپر ہماری اور باپ اوسکے کے مبارک ہووے بارھوین تاریخ کو ایک قبضہ مرصع اور
ایک زنجیر فیل راول کلیان جیسلمیری کو مرحمت کیا مینے بیچ انھین دنون کے خبر انتقال ہو جانے خواص خان کے کہ جاگیر اوسکی
بیچ سرکار قنوج کے تھی پہونچی ایک ہاتھی واسطے کنور دیوان گجرات کے مرحمت کیا مینے بائیسوین اسی مہینے کو اوپر پانسو ذات اور
سوار راجہ مہاسنگہ کا اضافہ کیا مینے کہ چار ہزار ذاتی اور تین ہزار سوار ہین منصب علی خان تاتاری کا کہ پہلے اس سے ساتھ خطاب نصرت خانی
کے سرفراز ہوا تھا دو ہزار ذاتی اور پانسو سوار مقرر ہوے نیزہ بھی ایک مرحمت کیا واسطے نکلنے بعضے کارون کے خیال کیا تھا مینے کہ ایک مسہری
مشبکہ دار طلائی واسطے مرقد یعنی قبر منورہ خواجہ بزرگوار کے بناوین تاریخ ستائیسوین اس مہینے کو تمام پایا فرمایا مینے کہ لیجا کر وہان کھڑی کرین ایک
لاکھ دس ہزار روپیہ مین تمام ہوئی تھی اور جو سرداری لشکر دکن کی جیسا کہ چاہتا تھا واسطے اقبالمند پرویز سے نہ ہوئی دل مین آیا کہ فرزند اقبالمند کے تئین بلا کر
بابا خورم کہ نشانی رشد اور کاردانی کی احوال اوسکے سے ظاہر ہے سردار لشکر فیروزی اثر کا کرکے ساتھ فوج خاص کے پیچھے سے اوسکے روانہ
ہوون بیچ اسواسطے پرویز کو فرمان لکھا کہ روانہ صوبہ الہ آباد کو ہو جو درمیان ملکون محروسہ کے واقع ہے بیچ ان دونون کے کہ ہم اس جگہ بسلامت
حفاظت اور جمعیت آدمیون اوس ملک کے پیشوائی کرے تاریخ اونتیسوین ماہ مذکور کو بموجب عرضداشت بہائی داس واقع نویس برہانپور کا پوچھا کہ
شاہزادہ تاریخ بیسوین کو ساتھ خیریت اور خوشی کے شہر سے روانہ صوبہ مذکور کے ہوے پہلی تاریخ امرداد کو طرہ مرصع واسطے مرزا راجہ بہاوسنگہ
کے مرحمت کیا مینے اور ایک کشتی گیر ہاتھی مرحمت ہوا اٹھارھوین تاریخ کو چار راس گھوڑے راہوار کہ لشکر خان نے بھیجے تھے نذر سے گذرے
میر مغل اوپر حکومت سرکار سنبھل کے بسبب بدلے جانے سید عبد الوارث کے کہ بجاے خواص خان کے اوپر حکومت سرکار قنوج کے مقرر
ہوا تھا حاکم مقرر ہوا اور منصب اوسکا شرط خدمت مذکور کے پانسو ذاتی اور سوار کے مقرر ہوا اکیسوین تاریخ کو نذرانہ کلیان جیسلمیری کا
نظر سے گذرا تین ہزار مہر اور نو راس گھوڑے اور پچیس مہار اونٹ اور ایک زنجیر ہاتھی تھا منصب قزلباش خان کا اصل و اضافہ سے
دو سو ذاتی اور ہزار سوار مقرر ہوا تیسوین کو شجاعت خان نے اجازت جاگیر کی پائی کہ جاکر کے سرانجام نوکر اور ولایت اپنی کا کرکے
بیچ جاے وعدہ مقررہ کے حاضر ہووے بیچ اسی سال کے بلکہ درمیل سال دسوین جلوس کے وبا عظیم یعنے بڑی بیچ بعض جایون ہندوستان
کے ظاہر ہوئی اور آغاز اس بلا کا پرگنات پنجاب سے ہوا رفتہ رفتہ بیچ شہر لاہور کے پہونچی اور بہت مخلوق مسلمانون اور ہنود ون سے
اس بیماری مین تلف ہوئی پیچھے اس سے سرہند اور درمیان دوآب سے دہلی تک اور پرگنات اطراف تک پہونچی اور بہت گانون
اور پرگنے ویران کیے ان دنون مین کم ہوا اور آدمیون عمر رسیدہ اور تواریخون گذشتہ سے ظاہر ہوا کہ ایسا مرض کسی زمانے مین دیکھا
سنا نہ گیا سبب اسکا حکما اور دانایان سے دریافت کیا گیا تو بعضون نے کہا کہ جو دو سال خشکی ہوئی ہے اور بارش نہ ہوئی اس سبب سے

ہی اور بعضون نے بیان کیا کہ یہ بسبب خشکی اور عفونت ہوا کے ہی بعضون نے اور تاویلین کین مسلم نزدیک اللہ رب العالمین کے ہے
فرمانبرداری پر گردن جھکائی آدمی کیا کرے جو گردن نہ رکھے فرمان پر پانچوین تاریخ مہینے یوزکو پانچہزار روپے مدد خرچ کے طور پر پاس والدہ
میر میران کہ دختر شاہ اسمعیل ثانی کی تھی ہات سوداگرون کے یت عراق مین بھیجے گئے چھٹی تاریخ عرضداشت علیخان بخشی کا اور
واقع نویس احمد آباد شامل اوپر اس بات کے کہ عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ بسبب اس بات کے کہ بعض مقدمات کرول وسکا نہین
چاہتا تھا کہ داخل واقعہ کرون مین اور خلاف مرضی اوسکی کے داخل واقعہ ہوئے مجھسے لڑائی کی اور آدمی میرے اوپر بھیجے اور مجھکو بیعزتی
کے ساتھ اپنے گھر لیجا کر چنان چنین کی یہ بات مجکو بری معلوم دی مینے چاہا کہ یکبارگی اوسکو نظر سے گرا کر ضائع معطل کرون آخرکار دلمین
آیا کہ دیانت خان کو احمد آباد بھیجا مینے تا یہ قضیہ اوسجگہ جا کر آدمیون بیغرض سے تحقیق کرے اگر یہ کار حقیقت مین سچ ہو تو عبداللہ خان کو
ہمراہ لیکر درگاہ پر حاضر ہووے اور نگہبانی احمد آباد کا ذمہ سردار خان بھائی اوسکے کا ہووے پہلے روانہ ہونے دیانت خان سے یہ خبر
خان فیروز جنگ کے پاس پہنچی وہ نہایت اضطراب اور بیقراری کے ساتھ اپنے آپ کو گنہگار قرار دیکر پیادہ پا روانہ درگاہ کا ہوا دیانت خان
راستے مین خان مذکور سے ملے اور اوسکو خراب حال سے دیکھا جو پیادگی راہ سے بیزخمی ہوئے تھے سواری دیکر ہمراہ لیکر حاضر درگاہ
ہوا اور مقرب خان کہ خدمت گذاران قدیم اس درگاہ سے ہے زمانہ شاہزادگی سے درخواست صوبہ گجرات کی مجھسے کرتا ہی جو اس طرح کی
حرکت عبداللہ خان سے وقوع مین آئی دل مین آتا ہے کہ آرزو خدمتگار قدیم کی نکال کر اوسکو بجائے خان مذکور کے احمد آباد بھیجے
انھین دنون ساعت نیک اختیار کر کے سات منظور کرانے حکومت و صاحب صوبگی صوبہ مذکور کے اوسکو کارروائی ظاہری و باطنی کیا مہینے
دسوین تاریخ اوپر منصب بہادر خان حاکم قندہار کے کہ چار ہزار ذات اور تین ہزار سوار تھا پانسو ذات کے زیادہ کیے گئے شوقی طنبورہ نواز
کے تئین کہ نادران روزگار سے ہی اور نغمون ہندی اور فارسی کو اسطرح بجاتا ہی کہ زنگ گویا دل سے تراشتا ہی ساتھ خطاب انند خانی کے مسرور
اور دلخوش کیا انند زبان ہندی مین خوشی اور رحت کو کہتے ہین دن ہونے انند کے بیچ ولایت ہندوستان کے آخر مہینے تیر کے سوا نہین
مقرب خان بیچ پرگنہ کرانہ کے کہ وطن آبا و اجداد اوسکے کا ہی اور باغات لگائے ہوئے انبہ کے زیادہ دنون تک یعنی دو مہینے زیادہ تک
محافظت کر کے گور کے میوے کے ساتھ ہر روز بھیجا کرتا تھا جو یہ بات ایک قسم کے تعجبات سے تھی لکھی گئی آٹھوین تاریخ کو گھوڑا عراقی نادری
لعل بیبہا نام واسطے سواری کے ہاتھ تشریف خدمتگار کے اوس فرزند کو بھیجا گیا صورت رانا اور کرن لڑکے اوسکے کی سنگ تراشون
تیز جنگ کو فرمایا تھا مینے کہ سنگ مرمر سے ساتھ قد اور اوس ترکیب کے کہ وہ رکھتے ہین تراشین بیچ اسی تاریخ کے صورت نے اتمام پایا اور
خیال مین آیا تو فرمایا مینے کہ آگرہ لیجا کر نیچے کے جھروکہ درشن مین بیچ باغ کے جا دین چھبیسوین تاریخ کو مجلس شمسی موافق قاعدہ مقررہ کے محل مین
وزن اول چھ ہزار اور پانسو چودہ تولہ سونے کا ہوا اور بارہ وزن تک ہر وزن ساتھ ایک جنس کے ہوتا ہی چنانچہ وزن دوسرا پارہ کا اور
وزن تیسرا ابریشم کا چوتھا اقسام عطریات عنبر اور مشک سے صندل اور عود اور پان تک اسی طرح بارہ وزن تک تمام ہوتا ہی اور حیوانات
سے موافق شمار سال گذشتہ کے ایک بکرے نر اور ایک قطعہ مرغ یعنی ایک مرغ فقیرون اور درویشون کو اون جنسون کا روپیہ کل کہ ایک لاکھ
ہوتا ہی فقیرون اور محتاجون اور ارباب حاجت کو تقسیم کرین انھین دنون وہ لعل کہ مہابت خان نے عبداللہ خان سے خریدا تھا نظر سے گذرا
اچھا معلوم دیا اسی طرح سے لعل خوشنما ہی منصب خاصہ خان اعظم کا ساتھ ہزاری ذات کے مقرر ہوا اور حکم دیا گیا کہ کچہری والے موافق اوسکی
جاگیر کے تنخواہ دیوین اور جو کچھ کہ منصب دیانت خان کے مین سے بسبب مقدمات گذشتہ کے کم ہوا تھا موافق عرض کرنے اعتماد الدولہ کے
سلامت ہوا اور عضد الدولہ کو کہ صوبہ دار ملک مالوہ کا کیا تھا رخصت کیا اور مہربانی سے ایک خلعت اور گھوڑا اوسکو مرحمت ہوا منصب راول
کلیان جیسلمیری کا دو ہزاری ذات اور ہزار سوار مقرر ہوا اور حکم ہوا کہ ولایت مذکور اوسکو تنخواہ کی جاگیر مین دیوین اور جو ساعت رخصت

بیچ اسی تاریخ کے تھی ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور شمشیر مرصع اور کھپوہ اور خلعت پرم نرم خاصہ پاکر سات خوشی تمام کے اپنی ولایت کو
رخصت ہوا اکتالیسوین تاریخ مقرب خان احمد آباد کو رخصت ہوا اور منصب اوسکا پانچہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار تھے پانچہزاری ذات
اور سوار قرار پایا اور خلعت خاصہ اور نادری بیچ تکمہ مروارید کے مرحمت ہوا اور دو راس گھوڑے طویلہ خاصہ سے اور ایک زنجیر ہاتھی خاصہ اور
ایک قبضہ تلوار مرصع کے اوسکو مرحمت ہوئی اور خوش ہوکر صوبہ کو روانہ ہوا گیارہوین تاریخ مہینے مہر کو جگت سنگھ پسر کور سنگھ وطن اپنے
سے آیا اور خدمت ملازمت حاصل کی سولوین تاریخ مرزا علی بیگ اکبر شاہی ولایت اودہ سے کہ وہ بیچ جاگیر اوسکی کے مقرر تھی آکر ملازمت حاصل
کی ہزار روپیہ نذر گذرانے اور ایک ہاتھی کہ ایک زمیندار کا تھا اور حکم ہوا تھا کہ اوس سے لے وہ لایا اکیسوین تاریخ کو نذرانہ قطب الملک حاکم
گولکنڈہ کا کہ شامل چند آلات مرصع کا تھا نظر سے گذرا اور منصب سید قاسم بارہ کا اصل اور اضافہ سے ہزاری ذات اور چھ سو سوار مقرر
ہوا جمعہ کی رات بائیسوین تاریخ کو مرزا علی بیگ کہ اکاسی برس کی عمر ہوگئی تھی مرگیا اس دولت پر کہ اچھی اچھی خدمتین اوس سے سرانجام
پائین پلہ منصب اوسکے کا رفتہ رفتہ چار ہزار تک پہونچا جوانان کریم الطبع سے ایسا تھا کہ فرزند اور نسل تک نرکھا طبع نظمی بھی رکھتا تھا اوسکو
کہ زیارت کے واسطے روضہ منورہ حضرت خواجہ بزرگوار معین الدین کے گیا تھا احوال اوسکا متغیر ہوا اور وفات کی مینے اوسکو اوسی مقام متبرک
مین مدفون کردیا اور مین جسوقت ایلچیون عادل خان بیجاپوری کو رخصت کرتا تھا تو سفارش کی تھی مینے کہ اگر ولایت مذکور مین کوئی شمشیر باز
نامی یا کشتی گیر نامی ہو عادل خان سے کہدین کہ ہمارے لیے بھیجے بعد ایک مدت کے ایلچی پھر آئے شیر علی نام مغل زادہ کہ بیجاپور کی سپاہ
تھا اور کشتی گیری اور ورزش مین کمال مہارت رکھتا تھا مع چند آدمیون شمشیر باز کے لائے شمشیر باز خود ظاہر ہوے مگر شیر علی کو سات اپنے
پہلوانون اور کشتی گیرون کے لڑایا کوئی مقابلہ نکرسکا خلعت اور ہزار روپیہ اور ایک ہاتھی اوسکو مرحمت ہوا کیونکہ بہت خوش ترکیب اور
زورآور ظاہر ہوا اوسکو بیچ ملازمت کے بلا کر پاس رکھا اور خطاب پہلوان پایہ تخت کا دیا منصب اور جاگیر دیگر رعایت تمام رکھی اور چودہوین
تاریخ دیانت خان کہ واسطے لینے عبداللہ خان فیروز جنگ کے مینے مقرر فرمایا تھا اوسکو حاضر لاکر ملازمت خدمت حاصل کی اور ایک سو
مہر نذر گذرانی بیچ اسی تاریخ کے رامداس ولد راجہ راج سنگھ کو کہ امراے راجپوت سے بیچ خدمت دکن کے وفات پائی تھی سات ہزار ذات اور
پانسو سوار کی سرفرازی پائی جو عبداللہ خان سے تقصیرات وقوع مین آئی تھی بابا خورم کو شفیع گناہون اپنے کا کیا تھا چھبیسوین تاریخ سجاول
بابا خورم کے مینے حکم کورنش کا دیا از روی شرمندگی تمام کے ملازمت کی ایک سو مہر اور ایکہزار روپیہ نذر کا گذرانا جو پہلے آنے ایلچیون عادل خان
کے سے قرار یافتہ دل مین یون تھا کہ بابا خورم کو ہراول کرکے خود متوجہ دکن ہون مین اور اس مہم کو کہ واسطے بعضے کارون کے بیچ تال کے
پڑی ہے درستی و دن اسواسطے مینے حکم کیا تھا کہ مہم دنیا دارون دکن کے تئین بغیر شاہزادہ سے دوسرا کوئی عرض نکرے بیچ اندنون کے
شاہزادہ ایلچیون کو ملازمت مین لایا اور عرائض گذرانی عبدالفتاح مرتضی خان سے راجہ بان اور اکثر سردار کمک خان مذکور کی درگاہ مین آئے
تھے بیچ اسی تاریخ کے راجہ بان کو موافق عرض کرنے اعتماد الدولہ کے واسطے ایک سردار کے لے آنے کے قلعہ کانگڑہ پر مقرر کیا مینے
اور ایک جماعت آدمیون کی ہمراہ اوسکے بھیجی اور ہر ایک کو موافق حالت اوسکے کے سات انعام اور گھوڑے اور ہاتھی اور خلعت اور
زر کے دل خوش کیا اور رخصت دی پیچھے چند روز کے عبداللہ خان کہ بہت دل شکستہ ہوگیا تھا نیابت اوسکو دی اور حسب التماس
بابا خورم کے خنجر مرصع مرحمت کیا مینے اور حکم ہوا کہ منصب اوسکا بدستور برقرار ہوکر بیچ ملازمت فرزند مذکور کے تعینات خدمت دکن سے ہو
تاریخ ۲ ماہ ابان کو منصب وزیر خان کہ بیچ ملازمت بابا پرویز کے رہتا تھا دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اصل و اضافہ سے حکم دیا چوتھی تاریخ
خسرو کو کہ اسیری سنگدان واسطے محافظت اور خبرداری اوسکی کے مقرر تھا بسبب بعض خیالات آصف خان کو سونپ کر فیل خاصہ اوسکو
مرحمت ہوا ساتوین ابان کو مطابق [illegible] شوال کی محمد رضا بیگ نام ایک شخص کہ والی ایران نے بطریق سفارت کے بھیجا تھا ملازمت

حاصل کی اپنے پیچھے اداکرنے رسمون کورنش اور سجدہ اور تسلیم کی اور خط پیش کیا اور جو گھوڑے اور تحفہ کہ لایا تھا نظر سے گذرانے وہ جو کچھ کہ لکھا
اور کہلا بھیجا تھا تمام ازروے دوستی اور صداقت کے تھا ایلچی کو اوسی تاریخ تاج مرصع اور خلعت مرحمت کیا اور جو کچھ کہ کتابت مین اظہار
رقم دوستی اور محبت کا کیا تھا اچھا معلوم دیا کہ بجنسہ اوسکو کتابت کے داخل جہانگیر نامہ کیا

نقل کتابت داراے ایران

تازگی گلستان اخلاص وعقیدت اور سیرابی بوستان اعتقاد وعبودیت کی بیچ نیایش اوس معبود کے موجود ہے کہ جسنے افسر دولت واقبال
برگزیدگان عرصۂ فرمانروائی اور دیہیم سلطنت واجلال شہسواران میدان جہانکشائی کو جواہر توفیقات نامتناہی سے آراستہ کرکے ساتھ بدرقہ
توفیق کے طرف شاہراہ ترویج دین ودولت اور انتظام ملک وملت کے ہدایت کی اور جو وسعت آباد دل کو گنجایش شمہ کی مراتب ستایش
اوسکے سے کہ لائق پرستش کے نہین ہے اسواسطے بہتر یہ ہے کہ پای فکر کو طے کرنے اس راہ حیرت افزا سے جدا کرکے ہاتھ طلب شفاعت
کا بیچ دامان مقدسہ حضرت سلطان رسل ہادی سبل سید الکل فی الکل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ائمہ ہدی کہ شفیعان روز جزا ہین خصوصًا
شاہ اولیا سرور اصفیا علی مرتضی رحمہم اللہ تعالی کہ غواصان بحار کرمت یزدانی اور جوہریان دیار رحمت ربانی ہین مضبوط کرکے کچھ حقیقتین
نسبت معنوی اور قرب باطنی کے کہ پیش نہاد ہمت حقیقت شناسان دوربین اور آگاہ دلان حق گزین کی ہے جلوہ گاہ ظہور مین لاوے
مرآت ضمیر انور اور آئینہ خاطر فیض گستر مین کہ نور حاصل کرنے والا انوار ولایت سے اور روشن شعاع ہدایت سے ہے مخفی اور محتجب نہے کہ
عالم مین کوئی شی محبت سے برتر نہین اور کوئی امر مثل الفت کے لائق نہین اسواسطے کہ انتظام اس عالم کون وفساد کا اوپر محبت اور الفت
کے آیا ہے خوش وہ دل کہ قبول کرنے والا پرتو آفتاب محبت کا ہو کر جہان جان اور عالم ارواح کو ظلمت وحشت سے پاک کیا الحمد للہ کہ یہ شیوۂ
رضیہ اور طریقۂ فرضیہ نے ازروے وراثت اور اکتساب کے درمیان ان دونون سلسلون عالی کے ثبوت پایا ہے اور شہرہ اتحاد اور آوازہ وداد
کا مانند حرکت نسیم اور نور خورشید کے بسیط زمین مین مشہور وظاہر ہے ہر نکوخواہ عاقبت اندیش اور حقیقت گزین وفاکیش کا ہواہے سو نظر اتحاد حقیقی
اور الفت قدیمی کے کہ درمیان اس اخلاص شعار اور اوس برادر نامدار کے ہے محبت ویکجہتی نے اس مرتبہ استحکام پایا ہے کہ مصداق اس مصرعہ
کا ہوا ہے مصرعہ اندر غلطم کہ من توام یا تو منی ✦ اور توافق صوری ومعنوی اوس حدتک پونہچی ہے کہ دوئی اور جدائی کو درمیان ہمارے
اور تمھارے دنیا اور عقبے مین گنجایش نرہی اس معنی کے ظہور سے گلزار دوستی نے سرسبزی پائی اور غنچۂ آرزو ایسا کھلا کہ بلبل جان مشتاق اور
مرغ روح کثیر الاشتیاق کسیطرح اوسکے عہدۂ شکر سے باہر نہین آسکتا اب خواہش ضمیر محبت تاثیر کی یہ ہے کہ آج سے بعد ایک شخص طرز دانان
بساط عزت سے ہمیشہ ہمنشین محفل انس کا ہوا کرے اور جو رفعت پناہ عزت دستگاہ محمد حسین چلپی کہ سبق ارادت اور اخلاص اس خاندان
کو ساتھ نسبت خدمت اور اختصاص کو ساتھ اوس آستان رفعت نشان کے ملا ہوا رکھتا ہے اور ساتھ وفور عقل وکیاست کے موصوف
اور طرز خدمت سلاطین سے واقف ہے اور اوضاع اوسکے پسندیدہ ہماری خاطر اشرف کے ہین اور پہلے اسطرف کے واسطے درستی اکثر مطلبے
کامون کے کہ اون مین تاخیر واقع ہوئی مقرر ہوا تھا اور سوا اسکے بعض خدمتین اوس سے متعلق تھین سوا اوسکو سزاوار اس کام کا جانکر
بسبب مفقود ہونے تکلفات رسمیہ کے فیمابین سے ایسے شخص کو کہ مزاجدان اوس بادشاہ عالیجاہ کا ہے معین فرمایا ہے کہ جو کچھ بیچ
سرکار اس دوستدار بیریا کے ہو از قسم امتعہ اور اجناس سے اس ولایت کے تمھارے ملاحظے مین پیش کرے اور جس چیز کو کہ پسند
خاطر اقدس تمھاری کا جانے وہ زیادہ اس طرف سے بھیجی جاوے اور بعد اسکے کہ اوس سے خدمتین حسب دلخواہ ظہور مین آوین اور
خاطر شریف اوس سے خوشنود ہو سو اوس حال مین اگر توقف اوسکا وہان پر موافق مزاج اقدس کے ہو خدمت شریف مین رہنے دین
اور اگر لائق خدمتگزاری کے جانین اوسکو واسطے فیصلہ مہمات کے اس ولایت مین مقرر فرما دین یا بجاے اوسکے اور کسی شخص کو

کہ لیاقت اس امر کی رکھتا ہو متعین کرین اور جو سفارش کہ تمنے در باب خریداری جواہر نفیسہ خصوصاً واسطے چند قطعہ لعل کے کہ اس سلطنت
مین تھے اور ایک اونمین کا بنام نامی آبا اور اجداد اوس والا دودمان مزین ہی اور بموجب وقف شرعی کے بیچ سرکار نجف اشرف کے
حکم رکھتا تھا بیچ حق چلپی مذکور کے فرمائی تھی تو مجکو امید یہ تھی کہ جو کام متعلق اس سلطنت کے ہو از روی بے تکلفی اور یگانگی کے اوس سے
مجکو خبر کیجاے ہر چند تم مملکت ایران کو مختصر جانکر قابل رجوع اپنے کامون کے نہین جانتے ہو لیکن مین ایسی خدمتون کے ادا سے عہدہ برا ہو سکتا
ہون اون دونو لعلون مذکور کو بصلاح علما اور قضات کے سرکار نجف اشرف مین سے لیکر رکھا ہی اور وہ صندوقچہ کہ فرنگ سے میرے
واسطے لائے تھے اور لائق اسکے تھا کہ وہ لعل اوسمین رکھکر تمھارے واسطے بھیجا جاوے جب چلپی مذکور نے اوسکو تمھارے واسطے پسند
کیا تو مینے جانا کہ خاطر عاطر تمھاری عجیب و غریب چیزون کیطرف مائل ہی اسواسطے مینے اوستادان کاردان کو حکم دیا کہ اوسکو خوب صاف و
آراستہ کرین انشاء اللہ تعالی بعد درستی کے مع قطعات لعل خدمت عالی مین روانہ کرتا ہون اور جو خاطر محبت ذخائر میرے واسطے کھولنے
ابواب اتحاد کے متعلق ہی اور تمھاری طرف سے خوشبواس التفات کی مشام محبت مین نہین آتی اسواسطے مینے اپنے ایک مخلص اور معتمد
قدیمی محمد رضا بیگ نامی کو کہ لڑکپن سے آج تک میری ملازمت مین رہا ہے واسطے تحقیق اس معنی کے ملازمت عالی مین روانہ کرتا ہون
اور جو بعضی باتین اوس سے زبانی کہی ہین وہ اونکو ہنگام خلوت مین عرض کریگا اور سعادت آثار اخلاص شعار محمد قاسم بیگ برادر
چلپی مذکور کو کہ ملازم میرا ہے واسطے درستی بعضے امور کے بھیجا ہے امید ہی کہ برخلاف گذشتہ کے بالکل رفع حجاب جدائی فرما کر جو چیزین
کہ پسند تمھاری خاطر اشرف کی ہون بی تکلف واسطے پوہنچانے اونکے کے اشارہ فرماتے رہو اور ان دونون شخصونکو جلد رخصت
فرماکر مکنونات ضمیر بی ہمال اپنے سے خوشحال کرو ہمیشہ تائیدات ربانی اور توفیقات سبحانی قرین ایام دولت قاہرہ اور رفیق روزگار خلافت باہرہ
تمھارے کی ہو جیو فقط

تمام شد نامہ شاہ عباس

یکشنبہ کو اٹھاروین شوال کی پیش خیمہ فرزند بابا خورم کا واسطے تسخیر دکن کے اجمیر سے نکلا کہ فرزند مذکور بطور ہراول کے آگے چلے مین بعد
رایات اجلال اوسطرف متوجہ ہون اور دوشنبہ کو اونیسوین تاریخ دولت خانہ شاہی بھی اوسطرف روانہ ہوا اور منصب راجہ سورج مل کا
کہ ہمراہی شہزادے مین مقرر ہوا تھا مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و سوار کا مقرر ہوا اور شب نوزدہم آبان کو کہ مین سعادت معہودہ
غسلخانہ مین تھا اور بعض امرا اور چند خدمتگار حاضر خدمت تھے اور حسب اتفاق سے محمد رضا بیگ ایلچی دارای ایران بھی وہان حاضر
تھا ایک الو بعد گذرنے چھ گھڑی رات کے آکر اوپر منڈیر کوٹھے کے بیٹھا اور بہت کم نظر آتا تھا چنانچہ اکثر آدمی اوسکے معلوم کرنے سے
عاجز تھے مینے بندوق منگوا کر اوسطرف کہ اوسکو دیکھتے تھے سر کی تو گولی اوسکے لگی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا حاضرین متعجب ہو گئے اور
لب سب نے ساتھ تحسین و آفرین کے کھولا پھر اسی رات کو قاصدان بھائی عباس سے کچھ باتین دریافت کی گئین یہانتک
کہ نوبت بیچ سخن قتل صفی مرزا کے آئی مینے پوچھا کہ مدت سے یہ بات دل مین تھی بیان کرو کہا اونھون نے کہ اگر قتل اوسکا اوسی روز ظہور مین
نہ آتا تو البتہ وہ قصد شاہ کا کرتا جب یہ بات بادشاہ کو معلوم ہوئی مروا دیا منصب مرزا حسن اور مرزا رستم کا بیچ انھین دونون کے اصل اور اضافے
سے ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مشخص ہوا اور منصب معتمد خان کا کہ اوپر خدمت بخشیگری اوس لشکر کے ہمراہ بابا خورم کے کیا تھا
معین تھا ہزاری ذات اور ڈھائی سو سوار کا قرار پایا جمعہ کو بیسوین تاریخ ساعت رخصت بابا خورم کی ہوئی آخری ساعت اوس روز
کو بیچ دیوانخانہ کے آدمیون خاص اور عام اپنے کو مسلح اور مکمل سوار اندر دروازے کے لاکر نظر سے گذرانی اون عنایات ظاہری
سے کہ ساتھ فرزند مذکور کے واقع ہوئی خطاب شاہی ہوا جزو اسم اوسکے کا کیا اور فرمایا گیا کہ اوسکے تئین مجھسے بعد سلطان خورم کہا
کرتے ہین اور خلعت اور چارقب مرصع کہ گرد موتی کے ہوئے تھے اور ایک گھوڑا عراقی مع زین مرصع اور ایک گھوڑا ترکی اور ایک ہاتھی

خطاب شاہی بشہزادہ جہان

خاصہ بنسی لال نام اور ایک رتھ طرز انگریزی کہ اوس پر ٹھہکار متوجہ ہوا اور شمشیر مرصع با پرتلہ خاصگی اون کے بیچ فتح گیری قلعہ احمد نگر کے ہاتھ سے لگی تھی
اور پرتلہ بہت نامی اور مشہور ہی اور خنجر مرصع اوسکو مرحمت ہوئے ساتھ لیاقت تمام متوجہ ہوا امید کرم واجب تعالے سے وہ ہی کہ بیچ اس خدمت
کے سرخرو ہووے اور ہر ایک امیر دن اور منصب داروں کو بقدر مراتب اونکے کے گھوڑا اور خلعت مرحمت ہوا شمشیر خاصہ اپنی کمر سے
کھولکر عبداللہ خان فیروز جنگ کو مرحمت کی مینے جو دیانت خان ہمراہ شاہزادے کے معین کیا تھا خدمت عرض مکرر خواجہ قاسم قلیچ خانی
کو مرحمت فرمائی پہلے اس سے چند اوپر خزانہ سرکاری کے گرکر خزانے مین ۱ اسی روپیے گئے تھے گرد چبوترہ کوتوال کے تھا پیچھے چند روز
کے چند آدمی اون مین سے بات نع سرداروںکے کہ نول نام رکھتا تھا آئے اور ٹکڑہ ٹکڑہ اوس زر سے بھی ظاہر ہوا جو دل مین آیا کہ
اونہون نے اگر قسم کی دلیری کہ ہے انکو سیاست عظیم مین بھیجا چاہیے ہر ایک اک سیاست خاص مین بھیجا مگر نول کہ سردار انکا تھا فرمایا نیچے
کہ نیچے پیر ہاتھی کے ڈالدو اوسنے کہا اگر حکم ہووے ہاتھی سے لڑتا ہون مین کہا مین نے ایسے ہی ہوا ایک ہاتھی بدمست منگواکر
مقرر کیا بلکہ تلوار ہاتھ اوسکے مین دیکر ہاتھی کے روبرو کیا چند مرتبہ ہاتھی نے اوسکو گرایا مگر وہ متہور بیباک باوصف دیکھنے سیاست کے
برادران اوسکے پر گذرے قائم حواس رہا اور جگہ سے نہ ہلا ولیسی طرح مردانہ اور دلیرانہ خنجر ہاتھی کے سونڈ مین پہنچاوے اور ایسا کیا
کہ ہاتھی حملہ کرنے سے اوسکی طرف ہٹ رہا جبتہ حال دیکھا مینے فرمایا کہ دلیری اور مردانگی اوسکے سے خبردار ہو تھوڑی سی دیر کے بعد بمقتضاے
بد ذاتی اور دون طبق ہوا سے جگہ اور مقام اپنے کی یاد کرکے بھاگا یہ بات مکرر بری معلوم ہوئی جاگیرداروں سے کہدیا کہ اوسکو ڈھونڈکر
لاؤ اتفاق سے دوسرے مرتبہ بھی گرفتار ہو گیا ایکی حکم دیا مینے کہ اوس ناسپاس قہر ناشناس کو حلق سے کھینچین مضمون کہا ہوا شیخ سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ کا مطابق حال اوسکے کے آیا مصرعہ عاقبت بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے + اگرچہ ساتھ آدمی کے پرورش پائے ہو + دن شنبہ
غرہ ذیقعدہ کو مطابق اکیسوین ماہ ابان کی تیں پچھے اوسکے کہ پانچ گھڑی دن گذرا بخیریت اور ساتھ قصد درست کے اجمیر سے اوپر رتھ فرنگی کے
جہاز گھوڑے جہتے جاتے تھے سوار ہو کر آیا مین اور حکم دیا مینے کہ اکثر امرا رتھ پر سوار ہو کر ہمراہ میرے ہون اور قریب جسکے آفتاب اور
یا وکوس کم دو کوس باقی دیورائے گانون مین اوترا مین ہنود کہتے ہین کہ اگر طرف شرق کے بادشاہ یا کوئی بزرگ جاوے اور ارادہ ملک لینے کے
تو ہاتھی دندان دار پر سوار ہووے اگر مغرب کیطرف جاوے اوپر گھوڑے یکرنگ کے سوار ہووے اور اگر شمال کیطرف اوپر پالکی اور سنگاسن کے
اگر جنوب کو جاوے اوپر رتھ کے سوار ہو کر کہ عالم ارابہ ہے اور بہل کے سوار کرتے ہین تین برس پانچ دن کم اجمیر مین توقف کیا آبادی اجمیر کی
کہ جگہ مقبرہ قبر کی خواجہ بزرگ اور خواجہ حضرت معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ہی اقلیم دوسری سے جانتے ہین ہوا اوسکی اعتدال پر
ہی مشرق اوسکا دار الخلافت آگرہ ہی شمال قصابات دہلی جنوب اوسکا صوبہ گجرات ہی اور مغرب اوسکا ملتان اور دیبالپور جگہ اس ولایت
کی تمام ریگستان ہی آب دشواری سے زمین سے نکلتا ہی مدار اوسکی کھیتی کا باران پر ہی جاڑہ معتدل تمام ہوتا ہی اور گرمی اوسکی آگرہ سے ملائم
تر ہی اس صوبے سے چھیاسی ہزار سوار اور تین لاکھ چار ہزار پیادہ راجپوت وقت لڑائی کے نکلتے ہین اس آبادی مین دو تال کلان واقع ہین
ایک کو نیل تال اور دوسرے کو رتن ساگر کہتے ہین نیل تال خراب ہی اور بند اوسکا کھلا ہوا اون دنون مین حکم کیا مینے کہ اوسکو بند کر دو اور انا ساگر
کو بہنے دو کسواسطے کہ رایات اقبال کا نزول چند مدت سے اسپر ہوا یہ راج رہے تال مذکور دیڑھ کوس اور پانچ طناب ہی ایام قیام کے نو مرتبہ
زیارت روضہ منورہ مقدسہ حضرت خواجہ خواجگان بزرگوار جناب معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ وار کی مینے اور پندرہ مرتبہ اوپر تال
بھکر کو گیا اور آٹھ مرتبہ چشمہ پوہکر کے دیکھنے کو گیا پچاس مرتبہ شیر کے شکار کو گیا مین پندرہ شیر اور ایک چیتہ اور ایک سیہ گوش اور ترپن نیلگائے
اور تینتیس گوزن یعنی بارہ سنگھے اور نوسے ہرن اور اسی تکو لیتے بدجانور اور تین سو چالیس مرغابی شکار کیا مینے گانون دیورائے مین نیات
مقام ہوئے اس جگہ سے پنچ نیل گائے بارہ مرغابی شکار کیا ۹ ہر کو دیورائے سے کوچ کیا اور گانون داسہ والے کہ دیورے سے پونے تین

کوس تھے نزول اجلال فرمایا ایک ہاتھی آج کے دن معتمد خان کو مرحمت کیا مینے دوسرے دن اس گانون مین اتفاق گذرنے کا ہوا ایک نیلگاؤ
اور شکار کی اور دو دست واسطے شہزادہ خورم کے بھیجے بیسنے تیسوین تاریخ مہینے آذر کو گانون مذکور سے کوچ ہوا بیچ گانون مادہان
کہ سوا دو کوس تھا نزول اجلال فرمایا درمیان راستے کے چھ قطعہ مرغابی وغیرہ شکار ہوے چوتھی تاریخ ڈیرہ کوس ہنین چلے تھے
نواح رام سر کہ تعلق نورجہان بیگم دارد محل نزول جاہ اور جلال کی ہوئی آٹھ فرا ور تک یہان اسجگہ ٹھہرے ایک میر ترک کو خدمت کار خان
سے سات ہدایت اللہ خان کے فرمایا بینے پانچوین دن سات ہرن اور ایک کلنگ اور پندرہ مچھلی شکار ہوے دوسرے دن جگت سنگھ دلد
کنور کرن گھوڑا اور خلعت پاکر کے روانہ وطن اپنے کو ہوا سات کیشوداس لالہ کو بھی گھوڑا مرحمت ہوا ایک زنجیر ہاتھی الہ داد خان افغان کو عنایت
ہوا بیچ اسی دن کے ایک بارہ سنگہ اور تین ہرن اور سات مچھلی و دو مرغابی شکار کی خبر فوت ہونے راجہ سیام سنگہ کہ تعینات لشکر بنگش سے تھا
بھی انھین دنون مین سنی گئی اور ساتوین کو تین ہرن اور پانچ مرغابی اور قشقلداغ شکار کیا دن جمعرات اور شب جمعہ کو جو رام سر جاگیر بیگم
کے تھا جشن اور صورت مہمانداری کی اور جو کئی آلات مرصع اور اسباب نفیسہ اور ہر جنس اور ہر شے سے نذرانہ نظر سے گذرا اور رات
کے وقت تالابون مین روشنی کرائی گئی فی الجملہ مجلس سات ترتیب شایستہ کے ہوئی آخر دن جمعرات کو امیرون کو بلا کر بھی اکثر کو حکم
پیالہ کا دیا گیا بیچ سفرون خشکی کے بھی ہمیشہ کشتی ساتھ رہتی ہے تاکہ ملاح اوسکو کھینچتے رہین اور کشتی پر سوار ہو کر متوجہ شکار مجلس کا ہوون
ایک کشتی پر سوار ہو کر شکار مچھلی کے گیا مع ہمراہیان تھوڑی سی دیر مین اڑتالیس مچھلی کلان جال مین آئین کہ نصف اوسمین سے قسم روہو
کیسی تھی رات کے وقت اپنی حضوری کے نوکرون کو تقسیم کی بینے واقع تاریخ تیرہوین رام سر سے کوچ ہوا چار کوس تک شکار کرتے
ہوے گانون بلودہ مین پونہچا دوسرے دن مقام کیا سولہوین تاریخ کو سوا تین کوس چلکر موضع نہال محل مین نزول اجلال کیا اٹھارہوین کو
کوچ ہوا راستہ سوا دو کوس قطع ہوا آج کے دن ایک ہاتھی محمد رضا بیگ ایلچی دارای ایران کو عنایت ہوا مقام جوسنہ مین گیا دن بیسوین کو
کوچ کر کے دیو گانون مین منزل کی تین کوس کا راستہ شکار کرتے ہوے طے ہوا اس منزل مین مقام رہا پچھلے دن سے ارادہ شکار کے
سے سوار ہوا اس منزل مین ایک امر عجیب دیکھا گیا پہلے اس سے کہ ہم وہان پونہچین خواجہ سرا کنارے تال پر جو گیا کہ اس گانون مین
واقع ہے دو بچے سارس کے قسم کلنگ سے کہ جانور ہے پکڑ لیے تھے رات کے وقت کہ وہان مورد لشکر اقبال ہوا دو قاز کلان گرد علنجانہ کے
فریاد کرتے ہوے پھرنے لگے کہ اوپر کنارے اس تال کے علنجانہ کھڑا تھا جیسا کہ کسی نے اونپر ظلم کیا ہو بنفس الامر ظلومانہ فریاد کرتے تھے
اور بلا وحشت اور دہشت سامنے آنے دل مین آیا کہ البتہ اونپر کسی نے ظلم کیا ہے چنانچہ دریافت کیا گیا تو حقیقت مین خواجہ سرائے
نے دو بچے پکڑ لیے تھے لا کر نظر مین گذرانے جو قازون نے آواز بچون کی سنی بیتابانہ اپنے بچون کے سر پر گرین اور جو کہ لائی تھین اور
قسم قسم کی غمخواری کرتی تھین آخر کار اون بچون کو پرون مین لیکر اوڑتی ہوئی شوق سے طرف آستانہ کے متوجہ ہوئین تیسوین کو کوچ
کر کے پونے چار کوس طے کیے اور گانون بھاسو مین پونہچے کا دن اسجگہ مقام ہوا ہر روز شکار کو جاتے تھے چھبیسوین کوچ ہوا موضع
کاکل مین بعد قطعہ ہونے دو کوس کے پونہچے اور ستائیسوین کو منصب بدیع الزمان ولد مرزا شاہرخ از اصل و اضافہ کے ڈیڑہ ہزار
ذات اور ساڑھے چھ سات سو سوار مقرر ہوے اونتیسوین کو کوچ ہوا پونے تین کوس قطع کر کے موضع لاسہ مین مقام ہوا یہ دن موافق
عید قربان کے گذرا فرمایا لوازمات اوسکے لاوین دن روانہ ہونے اجمیر سے آج تک کہ تیسری تاریخ ماہ آذر کی ہے سو ستھہ نیل گاو
اور ہرن وغیرہ اور سینتس قطعہ مرغابی اور سو ہے اوسکے شکار ہوا تھا دوسرے کو اس جینی کولاسہ سے کوچ ہوا تین کوس اور دس
جریب شکار کرتے ہوے قطعہ کیا گرد نواح کانگڑہ کے جا کر منزل اور مقام ہوا چوتھی تاریخ کو کوچ ہوا سوا تین کوس چلے موضع سوتھہ
مین منزل ہوئی چھٹی تاریخ ساڑھے چار کوس چلکر موضع پردار مین نزول ہوا ساتوین کو مقام تھا پچاس مرغابی اور چودہ قشقلداغ

شکار ہوا دوسرے دن بھی مقام رہا اس دن ستائیس مرغابی شکار کیا نوین دن کوچ ہوا ساڑھے چار کوس جاکر شکار کرتے ہوے منزل
خوشی تال پر جاکر اوترے اس منزل مین عرضداشت معتمد خان کی آئی کہ جوگرد ولایت رانا محل سکے نزول شاہ خورم ہوا آوازہ جاہ عظمت
سے خوف کھاکر اودے پور آکر کہ سرحد منزل جاگیر اوسکے کی تھی ملازمت حاصل کی اور تمام شرطین اور آداب بجالایا کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہین کیا شاہ خورم نے رعایت اوسکی کرکے خلعت چارقب اور شمشیر مرصع اور کپہوہ مرصع اور گھوڑا عراقی اور ترکی اور ہاتھی دیکر اوسکو خوشدل
کیا اور عزت کے ساتھ رخصت کیا اور فرزندون اور نزدیکون اوسکے کو بھی نوازا اور نذرانہ اوسکے سے کہ پانچ زنجیر ہاتھی اور ستائیس ۲۷
گھوڑے اور خوانچے بھرے ہوے جواہرات کے اور مرصع آلات کے تھے تین گھوڑے لیکر سب اوسکو واپس کردیے اور قرار پایا کہ
لڑکا اوسکا کرن بیچ اس مہم کے ساتھ ہزار اور پانسو سوار کے ساتھ بابا خورم کے رہے دسوین تاریخ کو لڑکے راجہ مہاسنگہ کے اپنے
وطن کی جاگیر سے آکر بیچ گروہ رنتھنبور کے ملازمت حاصل کی اور سہ زنجیر فیل اور نو گھوڑے نذر گذرانے اور ہر ایک نے لائق اپنے حال
کے سرفرازی پائی جو نیچے قلعہ مذکور محل صدور رایات جلال کا ہوا قیدیون کو جو اوسمین قید تھے چند ایک کو رہا کیا مینے بیچ اسجگہ کے
دو دن مقام رہا اور ہر روز شکار کو جاتا تھا اور آٹھہ قطعہ مرغابی اور قشقلداغ شکار ہوا بارہوین تاریخ کو کوچ کرکے بعد طے ہونے چار کوس
کے موضع کوٹلہ مین نزول رایات اقبال کا ہوا درمیان راہ چودہ مرغابی اور ایک ہرن شکار کیا مینے چودہوین تاریخ پونے چار کوس
قطع کرکے گروہ موضع الکھورہ کے منزل ہوئی اور یکراس نیل گاو اور بارہ قطعہ گروانگ وغیرہ اثناء راہ مین شکار ہوے بیچ اسی تاریخ کے آغا
فاضل کو بیچ نیابت اعتمادالدولہ کے بیچ حکومت لاہور کے معین ہوے بخطاب فاضل خانی کے سربلند ہوا بیچ اس منزل کے دولتخانہ ہمایون
کو اوپر کنارے ایسے ایک تالاب کے کھڑا کیا تھا کہ نہایت صفائی اور لطافت رکھتا تھا اسیواسطے دوسرے دن اس منزل مین مقام
رہا آخر ناسے روز کو شکار مرغابی کیطرف توجہ کرے مینے پسر چھوٹا مہابت خان بہرہ ور نام بیچ اس منزل کے قلعہ رنتھنبور سے آکر ملازمت
حاصل کرکے دو زنجیر ہاتھی لایا تھا دونون داخل قیدیون خاصہ مین ہوگئے صفی بیٹا امانت کے تئین ساتھہ خطاب خانی اور اضافہ کے
سرفراز کرکے بخشی اور واقعہ نویس صوبہ گجرات کا کیا مینے ساتوین تاریخ ساڑھے چار کوس قطع کرکے محل پر منزل ہوئی بیچ
دن مقام کے ایک قطعہ مرغابی اور تیئیس تیتر شکار کیے جو لشکر خان کو بسبب ناسازگاری ہوجانے اوسکے کے خان دوران سے
طلب کیا تھا اس منزل سے عابد خان کو بجاے اوسکے اوپر خدمت بخشیگری اور واقع نویسی کے مقرر کیا گیا اونیسوین ۱۹ تاریخ کو کوچ ہوا
سوا دو کوس چلکر متصل نواح کوراکہ کے اوپر کنارہ دریای چنبل کے واقع ہے منزل کے بسبب خوبی جگہ اور لطافت آب و ہوا کے تین دن
تک توقف رہا ہر روز کشتی مین سوار ہوکر کے شکار مرغابی کے واسطے اور سیر اور گشت دریای مذکور کے بائیسوین ۲۲ تاریخ کوچ کرکے
شکار کھیلتے ہوے ساڑھے چار کوس کے اوپر موضع سلطانپور اور چیلہ ملہ مین اوترنا ہوا مقام والے دن میران صدر جہان کو پانچہزار
روپیہ دیکر اوسکو اوسکی جگہ کہ جاگیر مقررہ تھی روانہ کیا اور ہزار روپیہ اور شیخ پیر کو مرحمت ہوے چھبیسوین تاریخ کو کوچ کرکے ساڑھے تین کوس
طے کرتے ہوے اور شکار کھیلتے ہوے موضع مانپور مین محل نزول ہوا ضابطہ کے واسطے ایک مقام اور ایک کوچ مقرر رکھا ستائیسوین
دن کوچ فرمایا چار کوس اور ایک ربع چلکر شکار کرتے ہوے موضع اودہ مین منزل کی اس منزل مین دو روز ٹھہرنا ہوا بیچ اسی مہینے کے
کے چارسو سولہ جانورون کا شکار کھیلا ستانوے تیتر اور اکیسو بانوے ۹۲ قشقلداغ اور ایک سارس اور سات قطعہ گروانگ اور اکیسو
اٹھارہ مرغابی اور ایک خرگوش غرہ بہمن موافق بارہوین ۱۲ محرم ۲۶ سنہ کو با محل کشتیون مین بیٹھکر متوجہ آگے کی منزل کا ہوا ایک
گھڑی دن باقی رہنے سے بیچ حوالی روپاہیرہ مین کہ محل اقامت کا تھا پونہچے چار کوس اور پندرہ جریب رستہ قطع کیا اور پانچ
تیتر مارے اور بیچ انھین دنون کے اکیس آدمیون امیرون مقیتان دکن سے جو تھے خلعت زمستانی بیچ ہاتھہ گنجینہ کے

بھیجا گیا اور کہا گیا کہ دس ہزار روپیہ اور آنند کو بھی سے شکرانہ خلعت مین لیوے یہ منزل نہایت طراوت بخش تھی تیسرے روز کوچ ہوا موافق قاعدہ
دوسرے دن سے کشتی پر سوار ہو کر سوا دو کوس دریا قطع کر کے موضع کاگھا مین محل نزول اجلال ہوا درمیان رستہ کے شکار کرتے
ہوئے مین آتا تھا کہ ایک تیتر سامنے اوڑا اور جا کر ایک بوٹہ مین گر گیا ہرچند اوسکی تفحص ہوئی لیکن اوسکا نشان بھی نملا آخرکار ایک قراول کو
حکم دیا کہ وہ تلاش کر کے اوسکی لاش لاوے اور مین آگے بڑھا اس عرصے مین ایک تیتر اور اوڑا اوسکو مینے بازگیر کیطرف گرایا آسی درمیان
مین وہ قراول آیا اور وہ تیتر نظر سے لا گذرانا حکم دیا کہ اسکو لیجا کر خورش باز کا کراؤ اور ایک اور تیتر ہمنے پکڑوایا ہے وہ تیار رہی ہے وہ نگاہ
رکھا جاوے جو وقت پہونچے اس حکم کے میر شکار نے اوسکو باز کو کھلایا تھا تھوڑے سے عرصے مین قراول نے معروض کی کہ اگر تیتر کو ذبح
نکرونگا تو یہ مر جاویگا حکم دیا گیا اگر ایسا ہی ہے ذبح کرین جو تلوار اوسکے گلے پر رکھی تھوڑی دیر مین تلوار کے نیچے سے نکلکر ہاتھ مین سے اوڑ گیا
پیچھے اس کے کشتی سے مین گھوڑے پر سوار ہوا ایک چڑیا ہوا کے آسیب سے جان بچائے ہوئے بھاگنے پر اپنے آپ کو کہ نہ روک سکتی تھی
لگ کر مر گئی اوسیوقت ہلاک ہو گئی کہ وہ بھالا ایک قراول جلوس مین لیے ہوئے چلتا تھا اس حسرت افزا بات اور نیرنگی زمانہ کی سے
تعجب کیا مینے کہ وہان تو تیتر اجل رسیدہ خلاص ہو جاوے اور یہان چڑیا طیران پنجۂ اجل مین گرفتار ہو جاوے سچ ہے اگر تلوار عالم جنبش
کرے ایک رگ بغیر حکم خدا کے نہین کٹ سکتی امیران کابل کو بھی خلعت زمستانی ہاتھ قرابیاول کے بھیجا گیا بسبب طراوت خوبی ہوا
کے اس منزل مین بھی مقام کیا انھین دنون خبر فوت ہو جانے یادعلی خان کے کابل سے آئی لڑکون اوسکے کو ساتھ مناصب کے سرفراز کیا گیا
اور پر منصب رای شنکر کے موافق التماس ابراہیم خان فیروز جنگ کے پانسو ذات کے اور ہزار سوار زیادہ کیا گیا چھبیسوین تاریخ کو کوچ ہوا ساڑھے
چار کوس درہ سے کہ گھاٹی چاندا مشہور ہے گذر کر موضع امہار مین نزول اجلال ہوا نہایت سبز اور اچھے درخت تر و تازہ نظر مین آئے یہ منزل
کنارہ صوبہ اجمیر کا ہے چوراسی کوس رستہ قطع ہوا یہ منزل بھی الحمدللہ نہایت خوب ہے نورجہان بیگم نے اسجگہ آگے قرشہ بندوق سے مارا کہ آجتک ویسا کلان
اور خوش رنگ دیکھا نہ گیا تھا فرمایا میرے نذر کے وزن کیا تو نوسے تولے پانچ ماشہ وزن مین ہوا موضع مذکور ابتدای ولایت مالوہ سے مالوہ ولایت دوسری سے
ہے درمیانی اس صوبہ کی اخیر ولایت سے تا ولایت بانسوالہ دو سو پینتالیس کوس ہوتے ہین عرض اسکا پرگنہ چندیری سے تا پرگنہ نربدہ دو سو
تیتیس کوس ہے شرقی اوسکی ولایت باندھو ہے اور شمالی قلعہ نرور ہے اور جنوبی ولایت بگلانہ غربی ہے صوبہ گجرات اور اجمیر سبت ولایت بڑی اچھی ہے
اور خوش ہوا پانچ دریا سواے نہرون اور ندیون کے اوس مین جاری ہین گوداوری اور بھیما اور کالی سند اور نیرا اور نربدہ اور ہوا اوسکی
معتدل ہے زمین اس ولایت کی بہ نسبت طرفون پاس کے بلند ہے بیچ قصبہ دھار کے کہ جگون مقررہ مالوہ سے ہے انگور کے پیڑ تین سال مین دو مرتبہ
انگور لگتے ہین بیچ اول حوت اور بیچ ابتدا اسد کے یعنی جس زمانے مین کہ آفتاب حوت مین آتا ہے اور جس زمانے مین کہ آفتاب اسد مین آتا ہے
حوت مین انگور شیرین بہت ہوتا ہے زمیندار اور پیشہ ور بے ہتھیار کے نہین رہتے اور چار کروڑ اور سات لاکھ دام جمع اس ملک کا ہوتا ہے کار کے
وقت نو ہزار اور تین سو اور چند سوار اور چار لاکھ ستر ہزار تین سو پیادہ مع ایک زنجیر فیل کے نکلتے ہین اس ولایت سے آٹھوین تاریخ کو دو
کوس اور دو نصف پاو منزل طے کر کے جیر آباد و منزل اسمقام ہوا رستہ مین چودہ تیتر اور تین کروانگ شکار ہوا اور تین کوس کرتے ہوئے
موضع سندھار مین پہونچے گیارہوین کو مقام تھا باقی دن سے سوار ہو کر شکار کو گیا نیلگاے ماری بارہوین تاریخ کو بعد قطع کرنے سوا چار کوس
کے گانون کھیاری مین منزل ہوئی انھین دنون مین رانا امر سنگہ نے چند سبد انجیر بھیجے تھے خوش مزہ تھے یہان تک کہ بند کم انجیر ولایت ایسے
خوش مزہ تھے کہ انجیر ہندوستان کا اوس مزے کو پہونچتا تھا مگر تھوڑے کھاے زیادہ کھانا نقصان رکھتا ہے چوتھی تاریخ کو کوچ ہوا پونے
پانچ کوس رستہ قطع کر کے گانون بلیلی مین جا ٹھہرنے کی ہوئی راجہ جاننا ہوئے کہ زمیندارون معتبرہ اس گانون سے ہے وہ ہاتھی نذرانے
کے بھیجے تو نظر سے گذرے بیچ اس محال کے غزنیہ بہت کار زیرے کہ گرد و ہرات کے ساتھ ہے لائے خان عالم نے بھی پچاس اونٹ بھیجے تھے مجمل اور

اس نہایت کے ساتھ سالہاسال نہین لائے تھے کہ بیچ ایک خوان کے چند قسم کے میوے حاضر لائے کہ خربزہ کاریز کے اور خربزہ بدخشان
کے اور کابل کے اور انگور سمرقند اور بدخشان کے اور سیب سمرقند اور کشمیر اور کابل کے اور جلال آباد کے اور اناناس کہ اچھے میوون سے ہی مانند
اناناس اگرہ کے کہ پودہ اوسکے فرنگ مین خوب ہوتے ہین اور اگرہ مین کفایت کے ہین ہر سال چند ہزار بیچ باغات اگرہ کے کہ متعلق ساتھ
خالصہ شریفہ کے ہی پھل آتا ہی اور کیلا خوبصورت اور اندام مین چھوٹا میوہ ہے اور مزہ اوسکا مانند شیرینی کے اور معروف بنگالہ کا خوب ہوتا ہی لیکن اسکی تعریف
کاکون زبان سے ادا کیا جاوے والد بزرگوار کو میوون سے بہت رغبت تھی خاصکر سات خربوزہ اور انگور اور انار کے اگر اونکے زمانے مین خربزہ کاریز
کا اور انار یزد کا کہ معروف اور مشہور عالم ہے اور انگور سمرقند کا ہندستان مین نہین کوئی لایا تھا جبکہ یہ میوہ نظر مین آتے ہین تاسف آتا ہے
کہ کاش یہ میوہ اوس زمانے مین آتے تا اسکی لذت وہ معلوم کرتے پندرھوین[15] تاریخ کو خبر فوت ہونے میر علی ولد فریدون خان برلاس کی آئی
امیرزادون اس درگاہ سے تھا سنی سولہوین[16] دن کوچ ہوا چار اور نصف پاو کوس چلکر قریب موضع گری کے اوترے رستہ کے درمیان مین قراول
خبر لائے کہ شیر بہت اس نواح مین ہین اوسکے شکار کو متوجہ ہوا مین اور ساتھ سر ہونے ایک بندوق کے کار اوسکا تمام ہوا چونکہ دلاوری شیر ببر کی
مشہور ہے چاہا میں نے کہ جھلیونکو اندر کی اوسکی دیکھون مین پیچھے نکالنے کے ظاہر ہوا کہ پتہ شیر ببر کا اندر جگر کے نکلا بخلاف اور دوسرے جانورون
کے دل مین سوچا کہ دلاوری شیر ببر کی اس سبب سے ہوتی ہوگی اٹھارہوین[18] تاریخ کو بعد قطعہ کرنے دو کوس اور سہ نیم پاو کے موضع امریا مین مقام
ہوا اونیسوین[19] تاریخ کو مقام قرار دیا گیا شکار کو متوجہ ہوا مین بعد طے کرنے فاصلہ دو کوس ایک جگہ نظر آئی نہایت صفا اور خوش وضع اور قریب
سو درختون کے درخت انبہ کے اوسمین اوگے ہوے اسقدر بڑے اور سبز تر کہ اوس جگہ دیکھنے مین نہین آئے اور اس باغ مین ایکدرخت بڑ کا
نظر پڑا فرمایا میں نے کہ مساحت کرو بلندی اوسکی زمین سے سر شاخ تک ستر اور چار گز کی عرض اوسکا ساڑھے چوالیس گز کا طول اوسکا ایکسو ساڑھے
پچھتر گز کا ہوا غرائب تمام رکھتا تھا لکھا گیا بیسوین[20] دن کوچ ہوا رستہ مین نیلگائی گو کے بندوق سے ماری اکیسوین[21] دن مقام تھا دن رہے
سے شکار کو سوار ہوا بعد وہان سے سوٹیی کے اعتماد الدولہ کے گھر واسطے جشن خواجہ خضر کہ اوسکو خضری کہتے ہین آیا اور ایک پہر رات گئے
تک وہان رہا کھانا کھایا دولت سرائے ہمایون کو لوٹا آجکے دن اعتماد الدولہ کو ساتھ نسبت محرمیت کے نوازکر بیگمان حرم سرائے سے کہدیا
کہ اوس سے منہ نہ چھپاوین بغیر پردہ نکرین اس عنایت والا کے ساتھ اوسکو سرفراز کیا واقع تاریخ بائیسوین[22] کو کوچ ہوا اور تین کوس اور نیم پاو
قطع راہ کرکے موضع بول کھری مین پوہنچے رستہ کے بیچ مین دو نیلگائے مارین تیئسوین[23] تیر کو کہ مقام تھا ایک نیل گا سے بندوق سے ماری
چوبیسوین[24] تاریخ بعد قطع کرتے تاریخ کو تیر کی قاسم گڈہ مین پوہنچے رستہ مین ایک جانور سفید شکار ہوا کہ جہان سے جہ تھے پیر تھے اوسکے کل
چار سینگ رکھتا تھا دو سینگ سامنے گوشہ آنکہ کے تھے اور دو انگشت بلند تھے اور دو سینگ گردن یعنی گدی کی طرف رکھتا تھا چار انگشت
بلند تھے اہل ہند اس جانور کو دودہاریہ کہتے ہین اور مشہور ہے کہ نر اوسکا چار سینگ اور مادہ بے سینگ ہوتی ہی اور ایسا ذکر ہوا کہ اس قسم کا
ہرن زہرہ نہین رکھتا ہی جو جھلی اندر کی اوسکی چیری گئی پتہ نکلا معلوم ہوا کہ غلط بات ہے پچیسوین[25] دن کہ مقام تھا آخر دن سے شکار کو روانہ ہوا
ایک نیل گا و مادہ بندوق سے ماری مالجو بھتیجے قلیچ خان کو کہ اوسکا منصب ہزار ذات اور ساڑھے سات سو سوار کے تھا صوبہ اودہ مین جاگیر رکھتا تھا
منصب دو ہزار ذات اور دو ہزار دو سو سوار کیا اور ساتھ خطاب قلیچ خان کے سرفراز فرمایا کہ صوبہ بنگالہ پر تعین کیا چھبیسوین[26] تاریخ کو کوچ ہوا سوا چار
کوس مساحت طے کرکے قاضیان پر کہ نواح اوجین مین ہے منزل کی اس منزل مین اونکو کہ بہت آرہا تھا خیمہ اوپر کنارہ پانی کے
کھڑا کرایا گیا تھا پہاڑ ولد غزنین خان اس منزل مین سیاست کو پوہنچا اس بے سعادت کو بعد مرنے اسکے باپ کے نوکر قلعہ اور ولایت جالور
کہ جگہ اور مقام باپ دادا اوسکے کا تھا مرحمت کیا جو کہ کم عمر تھا ماں اوسکی بعضی برائیون سے مانع ہوتی تھی وہ روسیاہ کم بخت آیا چند
نوکر لیکر رات کو گھر مین اگر ماں حقیقی اپنی کو مارے تھا یہ تلوار میرے پاس آئی حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو بعد تحقیق و تصدیق کے بیاسا مین ہی لیا

اس منزل مین چھوہارے کے درخت نظر پڑے کہ اندام اور وضع نئی طرح کی تھی دیگر اصل اس درخت کو کہ یہ ہی کہ ایک تنہ ہوتا ہی یہ جو گنجہ اوپر گیا
دو تنہ ہوگیا یعنے دو ٹکڑے بنے اور ایک شاخ دس گز کی اور فاصلہ دونون شاخون کا ساڑہے چار گز کا زمین سے اوپر تک کہ جہان پتے تھے ایک
طرف سے ایک شاخ بڑی سولہ گز اور ایکطرف سے شاخ ساڑہے پندرہ گز اور جسجگہ سے کہ شاخ اور پتے سبز ہوے درخت کی چوٹی تک ٹہائی گز اور
گرد اوسکا ڈھائی گز اور ایکپا وفرمایا کہ چبوترہ تین گز کا بلند گرد اوسکے طیار کرین بہت سیدھا اور موزون تھا مصورون کو کہا کہ محاسن جہانگیر نامہ
مین اوسکی تصویر بناؤ ستائیسوین تاریخ کوچ ہوا اور دو کوس چلے اور موضع ہندوال مین جا کر ٹھہرے درمیان راہ کے ایک نیل گای شکار کی اٹھائیسوین
تاریخ دو کوس رستہ قطع کر کے کالیادہ مین منزل کی کالیادہ مین عمارتین بنا ہوئی ناصر الدین بن سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی کے
زمانے کے ہین کہ حاکم مالوہ کا تھا بیچ دنون حکومت اپنی کے مزاج اوجین مین کہ شہرون مشہور اور معروف صوبہ مالوہ کے سے ہے ہوا سے
کہتے ہین کہ گرمی مزاج مین اوسکے غالب ہوگئی تھی چنانچہ پانی مین بسر اوقات کرتا تھا یہ مکان دریا مین بنا کر نہرین اوسکی پانی کے درجے مین
دوڑائی ہین اور چھوٹے بڑے حوض لائق ہر مقام کے تیار کرے ہین بہت دلنشین اور فرحت افزا مقام ہی مشہور مکانون سے ہندوستان کے اور پہلے
اس سے کہ وہان اوترون معمارونکو مینے حکم دیا کہ وہان جا کر ان مکانون کو صفا کرین پھر تین روز تک مین اوسی مقام دلکش مین رہا شجاعت خان نے
اپنی جاگیر سے آکر وہین ملازمت کی اوجین قدیم شہرون سے ہے اور ہنود کے ساتھ پرستش گاہون سے جو مشہور ہین ایک یہ شہر ہے اور راجہ بکرماجیت کہ جسنے
رصد افلاک اور ستارون کی ہندوستان مین بنائی ہی اس ملک کا حاکم تھا اب تک کہ مدت ایک ہزار چھہ سو چھتر برس کی ہوئی وہ رصد موجود اور ہندستانی
منجم اوسی رصد سے احکام نکالتے ہین یہ شہر دریا کی سپرا کے کنارے پر آباد ہی اور ہندون کا یہ اعتقاد ہی کہ برس مین ایک بار اس دریا کا پانی دودہ
ہوجاتا ہی میرے والد کے وقت مین جب شیخ ابو الفضل کو واسطے درستی حالات میرے بھائی شاہ مراد کے دکن کو بھیجا تھا تو اوسنے یہان سے
عرضی لکھی تھی کہ بہت ہندو مسلمانون نے گواہی دی ہی کہ میرے آنے سے چند روز پہلے ایک رات اسکا پانی دودہ ہوگیا تھا یہان تک کہ جن لوگون
نے اوس رات پانی اوسکا برتنون مین بھر لیا تھا فجر وہ برتن اونکے بھرے ہوے دودہ سے تھے چونکہ یہ بات مشہور عام تھی اسواسطے مینے حضور
کو اوس سے مطلع کیا لیکن میری عقل ہرگز قبول نہین کرتی کہ یہ بات سچ ہو واللہ اعلم بالصواب اور دوسری تاریخ اسفندار کی منزل کالیادہ سے
کشتی پر سوار ہوکر متوجہ اگلی منزل کا ہوا مین مکرر سنا تھا مینے کہ ایک سناسی صاحب ریاضت جدروپ نام بہت برسون سے اور اوجین کے پاس جنگل مین
عبادت کرتا ہی مجکو اوسکے دیکھنے کی کمال آرزو تھی آگرہ مین مینے چاہا تھا کہ اوسکو بلا کر دیکھون لیکن اوسکی ناراضگی کے خیال سے مینے نہ بلوایا جب مین اوس شہر
کے قریب پونہچا کشتی سے اوتر کر پاؤ کوس تک پیادہ اوسکی ملاقات کو چلا اوسنے اپنے رہنے کو ایک ٹیلے مین سوراخ کیا تھا کہ اوسکے اندر رہا کرتا تھا
اور سوراخ اوسکی استقدر تنگ تھی کہ دبلا آدمی بہزار مشقت اوسمین جا سکے وہ تنہا اوسمین رہا کرتا تھا کچھہ فرش اور چٹائی اوسکے پاس نتھی اور کمال سردی مین
سوا اوسی لنگوٹے کے کچھہ نہین اوڑھتا اور آگ بھی نہین جلاتا گویا اوسکے حق مین یہ قول مولانا روم علیہ الرحمۃ کا صادق ہی ع پوشش ما روز تاب
آفتاب + شب نہالی و لحاف از ماہتاب + اور پانی جو اوسکے غار کے قریب ہی اوسمین ہر روز دوبار جا کر نہاتا ہی اور ایکبار ہر روز شہر اوجین مین
آتا ہی اور تین گھرون سے منجملہ اون سات گھرون برہمنون سے کہ وہ اوسکے معتقد اور مرید ہین اور عیال دار پانچ لقمہ کھانیکے لیے کہ جو کچھہ وہ اپنے
کھانیکو پکاتے ہین مانگ کر اور ہتھیلی پر رکھکر بے چابے نگل جاتا ہی تا لذت اوسکی نہ معلوم ہو اور وہ بھی اس شرط سے کہ اون گھرون مین اوسدن
کوئی مصیبت یا ولادت یا حائضہ عورت نہو اور ہمیشہ اوسکے طریق زندگانی کا یہی ہی اور کسی سے نہین ملتا لیکن لوگ بسبب اوسکی شہرت کے اوسکو دیکھنے
جاتے ہین البتہ وہ شخص خالی عقل سے نہین علم بیدانت کہ ہنود کے نزدیک علم تصوف ہی خوب جانتا ہی چھہ گھڑی تک میرے اوسکے ملاقات رہی اچھی
باتین وہ کرتا رہا کہ اوسکی باتون کا میرے دل مین اثر ہوا اور میرے ملنے سے وہ بھی خوش ہوا جس وقت میرے والد قلعہ آسیر اور ملک خاندیس
کو فتح کر کے آگرہ جاتے تھے اسی جگہ اس سے ملے تھے اور ہمیشہ اوسکو یاد کرتے تھے دانایان ہند نے ایام زندگانی قوم برہمن کہ ایک سبب ہندون مین

بستر تھی چار قسم کیا ہے اون چارون قسمون کو چار سرم کہتے ہین برہمن کے گھر مین جب لڑکا پیدا ہوتا ہی تو سات برس تک کہ عہد طفولیت ہی اوسکو
برہمن نہین کہتے اور کسیطرح کی اوسپر تکلیف نہین پھر آٹھوین سال محفل آراستہ کرکے برہمنون کو جمع کرتے ہین اور ایک رسی مونج کی کہ اوسکو مونجی کہتے ہین
بٹکر سوا دو گز کی اوسپر کچھ دعائین اور منتر پڑھکر اور تین نام اپنے اگلے پیشواؤن کا لیکر اوسپر دم کرتے ہین اور تین گرہین لگاتے ہین ڈنڈا اوس لڑکے کے
کمر مین باندہ دیتے ہین اور ایک زنار کچے سوت کا بٹ کر بدھی کیطرح اوسکے سیدھے کاندھے مین لٹکاتے ہین اور ایک لکڑی گز سے کچھ بڑی اور
ایک لوٹا پیتل کا پانی پینے کو اوسے دیکر بڑے برہمن کے پاس علم سیکھنے کو سپرد کر دیتے ہین کہ بارہ سال اوسکے پاس رہے اور بید سیکھے اور ان کے نزدیک
بید علم الٰہی ہی پھر اوس روز سے اوسکو برہمن کہتے ہین اور اس مدت تک شرط ہی کہ وہ بدن کے آرام کیطرف مشغول نہو دو پہر دن کو اور برہمنون کے
گھر سے فقیرون کیطرح مانگ لاوے اور اوستاد کے پاس لاکر اوسکی اجازت سے کھاوے اور لباس مین سوا ایک دھوتی اور ایک چادر کے اور کچھ
پاس نرکھے اس حال کو برہمن چرج کہتے ہین یعنی شوق مشغولی کا ساتھ کتاب الٰہی کے اور بعد اس مدت کے اوستاد اور ماں باپ کی اجازت سے
شادی کرتا ہی اب اوسکو درست ہی کہ ہر طرح کی لذت سے بدن کو آرام دے یہانتک کہ اوسکے بیٹا پیدا ہو اور عمر سولہ سال کی ہو اور اگر اوسکے
بیٹا نہو تو اڑتالیس ۴۸ سال تک اوسکو اس تعلق مین رہنے کی اجازت ہی اور اس مدت کو گرہست کہتے ہین یعنی صاحب گھر کا پھر جب اوسکے بیٹا ہو
یا اس مدت کو پہنچے تو پھر سب اپنے بیگانون اور دوست آشناؤن سے جدا ہو کر اسباب عیش و عشرت کو ترک کرے اور تنہائی اور جنگل مین عبادت
مین مشغول ہو اور اس حال کو بان پرست کہتے ہین یعنی جنگل کا رہنا اور ہندؤن کے نزدیک مقرر ہے کہ جو کوئی نیک کام دنیادار سے بے شرکت
عورت کے نہین ہوتا اور ابھی اوسے کوئی کام یا عبادت درپیش ہے تو عورت جنگل مین ہمراہ لیجاوے اور اگر حاملہ ہو تو نہ لیجاوے جب تک کہ وہ جنے
اور لڑکا پانچ برس کا ہو تب لڑکے کو بڑے بھائی یا کسی اور قریب کے سپرد کرکے اپنے کام مین مشغول ہو اور یونہین عورت کو اگر حائضہ ہو تو پاک
ہونے تک ہمراہ نہ لیجاوے اور پھر اس مدت تک جماع نکرے اور رات کو کپڑا اپنے پیشاب کے مقام پر رکھکر سویا کرے اور بارہ برس تک اسیطرح رہے
اور جنگلی پتے خود لاکر کھایا کرے اور زنار پہنے رہے اور آگ پوجا کرے اور خط اور سر اور ناخن نہ بنوائے جب بارہ برس اس طرح کاٹے تو پھر اپنے گھر کو
آوے اور عورت کو نزدیک لڑکے کے بالون اور باقی قریبون کے چھوڑ کر کسی مرشد کامل کے پاس جاوے اور اپنے بال اور زنار وغیرہ اوسکے آگے
سب آگ مین ڈالے اور کہے یہ اپنا سب تعلق یہان تک کہ ریاضت اور عبادت اور خواہش دل سب چھوڑ دیا پھر مراقبہ حق مین مشغول ہو اور
موجود حقیقی کسی چیز کو سوا خدا کے نجانے اور علم بیدانت کی باتین کیا کرے کہ حاصل اوسکا بابا فغانی نے اس شعر مین خوب کہا ہے ؎
یک چراغ ست درین خانہ کہ از پرتو آن ✦ ہر طرف می نگرم انجمنی ساختہ اند ✦ اور اس حال کو سرب بیاس کہتے ہین یعنی سب کی ترک اور
اوس شخص کو سرب بیاسی کہتے ہین غرضکہ پھر مین بعد ملاقات جدروپ کے ہاتھی پر سوار ہو کر اوجین کے انبوہ سے نکلا اور ساڑھے تین ہزار روپیہ
دہنے بائین فقرا پر بانٹکے اور سوا کوس چلکر موضع داؤد کھیڑا مین کہ لشکرگاہ تھا اوترا پھر تیسرے روز کہ وہان مقام تھا جدروپ سے ملنے گیا اور
چھ گھڑی تک اوس سے باتین کین اوس دن بھی خوب باتین رہین قریب شام کے اپنی دولتسرا مین آیا چوتھے روز سوا تین کوس کوچ کرکے
قریب موضع جراو کے پانچ پرانہ مین مقام کیا یہ منزل بھی بہت خوب جگہ سبزہ زار ہے چھٹی کو پھر کوچ کیا اور پونے پانچ کوس چلکر دیپال پور کے تالاب کے
کنارے بہرے مین اوترا اوس جگہ کی خوبی کے سبب سے چار دن تک وہین مقام کیا اور ہمیشہ شام کو تالاب مین کشتی پر سوار ہو کر مرغابیون کا
شکار کیا یہان لوگ میرے واسطے انگور فخری احمد نگر سے لائے تھے اگرچہ کابل کے انگور فخری کے برابر بڑا نہین ہوتا مگر خوبی مین اوس سے کم نہین
اور منصب بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کا باباخرم کی سفارش سے ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا پھر گیارہوین کو کوچ کیا اور سوا
تین کوس جا کر حوالی پرگنہ دولت آباد مین اوترا بارہوین کو مقام کرکے شکار کو گیا اوس پرگنہ کے موضع چینچو مین ایک بڑا درخت بڑ کا دیکھا
کہ دورہ اوسکے تنہ کا ساڑھے اٹھارہ گز کا تھا اور دراز جڑ سے شاخ تک ایک سو اٹھائیس گز کا اوس مین سے بہت شاخین اور داڑھین

اونگی ہین اور ایک شاخ ہاتھی کے دانتون کی صورت چالیس گز کی لمبی ہی جب میرے والد مرحوم یہان آئے تھے تو اس شاخ پر زمین سے ساڑھے تین گز
اوپر اپنے پنجہ کا نشان کھدوا دیا تھا میننے بھی اوسکے برابر کی شاخ پر آٹھ گز اوپر حکم کیا کہ میرا پنجہ کھدا دین اور اس خیال سے کہ بعد چند مدت کے گھس
نجاوسے دونون پنجون کا نقش سنگ مرمر پر کھدا کے اوس درخت مین رکھوا دیا ہی اور اوس درخت کے چارون طرف ایک عمدہ چبوترہ بنوایا اور جو
ایام شہزادگی مین میر ضیاء الدین قزوینی سے کہ سادات سیفی سے ہی اور اب مشہور ساتھ خطاب مصطفی خان کے وعدہ کیا تھا کہ پرگنہ مالدہ جو مشہور
پرگنون سے بنگالہ کے ہی بطریق جاگیر تجکو اور تیری اولاد کو دونگا تو اس منزل مین مینے اپنا وعدہ وفا کیا تیرہوین کو کوچ کرکے شکار کو مع بیگمات اور
چند مصاحب اور خدمتگارون کے لشکر سے جدا ہو کر موضع حاصلپور کیطرف چلا اور لشکر باکچھہ مین اوترا لیکن میننے موضع سانگور مین مقام کیا وہان
کیا خوبی لکھون کہ انبہ کے درخت بہت اور تمام زمین سبزہ زار ہی تین دن تک وہین مقیم رہا اور اوس موضع کو کیشو ماروے سے لیکر کمال خان قراول
کو مرحمت فرمایا اور حکم کیا کہ آج سے اس جگہ کو کمال پور کہا کرین اسی منزل مین شیورات واقع ہوئی بہت جوگی جمع ہوے لوازمات اوس رات
کے بجالائے گئے اور اوس قوم کے داناون سے مجلس ہی پھر دن کو تین نیل گاو مارے اور خبر وفات راجہ مان کی وہین پونہچی اوسکو میننے سردار لشکر
کرکے قلعہ کانگڑہ پر بھیجا تھا جاتے وقت لاہور مین جب پونہچا تو سنا کہ سنگرام ایک راجہ کوہستان پنجاب کا ہے اوسکے ملک مین آیا ہے اور اوسکے کچھہ ملک
پر قابض اور متصرف ہوا ہی تو اوسکا دفع کرنا مناسب تر سمجھکر اوسکی لڑائی کو چلا سنگرام مین کہ اوس لڑائی کی طاقت نہ تھی اوسکا آنا سنکر وہ ملک
لیا ہوا چھوڑ دیا اور محکم پہاڑون اور جھاڑیون مین چلا گیا لیکن راجہ مان اوسکے تعاقب مین اوسی سخت جگہ گیا اور کمال غصہ اور غرور مین نظر [illegible]
پر نکی اور تھوڑی جماعت سے اوسپر گرا سنگرام نے جب آگے جگہ بھاگنے کی نہ دیکھی اور اوسکے لشکر کو کم پایا تو بمقتضای اس شعر کے ع وقت
ضرورت چو نماند گریز + دست بگیرد سر شمشیر تیز + اوس سے لڑائی مین لوٹ پڑا تقدیر الہی سے ایک تیر راجہ مان کے لگا کہ وہ اوس سے مرگیا اور
اوسکی فوج کو شکست ہوئی بہت آدمی مارے گئے اور زخمی خراب حال اسباب چھوڑکر لوٹ آئے پھر سترہوین کو بعد قطع تین کوس راہ کے موضع
حاصلپور مین پونہچا اور راہ مین ایک نیل گاو شکار کیا موضع مذکور مالوہ کے مشہور مقامون مین سے ہے انگور اور انبہ یہان بہت ہوتا ہی اور ہر طرف
پانی بہتا ہی جب مین وہان گیا تو برخلاف موسم ولایت کے وہان انگورون کی کثرت تھی اور خشخاش کے کھیت بہار پر تھے تین روز تک اوسی عمدہ
موضع مین مقام کیا اور تین نیلگاو مارے اکیسوین کو دو کوچ کرکے لشکر سے جا ملا بائیسوین کو نعلچہ سے کوچ کرکے قلعہ مانڈو کے تلے تالاب پر مقام کیا
اور قراولون نے خبر دی کہ ہمنے ایک شیر تین کوس پر گھیر رکھا ہی ہر چند مین یکشنبہ اور پنجشنبہ کو شکار نہین کرتا لیکن خیال کیا کہ یہ موذی جانور ہے جلدی
اسکو مارے اسواسطے اوسیدن اودہر گیا شیر کو دیکھا مینے کہ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا ہی اور کچھہ مونہہ اوسکا کھلا ہوا ہی مینے اوسکے منہ کے
اندر بندوق کو جوڑکر آگ دی تقدیر سے حلق مین گولی لگ کر مغز پر جا لگی اور اوسکا ایک ہی گولی مین کام تمام ہوا لوگون نے جب اوسکے بدن
پر کہین زخم گولی کا نہ دیکھا تو کمال حیران ہوے مینے کہا اسکا مونہہ کھولو تو سبکو ظاہر ہوا کہ گولی حلق مین لگی ہی اور مرزا رستم نے وہان ایک بھیڑیا
مارا مینے اوس کا شکم چاک کرایا کہ ملاحظہ کرون اسکا پتہ بھی شیر کیطرح جگر کے اندر ہوتا ہی یا اور جانورون کی طرح باہر جگر کے
لیکن بعد تحقیق معلوم ہوا کہ شیر کیطرح اسکا پتہ بھی جگر کے اندر ہی پھر دوشنبہ کو تیئیسوین تاریخ پہر دن چڑھے مبارک ساعت مین ہاتھی پر
سوار ہوکر قلعہ مانڈو کے اندر گیا راہ مین ڈیڑہ ہزار روپے تصدق کیے اور قلعہ کے اندر میرے واسطے جو مکان آراستہ کیا تھا اوسمین اوترا اجمیر سے
مانڈو تک کا ایک سو انسٹھہ کوس ہی مین چار مہینے دو دن مین چھیالیس کوچ کرکے پونہچا اور اٹھتر مقام راہ مین کیے اور منزلون مین دلکش عمدہ
مقام دیکھکر اوترتا تھا اور کہین میرا شکار خالی نہین گیا تمام راہ ہاتھی اور گھوڑے پر سیر و شکار کرتا ہوا گیا کبھی راہ مین نہ تھکا گویا باغون مین سیر
کرتا پھرتا ہون اس راہ کے شکارون مین آصف خان اور مرزا رستم میر میران اور انیراے اور ہدایت اللہ اور راجہ سارنگدیو اور سید کمال
اور خواص خان ہمیشہ میری رکاب مین ساتھ رہے مینے اول اس سے کہ ادہر کوچ کرون عبدالکریم معموری کو واسطے تعمیر عمارات حکام

سابق کے قلعہ مانڈو مین بھیجا تھا اوسنے یہان آکر کہ ہنوز مین اجمیر مین تھا کم مدت مین اگلے مکانون کی خوب مرمت کی اور بعضے مکانات نئے بنا کیے
غرضکہ اوسکو ایسا ایک عمدہ مکان کر دیا کہ کہین اور ایسا لطیف مقام نہوگا کل مرمت اور تعمیر مین تین لاکھ روپیہ ولایت کے دو ہزار تومان ہوے
صرف مین آئے ایسی عمارت کاش کسی بڑے شہر مین کہ میری تخت گاہ ہو لائق ہوتی یہ قلعہ پہاڑ پر بنا ہے دورہ اوسکا دس کوس کا ہے برسات مین کوئی
جگہ اس قلعہ کی برابر عمدہ اور خوشتر نہین اور بھادون مین یہان اسقدر سردی ہوتی ہے کہ بے لحاف شب کو نہین سویا جاتا اور دنکو پنکھے کی حاجت
نہین مشہور ہے کہ راجہ بکرماجیت سے پہلے ایک راجہ تھا جی سنگھ دیو نام اوسکے وقت مین ایک شخص گھاس لانیکو جنگل مین آیا تھا گھاس کاٹنے
مین اوسکی دراتی سونے کی ہوگئی اوسنے دراتی تغیر دیکھکر مادن نام ایک لوہار کے پاس درست کرانیکو لایا لوہار نے پہچانا کہ یہ سونے کی ہوگئی ہے
اوسنے پہلے سے سنا تھا کہ اس جنگل مین سنگ پارس ہوتا ہے کہ اوسکے چھو جانے سے لوہا سونا ہوجاتا ہے اوسیوقت لوہار گھاس کاٹنے کی جگہ پر
گھاس والے کو ہمراہ لایا اور تحقیق کرکے وہ پتھر پایا اور اوس وقت کے راجہ کو بھیر وہ پتھر نذر کیا راجہ نے اوس پتھر سے بہت سونا بنا کر یہ قلعہ اور مکانات
بنوالیے اور بارہ برس مین یہ سب عمارت تمام ہوئی اور حسب خواہش اوس لوہار کے اکثر پتھر بصورت سندان ترشوا کر دیوار قلعہ مین چنوائے پھر آخر
راجہ نے اپنی آخر عمر مین دل دنیا سے اوٹھا کر دریاے نربدہ کے کنارے کہ عبادت خانہ مقرر ہنود کا ہے ایک مجلس آراستہ کی اور برہمنون کو جمع کر کے
ہر ایک کو نقد و جنس بمہربانی عنایت کیا جب نوبت ایک برہمن کی کہ راجہ کا قدیمی تھا آئی تو وہ سنگ پارس اوسکو دیا برہمن نے اوسکو نہ پہچانا
اور رنجیدہ ہوا کہ راجہ نے غیرونکو یہ کچھ دیا اور مجھسے قدیمی رفیق کو الگ بلا کر ہاتھ مین ایک پتھر دیتا ہے غصہ مین درمیان دریا کے پھینک دیا
جب معلوم ہوا کہ یہ سنگ پارس تھا تو افسوس کیا اور ہرچند ڈھونڈھا نپایا اگرچہ یہ بات کتابی نہین لوگون کی زبانی سنی ہے لیکن میرا دل ہرگز
اسکو قبول نہین کرتا مانڈو ایک سرکار ہے صوبہ مالوہ کی مقرر سرکارون سے ایک کرور اوتالیس لاکھ دام پیا کی جمع ہے اور یہ قلعہ مدتون تخت گاہ
یہان کے بادشاہونکی رہا ہے عمارت اور نشانیان اونکی اسمین موجود ہین کہ اون مین اب تک نقصان نہین ہوا ہے چوبیسوین ذیقعدہ کو سیر عمارت
سلاطین سابق کی کرنیکو سوار ہوا پہلے مسجد جامع مین کہ سلطان ہوشنگ غوری کے بنائی ہوئی ہے آیا مین ایک عمارت عالی دیکھی تمام تراشیدہ پتھر سے
بنوائی ہے اور باوجودیکہ ایک سو اسی سال اسکو بنے ہوے گذرے لیکن ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا آج بنی ہے پھر سلاطین خلجیہ کے مقبرون مین گیا
وہان قبر روسیاہ ازل نصیر الدین ابن سلطان غیاث الدین کی بھی تھی مشہور ہے کہ اوس بدبخت نے دوبار اپنے باپ کے اسکے کو زہر دیا اور وہ
دونون بار زہر مہرہ کے استعمال اسے بعنایت الہی بچگیا تیسری بار شربت کے پیالے مین خوب زہر ڈالکر اپنے ہاتھ سے باپ کو دیا کہ اسکو نوش کریجیے
باپ نے جو اوسکا اس کام کے درپے دیکھا تو پہلے زہر مہرہ اپنے بازو سے کھولکر بیٹے کے آگے ڈالدیا و بعجز و انکسار پروردگار سے عرض کی کہ
الٰہی اب عمر میری اسی کو پہونچی ہے آج تک تیری عنایت سے بخوشی و خورمی گذری کہ یہ عیش کسی بادشاہ کو میسر نہوا ہوگا اب کہ اخیر وقت ہے امیدوار
ہون کہ نصیر کو میرے خون مین نپکڑے اور میری اس موت کو اجل مقدر مین حساب کرکے اس سے اسکا مواخذہ نفرما یہ باتین کہکر وہ شربت زہر ملا
پیا اور جان جان آفرین کے سپرد کی جب اوسکا بیٹا نصیر تخت سلطنت پر بیٹھا تو آٹھ اوپر چالیس برس کا تھا مصاحبون سے کہنے لگا کہ مین
اپنے باپ کے روبرو تیس برس تک دشمنون سے لڑا ہون اور ہر طرف فوجکشی کی ہے اب ارادہ میرا ملک گیری کا نہین چاہتا ہون کہ باقی عمر
عیش و عشرت مین بسر کرون مشہور ہے کہ پھر اوسنے پندرہ ہزار عورتین اپنے محل مین جمع کین اور ایک شہر عورت کا بسایا کہ اوس مین فرشتے عوض
تمام پیشہ ورون اور حاکم اور قاضی کے یہی عورتین تھین ہر طرح کی دکاندار اور منتظم شہر کا انھین عورتون کو کیا اور جہان کوئی عورت حسین سنتا بہزار
حیلہ اوسکو ہاتھ مین لاتا طرح طرح کی کاریگریان اور علم و ہنر عورتون کو سکھائے اور شکار کا بھی اوسکو کمال شوق تھا ایک منہ بنا کر اوس مین ہر طرح
کے جانور چھوڑ دوالے جب دل چاہتا عورتون کے ساتھ اوسمین شکار کھیلتا بعد سلطنت بیس برس تک کہ زندہ رہا انھین باتون مین مشغول رہا
کسیطرف لشکر کشی نکی اور فراغت اور عیش سے عمر گذار دی اور سیطرح اوکسی نے بھی اوسکے ملک پر چڑھائی نکی کہتے ہین کہ جب شیر خان افغان

اپنے ایام حکومت مین اوسکی قبر پر آیا تو نصیر الدین کی قبر پر جیسے اوسکے اس فعل شنیع کے ہمراہیون سے کہا کہ اگر یان مارین مین بھی جب وہان گیا تو اوسکی قبر پر چند لاتین مارین اور ہمراہیون سے کہا کہ تم سب بھی اسپر لکد کاری کرو اور جو اس سے بھی دلکو تسلی نہوئی تو چاہا کہ اوسکی قبر کھدوا کر جو کچھ لاش سے باقی نکلے اوسکو آگ مین جلوا دون لیکن پھر خیال کیا کہ آگ اللہ تعالی کا نور ہی بہتر یہ ہے کہ اوس ناپاک کے اجزا بدن سے نہ سلے اور یہ بھی دل مین گذرا کہ مبادا اس میرے جلوانے سے کچھ اوسکا عذاب کم ہو جاوے اسواسطے حکم کیا کہ قبر اوکھیڑ کر اوسکے اجزا کو نربدہ مین ڈالدین زندگی مین بباعث کمال حرارت کے ہمیشہ پانی مین رہا کرتا تھا مشہور ہی کہ ایک بار مستی مین کالیادہ کے کسی حوض مین کود پڑا وہ بہت گہرا تھا لونڈیون نے کہ خدمتگار تھین بہزار مشقت اوسکے بال سر کے پکڑکر باہر کھینچا جب وہ سکو ہوش ہوا اور اپنا نکلنا اسطرح سنا کہ میرے بال سر کے پکڑ کر کھینچا ہی تو بہت غصہ ہوا اور ہاتھ اون خدمتگارون کے کٹوا ڈالے پھر دوسری بار کثرت نشہ سے اوسمین گرا تو کسی نے مارے خوف کے اوسکے نکالنے کی جرأت نکی یہانتک کہ غوطہ کھا کر اوسی مین مر گیا بحسب اتفاق اب بعد گذرنے ایک سو دس برس کے اوسکی موت سے یہ مقدمہ واقع ہوا کہ گلا ہوا بدن اوسکا پھر پانی مین پڑا چھبیسوین تاریخ بیلے عبد الکریم کو جلدو مین درستی عمارت ماندو کے کہ اپنی کوشش سے جلد اور عمدہ انجام دیا تھا منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کیا اور معمور خان کے خطاب سے سربلندی دی اور اوسیدن کہ رایات اقبال میرے قلعہ ماندو مین داخل ہوئے فرزند بلند اقبال سلطان خرم مع لشکر ظفر پیکر اپنے کے شہر برہانپور مین کہ تختگاہ ملک خاندیس کی ہی داخل ہوا بعد چند دنون کے عرضیان افضل خان اور راجہ بکرماجیت کہ اجمیر سے جاتے وقت فرزند کورنے اونکو ہمراہ ایلچی عادل خان کے رخصت کیا تھا آئین اون مین لکھا تھا کہ جب ہمارے آنیکی خبر عادل خان نے سنی تو سات کوس تک واسطے استقبال فرمان شہزادے کے آیا اور لوازم تسلیم اور سجدہ اور آداب معمولی درگاہ کے سب پورے ادا کیے اور وقت ملاقات کمال دولتخواہی ظاہر کرکے اسبات کی ذمہ داری کی کہ جو ملک بادشاہی ملازمان شاہی کے ہاتھ سے نکل گیا ہی مین اون سبکو عنبر تیرہ بخت سے چھین کر بندگان بادشاہی کے سپرد کرونگا اور اقرار کیا کہ پیشکش لائق ہمراہ ایلچیون کے بعزت تمام درگاہ شاہی مین بھیجونگا پھر یہ کہکر ایلچیون کو کمال عزت سے اون مکانون مین کہ اونکے واسطے آراستہ کیے تھے اوتروایا اور اوسی روز اپنا وکیل عنبر کے پاس بھیجکر جو کچھ اوسکو سمجھانا تھا کہلا بھیجا اجمیر سے روز دوشنبہ تیسوین ماہ مذکور تک کہ اسکو عرصہ چار مہینے کا گذرتا ہی دو شیر اور ستائیس نیل گاو اور چھ چیتل اور ساٹھ ہرن اور تینتیس خرگوش اور لومڑی اور ایکہزار دو سو مرغابی اور باقی جانور شکار ہوے تھے اوس رات کو ذکر شکار کا ہوا چونکہ مجکو اس طرف کمال رغبت ہی اسواسطے مینے اپنے پاس والون سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہی کہ مین اپنا سب شکار جو سن شعور سے آج تک کیا ہی معلوم کرون واقعہ نویسون اور مشرفون اور قراولون نے اسبات کو تحقیق کرکے ہر طرح کے جانورون کو مجھسے علیحدہ علیحدہ عرض کروا دیا انھون نے یہ بات بخوبی دریافت کرکے مجھسے کہا کہ بارہ برس کی عمر سے لغایت سنہ نو سو اٹھاسی ہجری تک کہ گیارھوان سال میرے جلوس ہمایون کا ہی اور عمر پچاس برس کی ہی سنین قمری کے حساب سے کل شکار اٹھائیس ہزار پانسو بتیس ہوا ہی اونمین سے سترہ ہزار اور ایکسو ستر جانور تھے خود میرے ہاتھ سے کہ بندوق وغیرہ سے خود مینے اسطرح شکار کیے ہین چرندہ جانور تین ہزار دو سو تین اور چھیاسی شیر ریچھ اور چیتا اور لومڑی اور اود بلاو اور چرخ اور نیل گاو آٹھ سو نناوے اور مہا کہ قسم بارہ سنگے کی ہی بزرگی مین نیل گاو کے برابر پینتیس ہرن نر و مادہ اور چکارہ اور چیتل اور نرکوہی وغیرہ ایک ہزار چھ سو ستر اور سیتھی اور سرخہ ہرن دو سو پندرہ بھیڑیے چونسٹھ ارنے بھینسے چھتیس اور سور نوے اور ایک قسم ہرن کی جسکو رنگ کہتے ہین چھبیس اور جنگلی مینڈھے بائیس ارغلی بتیس راس گورخر چھ راس خرگوش بتیس راس اور جانور پرندہ اون مین سے تیرہ ہزار نو سو چونسٹھ کبوتر دس ہزار تین سو اڑتالیس لگر اور جگر تین عقاب دو قلیواج تیس قطعہ جغد اوتالیس قوطان بارہ قطعہ موش جوز پانچ قطعہ کنجشک اکتالیس قطعہ فاختہ پچیس قطعہ بوم تیس قطعہ مرغابی اور قاز اور کاروانک وغیرہ ڈیڑھ سو زاغ تین ہزار دو سو چتر اور دریائی جانورون مین سے مگرمچھ کہ جسکو فارسی مین نہنگ اور نا کا ہندی مین کہتے ہین دس عدد شمار مین آئے ❖

بارھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

بارہوین تاریخ ربیع الاول کی سنہ ایکہزار چبیس ہجری مین دوشنبہ کے دن ایک گھڑی دن چڑھے آفتاب نے برج حوت سے اپنے عشرت سرای حمل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہے گذر فرمایا مینے اوس ساعت سعید مین تخت دولت پر جلوس کیا اور بدستور سابق دیوانخانہ عام وخاص کو آراستہ عمدہ فرش اور شامیانون سے کرایا فرزند خورم مع اپنے ہمراہی امرا کے حاضر نہ تھے لیکن عمدہ مجلس مرتب ہوئی کہ بیان سے باہر ہے پیشکش سہ شنبہ کی انند خان کو مرحمت کی مینے اور غرہ فروردین کو عرضداشت شاہ خورم کی آئی مضمون اوسکا یہ تھا کہ بدستور جشن نوروزی ہوا لیکن جو سفر درپیش ہے اسواسطے عرض کرتا ہون کہ پیشکش تمام سال کی بندگان مخلص کو معاف ہوجاوین مین اس بات سے کمال خوش ہوا اور اپنے فرزند سے بہت خوش ہوکر اوسکی ترقی دارین کی پروردگار سے دعا کی اور حکم کیا کہ اس نوروز مین کوئی پیشکش نکرے اور اوسکے دور کرنے نام ونشان تمباکو کے مینے حکم کیا تھا کہ کوئی ممالک محروسہ مین حقہ نہ پیا کرے اور میرے بھائی شاہ عباس نے بھی اوسکے نقصان پر نظر کرکے تمام ملک ایران مین اوسکے پینے کو ممانعت کی تھی لیکن خانعالم اوسکے پینے مین لاچار تھا کہ اوس سے ترک نہوسکتی تھی یادگار علی سلطان ایلچی شاہ ایران نے یہ حال اوسکا شاہ عباس کو لکھا کہ خان عالم بے حقہ ایک ساعت نہین رہ سکتا شاہ عباس نے اوسکے جواب عرضی مین یہ شعر لکھا ع رسول یار میخواہد کند اظہار تمباکو * من از شمع وفا روشن کنم بازار تمباکو * خان عالم نے یہ سنکر اوسکے جواب مین یہ شعر لکھکر بھیجا ع من بیچارہ عاجز بودم از اظہار تمباکو * ز لطف شاہ عادل گرم شد بازار تمباکو * تیسرے دن حسین بیگ دیوان بنگالہ حاضر حضور ہوا بارہ ہاتھی نر و مادہ پیشکش کیے طاہر نام اگلا بخشی بنگالہ کا کہ عتاب شاہی مین تھا باریاب سلام ہوا اوسکے پیشکش کے اکتیس ہاتھی ملاحظے سے گذرے اوس مین سے بارہ مجکو پسند آئے باقی اوسیکو عنایت کیے اوسدن تمام حاضرین دربار کو شراب عنایت کرکے مسرور کیا مینے پھر قراولون نے خبر دی کہ ایک شیر ببر کو قریب سکر تالاب کے کہ قلعہ کے اندر ہے عمارات حکام مالوہ سے ہمنے گھیر رکھا ہے مین اوسیوقت وہان شکار کو گیا اور شیر نے نکلکر میرے ہمراہی احدیون پر حملہ کیا اور دس بارہ آدمی زخمی کیے آخر مینے تین گولیون مین اوسکو مارا پھر منصب میر میران کا کہ ہزاری ذات اور چارسو سوار کا تھا ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کے مقرر کیا اور حسب التماس فرزند خورم کے خانجہان کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار زیادہ کیے کہ کل چھہ ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور یعقوب خان کہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا تھا ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا ہوا اور منصب پر پھول خان بیانوی کے پانصدی ذات اور تین سو سوار زیادہ کیے کہ کل ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوجاے اور منصب مرزا اشرف الدین حسین کاشغری کا کہ دکن مین عمدہ خدمتین کی تھین مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اور دسوین تاریخ مطابق بائیسوین ربیع الاول کو مجلس وزن قمری کی آراستہ ہوئی اوسدن دو عراقی گھوڑے خاصہ اور خلعت مینے فرزند خورم کو عنایت کرکے ہمراہ بہرام بیگ کے روانہ کیے اور ہزار سوار اعتبار خان کے منصب پر بڑھا کے کہ پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز ہوجاے اور حسین بیگ تبریزی کو کہ شاہ ایران نے بطور وکالت پاس حاکم گلکنڈہ کے بھیجا تھا اور بواسطہ نزاع فرنگیون کے ساتھ قزلباشون کے میر مذکور نے راہ اودہر جانے کی نپائی تو ہمراہ ایلچی گولگنڈہ کے میرے خدمت میں آگئے اور دو گھوڑے اور چند تھان دکھنی اور گجراتی میرے پیشکش کیے اوسی دن مینے ایک عراقی گھوڑا خاصہ خانجہان کو مرحمت کیا پھر ہزاری ذات منصب پر مرزا راجہ بھاو سنگہ کے بڑہا کر کل پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے ممتاز کیا اور پانسو سوار اور مرزا رستم کے منصب پر زیادہ کرکے کل منصب اوسکا پنجہزاری ذات اور ہزار سوار کا کیا اور منصب صادق خان کا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور ارادت خان کو بھی اسیقدر منصب سے سرفراز کیا اور زاہد کے منصب پر پانصدی ذات اور سو سوار زیادہ کیے کہ کل ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا

اور اونیسوین کو تین گھڑی دن رہے شنبہ کو شروع ساعت شرف کا ہوا مینے پھر تخت پر جلوس کیا تیس قیدی لشکر عنبر کے کہ شہنواز خان سے
لڑائی مین پکڑے گئے تھے اون مین سے مینے ایک کو اعتقاد خان کے سپرد کیا تھا پہرے والون نے غفلت کی کے اوسکو بھگا دیا مین یہ سنکر کمال
رنجیدہ ہوا اور اعتقاد خان کو تین مہینے تک واسطے سلام کے نہ آنے دیا چونکہ وہ شخص بے پتا تھا ہر چند ڈھونڈھا اوسکو نپایا آخر مینے حکم کیا کہ اون
سپاہیون کے جنکی افسکو سیاست کرین پھر اعتقاد خان کو اعتماد الدولہ کی سفارش سے باریابی سلام کی ہوئی اور جو ایک مدت سے احوال بنگالہ کا اور
قاسم خان کے سلوک کا وہان کے لوگون سے مفصل نہین سنا تھا اسواسطے دل مین آیا کہ ابراہیم خان فتح جنگ صوبہ بہار کو کہ وہ ہاکانہ بدولت
تجویز کیا ہے اور الماس کی کہان پر عملداری شاہی کرادی ہے بنگالہ کا صوبہ دار کرون اور جہانگیر قلی خان کو کہ الہ آباد مین جاگیر دار ہے اوسکی جگہ صوبہ
بہار مین بھیجون اور قاسم خان کو درگاہ مین طلب کرون اسواسطے اوسیدن مبارک مین حکم کیا کہ فرمان ان باتون کی تحریر ہون اور سزاول
مقرر ہوے کہ جہانگیر قلی خان کو صوبہ بہار مین لیجاکر ابراہیم خان فتح جنگ کو وہان سے روانہ بنگالہ کرین پھر مینے سکندر جوہری کو ہزاری ذات
اور تین سو سوار سے سرفراز کیا اکیسوین کو محمد رضا ایلچی شاہ ایران کا رخصت ہوا تیس ہزار روپیہ اور خلعت اوسکو مرحمت ہوے اور برابر تحفے
شاہ عباس کے کہ مجکو بھیجے تھے مینے بھی چند جڑاو ہتھیار بھیجے ہوے امیران دکن کے اور عمدہ پارچہ ہر قسم کے اور ہر طرح کے تحفے کہ بادشاہون
کے لائق ہون قیمتی ایک لاکھ روپیہ کے ایلچی مذکور کے ہمراہ روانہ کیے اوسمین ایک بلوری پیالہ تھا کہ حلبی نے عراق سے مجکو بھیجا تھا اوس
پیالہ کو پہلے شاہ عباس نے بھی دیکھا تھا ایلچی نے مجسے کہا کہ شاہ عباس نے اس پیالہ کو دیکھکر کہا تھا کہ اگر بھائی جہانگیر اسمین شراب پیکر مجکو
بھیجین تو بڑی خوشی ہو مینے ایلچی سے یہ سنکر اوسکے روبرو اوس مین چند بار شراب پی پھر سرپوش اور رکابی اوسکی بنوا کر سوغات مین بھیجا سرپوش
اوسکا مینا کار تھا اور منشیون سے جواب خط موافق لکھوا کر وکیل کو دیا پھر قراول ایک شیر کی خبر لائے مینے اوسی وقت جاکر تین بندوق مین اوسکو
مارا اور مسیح الزمان نے ایک جنگلی بلی لاکر مجکو نذر کی میرے یہان اوسکے بچے پیدا ہوے اور اوسکے بچے اور بلی سے جفتی کر کے بھی بچے پیدا ہوے
پھر مینے جھروکہ درشن مین بیٹھکر اعتماد الدولہ کی فوج کو میدان مین ملاحظہ کیا دو ہزار عمدہ سوار کہ اکثر اونمین مغل تھے اور پانسو پیادہ برقنداز اور
گولہ انداز اور چودہ ہاتھی اوس فوج مین بخشیون نے شمار کیے مجکو اوس فوج کی آراستگی اور شائستگی بہت خوب معلوم ہوئی پھر مینے ایک شیرنی کا شکار
کیا جمعرات کے دن غرہ اردی بہشت مین الماس مقرب خان کا بھیجا ہوا ملاحظے سے گذرا بہت اعلی الماس تھا تیس ہزار روپیہ اوسکی
قیمت ہوے مینے اوسکی انگوٹھی بنوائی تیسری تاریخ منصب یوسف خان کا بسفارش بابا خورم کے مع اصل و اضافہ کے ہزاری ذات اور ڈیڑھ
ہزار سوار کا مقرر کیا اور ہسیقدر منصب اور امیرون اور منصبدارون کا تجویز بابا خورم کے مقرر کیا گیا ساتوین کو قراولون نے کہا چار شیر گھیرے سے تھے
مینے سنکر مع بیگمات اونکے مارنیکا ارادہ کیا جب شیر دیکھے تو نور جہان بیگم نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین بندوقون سے ان شیرون کو مارون مینے اوسکو
اجازت دی اوسنے دو شیر ایک ایک بندوق مین اور باقی دو مین سے ہر ایک کو دو دو بندوقون مین مارے غرضکہ اونکو چشم زدن مین اور
چھ بندوقون مین اون چار شیرون کو مار لیا یہ کمال تھا کہ عماری مین سے بیٹھا ایسا نشانہ مارا کہ شیر نہ ہل سکے مینے اوسکے عوض مین ایکہزار
سے ہزار اشرفی قربان کین اور ایک جوڑی پونہچی الماس کی قیمتی لاکھ روپیہ کی عنایت کی ایک شاعر نے ایک شعر فی البدیہہ کہا ہے

نور جہان گرچہ بصورت زن است ✤ در صف مردان زن شیر افگن است

اور انھین دنون معمور خان واسطے طیاری مکانات دولتخانہ لاہور کے رخصت ہوا دسوین کو خبر فوت سید وارث کی کہ فوجدار
صوبہ اودھ کا تھا پونہچی پھر حسب استدعا میر محمود کے خطاب تہور خانی اور اضافہ سے سرفراز کر کے بعضے پرگنات صوبہ ملتان کا اوسکو فوجدار
کیا پھر ظاہر بخشی بنگالہ کو کہ بسبب عتاب کے سلام سے محروم تھا اجازت سلام کی ہوئی اور پیشکش اپنے نذر کیے اور آٹھ ہاتھی پیشکش
قاسم خان حاکم بنگالہ کے اور دو ہاتھی شیخ موہود کے اوسدن ملاحظے سے گذرے اور بالتماس خانخانان کے منصب عبدالعزیز خان پر

پانصدی اضافہ کیا اور پانچوین خورداد کو دیوانی صوبۂ گجرات سے کیشوداس کو موقوف کر کے مرزا حسین کو مقرر کیا اور اوسکو خطاب کفایت خانی سے
سرفراز فرمایا آٹھوین کو لشکر خان نے کہ بخشیگری بنگش پر مقرر تھا آکر ملازمت حاصل کی سو مہر پانسو روپیہ نذر کیے چندروز اس سے پہلے اوستاد محمد نائی
کو کہ اپنے فن مین بے مثل تھا فرزند خرم نے بموجب طلب بھیجا تھا کئی بار مینے اوسکا گانا سنا اور وہ نقش کہ غزل مین میرے نام پر باندھا تھا پیش کیا۔
بارہوین کو مینے اوسے روپیون مین تلوایا اور چھ ہزار تین سو روپیہ اور ہاتھی مع حوضہ اوسکو دیکر حکم کیا کہ اسپر سوار ہو کر روپیہ اپنے ہمراہ گھر کو لیجاے
اور ملا اسد قصہ خوان نے کہ میرزا غازی کا نوکر تھا انھین دنون مین آکر ٹھٹھہ سے ملازمت حاصل کی اوسکی قصہ خوانی سے مین کمال خوش ہوا خطاب
محظوظ خانی کا اوسکو دیکر ہزار روپیہ اور خلعت اور گھوڑا اور ہاتھی پالکی عنایت کیے اور بعد چند روز کے اوسکو بھی روپیون مین تلوایا اوسکے وزن کے
چار ہزار چار سو روپیہ ہوے پھر منصب دو صدی ذات اور بیس سوار سے اوسکو سرفراز کیا اور حکم کیا کہ ہمیشہ مجلس گپ اور دلگی مین حاضر ہوا کرے
اور اوسی دن لشکر خان کی جماعت کو جو ہمراہ تھی درشن مین سے ملاحظہ کیا پانسو سوار چودہ ہاتھی اور سو برقنداز بہتر تھے چوبیسوین کو خبر آئی کہ مہا سنگھ
نواسہ راجہ مانسنگھ کا کہ امرای کلان مین سے تھا شہر بالاپور ولایت برار مین بسبب کثرت شراب خواری کے مرگیا اوسکا باپ بھی بتیس برس کی عمر مین
کثرت شراب سے مرا تھا اور انھین دنون بہت انبہ دکن کے برہان پور اور گجرات اور اطراف مالوہ سے آکر میوہ خانہ خاص مین داخل ہوے ویسے
عمدہ انبہ اور کہین سوا چپرہ مئو کے نہ ہوتے تھے سوا اسکے وزن مین بلکہ کچھ زیادہ تھے اٹھائیسوین کو ایک خاص نادری کو
کہ ویسی عمدہ میرے یہان اور نتھی بابا خرم کے واسطے بھیجی اور لیجانے والے کو حکم کیا کہ یہ نادری دیتے وقت کہدینا کہ یہ ایسی
نادری ہے کہ مینے اسکو وقت روانگی تسخیر دکن اجمیر سے پہنا تھا اب سب فرزندون مین تمکو عزیز تر جانکر بھیجتا ہون اور اوسی روز پگڑی اپنے سر
کی بندھی ہوئی سر سے اوٹھا کر اعتماد الدولہ کے سر پر رکھدی اور اس بڑی عنایت سے اوسکو سرفراز کیا اور تین زمرد اور ایک قطعہ
اور لیسی مرصع اور انگوٹھی یاقوت کے نگ کی کہ مہابت خان نے بطریق پیشکش بھیجی تھی ملاحظے سے گذری سات ہزار روپیہ قیمت کی تھی
اور اوسی روز باران رحمت برسا ضلع ماندو مین اوس سال پانی کی کمی تھی اور مخلوق پریشان تھی مینے بہت پریشانی لوگون کے باوجودیکہ
اون دنون امید بارش کی نتھی لوگون کو کنارے نربدا کے دعای استسقا کے واسطے بھیجا اور خود بکمال عاجزی کے اللہ تعالی کیطرف
متوجہ ہوا پروردگار نے میری شرم رکھی اور اپنے فضل وکرم سے آٹھ پہر ایسا پانی برسایا کہ سب تالاب بھر گئے اور لوگونکی پریشانی جاتی رہی
شکریہ اس عنایت کا کس زبان سے ادا کرون اور غرہ ماہ تیر مین نشان وزیر خان کو مرحمت ہوا اور پیشکش لاہور کی کہ دو گھوڑے اور تھان [illegible]
اور چند کوزہ اچار اور مربے کے تھے ملاحظہ مین آئے تیسری کو معز کو گرفتاری عبد اللطیف کی گجرات کیطرف کہ منشا فتنہ وفساد کا تھا سنائی دی
جو اوسکے پکڑے جانے مین خلق اللہ کا نفع تھا مینے بہت شکر ادا کیا اور حکم کیا کہ مقرب خان اوسے کسی معتمد کے ہمراہ درگاہ شاہی مین
روانہ کرے اور اکثر زمیندار اطراف ماندو کے پیشکش لائے اور ملازمت حاصل کی آٹھوین تاریخ رامداس پسر راجہ جسنگھ کچھواہہ کو ٹیکا راجگی
کا لگا کر خطاب راجگی سے سرفراز کیا اور یادگار بیگ نے کہ ماوراء النہر مین ساتھ یادگار قورچی کے مشہور ہے اور وہان کے حکام کے نزدیک
صاحب نسبت تھا مجھے آکر ملا اوسکی پیشکش مین سے مجکو ایک پیالہ سفید ختائی پایہ دار بہت پسند پڑا اور پیشکش بہادر خان حاکم قندہار
کی کہ نو گھوڑے اور نوشیارے کپڑون کے اور دو چمڑے روباہ سیاہ کے اور باقی چیزین تھین ملاحظے سے گذری اور اوسیدن راجہ گدہیہ
بھیم نرائن سعادت باریابی سے مشرف ہوا سات ہاتھی پیشکش کیے دسوین تاریخ مینے گھوڑا اور خلعت یادگار قورچی کو مرحمت کیا تیرہوین
کو عید گلاب پاشون کی تھی لوازمات اوسدن کے بخوبی کیے گئے اور شیخ مودود چشتی کہ صوبۂ بنگالہ کے متعینون مین سے ہے ساتھہ
خطاب چشتی خانی کے سرفراز ہوا اور مینے گھوڑا اوسے مرحمت کیا چودھوین کو بادل سنگھ پسر اوگرسین زمیندار بانسوالہ نے
آکر ملازمت حاصل کی اور تیس ہزار روپیہ تین ہاتھی ایک جڑاو پاندان اور ایک جڑاو پیٹکا پیشکش کیا پھر [illegible] ابراہیم خان فتح جنگ

صوبہ دار بہار نے اوسطرف سے پیدا کر کے ہمراہ محمد بیگ کے بھیجے وہ سب ملاحظے مین گذرے اون سب مین ایک قطعہ ساڑھے چودہ ٹانک کا تھا کہ اوسکی لاکھہ روپیہ قیمت ہوئی اور انھین دنون یادگار قورچی کو چودہ ہزار درب بطریق انعام دیکر ساتھہ منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار کے سرفراز کیا اور منصب تاتار خان بکاول بیگی کا مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور اوسکے بیٹون مین سے علیحدہ ہر ایک کو اضافہ منصب سے سرفراز فرمایا اور حسب التماس شاہزادہ سلطان پرویز کے پانصدی ذات منصب وزیر خان پر بڑھائی اور آخر ماہ مین جمعرات کو سید عبد اللہ بارہہ نے کہ بھیجا ہوا بابا خورم کا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور عرائض اوس فرزند نامدار کے پیش کیے کہ اون مین اخبار فتح دکن کے تھے کہ سب امراء دکن نے اطاعت اختیار کی اور فرمانبرداری اور کنجیان قلعون کی خاصکر احمد نگر کی مجھے دی گئی مینے اسکے شکریہ مین سر نیاز آستانہ پروردگار کے زمین پر رکھا اور کمال عجز و نیازمندی کی اور شادیانے بجانیکو حکم دیا شکر اللہ تعالی کا کہ ہاتھہ سے نکلا ہوا ملک پھر آیا اور مفسدون سرکش نے اقرار عجز و ناتوانی کا کیا اور سب خراج گذار ہوے جب یہ خبر نور جہان بیگم کی زبانی سنی پرگنہ ٹوڈہ دو لاکھہ روپیہ کے محاصل کا اوسکو خوشخبری مین عنایت کیا بعد چھاونی افواج شاہی اور تھانہ بندی کے جب بابا خورم وہان کے لوگون سے مطمئن ہو تو پیشکش وہان کی معرفت اوسکے وکیلون بہیدہ و نہایت ملاحظے مین آویگی اور بابا خورم نے لکھہ بھیجا تھا کہ جن امیرونکو اس صوبہ مین جاگیر دیجاویگی اونکے سپاہ کو مین ہمراہ لاؤنگا کہ سعادت ملازمت حاصل کر کے واپس آوین اور نشان فتح و اقبال کے بخوبی رونق دار الخلافت ہون چند روز پہلے آنے اس خبر فتح و اقبال کے مینے ایک رات دیوان حافظ مین اسکی فال دیکھی تھی کہ دیکھیے انجام اسکا کیونکر ہو یہ غزل نکلی ع روز ہجران و شب فرقت یار آخر شد ۔ زدم این فال و گذشت اختر و کار آخر شد ۔ مجھے حافظ مرحوم کے لسان الغیب ہونے سے ایک گونہ اطمینان ہوا اور بعد بیس روز کے یہ خبر فتح آئی مینے بہت مطلبون کی فال دیوان حافظ مین نکالی ہے جب نکلا آخر کو ویسا ہی ہوا ہے اور کم خلاف ہوا اور انھین دنون آصف خان کے منصب پر مینے ہزار سوار بڑھائے کہ پنجہزاری ذات و سوار سے سربلند رہے اور آخر ماہ مین مع بیگمات کے سیر عمارت ہفت منظر کو گیا یہ مکان مالوہ کے اگلے بادشاہون مین کا بنوایا ہوا ہے اوسکا نام سلطان محمود خلجی تھا یہ مکان سات طبقہ کا ہے ہر طبقے مین چار برآمدہ ہین ہر ایک مین چار چار دریچے بلندی اس مکان کی ساڑھے چون گز کی ہے اور دورہ پچاس گز کا زمین سے ساتوین طبقہ تک ایکسو اکھتر گز ہے آنے جانے مین وہان کے ایکہزار چار سو روپیہ نثار ہوے پھر عبد اللہ خان کو خطاب سیف خانی سے سرفراز کیا اور خلعت مع ہاتھی گھوڑے اور خنجر مرصع کے دیکر اوسکو سر بلند کیا اور بابا خورم کی خدمت مین رخصت فرمایا اور ایک لعل زیادہ تیس ہزار روپیہ کی قیمت کا اوسکے ہاتھہ فرزند بلند اقبال کو بھیجا کہ اوسکی قیمت پر نظر نکرے چونکہ مینے اسکو مدتون اپنے سر پر باندھا ہے مبارک جانکر بھیجا گیا اور سلطان محمود خویش ابو الحسن بخشی کو اوپر خدمت بخشیگیری اور واقعہ نویسی صوبہ بہار کے مقرر کیا اور رخصت کے وقت ہاتھی بھی اوسکو عنایت کیا پھر ہمراہ بیگمات کے سیر نیل کنٹھہ کو کہ قلعہ مانڈو کے عمدہ مقامون مین سے ہے گیا مین شاہ بداغ خان کہ امراء معتبر سے میرے والد کے تھا جبکہ اوسکے پاس یہ ملک جاگیر مین تھا تو اوسنے یہان ایک عمدہ عمارت بنائی تھی مین اوس مقام دلکش مین دو تین گھڑی ٹھہر کر لوٹ آیا اور چونکہ مخلص خان دیوان اور بخشی صوبہ بنگالہ سے امور نالائق مینے سنے تھے اسواسطے اوسکے منصب سے ہزاری ذات اور دو سو سوار کم کیے ساتوین تاریخ ایک مست ہاتھی گجراج نام عادل خان کی پیشکش مین کا واسطے رانا امر سنگہ کے بھیجا اور گیارہوین کو بقصد شکار ایک منزل قلعہ سے باہر آیا لیکن بباعث کیچڑ اور بارش کے ایک قدم چلنا دشوار تھا لوگون کا رنج اور جانورون کی ہلکانی خیال کر کے لوٹ گیا پھر ہدایت اللہ کو کہ خدمت توزک اور کار حضور مین بہت چالاک ہے خطاب فدائی خان سے سرفراز کیا اوس سال ایسی بارش ہوئی کہ پورانے سو برس کے لوگون نے کہا کہ ہمین ایسی بارش یاد نہین چالیس دن برابر جھڑی رہی بسبب شدت باد و باران کے اکثر مکانات نئے پورانے گر گئے اور ایک رات ابر و رعد کی کڑک سے بجلی گری کہ کبھی ویسی آواز نہ سنی تھی بیس آدمی زن و مرد اوسمین ضائع ہوے اور اکثر پختہ

مکانات پھٹ گئے کوئی آدا اوس سے زیادہ سخت نہین جنگل اور پہاڑون مین اسقدر سبزہ اور پھول ہوتے ہین کہ بیان اونکا نہین ہوسکتا معلوم ہوتا
کہ ہند مین ماندو کے برابر اور کوئی مقام عمدہ آب وہوا اور لطافت جا اور صحرا مین اور بھی ہو خاصکر برسات مین کہ موسم گرمی کا ہوتا ہی لیکن
یہان گھرون مین سبکو لحاف اوڑھ کر سوتے ہین اور دن کو مطلق پنکھے کی حاجت نہین ہوتی یہان کی خوبیون مین سے جسقدر لکھا جاوے
حقیقت مین کم ہوگا یہان دو چیز ایسی دیکھین کہ کہین ہندوستان مین نہ دیکھی تھین ایک جنگلی کیلا کہ اس قلعہ کے جنگل مین خودرو بہت
اوگا ہی دوسرے گھونسلے ممولا کے جسکو فارسی مین سیچہ کہتے ہین آج تک کسی شکاری نے اوسکا گھونسلا نہ دیکھا تھا عجب اتفاق ہی یہان
کے رشک عمارت مین اوسکا گھونسلا ملا اوسمین دو بچہ ممولا کے تھے پھر سہ پہر کے وقت پنجشنبہ کو اونیسوین تاریخ مع بیگمات سکرتالاب
کی سیر کو گیا مین وہان کے مکانات مالوہ کے اگلے حاکمون کے بنوائے ہوے ہین اور اوسی واسطے اعتماد الدولہ صوبہ پنجاب کے ایک ہاتھی خاصہ
جگت جیت نام راہ مین عنایت کیا شام تک اونھین عمدہ مکانات مین رہا اور بعد نماز شام کے دولتسرا کو لوٹ آیا اور جمعہ کے دن ایک
ہاتھی ابنا دل نام کہ جہانگیر قلی خان نے بطریق پیشکش بھیجا تھا ملاحظہ ہوا پھر بعضے لباس اور سامان خاص اپنے پہننے کے واسطے مقرر کرکے
حکم کیا اور کوئی ایسا نہ پہنا کرے مگر جسکو مین عنایت کیا کرون اون مین سے ایک دگلہ نادری ہی کہ قبا کے اوپر پہنا کرتے ہین درازی
اوسکی نیچے کمر تک کی ہی اور آستین اوسمین نہین ہین آگے تکمہ لگتا ہی مردم ولایت اوسکو کردی کہتے ہین مین نے اوسکا نام نادری
رکھا ہی دوسرا جامہ شال طوس کا ہی کہ میرے والد بزرگوار نے اوسکو اپنے واسطے خاص کیا تھا اور قبا کلابتون کی کہ گریبان اور سرے مین
آستینون کے اوسمین چکن دوزی ہوا کرتی ہی اوسکو بھی میرے والد بزرگوار نے اپنے واسطے خاص کیا تھا اور قبا ہی حاشیہ دار اور
قبا ہی اطلس گجراتی اور چیرہ اور کمربند ابریشمی بنا ہوا کہ کلابتون سنہرے اور نقرئی سے بنا ہوا ہو اور جوبانہ تھوڑے سے سوارون کا جہان خان
نے ہمراہیون سے مطابق قاعدہ سہ اسپہ اور دو اسپہ کے واسطے انتظام دکن کے اضافہ ہوا تھا اور آخر مین یہ خدمت پوری نہوئی تو مین نے
حکم کیا کہ دیوانی والے اوس مصارف کو اوسکی جاگیر سے وصول کرین اور جمعرات کو چھبیسوین تاریخ مطابق چودہوین شعبان کی کہ شب برات
تھی مینے درمیان ایک مکان کے مکانات نورجہان بیگم سے کہ بڑے تالاب کے درمیان واقع ہی مجلس جشن کی آراستہ کی اور مقربان
شاہی اور امرا کو اوس محفل مین کہ آراستہ کی ہوئی بیگم کی تھی طلب کیا اور حکم کیا کہ لوگون کو موافق اونکی خواہش کے پیالے اقسام کیفیات
اور نشون کی دیوین بہتون نے وہ پیالے لیکر پئے پھر مینے فرمایا کہ جو کوئی پیالہ پیے اپنے منصب کے موافق اس مجلس مین بیٹھے
اور طرح طرح کے میوے اور کباب بطریق گزک وہان مینے مقرر کیے کہ ہر کسی کے آگے رکھین عجب مجلس آراستہ ہوئی اور شام سے تالاب کے
کنارون پر فانوس اور جھاڑ چراغون کے روشن کرا دیے تھے امید ہی کہ اس طرحکی روشنی اور کہین نہوئی ہوگی اون سب چراغون اور
فانوسون کا عکس پانی مین دکھتا تھا اور یہ تماشا تھا کہ گویا تمام تالاب مین آگ لگی ہوئی ہی بہت زیب وزینت سے وہ محفل آراستہ رہی
اور پیالہ پینے والون نے اپنے حوصلے سے بڑھکر پیالے نوش کیے اور سرور وخورمی ہمدوش رہی **نظم** دل افروز بزمی شد آراستہ +
بخوبی بدانسان کہ دل خواستہ + فگندند دیشش این سبز کاخ + بساطی چو میدان ہمت فراخ + زبس نگہت بزم میرفت دور + فلک نافہ شد
از بخور + شده جلوہ گر نازنینان باغ + رخ افروختہ ہر یکے چون چراغ + بعد گذرنے تین چار گھڑی رات کے مردون کو رخصت کرکے اہل محل
کو طلب کیا ایک پہر رات اس مقام خوشی مین صرف کرکے حسب دلخواہ مینے عیش وخوشی جو اس پنجشنبہ مین بعضے کام آگے آگئے تھے
اول یہ کہ روز ہمارے جلوس کا تھا دیگر یہ کہ دو نیم شب برات تھی اور بھی دن اوکی کا تھا کہ پہلے بیان کیا گیا اور ہنود دن کا یہ معتبر ہی بنا بران
بسبب سعادتکے اس روز کا مبارک شنبہ نام رکھا اور ۲۷ کو سید کا سو بخطاب یورش خان سرفراز ہوا روز دوم چہارشنبہ جسمین چہار شنبہ
حلوا اچھا ہوا تھا یہ برخلاف ہوا اسواسطے اسدن کا نام شوم کم شنبہ رکھا کہ ہمیشہ یہ دن جہان سے کم ہو جیو دوسری خبر جو او یادگار تورچی

عنایت کرکے فرمایا ہمنے کہ آیندہ اسکو بہادر بیگ کہا کرین اور اسی روز جے سنگہ فرزند راجہ مہا سنگہ کہ بعمر بیس برس کی ہی بلایا ہوا ملاقات کو آیا
اور ایک ہاتھی نذر کو لایا ایک پہر اور تین گھڑی دن مبارک شنبہ دوم ماہ شہریور کو بارادہ سیر جانب نیل کیا اور اوس طرف کو سوار ہوکر وہانسے
سیدھے عیدگاہ اور ٹیلے سے کہ نہایت سبزی اور شگفتگی ہو گئے گل چنپا اور دوسرے پھول صحرائی اسقدر کھلے تھے کہ جس طرف نظر جاتی
تھی پھول و سبزہ نظر آتا تھا بہ وراثت سگے داخل محلسراے مین ہوئے جو دوبارہ چرچا ہوتا تھا کہ جنگلی کیلے سے ایک طرح کی شیرینی ملتی ہی کہ
اکثر درویش و ارباب احتیاج اوسکو قوت اپنا کرتے ہین فکر اوسکے دریافت کی ہمینے کی معلوم ہوا کہ وہ میوہ کیلا بیمزہ ہی یہانتک کہ
طرف لاڑی سکے کہ جسمین سے کیلہ نکلتا ہی ایک پارچہ شیرینی سندہی ہوئے کا کہ بالکل مزہ پالودہ کا رکھتی ہین اور معلوم ہوتا ہی کہ آدمی اوسکو
کھاتے ہین اور اوسکے مزے سے بہت خوش ہوتے ہین کبوتران نامہ بر کی بھی باتین سنی گئی تھین کہ زمانہ خلیفون بنی عباس کے کبوترون
بغدادی کو نامہ بر کہتے تھے اور سچ ہی کہ جنگلی کبوتر دس پندرہ ٹہرے پر کے ہین سکہلائے تھے ہمنے کبوتر بازون کو فرمایا کہ انکو سکھلاؤ کبوتر بازون
نے کئی جوڑون کو ایسا تعلیم کیا کہ پہلے دن ٹھہرنا اور پرواز اونکا ہمنے دیکھا اگر کثرت بارش کی بہت ہوتی ہی تو دو اڑھائی بلکہ ڈیڑہ پہر
مین برہانپور پہونچتے تھے اگر ہوا نہایت صاف ہوتی تھی تو اکثر ایک پہر مین پہونچتے تھے اور بعضے کبوتر چار گھڑی مین بھی پہونچتے تھے تین عرضی
بابا خورم متضمن ہے کہ افضل خان و رام رایان اور پہونچنے ایلچیون عادل خان اور لانے پیشکشون تحفہ جواہرات و مرصع و ہتھیارون اور ہاتھی
و گھوڑون سکے کہ کسی عہد و زمانے مین ایسی پیشکش نہین آئی تھی اور مشعر بہت شکر گزاری خدمات و دولت خواہی خان مذکور کے اور وفا عہد و
قول خود کا کرنا اور درخواست فرمان عنایت عنوان کی اوسکے مقدمے مین اور چاہنا خطاب فرزندی کا مع دوسری عنایتون کے کہ اب تک
اوسکے حق مین صادر نہین ہوئی تھین پہونچی جو پاس خاطر فرزند مذکور کی نہایت عزیز تھی اور اوسکی عرضی بیجا نتھی ہمنے حکم فرمایا کہ منشی عطارد رقم
ایک فرمان بنام عادل خان لکھین متضمن طرح طرح کی شفقت و مہربانیون کا اور اوسکی تعریف القاب مین دس بارہ جسقدر زمانہ سابق مین لکھی جاتی
تھی زیادہ کیے اور تاکید ہوئی کہ اوسکو فرمانون مین مطلع فرزند لکھتے رہین اور صدر فرمان مین بقلم خاص اس بیت کے لکھی گئی ~ شدی
از التماس شاہ خورم * بفرزندی ما مشہور عالم * سوز جو تھے فرمان مذکور مع نقل کے بھیجا گیا تاکہ فرزند شاہ خورم نقل کو دیکھکر اصل کو روانہ کرے
۹ امرداد مبارک شنبہ مع اہل محل آصف خان کے گھر گیا مین ڈیرہ اوسکا متصل دریا کے تھا نہایت لطیف و صاف اور کئی ڈیرہ اوسکے طرفون
مین تھے اور کئی جگہ چادرین گرتی تھین اور درخت انبہ وغیرہ نہایت سبز و شاداب سایہ فگن تھے قریب دو سو و تین سو پھول کیوڑہ
کے ایک درہ مین اوگے تھے وہ تمام دن نہایت خوشی و خورمی مین گذرا اور محفل شراب کی شروع ہوئی امیرون و ہمنشینون کو بہت پیالے
دیے پیشکش آصف خان کا ملاحظہ مین گذرا بہت تحفے تھے جو کچھ پسند آیا لیا باقی اوسکو عنایت کیا اسی دن خواجہ میر ولد سلطان خواجہ نے کہ
حسب الطلب پیشکش کی خدمت مین آیا تھا ملاقات کی ایک قطعہ لعل و دو دانہ موتی اور ایک ہاتھی نذر کیا راجہ بھیم نراین زمیندار ولایت گڈہہ منصب
ہزاری ذات اور پانصدی سوار سے سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ جاگیر بھی وطن مین علاوہ تنخواہ کے دیوین ۱۱ کو عرضداشت فرزند خورم کی پہونچی کہ راجہ
سورج مل ولد راجہ باسو کہ زمین حمایت اوسکے کی ہی متصل قلعہ کانگڑہ کے ہی عہد کرتا ہی کہ عرصہ ایکسال مین اوس قلعہ کو تصرف سرکار کے
لاؤنگا اور اوسکا اقرار نامہ بھی بھیجا تھا حکم ہوا کہ جو مطلب کہ رکھتا ہی سمجھکر اور خاطر نشان اپنی کرکے راجہ کو واسطے ملاقات کے بھیجے تا کہ بعد و
مہمات اپنی کا کرسکے بعد نسبت مذکور کے متوجہ ہووے اسی روز کہ یکشنبہ بارھوین تاریخ مطابق غرہ رمضان کی بعد گذرنے چار گھڑی اور سات پل
کے لڑکی فرزند مذکور کے دختر آصف خان سے پیدا ہوئی روشن آرا بیگم نام رکھا گیا زمیندار جے پور کہ گروہ ماندو مین واقع ہی بسبب بدبختی
استعداد اپنی کے نہ کی خدائی خان کو ہمنے فرمایا کہ چند منصبدار و چار سو پانسو برقنداز اوسکی ولایت پر دوڑین ۱۳ کو ایک ہاتھی خدائی خان
کو ایک ہاتھی میر [illegible] سید مراد کو عنایت کیا ۱۶ کو جیسنگہ ولد راجہ مہاسنگہ کہ بارہ برس کی عمر مین تھا منصب ہزاری ذات و

پانسوسوار کے سرفراز ہوا میر میران ولد میر خلیل اللہ ایک ہاتھی خود پسند کہکے اور ایک ہاتھی باعبد الستار خان کو عنایت کیا بموجب مسرے راجہ بکرماجیت بجد وجہ تے بعد مرنے اپنے باپ کے صوبہ دکن سے آکر ملاقات کی ایکسو اشرفی نذر گذرانی ۱۰ کو عرضی ہوئی کہ راجہ کلیان ولایت اڈریسے اگر ارادہ آستان بوسی کا رکھتا ہے جو کہ اوسکی باتین ناخوشی کی سنی تھیں حکم ہوا کہ اوسکو مع اوسکے بیٹے کے سپرد آصف خان کے کرین تا تحقیقات اون باتون کی کہ جو مقدمہ اوسکے مین مذکور ہوئین تعین کرے ۱۹ کو ایک زنجیر فیل جے سنگہ کو مرحمت ہوا مبلیون کو دوسو سوار اور منصب کشیوما روسکے مرحمت ہوئے کہ منصب اوسکا اصل و اضافہ دو ہزار بذات دبارہ سوسوار کا ہووے ۲۲ کو اللہ داد افغان کو بخطاب رشید خانی امتیاز دیکر ہمنے یہ م زرم خاصہ عنایت کیا اٹھارہ ہاتھی پیشکش راجہ کلیان سنگہ کے ملاحظے سے گذری سولہ ہاتھی اصل فیلخانہ خاص کے ہوئے دو ہاتھی ہمنے اوسکو دیئے جو ولایت عراق سے خبر وفات والدہ میر میران لڑکی شاہ اسمعیل ثانی کی کہ طبقہ سلاطین صفویہ سے تھا بہمی تھی اوسکو خلعت بھیجکر لباس تعزیت سے اوسکو نکالا ۲۵ کو فدائی خان خلعت پاکر باتفاق اوسکے بھائی روح اللہ اور دیگر منصب دارون کے واسطے تنبیہ جیت پوری کے روانہ ہوئے ۲۸ کو بارادہ تماشای نربدا اور شکار اوس طرف کے قلعہ سے اوترکر مع اہل محل اوسطرف کو گئے ہم دو منزل کنارے نربدا کے اوترے جو کہ پشہ و کیک بہت تھے ایک شب ٹھیرے دوسرے دن تارا پور آئے روز جمعہ ۱۳ کو مراجعت کی غرہ ماہ مہر محسن خواجہ کو کہ ان دنون ما ورار النہر سے آیا تھا خلعت اور پانچہزار روپیہ مرحمت ہوئے دوم کو بعد تحقیقات اون مقدمات کے کہ راجہ کلیان کے باب مین عرض کیے تھے اور آصف خان واسطے تحقیقات اوسکی کے مامور ہوا تھا جو بیگناہ واضح ہوا سعادت آستان بوسی کی پائی ایک سو اشرفی اور ایکہزار روپیے نذر کیے اور پیشکش اوسکا کہ ایک سلک مروارید اوسمین ستر دانہ دو لعل کی اور ایک پونہچی کہ اوسمین دو دانہ مروارید اور ایک لعل تھا اور صورت اسپ طلائی جڑا جواہر سے نذر سے گذرا عرضداشت فدائی خان کی آئی کہ جو فوج قاہرہ بولایت جیت پور کی آئی زمیندار وہان کے بھاگ گئے طاقت مقابلے کی نلائے ولایت اوسکی لٹ گئی وہ اپنے کیے سے پشیمان ہے ارادہ رکھتا ہے کہ درگاہ جہان پناہ مین حاضر ہوکر بندگی اور اطاعت کرے روح اللہ مع فوج کے اوسکے پیچھے بھیجا گیا کہ اوسکو گرفتار کرکے درگاہ مین لاوین یا آوارہ وادی بدبختی کا کرے اور اوسکی عورتون و علاقہ دارون کو کہ بمقام زمیندار ان ہمسایہ کے آئین ہین قید کرین آٹھوین کو خواجہ نظام چوزہ انار شہر موخا سے لایا تھا نذر کیے بندر گورے سے چودہ دن مین لایا تھا اور سورت سے مانڈو مین آٹھہ روز مین آیا تھا کلانی انار مذکور برابر انار ٹھٹھہ کے ہے انار ٹھٹھہ کا بیدانہ یہ انار بادانہ و نازک تھا تازگی مین اوپر انار ٹھٹھہ کے غلبہ رکھتا تھا ۹ کو خبر پونہچی کہ روح اللہ اوس علاقہ کے ایک گانون مین معلوم ہوا ہے کہ عورتین اور متعلقان جیت پوری اس گانون مین ہین بارادہ تلاش باہر گانون کے اوترا آدمی بھیجے کہ جو آدمی اس گانون مین ہین اونکو حاضر کرو درمیان تحقیق و تلاش کے ایک شخص تابعدار و جانبازان زمیندار مذکور سے درمیان آدمیان گانون کے آیا جسوقت آدمی جابجا اوترے تھے اور روح اللہ کچھہ اسباب نکالکر اوپر قالبین کے بیٹھا تھا اوس شخص جانباز اور بھیجے سرا اوسکے کے اپنے تئین پونہچایا اور برچھا اوپر اوسکے مارا اور وہ برچھا کارگر پڑا سینہ اوسکے سے نکلا جو برچھا کھینچا روح اللہ فوت ہو گئے آدمی جو حاضر تھے اوس مرد کو قتل اور تمام آدمی جو علیحدہ اوترے تھے ہتیار باندہ کر روانہ گانون کو کئی گانون والون کو بجرم ٹھہرانے مخالفون و سرکشون کے ایک گھنٹہ مین قتل کیا عورتین اور لڑکیان اونکی گرفتار ہوکر قید ہوئین گانون مین آگ لگا دی ایسا جلایا کہ سوائے ڈھیر راکھہ کے نظر نہین آتا تھا اور تمام لوگون نے جنازہ روح اللہ کو پاس فدائی خان کے روانہ کیا روح اللہ کی مردانگی مین کچھہ کسر نہ تھی بسبب غفلت کے یہ مقدمہ ہوا جو نشان آبادی کا اوس ولایت مین تھا زمیندار وہان کے پہاڑون اور جنگل کو چلے گئے پوشیدہ اور گمنام ہوئے پاس فدائی خان کے آدمی بھیجا عرض بخشش گناہ ہونیکی کی حکم ہوا کہ اوسکو قول کرکے درگاہ مین لاوے منصب مودت خان کا اصل اور اضافہ بشرط نیست و نابود کرنے پر یہان زمیندار جیپسنگہ کے ہوا

کر فرابع اوس سے آزار تمام پاتے ہیں [illegible] ہزاری ذات اور پنجسو سوار مقرر ہوا ۱۳ اور کو راجہ سورج مل ہمراہ تقی بخشی نوکر یا باخورم کے آنے
تک ملاقات کی جو مطلب کہ رکھتا تھا تمام عرض کیا جس کام کا اقرار کیا تھا واجبی کیا موافق عرض فرزند شاہ عالیہ کے بعنایت علم اور نقارہ کے
سر بلندی پائی تقی کو کہ اوسکے ہمراہ تھا کھپوہ مرصع دیا اور مقرر ہوا کہ اپنا کام کرکے جلدی رواں ہو اور منصب خواجہ علی بیگ مرزا کہ واسطے حفاظت
اور حراست احمد نگر کے مقرر ہوا تھا پنجہزاری ذات اور سوار کا حکم ہوا نور الدین علی اور خواجگی طاہر و سید خان محمد و مرتضی وولی بیگ ہر ایک کو
ایک زنجیر فیل مرحمت کیا، اور کو منصب حاکم بیگ اصل و اضافہ ایک ہزاری ذات و دو سو سوار مقرر ہوا اور اوسی دن راجہ سورج مل کو خلعت
دھاتی اور کھپوہ مرصع اور تقی کو خلعت دیا اور خدمت کانگرہ پر رخصت کیا جو بھیجے ہوے فرزند بلند اقبال شاہ خورم ساتھ ایلچیون عادل خان
کے اور وہ پیشکش جو خود بھیجی تھی داخل برہانپور ہوے اور خاطر اوس فرزند کی بالکل مہمات صوبہ دکن سے جمع ہوئی صاحب صوبگی برار و
خاندیس و احمد نگر سپہ سالار خانخانان سے عرض کی شاہ نواز خان بیٹے اوسکے کو کہ حقیقت میں خانخانان جوان ہے بارہ ہزار سوار موجود
واسطے ضبط کرنے ولایت فتح کی ہوئی کے بھیجا اور ہر جگہ اور ہر موقع پر جاگیر میں ایک کے معتبرون میں سے دیکر بند و بست وہان کا جسطرح
لائق و مناسب تھا کیا اور تمام لشکر سے کہ ہمراہی اوس فرزند کے مقرر تھا تیس ہزار سوار اور سات ہزار پیادہ برقنداز وہان چھوڑکر تمام باقی
آدمی کہ پچیس ہزار سوار اور دو ہزار توپچی تھے ہمراہ لیکر روانہ ملاقات کا ہوا روز مبارک شنبہ ۸ مہر ماہ الہی کو سنہ ۱۲ جلوس موافق
یازدہم شہر شوال سنہ ۱۰۲۶ ہجری بعد گذرنے تین پہر ایک گھڑی قلعہ ماندو میں ساتھ ساعت مبارک کی اور خوشی کے نیکی ملاقات کی حاصل کی
اور جو عرصہ جدائی کا پندرہ مہینے اور گیارہ دن کا ہوا تھا بعد ادا کرنے آداب کورنش و زمین بوسی کے جھروکے میں ہمنے بلایا اور نہایت
محبت و شوق سے بے اختیار اپنی جگہ سے اوٹھکر بغل میں مہربانی سے لیا جسقدر کہ اوسنے آداب و فروتنی میں زیادتی کی
ہمنے عنایت و مہربانی زیادہ کی اور اپنے پاس بیٹھنے کا حکم فرمایا ہزار اشرفی و ہزار روپیہ بطور نذر اور اسیقدر برسم تصدق گذرانا اور جو وہ وقت
یا ہوسکی جب پیشکش دیکھنے کا نہ تھا اسواسطے فیل سرناک کہ عادلخان کے سب ہاتھیون میں عمدہ تھا اور صندوقچہ بھرا ہوا نفیس جواہرات کا دست
ملاحظہ میں گذرا پھر بخشیون کو حکم ہوا کہ جو امرا ہمراہ اوس فرزند کے آئے ہیں موافق منصب کے باریاب ہون اول خانجہان نے ملازمت حاصل کی
میں نے اوسکو آگے بلاکر دولت قدمبوس سے سرفراز کیا ہزار مہر اور ہزار روپیہ نذر اور صندوقچہ بھرا جواہرات کا پیشکش کیا میں نے اوسکی پیشکش میں سے
اسباب قیمتی چالیس ہزار کا پسند کیا پھر عبد اللہ خان نے آستانہ بوسی کرکے سو مہرین نذر کین پھر مہابت خان نے زمین بوسی سے سر بلندی
پائی سو اشرفی اور ہزار روپیے نذر کیے اور کچھ جواہرات اور جڑاؤ ہتھیار پیشکش کیے قیمت اوسکی ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ ہوا اوس میں ایک لعل
گیارہ مثقال کا تھا کہ پرسال ایک فرنگی اوسکو اجمیر میں بیچنے لایا تھا اور دو لاکھ روپیہ مانگتا تھا جوہری قیمت اوسکی اسی ہزار روپیہ کرتے تھے
جب وہ سودا نہ ہوا تو اوسکو پھیر لے گیا برہانپور میں مہابت خان نے اوسے لاکھ روپیے کو خریدا پھر راجہ بھاو سنگہ نے ملازمت حاصل کرکے ہزار
روپیہ نذر کیے اور کچھ جواہرات اور جڑاو ہتھیار پیشکش گذرانے اور اسیطرح داراب خان پسر خانخانان اور سردار خان برادر عبد اللہ خان اور
شجاعت خان عرب اور دیانت خان اور شہباز خان اور معتمد خان بخشی اور اور امرا کہ عمدہ سردارون نظام الملک سے تھے اور بعد اسکے شاہ خورم
کے اکثر سلک دولتخواہون میں منتظم ہوئے ہیں اور باقی امرا نے موافق مراتب منصب کے ملازمت حاصل کی پھر عادل خان کے وکیلون نے زمین بوسی
کرکے عرضداشت اوسکی پیش کی اول اس سے جلدی فتح رانا میں منصب بیست ہزاری اور دس ہزار سوار فرزند اقبال مند کو مرحمت ہوئے تھے
جب مہم دکن کو روانہ ہوا خطاب شاہی کا پایا اب بعوض فتح اس مہم کے منصب تیس ہزاری ذات اور بیس ہزار سوار کا اور خطاب شاہجہانی میں نے
اوسکو عنایت کیا اور حکم کیا کہ بعد اسی دربار میں صندلی چوکی قریب تخت کے بچھا کرے کہ وہ فرزند اوسپر بیٹھا کرے اور یہ خاص عنایت
اوسیکی ہے پہلے بادشاہ یہان اسکی رسم نہ تھی اور خلعت خاص مع چارقب زربفت دوز کہ کاکہ گریبان اور سر آستین اور حاشیہ دامن موتیون

مین سلا ہوا تھا پچاس ہزار روپیہ قیمت کا اور شمشیر مرصع مع پردلہ مرصع اوسکو عنایت فرمایا اور واسطے اوسکی سرفرازی کی خود جھروکے سے اوترکر جواہر
جواہرات کا اور خوان زر کا اپنے ہاتھ سے اوسپر مینے نثار کیا اور سرناک ہاتی کو قریب بلا کر دیکھا حقیقت مین جیسا مشہور تھا اوس سے زیادہ
عمدہ اور خوبصورت تھا ویسا ہاتھی کم ہوگا مینے بہت پسند کیا اور اوسپر سوار ہوکر اندر دولت خانہ خاص کے لیگیا اور زر اوسپر نثار کرکے حکم کیا کہ اندر
دولت خانہ کے اوسکو رکھے اور نام اوسکا نور بخت رکھا جمعہ کو چوبیسوین تاریخ راجہ بہر جیو زمیندار بگلانہ نے آکر ملازمت حاصل کی اصلی نام اوسکا پرتاپ ہے
لیکن وہانکے راجہ کو بہر جیو کہتے ہین ڈیڑہ ہزار سوار اوسکے یہان نوکر ہین کام کے وقت مین ہزار سوار جمع کر لیتا ہی ملک بگلانہ کا درمیان گجرات
اور خاندیس اور دکن کے ہی وہان دو مضبوط قلعے ہین سالیر اور مالیر نام سبب ہونے قلعہ مالیر کے آبادی مین یہ خود رہتا ہی وہ ملک سبزا بہت
ہی انبہ وہان بڑا اور بہت عمدہ ہوتا ہی اور نو مہینے تک رہتا ہی انگور بہی وہان بہت ہین لیکن نامی اور عمدہ نہین اور اگرچہ راجہ حکام گجرات و خاندیس
اور دکن سے موافقت رکہتا ہی لیکن کسیکے یہان ملاقات کو نہین گیا اور جب کوئی اسکا ملک لینا چاہتا ہی تو یہ اور کی مدد سے اوسکی دست درازی
سے محفوظ رہتا ہی جب گجرات اور خاندیس اور دکن عنایت ایزدی سے میرے والد کے تصرف مین آیا تو اوسنے برہانپور مین آکر سعادت
زمین بوس میرے والد کی حاصل کی اور سلک بندگان مخلص مین داخل ہوکر سہ ہزاری منصب سے سرفراز ہوا اب کہ شاہجہان برہانپور مین پہنچے
تو اوسنے آکر گیارہ ہاتھی پیشکش کیے اور ملازمت حاصل کی اور اوسی فرزند کے ہمراہ حاضر درگاہ ہوا موافق اپنے اخلاص اور بندگی کے عنایات
شاہی سے سربلند ہوا اور عنایت شمشیر مرصع اور فیل اور اسپ اور خلعت سے امتیاز پایا مینے اوسکو تین انگوٹھیان یاقوت اور الماس اور
لعل کی مرحمت کین مبارک شنبہ کو ستائیسوین تاریخ نورجہان بیگم نے جشن فتح فرزند شاہجہان کا کیا اور شاہجہان کو بھاری خلعت مع نادری
کہ جڑاو پھولون اور موتیون مین آراستہ تھی اور جڑاو سرپیچ عمدہ جواہرات کا اور دستار مع طرہ مروارید اور کمربند مسلسل مروارید کا اور شمشیر مع پردلہ
مرصع اور پہولکٹارہ اور دو گھوڑے مع زین جڑاؤ اور خاصہ ہاتھی مع دو مادہ فیلون کے عنایت کیا اور اسیطرح فرزند شاہجہان کے بیٹون کو اور بیگمات
کو خلعت و زین سامان بخشا اور اوسکے عمدہ نوکرون کو گھوڑے اور خلعت اور خنجر جڑاؤ مرحمت کیے غرضکہ تین لاکھ روپیے اوسکے اس جشن مین
صرف ہوے اور مینے اوسیدن عبداللہ خان اور اوسکے بھائی سردار خان کو خلعت اور اسپ دیکر کالپی کیطرف کہ اونکی جاگیر مین تھی رخصت
کیا اور شجاعت خان کو بھی اوسکی جاگیر کیطرف کہ صوبہ گجرات مین تھی تنخواہ و خلعت اور ہاتھی دیکر رخصت فرمایا اور سید حاجی کو کہ جاگیردار ٹھٹھہ
کا تھا گھوڑا دیکر رخصت کیا اور جب مکرر سنا کہ خان دوران خان پیر و ضعیف ہوگیا ہی طاقت سواری اور دورہ کی نہین رکہتا ہی اور صوبہ
کابل اور بنگش مین کہ ملک فتنہ خیز ہی حاکم جوان قوی چاہیے کہ واسطے تنبیہ پٹھانون کے ہمیشہ سوار ہو اور دورہ کیا کرے چونکہ جیسا مناسب بادشاہی
کی ہی اسواسطے مینے مہابت خان کو صوبہ دار کابل اور بنگش وغیرہ کا کیا اور خلعت عنایت فرماکر رخصت کیا اور خاندوران کو ملک ٹھٹھہ کی
حکومت سے سرفرازی دی اور ابراہیم خان فتح جنگ اوسنے پچاس ہاتی بہار سے پیشکش بھیجے تھے [illegible] سے گذرے وہان میرے
واسطے لوگ سو کیلے لائے آج تک ویسا کیلا نہ کھایا تھا ہرچند ایک انگشت کا تھا لیکن بمقدار شیرین ہن کہ کوئی کیلا ویسا نہین ہوتا البتہ کچھ ثقل معدہ مین
تھا کہ جب دس کیلے مینے کھائے تو گرانی معلوم ہوئی اگرچہ کیلا لائق کھانیکے نہین مگر واسطے گرانی کے یہ بہتر ہوا اور اسی سال ۲۲ ماہ مہر تک
مقرب خان نے انبہ گجرات سے ڈاک چوکی مین پہونچائے اوسی تاریخ مینے سنا کہ محمد رضا ایلچی میرے بھائی شاہ عباس کا آگرے مین دستون
کے عارضے سے مرگیا اور محمد قاسم سوداگر کو کہ میرے بھائی کیطرف سے آیا تھا اپنا وصی کرگیا ہی اسواسطے مینے حکم دیا کہ بموجب اوسکی وصیت
کے اوسکے اسباب و سامان کو حوالہ اوسکے کرین کہ شاہ ایران کی خدمت مین پہونچاوے اور واسطے روپیہ اوسکے وارثون کے سپرد
کرین اور سید کبیر اور بختر خان وکلاء عادل خان کو خلعت اور ہاتھی مرحمت فرمائے مبارک شنبہ کو تیرھوین آبان ماہ الٰہی کو جہانگیر قلی بیگ
ترکمان نے کہ خطاب جانسپار خانی سے سرفراز ہی دکن سے آکر ملازمت حاصل کی اوسکا باپ ایران کے امرا مین سے تھا مہر کے

والد کے عہد مین ولایت سے آیا تھا او سکو منصب دیکر صوبہ دکن مین بھیجا وہ وہین رہا اگرچہ کر رحاضر حضور ہوا ہی لیکن اب کہ شاہجہان نے
اگر اوسکی اخلاص مندی اور جانسپاری بیان کی تو مینے اوسکو جریدہ درگاہ مین طلب فرمایا کہ باریاب ہوکر پھر لوٹ جاوے اور اوسیدن اودارام
کو منصب سہ ہزاری ذات اور چودہ سو سوار سے سرفراز کیا ذات کا برہمن ہی عنبر کے یہان بڑا معتبر تھا جب شاہ نواز خان عنبر سے لڑنے گیا تھا تو
آدم خان حبشی اور جادو راے اور بابورای کا یتھہ اور اوداراام اور چند سردار نظام الملک سے اوس سے جدا ہوکر شاہ نواز خان سے آملے
تھے اور بعد شکست عنبر کے عادل خان کی نرمی اور عنبر کے فریب سے ترک بندگی اور دولت خواہی کر کے چلے گئے عنبر نے آدم خان سے
قرآن شریف درمیان کر کے وقت غفلت مین فریب سے پکڑا اور قلعہ دولت آباد مین مقید کیا یہان تک کہ آخر اوسکو مار ڈالا اور بابو راے
کایتھہ اور اوداراام عادل خان کے یہان گئے عادل خان نے اونکو اپنے یہان آنے نہ دیا اور بابو راے چند دنون مین اپنے کسی آشنا کے
فریب سے مارا گیا اور اوداراام پر عنبر نے فوج بھیجی اوسنے خوب لڑکر فوج عنبر کو شکست دی پھر اوس ملک مین نہ رہ سکا سرحد پر ملک شاہی کے چلا آیا
اور امان لیکر مع اہل و عیال فرزند خورم کے پاس حاضر ہوا فرزند شاہجہان نے اسپر بہت عنایت اور مہربانی کی اور منصب سہ ہزاری ذات اور
ہزار سوار کا امیدوار کیا اور ہمراہ اپنے درگاہ مین لایا چونکہ وہ بندہ کار آمدنی تھا مینے پانسو سوار اور اوسکے اضافہ فرمائے اور شہباز خان کو
کہ منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا رکھتا تھا پانسو سوار اور عنایت کیے اور فوجدار سرکار سارنگپور اور بعضے صوبہ مالوہ کا کیا اور خان جہان
کو خاصہ گھوڑا اور ہاتھی مرحمت فرمایا مبارک شنبہ کو دسوین تاریخ ماہ مذکور کی فرزند شاہجہان نے اپنی پیشکش ملاحظے مین گذرانی جواہرات اور جڑاو
ہتھیار اور ساماں اور پارچہ نفیس ہر قسم کے سب صحن جھروکہ مین آراستہ کیے اور ہاتھی اور گھوڑے مع سامان طلائی اور نقرئی سجا کر اونکے پاس کھڑے
کیے مینے اوسکی خاطر جھروکے مین سے اوترکے تفصیل اوس سامان کو دیکھا اوس مین ایک عمدہ لعل تھا کہ بندر گودہ مین اوس فرزند کے واسطے
دو لاکھہ روپیہ کو مول لیا گیا تھا وزن ستر مثقال ساڑھے پانچ رتی کا کہ وزن مین سرکاری لعلون سے بڑھ کر تھا جوہریون نے بھی اوسکی وہی
قیمت لگائی اور ایک نیلم لاکھہ روپیہ کا کہ ویسا عمدہ اور بڑا آج تک نہ دیکھا تھا اور ایک الماس جمکورہ کا کہ قیمت اوسکی چالیس ہزار روپیہ کی تھی
جمکورہ دکن مین ایک ساگ کو کہتے ہین جبکہ میر تقی خان نظام الملک نے برار کو فتح کیا تو عورتون کے ساتھہ ایک دن باغ کی سیر کو گیا وہان ایک
عورت نے اس الماس کو درمیان ساگ جمکورہ کے پاکر نظام الملک کے پاس لیگئی اوس روز سے اسکا نام الماس جمکورہ ہوا اور احمدآباد سے
ابراہیم عادلخان کے ہاتھہ لگا اور ایک زمرد تھا اوسی عادل خان کی پیشکش مین کا اگرچہ نیا تھا مگر ویسا خوشرنگ اور نفیس کم دیکھا تھا اور دو
موتی کہ ایک نو ماشہ گیارہ رتی قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا تھا نہایت گول و صاف اور دوسرا الماس قطب الملک کی پیشکش مین کا کہ تیس ہزار
روپیہ اوسکی قیمت تھی اور ڈیڑہ سو ہاتھی کہ اون مین سے تین ہاتی مع زنجیر طلائی اور نقرئی وغیرہ کے تھے بیس ہاتھی اون مین سے مینے داخل
فیلخانہ خاص مین کیے پانچ اون مین بہت عمدہ اور نامی تھے ایک نور بخت نام کہ فرزند خورم نے پہلے دن نذر کیا سوا لاکھہ روپیہ قیمت کا
دوسرا مہوبت نام کہ عادل خان نے دیا تھا لاکھہ روپیہ قیمت تھی مگر مینے اوسکا نام درجن سال رکھا اور بخت بلند اوسیکی پیشکش مین کا کہ اوسکی
قیمت بھی لاکھہ روپیہ تھی مینے اوسکا نام گران بار رکھا چوتھے ہاتھی کا نام قدوس خان اور پانچوین فیل کا نام ام رضا تھا یہ دونون قطب الملک کے
یہان سے آئے تھے لاکھہ لاکھہ روپیہ اونکی بھی قیمت مشخص ہوئی باقی اوس مین ایک سو گھوڑے عربی اور عراقی کہ اکثر اون مین خوب تھے
اونمین سے تین کا زین اور سامان مرصع تھا غرضکہ اگر سب پیشکش بابا خورم کی خاص اور وہ جو کچھ کہ امراء دکن سے لایا ہی مفصل تحریر ہو تو بیان
بڑھ جاے مجمل یہ ہی کہ جو کچھ مینے اونکی سب پیشکش سے قبول فرمایا قیمتی ٢٠ لاکھہ روپیہ کا تھا اور سوا اسکے سامان دو لاکھہ روپیہ کا اپنی والدہ نور جہان
بیگم کے نذر کیا اور ساٹھہ لاکھہ روپیہ اور والدہ اور بیگمون کو دیے کہ یہ سب بحساب ایران پچھتر ہزار تومان ہوے اور سرسٹھہ لاکھہ اسی ہزار خانی
رائج توران کی ایسی پیشکش اس سلطنت مین کبھی نہ ہوئی تھی مینے فرزند مذکور پر کمال شفقت اور عنایت کی اور مین اوس سے نہایت راضی

ہون کہ سالہا سال مین لائق تربیت ہین اللہ تعالیٰ اوسکو عمر و دولت سے برخوردار کرے اور جو مینے کبھی مچھلی کا شکار نہین کیا تھا اور گجرات کے سمندر دیکھنے کا مشتاق تھا اور قرار دلوتی مقام احمدآباد
شکار کا دیکہہ رکہا تھا سو مینے مقرر کیا کہ بعد دیکھنے احمدآباد کے اور سمندر کے لوٹتے وقت کہ موسم گرما اور زمانہ شکار ہاتھی کا ہوگا تو شکار سے فراغت حاصل کرکے دارالخلافت آگرہ کو
روانہ ہونگا اس خیال سے حضرت مریم زمانی اور باقی بیگمات کو مع اسباب اور کارخانجات سلطانی کے روانہ آگرہ کیا اور خود مع ضروری ہمراہیون کے
بطریق سیر و شکار صوبہ گجرات کو چلا اور شب جمعہ ماہ آبان مین بمبارک مانڈو سے کوچ کرکے کنارے تال ہلیہ کے مقام کیا مجھ شکار مین ایک نیلگاؤ بندوق
سے مارا اور شنبہ کی رات مہابت خان کو اسپ و فیل خاصہ عنایت کرکے اور صوبہ داری کابل اور بنگش کے روانہ فرمایا اور اوسکے التماس
سے رشید خان کو خلعت اور ہاتھی اور گھوڑا اور خنجر مرصع دیکر اوسکی کمک کے واسطے مقرر فرمایا اور ابراہیم حسین خان کو بخشی دکن مقرر کیا اور میر حسین
کو اوس صوبہ کا اخبار نویس کیا راجہ کلیان پسر راجہ ٹوڈرمل کہ اوڑیسہ سے آیا تھا بسبب اوسکے چند قصورون کے تھوڑے دنون سلام سے محروم
رکھا اور بعد ثبوت اوسکی بیگناہی کے اسپ اور خلعت دیکر ہمراہ مہابت خان کے مہم بنگش پر معین کیا دوشنبہ کے دن عادل خان کے وکیلون کو
طرہ جڑاو دکھنی عنایت ہوا اور جو افضل خان اور رای رایان فرزند شاہجہان کے نوکرون نے اس خدمت کو بخوبی سرانجام دیا تھا اس واسطے
اون دونون کو اضافہ منصب سے سرفراز فرماکر رای رایان کو خطاب بکرماجیت سے کہ ہندی مین عمدہ خطاب ہے ممتاز فرمایا بیشک وہ بندہ شایستہ
لائق تربیت ہے اور تیسرے شکار مین جاکر دو نیلگاؤ بندوق سے مارے دوشنبہ کو پھر ساڑھے چار کوس کوچ کرکے موضع کیچسن مین اوترا [illegible]
کو تین نیلگاؤ مارے اون مین سے بڑا بارہ من کا تھا اور اوس روز مرزا رستم سے عجیب ایک خطا واقع ہوئی کہ بندوق بھر کر سینے لگائی
اور گولی کو بسبب روانہ ہونے کے چاپ رہا تھا کہ توڑے سے بندوق نے آگ لیلی اور بقدر ایک بالشت کے اوسکا سینہ جل گیا اور
ریزہ باروت نے بدن مین گھس کر زخمی کیا اس سے مرزا کو نہایت الم پہونچا سولوین کو چار نیلگاؤ شکار ہوے مبارک شنبہ واسطے سیر
درہ کوہی کے کہ اوس مین آب روان بہتا گیا بیس گز اوپر سے وہان پانی گرتا تھا وہان مے نوشی مین مشغول رہا اور دن اوس تماشے مین گذار کر
لشکر مین لوٹ آیا اوس روز راجہ جیت پور کا کہ فرزند شاہجہان کی عرض سے اوسکا گناہ معاف کیا تھا دولت آستانہ بوسی سے مشرف ہوا
پھر جمعہ کو متفرق نیلگاؤ اور دو مادہ شیر شکار ہوے پھر جو قراولون نے عرض کی کہ پرگنہ حاصل پور مین شکار بہت ہے سب لشکر کو یہان چھوڑ کر
بیسوین کو خاص لوگون کے ساتھ حاصلپور مین کہ تین کوس تھا گیا میر حسام الدین ولد میر جمال الدین حسین انجو کو کہ عضدالدولہ کا خطاب
رکھتا تھا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور یادگار حسین قوش بیگی اور یادگار قورچی کو کہ مہم بنگش پر مقرر
ہوے تھے ہاتھی مرحمت ہوے اور اسی تاریخ انگور بیدانہ حسینی کابل سے آئے زبان شکر یہ انعامات الہی سے قاصر ہے کہ مسافت تین ماہ پر
انگور تر و تازہ عنایت کیے پھر متفرق چند نیلگاؤ اور شکار ہوے چوبیسوین کو کنارے تال حاصلپور پر بزم پیالہ منعقد ہوئی فرزند شاہجہان
اور بڑے امیرون کو پیالے عنایت ہوے یوسف خان پسر حسین خان کو کہ لائق تربیت تھا منصب سہ ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار
سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور فوجداری گونڈوانہ پر رخصت فرمایا اور سوا اسکے فیل اور خلعت انعام مین دیا پھر رای بہاری داس
دیوان صوبہ دکن کا سعادت آستانہ بوسی سے ممتاز ہوا جمعہ کے دن جان سپار خان کو عنایت نشان سے سربلند کرکے اسپ و خلعت
مرحمت کیا اور دکن کیطرف رخصت فرمایا چھبیسوین کو دو کوس کوچ کرکے موضع کمال پور مین منزل کی اور راہ مین ایک نیلگاؤ مارا اور اسی روز
رستم خان کہ شاہجہان کے عمدہ نوکرون مین سے ہے اور برہان پور سے مع لشکر راجہ گوتمانہ پر معین ہوا تھا ایک سو دس ہاتھی اور سوا
لاکھہ روپیہ پیشکش کے لیے ہوے اس تاریخ مین آستانہ بوسی سے مشرف ہوا اور زاہد خان پسر شجاعت خان منصب ہزاری ذات اور
چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا ستائیسوین کو شکار باز و جرہ کا کھیلا اور راہ مین نیلگاؤ دمہی ماری اور میسوین کو بہلول میانہ
اور آکہ یار کوکلانے مہم گونڈوانہ سے آکر ملازمت حاصل کی یہ بہلول خان پسر حسین میانہ کا ہے اور میانہ ایک فرقہ ہے افغانون کا پہلے حسن

صادق خان کا تھا لمرادم از افناسس ہی پہر اوشاہی غلامون مین داخل ہوا اور خدمت دکن مین مرا پھر اوسکے بیٹے منصبون سے سرفراز ہوے
اوسکے آٹھ بیٹون مین سے دو بیٹے خوب شمشیر زن نکلے اون مین سے بڑے نے ابتداے جوانی مین وفات پائی اور یہ بہلول رفتہ رفتہ
ہزاری منصب سے سربلند ہوا اور شاہجہان نے برہانپور مین جاکر اوسے لائق پرورش دیکھکر منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار سے امیدوار
کیا مجکو اوسنے آج تک نہ دیکھا تھا لیکن چونکہ کمال مشتاق تھا اسواسطے بیٹے اوسکو طلب کیا بیشک خوب خانہ زاد ہی اور جیسے اوسکا باطن
شجاعت سے آراستہ ہی ظاہر اوسکا بھی وجاہت سے خالی نہین منصب تجویز کیا ہوا شاہجہان کا بیٹے اوسکو عنایت کیا اور خطاب سربلند خان کا
دیا اور سالہ یار کو کا بھی بندہ لائق تربیت ہی اوسکو خدمت حضور سے مین سزاوار جانکر بلوا لیا پھر غرہ ماہ آذر کو شکار مین جاکر نیلگاو مارا اور اوس روز
اخبار کشمیر سے ظاہر ہوا کہ ایک ابریشم فروش کے گھر دو لڑکیان جوڑوان لشپت کی طرف پیدا ہوئین باقی اعضا جدا تھے اور تھوڑی دیر زندہ
رہکر مرگئین دوسری تاریخ مبارک شنبہ کو کہ کنارے تال کے خیمہ برپا ہوا اور بزم پیالہ مرتب ہوئی لشکر خان کو خلعت اور ہاتھی مرحمت ہوا اور خدمت
دیوانی صوبہ دکن سے سرفراز فرمایا منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا مقرر کیا اور وکلاء عادل خان کو نیز
کوکب طالع نام کہ ہر ایک وزن مین پانسو اشرفیون مروجہ کے تعین انعام مین دین اور سربلند خان کو اسپ و خلعت عنایت ہوا اور حوالہ یار کو کا
سے بھی عمدہ خدمتین وقوع مین آئی تعین اسواسطے اوسکو خطاب ہمت خانی دیکر خلعت مرحمت کیا جمعہ کو سوا پانچ کوس چلکر پرگنہ
دکنان مین محل نزول باجلال ہوا اور پنجشنبہ کو اسیقدر چلکر قصبہ دھار مین مقام کیا دھار ہندوستانی قدیمی شہرون مین سے ہی راجہ بھوج یہین گذرا
ہی اوسکے زمانے کو ہزار برس ہوے اور اکثر سلاطین مالوہ بھی یہان رہے ہین جب سلطان محمد تغلق بعزم تسخیر دکن روانہ ہوا تو ایک قلعہ سنگ تراشیدہ
کا اوسکے اندر بطور بالا قلعہ دلپذیر بنوایا ظاہر مین بہت عمدہ اور صاف ہی لیکن اوسکے اندر عمارت نہین طول اندر کا بارہ طناب سات گز ہی اور
عرض سات طناب تیرہ گز اور چوڑائو دیوار قلعہ کا ساڑھے اونیس گز اور بلندی کنگورے تک ساڑھے سترہ گز اور اوسکے باہر اندر قلعہ بیرونی کا
طول پچپن طناب ہی اور شاہ عمید غوری نے کہ جو ساتھ دلاور خان کے مشہور تھا اور زمانہ سلطان محمد پسر سلطان فیروز بادشاہ دہلی کے مین
مستقل بادشاہ مالوے کا گذرا ہے سو اوسنے باہر بالا قلعی کے ایک مسجد جامع بنوائی ہے اور مقابل در مسجد کے ایک میل لوہے کا کھڑا کیا ہے
جب سلطان بہادر گجراتی نے مالوے پر قبضہ پایا تو چاہا کہ اس میل کو گجرات مین لے جاوے لوگون نے اوکھاڑتے وقت احتیاط نکی کہ گرکر زمین
پر دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا اوسکا ساڑھے سات گز کا اور دوسرا سوا چار گز کا ہی اور دور سوا گز کا چونکہ وہان بیفائدہ پڑا تھا حکم کیا کہ بڑا ٹکڑا
لیجاکر آگرہ مین درمیان روضہ میرے اللہ کے اوسکو کھڑا کرین اور راتون کو اوسپر روشنی ہوا کرے اوس مسجد کے در مین ایک مضمون کی نثر کھدی
ہوئی ہی کہ سلطان عمید غوری نے سنہ آٹھ سو ستر مین یہ مسجد تعمیر کی ہی اور دوسرے در پر ایک قصیدہ کندہ ہی کہ اوسی مین کے یہ چند اشعار ہین

خدایگان زمان کوکب سپہر جلال	مدار اہل زمین آفتاب اوج کمال	پناہ و پشت شریعت عمید شاہ داؤد	کہ افتخار کند عوز از آن حمیدہ خصال
معین و ناصر دین نبی دلاور خان	کہ برگزیدہ قضا و خدایش ذوالجلال	بشہر دھار بنا کرد مسجد جامع	بوقت سعد خجستہ بروز فرخ فال
	گذشتہ بود ز تاریخ ہشتصد و ہفتاد	کہ شد تمام ز اقبال درگہ آمال	

جب دلاور خان نے انتقال کیا اوس وقت ہندوستان مین کوئی بادشاہ مستقل نہ تھا اور زمانہ ہرج مرج کا تھا ہوشنگ پسر دلاور خان نے
کہ ہوش رباے ہمت تھا تخت مالوے پر جلوس کیا اوسکی فوت کے بعد تقدیر سے سلطنت محمود خلجی پسر خان جہان کو کہ ہوشنگ کا وزیر تھا
ملی اور اوسکے بعد اوسکے فرزند غیاث الدین کو پہنچی پھر ناصر الدین پسر غیاث الدین بادشاہ ہوا کہ باپ کو زہر دیکر بدنامی کی مسند پر بیٹھا
پھر اوسکے بعد اوسکا فرزند محمود نام بادشاہ ہوا اور سلطان بہادر گجراتی نے ملک مالوہ محمود سے لیا ہی کہ سلسلہ سلاطین مالوہ کا محمود مذکور پر تمام
ہوتا ہے چھٹی تاریخ پھر شکار مین نیلگاو شکار کیا اور مرزا شرف الدین حسین کاشغری کو اقلیم عنایت کرکے خدمت صوبہ بنگش پر رخصت کیا

اور اودارام کو جڑاؤ خنجر اور اشرفی سو تولے والی اور بیس ہزار درب انعام مین دئی ساتوین کو مین نے پہاڑ مین ایک نگر بندوق سے مارا ہر چند یہ بہت
بڑا نہ تھا لیکن مینے آٹھ گز کا لمبا اور ایک گز کا چوڑا دیکھا ہے ہندوستان کی انہون مین بہت ہوتے ہین پھر یکشنبہ کو ساڑھے چار کوس کوچ
کر کے سعد لپور مین مقام کیا یہان ایک ندی پر ناصر الدین خلجی نے پل باندھا ہے اور کنارے مکانات بنوائے ہین مثل کالادیہ کے کہ دونون
مقام اوسی کے بنوائے ہین مینے کنارے دریا کے خوب روشنی کرا کر مبارک شنبہ کو نوین تاریخ بزم پیالہ آراستہ کی اور وہان فرزند شاہجہان کو ایک
لعل قیمتی سوا لاکھ روپیہ کا اور دو موتی انعام مین دئیے یہ وہ لعل ہے کہ میرے پیدا ہونے کے وقت میری دادی حضرت مریم مکانی نے میرے
منہ دکھائی مین دیا تھا اور برسون یہ میرے والد کے سرپیچ مین رہا ہے پھر مینے بھی تبرکاً اپنے سرپیچ مین رکھا قطع نظر مالیت کے مبارک جانکر مینے اس
فرزند کو عنایت کیا پھر مبارز خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور سوار سے مع اصل و اضافہ سربلندی دیکر فوجداری سرکار میوات معین کیا اور
خلعت اور تلوار اور ہاتھی انعام مین دیا اور ہمت خان پسر رستم خان کو شمشیر مرحمت ہوئی اور کمال خان قراول کو کہ قدیمی خدمتگار اور ہمیشہ حاضر شکار
سے ہی شکار خانی کا خطاب عنایت کیا اور اودارام خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہوا اور انعام خلعت اور فیل اور عراقی گھوڑیون سے سرفرازی پائی اور اوسکے
ہمراہ خنجر خاصہ بدین سامان کا سپہ سالار خانخانان اتالیق کو بھیجا شنبہ کو گیارہوین تاریخ پونے چار کوس چلکر موضع خلوت مین نزول اجلال کیا بارہوین
کو پانچ کوس کوچ کر کے پرگنہ مین جاگیر کیشو داس مارو کے مقام کیا میرے والد کے وقت سے اسکی جاگیر مین ہے اسنے اپنا وطن مقرر کیا ہے کہ مکانات
اور باغات بنا لیے ہین اور ایک باولی سر راہ بہت عمدہ بنائی ہے تیرہوین کو شکار مین جاکر ایک نیل گاو بندوق سے مارا اور نوبخت فیل کہ خاصہ
کے اندر رہتا تھا باوجود موسم سردی کے پانی سے الفت تمام رکھتا تھا جب پانی اوسکو ملتا تو اپنے سب بدن پر ڈالتا مینے کہا کہ سردی مین اسکو
ضرر نہو اسواسطے گرم پانی مشکون سے اسکی سونڈ مین ڈالین پھر اتفاقاً جب سرد پانی اوسنے اپنے اوپر ڈالا تو کانپنے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا
چودھوین کو چھ کوس کوچ کر کے مقام سیلگوہ مین منزل ہوئی پندرہوین کو دریاے مہی سے اوتر کر رام گڈھ مین اوترا سولوین کو کہ مبارک شنبہ تھا مقام
کر کے قریب لشکر کے ایک نہر پر مجلس ساغر مرتب ہوئی وہان سربلند خان کو عنایت علم سے سرفراز کر کے ہاتھی دیا اور خدمت صوبہ دکن پر بھیجا اور منصب
اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار مقرر فرمایا اور راجہ بھیم نراین زمیندار کرہہ کا کہ ہزاری منصب اوسکا تھا اپنی جاگیر کو رخصت
ہوا اور راجہ بھرجو زمیندار بگلانہ کو منصب چار ہزاری سے سربلند کر کے اوسکے وطن کو رخصت فرما کر حکم دیا کہ جب وطن کو پہنچے تو اپنے بڑے بیٹے
کو حضوری مین روانہ کرے کہ اوسکی عوض درگاہ مین حاضر رہے اور حاجی بلوچ کو کہ قراولون کا سردار ہے اور نسبت بندگی کی قدیمی رکھتا ہے خطاب بلوچ خانی
سے سرفراز کیا جمعہ کو سترہوین تاریخ پانچ کوس چلکر موضع دہاولہ مین اوترا اور شنبہ کو اٹھارہوین تاریخ کہ عید قربان تھی بعد فراغت قربانی وغیرہ کے
سوا تین کوس جاکر موضع ناگور مین کنارے تالاب کے مقام کیا انیسوین کو پانچ کوس چلکر کنارے تال سمریہ کے قیام گاہ مقرر ہوئی بیسوین کو سوا چار
کوس جاکر پرگنہ دوحد مین اوترا یہ پرگنہ سرحد مالوے اور گجرات کی ہے جب سے مینے مندو سے کوچ کیا ہے تمام راہ مین جنگل اور جھاڑی اور سنگستان تھا اکیسوین
کو مقام کر کے بائیسوین تاریخ کو سوا پانچ کوس راہ قطع کی اور موضع انباوین منزل ہوئی مبارک شنبہ کو تیئسوین تاریخ مقام کر کے کنارے تالاب کے
مجلس ساغر مرتب ہوئی جمعہ کو چوبیسوین تاریخ ڈھائی کوس چلکر موضع جالوت مین اوترا اس منزل مین کرناٹک کے بازیگر آئے اپنے تماشے دکھلائے
ایک نے زنجیر لوہے کی کہ ساڑھے پانچ گز کی تھی پانی کی مدد سے پی اور پھر پیٹ سے نکالی پھر پچیسوین کو پانچ کوس چلکر موضع نیمدہ مین اوترا
اور ستائیسوین کو بھی پانچ کوس جاکر کنارے ایک تالاب کے مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کر کے کنارے تال کے مقیم ہوا اوس تال مین نیلوفر
جسکو کودنی کہتے ہین سرخ رنگ کے بکثرت کھلے ہوئے تھے سفید اور سبز پہلے دیکھے تھے مگر سرخ نیلوفر یہان ملا بہت خوشرنگ اور نادر تھے
جیسا کہ کہتے ہین ع ز سرخی و تری خواہد چکیدن + کنول کا پھول کودنی سے بڑا ہوتا ہے اور کنول دن کو کھلتا ہے رات کو بند ہو جاتا ہے نیلوفر رات کو
کھلتا ہے دنکو بند ہوتا ہے اور بھونرا ان دونون پھولون پر شیرہ کھانیکو بہت بیٹھتا ہے اور اکثر بسبب اوسکے بند ہو جانیکے رات کو اوسمین رہجاتا ہے

جو زنبور سیاہ ہمیشہ ان پھولون کے ساتھ رہتا ہی اسواسطے ہندی شاعر بھونرے کو کنول پر عاشق باندھتے ہین اور بلبل کو گلاب پر اور طرح طرح کے
عمدہ مضامین اسمین کہتے ہین تان سین کلاونت کہ میرے والد کی خدمت مین اپنے وقت کا بے مثل تھا اور کل گانے والون کا استاد ہی اوسنے
ایک نقشے مین معشوق کے مونھہ کو آفتاب اور آنکھ کھولنے کو کنول کا کھلنا اور آنکھونکی تیلیون کو بھونرے کا نکلنا تشبیہ دیا ہی اور ایک دوہرہ مین
معشوق کے کن انکھیون سے دیکھنے کو تشبیہ ساتھ کھلنے کنول اور نکلنے بھونرے کے دی ہے اور اس منزل مین انجیر احمد آباد کے آئے اگرچہ
برہانپور کے بھی عمدہ ہوتے ہین لیکن شیرین اور کم دانہ ہین مینے وہان دو مقام کیے اور سرفراز خان نے احمد آباد سے وہین آکر ملازمت
حاصل کی اوسکی پیشکش مین سے ایک تسبیح موتیون کی گیارہ ہزار روپے کی اور دو ہاتھی دو گھوڑے اور سات بہلین مع بیلون کے اور چند
تھان گجراتی کپڑے کے مقبول ہوے باقی سامان مینے اوسیکو بخشا سرفراز خان نواسہ مصاحب بیگ کا ہی کہ میرے دادا حضرت ہمایون شاہ کے
امیرون مین سے تھا اور میرے والد اوسکو اوسکے دادا کے نام پر مصاحب بیگ کہا کرتے تھے مینے اپنے اول جلوس مین اوسکا منصب بڑھاکر
صوبہ گجرات مین مقرر کیا چونکہ خانہ زاد موروثی اس درگاہ کا تھا گجرات مین اچھے کام کیے مینے اوسکو سزاوار تربیت جانکر خطاب سرفراز خانی
سے سربلند کیا اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا جمعہ غرہ ماہ دی کو چار کوس کا کوچ کرکے کنارے تال جہسود پر اوترا یہان
راجہ مان افسر خدمتی بیادون کا روہو مچھلی لایا چونکہ گیارہ ماہ سے نہ ملی تھی اور مجکو اوسکی طرف شوق بہت ہی کمال مین خوش ہوا اور راجہ
مان کو گھوڑا عنایت کیا اگرچہ پرگنہ دوحد داخل گجرات مین ہی لیکن اس منزل سے بہت اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل اور زمین اور
لباس اور زبان لوگون کی سب نئی اور غیر ہی اس صحرا مین درخت انبہ اور املی اور کھرنی کے بہت ہین ہر کھیتون باڑ تھوہڑ کی ہی اور تمام یہ ملک
ریت کا ہی تھوڑی جماعت کے چلنے سے گرد بہت اوٹھتی ہے مینے کہا کہ اس ملک کو عوض احمد آباد کے گرد آباد کہنا چاہیے دوسری تاریخ
چار کوس جاکر کنارے دریاے مہی کے اوترا اور تیسرے کو پھر چار کوس جاکر موضع بردلہ مین نزول سعادت ہوا وہان اکثر منصبدارون نے
کہ صوبہ گجرات مین مقرر تھے آکر آستانہ بوسی حاصل کی چوتھی کو پانچ کوس چلکر چترسیما مین اوترا پانچوین کو ساڑھے پانچ کوس کی مسافت
طے کرکے پرگنہ مونڈہ مین رایات اقبال برپا ہوے اسدن تین نیل گاؤ مارے بڑا دن مین تیرہ من دس سیر کا تھا چھٹی کو چھہ کوس چلکر پرگنہ
نیلادہ مین منزل ہوئی اور شہر مین سے ہوکر مین ہزار روپیہ نثار کرتا ہوا نکلا ساتوین کو ساڑھے چھہ کوس چلکر پرگنہ نیلاب مین فروکش ہوا
گجرات مین اس سے بڑا پرگنہ کوئی نہین سات لاکھہ روپیہ اسکا حاصل ہی چونکہ یہان کے لوگون کی سواری کا مدار گاڑی پر ہی مجکو بھی دیکھکر شوق
گاڑی پر سوار ہونے کا ہوا دو کوس گاڑی پر بیٹھکر گیا لیکن گرد و غبار سے بہت تکلیف ہوئی پھر آخر منزل تک خاص گھوڑے پر گیا راہ
مین مقرب خان نے احمد آباد سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی اور ایک موتی قیمتی تیس ہزار روپیہ کا کہ خریدا تھا پیشکش کیا جمعہ کو آٹھوین
تاریخ ساڑھے چھہ کوس جاکر کنارے سمندر کے نزول اقبال فرمایا کھنبایت قدیمی بندر ہی برہمنون کے قول سے کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو
ہوے پہلے اسکا نام ترنباوتی تھا اور راجہ تربنک کنوار وہان حاکم رہا ہی اگر موافق برہمنون کے اوس راجہ کا حال مفصل لکھا جاوے تو
کتاب دراز ہو جاوے غرض جبکہ نوبت ریاست راجہ ابھے کمار کو کہ اوسکا نواسہ تھا پونہچی تو تقدیر سے اس شہر مین ایک بلا نازل ہوئی
کہ اس قدر خاک برسی کہ تمام مکانات اور شہر چھپ گیا اور بہت جاندار ہلاک ہوے کہتے ہین کہ ایک بت نے جسکو راجہ پوجتا تھا
کئی دن پہلے راجہ سے یہ واقعہ خواب مین کہدیا تھا راجہ معہ اہل و عیال اور اوس بت کے جہاز پر سوار ہوکر وہان
سے دور چلا گیا مگر تقدیر سے وہ جہاز بھی طوفان مین آکر ڈوب گیا لیکن راجہ کی جو حیات باقی تھی جہاز کے ستون پر بہتا ہوا کنارے لگا اور
پھر نئے سرے سے شہر آباد کیا اور اوسی ستون کو بیچ مین واسطے علامت کے کھڑا کیا جو ہندی مین ستون کو استھنب اور کھنب کہتے ہین
اس نسبت سے اس شہر کو استھنب نگری اور کنباوتی کہتے ہین اور کبھی راجہ کے نام پر ترنباوتی بھی کہتے ہین رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے

اور اودا رام کو جڑاو خنجر اور اشرفی سو تولے والی اور بیس ہزار درب انعام مین دی ساتوین کو بہار مین ایک گز بندوق سے مارا سر چند یہ بہت
فربہ تھا لیکن مینے آٹھ گز کا لنبا اور ایک گز کا چوڑا دیکھا ہی ہندوستان کی ابیون مین بہت ہوتے ہین پھر یکشنبہ کو ساڑھے چار کوس کوچ
کرکے سعد لپور مین مقام کیا یہان ایک ندی پر ناصر الدین خلجی نے پل باندھا ہے اور کنارے مکانات بنوائے ہین شمل کالادیہ کے کہ دونون
مقام اوسی کے بنوائے ہین مینے کنارے دریا کے خوب روشنی کرا کر مبارک شنبہ کو نوین تاریخ بزم پیالہ آراستہ کی اور وہان فرزند شاہجہان کو ایک
لعل قیمتی سوا لاکھ روپیہ کا اور دو موتی انعام مین دیے یہ وہ لعل ہے کہ میرے پیدا ہونے کے وقت میری دادی حضرت مریم مکانی نے میرے
منہ دکھائی مین دیا تھا اور برسون یہ میرے والد کے سرپیچ مین رہا ہی پھر مینے بھی تبرکا اپنے سرپیچ مین رکھا قطع نظر مالیت کے مبارک جانکر مینے اس
فرزند کو عنایت کیا پھر مبارز خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور سوار سے مع اصل و اضافہ سربلندی دیکر فوجداری سرکار میوات معین کیا اور
خلعت اور تلوار اور ہاتھی انعام مین دیا اور ہمت خان پسر رستم خان کو شمشیر مرحمت ہوئی اور کمال خان قراول کو کہ قدیمی خدمتگار اور ہمیشہ حاضرین شکار
سے ہی شکار خانی کا خطاب عنایت کیا اور اودا رام خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہوا اور انعام خلعت اور فیل اور عراقی گھوڑیون سے سرفرازی پائی اور براو اوسکے
ہمراہ خنجر خاصہ زرین سامان کا سپہ سالار خانخانان اتالیق کو بھیجا شنبہ کو گیارہوین تاریخ پونے چار کوس چلکر موضع خلوت مین نزول اجلال کیا بارہوین
کو پانچ کوس کوچ کرکے پرگنہ مین جاگیر کشیو داس مارو کے مقام کیا میرے والد کے وقت سے اسکی جاگیر مین ہی اسنے اپنا وطن مقرر کیا ہی کہ مکانات
اور باغات بنا لیے ہین اور ایک باولی سر راہ بہت عمدہ بنائی ہے تیرہوین کو شکار مین جاکر ایک نیل گاو بندوق سے مارا اور نور بخت فیل کہ دو خاصہ
گے اندر رہتا تھا باوجود موسم سردی کے پانی سے الفت تمام رکھتا تھا جب پانی اوسکو ملتا تو اپنے سب بدن پر ڈالتا مین نے کہا کہ سردی مین اسکو
ضرر نہو اسواسطے گرم پانی مشکون سے اسکی سونڈ مین ڈالین پھر اتفاقاً جب سرد پانی اوسنے اپنے اوپر ڈالا تو کانپنے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا
چودھوین کو چھ کوس کوچ کرکے مقام سیلگرہ مین منزل ہوئی پندرہوین کو دریا مہی سے اوترکر رام گڈھ مین اوترا سولہوین کو کہ مبارک شنبہ تھا مقام
کرکے قریب لشکر کے ایک نہر پر مجلس ساغر مرتب ہوئی وہان سربلند خان کو عنایت علم سے سرفراز کرکے ہاتھی دیا اور خدمت صوبہ دکن پر بھیجا اور منصب
اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار مقرر فرمایا اور راجہ بھیم نراین زمیندار گڑھہ کا کہ ہزاری منصب اوسکا تھا اپنی جاگیر کو رخصت
ہوا اور راجہ بھرجو زمیندار بگلانہ کو منصب چار ہزاری سے سربلند کرکے اوسکے وطن کو رخصت فرماکر حکم دیا کہ جب وطن کو پہنچے تو اپنے بڑے بیٹے
کو حضوری مین روانہ کرے کہ اوسکی عوض درگاہ مین حاضر رہے اور حاجی بلوچ کو کہ قراولون کا سردار ہی اور نسبت بندگی کی قدیمی رکھتا ہی خطاب بلوچ خانی
سے سرفراز کیا جمعہ کو سترہوین تاریخ پانچ کوس چلکر موضع دہادلہ مین اوترا اور شنبہ کو اٹھارہوین تاریخ کہ عید قربان تھی بعد فراغت قربانی وغیرہ کے
سوا تین کوس جاکر موضع ناگور مین کنارے تالاب کے مقام کیا اونیسوین کو پانچ کوس چلکر کنارے تال سمریہ کے قیام گاہ مقرر ہوئی بیسوین کو سوا چار
کوس جاکر پرگنہ دوحد مین اوترا یہ پرگنہ سرحد مالوے اور گجرات کی ہی جبسے مینے مندو سے کوچ کیا ہی تمام راہ مین جنگل اور جھاڑی اور سنگستان تھا اکیسوین
کو مقام کرکے بائیسوین تاریخ کو سوا پانچ کوس راہ قطع کی اور موضع انبادہ مین منزل ہوئی مبارک شنبہ کو تیئیسوین تاریخ مقام کرکے کنارے تالاب کے
مجلس ساغر مرتب ہوئی جمعہ کو چوبیسوین تاریخ ڈھائی کوس چلکر موضع جالوت مین اوترا اس منزل مین کرناٹک کے بازیگر آئے اپنے تماشے دکھلائے
ایک نے زنجیر لوہے کی کہ ساڑھے پانچ گز کی تھی پانی کی مدد سے پی اور پھر پیٹ سے نکالی پھر چھبیسوین کو پانچ کوس چلکر موضع نیمدہ مین اوترا
اور ستائیسوین کو بھی پانچ کوس جاکر کنارے ایک تالاب کے مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کرکے کنارے تال کے مقیم ہوا اوس تال مین نیلوفر
جسکو کودنی کہتے ہین سرخ رنگ کے بکثرت کھلے ہوئے تھے سفید اور سبز پہلے دیکھے تھے مگر سرخ نیلوفر یہان ملا بہت خوشرنگ اور نادر تھے
جیسا کہ کہتے ہین ع ز سرخی و تیزی خواہد چکیدن + کنول کا پھول کودنی سے بڑا ہوتا ہی اور کنول دن کو کھلتا ہی رات کو بند ہوجاتا ہی نیلوفر رات کو
کھلتا ہی دنکو بند ہوتا ہی اور بھونرا ان دونون پھولون پر شیرہ کھانیکو بہت بیٹھتا ہی اور اکثر بسبب اسکے بند ہوجانیکے رات کو اوسمین رہجاتا ہی

بوزہ بہوزے سیاہ ہمیشہ ان پھولون کے ساتھہ رہتے ہین اسواسطے ہندی شاعر بہونرے کو کنول پر عاشق باندہتے ہین اور بلبل کو گلاب پر اور طرح طرح کے
عمدہ مضامین اسمین کہتے ہین تان سین کلانوت کہ میرے والد کی خدمت مین اپنے وقت کا بے مثل تہا اور کل گانے والون کا اوستاد ہے اوسنے
ایک نقشے مین معشوق کے مونہہ کو آفتاب اور آنکہہ کہولنے کو کنول کا کہلنا اور آنکہونکی تیلیون کو بہونرے کا نکلنا تشبیہ دیا ہے اور ایک دوہرہ مین
معشوق کے کن انکہیون سے دیکہنے کو تشبیہ ساتھہ کہلنے کنول اور نکلنے بہونرے کے دی ہے اور اس منزل مین انجیر احمد آباد کے آئے اگرچہ
برہان پور کے بھی عمدہ ہوتے ہین لیکن شیرین اور کم دانہ ہین مینے وہان دو مقام کیے اور سرفراز خان نے احمد آباد سے وہین آکر ملازمت
حاصل کی اوسکی پیشکش مین سے ایک تسبیح موتیون کی گیارہ ہزار روپے کی اور وہاتے دو گہوڑے اور سات بہلین مع بہلیون کے اور چند
تہان گجراتی کپڑے کے مقبول ہوے باقی سامان مینے اوسیکو بخشا سرفراز خان نواسہ مصاحب بیگ کا ہے کہ میرے دادا حضرت ہمایون شاہ کے
امیرون مین سے تہا اور میرے والد اوسکو اوسکے دادا نام پر مصاحب بیگ کہا کرتے تہے مینے اپنے اول جلوس مین اوسکا منصب بڑہاکر
صوبہ گجرات مین مقرر کیا چونکہ خانہ زاد موروثی اس درگاہ کا تہا گجرات مین اچھے کام کیے مینے اوسکو سزاوار تربیت جانکر خطاب سرفراز خانی
سے سربلند کیا اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا جمعہ غرہ ماہ دی کو چار کوس کا کوچ کرکے کنارے تال جہیو دپرا و تہا یہان
راجہ مان افسر خدمتی پیادون کا روہو پہلی لایا چونکہ گیارہ ماہ سے نہ ملی تہی اور مجکو اوسکی طرف شوق بہت ہے کمال مین خوش ہوا اور راجہ
مان کو گہوڑا عنایت کیا اگرچہ پرگنہ دوحد داخل گجرات مین ہے لیکن اس منزل سے بہت اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل اور زمین اور
لباس اور زبان لوگون کی سب نئی اور غیر ہے اس صحرا مین درخت انبہ اور املی اور کہرنی کے بہت ہین ہر کہیتون باڑ تہوہر کی ہے اور تمام یہ ملک
ریت کا ہے تہوڑی جماعت کے چلنے سے گرد بہت اوٹہتی ہے مینے کہا کہ اس ملک کو عوض احمد آباد کے گرداباد کہنا چاہیے دوسری تاریخ
چار کوس جاکر کنارے دریاے مہی کے اوترا اور تیسرے کو پھر چار کوس جاکر موضع بردلہ مین نزول سعادت ہوا وہان اکثر منصبدارون نے
کہ صوبہ گجرات مین مقرر تہے آکر آستانہ بوسی حاصل کی چوتہی کو پانچ کوس جاکر جیرسیما مین اوترا پانچوین کو ساڑہے پانچ کوس کی مسافت
طے کرکے پرگنہ موندہ مین رایات اقبال برپا ہوے اسدن تین نیل گاو مارے بڑا اون مین تیرہ من دس سیر کا تہا چہٹی کو چہہ کوس جاکر پرگنہ
نیلادہ مین منزل ہوئی اور شہر مین سے ہوکر مین ہزار روپیہ نثار کرتا ہوا نکلا ساتوین کو ساڑہے چہہ کوس جاکر پرگنہ نیلاب مین فروکش ہوا
گجرات مین اس سے بڑا پرگنہ کوئی نہین سات لاکہہ روپیہ اسکا حاصل ہے چونکہ یہان کے لوگون کی سواری کا مدار گاڑی پر ہے مجکو بھی دیکہکر شوق
گاڑی پر سوار ہونے کا ہوا دو کوس گاڑی پر بیٹہکر گیا لیکن گرد و غبار سے بہت تکلیف ہوئی پہر آخر منزل تک خاص گہوڑے پر گیا راہ
مین مقرب خان نے احمد آباد سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی اور ایک موتی قیمتی تیس ہزار روپیہ کا کہ خریدا تہا پیشکش کیا جمعہ کو آٹہوین
تاریخ ساڑہے چہہ کوس جاکر کنارے سمندر کے نزول اقبال فرمایا کہنبایت قدیمی بندر ہے برہمنون کے قول سے کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو
ہوے پہلے اسکا نام ترنباوتی تہا اور راجہ ترنبک کنوار وہان حاکم رہا ہے اگر موافق برہمنون کے اوس راجہ کا حال مفصل لکہا جاوے تو
کتاب دراز ہو جاوے غرض جبکہ نوبت ریاست راجا ابہے کمار کو کہ اوسکا نواسہ تہا پہونچی تو تقدیر سے اس شہر مین ایک بلا نازل ہوئی
کہ اس قدر خاک برسی کہ تمام مکانات اور شہر چہپ گیا اور بہت جاندار ہلاک ہوے کہتے ہین کہ ایک بت نے جسکو راجہ پوجتا تہا
کئی دن پہلے راجہ سے یہ واقعہ خواب مین کہدیا تہا راجہ مع اہل و عیال اور اوس بت کے جہاز پر سوار ہوکر وہان
سے دور چلا گیا مگر تقدیر سے وہ جہاز بھی طوفان مین آکر ڈوب گیا لیکن راجہ کی جو حیات باقی تہی جہاز کے ستون پر بہتا ہوا کنارے لگا اور
پہر نئے سرے سے شہر آباد کیا اور اوسی ستون کو بیچ مین واسطے علامت کے کہڑا کیا جو ہندی مین ستون کو استہنب اور کہنب کہتے ہین
اسی نسبت سے اس شہر کو استہنب نگری اور کہنباوتی کہتے ہین اور کبھی راجہ کے نام پر ترنباوتی بھی کہتے ہین رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے

کھنبایت ہوگیا یہ بندر ہندوستان کے بندرون مین بہت بڑا ہی اور متصل بحر جو رہا ہی عمان سے واقع ہوا ہی طول اسکا چالیس کوس اور
عرض سات کوس جہاز اوس کہاڑی مین آتا ہے تو بندر گوگا مین کہ توابع کھنبایت سے ہی دریا کے کنارے پر لنگر کر دیتے ہین اور وہان سے اسباب
غرابون مین بھر کر کھنبایت مین لاتے ہین اور اسی طرح سے جاتے وقت میرے پہونچنے سے پہلے چند روز وہان کئی جہاز فرنگ کے آئے
تھے اور خرید و فروخت کر کے جانا چاہتے تھے مجکو غراب آراستہ کر کے تماشا دکھلایا اور اجازت لیکر راہی مقصود ہوئے گیارہوین کو مین خود
غراب پر بیٹھکر ایک کوس کی مقدار پانی مین پھرا بارہوین کو شکار مین دو ہرن مارے پھر سر تال تارنگ سر کو سوار ہوا اور شہر مین سے نچھاور
روپیہ کرتا ہوا گیا میرے حضرت والد مرحوم کے وقت مین کلیان راے نے کہ حاکم اس بندر کا تھا بحکم بادشاہی ایک قلعہ پختہ چونے اینٹ
کا گرد شہر بنایا ہی بہت سوداگر اطراف سے آکر اس شہر مین بستے ہین اور عمدہ اور خوش مکانات مرصع تعمیر کیے ہین اور خوشی اور خورمی
سے اوقات زندگانی وہان بسر کرتے ہین بازار اس شہر کا اگرچہ مختصر ہے لیکن بہت پاکیزہ اور پر جمعیت ہی عمارات اوس مین گنجان
اور بکثرت ہین گجراتی بادشاہون کے وقت مین درمیان اس شہر کے سائر حاصل سامان کا بہت لیا کرتے تھے اب مینے حکم دیا
ہی چالیس حصے مین ایک حصہ لیا کرین اور زیادہ سے دست بردار ہون کہ تجار اور خلق کو رنج نہ پہنچے اور ترقی کاروبار حاصل ہو بخلاف
اور بندرون کے کہ وہان حاصل دس مین سے ایک لیتے تھے اور سوداگرون کو بہت تکلیف دیتے تھے اور جدہ مین بھی کہ قریب
مکہ کے ہی بجائے ایک کے چار لیتے ہین بلکہ زیادہ اسی سے قیاس کیا جاوے کہ حاصل بندر گجرات کا اگلے حکام کے وقت مین
کس قدر زیادہ تھا شکر اللہ تعالے کا کہ مجکو توفیق معافی محصولات کل ممالک محروسہ کہ بے حد و نہایت ہی عنایت فرمائی اور نام
محصولون کا میرے ملک سے جاتا رہا اور انہین دنون مینے حکم کیا تنگہ طلا اور نقرئی کا وزن مہر اور روپیہ معمولی نصفی بناوین اور تنگہ طلا پر ایک طرف
یہ لکھین جہانگیر شاہی ۱۰۲۷ اور دوسری طرف یہ ہو ضرب کھنبایت سنہ ۱۲ جلوس اور سکہ تنگہ نقرہ کا یون ہو کہ ایک طرف درمیان مین نقطہ
جہانگیر شاہی ۱۰۲۷ کا ہو اور گرد اوسکے یہ مصرع ع بزر این سکہ زد شاہ جہانگیر ظفر پرتو اور دوسری طرف درمیان مین یہ ہو ضرب
کھنبایت سنہ ۱۲ جلوس اور اوسکے گرد یہ مصرع دوسرا پس از فتح دکن آمد چو در گجرات از ماندو کسی عہد مین تنگے سوا میرے زمانے
کے مسکوک نہین ہوے اور تنگے سونے چاندی کے میرے نکالے ہوے ہین اور اسکا نام تنگہ جہانگیری رکھا اور مبارک شنبہ مین چودھوین
کو پیشکش امانت خان متصدی بندر کھنبایت کی محل مین ملاحظے سے گذری منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور چار سو
سوار کا مقرر ہوا اور نور الدین قلی منصب مین ہزاری ذات اور چھ سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا جمعہ کو نور بخت ہاتھی پر بیٹھکر
گھوڑے کے ساتھ دوڑایا بہت خوب دوڑا اور روکتے وقت بھی اچھا رکا یہ تیسری مرتبہ ہے کہ مین خود سوار ہوا ہون پھر رامداس پسر جیسنگہ
منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور سات سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا اور داراب خان اور امانت خان اور سید بایزید
بارہہ کو ہاتھی عنایت کیے ان چند روزون کہ کنارے سمندر کے مقام لشکر کا تھا سوداگر اور اہل پیشہ اور ارباب استحقاق اور کل رہنے
والون کو بندر کھنبایت کے مینے ملاحظہ کیا اور موافق حال ہر کسی کے خلعت اور اسپ اور خرچ اور جاگیر عنایت کیے اور اوسی تاریخ
سید محمد صاحب سجادہ شاہ عالم کا اور بیٹے شیخ محمد غوث کے اور شیخ حیدر نواسہ میان وجیہ الدین کا اور دوسرے مشایخ رہنے والے
احمد آباد کے واسطے استقبال کے آکر مجھسے ملے اور جو مطلوب دیکھنا سمندر اور اوسکے اوتار چڑہاو کا تھا اس واسطے مقام کر کے سہ شنبہ
اونیسوین تاریخ نشان اقبال احمد آباد کیطرف برپا ہوا اور عمدہ چیزین یہان کی ملاحظے سے گذرین اول عمدہ مچھلی یہانکی عربیتا نام کہ رجال والون
نے پکڑین اور میرے واسطے لائے بیشک اوس قسم کی مچھلیون سے یہان کے بہتر اور لذیذ تر ہے مگر رو ہو کی لذت کو نہین پاتی بعض اشخاص
گجراتیون کی باجرے کی کھچڑی ہے اوسکو لذیذہ کہتے ہین باجرا سوا ہندوستان کے اور کہین نہین ہوتا اور بہ نسبت تمام ہندوستان کے

گجرات مین بہت ہی اور سب اناج مین سے اتنا ہی مینے آگے کبھی نہین کھایا تھا جب پکوا کر کھایا تو خالی لذت سے نتھا مجھے پسند آئی اور حکم کیا
کہ عمل پڑھنے کے دنون مین جب ترک حیوانات کیا کرون تو اوسکی کھچڑی اکثر خاصہ پر حاضر کیا کرو شنبہ کو ساڑھے چھ کوس کوچ کیا اور موضع گوسالہ
مین منزل ہوئی اور بیسوین تاریخ پرگنہ بابرہ سے نکلکر کنارے ایک نہر کے اوترا یہ منزل چھہ کوس کی تھی اکیسوین کو مقام کرکے مجلس شراب آراستہ
کی اور اس نہر مین بہت مچھلیان شکار کین اور اہل مجلس کو بانٹین جمعہ کو بائیسوین تاریخ چار کوس چلکر موضع پاریجہ مین مقام فرمایا اس راہ مین
دیوارین بنی ہوئی ڈھائی گز اور تین گز کی بلند دیکھین بعد تحقیق معلوم ہوا کہ لوگون نے بقصد ثواب بنوا دین ہین کہ بوجھہ اوٹھانے والے
جب راہ مین تھک جایا کرین تو اوسپر رکھہ کر دم لیا کرین اور پھر بے مشقت اوٹھا دین یہ عمل خیر نکالا ہوا خاص گجراتیون ہی کا ہی مجکو بہت پسند آیا اس
واسطے حکم دیا کہ تمام بڑے شہرون مین سرکار کی طرف سے راہ پر ایسی دیواریں بنائی جاوین پھر تیئیسوین کو پونے پانچ کوس چلکر کنارے
تال کانکریہ کے مقام لشکر ظفر پیکر کا ہوا اس تالاب کو قطب الدین نواسہ سلطان احمد نے کہ جسنے شہر احمد آباد بسایا تھا تعمیر کیا ہے چارون طرف
اوس مین پختہ زینے رکھے ہین اور درمیان تالاب کے چھوٹا باغ اور ایک طرف مکان بنایا ہی اور کنارے سے اوس مکان تک تالاب مین
پل باندھا ہی کہ بسبب بہت دنون کے اکثر جگہ سے ٹوٹ گیا ہے اور مقام نشست کا بھی درست نہین رہا ان روزون کہ نشان اقبال احمد آباد
کی طرف متوجہ ہوے صفی خان بخشی گجرات نے سرکار کی طرف سے اوسکی مرمت کی اور باغ صاف کرکے اور نیا ایک مکان کنارے تالاب
اور باغ کے بنایا وہ مکان بہت خوب تیار ہوا اور مجکو بہت خوشی ہوئی اور اوس پل کی طرف نظام الدین احمد نے کہ میرے باپ کے
عہد مین بخشی تھا ایک باغ کنارے تال کے بنایا ہی اوس وقت مینے سنا کہ عبد اللہ خان بسبب عداوت کے کہ عابد پسر نظام الدین احمد
سے اوسکو تھی درخت اوس باغ کے کٹوا ڈالے ہین اور یہ بھی سنا گیا کہ عبد اللہ خان اپنے وقت حکومت مین درمیان مجلس شراب
کے ایک مسخرے کو کہ لوگون کو ہنسایا کرتا تھا مجرد اس بات کے کہ اوسی بیہوشی مین نادانستہ کوئی حرف نامناسب سنکر خفا ہوا اور اپنے غلام سے
اوسکی گردن اوڑوا دی مینے بمقتضای عدالت یہ سنکر کمال غصہ کیا اور حکم دیا کہ دیوانی والے ہزار سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ کو ہمراہیان عبد اللہ
کے سے موافق ایک اسپہ مقرر کرکے باقی روپیہ کہ ستر لاکھ دام ہوئے اوسکی جاگیر سے تحصیل کر لین جو اس منزل مین بر سر راہ مقبرہ شاہ عالم
کا واقع ہی مین فاتحہ پڑھکر وہان سے آگے بڑھا قریب لاکھ روپے کے خرچ تعمیر اس مقبرہ کا ہوا ہوگا یہ شاہ عالم فرزند قطب عالم کے ہین اور سلسلہ
انکا حضرت مخدوم جہانیان کی طرف تمام ہوتا ہے یہان کے سب خاص وعام حضرت شاہ عالم کے معتقد ہین اور کہتے ہین کہ شاہ عالم مردے
زندہ کیا کرتے تھے جب کئی مردون کو جلایا اور اونکے والد نے سنا تو اونکو اس حرکت سے بہت منع کیا کہ اللہ تعالے جل شانہ کے کارخانے
مین یہ گستاخی مت کیا کرو کہ خلاف شرط بندگی کے ہی اتفاقاً ان شاہ عالم کا ایک خادم تھا اوسکے فرزند نہین ہوتا تھا اللہ تعالے نے انکی
دعا سے اوسکو لڑکا دیا وہ ستائیس برس کا ہوکر مرگیا وہ خادم روتا ہوا زار زار انکے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت میرا یہی ایک بیٹا تھا کہ مرگیا
جو آپکی دعا سے اللہ تعالے جلت قدرتہ نے دیا تھا اب امیدوار ہون کہ پھر آپ کی دعا کا ماریسے وہ فرزند زندہ ہو جاوے شاہ عالم ایک لحظہ
متفکر ہوکر اپنے حجرے مین گئے اور خادم بیقرار ہوکر آپ کے چھوٹے فرزند کے پاس کہ اونکو بہت چاہتے تھے آیا اور کہنے لگا کہ میان تم اندر جاکر
میرے بیٹے کی زندگی کے لیے اپنے والد سے دعا کراؤ فرزند شاہ عالم نے اندر جاکر بباعث کم عمری کے اس باب مین کمال مبالغہ کیا شاہ عالم
نے کہا اگر تم اوسکے جینے پر راضی ہو تو اپنی جان اوسکے عوض مین دو شاید میری دعا دی ہوئی مقبول ہو لڑکے نے کہا جس مین رضا
اللہ تعالی کی اور آپ کی خوشی وہ رضامندی میری ہے شاہ عالم نے اپنے بیٹے کے دونون ہاتھ پکڑکر اوٹھالیا اور آسمان کی طرف
منہ کرکے کہا بار الٰہا عوض پاس سیر عالم نے اس بزغالہ کو لے لے اوسی وقت فرزند اونکا راہی فردوس ہوا شاہ عالم نے اوسکو بیچ
پر لٹاکر اپنی چادر اوڑھادی اور باہر نکلکر اوس خادم سے کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے لڑکے کی خبر لے شاید اوسکو سکتہ ہوا ہو اور

نمرا ہو وہ جب گھر مین آیا تو اپنے لڑکے کو زندہ پایا غرضکہ گجرات مین اس طرح کے کمال شاہ عالم کے بہت بیان کرتے ہین اور مینے خود
سید محمد صاحب سجادہ اونکے تکیے کے بڑے صاحب فضیلت ہین پوچھا کہ یہ قصہ کس طرح ہی اونھون نے کہا مین نے اپنے باپ دادا سے
اسی طرح بلا خلاف سنا ہی اور اوسکی شہرت متواتر ہی واللہ اعلم اگرچہ یہ بات مقتضای عقل سے دور ہی لیکن باعتماد بہت مشہور ہونے کے لکھا رحلت
شاہ عالم کی سنہ آٹھ سو اسی ہجری مین عہد سلطنت سلطان محمود بیگڑہ مین واقع ہوئی ہی اور مقبرہ آپ کا بنوایا ہوا تاج خان تریاقی کا ہے کہ
سلطان مظفر ابن محمود کے بڑے سردارون مین سے تھا جو روز دوشنبہ کو ساعت نیک واسطے داخل ہونے شہر کے مقرر ہوئی تھی
اس واسطے یکشنبہ کو چوبیسوین تاریخ مقام فرمایا یہین خربوزے مقام کاریز کے کہ ایک قصبہ ہی توابع ہرات سے میرے واسطے آئے خراسان
مین ویسے خربوزے اور کہین نہین ہوتے جیسے خربوزے کاریز کے ہوتے ہین باوجودیکہ مسافت ایکہزار چار سو کوس سے مدت پانچ مہینے مین
آئے تھے تب بھی بہت تر و تازہ آئے اور اتنے بہت تھے کہ میرے سب لوگون کو کافی ہوے اور انہین دنون مین کولے بنگالے
سے آئے اور باوجود مسافت ہزار کوس آنے مین خراب نہ ہوے چونکہ اسکی طرف مجھکو کمال رغبت ہی اسواسطے ڈاک چوکی والے ہاتھون
ہاتھ میرے خاصہ پر پہونچاتے رہتے ہین زبان اللہ تعالے کی اداے شکر سے قاصر ہے ع شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہای تست
امانت خان نے دو دانت ہاتھی کے نذر کیے ایک اوس مین تین گز آٹھ طسو کا طول مین اور سولہ طسو کا ناپے مین تھا وزن مین تین من
دو سیر کا کہ عراقی ساڑھے چوبیس من ہوتے ہین دوشنبہ کو چھبیسوین تاریخ چھ گھڑی دن چڑھے نیک ساعت مین طرف شہر کے روانہ
ہوا اور صورت گج نام ہاتھی پر کہ مجھے پسند تر تھا سوار ہوا باوجودیکہ مست تھا لیکن بسبب اعتماد کے اوسپر خوف نکیا ایک مخلوق مرد و زن
سے گلیون کوچون مین بھری تھی بلکہ دیوارون پر سے میرا انتظار کرتے تھے شہر احمدآباد کی جیسی مینے تعریف سنی تھی ویسا نکلا راستہ
بازار کا ہرچند بہت چوڑا ہے لیکن دوکانین اوسکے موافق وسیع نہین عمارات بازار تمام چوبی ہی کوچہ و بازار پر تمام گرد و غبار کنار تال
کانکریہ سے قلعہ کے اندر تک جسکو یہ لوگ بدر کہتے ہین نچھاور اور خیرات کرتا ہوا گیا بدر بہان یعنی مبارک کے ہی مکانات سلاطین گجرات کے
جو بدر مین واقع ہین اس مدت چھپن سال مین خراب ہوگئے ہین ہماری طرف کے حاکمون نے اکثر کو درست اور تعمیر کیا ہی جب مین ماندو
سے احمدآباد کو چلا تو مقرب خان نے ایک قدیم مکان کو تعمیر کرکے دیوانخانہ ایک بنایا کہ میرے واسطے ضروری تھا مشتمل جھروکا اور دیوان
عام و خاص پر بنایا جو اوس روز مبارک مین وزن فرزند شاہجہان کا تھا اس واسطے برسم قدیم اوسکو سونا چاندی اور باقی اجناس مین تلوایا
اور اوسکا ستائیسوان سال بخیر و خوبی شروع ہوا اللہ تعالے اوسکو عمر مبارک کرے اور عمر سے کامیاب رکھے پھر اوسی دن مینے ملک گجرات اوس فرزند کی جاگیر مین دیا
قلعہ ماندو سے بندر کھنبایت تک جس راہ سے کہ مین آیا ایک سو چوبیس کوس ہی اٹھائیس کوچ تیس مقام ہوے تھے اور شہر کھنبایت مین دس روز مقام کیا وہان سے
احمدآباد تک اکیس کوس ہے پانچ کوچ دو مقام کرکے پہونچا غرضکہ ماندو سے کھنبایت تک اور وہان سے احمدآباد تک بہ تفصیل سابق ایک سو پینتالیس ١۴٥ کوس کی مسافت ہے
ڈھائی مہینے مین آیا کل تینتیس ٣٣ کوچ اور بیالیس ۴٢ مقام ہوے پھر دیکھنے کو مسجد جامع کے جو چوک مین ہے جاکر وہان فقرا کو روپیہ تقسیم کیا یہ
خیرات اپنے ہاتھ سے کی یہ مسجد بنائی ہوئی سلطان احمد کی ہے جسنے احمدآباد بسایا ہی تین دروازے اوسکے ہین اوسکے دونون طرف بازار ہے اور دروازہ
شرقی کے مقابلے مین مقبرہ اوسی سلطان احمد کا ہی اوس گنبد مین سلطان احمد اور پسر اوسکا سلطان محمد اور پوتا اوسکا قطب الدین مدفون ہین
طول صحن مسجد کا سوا عمارت کے ایک سو تین گز ہی اور عرض ننانوے ٩٩ گز ہی اور اوسکے چوگرد دالان بنائے ہین ساڑھے چار گز چوڑے
ستون سنگ سرخ کے ہین اور فرش چھلی اینٹ کا اور ستون سنگ سرخ کے دالان مین ایک سو چون ١۵۴ ستون ہین اونکے اوپر گنبد
بنائے ہین اور طول دالان کا پچھتر ٧٥ گز ہے اور عرض سینتیس ٣٧ گز کا فرش اور محراب و منبر اوسکے سنگ مرمر کے ہین اور دونون
طرف دروازے کے پیش طاق کے دو منار تراشیدہ چھ چھ کھن کے ہین ہر ایک پر تین تین گنبد ہین اور عجائب نقش و نگار کیے ہین اور مسجد ہی دو

منبر کے [illegible] بلند شاه نشین بنا ہے اوسکے آگے جالی سنگ مرمر کی ہے جب بادشاه نماز جمعه اور عید کو آتا ہے تو مع چند اپنے مصاحبون کے اوس مین جاکر
نماز پڑھتا ہے اوسکو بیان وہان ملوک خانه کہتے ہین اور یه بڑا کام واسطے احتیاط ہجوم عام کے کیا ہے اور بے شک یه مسجد عجیب بنی ہے پھر یکشنبه
کو مین ستائیسوین تاریخ خانقاه مین شیخ وجیه الدین کے که نزدیک دولت خانه کے ہے گیا اور اون کے مزار پر که اوسکے صحن مین واقع ہے فاتحه
پڑھا یه خانقاه صادق خان نے که میرے حضرت والد کے امیرون مین سے تھا بنائی ہے یه شیخ وجیه الدین خلیفه شیخ محمد غوث کے ہین مگر یه وه مرید
ہین که پیر کو اونپر فخر تھا انکا مرید ہونا دلیل ہے شیخ محمد غوث کی بزرگی پر شیخ وجیه الدین کمالات ظاہری اور باطنی سے آراسته تھے تیس برس اس شہر مین
اونکی وفات کو ہوے پھر اونکے بیٹے شیخ عبد الله موافق وصیت باپ کے مسند ارشاد پر بیٹھے بڑے ریاضت کش تھے بعد اونکے انتقال کے اونکے
بیٹے شیخ اسد الله اونکے جانشین ہوے اونکا بھی جلد انتقال ہوا پھر اونکے بھائی شیخ حیدر صاحب سجاده ہوے اب بھی زنده ہین اور اپنے باپ
دادا کی قبرون پر فقرا کی خدمت مین مشغول ہین صلاحیت اونکی پیشانی سے ظاہر ہے اون دنون که عرس شیخ وجیه الدین کا درپیش تھا مینے
ڈیڑھ ہزار روپیه اوسکے خرچ کو شیخ حیدر کے حواله کیے اور ڈیڑھ ہزار روپے خانقاه کے فقیرون کو اپنے ہاتھ سے دیے اور پانسو روپیه شیخ
وجیه الدین کے بھائی کو عنایت کیے اسی طرح ہر ایک کو اونکے قریبون مین سے لائق ہر ایک کے خرچ اور زمین معافی عنایت کی اور شیخ حیدر سے فرمایا
که تم جن درویشون اور فقیرون کو جانتے ہو اونکے واسطے خرچ اور جاگیر کی عرض کرو شنبه کو اٹھائیسوین تاریخ واسطے سیر رستم خان باڑی
کے گیا مین ڈیڑھ ہزار روپیه اوسکی راه مین نثار کیے باڑی یہان باغ کو کہتے ہین یه وه باغ ہے که میرے بھائی شاه مراد نے اپنے فرزند رستم
نام کے نام پر آباد کیا ہے ایک جشن مبارک شنبه کا مینے اس باغ مین کیا اور بندگان خاص کو پیالے عنایت کیے شام کو سیر باغچه حویلی شیخ
سکندر کی کی اوس مین انجیر پخته بہت عمده تھے اپنے ہاتھ سے مینے انجیر توڑے اصل شیخ سکندر کی گجرات ہے اور نہایت معقول ہے
اور سلاطین گجرات کے حالات سے خوب واقف ہے آٹھ نو برس سے میری نیازمندی مین ہے جو فرزند شاہجہان نے رستم خان کو که اوسکے
عمده مصاحبون مین سے ہے احمد اباد کا حاکم کیا تو مینے شاه جہان کے التماس سے باڑی اس رستم خان کو بلحاظ مشارکت نام کے دی اور اوسی دن
راجه کلیان زمیندار ولایت ایدر کا آستانه بوسی سے مشرف ہوا ایک ہاتی نو گھوڑے پیشکش کیے پھر مینے ہاتی اوسیکو بخشدیا یه گجرات کے
معتبر زمیندارون مین سے ہے ملک اوسکا کوہستان رانا سے ملا ہے گجرات کے بادشاه ہمیشه اسکے ملک پر لشکرکشی کرتے رہے اگرچه بعضون نے کچھ
اطاعت بھی کی ہے اور پیشکش بھی لیکن کسیکے سلام کو نہین آئے جب میرے والد نے گجرات فتح کی تو لشکر ظفر پیکر اسپر روانه کیا جب سب نے چاره
سوا فرمانبرداری کے نه دیکھا تو بندگی اختیار کی اور حاضر درگاه ہوا اوس دن سے سلک بندگان مین منتظم ہے جو احمد آباد مین حاکم آتا ہے تو یه راجه
مع لشکر کاروبار کے وقت اوسکے پاس حاضر ہوتا ہے اور روز شنبه غره ماه بہمن کو چندر سین که عمده زمیندارون سے اس ملک کے ہے دولت
آستانه بوسی سے مشرف ہوا نو اسپ نذر کیے دوسرے دن راجه کلیان زمیندار ایدر اور سید مصطفے اور میر فاضل کو ہاتھی عنایت ہوے
اور دوشنبه کو واسطے شکار بازو جره کے سوار ہوا روپیه راه مین خیرات کیے اس روز ناشپاتیان بدخشان سے میرے واسطے آئین چھٹی
تاریخ مبارک شنبه کو واسطے سیر فتح باغ کے که موضع سرخیز مین ہے گیا اور ایک ہزار پانسو روپیه راه مین نثار کیے چونکه مزار شیخ احمد کھٹو کا
راه مین واقع ہے پہلے وہان جاکر فاتحه پڑھا کھٹو ناگور کا ایک قصبه ہے یه بزرگ وہان پیدا ہوے تھے اور عہد سلطان احمد مین جسنے احمد آباد
بسایا ہے یہین آئے یه بادشاه انکا کمال معتقد تھا یہان کے لوگون کو بھی ان سے بہت عقیدت ہے اور بڑا ولی جانتے ہین ہر شب جمعه کو
سب خورد و بزرگ اسکے مزار پر جمع ہوتے ہین سلطان محمد پسر سلطان احمد نے انکے مزار پر بڑی عمارت بنوائی ہے اوس مقبره مین مسجد اور
خانقاه بھی ہے اور جنوبی طرف اوسکے بڑا تالاب بنوایا ہے لیکن تمامی اس عمارت کی عہد سلطان قطب الدین ولد سلطان محمد مین ہوئی
اور مقبره سلاطین گجرات کا اوس تالاب پر واقع ہے اوس مین سلطان محمود بیگره اور سلطان مظفر بیٹا اوسکا اور سلطان محمود شہید

نبیرہ سلطان مظفر کا کہ آخری بادشاہ گجرات کا تھا مدفون ہین بیگرہ گجراتی زبان مین بڑی بڑی ٹیڑھی مونچھ ... کہ کہتے ہین ... شا ... کی بڑی
اور ٹیڑھی مونچھین تھین اس واسطے اسکو بیگرہ کہتے تھے اور انکے مقبرے کے قریب گنبد سردارون کے بنے ہین لیکن مقبرہ شیخ بہت بلند اور
نفیس ہے قیاس سے صرف اوسکا پانچ لاکھ روپیہ معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب بعد فراغت زیارت کے فتح باغ مین گیا اس میدان مین
خان خانان اتالیق نے مظفر خان انبوہ کو لڑکر شکست دی تھی اسی واسطے اس باغ کا نام فتح رکھا گجراتی اسکو فتح باڑی کہتے ہین تفصیل
اسکی یون ہے کہ جب ببرکت میرے والد کے ملک گجرات فتح ہوا اور نہو قید مین آیا تو اعتماد خان نے عرض کیا کہ یہ لڑکا ایک بہلبان کا ہے چونکہ
سلطان محمود کا کوئی بیٹا نرہا تھا اور سلاطین گجرات کے بھی اولاد سے کوئی نہ تھا اس واسطے ہمنے صلاح وقت دیکھکر اوسکو سلطان
محمود کا بیٹا مشہور کیا اور اسکا نام سلطان مظفر مشہور کرکے ہمنے اپنا بادشاہ اسکو بنایا سب لوگ اس بات پر راضی ہوے چونکہ میرے
والد اعتماد خان کے قول کو معتبر جانتے تھے اس واسطے اوس شخص کا کچھ وجود معتبر نجانا مدتون وہ خدمتگارون مین خدمت کرتا رہا اوسکے
احوال پر کچھ توجہ نفرمائی غرض وہ فتحپور سے بھاگ کر پھر گجرات مین آیا اور زمیندارون کے یہان ایک مدت چھپا رہا تھا یہان تک کہ میرے
والد نے شہاب الدین احمد خان کو حکومت گجرات سے معزول کرکے اعتماد خان کو اوسکی جگہ حاکم گجرات کا کیا اکثر نوکر شہاب الدین خان
کے کہ گجرات اونکو پسند تھا اوس سے جدا ہوکر بامید نوکری کے اعتماد خان کے پاس احمد آباد مین رہے جب اعتماد خان شہر مین آیا تو سبھون نے
اوسکی طرف رجوع کیا اوس نے انکی طرف کچھ توجہ نکی وہ پھر شہاب الدین خان کے پاس بھی نہ جاسکے اور نہ وہان رہسکے اور ہر طرف سے
حیران ہوکر صلاح یہ دیکھی کہ نہو کے پاس جاکر دست آویز فساد اوسکو گردانین غرضکہ اس ارادے سے سات سو سوار اوسکے پاس گئے اور
نہو کو مع لونیہ کاٹھی کے کہ اوسکو پناہ دی تھی فساد برپا اوٹھایا اور احمد آباد کو لوٹے اور شہر کے پاس آنے تک اوسکی جماعت بڑھ گئی جب
اعتماد خان نے یہ سانحہ سنا شیر خان نام اپنے بیٹے کو شہر مین چھوڑکر خود پیچھے شہاب خان کے کہ متوجہ درگاہ ہوا تھا دوڑا تا اوسکو لاکر
اوسکی مدد سے علاج اس فساد کا کرے اور ہرچند شہاب خان کی ہمراہی سے عمدہ لوگ جدا ہوگئے تھے لیکن رہے ہوون کے حال سے
بھی نشان بے وفائی ظاہر تھے مگر چار ونا چار اعتماد خان کے ساتھ راہ مین سے لوٹا اتفاقاً پہلے انکے پہونچنے سے نہو قلعہ احمد آباد مین
داخل ہوگیا تھا بندگان بادشاہی میدان مین لڑائی کو مستعد ہوے اور نمک حرام بھی قلعے سے نکلکر مقابلے مین آئے جب فوج نہو کی نمودار
ہوئی تو ایکبارگی شہاب خان کے سب ہمراہی نکلکر غنیم سے جا ملے اور شہاب خان نے شکست کھا کر طرف پلٹن کے کہ بادشاہی عملداری مین تھا
لوٹا سب مال و اسباب اوسکا لٹ گیا پھر نہو نے اون مفسدون کو منصب اور خطاب دیکر قطب الدین محمد خان پر کہ بردوہ مین تھا لشکرکشی کی
اسکے بھی نوکرون نے مانند نوکرون شہاب خان کے بے وفائی ظاہر کی اور جدا ہوکر نہو سے جا ملے شرح اسکی اکبرنامہ مین ہے پھر
قطب الدین محمد خان کو قول و قرار دیکر شہید کر ڈالا اور اوسکا سب مال و منال کہ برابر خزانہ ایک بادشاہ کے تھا لٹ گیا تھوڑے دنون مین
پینتالیس ہزار سوار نہو کے پاس جمع ہوگئے جب یہ حال میرے والد مرحوم نے سنا تو مرزا خان خلف بیرم خان کو ہمراہ ایک لشکر بہادران
رزمجو کے نہو پر مقرر کیا کہ جاکر اوسکی گوشمالی کرین جب مرزا خان حوالی شہر مین پونہچا تو صفوف جنگ آراستہ کین اوسوقت ہمراہ اوسکے آٹھ نو
ہزار سوار تھے لیکن نہو تیس ہزار سے مقابلہ مین آیا بعد واقع ہونے جنگ عظیم کے فوج بادشاہی مظفر و منصور ہوئی اور نہو شکست کھا کر بحال خراب
بھاگ گیا میرے والد نے اسکے جلدو مین اوسکا منصب پنجہزاری ذات کا اور خطاب خان خانانی کا عنایت کیا اور حکومت گجرات کی مرزا خان
کو دی وہ باغ جو خانخانان نے اوس میدان مین بنایا ہے کنارے دریاے ستی کے ہے اور عمارت عالی مع برآمدہ طرف دریا کے اوسمین
بنائی ہے گرد اوسکے دیوار پختہ ہے ایک سو بیس جریب کا وہ باغ ہے قریب دو لاکھ روپے کے اوس مین صرف ہوے ہین محکمہ ... پسند آیا
تمام گجرات مین ایسا باغ نہوگا مینے اوس مین جشن مبارک شنبہ کا کرکے درباریون کو پیالے عنایت کیے اور رات کو وہان رہ کر آخر

روز جمعہ [illegible] ہزار روپیہ راہ مین نثار کیے پہلا یہ کہ باغبان نے عرض کی کہ کئی درخت چنبہ کے کہ سامنے اوس برآمدہ کے تھے
ایک نوکر نے مقرب خان کے کاٹ ڈالے ہین مین یہ سنکر کمال غصہ ہوا اور خود اوسکی تحقیق کو گیا بعد ثبوت اس جرم کے مینے اوسکے دونون
انگوٹھے کٹوا ڈالے تا اورون کو عبرت ہو یقین ہے کہ مقرب خان کو اسکی خبر نہ ہوئی ہوگی ورنہ اوسی وقت سزا دیتا سہ شنبہ کو پندرہوین تاریخ
کوتوال شہر ایک چور پکڑ لایا کہ پہلے اوسکو کئی بار دزدی مین پکڑکر اوسکے اعضا کاٹے تھے چنانچہ سیدہا ہاتھ اور اولٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور دونا کان
اور ناک اور دونون پٹھے پانون کے کٹے ہوے تھے لیکن وہ اس حال پر بھی اپنی حرکت بد سے باز نہین آتا تھا کل یہ چوری کو گھاس والے کے
گھر مین گیا اوسنے مطلع ہوکر اسکو پکڑ لیا اسنے کئی چھری اوس گھاس والے کے مارین اور اوسکو ہلاک کیا اس شور مین [illegible] مینے اوسکو
گرفتار کرلیا مینے وہ چور مقتول کے وارثون کو دیدیا کہ اپنا قصاص اوس سے لین بارہوین کو تین ہزار روپیہ عظمت خان اور معتقد خان کو حوالے
کیے کہ کل شیخ احمد کہتو کے مزار پر جاکر فقرا کو بانٹ دین تیرہوین کو مین فرزند خرم کے مکان مین گیا اور جشن مبارک شنبہ وہان کیا درباریون کو پیالے
دیلے اور سندر منمن ہاتی خاصہ تیز دوڑنے والا کہ اوسکو میرے والد بہت دوست رکھتے تھے بسبب پسند ہونے شاہجہان کے کہ مجہسے کئی
بار مانگا تھا مع سامان طلائی اور زنجیر وغیرہ ساتھ ایک اور مادہ فیل کے اوسکو عنایت کیا اور ایک لاکھ درب عادل خان کے وکیلون کو عنایت
فرمائے پہر اونہین دنون سنا کہ مکرم خان پسر معظم خان نے جو صوبہ دار اوڑیسہ کا ہے ملک خوردہ کو اوسنے فتح کیا اور وہانکا راجہ بہاک کر منندرہ
کے پاس گیا چونکہ وہ میرے بندگان مخلص سے تھا اس واسطے اوسکی ترقی ضرور ہوئی منصب اوسکا مع اصل و اضافہ سہ ہزاری ذات
اور دو ہزار سوار کا کرکے حکم دیا کہ نقارہ اور اسپ اور خلعت بھی اوسکو دیا جاوے درمیان سرحد اوڑیسہ اور گولکنڈہ کے دو راجہ تھے ایک
خوردہ دوسرا منندرہ کا ملک خوردہ کا عملداری شاہی مین بتائید خداوند کریم سے آگیا اور ملک منندرہ باقی رہا امید عنایت الہی سے یہ ہے کہ قدم
ہمت آگے بڑہے اور عرضداشت قطب الملک کی فرزند شاہجہان کو آئی کہ میرا ملک جو بادشاہی سرحد سے ملا ہوا ہے اور مین ہوا خواہ مخلص
ہون امید ہے کہ مکرم خان کو فرمان ہوجاے کہ میرے ملک سے دست تصرف کوتاہ رکھے یہ مکرم خان کی شجاعت کی بڑی دلیل ہے کہ قطب الملک سا
شخص اوسکی طرف سے متردد ہے اوراسی تاریخ اکرم خان پسر اسلام خان کو فوجدار فتحپور وغیرہ کا کرکے خلعت اور ہاتی اوسکو مرحمت کیا اور
چندر سین راجہ ہنود کو خلعت اور اسپ اور ہاتھی سے ممتاز کیا اور لاچین قاقشال کو فیل عنایت ہوا اور اسیوقت مظفر پسر مرزا باقی ترخان کو
سعادت آستانہ بوسی حاصل ہوئی اوسکی مان دختر بارہہ زمیندار کچہہ کی تہی جب مرزا باقی نے وفات کی تو ریاست ٹھٹھہ کے مرزا جانی کو پہنچی
لیکن مرزا جانی نے اسنے اپنے وہم سے اس زمیندار مذکور کے پناہ لی اور طفولیت سے اب تک وہین گذران کی ان دنون کہ لشکر مظفر اور نشان
اقبال احمدآباد مین سایہ فگن ہوا تو اوسنے آکر ملازمت کی اگرچہ جنگلی لوگون مین بڑہا ہے اور رسم و عادت دربار سے بیخبر ہے لیکن جو اوس کے
سلسلہ کو نسبت خدمتگاری اور حقوق بندگی زمان حضرت صاحب قران ثانی سے ہمارے خاندان کے ساتھ متحقق ہین تو رعایت اوسکی احوال کی
لازم جانکر اس وقت دس ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو عنایت کیا اور منصب اوسکے لائق دیا جاویگا شاید سپاہگری مین خوب مشہور ہو
بائیسوین کو مبارک شنبہ کے دن فتح باغ مین جاکر سیر گلاب کی دیکھی ایک تختہ بہت عمدہ تھا یہان گلاب کمتر ہے اسقدر بھی غنیمت تھا سیر لالہ
بھی اوس مین خوب تھی چند انجیر پختہ ہوے تھے مینے اپنے ہاتھ سے توڑے بڑا اوس مین ساڑہے سات تولے کا تھا اور اوسی دن ڈیڑہ ہزار
خربوزے کاریز کے بھیجے ہوے خان اعظم کے پہونچے مینے ہزار اوسمین سے درباریون کو دیے اور پانسو بیگمات کو چار دن اوس باغ مین خوشی
سے کرکے شہر مین آیا اور چند خربوزے وہان کے مشائخ کو دیے وہ کہا کر حیران ہوے اس واسطے کہ گجرات مین خربوزہ اچھا نہین ہوتا ستائیسوین کو باغ
نگینہ مین کہ [illegible] تمخانہ کے اندر ہے ایک سے شاہان گجرات سے اوسکو بنایا تھا مجلس آراستہ کرکے پیالہ درباریون کو دیے ایک تختہ انگور کا اس باغ
مین خوب پکا ہوا تھا مینے حکم کیا کہ جن درباریون نے پیالے پیے ہین وہ انگورون کو اپنے ہاتھون سے توڑین اور روز دوشنبہ غرہ اسفندارمذ

کو احمد آباد سے کوچ کر کے نشان اقبال مالوے کی طرف بلند کیے اور کنارے تال کاکریہ تک کہ دو تین [illegible]
تین دن وہین مقام کیا مبارک شنبہ کو چوتھی تاریخ پیشکش مقرب خان کی ملاحظہ ہوئی کوئی چیز اوس مین پسندیدہ اور مرغوب نہ تھی اوسنے شرمندہ
ہوکر وہ پیشکش اپنے فرزندون کی معرفت محل مین گذرانی کہ مجھکو وہان پسند آوے اوس وقت جواہرات اور مرصع ہتھیارون سے اور باقی
سامان قریب لاکھ روپیہ کے مینے قبول کر کے باقی اوسیکو پھیر دیا اور کچھی گھوڑون مین سے بھی قریب سو گھوڑون مین کوئی عمدہ اور بہتر نہ تھا
جمعہ کو پانچوین تاریخ بعد کوچ چھہ کوس کے کنارے دریاے احمد آباد کے مقام ہوا جو فرزند شاہجہان رستم خان کو کہ اوسکے عمدہ نوکرون مین سے تھا حکومت گجرات پر چھوڑنا چاہتا تھا سو خاص اوسکی خاطر سے
اوسکے نشان اور نقارہ اور خلعت اور مرصع خنجر اوسکو عنایت فرمایا ہمارے یہان رسم تھی کہ شہزادون کے نوکرون کو نشان و نقارہ مرحمت ہو چنانچہ میرے والد نے باوجود اوس محبت
کے کہ مجھسے تھی میرے کسی نوکر کو نشان و نقارہ اور خطاب تجویز نفرمایا جو مجھکو فرزند خورم کی طرف عنایت نہایت ہی اور وہ فی الحقیقت لائق ہر
عنایت کے ہی اور نوعمری مین جس مہم پر متوجہ ہوا اوسکو میرے خاطر خواہ پورا کیا اس واسطے مینے اوسکی خوشی پوری کی اور اوسی روز مقرب خان
نے رخصت وطن کی پائی اور جو مزار قطب عالم پدر شاہ عالم بخاری کا کہ موضع بتوہ مین برسر راہ تھا مین خود وہان گیا اور وہان کے رہنے
والون کو روپیہ پانسو دیے جمعہ کو دریاے محمود آباد مین کشتی پر بیٹھکر شکار ماہی کرتا ہوا مقبرہ سید مبارک بخاری پر کہ کنارہ پر واقع تھا گذرا سید مبارک
بخاری عمدہ امراے گجرات سے ہے یہ مقبرہ اوسکے بعد اوسکے فرزند سید میران نے بنایا ہی بہت مضبوط اور عمدہ بلند مکان ہی زیادہ دو لاکھ
روپیہ اوس مین صرف ہوے ہین جتنے مقبرے سلاطین گجرات کے مینے دیکھے کوئی اوسکو نہین پہنچا باوجودیکہ وہ حاکم اور یہ نوکر تھا
لیکن ہمت خدا کی طرف سے ہے ہزار آفرین اوس فرزند پر کہ باپ کا ایسا مقبرہ بنا دے ع کہ دنیا مین ہی اوسکی یادگاری + یکشنبہ کو مقام
کر کے مچھلی کا شکار کیا چار سو جال مین آئین ایک اون مین ماہی پی لک کہ جسکو سنگ ماہی کہتے ہین نظر آئی لیکن اوسکا پیٹ اوبھرا ہوا تھا روبرو میرے
اوسکا شکم چاک کرایا اوس مین ایک تازہ مچھلی نکلی کہ ابھی اوسنے کھائی تھی جب دونون کو تلوایا تو سنگ ماہی ساڑھے چھہ سیر کی تھی اور وہ کھائی
ہوئی دو سیر کی آٹھوین کو سوا چار کوس چلکر موضع مودہ مین اوترا وہان کے لوگ برسات گجرات کی بہت تعریف کرتے تھے اتفاقاً آٹھہ پہر تک باران
رہا اور گرد و خاک بیٹھ گئی جو یہ ملک بالکل ریگستان ہی برسات مین کیچڑ نہین ہوتی اور جنگل سبز ہو جاتا ہی غرضکہ نمونہ برسات کا بھی دیکھا سہ شنبہ کو ساڑھے
پانچ کوس چلکر قریب موضع جیسا کی نزول اقبال کا ہوا وہان خبر آئی کہ مانسنگہ سیوڑہ واصل جہنم ہوا سیوڑہ ایک قوم ہی ہنود سے کہ ہمیشہ
پاون اور سر برہنہ رکھتے ہین بعضے اون مین بال سر کے اور ڈاڑھی مونچھہ رکھتے ہین اور بعضے نہین اور سیاہ کپڑا نہین پہنتے اونکا یہ دین ہی
کہ کسی جاندار کو تکلیف نہ دینا چاہیے قوم بنیہ اونکو اپنا پیر و مرشد سمجھتی ہی اور اونکو سجدہ و پرستش کرتی ہی اور سیوڑون کے دو فرقے ہین
ایک تپا دوسرا کہتل مانسنگہ مذکور سردار قوم کہتل کا تھا اور بالچند مرشد تپا کا یہ دونون میرے والد کی خدمت مین رہا کرتے تھے جب اونھون
نے رحلت فرمائی اور خسرو بھاگا اور مین اوسکے پیچھے گیا تو رای سنگہ زمیندار بیکانیر نے جو میرے والد کی عنایت سے مرتبہ امارت کو پہنچا
مانسنگہ مذکور سے پوچھا کہ مدت میری سلطنت اور حکمرانی کی کب تک ہی اوسنے کہ خود کو علم نجوم اور تسخیرات کواکب مین اوستاد جانتا تھا اوس
سے کہا کہ نہایت سلطنت جہانگیری کی دو برس تک ہی وہ بیوقوف اوسکے اعتماد پر بے رخصت میرے اپنے وطن چلا گیا جب مین بعنایت الٰہی
بفتح و ظفر مہم خسرو سے لوٹ کر آگرہ کو آیا تو وہ شرمندہ پھر حاضر درگاہ ہوا غرضکہ مانسنگہ مذکور اوسی تین چار مہینے مین بیماری جذام مین مبتلا ہوا
اور اعضا اوسکے گر پڑے اور اوس حال مین کہ موت ایسے جینے سے بہتر تھی بیکانیر مین رہا جب مینے یاد کر کے اوسکو بلوایا تو راہ مین مارے
خوف کے زہر کھاکر فی النار ہوا چونکہ نیت میری ہمیشہ خیر و عدالت اور پرورش لوگون کی ہی تو یقین جانتا ہون کہ میرے برا چاہنے والے
کا بھی یہی حال ہو قوم سیوڑہ اکثر شہرون مین ہندوستان کے ہین خصوصاً گجرات مین کہ بنیون کا جو وہان دین ہی بہت ہی تو یہ لوگ
بھی بہت ہین اور سوا بت خانون کے رہنے کو اور عبادت کے جدا مکان بنا لیے ہین کہ حقیقت مین اونکو دار الفساد کہنا چاہیے

کہ اپنی بیٹی یا بہن کو بیوڑون کے پاس بھیجتے ہین اور کچھ حیا شرم نہین کرتے وہ اون سے طرح طرح کے فساد اور بیحیائی کرتے ہین اسواسطے مینے سیوڑون کے نکال دینے کا حکم کیا اور ہر طرف فرمان بھیجے کہ جہان یہ ہون میرے ملک سے نکالے جاوین دسوین کو مین شکار کو گیا اور ۲ نیل گاو نر و مادہ بندوق سے مارے اوس دن دلاور خان کے بیٹے نے ٹپن سے کہ اوسکی باپ کی جب گیر تنخواہ مین تھا آکر ملازمت حاصل کی اور ۲ کچھی گھوڑے نذر کیے کہ بہت خوب صورت اور خوش رفتار تھے ایسے کسی نے تمام گجرات مین نذر نہین دیے گیارہوین کو کنار تال کے بزم پیالہ کی آراستہ ہوئی وہان اون نوکرون کو کہ اوس صوبہ کی خدمت پر مقرر تھے انعام اور خلعت دیکر رخصت کیا اون مین شجاعت خان عرب کو ڈھائی ہزار ذات اور دو ہزار سوارون سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور نقارہ اور گھوڑا اور خلعت دیا اور ہمت خان کو منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹھ سو سوارون سے ممتاز کرکے خلعت اور ہاتھی دیا کفایت خان کو دیوان صوبۂ گجرات کا کیا اور بارہ صدی ذات اور دو سو سوارون سے مع اصل و اضافہ ممتاز کیا صفی خان بخشی اسپ و خلعت سے سرفراز ہوا خواجہ عاقل کو ڈیڑہ ہزاری منصب ذات اور ساڑھے چھ سو سوار کا مع اصل و اضافہ مقرر فرماکر احدیون کا بخشی کیا اور عاقل خانی کا خطاب بخشا اور تیس ہزار درب قطب الملک کے وکیل کو کہ پیشکش لایا تھا انعام ہوے اس دن فرزند شاہجہان نے انار اور بہی کہ اوسکے واسطے فراہ سے آئے تھے مجکو نذر کیے اور ایسے قد کے میوے آج تک نہ دیکھے تھے جب تلوایا تو بہی اونتیس تولہ نو ماشہ کی اور انار ساڑھے چالیس تولہ کا ہوا جمعہ کو بارہوین تاریخ شکار کو گیا دو نیل گاو شکار ہوے اور تیرہوین کو تین چودہوین تاریخ شیخ اسمٰعیل ولد شیخ محمد غوث کو خلعت اور پانسو روپیہ خرچ کو دیے پندرہوین کو پھر شکار میں نیل گاو مارے سولوین کو مینے مشائخ گجرات کو کہ میرے ہمراہ آئے تھے دوبارہ خلعت اور خرچ اور زمین جاگیر دیکر رخصت فرمایا اور ہر ایک کو کتابین کتب خانہ خاص سے مثل تفسیر کشاف اور تفسیر حسینی اور روضۃ الاحباب کے عنایت کین اور اونکی پشت پر آنا گجرات کا اور عنایت کرنا لکھا جب تک مین احمد آباد مین رہا یہی شغل مجکو تھا کہ غربا اور اہل کمال سے ملاقات کرون اور اونکو جاگیر عنایت کرون اور باوجودیکہ شیخ احمد صدر اور کئی مصاحب مزاج دان مقرر ہوے تھے کہ فقرا اور علما کو سامنے لاوین اور بیٹا شیخ محمد غوث کا اور نبیرہ شیخ وجیہ الدین کا بھی اس خدمت پر مع مشائخ کے مقرر تھا کہ جہان ایسے لوگون کو سنو میرے روبرو لاؤ اور محل مین سے چند عورتین بھی اس خدمت پر مقرر تھین کہ بوڑھیون اور بیبیون کو لایا کرین اور مراد میری یہ تھی کہ سالہا سال کے بعد مجسا بادشاہ یہان آیا ہے تو کوئی محروم نرہجاے اس واسطے مینے اس قدر کوشش کی حق تعالی میری نیت کا گواہ ہے کہ مینے قصور نہین کیا اور اگرچہ احمد آباد کے آنے سے خوش نہین ہوا لیکن دل مین مجکو اس بات کی خوشی ہے کہ میرے آنے سے یہان بہت غربا کی پرورش ہوئی اور مخلوق آسودہ ہوئی پھر کوکب پسر قمر خان کو کہ برہانپور مین فقیر ہوکر نکل گیا تھا لوگ پکڑکر روبرو میرے لائے تفصیل اسکی یہ ہے کہ یہ کوکب نواسہ میر قطب الدین قزوینی کا ہے سادات سیفی سے خانہ زاد موروثی اس خانقاہ کا ہے لشکر دکن مین مقرر تھا چندے وہان تنگدست و پریشان رہا جو بہت دنون اضافہ منصب سے سرفراز نہوا تھا تو میری نامہربانی اور بےعنایتی کا اوسکو گمان ہوا پریشانی اور تنگ حوصلگی سے فقیر ہوکر نکل گیا چھ مہینے تمام ملک دکن مین مثل دولت آباد اور بیدر اور بیجاپور اور کرناٹک اور گولکنڈہ کی سیر کی پھر بندر دابل مین جاکر کشتی پر بیٹھا اور بندر گوکہ مین آیا اور بندر سورت اور بروچ وغیرہ پھر کر احمد آباد کو آیا اب زاہد نام ایک نوکر فرزند شاہجہان کا اوسکو پکڑ کر میرے روبرو لایا جب سامنے اوسے باعث اسکا پوچھا کہ باوجود حقوق باپ دادا اور قدیم خانہ زادگی کے موجب اس نالایقی کا کیا تھا تو عرض کی کہ قبلۂ عالم کے روبرو جھوٹ نکہنا چاہیے حق یہ ہے کہ مین پہلے امیدوار مرحمت کا تہا جب نصیب سے حاصل نہوئی تو سب کچھ چھوڑکر فقیر ہو نکلا جب اوسکی سچ باتون سے میرا غصہ فرو ہوا تو پوچھا کہ اس پھرنے مین عادل خان اور قطب الملک اور عنبر وغیرہ کو بھی تونے دیکھا ہے یا نہین اوسنے عرض کی کہ جب مین ایسے دریای بیکران سے محروم رہا تو لب ہمت اپنا اون نہرون سے تر نہین کیا اور وہ سر نہوکہ اس درگاہ مین جھک کر اور کہین سلام کو جھکے غریب نواز مین جس دن سے فقیر ہوکر نکلا ہون اپنا سب احوال بطریق روزنامچہ لکھا ہے حضور اوس مین

میرا سب احوال دریافت کرلین مجکو اوسکی اس بات سے کمال رحم آیا جب اوسکی تحریر دیکھی تو معلوم ہوا کہ اوس نے اس سفر مین بہت محنت
کی ہی اور زیادہ اکثر پھرا ہی مین اوسپر بہت مہربان ہوا اور دوسرے دن اوسکو حضور مین بلاکر قید اوسکے ہاتھہ پانون کی دور کے اور خلعت اور
گھوڑا اور ہزار روپیہ خرچ دیکر اوسکے اگلے منصب پر اضافہ فرماکے اوس قدر اوسپر لطف و مہربانی کی کہ اوسکے خیال مین نتھی اور وہ اپنی
زبان حال سے یہ کہنے لگا ع انکہ می بینم بہ بیداریست یا رب یا بخواب + خویشتن را در چنین نعمت پس از چندین عذاب + پھر ستر ہوین کو چھہ
کوس چلکر مقام بارہ سینور مین اتفاق نزول اقبال کا ہوا پہلے اس سے سنا جاتا تھا کہ کشمیر مین کچھہ وبا ہی وہان عرضداشت واقعہ نویس کی آئی
کہ اس ملک مین وبا بشدت ہی بہت آدمی تلف ہوے صورت اوسکی یہ ہی کہ پہلے دن درد سر زیادہ ہوکر خون ناک سے بہت چلتا ہی دوسرے دن وہ
شخص مرجاتا ہی اور جس گھر مین ایک شخص اس مین مرتا ہی سب لوگ گھر کے معرض تلف مین آتے ہین اور جو بیمار یا مردے کے پاس جاتا ہی وہ
بھی اسی حال مین مبتلا ہوتا ہی اون مین سے ایک کی لاش کو گھاس کے گٹھے پر ڈال کر نہلایا تھا اتفاقاً ایک گاے نے اوس مین سے
اگر کھایا وہین مرگئی پھر کتون نے اوس گاے کا گوشت کھایا وہ سب بھی مرگئے لوگون پر یہ خوف بڑھا کہ باپ بیٹے اور بیٹا باپ کے پاس
نہین جاتا اور عجب یہ ہی کہ جس محلے سے پہلے یہ بیماری اوٹھی وہان آگ لگی اور تین ہزار گھر اوس مین جل گئے اور اوسکی فجر کو شہر والے
اور اطراف کے کہ اوٹھکر نکلے تو ایک گول شکل دروازون پر دیکھی کہ اون مین ہر ایک کے منہ پر تین تین دائرے بڑے اور دو دو اوسکے میانی
اور ایک چھوٹا اون شکلون مین تھا اور یہ شکلین دروازون پر سب گھرون کے تھین یہان تک کہ مسجدون مین بھی دیکھین لیکن جس روز سے
آگ لگی ہی اور یہ شکلین دیکھین ہین وبا مین تخفیف ہوگئی ہی مینے بباعث غرابت کے یہ حال لکھا عقل سے کچھہ سمجھہ مین نہین آتا والعلم عند اللہ تعالے
امید ہی کہ پروردگار مہربان اپنے گنہگار بندون پر رحم فرماکر اس بلا کو مخلوق سے دور کرے اٹھائیسوین کو ڈھائی کوس چلکر کنارے دریاے
مہی کے مقام ہوا زمیندار جام نے وہان زمین بوس کی پچاس گھوڑے اور سو اشرفی اور سو روپیہ نذر کیے نام اوسکا جا اور جام لقب ہی جو
وہان جانشین ہوتا ہی اوسکو جام کہتے ہین یہ سب گجراتی زمیندارون مین عمدہ اور بہتر ہی بلکہ تمام ہندوستانی راجون مین نامی ہی اسکا
ملک سمندر سے ملا ہوا ہی چھہ ہزار سوار ہمیشہ اسکے پاس رہتے ہین کام کے وقت بارہ ہزار سوار تک جمع کرلیتا ہی اوسکے یہان گھوڑا بہت خوب
ہوتا ہی دو ہزار روپیہ تک کبھی گھوڑا وہان بکتا ہی مین نے اوس راجہ کو خلعت عنایت کرکے [illegible] کیا اور اوسی دن کچھمین نراین راجہ ملک کوچ
کا کہ نواح ملک بنگالہ کے واقع ہے آستانہ بوسی سے مشرف ہوا پانسو مہرین نذر کین اور عنایت خلعت اور خنجر مرصع سے سرفراز ہوا اور نوازش
سپہ سعد اللہ خان کہ ملک چونکرہ کی حکومت پر تھا دولت آستان بوسی مستعد ہوا انتیسوین کو جمعہ کے روز قیام کیا تیسوین کو پونے چار
کوس چلکر کنارے تالاب جہنود کے منزل ہوئی اکتیسوین کو ساڑھے چار کوس کوچ کرکے کنارے تالاب بدروالہ کے اوترا وہان خبر
فوت عظمت خان گجراتی کی سنی کہ بسبب بیماری کے احمد آباد مین رہگیا تھا مصاحبان فراحدان سے تھا اور خدمتین عمدہ کی تھین حقیقت
ملک دکن اور گجرات سے خوب واقف تھا مجکو اوسکی خبر فوت سے رنج ہوا اوس تالاب مین ایک بوٹی دیکھی کہ مجرد ہاتھہ یا لکڑی لگانے کے
اکٹھا ہوکر مرجھا جاتی تھی اور بعد تھوڑی دیر کے پھر کھلتی تھی اوسکی مانند املی کے تھی عربی مین اوسکو شجر الحیا کہتے ہین اور ہندی مین [illegible] نام سے
کہ لاج حیا کو کہتے ہین کہ ہاتھہ لگنے سے مرجھاتی ہی اسواسطے حیا کیطرف منسوب ہے عجیب چیز ہی کہتے ہین وہ خشکی مین بھی ہوتی ہی بائیسوین کو مقام کیا قراولون نے خبر دی کہ یہانسے قریب ایک شیر مسافرونکو
بہت ستاتا ہی اوسکے جنگل مین تازہ آدمیون کے اعضا دیکھے مینے اوسکی طرف توجہ شکار کی کرکے ایک بندوق مین اوسکا کام تمام کیا
اگرچہ بڑا شیر تھا مگر مین نے اوس سے بڑے زیادہ مارے ہین جو شیر کہ مینے قلعہ ماندو مین مارا تھا ساڑھے آٹھہ من کا تھا اور یہ ساڑھے
سات من کا تیسوین کو قریب ساڑھے تین کوس کے کوچ کرکے کنارے دریاے باٹ کے اوترا اور چوبیسوین کو چھہ کوس چلکر کنارہ تالاب
سمدرہ کے منزل کی مبارک شنبہ پچیسوین تاریخ کو مقام کیا اور مجلس پیالہ آراستہ ہوئی بندگان خاص پیالون سے سرخوش ہوے نوازش نمایان

منصب ہزاری ذات پر پانصدی کا اضافہ کرکے مع دو ہزار سوار کے سرفراز کیا اور خلعت و فیل مرحمت فرماکر رخصت جاگیر پر جانے کی دی اور محمد حسین سنبک کو واسطے خریدنے عمدہ گھوڑون کے بطرف بلخ بھیجا تھا اوسنے اوس تاریخ مین حاضر ہوکر سعادت آستانہ بوسی حاصل کی اور سمین لائے ہوے گھوڑون مین سے ایک گھوڑا ابرش نہایت خوشرنگ اور اچھے جوڑ و بند کا ہے اب تک ایسا ابرش ندیکھا تھا اور گھوڑے قدم بار بھی خوب لایا تھا اس واسطے مینے اوسکو خطاب تجارت خانی کا عنایت کیا جمعہ کو چھبیسوین[۲۶] تاریخ سوا پانچ کوس چلکر موضع جالود مین منزل ہوئی اور راجہ بھیم نراین چچا راجہ کوچ کو کہ ان دنون مینے ملک گجرات اوسکو عنایت کیا بخشش اسپ سے سرفراز کیا شنبہ کو ستائیسوین تاریخ تین کوس جاکر مقام بودہ مین نزول اجلال فرمایا پھر اٹھائیسوین کو پانچ کوس طے کرکے قریب قصبہ دوحد کے کہ یہ قصبہ سرحد گجرات اور مالوہ کا ہے مقام رایات اجلال کا ہوا وہان پہلوان بہاؤالدین برقنداز نے ایک بچہ لنگور کا مع ایک بکری کے ملازمت مین حاضر کیا اور عرض کی کہ میرے ہمراہی ایک بندوقچی نے راہ مین اوسکی مان کو لیے ہوے درخت پر دیکھکر بے رحمی اور سنگدلی اوسکو زخم بندوق سے مار ڈالا اوسنے گولی لگتے ہی بچے کو سینے سے جدا کرکے اور ڈالی پر ڈالدیا اور زمین پر گر پڑی دیکھا تو اوس مین جان نتھی اس حال مین وہان مین بھی پونہچا اور اوس بچے کو اوتار کر واسطے دودھ پلانے کے اس بکری کے تھن سے ملایا حق تعالی نے اس بکری کو اوسپر ایسا مہربان کیا کہ چاٹنے لگی کہ یہ گویا اوس کے پیٹ سے نکلا ہے مینے فرمایا کہ یہ بچہ اوس بکری سے جدا کرین بمجرد جدا کرنے کے اوس بکری نے فریاد اور بے صبری کی اور بچہ لنگور کا بھی تڑپنے لگا کمال جائے تعجب ہے بواسطے غرابت اس حال کے لکھا گیا دوشنبہ کو انتیسوین تاریخ مقام کرکے شکار نیلگاو کا کھیلا ایک مادہ بندوق سے ماری سہ شنبہ کو تیسوین[۳۰] تاریخ بھی وہین مقام فرمایا

تمام شد

جلد اول ترجمہ تاریخ توزک جہانگیری

در مطبع نظامی کانپور واقع ۲۲ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری

بعد تمام ہونے تحریر اس حالات بارہ سال کے کہ خود مین نے لکھی تھی کارگزاران اہل فن و محرران شیرین رقم کو

حکم

کیا کہ اسکو ایک جلد ترتیب دیکر نسخہای متعدد دکمین کہ بندگان کو اطراف و جوانب

مین بھی بھیجے جاوین تا اور شہرون مین ارباب دولت اور

احباب سعادت اسکو دیکھکر اپنا دستور العمل روزگار

اسکے موافق کرین تا موجب آبادی ملک اور خوشنودی

خلق اللہ اور رضامندی میرے کا ہو
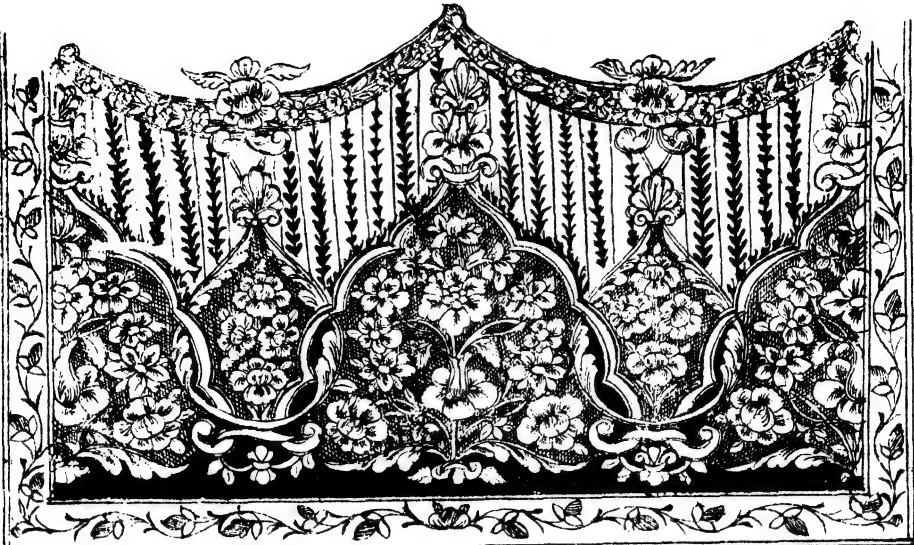
بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیرھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

شب کم شنبہ تیسوین ربیع الاول سنہ ایکہزار ستائیس ہجری کو بعد گذرنے ساڑھے چودہ گھڑی کے تحویل آفتاب جہانتاب نیر اعظم نور بخش دیدۂ عالم
کی برج حمل مین ہوئی اس روز گیتی فروز تک بارھوان سال جلوس ہمایون اس نیازمند درگاہ الٰہی کا بخیریت گذر کر سال نو مبارک بفرخی آغاز ہوا روز
مبارک شنبہ دوسری فروردی ماہ الٰہی کو جشن وزن قمری کا انجمن افروز ہوکر اکاونوان سال مبارک عمر اس نیازمند درگاہ ایزدی کا آغاز ہوا امید
کہ مدت حیات مرضیات الٰہی مین صرف ہو کوئی دم بے یاد اوسکے نگذرے بعد فراغ وزن کے بزم نشاط تازہ بتازہ مرتب ہوئی اور بندہاے
خاص ساغر لبریز عنایت سے سرخوش ہوئے اسی روز آصف خان کہ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز تھا مینے مہربانی سے اور
چار ہزار سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ اوسکو عنایت کیے اور ثابت خان کو خدمت عرض مکرر کی دی اور خدمت توپخانہ معتمد خان کو مرحمت کی گھوڑا
کچھی کہ [illegible]ولادرخانی پیشکش کیا تھا گجرات مین ویسا عمدہ گھوڑا میری سرکار مین نہین دیا لیکن جب میرزا رستم نے اوسکی بہت خواہش کی تو مینے
بسبب اوسکی محبت کے اوسکو عنایت کیا اور جام کو چار انگوٹھیان الماس اور یاقوت اور زمرد اور نیلم کی اور دوبارہ مرحمت ہوے
راجہ بھیم نراین کو بھی چار انگوٹھیان لعل اور عین الہرہ اور زمرد اور نیلم کی دین مروت خان نے کہ تین ہاتھی بنگالہ سے نذر مین بھیجے تھے
دوان مین سے خاصہ مقرر کیے شب جمعہ کو میرے حکم سے چوگرد تالاب کے خوب روشنی ہوئی نہایت عمدہ تماشا ہوا حاجی رفیق نے عراق سے
آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی اور خط میرے بھائی شاہ عباس کا مجکو دیا یہ شخص میر محمد امین قافلہ باشی کا غلام ہے میر نے اوسکو بجاے فرزند
پرورش کیا ہے مقرر عمدہ خدمتگار ہے بارہا عراق مین آمد و رفت کی ہے اور میرے بھائی شاہ عباس سے آشنا ہوا ہے اس بار بنچاق کے گھوڑے
اور عمدہ سامان لایا تھا اون گھوڑون سے چند گھوڑے اصطبل خاص مین داخل کیے چونکہ بندۂ کار آمدنی تھا اوسکو خطاب ملک التجار سے سرفراز کیا

اور راجہ بھیم نراین کو شمشیر خاصہ اور تسبیح مرصع اور چار موتی واسطے کان کے حلقہ کے عنایت کیے اور منصب مرزا رستم کا کہ پنجہزاری ذات اور ہزار سوار کا تھا اوسپر اضافہ پانسو سوارون کا فرمایا اعتقاد خان منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا سرفراز خان کو منصب ہائی ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا ملا معتمد خان نے منصب ہزاری ذات اور ساڑھے تین سو سوارون سے امتیاز پایا رائے سنکھدلن اور فدائی خان کو اسپ صد مہری عنایت ہوا جو اعتماد الدولہ صوبہ دار پنجاب کا تھا اوسکی خواہش سے میر قاسم کو بخشی احدیون کا بسبب قرابت اوسکے کے اوس صوبہ مین مقرر کیا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے ممتاز کرکے ساتھ خطاب قاسم خانی کے سرفراز کیا پہلے راجہ بھیم نرین کو عراقی گھوڑا دیا تھا اس تاریخ مین ہاتھی اور ترکی گھوڑا بھی مرحمت کرکے بنگالے کی طرف رخصت کیا راجہ جام کو خاص تلوار مرصع اور جڑاو تسبیح اور ایک گھوڑا عراقی اور ایک ترکی اور خلعت دیکر وطن کو رخصت کیا آصف خان کے بھتیجے صالح نام کو منصب ہزاری اور تین سو سوار سے ممتاز کرکے صوبہ بنگالہ کیطرف رخصت کیا وقت روانگی ایک گھوڑا بھی مرحمت ہوا اسی روز میر جملہ نے عراق سے آکر آستان بوسی کی یہ شخص اصفہانی سید ون مین معتبر ہے اور انکا خاندان عراق مین ہمیشہ معزز رہا ہے اب اسکا بھتیجا میر رضی میرے بھائی شاہ عباس کی خدمت مین منصب صدارت سے مخصوص ہے اور بادشاہ نے اپنی دختر کی اوس سے نسبت کی ہے چودہ برس ہوے کہ میر جملہ عراق سے آکر نزدیک محمد قلی قطب الملک کے گلکنڈہ مین گیا تھا اصلی نام اوسکا محمد امین ہے قطب الملک نے میر جملہ خطاب دیا دس برس تک اوسکا کارندہ رہا اور میر سامان مواجب قطب الملک مرگیا اور اوسکا بھتیجا حاکم ہوا تو اوسنے میرے جیسا چاہیے سلوک نکیا اس واسطے میر رخصت لیکر وطن کو گیا اور بادشاہ نے بسبب قرابت میر رضی اور میر سامان ہونے کے بہت خاطر اور عزت کی یہ بھی تحایف عمدہ پیشکش کرکے تین چار سال تک وہین عراق مین رہا اور املاکین پیدا کین جب مین نے اوسکا شوق یہان آنے کا سنا تو فرمان بھیجکر بلوایا اور میر مذکور بمجرد فرمان پہونچنے کے ترک تعلقات کرکے جریدہ اس بارگاہ مین حاضر ہوا اور آستان بوسی سے مفتخر ہوکر بارہ گھوڑے اور نو کشتیان سامان اور دو انگشتریان پیشکش کین جو عقیدت اور اخلاص سے آیا تھا مینے اوسپر بہت عنایت کرکے بالفعل بیس ہزار درب خرچی اور خلعت عنایت فرمایا یہ خدمت بخشیگری احدیون کے قاسم خان سے لیکر عنایت خان کو عنایت کی خواجہ عاقل کو کہ قدیمی ملازم تھا خطاب عاقل خانی سے سرفراز کرکے خاصہ گھوڑا دیا حبیبہ کو دلاور خان نے دکن سے آکر آستان بوسی کی سو اشرفی اور ہزار روپے نذر کیے باقر خان فوجدار ملتان بمنصب ہشتصدی ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور تجارت خان اور باہوی زمیندار صوبہ ملتان کا عنایت فیل سے سربلند ہوا شنبہ گیارہوین کو مینے واسطے شکار ہاتھی کے موضع دوحد سے کوچ کرکے موضع کرہ بارہ مین نزول فرمایا یکشنبہ بارہوین کو موضع سجارہ مین جاکر اوترا یہان سے دوحد آٹھہ کوس ہے اور شکارگاہ ڈیڑہ کوس دوشنبہ تیرہوین تاریخ صبح کو مصاحبون کے ہمراہ ہاتھی کے شکار کو چلا ہاتھیون کی چرائی پہاڑ مین تھی دشواری راہ سے پیادے وہان جانہ سکتے تھے لیکن پہلے سے بہت سوار و پیادون نے اوس جنگل کو گھیر رکھا تھا اور اوس جنگل مین ایک درخت پر تخت لکڑی کا میرے واسطے بنا کر اوسکے گرد کے درختون پر بیٹھکین واسطے باقی امرا کے بنائی تھین دو سو نر ہاتھی ساتھہ مضبوط کمند دن کے اور بہت مادہ فیل طیار کرکے ہر ہاتھی پر دو دو فیلبان قوم جرگہ کے کہ واسطے شکار ہاتھی کے مخصوص ہین بٹھلائے تھے اور حکم دیا تھا کہ جنگلی ہاتھیون کو اطراف سے میرے سامنے لاوین اور انکے شکار کا تماشا کرون لیکن بسبب کثرت جھاڑی اور نشیب و فراز کے جنگل گھر نہ سکا ہاتھی جنگلی متفرق ہوکر بھاگ نکلے اون مین بارہ ہاتھی میرے روبرو آئے اسی خوف سے کہ مبادا یہ بھی اور طرف بھاگ جاوین سرکاری ہاتھی بڑہوا کر اون سب کو باندہ لیا اگرچہ بہت ہاتھی شکار نہ ہوے لیکن اون مین دو ہاتھی بہت عمدہ نکلے جو اوس پہاڑ کو کہ جنگل مین مقام ہاتھیون کا تھا راکس پہاڑی یعنی دیوونکا پہاڑ کہتے تھے اس نسبت سے مینے اون دونون ہاتھیون کا نام راون سر اور پاون سر کہ دو دیوون کا نام ہے رکھا اور سہ شنبہ چودہوین اور کم شنبہ پندرہوین کو وہان مقام کرکے شب مبارک شنبہ سولہوین کو کوچ کیا اور کرہ بارہ مین مقام ہوا حاکم بیگ کو جو خانہ زاد درگاہ کا ہے خطاب حاکم خانی سے سرفراز کیا اور تین ہزار روپیہ

سنگرام زمیندار پنجاب کو انعام ہوے اور بسبب شدت گرمی کے کوچ شب کا مقرر کیا شنبہ اٹھارویں کو پرگنہ دوحد مین مقام ہوا اور یکشنبہ انیسوین
کو کہ آفتاب نے برج حمل مین جلوہ گری کی مینے جشن عالی آراستہ کرکے تخت پر جلوس فرمایا فیضوا زخان کو کہ پنجہزاری تھا دو ہزار سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ
عنایت کیے اور خواجہ ابوالحسن میر بخشی کو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفرازی دی اور احمد بیگ خان
کابلی حاکم کشمیر نے جو فتح تبت اور کشتوار کا وعدہ دو برس کا کیا تھا اور باوجود گذرنے اس مدت کے اوسنے فتح نکی اسواسطے اوسکو معزول کرکے دلاور خان
کاکر کو صوبہ دار کشمیر کیا اور خلعت مع ہاتھی دیکر رخصت کیا اوسنے بھی تحریر فتح کی عرصہ دو سال مین واسطے تبت اور کشتوار کے لکھدی اور
بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ نے اپنے جاگیر سلطان پور سے آکر سعادت آستانبوسی حاصل کی قاسم خان کو جڑاؤ خنجر اور ہاتھی عنایت ہوا اور صوبہ دار
پنجاب کرکے رخصت فرمایا شب سہ شنبہ اکیسوین کو وہان سے احمد آباد کی طرف کوچ کیا اور بسبب گرمی کے کہ سفر اون دنون دشوار تھا مینے
جانا آگرہ کا اوس موسم مین بخیال تکلیف لوگون کے موقوف کیا اور گجرات کی برسات کی تعریف سنکر وہان جانا چاہا لیکن رہنا احمد آباد کا آخر قرار
پایا جو عنایت الہی ہر وقت میرے شامل حال ہے خبر آئی کہ پھر آگرہ مین وبا شروع ہے اور بہت لوگ تلف ہوتے ہین پھر تیئیسوین کو جشن مبارک شنبہ
کا منزل جالود مین مرتب ہوا آگے سکہ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک طرف میرا نام اور دوسری طرف نام مقام اور ماہ اور سن جلوس نقش کرتے تھے
اب میرے خیال مین آیا کہ مہینے کی جگہ صورت اوس برج کی کہ اوس مہینے سے مخصوص ہے کھدوا کرین جیسے فروردی مین صورت برہ کی اور اردی بہشت
مین ثور کی اور اسی طرح اور ون مین اور یہ خاص میری ایجاد ہے کسی نے اب تک نہین کیا ہے اعتقاد خان اور مروت خان متعینہ بنگالہ کو نشان مرحمت
ہوے شب شنبہ ستائیسوین کو موضع مدوالہ مین کہ پرگنہ سہرا کا ہے مقام ہوا وہان آواز کویل کی سنی یہ جانور بشکل کوے کے ہے مگر اوس سے
چھوٹا ہے آنکھین کوے کی کالی اور اسکی سرخ ہوتی ہین اور کویل کی مادہ پر سفید نقطہ ہوتے ہین اور نر یکرنگ سیاہ نر کی آواز بہت عمدہ ہے اور حقیقت
مین یہ ہند کی بلبل ہے کہ جس طرح بلبل بہار مین مست ہوتی ہے مستی کویل کی برسات مین کہ بہار ہندوستان ہے بڑھتی ہے اور اسکا نالہ دل مین کمال اثر
کرتا ہے انبہ کے پکنے کے وقت بہت مست ہوتی ہے اور اوسکی رنگ و بو سے خوش ہوکر پکارتی ہے اور کمال یہ ہے کہ کویل اپنے بچے آپ نہین
نکالتی ہے جہان کوے کا گھونسلہ دیکھتی ہے اوسکے انڈون کو چونچ سے توڑکر پھینکدیتی ہے اور اپنے انڈے دیکر اوڑجاتی ہے کوا اوسکو اپنا انڈا جانکر
بچے نکالتا ہے مینے خود یہ امر عجیب الہ آباد مین دیکھا شب کم شنبہ اونتیسوین کو کنارے دریاے مہی کے منزل ہوئی اور وہین مبارک شنبہ کا
جشن کیا وہ پانی اس قدر صاف تھا کہ اگر خشخاش اوس مین گرتی تو معلوم ہوتی تمام دن بیگمات کے ساتھ وہین رہا اور بسبب عمدگی اوس جگہ
کے دالان تعمیر کرائے اور جمعہ کو شکار مچھلی کا کھیلا بڑی بڑی کھیٹے دار مچھلی شکار ہوئین پہلے فرزند شاہجہان کو حکم کیا کہ تلوار اپنی آزماوے
پھر اور امیرون سے کہا کہ اپنی کمرون کی تلوارین آزماوین شاہجہان کی تلوار نے سب سے زیادہ کام کیا پھر خاص لوگون کو جو حاضر تھے مچھلیان
عنایت کین اور شب شنبہ غرہ اردی بہشت مین وہان سے کوچ کیا اور خاص برداروں اور ساردلی والون کو حکم دیا کہ راہ مین اور قریب اوس سے
جہان بیوہ اور بیچارون کو پایا کرین جمع کرکے میرے روبرو لایا کرین کہ اپنے ہاتھ سے اونکو دیا کرون مگر اس سے بہتر کوئی شغل نہین دو شنبہ
تیسری تاریخ شجاعت خان عرب اور ہمت خان اور دوسرے متعینان دکن اور گجرات نے دولت آستانبوسی حاصل کی اور احمد آباد کے مشائخ
اور اہل کمال نے آکر ملازمت کی سہ شنبہ چوتھی کو کنارے دریاے محمود آباد کے اوترا رستم خان کو جو فرزند شاہجہان نے حکومت گجرات
پر چھوڑا تھا اوسنے آکر سعادت زمین بوسی سے سرفرازی پائی جشن مبارک شنبہ چھٹی کو کنارے تال کاکریہ کے مرتب ہوا اور ناہر خان نے
حسب الحکم دکن سے آکر کورنش ادا کی پھر فرزند شاہجہان کو انگوٹھی الماس کی کہ قطب الملک کی پیشکش مین آئی تھی قیمتی ہزار مہر کی مرحمت
ہوئی اس الماس مین تین خط برابر اور ایک خط منحرف اونکے نیچے واقع تھا کہ نقش اللہ اوس سے معلوم ہوتا تھا اوسنے اوسکو بواسطہ دات سے
جانکر بھیجا تھا باوجودیکہ ہونا رگ وغیرہ کا جواہرات مین عیب ہے لیکن بظاہر عام فریب تھا اور معدن معتبر سے بھی تھا فرزند شاہجہان نے

قصہ کویل

اوسکو واسطے میرے بھائی شاہ عباس کے فتوح دکن کے نشانی کرکے بھیجا اس روز مینے ہزار روپیہ بطور انعام روکھ راے بھاٹ کو عنایت
کیے یہ شخص اصل مین گجراتی ہے اوس ملک کے حالات گذشتہ خوب یاد رکھتا ہے پہلے نام اوسکا بونٹہ تھا (یعنی پودہا) میرے دل مین آیا کہ
بوڑھے آدمی کو بونٹہ سے کیا نسبت خصوصًا اب کہ ہمارے سحاب انعام سے سرسبز و بارور ہوا اس لیے مینے حکم کیا آیندہ اسکو روکھ راے
کہا کرین کہ روکھ زبان ہندی مین درخت کو کہتے ہین جمعہ ساتوین کو مطابق غرہ جمادی الاول کی احمدآباد مین آیا وقت سواری کے
فرزند اقبال مند شاہجہان بیس ہزار چرن جسکے پانچ ہزار روپیہ ہوتے ہین واسطے نثار کے لایا دروازہ دولتخانہ تک مین نثار کرتا آیا وہان
اوسنے طرہ مرصع قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا نذر کیا اوسکے اہلکارون نے بھی جو اوس صوبہ مین تھے نذرین دین قریب چالیس ہزار روپیہ
کے ہوے ہونگے جب مینے سنا کہ مرزا خواجہ بیگ صفوی احمدنگر مین فوت ہوا تو اوسکے بھتیجے خنجر خان کو جو فرزند حقیقی سے بھی اوسکو
عزیز تر تھا اور فی الحقیقت وہ جوان رشید خدمت طلب قابل پرورش ہے منصب دو ہزاری ذات و سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کرکے قلعدار
احمدنگر کا کیا اندنون بسبب شدت گرمی اور عفونت ہوا کے بیماری کی کثرت ہوئی حاضر و وارد سے کوئی آدمی کم بچا ہوگا کہ تپ محرق یا درد اعضا مین
مبتلا نہوا ہو دو تین دن مین لوگون کو ایسا ضعیف و نحیف کر دیا کہ مدت تک بعد صحت کے اثر ضعف کا باقی رہا لیکن فضل الہی سے جان کا خطر کم
ہے وہان کے معمر لوگون سے معلوم ہوا کہ تیس برس پہلے اسی قسم کے تپ ہو گئی تھی لیکن ساتھ خیریت کے چلی گئی بہرحال گجرات کی آب و ہوا کا نقصان
ظاہر ہوا مین یہان کے آنے سے بہت پشیمان ہون امید ہے کہ اللہ تعالی اس رنج و دغدغہ کو لوگون سے دفع فرمادے تیرھوین مبارک شنبہ کو بدیع الزمان
پسر میرزا شاہرخ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات و سوار اور عنایت نشان سے سرفراز ہوکر خدمت فوجداری سرکار پٹن پر معین ہوا سید نظام فوجدار سرکار
لکھنو منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار سے ممتاز ہوا منصب علی قلی درمن کا کہ شیعتان صوبہ قندہار سے ہے بہادر خان صاحب صوبہ قندہار
کے التماس سے ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر ہوا سید ہزبر خان بارہہ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سربلند ہوا ازبردست خان
کو منصب آٹھ صدی ذات اور ساڑھے تین سو سوار کے سرفراز فرمایا ان دنون قاسم خواجہ دہ بندی نے کہ پانچ باز تویغون کے ماوراء النہر
سے ہمراہ ایک شخص ہم قوم اپنے کے برسم نیاز ارسال کیے تھے ایک باز راہ مین تلف ہوا چار باز سلامت اوجین مین پونہچے حکم ہوا کہ مبلغ
پنجہزار روپیہ حوالہ آدم خواجہ کے کرین تاکہ متاع ہر قسم کی موافق مرضی خواجہ کے خرید کے لیجاوے اور ہزار روپیہ اوس شخص کو انعام ہوے اور اوسی وقت
خان عالم نے جو نزدیک دارا ے ایران کے ایلچی ہوکر گیا تھا ایک باز آشیانی جسکو فارسی مین اکنہ کہتے ہین پیشکش مین بھیجا تھا نظر سے گذرا
ظاہر مین کوئی فرق باز دامی سے نہین رکھتا ہے لیکن بعد اوڑانے کے فرق ظاہر ہوتا ہے مبارک شنبہ کو بیسوین تاریخ میر ابو صالح خویش میرزا
یوسف خان مرحوم نے حسب الحکم دکن سے آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی سو اشرفیان اور کلغی جڑاو نذر کی میرزا یوسف خان سادات رضوی مشہدی
سے ہے اور سلسلہ انکا خراسان ہمیشہ مکرم اور معزز رہا ہے اور بالفعل میرے بھائی شاہ عباس نے اپنی لڑکی کو ابو صالح مذکور کے برادر خرد سے منسوب کیا ہے
باپ اوسکا میرزا اتیع خادم باشی روضہ رضیہ امام ہشتم کا ہے اور میرزا یوسف خان مین پرورش حضرت عرش آشیانی سے مرتبہ امارت اور منصب پنجہزاری
کو پونہچا بہت خوب امیر تھا اور نوکر کو بڑے توزک سے رکھتا تھا اور بہت خویش و اقربا اوسکے نزدیک اوسکے جمع ہوگئے تھے وہ صوبہ دکن مین
واصل رحمت الہی ہوا اگرچہ چند فرزند اوسکے باقی رہے اور بنظر حقوق قدامت کے پرورش اونکی کی گئی خصوصًا اوسکے بڑے بیٹے کی پرورش مین
بہت توجہ مصروف فرماکر تھوڑے مدت مین مینے اوسکو مرتبہ امارت پر پونہچایا لیکن اوس مین اور باپ مین فرق بہت ہے روز مبارک شنبہ ستائیسوین
کو بیس ہزار درب انعام کے حکیم مسیح الزمان کو مرحمت ہوے اور حکیم روح اللہ کو سو مہر اور ہزار روپیہ مینے عنایت کیے جو وہ میرے مزاج
کو خوب پہچانتا تھا دیکھا کہ ہوا گجرات کی ناموافق ہے عرض کیا کہ جب آپ شراب و افیون معمولی مین کچھ کمی فرما دینگے تو یہ تمام کوفت آپکی یکبارگی جاتی
رہیگی جبکہ مینے اون ہر دو سے کچھ کم کیا اول ہی روز بہت فائدہ ہوا روز مبارک شنبہ تیسری خورداد کو قزلباش خان منصب ڈیڑہ ہزاری

ذات اور دو سو سوار اصل و اضافہ سے سرفراز ہوا اور عرضی گہپیت خان داروغہ فیلخانہ اور بلوچ خان قراول بیگی کی پونہچی کہ اب تک اونتیس ہاتھی نر و مادہ شکار ہوے ہین اور آیندہ جو کچہہ کہ شکار ہونگے عرض کیا جاویگا مینے حکم کیا کہ ہاتھی بوڑہا اور چہوٹا ہرگز نہ پکڑین اور دو قسم کے سوا نر و مادہ جو کچہہ نظر آوے پکڑلین دوشنبہ چودہوین کو دو ہزار روپیہ واسطے عرس شاہ عالم کے اونکے سجادہ نشین سید محمد کو عنایت کیا اور اسپ خاصگی کچہی کہ اسپان عمدہ جام سے تہا اور مینے مجکو پیشکش کیا تہا راجہ نرسنگہ دیو کو مرحمت ہوا ہزار روپیہ بلوچ خان قراول بیگی کو کہ خدمت شکار فیل پر تعین ہے انعام فرمائے سہ شنبہ پندرہوین کو مینے اثر گرانی اور درد سر پایا آخر شب رہ گیا رات کو پیالے معمولی نہ پیے اور بعد آدہی رات سکے آثار بخار کا محنت تپ پر پایا دوہوا صبح تک بستر پر لوٹتا رہا کم شنبہ سولہوین کو پچہلے دن تپ کم ہوئی اور بصواب دید حکما کے اوس رات دو ثابت پیالے معتاد کے پیے اور وہ واسطے کہانے شوربا ماش و برنج کے ہر چند مبالغہ کرتے تہے لیکن مینے قبول نکیا اور عجیب ہے کہ حد تمیز کو پونہچا ہون یاد نہین کہ کبہی یہ کہانا کہایا ہو امید ہے کہ آیندہ بہی اسکی حاجت نہ پڑے اور صبحکو بہی غذا پر طبیعت راغب نہوئی تین دن دو راتین فاقہ سے گذرین باوجودیکہ ایک دن رات تپ رہی مگر ضعف اور ناطاقتی اس مرتبہ کو ہے کہ گویا مدتون صاحب فراش رہا ہون اور اشتہا بالکل جاتی رہی خواہش کہانے کی نہین ہوتی جای حیرت ہے کہ اس شہر کے بنانے والے کو کیا خوبی منظور تہی کہ ایسی زمین بے فیض مین شہر بسایا اور بعد اوسکے اورون نے بہی عمر عزیز اپنی اوسکے آباد کرنے مین گذاری ہوا اس شہر کی مسموم ہے اور پانی کی قلت ریت اور گرد و غبار بکثرت اور پانی ناقص اور غیر ہاضم ہے اور ندی کہ شہر کے کنارے پر ہے ہمیشہ ہوا سے خشک رہتی ہے کوین اکثر شور و تلخ ہین تالاب کہ گرد شہر کے ہین دہوبیون کے صابون سے گویا کہ چہاچہہ ہین بڑے آدمیون نے جو مقدور رکہتے ہین اپنے گہرون مین حوض بنا رکہے ہین برسات مین آب باران سے بہر لیتے ہین اور سال آیندہ تک اوسی کا پانی پیتے ہین اور ضرر اوس پانی کا جسکو کبہی ہوا نہ لگے اور بستہ بخارات نکلنے کا اوسمین نہو ظاہر ہے بجاے سبزہ و ریاحین کے تمام جنگل مین زقوم کہڑا ہے اور جو ہوا کہ زقوم پر سے آوے فیض و منفعت اوسکی معلوم مصرع ای تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم + اول مینے احمد آباد کو گرد آباد کہا تہا اب اسکا سموستان نام رکہین یا بیمارستان کہین یا زقوم زار یا جہنم آباد کہ تمام صفتین اس مین موجود ہین اگر موسم برسات مانع نہوتا تو مین ایکدن بہی اس محنت خانہ مین توقف نکرتا اور مانند سلیمان کے تخت ہوائی پر بیٹہہ کر چلا جاتا اور خلق خدا کو اس آفت و رنج سے بچاتا اور اس خیال سے کہ لوگ یہان کے ضعیف دل اور عاجز ہین مبادا کہین بعضے مردمان لشکران لوگون کے گہرون مین بزور فقد لئے تر پڑین اور فقرا و مساکین کو ستاوین اور قاضی اور میر عدل بسبب برہ آسکنے کے اون ستم پیشون سے روداری اور رعایت کرین اس احتیاط سے جس تاریخ سے مین اس شہر مین آیا ہون باوجود شدت حرارت ہوا کے ہر روز بعد فراغت عبادت دوپہر کے دریا کیطرف کے جہروکے مین کہ کوئی شی حائل درو دیوار اور رسیاول وجود درسے نہین ہوتی دو تین ساعت نشست کرتا ہون اور بمقتضای عدالت داد خواہ کے فریاد سنکر ظالم کو موافق خطا کے سزا دیتا ہون حتی کہ ایام ضعف مین بہی باوجود کمال درد کے ہر روز موافق عادت کے جہروکے مین بیٹہکر آرام اپنے اوپر حرام کیا ہے نظم بہر نگہبانی خلق خدا + شب نکنم دیدہ بخواب آشنا + از پے آسودگی جملہ تن + رنج پسندم بتن خویشتن + اللہ کے فضل سے عادت ایسی پڑگئی ہے کہ شب و روز مین زیادہ دو تین ساعت نجومی سے بقدر وقت کو خواب مین ضائع نہین کرتا اس مین مجکو دو فائدے منظور ہین ایک آگاہی ملک سے دوسرے بیدار دلی یاد حق مین اور حیف ہے جو کہ عمر چند روزہ غفلت مین گذری جو بہت بڑی نیند در پیش ہے اس بیداری کو کہ پہر خواب مین بہی نہین دیکہینگے غنیمت جان کر ایک لحظہ یاد حق سے غافل نچاہیے ہونا مصرع باش بیدار کہ خوابی عجبے در پیش است + اور جس دن مجکو تپ ہوئی فرزند جان پیوند شاہ جہان کو بہی تپ ہوئی اوسکو کوفت مدت تک رہی دس روز کورنش کو حاضر نہو سکا چوبیسوین تاریخ روز مبارک شنبہ کو ملازمت حاصل کی نہایت ناتوان نظر آیا گویا بیماری ایک مہینے کی یا زیادہ پائی ہے شکر کہ انجام بخیر ہوا روز مبارک شنبہ اکتیسوین کو میرجملہ کہ اندنون ایران سے آیا تہا اور کچہہ حال اوسکا اوپر مذکور ہوا ہے منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور دو سو سوار سے سربلند ہوا آج بسبب رفع ضعف اپنے کے ایک ہاتھی اور ایک گہوڑا اور

اور قسم کے چوپائے اور کچھ سونا چاندی اور باقی اجناس بطور صدقے کے مستحقون کو عنایت ہوئے اکثر بندہاے درگاہ موافق اپنے تصدقات لاتے تھے مینے کہا کہ اگر غرض اس سے اظہار اخلاص ہے تو مقبول نہین اور اگر سبب اسکا صدق عقیدت ہے تو حضور مین لانے کی کیا حاجت بلکہ غائبانہ فقرا اور مستحقون کو تقسیم کرین ساتوین تیر ماہ الہی روز مبارکشنبہ کو صادق خان بخشی نے منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل و اضافہ کے سرفرازی پائی ارادت خان میر سامان منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا میر ابو صالح رضوی منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور خطاب رضوی خان اور عنایت علم اور فیل سے سرفراز ہو کر صوبہ دکن کو رخصت ہوا انہی دنون سنا گیا کہ سپہ سالار آتالیق خانخانان نے اس مصرع مشہور پر ع ہر یک گل زحمت صد خار مے باید کشید + غزل کہی ہے اور میرزا رستم صفوی اور اوسکے بیٹے میرزا مراد نے بھی طبع آزمائی کی ہے ایک مطلع فی البدیہہ میرے خیال مین آیا ہے ساغری بر رخ دلدار مے باید کشید + ابر بسیار است مے بسیار مے باید کشید + حاضران بزم سے ہر شخص نے کہ طبع ناظم رکھتا تھا غزل کہکر گذرانی ظاہر ہوا کہ یہ مصرع مولانا جامی کا ہے اور پوری غزل بھی نظر سے گذری لیکن سوائے ایک مصرع کے کہ ضرب المثل زمانہ ہو رہا ہے اور کوئی شعر بکار نہین بلکہ سادہ و ہموار ہے اسی روز خبر فوت ہونے احمد بیگ حاکم کشمیر کی آئی بیٹے اوسکے کہ خانہ زاد اس درگاہ کے ہین اور اثر نیک بختی اور کار طلبی کا اونکے ناصیہ حال سے ظاہر ہے مناصب مناسب سے سرفرازی پاکر خدمت صوبہ بنگش اور کابل مین متعین ہوئے منصب اوسکا ڈھائی ہزاری تھا پسر کلان اوسکا منصب تین ہزاری سے اور باقی تین بیٹے اوسکے منصب ہفت صدی سے ممتاز ہوئے چودھوین مبارکشنبہ کو خواجہ باقی خان کہ جوہر شرافت و شجاعت سے آراستہ ہے اور ایک تھانہ ملک برار سے اوسکے عہدے مین ہے منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل و اضافہ اور خطاب باقی خانی سے سربلند ہوا رائے کہنور کہ سابق مین دیوان صوبہ گجرات کا تھا اور پر دیوانی صوبہ مالوہ کے ممتاز ہوا انہی دنون جفتی کرنا سارس کا کہ اب تک دیکھا نہین تھا اور مشہور ہے کہ کسی نے نہین دیکھا نظر آیا ایک جوڑا سارس کا میری سرکار مین ہے اور لیلی مجنون اونکا نام ہے ایک روز ایک خواجہ سرا نے آکر عرض کی کہ روبرو میرے یہ دونون سارس جفت ہوئے مینے حکم فرمایا کہ پھر اگر ارادہ جفت ہونیکا کرین مجھکو اطلاع دینا وقت صبح صادق کے آکر عرض کی کہ اب جفت ہونا چاہتے ہین اوسی وقت مین دیکھنے تماشے کے گیا مادہ پاون پھیلا کر جھک گئی نر نے اول ایک پانون پھر دوسرا پانون اوسکی پشت پر رکھکر کچھ دیر بیٹھکر جفتی کی اور اوتر آیا پھر گردن زمین پر جھکا کر ایک بار مادہ کے گرد گشت کیا یقین ہے کہ انڈے دیکر بچے نکالین اور محبت سارس مین ساتھ اپنے جوڑے کے نقلین عجیب و غریب سنی ہین جو حد تواتر کو پہونچین اور عمدہ مین لکھی جاتی ہین قیام خان خانہ زاد درگاہ نے کہ فن شکار و قراولی مین وقوف تمام رکھتا ہے عرض کی کہ ایک دن مین شکار کو گیا ایک سارس بیٹھا دیکھا جب مین نزدیک گیا تو وہ اپنی جگہ سے اوٹھکر چلا اوسکی چال سے ضعف اور درد ظاہر تھا وہ جہان بیٹھا تھا وہان کچھ استخوان اور پر پڑے دیکھے کہ وہ اونکو اپنے نیچے دبا کر بیٹھا تھا مین اوس جگہ جال لگا کر چھپ رہا جب اوس سارس نے وہان آکر چاہا کہ اپنی جگہ پر بیٹھے تو پانو جال مین پھنس گیا مینے جا کر اوسکو پکڑ لیا بہت ہی ہلکا معلوم ہوا جو دیکھا تو سینہ اور شکم مین اصلا پر نہ تھے اور گوشت اور پوست وہان کا گل گیا تھا اور کیڑے پڑ گئے تھے بلکہ تمام اعضا مین گوشت نہ تھا ایک مشت پر و استخوان ہاتھ آئے ظاہر ہوا کہ جفت اسکا مر گیا اور اوسکے فراق نے اسکا یہ حال کیا رباعی بگداخت تن از ہجر دل افروز مرا + افروخت چو شمع آہ جان سوز مرا + روز طربم سیاہ شد چون شب غم + بنشاند فراق تو بدین روز مرا + ہمت خان نے کہ بندہ خوب ہے اور کلام اوسکا قابل اعتبار اوسنے عرض کی کہ برگنہ دوحد مین ایک جوڑا سارس کا کنارہ تالاب پر نظر آیا میرے ساتھ کے بندوقچی نے ایک کو مار لیا اور وہین سر اوسکا کاٹ کر پاک صاف کیا اتفاقا اوس منزل مین دو تین مقام ہوئے جوڑا اوسکا ہمیشہ اوس گرد و نواح مین پھرتا تھا اور فریاد و فغان کرتا تھا اوسکی بیقراری سے دل میرا دکھتا تھا اور سوا ندامت کے کچھ نہین بن پڑتا تھا جو اوس منزل سے کوچ ہوا حسب اتفاق بعد چھ مہینے کے پھر اوسی مقام مین گذر ہوا اونکے رہنے والون سے انجام حال اوس سارس کا پوچھا تو معلوم ہوا کہ اوسنے اوسی دن جان دی اور اب تک اثر اوسکے پر و بال کا وہین ہے مینے جا کر دیکھا جس طرح لوگون نے کہا تھا ویسا ہی پایا ایسی نقلین بہت ہین اونکے لکھنے مین طول

ذکر جفتی سارس

عشق و محبت سارس با جفت

تھا شنبہ سولوین کو خبر فوت ہونے راوت شنکر کی کہ صوبہ بہار مین تعینات تھا معلوم ہوئی مان سنگہ پسر کلان اوسکا منصب دو ہزاری ذات اور چہہ سو
سوار کے سرفراز ہوا اور اور بیٹے اور متعلقان اوسکے اضافہ سے ممتاز ہوے اور اوسکی متابعت کو مامور ہوے مبارک شنبہ اکیسوین کو فیل باون سر شکار
کیا ہوا خاص سپاہ کو واسطے ہلجانے کے پرگنہ دوحد مین چھوڑ گیا تھا حضور مین آیا مینے حکم فرمایا کہ نزدیک جھروکہ کے جانب دریا کے رکھیں تاکہ ہمیشہ نظر
رہے فیلخانہ حضرت عرش آشیانی مین کوئی ہاتھی کلان تر فیل درجن سال سے جو مدت سے سرگروہ فیلان خاصہ کا تھا نظر نہین آیا بلندی اوسکی دو
پانچ گز الہی تھی کہ آٹھ گز اور تین انگل شرعی ہوتے ہین اور بالفعل فیل میری سرکار مین سب سے بڑا پہلوان عالم گجراج ہے کہ حضرت عرش آشیانی خود بدولت
نے اوسکو شکار فرمایا تھا اور سرگروہ فیلان خاصہ میرے کا ہے اونچا و اوسکا چار گز نیم یاد ہے کہ سات گز اور سات انگل شرعی ہوتے ہین گز شرعی چوبیس
انگل مردم متوسط کے مقرر ہین اور گز الہی چالیس انگشت ہے اسی تاریخ کو مظفر خان نے کہ خدمت صوبہ ولایت ٹھٹھہ پر سرفراز تھا سعادت آستان بوسی
حاصل کی سو مہر و سو روپیہ نذر اور بمقدار ایک لاکھ روپیہ کے جواہر اور جڑاو سامان پیشکش کیا ان دنون خبر پہونچی کہ حق تعالی نے فرزند پرویز کو لڑکا دختر
شاہ مراد مغفور سے عطا کیا امید کہ قدم اوسکا اس دولت پر مبارک ہو یکشنبہ چوبیسوین کو راے بہارہ نے دولت آستان بوسی حاصل کی ملک گجرات مین
اس سے بڑا کوئی زمیندار نہین ملک اوسکا دریاے شور سے ملا ہوا ہے بہارہ اور جام ایک جدی ہین اور دس پشت اوپر جا ملتے ہین حاصل کلام ملک اور
جمعیت کی جہت سے اعتبار بہارہ کا جام سے زیادہ ہے کہتے ہین کہ وہ واسطے ملاقات کسی سلاطین گجرات کے نہین آیا تھا سلطان محمود نے اوسپر فوج کشی کی
اور لڑائی ہوئی فوج محمود پر شکست پڑی القصہ جس وقت کہ خان اعظم واسطے تسخیر قلعہ جوناگڈہ ملک سورٹہ کے آیا تو کہ سلطان مظفر اوسکا خطاب تھا
اور آپ کو وہ وارث ملک کہتا تھا اور بحال تباہ پناہ زمینداروں مین روزگار بسر کرتا تھا بعد اوسکے جام نے ساتھ افواج منصورہ کے صف جنگ
کرکے شکست کھائی اور تو پناہ مین راے بہارہ کے آیا اعظم خان نے تو کو راے بہارہ سے طلب کیا مشار الیہ جو تاب مقابلہ لشکر منصور کی نرکھتا تھا
تو کو حوالہ کردیا اس دولت خواہی کے سبب صدمات افواج قاہرہ سے محفوظ رہا جبکہ احمد آباد نے نزول مواکب اقبال سے رونق پائی اور جلدی سے
کوچ ہوا اس باعث وہ ملازمت مین نہ پہونچا اور زمین اوسکی بھی دور تھی اور فرصت بھی مقتضی تعین افواج کی نہ ہوئی جو اتفاق سے مراجعت
واقع ہوئی اس دفعہ فرزند شاہجہان نے راجہ بکرماجیت کو ساتھ ایک فوج کے بندہاے درگاہ سے تعین فرمایا وہ بنجات اپنی منحصر آنے مین جانکر
خود واسطے سعادت آستان بوسی کے دوڑا آیا دو سو مہر اور دو ہزار روپیہ نذر اور سو گھوڑے پیشکش کیے لیکن ایک بھی گھوڑا ایسا نہ تھا کہ خاطر
ہو عمر اوسکی اسی برس سے زیادہ نظر آتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مین نوّے سال کا ہون لیکن حواس اور قواے ظاہری مین کچھ فتور نہین آیا اوسکے
لوگون مین ایک بڑا شخص نظر آیا کہ ریش و بروت اور ابرو اوسکے سفید ہو گئے تھے کہتا ہے کہ میرے ایام طفولیت کو بہارہ یاد رکھتا ہے کہ مین آگے
اوسکے بڑا ہوا ہون اسی تاریخ کو ابوالحسن مصور خطاب نادر الزمانی سے سرفراز ہوا مجلس میرے جلوس کی دیباچہ جہانگیر نامہ مین کھینچکر سامنے لایا جو ہزار
تحسین و آفرین کے تھا مورد الطاف بے نہایت ہوا تصویرین اوسکی نوادرات روزگار سے ہین اس زمانے مین نظیر اپنا نہین رکھتا ہے اگر
آج استاد عبدالحی اور استاد بہزاد ہوتے تو داد اوسکے کار کی دیتے باپ اوسکا آقا رضا میرے ایام شاہزادگی مین میری خدمت مین رہا ہے
اوسکو نسبت خانہ زادگی کی اس درگاہ سے ہے لیکن اسکو کچھ مناسبت اپنے باپ سے نہین بلکہ دونون کو ایک عالم سے نہین کہہ سکتے ہین مجکو
اوسکے ساتھ خیال تربیت بہت ہے صغر سن سے اب تک خاطر ہمیشہ متوجہ اوسکی پرورش کی تھی یہان تک کہ کام اوسکا اس درجہ کو پہونچا الحق
کہ وہ شخص نادر اپنے زمانے کا ہے اور استاد منصور نقاش کہ خطاب نادر العصری سے ممتاز ہے اور فن نقاشی مین یگانہ اپنے عصر کا ہے اور
میرے باپ کے اور میرے عہد مین یہ دو شخص ثالث اپنا نہین رکھتے ہین مجکو ذوق تصویر اور مہارت اوسکے تمیز کی اس قدر ہوگئی ہے کہ استادون سے
بڑہ گیا ہون اور عمل ہر ایک کا نظر مین آجاتا ہے بدون اوسکے کہ نام اوسکا لیا جاوے معلوم کرلیتا ہون کہ یہ کام فلانے کا ہے بلکہ اگر ایک مرقع مشتمل
چند تصویرون کا ہو اور ہر تصویر عمل جدا جدا استاد کی ہو تو مین معلوم کرجاؤنگا کہ ہر چہرہ بنایا ہوا فلانے کا ہے اور جو ایک صورت مین چشم و ابرو

کو کسی دوسرے نے کھینچی ہو اس صورت مین مین سمجھتا ہون کہ اصل چہرہ کھینچا ہوا فلانے کا ہی اور چشم اور ابرو بنائے ہوے فلانے کے ہین شب
یکشنبہ اکیسوین کو پانی بہت برسا سہ شنبہ غرہ ماہ مرداد تک بہت شدت سے برسا سولہ روز تک برابر بادباران رہا جو یہ ملک ریتی کا ہی اور عمارتین اسکی بہت
کمزور ہین اس باعث سے بہت مکانات گر پڑے جنسے چند آدمی بھی تلف ہوے یہان کے رہنے والون سے سنا گیا کہ ایسا مینہ کا برسنا کبھی کسیکو یاد نہین
کہ کسی سال مین برسا ہو ندی سانبرمتی اگرچہ بظاہر پر آب نظر آتی ہی لیکن اکثر جگہ پایاب ہی اور ہاتھی ہمیشہ آمد رفت کرتا ہی جب کہ ایک دن مینہ موقوف
ہوا گھوڑے [illegible] ہم بھی پایاب گذرنے لگے سرچشمہ اس ندی کا کوہستان ملک انا مین ہی گوکرہ کی گھاٹی سے نکلتی ہی اور ڈیڑہ کوس نکل کر نیچے میر کور کے
گذرتی ہی وہان اس ندی کو دریاے واکل کہتے ہین اور تیس کوس میر پور سے آگے بڑہکر سانبرمتی کہتے ہین روز مبارک شنبہ دسوین کو راو بہارہ عنایت
ہاتھی اور ہتھنی اور خنجر مرصع اور چار انگشتری یاقوت سرخ اور زرد اور نیلم اور زمرد سے سرفراز ہوا سابق آتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار نے حسب الحکم
ایک فوج کو سرداری اپنے بیٹے امراللہ کے جانب کونڈوانہ واسطے لینے کان الماس کے کہ قبضہ نیچو زمیندار خاندیس مین تھی متعین کیا تھا آج اوسکی
عرضی آئی کہ زمیندار مذکور نے مقابلہ لشکر منصور کا خارج اپنے حوصلے سے جان کر کان کو پیشکش کیا اور داروغہ بادشاہی واسطے محافظت اوس کان
کے مقرر ہوا الماس وہان کا اصالت اور نفاست مین سب قسم کے ہیرون سے فوقیت رکھتا ہی اور نزدیک جوہریون کے نہایت معتبر اور سب اچھے اور
خوب صورت اور اعلے ہوتے ہین دوسری کان گوکرہ کی حدود ملک بہار مین واقع ہی اور الماس وہان کان سے نہین نکلتا بلکہ ایک ندی ہی کہ ایام
برسات مین نالہ پہاڑ کے اوپر سے اوترتا ہی آگا اوسکا بند کر دیتے ہین جب کہ سیل بند سے گذر جاتا ہی او سپانی کم ہو جاتا ہی جو لوگ کہ اس فن مین مہارت
رکھتے ہین اور اس کام کے مخصوص ہین ندی مین آکر الماس نکالتے ہین اور مدت تین سال سے یہ ملک میرے تصرف مین آیا زمیندار وہان کا محبوس
ہی حاصل کلام پانی اوس زمین کا بسموم ہی اور اجنبی آدمی وہان نہین رہ سکتا تیسری ولایت کرناٹک مین متصل سرحد قطب الملک کے پچاس کوس کے
فاصلے مین چار کان ہین اور زمیندارون کے تصرف مین ہین الماس وہان کا اکثر پختہ ہاتھ آتا ہی روز مبارک شنبہ دسوین کو ناہر خان بمنصب ڈیڑہ
ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور ایک ہاتھی اوسکو عنایت ہوا مکتوب خان داروغہ کتب خانہ ڈیڑہ ہزاری ذات سے سربلند ہوا جو مینے
حکم دیا تھا کہ شب برات کو چوگرد تال کانکریہ کے چراغ روشن کرین روز دوشنبہ چودہوین شعبان کو متوجہ اوس تماشے کا ہوا اطراف تال اور بیچ
کی عمارات کو فانوس اقسام اور رنگا رنگ چراغون کی صنعت سے آراستہ کیا تھا اور آتشبازیون سے عمدہ روشنی تھی باوجودیکہ اس مدت مین متواتر
ابر اور ہوا اور باران تھا لیکن اللہ کی عنایت سے اوس رات اول ہی شب سے ہوا صاف ہوئی اور ابر کچھ نہ رہا اور حسب دلخواہ تماشا چراغون کا
میسر ہوا اور بندہاے خاص سازنشاط سے خوش وقت ہوے مینے حکم کیا کہ شب جمعہ کو پھر اسی دستور سے چراغ روشن کرین اور غرائب اتفاقات
سے یہ ہے کہ آخر روز مبارک شنبہ کو متصل بارش ہوئی اور وقت روشنی کے بارش موقوف ہو گئی تماشا چراغون کا خاطر خواہ ہوا اوسی روز اعتماد الدولہ
نے ایک قطعہ نیلم قطبی نہایت نفیس اور ایک ہاتھی مکنہ مع سامان نقرئی پیشکش کیا خوب صورت خوش اندام تھا داخل فیلان خاصہ ہوا کنارے تال
کانکریہ کے ایک جوگی سناسی کہ پسندیدہ طائفہ ہنود کے ہوتے ہین حجرہ درویشانہ بنا کر رہتا تھا جو کہ خاطر ہمیشہ سے واسطے صحبت درویشون کے راغب
ہی مین بے تکلف اوسکی ملاقات کو گیا دیر تک صحبت اوسکی رہی خالی معقولیت سے نہین بلکہ موافق آئین دین اپنے کے مقدمات صوفیہ سے خوب
واقفیت رکھتا ہی اور ظاہر اپنا بطور فقیران اہل تجرید کے بنایا ہی اور طلب دنیا سے اپنے نفس کو روکا ہی چنانچہ اس طائفہ مین بہتر اس شخص سا نظر
نہین آیا دوشنبہ اکیسوین کو سارس نے کہ ذکر جفتی اوسکے کا اول مذکور ہوا باغچہ مین خس وخاشاک جمع کر کے اول ایک انڈا اور تیسرے دن
دوسرا انڈا دیا اس جوڑہ سارس کو کہ ایک مہینے کا تھا پکڑ لائے تھے پانچ سال سرکار مین رہا بعد ساڑھے پانچ سال کے جفتی کی پھر اکیسوین
ماہ مرداد یعنے ساون کو انڈے دیے نر نزدیک مادہ کے کھڑا ہو کر پاسبانی کرتا ہی اور اس قدر خبرداری رکھتا ہی کہ کسی جانور کی مجال نہین جو
اوسکے پاس جا سکے ایک دفعہ بڑا نیولا سامنے آیا نر بہت غصہ سے جھپٹے اوسکے دوڑا اور سوراخ مین گھسنے تک پیچھا اوسکا نہ چھوڑا وقت طلوع

کونڈوانہ کی کان الماس وغیرہ کا ہاتھ آنا

انڈے دینا سارس کا

آفتاب کے نماگر پشت مادہ کی کھجلاتا ہی مادہ اوٹھ جاتی ہی اور نر انڈون پر بیٹھ جاتا ہی پھر مادہ بھی اسی دستور سے اپنے نر کو اوٹھاتی ہی اور آپ بیٹھتی ہی غرضکہ مادہ تمام شب تنہا انڈون پر بیٹھی رہتی ہی اور دن کو نر و مادہ اپنی اپنی نوبت سے بیٹھتے ہین اور اوٹھنے بیٹھنے مین بہت احتیاط کرتے ہین کہ مبادا کچھ صدمہ انڈون کو نہ پوہنچے وقت مراجعت کے شکار فیل سے جبکہ موسم شکار باقی تھا اس لیے گھمیت خان داروغہ اور بلوچ خان قراول بیگی کو مین وہین چھوڑ آیا کہ حسب قدر ممکن ہو ہاتھی پکڑین اور اسیطرح چند قراولون کو فرزند شاہجہان نے بھی اسی خدمت پر متعین و مامور کیا تھا اونھون نے اسی تاریخ کو آکر ملازمت حاصل کی کل ایک سو پچاسی ہاتھی پکڑ کر لائے نر تہتر مادہ ایک سو بارہ منجملہ سینتالیس نر اور پچھتر مادہ کہ ایک سو بائیس ہوتے ہین قراولان شاہی نے شکار کیے اور چھتیس نر اور سینتیس مادہ کہ تہتر ہوتے ہین قراولان فرزند نے پکڑے مبارک شنبہ چوبیسوین کو واسطے سیر فتح باغ کے جاکر دو دن وہان عیش و آرام کر کے دولت خانہ مین آیا جو آصف خان نے عرض کیا کہ باغچہ میری حویلی کا نہایت سرسبز ہو گیا ہی اور انواع و اقسام کے گل دریاحین اوس مین شگفتہ ہین حسب التماس اوسکے روز مبارک شنبہ اکیسوین کو مین اوس حویلی مین گیا مکان خوب تھا مین خوش ہوا آلات داقمشہ مرصع جواہر کے اور پینتیس ہزار روپیہ پیشکش کیے ہوے اوسکے قبول ہوے مظفر خان عنایت خلعت و فیل سے سرفراز ہو کر عہدہ حکومت صوبہ ٹھٹھہ پر مقرر ہوا خواجہ عبد الکریم گیلانی کہ بطریقہ تجارت ایران سے آیا تھا اور میرے برادر شاہ عباس نے ایک خط اور کچھ تحفہ اوسکے ہاتھ بھیجا تھا اسی تاریخ اوسے خلعت و فیل عطا فرما کر رخصت کیا اور جواب خط بھیجا گیا اور خان عالم فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ سے سرفراز ہوا جمعہ کو غرہ ماہ شہریور کا ہوا تیسری تاریخ یکشنبہ سے شب مبارک شنبہ تک پانی برسا یہ عجائبات سے ہی کہ جوڑہ سارس کا دن مین پانچ چھہ مرتبہ نوبت بنوبت انڈون پر بیٹھا کرتا تھا جبکہ پانی برسا اور ہوا سرد ہوئی واسطے گرم رکھنے انڈون کے صبح سے دوپہر تک نر برابر بیٹھا رہا اور دوپہر سے دوسرے دن کی صبح تک بے فاصلہ مادہ بیٹھی کہ مبادا برخاست و نشست سے برودت ہوا کی اثر کرجاے اور نمی انڈون کو پوہنچے تو وہ بگڑ جاوین غرض یہ کہ آدمی رہنموئی عقل سے ادراک کرتا ہی اور حیوان موافق حکمت ازلی کے پیدا اوسی پر ہوا ہی اور غریب تر یہ کہ وہ ابتدا مین انڈون کو متصل سینے کے نیچے نگاہ رکھتی تھی جب چودہ پندرہ دن گذرے درمیان انڈون کے قدرے فاصلہ کر دیا کہ مبادا متصل رہنے سے گرمی سبب ہوا اور انڈے سڑ جاوین روز مبارک شنبہ ساتوین کو خرمی اور مبارکی سے پیش خیمہ طرف آگرہ کے نکالا گیا اول نجومیون نے واسطے کوچ کی ساعت مذکور کو اختیار کیا تھا لیکن جو بارش بہت ہوئی چنانچہ ندی محمود آباد اور دریاے مہی سے عبور لشکر منصور کا متعذر تھا اس لیے ناچار اس ساعت مین پیش خیمہ نکالکر اکیسوان روز شہریور کا واسطے کوچ کے مقرر ہوا اول فرزند شاہجہان نے خدمت فتح قلعہ کانگڑہ کی کہ کسی بادشاہ کے قبضے مین نہ آیا تھا اپنے ذمہ ہمت پر لازم کی تھی اور ایک فوج بسرداری راجہ سورج مل پسر راجہ باسو کے کہ اوسکے بندہاے معتقد سے ہی بھیجی تھی اب ظاہر ہوا کہ فتح اوس قلعہ کی اوس فوج سے صورت پذیر نہین اس لیے اوسنے راجہ بکرماجیت کو کہ اوسکے بندہاے عمدہ سے ہی سات ہزار سوار موجود ملازم خاص اپنی اور ایک جماعت بندہاے جہانگیری سے مثل شاہباز خان لودی اور ہردی نارائن ہاڈا اور دریاے پرتھی چند اور پسران رام چند اور دو سو برق انداز سوار اور پانسو گولہ انداز پیادہ کے بھیجا اور جو ساعت رخصت اوسکی یہی تاریخ ٹھہری تھی اوسنے تسبیح زمرد قیمتی دو ہزار روپیہ کی بطور نذرانہ کے گذرانی اور عطاے خلعت و شمشیر سے سرفرازی پاکر اوس خدمت پر رخصت کیا گیا جو وہ اوس صوبہ مین جاگیر نہ رکھتا تھا فرزند شاہجہان نے پرگنہ برہانہ کہ بائیس لاکھ کا ہی بطور انعام کے التماس کر کے اوسکو جاگیر مین دیا خواجہ تقی دیوان بیوتات کہ واسطے خدمت دیوانی صوبۂ دکن کے مقرر ہوا تھا خطاب معتمد خانی اور فیل و خلعت سے ممتاز ہوا اور ہمت خان کو فوجداری سرکار بھروچ پر اور اوسکی حدود کے رخصت فرما کر اسپ اور پرم نرم خاص عنایت کیا اور پرگنہ بھروچ اوسکی جاگیر مین مرحمت ہوا اور دریاے پرتھی چند کہ خدمت فتح کانگڑہ پر متعین ہوا منصب ہفتصدی اور ساڑھے چار سو سوار سے سربلند ہوا جو عرس شیخ محمد غوث کا قریب آگیا تھا دو ہزار درب واسطے خرچ کے اون کے بیٹون کو عطا ہوے مظفر ولد بہادر الملک کہ متعینان صوبہ دکن سے ہی بمنصب ہزاری ذات

بقیہ ذکر سارس

اور باقتضاے سعادت شہر بلند ہوا اب کہ وقائع بارہ سال کے جہانگیرنامہ کی بیاض مین لکھے گئے تھے متصدیان کتبخانہ خاص کو حکم ہوا کہ اس بارہ سال کے احوال کی ایک جلد بناکر نسخہاے متعدد طیار کرین کہ مین اپنے بندہاے خاص کو عنایت کرون اور تمام شہرون مین بھیجون تاکہ ارباب دولت اور اصحاب سعادت اسکو دستور العمل اپنے روزگار کا کرین جمعہ آٹھوین کو ایک واقعہ نویس تمام لکھکر جلد بندھا کر حضور مین لایا جو یہ پہلا نسخہ تھا تو فرزند شاہجہان کو جو مین اوسکو ہر چیز مین اپنے باقی فرزندون سے مقدم جانتا ہون مرحمت کیا اور پشت کتاب پر خط خاص سے لکھدیا لفلانی تاریخ اور فلانے مقام مین اس فرزند کو عنایت ہوا امید کہ اوسکو توفیق دریافت ان مطالب کی کہ باعث رضاجوئی خالق اور دعاگوئی خلق کا ہی نصیب ہو اور روز پنجشنبہ بارہوین کو سبحان قلی قراول قتل کیا گیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ وہ بیٹا حاجی جمال بلوچ کا جو قراولان عمدہ سے میرے باپ کے تھا اور بعد وفات حضرت کے نوکر اسلام خان کا ہوکر ہمراہ اوسکے بنگالہ گیا اسلام خان بسبب نسبت خانہ زادگی اس درگاہ کے نہایت رعایت اوسکی کرتا تھا اور معتمد جان کر ہمیشہ سواری اور شکاری مین نزدیک اپنے رکھتا تھا عثمان افغان نے کہ سالہا تمرد وعصیان سے اوس صوبہ مین رہا اور انجام حال اوسکا اول مذکور ہوا جو کہ خوف بیقیاس اسلام خان سے رکھتا تھا تو اوسنے ایک شخص نزدیک اس بے سعادت کے بھیجکر واسطے قتل اسلام خان کے گفتگو کی اسنے خود ذمہ داری اس کام کی کرکے دو تین شخص اپنے ساتھ متفق کیے اتفاقاً پہلے اوس سے کہ ارادہ باطل اس ناحق شناس کا ظہور مین آوے ایک نے اونھین مین سے آکر اسلام خان کو آگاہ کر دیا اسلام خان نے اوسیدم اوس نمکحرام کو مقید کیا پھر بعد فوت ہونے اسلام خان کے وہ درگاہ مین آیا جو اور خویش واقربا اوسکے سلک قراولون مین منتظم تھے حکم ہوا کہ وہ قراولون مین کام کرے اوس وقت پسر اسلام خان نے بطور معمے کے عرض کیا کہ یہ لائق خدمت کے میرے نزدیک نہین بعدہ ظاہر ہوا کہ یہ مقدمہ طرف اوسکے منسوب ہی لیکن جو اوسکے برادرون نے بمبالغہ عرض کیا کہ محض تہمت تھی اور بلوچ خان قراول بیگی ضامن ہوگیا تو مینے قتل اور سیاست اوسکی سے درگذر کی اور حکم دیا کہ ہمراہ بلوچ خان کے خدمت کرتا رہے پھر باوجود اس کرامت اور جان بخشی کے بے سبب اور بے جہت وہ حضور سے بھاگ کر طرف آگرہ کے چلا گیا حکم ہوا کہ بلوچ خان کو جو ضامن تھا اول حاضر کرین اوسنے آدمی اوسکی تلاش مین بھیجے ایک موضع مین مواضع آگرہ سے کہ خالی تمرد سے نہین اور جہندہ اوسکا نام ہی بلوچ خان کا بھائی کہ اوسکی تلاش مین گیا تھا اوسکو جا ملا ہرچند ملائمت اور نرمی سے چاہا کہ اوسکو حضور مین لاوے کسی وجہ سے راضی نہوا اور لوگ اوسکی حمایت کو کھڑے ہوگئے ناچار نزدیک خواجہ جہان کے آگرہ مین جاکر حقیقت بیان کی مشار الیہ نے فوج اوس گانون پر معین فرمائی کہ جبراً وقہراً اوسکو گرفتار کر لاوین وہان کے لوگون نے جو خرابی اور ویرانی اپنی آئینہ حال مین معائنہ کی اوسکو پکڑوا دیا اس تاریخ کو وہ مسلسل اور مقید حضور مین آیا تو مینے حکم اوسکے قتل کا دیا میر غضب بسرعت تمام اوسکو سیاست گاہ مین لیگیا بعد کچھ دیر کے بسبب سفارش ایک مقرب کے جان بخشی فرماکر حکم واسطے کاٹنے پانون کے فرمایا وہ بحکم تقدیر پہلے پہونچنے حکم کے قتل ہو چکا تھا ہرچند کہ وہ خون گرفتہ لائق قتل تھا مگر خاطر حق شناس نے ندامت اوٹھاکر مقرر فرمایا کہ بعد اسکے حکم واسطے قتل جس کسی شخص کے ہو باوجود تاکید ومبالغہ کے تا وقت غروب آفتاب اوسکو نگاہ رکھین اور مار نہ ڈالین پھر جو اوس وقت تک حکم نجات کا نہ پونہچے ضرور سیاست کو پونہچاوین روز یکشنبہ کو دریاے مہی نے بڑی طغیانی کی اور بڑی بڑی موجین نظر آئین کہ سالہاے گذشتہ مین یہ دریا کبھی اس شدت سے ملکر بہا آدھا بھی اس سے کثرت بارش مین نرہا ہوگا آغاز زرد سے آنا سیل کا شروع ہوا اور پچھلے دن سے کچھ مائل بکمی ہوا اس شہر کے معمر لوگون نے عرض کی کہ ایک مرتبہ ایام حکومت مرتضے خان مین ایسے زور سے سیل آیا تھا پھر کبھی ایسا معلوم نہوا ان دنون ایک قصیدہ مغربی کا جو مداح سلطان سنجر اور ملک الشعرا اوسکا ہی سننے مین آیا نہایت سلیس اور رنگین کہا تھا مطلع اوسکا یہ ہی شعر ای آسمان سخر حکم روان تو + کیوان پیر بندۂ بخت جوان تو + سعید ادر گر باشی کہ طبیعت تعلم رکھتا ہی قصیدہ مذکور پر قصیدہ کہکر حضور مین لایا خوب کہا ہی یہ چند شعر اوس قصیدہ کے ہین ؎

ای نہ فلک نمونۂ از آستان تو	دوران پیر گشتہ جوان در زمان تو
بخشد دل تو فیض و نجوید سبب چو مہر	جانہا ہمہ فدای دل مہربان تو
از باغ قدرت فلک یک ترنج سبز	انداختہ برای ہوا بعنان تو

یارب چہ گوہری تو کہ افروخت از ازل	جانہای قدسیان ہمہ از نور جان تو	بادا جہان بکام تو ای پادشاہ عہد	در سایۂ تو خرم شاہ جہان تو
ای سایۂ خدا ز تو پر نور شد جہان	بادا ہمیشہ نور خدا سائبان تو		

روز مبارک شنبہ چودھوین کو مینے واسطے صلہ اس قصیدہ کے حکم فرمایا کہ سعیدا کو سونے سے تولین پچھلے دن کو واسطے سیر باغ رستم باڑی کے جانا ہوا نہایت سبز و خرم تھا شام کو کشتی پر سوار ہو کر دولتخانے کو لوٹ آیا جمعہ پندرہوین کو ملا امیر نام ایک پیر مرد نے ماوراءالنہر کی طرف سے آکر سعادت آستان بوسی کی پائی اور عرض کیا کہ مین قدیمان عبداللہ خان اوزبک سے تھا اور ایام شباب سے تا وقت وفات خان کے خدمتگاران قدیم و مقربین ممتاز بکر خلا و ملا مین محرم راز رہا بعد انتقال خان کے اب تک اوس ملک مین مینے آبرو بسر کی اندنون واسطے زیارت دولت خانہ مبارک کے وطن مالوفہ سے نکلکر ملازمت شریف شاہی کو حاضر ہوا ہون مینے جانے اور رہنے مین اوسکو مختار کر دیا اوسنے عرض کی کہ چندے روز خدمت مین رہونگا ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو مرحمت ہوا یہ پیر شگفتہ روئی خوش کلام شیرین زبان ہی فرزند شاہجہان نے بھی پانسو روپے مع سرو پا اوسکو لطف کیے درمیان باغچہ دولت خانہ کے عمدہ چبوترہ اور حوض ہی ایک طرف اوس چبوترے کے درخت مولسری کا ہی کہ اوسکا تکیہ لگا کر بیٹھ سکتے ہین لیکن جو ایک طرف کا تنہ اوسکا خمدار اور بدنما تھا مینے فرمایا کہ سنگ مرمر کی لوح تراش کر وہان مضبوط کر دین کہ اوس پر تکیہ لگا کر بیٹھ سکین اوس وقت فی البدیہہ ایک بیت زبان پر جاری ہوئی سنگ تراشونکو حکم ہوا کہ اوس لوح مین کھود دیوین تا الطریق یادگار صفحۂ روزگار مین باقی رہے وہ بیت یہ ہی **بیت** نشیمن گاہ شاہ ہفت کشور + جہانگیر ابن شاہنشاہ اکبر + شب پنجشنبہ اونیسوین کو دولت خانہ خاص مین بازار مرتب ہوا اول ضابطہ ایسا تھا کہ اہل بازار اور اہل پیشہ شہر کے حسب الحکم صحن دولتخانہ مین دکانین آراستہ کرکے جواہر اور مرصع آلات و قماشہ طرح طرح کے اور سامان اقسام کے اور اسباب عمدہ جو کچھ بازار مین فروخت ہوتے ہین حاضر کرکے میرے سامنے لاتے اب دل مین آیا کہ اگر شب کو یہ بازار مرتب ہوا کرے اور بہت سے فانوس آگے صحن دکانون کے روشن کیے جایا کرین تو ایک طور کی نمود ہوگی جب بازار اس طور پر مرتب ہوا تو بے تکلف خوب نمود ہوئی کہ لاثانی تھی تمام دوکانون مین سیر کرکے جو کچھ جواہر اور آلات مرصع اور ہر قسم کی چیز سے مجھے پسند آیا خریدا ہر دوکان کی کچھ متاع سے ملا امیر کو انعام ہوا اس قدر جنس اوسکو ملی کہ لینے سے عاجز ہو گیا اکیسوین [21] شہریور روز مبارک شنبہ مطابق بائیسوین [22] رمضان سنہ ایکہزار ستائیس ہجری کو بعد گذرنے ڈہائی گھڑی نجومی کے بمبارکی اور فرخی طرف دارالخلافت آگرہ کے کوچ ہوا دولت خانے سے تال کا کریہ تک کہ محل نزول رایات اقبال کا ہی مین بحسب معمول روپیہ لوٹاتا گیا اسی روز جشن وزن شمسی منعقد ہوا اور از روے حساب سن شمسی کے سال پچاسواں عمر اس نیاز مند درگاہ خدا کا شروع ہوا اور موافق ضابطہ مقرر کے مینے آپ کو ساتھ طلا و دیگر اجناس کے تول کر موتی اور گل زرین نثار کیے اور شب کو تماشا چراغون کا کرکے حرم سرا مین ساتھ عیش و عشرت کے گذارا بائیسوین [22] جمعہ کو حکم کیا کہ تمام مشائخ اور ارباب سعادت کو کہ اس شہر مین رہتے ہین حاضر کرین تا کہ ملازمت مین روزہ افطار کرین تین شب اسی طور پر گذرین اور ہر رات تا آخر مجلس تک مین کھڑا ہو کر زبان حال سے کہتا تھا **نظم** خداوندگارا تو نگر توئی + توانا و درویش پرور توئی + نہ کشور کشایم نہ فرمان دہم + یکے از گدایان این درگہم + تو بر خیر و نیکی دہم دسترس + وگرنہ چہ خیر آید از من بکس + منم بندگان را خداوندگار + خداوند را بندۂ حق گذار + ایک جماعت فقرا سے کہ اب تک ملازمت مین نہ پونہچی تھی التماس مدد معاش کی کی مینے لائق استحقاق ہر ایک کے زمین اور خرچ مرحمت کرکے کامیاب کیا شب مبارک شنبہ اکیسوین [21] کو سارس نے ایک بچہ نکالا اور شب دوشنبہ پچیسوین [25] کو دوسرا بچہ حاصل یہ کہ ایک بچہ بعد چونتیس [34] دن اور ایک بعد چھتیس [36] دن کے نکلا جثہ مین بچہ قاز سے دس گیارہ حصہ کلان تر یا برابر بچہ ٹکیا ہ کے تھا اوس کے رونگٹے اوسکے نیلے تھے پہلے دن کچھ نہ کھایا دوسرے دن مادہ سارس ٹڈے چھوٹی چھوٹی چونچ سے پکڑ کر کبھی مثل کبوتر کے کھلاتی تھی اور کبھی مانند مرغی کے آگے بچے کے ڈالتی کہ بچہ آپ اوٹھا کر کھا جاوے اگر ٹڈا چھوٹا ہوتا تو سلامت چھوڑ دیتی اور اگر بڑا ہوتا تو دو ٹکڑے تین ٹکڑے کرتی تا با فراغت بچے اوسکو کھا دین چونکہ مجھے بہت رغبت اونکے دیکھنے کی تھی حکم دیا کہ با احتیاط تمام اونہین حضور مین لاوین بعد ملاحظہ کے اوسی باغچہ مین اندر دولت خانہ کے لیجا کر رکھین جب چلنا پھرنا سیکھین ملازمت مین لاوین اس روز

سیر باغ رستم باڑی
سنگ تراشی حکم مین

جہانگیر رمضان مین افطار اور صحبت علما اور مشائخ سے رکھتا تھا

بقیہ قصہ سارس

حکیم روح اللہ بانعام ہزار روپیہ سرفراز ہوا بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ نے اپنی جاگیر سے آکر ملازمت حاصل کی سہ شنبہ چھبیسوین کو تالاب کانکریہ سے
کوچ کرکے موضع کنج مین منزل کی دو شنبہ ستائیسوین کو کنارے دریائے محمود آباد پر کہ ایک گانو ہی نزول اقبال ہوا جو آب و ہوا احمد آباد کی بہت
ناقص ہی محمود بیگڑہ نے بصوابدید حکما کنارے دریاے مذکور پر شہر بسا کر وہان اقامت اختیار کی تھی بعد اوسکے کہ چاپانیر کو فتح کیا تو اوس مقام
کو دار الملک کر لیا اور تا عہد محمود شہید کے حکام گجرات اکثر اوقات وہان رہتے تھے پھر محمود مذکور نے کہ آخر بادشاہان گجرات کا ہی آخر محمود آباد مین
نشیمن اپنا مقرر کیا بے تکلف آب و ہوا ے محمود آباد کو کچھ نسبت ساتھ احمد آباد کے نہین ہے اوسکے واسطے امتحان کے فرمایا کہ بکری کا پوست اوتار کر
کنارہ تالاب کانکریہ پر لٹکا دین اسی طرح ایک بکری محمود آباد مین تاکہ تفاوت ہوا کا ظاہر ہو اتفاقًا سات گھڑی دن چڑھے اوس جگہ بکری لٹکائی
جبکہ تین گھڑی دن باقی رہا اس قدر متعفن ہو گئی کہ نکلنا اوسکے گرد سے دشوار ہو گیا محمود آباد مین وقت صبح کے بکری لٹکائی شام تک کچھ متغیر نہوئی
بعد گذرنے ڈیڑھ پہر رات کے تعفن پیدا ہوا حاصل کلام یہ کہ سواد شہر احمد آباد مین بعد آٹھ گھڑی نجوم کے متعفن ہوئی اور محمود آباد مین بعد چودہ
گھڑی کے تاریخ اٹھائیسوین مبارک شنبہ کے دن رستم خان کو کہ فرزند اقبالمند شاہجہان نے واسطے حکومت اور حراست ملک گجرات کے مقرر
کیا تھا مینے بعنایت اسپ و فیل اور پرم نرم خاص کے سرفراز کرکے رخصت فرمایا اور بندہاے جہانگیری کہ متعین صوبۂ مذکور پر ہین لائق رتبے اپنے اپنے
کے بعطاے اسپ و خلعت کے سرفراز ہوے جمعہ انتیسوین شہر یور مطابق غرہ شوال کو راے بہارہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ خاصہ سے سربلند ہو کر اپنے
وطن کو رخصت ہوا اور اوسکے بیٹون نے اسپ و خلعت سے سرفرازی پائی سید محمد نبیرہ شاہ عالم سے مینے فرمایا کہ جو کچھ چاہیے بے تکلف التماس
کرے اور اسپر مینے اوسکو قسم قران کی دی مشار الیہ نے عرض کی کہ جو آپ قران کی قسم دیتے ہین التماس قران کا کرتا ہون تاکہ ہمیشہ اپنے ساتھ
رکھون اور پڑھنے کا ثواب حضرت کو پہونچے اسلیے ایک قران لکھا ہوا یاقوت کا تقطیع مختصر پسندیدہ کہ نوادر روزگار سے تھا میر مذکور کو عنایت
ہوا اور اوسکی پشت پر خط خاص سے مرقوم کیا کہ فلانی تاریخ فلانے مقام مین یہ قرآن سید محمد کو کرامت ہوا فی الواقع میر نہایت نیک نہاد
اور مغتنم ہی باوجود نجابت ذاتی اور فضائل کسبی کے اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ سے آراستہ ہی بہت شگفتہ رو اور کشادہ پیشانی ہی اس ملک کے لوگون
مین برابر میر کے خوش ذاتی مین اور کوئی نظر نہین آیا مینے اوس سے فرمایا کہ ترجمہ قران مجید کا عبارت سلیس اور صاف مین بے تکلف کرے اور اصلا
شرح و بسط اور شان نزول کے مفید نہو لغات ریختہ مین لفظ بلفظ قران کا ترجمہ فارسی ہو اور ایک حرف معنی تحت اللفظ پر نہ زیادہ کرین اور بعد تمام
ہونیکے ہمراہ اپنے فرزند سید جلال الدین کے روانہ درگاہ کرین اور یہ فرزند سید کا بھی ایک جوان ہی ساتھ فنون ظاہری اور باطنی کے آراستہ آثار
صلاح اور سعادتمندی کے ناصیہ حال اوسکے سے ظاہر ہیں اوسکی فرزندی پر نازان ہی اور سچ ہی وہ لیاقت ایسکی رکھتا ہی اور عمدہ جوان ہی باوجودیکہ
مکرر ساتھ مشائخ گجرات کے عنایات ہوئی تھین پھر از سر نو لائق استحقاق ہر ایک کے نقد و جنس سے رعایات کرکے رخصت کیے جو آب و ہوا اس
ملک کی میرے مزاج کو موافق نہین ہی حکما نے یہ صلاح دی کہ قدرے پیالہ معمولی سے کم کرنا چاہیے تب موافق صوابدید حکما کے کمی کرنا شروع کیا اور
عرصہ ایک ہفتہ مین بمقدار ایک پیالہ کے کم کیا اول ہر شب کو چھ پیالے تھے اور ہر پیالہ ساڑھے سات تولہ کا کہ کل پینتالیس تولہ ہوتے ہین اب چھ پیالے
ہر پیالہ چھ تولہ اور تین ماشہ کا کہ کل ساڑھے سینتیس تولہ ہوے پینے مین آتے ہین اور عجائبات سے یہ ہی کہ مینے سابقًا الہ آباد مین خدا اپنے سے عہد
کیا تھا کہ جب سال میری عمر کا پچاس کو پہونچے گا تو ترک شکار تیر و بندوق کرکے کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دونگا مقرب خان کہ متعلقان
محفل قدسی سے تھا اس ارادے سے واقف تھا القصہ اس تاریخ کو کہ عمر میری سن مذکور کو پہونچی شروع سال پچاسوین کا ہوا ایک روز کثرت
مراقبت اور بخارات سے مین دل تنگ ہوا اور تکلیف بہت اوٹھائی اوسوقت بالہام غیبی جو عہد کہ مینے اپنے اللہ سے کیا تھا یاد آیا اور
قصد سابق میرے دل مین مصمم ہو گیا اور اپنے دل مین مقرر کیا کہ جب سال پچاسوان تمام ہو کر مدت وعدہ کی پوری ہو بتوفیق حق تعالی جس دن
کہ زیارت حضرت عرش آشیانی سے مشرف ہون استمداد ہمت بواطن قدسی مواطن حضرت سے کرکے دل کو اوس شغل سے باز رکھون بمجرد دیدن

اس نیت کے واسطے وہ رنج و تکلیف دور ہوئی اور آپ کو خوشوقت اور تازہ پایا اور زبان کو حمد و سپاس خدا اور شکر نعمت اوسکی سے حلاوت بخشی
امید کہ توفیق میسر ہو ع چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد + کہ رحمت بران تربت پاک باد + میازار موری کہ دانہ کش است + کہ جان دارد و
جان شیرین خوش ست + روز مبارک شنبہ چوتھی کو سید کبیر اور بختر خان وکیلان عادل خان کو کہ پیشکش اوسکا درگاہ والا مین لائے تھے
رخصت لوٹنے کی ارزانی کی سید کبیر نے عطای خلعت اور خنجر مرصع و اسپ سے سرفرازی پائی اور بختر خان بعطاے خلعت و اسپ اور تسبیح
مرصع کے کہ لوگ اوس ملک کے گردن مین لٹکاتے ہین ممتاز ہوا اور چھ ہزار درب خرچ کے دونون کو انعام ہوے اور جو عادل خان نے
کئی دفعہ بوسیلہ فرزند اقبالمند شاہجہان کے التماس شبیہ خاصہ کی تھی تو مینے ایک شبیہ اپنی ساتھ ایک لعل گران بہا اور فیل خاصہ کے مشار الیہ
کو عنایت فرمائے اور فرمان مرحمت عنوان صادر ہوا کہ ولایت نظام الملک و قطب الملک سے جس جگہ اور جس قدر پر کہ قابض ہو سکے اوسکے انعام مین مقرر ہو
اور جبکہ کمک اور مدد چاہیے شاہنواز خان درستی فوج اکر کے واسطے کمک کے متعین کرے زمان سابق مین نظام الملک کہ کلان تر حکام دکن کا
تھا اور سبھون نے اوسکو بڑائی مین قبول کر لیا تھا اور بڑا بھائی جانتے تھے اب دنون کہ عادل خان مصدر خدمات شائستہ کا ہوا اور ساتھ خطاب
والاے فرزندی کے خصوصیت پائی تو مینے اوسکو ساتھ سرداری تمام ملک دکن کے ممتاز کیا اور واسطے شبیہ کے یہ رباعی خط خاص سے
لکھدی رباعی اے سوی تو دائم نظر رحمت ما + آسودہ نشین بسایۂ دولت ما + سوئ تو شبیہ خویش کردیم روان + تا معنی ما بینی از صورت ما +
اور فرزند شاہجہان نے حکیم خوشحال پسر حکیم ہمام کو کہ خانہ زادان خاصہ درگاہ سے ہے اور مدت سے اوس فرزند کی خدمت مین بڑا ہوا ہے واسطے
پہونچانے خوشخبری مراحم جہانگیری کے نزدیک عادل خان کے ہمراہ اوسکے وکیلون کے بھیجا اور اوسی روز میر عدلیہ عدالت عرض مکرر پر مقرر ہو کر بلند
ہوا کفایت اللہ خان دیوان صوبہ گجرات جبکہ دیوانی صوبہ بنگالہ پر مختص تھا بسبب وقوع بعضے حادثات کے بیسامان ہوگیا تھا اسلیے مبلغ پندرہ ہزار
روپیہ بطور انعام اوسکو عنایت ہوے ان دنون دو جلدین جہانگیر نامہ کی مرتب ہوئین اور نظر مین گذرین تعین ایک اول مدار الملک
اعتماد الدولہ کو مرحمت کی اور آج دوسری جلد فرزند آصف خان کو عنایت کی جمعہ پانچوین کو مہرام پسر جہانگیر قلی خان صوبہ بہار سے آیا دولت
زمین بوس کی حاصل کی اور چند ہیرے کان کوکرہ کے لاکر نذر کیے جو اوس صوبہ مین جہانگیر قلی خان سے خدمات شائستہ ظاہر نہوئین اور باوجود
اسکے کئی بار عرض ہوئی کہ اکثر بھائی برادر اوسکے دست تسلط اور تعدی کا دراز کر کے خدا کے بندون کو آزار پہونچاتے ہین اور ہر ایک آپکو
حاکم جانکر جہانگیر قلیخان کو خیال مین نہین لاتا اسلیے مقرب خان کو کہ بندہ قدیم الخدمت مزاجدان ہے فرمان دستخطی خاص صادر ہوا کہ عمدہ صوبہ بہار
پر سرفراز ہو کر بعد پہونچنے فرمان قضا جریان کے اوس طرف پہونچے اون ہیرون سے کہ ابراہیم خان فتح جنگ نے بعد فتح کرنے کان مذکور کے
حضور مین بھیجے تھے چند قطعے واسطے تراشنے کے حوالہ حکاکان سرکاری کے ہوے تھے اب کہ بہرام ناگاہ آگرہ مین پہونچا اور ارادہ آنے درگاہ کا
کیا خواجہ جہان نے چند ہیرے کہ طیار ہو گئے تھے اوسکے ہاتھ حضور مین بھیجے ایک اون مین سے ایسا ہے کہ ظاہر مین نیلم سے تمیز نہین کر سکتے
اب تک ہیرا اس رنگ کا دیکھا نہین تھا کئی سرخ کا وزن مین ہوا جوہریون نے قیمتی تین ہزار روپیہ کا بتایا اور کہا کہ اگر سفید اور کامل عیار ہوتا
بیس ہزار روپیہ کی قیمت پاتا اس سال مین چھٹی تاریخ ماہ مہر تک انبہ کھانے مین آئے اس ملک مین لیمون بہت کثرت سے ہے اور بڑا ہوتا ہے مہر
کا کو نام ایک ہندو کے باغ سے چند لیمون لائے تھے نہایت لطیف اور بڑے تھے ایک کو جو سب سے بڑا تھا مینے تولوایا سات تولے کے برابر تھا
شنبہ چھٹی تاریخ جشن دسہرہ کا مرتب ہوا اول گھوڑون خاصہ کو آراستہ کر کے روبرو لائے بعد ازان فیلان خاصہ کو مزین کر کے ملاحظہ کرایا جو دریاے
مہی اب تک پایاب نہین ہوا کہ لشکر عبور کر سکے اور آب و ہواے محمود آباد کو وہان بہ نسبت اور منازل کے کچھ نسبت نہ تھی اس باعث سے پھر
گیارہ دن اوس منزل مین مقام ہوا دوشنبہ آٹھوین کو وہان سے کوچ کر کے مودہ مین نزول فرمایا خواجہ ابوالحسن بخشی کو ساتھ ایک جماعت
بندہاے کارگذار اور ملاحون اور کشتیون کے آگے بھیجا تھا تاکہ دریاے مہی کا پل باندہین اور انتظار پایاب ہونے کا نکرین اور لشکر ظفر قرین

بیان ذکر سارس

بسہولیت عبور کر جاسے یکشنبہ نوین کو مقام ہوا اور یکم شنبہ دسوین کو موضع اینہ مین نزول رایات اقبال کا ہوا ابتدا مین سارس نر با نون آئے
سنبچے کلہ جو بیچ مین دبا کر اونچا لگا لیتا تھا اندیشہ اس بات کا ہوتا تھا کہ مبادا یہ بے مہری کا اثر ہو اور بچے کو ضائع کرے اس واسطے مینے حکم دیا
تھا کہ نر کو جدا رکھین پاس بچون کے آنے نہ دین ابد نون مینے واسطے امتحان کے فرمایا کہ نر کو نزدیک بچون کے چھوڑ دین تا حقیقت بے مہری اور محبت
کی ظاہر ہو بعد چھوڑنے کے نہایت رغبت اور محبت پائی گئی محبت اوسکی مادہ کی محبت سے کچھہ کم نہین معلوم ہوتا ہے کہ وہ ادا بھی ازراہ پیار کے
ہو روز مبارک شنبہ گیارہوین کو مقام ہوا اور پہلے دن چیتے کے شکار کو گئے تین کالے ہرن اور چار مادہ اور چکاری چیتے سے پکڑ جائے پھر
یکشنبہ بارہوین کو واسطے شکار چیتے کے گئے پندرہ ہرن نر و مادہ پکڑے اور مینے مرزا رستم اور اوسکے بیٹے سہراب خان کو حکم کیا کہ نیل گاے کے شکار
کو جاوین جس قدر ممکن ہو بندوق سے مارین سات اس نر و مادہ دونون نے شکار کیے جو معلوم ہوا کہ اس نواح مین ایک شیر مردم آزار آدمی کا
گوشت خوار ہے فرزند شاہجہان کو حکم ہوا کہ شر اوسکا خلق خدا سے دور کرے وہ فرزند حسب حکم بندوق سے مارکر شب کو میرے سامنے لایا مینے فرمایا
کہ حضور مین اسکا پوست اوتارین اگرچہ ظاہرا بڑا معلوم ہوتا تھا لیکن چونکہ لاغر تھا میرے مارے ہوے شیرون سے وزن مین کم نکلا پھر دوشنبہ
پندرہوین اور سہ شنبہ سولوین کو مین واسطے شکار نیل گاے کے گیا ہر روز دو نیل گاے بندوق سے مارے روز مبارک شنبہ اٹھارہوین کو
اوپر کنارے تال کے کہ وہان خیمہ بارگاہ اقبال کا تھا مجلس پیالے کی آراستہ ہوئی کنول کے پھول پانی پر خوب شگفتہ تھے بندہاے خاص [illegible]
نشاط سے خوشوقت ہوے جہانگیر قلیخان نے بیس ہاتھی صوبہ بہار سے اور مروت خان نے آٹھہ ہاتھی بنگالہ سے بھیجے تھے ملاحظہ مین گذرے
ایک ہاتھی فیلان جہانگیر قلی خان سے اور دو فیلان مروت خان سے داخل خاصہ ہاتھیون مین کیے اور باقی ہاتھی شاہزادون کو تقسیم کر دیے
میر خان بنیا میرزا ابو القاسم نمکین کا کہ خانہ زادون درگاہ سے ہے منصب آٹھہ سو ذات اور چھہ سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا
قیام خان خدمت قراول بیگی اور منصب چھہ سو ذاتی اور ڈیڑہ سو سوار سے ممتاز ہوا عزت خان کہ سادات بارہہ سے ہے اور ساتھہ بڑی شجاعت
اور کار طلبی کے امتیاز رکھتا ہے اور تعیناتان صوبہ بنگش سے ہے حسب التماس مہابت خان کے منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار سے
سربلند ہوا کفایت خان دیوان صوبہ گجرات کا عنایات فیل سے سرفراز ہو کر مرخص ہوا صفی خان بخشی صوبہ مذکور کو شمشیر مرحمت ہوئی جمعہ کو بیسوین
کو مین شکار کو گیا اور ایک نیلگاو نر مارا اپنی تمام عمر مین مجکو یاد نہین کہ گولی بندوق کی نیل گاو نر سے پار نکلی ہو گو کہ مادہ سے پار نکل جاتی ہے

مقدار قدم

اس تاریخ کو باوجودیکہ پینتالیس قدم کا فاصلہ تھا دو طرفی پوست سے گولی صاف نکل گئی اصطلاح اہل شکار مین قدم مراد دو قدم سے ہے کہ
آگے پیچھے رکھے جاوین یکشنبہ اکیسوین ۲۱ کو مین خود واسطے شکار باز و جرہ کے جاکر خوشوقت ہوا پھر میرزا رستم اور داراب خان اور میر میران
اور اور بندون کو مینے حکم دیا کہ شکار نیل گاے کو جاکر جسقدر مار سکین مارین چنانچہ اونیس ۱۹ نر و مادہ مارے اور دس راس ہرن چیتے سے
پکڑوائے ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن حسب التماس سپہ سالار خان خانان کے منصب ہزاری ذات اور دو سو سوار سے سرفراز ہوا دوشنبہ
بائیسوین کو وہان سے کوچ ہوا سہ شنبہ تیسوین کو پھر کوچ ہوا اور اونی حوض کی نواح مین ایک مادہ شیر مع تین بچون کے نظر آئی ہے جو نزدیک تھی مینے خود جاکر
بندوق سے چارون کو مارا اور وہان سے چل کر پل کے اوپر سے جو مہی پر باندھا گیا تھا عبور کیا باوجودیکہ اس دریا مین کشتی نہ تھی کہ پل باندہ سکین
اور پانی بہت گہرا تھا اور تیز تھا لیکن بحسن اہتمام خواجہ ابو الحسن میر بخشی کے دو تین دن سے پہلے ایک پل بہت محکم ایکسو چالیس گز

استقلال بادشاہون کا اور حرکت مختلف ہاتھی کا

کا لنبا چار گز کا چوڑا مرتب ہوا مینے واسطے امتحان کے فرمایا کہ فیل گن سندر خاص کو کہ فیلان قوی ہیکل سے ہے مع تین مادہ فیل کے پل پر
سے گذارین پل اس قدر مضبوط تھا کہ پایہ اوسکے ہاتھیون کو وہ پیکر کے بوجھ سے نہ ہلے اور نہ جنبش کی مینے زبان معجز بیان حضرت
عرش آشیانی سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ایک روز عنفوان جوانی مین دو تین پیالے ہم نے پیے اور ہاتھی مست پر سوار ہوے باوجودیکہ
مین ہشیار تھا اور ہاتھی ساتھ نہایت جوش جلو کے میرے ارادہ اور اختیار سے پھرتا تھا لیکن مینے اپنے آپ کو بیہوش اور

ہاتھی کو سرکشی اور بدمستی ظاہر کر کے لوگون کی طرف دوڑایا بعد اوسکے ہاتھی دوسرا منگا کر دونون کو لڑایا وہ لڑتے لڑتے پل تک جو دریائے جمنا پر باندھا
تھا گئے اتفاقاً وہ ہاتھی بھاگ گیا اور جو راہ بھاگنے کی نہ پائی تاچار پل کی طرف روان ہوا اور مین جب ہاتھی پر سوار تھا وہ اوسکے پیچھے دوڑا ہر چند
باگ اوسکی میرے اختیار مین تھی اور اشارہ سے وہ کھڑا ہو سکتا تھا لیکن دل مین آیا کہ اگر ہاتھی کو پل پر جانے سے روک لونگا تو لوگ اوس ادائے
مستانہ کو بناوٹ پر حمل کرینگے اور ظاہر ہو جاویگا کہ نہین بدمست و بیجو دہتانہ ہاتھی اور طہور ایسی ادا کا بادشاہون سے ناپسند ہے پس ساتھ تائید
اللہ سبحانہ کی استعانت طلب کر کے اپنے ہاتھی کو اوسکے تعاقب سے نروکا دونون ہاتھی پل پر روان ہوئے کہ پل کشتیون کا تھا جب ہاتھی اگلا پانو
اپنا کشتی کے کنارے پر رکھتا آدھی کشتی ایک کنارے سے ڈوب جاتی تھی اور دوسری طرف سے کھڑی ہو جاتی تھی ہر ایک قدم مین گمان
ہوتا تھا کہ جوڑ بند کشتی کے الگ ہو جاوینگے آدمی اس حال کے دیکھنے سے غرق دریائے بیقراری ہوئے اور شور کرنے لگے جو حمایت اور نگہبانی
خدای تعالے کی ہر وقت شامل حال اس نیازمند درگاہ الہی کی ہے دونون ہاتھی سلامت اوس پل سے عبور کر گئے دن مبارک شنبہ بجشن
اوپر کنارے دریائے مہی کے بزم پیالہ آراستہ ہوئی اور چند بندہائے خاص نے کہ اس قسم کی مجلس اور محفل مین شریک ہوتے تھے ساغر لبریز عنایات
سے کام دل حاصل کیا یہ جگہ نہایت بے تکلف دلنشین ہے دو وجہ سے وہان چار مقام ہوئے ایک خوبی جا دوسرے یہ کہ لوگ عبور مین اضطراب
نکرین یکشنبہ اٹھائیسوین کو وہان سے کوچ کیا اور دوسرے دن دوشنبہ کو بھی کوچ ہوا اس روز نہایت نادر تماشا دیکھا کہ جوڑہ سارس نے کہ بچے
نکالے تھے دن مبارک شنبہ کے اوسکو احمد آباد سے لائے وہ مع بچون کے صحن دولت خانہ مین کہ کنارے تال پر مرتب ہوا تھا پھرتے تھے
اتفاقاً نر و مادہ نے آواز کی ایک صحرائی جوڑہ نے تال کے دوسرے کنارے پر آواز انکی سنکر فریاد کی اور انکی آوازنکی سیدہ پر اوڑکر آئے اور نر نے
ساتھ نر کے اور مادہ نے ساتھ مادہ کے لڑائی شروع کی اور لوگون سے جو وہان موجود تھے کچھ خوف کیا خواجہ سرا کہ اونکی حفاظت پر تعین تھے اونکے
پکڑنے کو دوڑے ایک نے نر کو پکڑ لیا اور دوسرے نے مادہ کو جبتک کہ نر کو پکڑا تر کیب سے اوسکو تھام لیا اور جسنے کہ مادہ کو پکڑا تھا مادہ اوسکے
ہاتھ سے نکل گئی مینے اپنے ہاتھ سے نر کی ناک اور پانون مین حلقہ ڈال کر چھوڑ دیا نر و مادہ دونون اپنے مقام پر جا کر ٹھہرے پھر جبکہ سارس خانگی
آواز کرتے تھے وہ بھی برابر آواز کرتے تھے اور اسی قسم سے تماشا جنگلی ہرن کا دیکھا آئین گنہ کر لائیں شکار کو گیا تھا قریب تیس آدمیون کے اہل شکار اور خدمتگار
ملازمت مین حاضر تھے ایک کالا ہرن مع چند ہرن کے نظر آیا ایک مرتبہ مینے ہرن آہو گیر کو لڑنے کے واسطے چھوڑا دو تین ٹکرین سینگون
کی مار کر پیچھے لوٹا دوسری مرتبہ چاہا کہ ہرن کے سینگ مین آہو گیر باندہ کر چھوڑ دین تاگرفتار ہو جاوے اس مرتبہ آہوے صحرائی شدت غضب
اور غیرت سے ہجوم آدمیون کا خیال مین نہ لاکر دوڑ کر آیا اور تین سینگ آہوے خانگی کے مار کر بھاگ گیا اسی تاریخ کو خبر فوت ہوئے عنایت خان
کی پہونچی وہ خدمتگزارون حضرت سے تھا باوجودیکہ افیون کھاتا تھا اور وقت فرصت مرتکب پیالہ کا بھی ہوتا تھا رفتہ رفتہ شیفتہ شراب کا
ہو گیا تھا چونکہ وہ ضعیف الجسم تھا اور زیادہ حوصلہ پینے سے ارتکاب پیالہ کا کرتا تھا مرض اسہال مین مبتلا ہوا اور اس ضعف مین دو تین بار
مثل مرگی کے غشی اوسکو ہوگئی حسب حکم حکیم رکنا اوسکے معالجہ مین مصروف ہوئے ہر چند تدبیرین کین فائدہ مند نہوئین باوجود اسکے ایسی
بھوک اوسکو پیدا ہوئی چنانچہ حکیم مبالغہ اور تاکید کرتا تھا کہ دن رات مین زیادہ ایک دفعہ سے کھانا نکھاوے لیکن وہ نرہ سکا دیوانہ کی طرح
آگ پانی پر پڑتا تھا یہان تک کہ مرض سوء القنیہ اور استسقا کا پیدا ہوا اور بہت ضعیف و نحیف ہو گیا چند روز پیشتر مجھسے عرض کی کہ آگرہ مین
جاوے مینے حکم دیا کہ حضور مین آکر رخصت ہووے پالکی مین ڈالکر لائے نہایت ضعیف و لاغر ہو گیا تھا کہ موجب حیرت کا ہوتا تھا مصرعہ
کشیدہ پوستے بر استخوانی + بلکہ ہڈیان بھی تحلیل ہو گئین تھین یہانتک کہ مصور لاغر تصویر کے کھینچنے مین بہت تکلف کرتے ہین مگر اس
قسم کی دبلی بلکہ قریب اسکے بھی دیکھنے مین نہ آئی سبحان اللہ آدم زادہ اس ہیئت کے ساتھ بھی ہوتا ہے یہ دو بیت استاد کی مناسب
اس مقام کے ہین سے سایہ من گرم نگیرد پائے + تا قیامت ندارد م برجائے + نالہ از لبس کہ ضعف دل بنید + تا بلب چند جا نشیند +

مینے نہایت نوادر سے سمجھکر فرمایا کہ مصور اوسکی صورت کھینچین القصہ اوسکا حال مینے نہایت متغیر پایا کہا کہ ایسے وقت مین خدا کی یاد سے ایکدم
غافل مت رہ اور اوسکے کرم سے ناامید نچاہیے ہونا اگر بچ جاوے تو سمجھنا چاہیے کہ کچھ فرصت واسطے عذر تقصیر اور تدارک مافات کے ملی
اور اگر عمر تمام ہوچکی ہی تو جو دم کہ اوسکی یاد مین گذرے بہتر ہی اپنے پس ماندون مین دلکو مشغول نکر کہ تھوڑا حق خدمت بھی ہمارے نزدیک بہت
ہی اور جو اوسکی پریشانی کا حال سنا دو ہزار روپیہ راہ خرچ اوسکو دیے اور رخصت کیا وہ دوسرے دن مسافر راہ عدم کا ہوا سہ شنبہ
تیئیسوین ۲۳ کو کنارے آب مانب پر منزل ہوئی جشن نوروز مبارک شنبہ کا دوسری تاریخ ماہ آبان کو اوس منزل مین مرتب ہوا امان اللہ پسر مہابت خان حسب
التماس مہابت خان کے منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا عبد اللہ پسر خان اعظم بھی ہزاری ذات اور تین سو سوار سے سرفراز ہوا دلیر خان جو صوبہ گجرات کے جاگیرداروں
ہی عطای فیل و اسپ سے سربلند ہوا رنبار خان بیٹا شہباز خان کنبو کا موافق حکم کے صوبہ دکن سے آکر خدمت بخشیگری اور وقایع نویسی سے
سرفراز ہوا اور منصب اوسکا آٹھ سو ذات اور چار سو سوار کا مقرر ہوا روز جمعہ تیسری کو کوچ کیا اس منزل مین شاہزادہ شجاع بیٹے فرزند شاہجہان
کو کہ نورجہان بیگم کے نزدیک پرورش پاتا ہی اور مجکو اوس سے اسقدر محبت ہی کہ اپنی جان سے زیادہ اوسکو عزیز رکھتا ہون جو بیماری کہ لڑکون
کو ہوتی ہی اور اوسکو ام الصبیان کہتے ہین وہ اوسکو لاحق ہوئی اور بہت دیر تک بیہوش رہا ہر چند اہل تجربہ نے تدبیرین اور معالجے کیے کچھ
فائدہ نہوا اور اوسکی بیہوشی نے میرے ہوش اوڑا دیے جبکہ معالجۂ ظاہری سے ناامیدی ہوئی از روی عجز و نیاز کے سر درگاہ کریم کارساز مین گڑاکر
اوسکی صحت چاہی اوس وقت دل مین آیا کہ جو اپنے خدا سے مینے اقرار کیا تھا کہ بعد عمر پچاس برس کے تیر و بندوق کا شکار نکرونگا اور کسی جاندار
کو اپنے ہاتھ سے آزار ندونگا اگر اوسکی سلامتی کی نیت کرکے اسی تاریخ سے ترک شکار کرون ممکن اور امید ہی کہ حیات اوسکی وسیلۂ نجات بہت سے
جاندارون کا ہو القصہ اوسی وقت ساتھ اعتقاد درست اور قصد صادق کے مینے خدا سے اقرار کیا کہ اس سے بعد کسی جاندار کو آزار نہ دونگا
کرم الہی سے اوسکی بیماری کو تخفیف تمام ہوگئی اور اوس زمانے مین کہ مین شکم مادر مین تھا اکثر اطفال کہ شکم مین حرکت کرتے ہین مجھسے ایکدفعہ
اثر حرکت کا ظاہر نہین ہوا پرستارون نے مضطرب ہوکر صورت حال حضرت عرش آشیانی سے عرض کی اوس زمانے مین والد ہمیشہ شکار
چیتے کا کیا کرتے تھے جو وہ دن جمعہ کا تھا واسطے سلامتی میری کے نذر مانی کہ تمام عمر دن جمعہ کو چیتے کا شکار نکرونگا آخر عمر تک اسی نیت پر ثابت
رہے اور مینے بھی متابعت حضرت کی کرکے آج تک دن جمعہ کو شکار چیتے کا نہین کیا حاصل کلام بسبب ضعف نور چشم شاہ شجاع کے تین روز اس
منزل مین مقام ہوا امید کہ حق تعالے اوسکو عمر طبیعی عطا فرماوے سہ شنبہ ساتوین کو وہان سے کوچ ہوا ایک روز حکیم کا بیٹا اونٹ کے دودہ کی
تعریف بہت کرتا تھا دل مین آیا کہ چند روز اونٹ کا دودہ پیون کہ فائدہ مند ہو اور مزاج کو گوارا ہو آصف خان ولایتی اونٹنی شیردار رکھتا تھا
تھوڑا سا اوسکے دودہ مین سے پیا بخلاف دودہ اور اونٹون کے کہ کھارا ہوتا ہی مجکو لذیذ اور شیرین معلوم ہوا اور اب ایک مہینے کے عرصے
سے ہر روز موافق آدھے آبخورے کے دودہ اوسکا پیتا ہون نفع اوسکا ظاہر ہوا کہ تشنگی کو کھوتا ہی اور غرائب یہ ہی کہ دو سال ہوئے کہ یہ آصف خان
نے خریدی تھی اور اوس وقت اوسکے بچہ نتھا اور اصلا اثر دودہ کا ظاہر نہ تھا اندنون اتفاقاً دودہ اوسکے تھنون سے نکلا اور ہر روز چار سیر
دودہ گھاس کا اور پانچ سیر گیہون اور ایک سیر گڑ اور ایک سیر سونف اوسکے کھانیکو دیا جاتا ہی کہ دودہ اوسکا شیرین اور لذیذ اور مفید ہو
بے تکلف مجکو پسند آیا اور واسطے امتحان کے دودہ گاے اور بھینس کا منگوا کر چکھا اسکے دودہ کی شیرینی کو نہین پہونچتا حکم دیا کہ اور چند
اونٹنیون کو اسی قسم کی خوراک دین تاکہ معلوم ہو کہ شیرینی غذا کی سبب سے یا خود ہی ہی کم شنبہ آٹھوین کو کوچ ہوا روز مبارک شنبہ تاریخ
نوین کو بڑے تال پر ڈیرہ ہوا تھا فرزند شاہجہان نے کشتی کشمیری طرز کی کہ نشیمن گاہ اوسکی نقرہ کی تھی نذر کی مینے اوسی روز اوس کشتی پر بیٹھکر سیر
تالاب کی کی عابد خان بخشی بنگش جو حسب الطلب حاضر درگاہ ہوا تھا اسی روز آیا خدمت دیوانی بیوتات سے سرفراز ہوا سرفراز خان
کہ کامداروں صوبۂ گجرات سے ہی بعطاے علم اور گھوڑے و پنچاق خاصہ اور ہاتھی کے عزت پاکر رخصت ہوا عزت خان کہ تعینات لشکر بنگش

ترک کرنا جہانگیر کا شکار کو

سے ہی بہ عنایت علم سرفراز ہوا روز جمعہ دسوین کو کوچ ہوا میر میران منصب دو ہزاری ذات چھ سو سوار سے سرفراز ہوا ہفتہ گیارہوین کو پرگنہ دوحد مین منزل کی شب یکشنبہ بارہوین ماہ آبان کو تیرہوین سال جلوس سے مطابق پندرہوین ذیقعدہ ۱۰۲۷ھ ہجری وقت طلوع اونیسوین درجہ میزان کی خداوند کریم نے شاہجہان کو آصف خان کی بیٹی سے فرزند اقبال مند کرامت فرمایا امید کہ قدم اوسکا اس دولت ابد قرین کو مبارک اور فرخندہ ہو تین دن تک منزل مذکور مین مقام رہا یکشنبہ پندرہوین کو موضع نمرنہ مین منزل کی جو یہ بات مقرر ہی کہ جشن مبارک شنبہ تا بقدر کنارہ آب جائے خوب و صاف مین ہوا اور اس زمین مین ایسی جگہ نتھی اسلیے مینے قریب نصف شب مبارک شنبہ تاریخ سولہوین کو وہانسے سوار ہوکر وقت طلوع آفتاب کے کنارہ تالاب باکھود کے نزول فرمایا آخر دن سے بزم پیالہ مرتب ہوئی چند ملازمان خاص کو پیالے عنایت کیے جمعہ کے دن سترہوین کو کوچ کیا کیشوداس مارو کہ جاگیردار اوس نواحی کا ہی موافق حکم کے دکن سے آکر خدمت مین حاضر ہوا شنبہ اٹھارہوین کو حوالی رام گڈہ مین مقام ہوا چند روز پہلے تین گھڑی رات باقی رہی تھی کہ کرہ ہوا مین مادہ بخار اور دخان کا مانند ستون کے نمودار ہوا اور ہر شب پہلے رات سے گھڑی بھر پیشتر ظاہر ہوتا تھا اور بڑھتا جاتا تھا جب تمام ہوا صورت گرگٹ کی پیدا کی دونون سر باریک اور درمیان سے گندہ خوار مانند دمبرہ کے پشت طرف جنوب اور رو طرف شمال کے اب پہر رات پچھلے سے ظاہر ہوتا ہی منجمون اور ستارہ دانون نے قد و قامت اوسکا اصطرلاب سے معلوم کیا کہ چوبیس درجون فلک کو ساتھ اختلاف منظر کے برابر ہوا ہی اور ساتھ حرکت فلک اعظم کے متحرک ہی اور حرکت خاص بھی بجہت حرکت فلک اعظم کے اوس مین معلوم ہوتی ہی چنانچہ پہلے برج عقرب مین تھا اوسکو چھوڑ کر میزان مین پونہچا اور حرکت عرض زیادہ جنوب کی طرف رکھتا ہی منجمون نے اس قسم کا حربا نام رکھا ہی اور لکھا ہی کہ اسکا ظہور دلالت کرتا ہی اوپر ضعف ملوک عرب اور غالب ہونے دشمنون کے اون پر اور حقیقت خدا جانے تاریخ مذکور تک بعد سولہوین شب کے کہ وہ علامت ظاہر ہوئی تھی اب قریب آٹھ رات سے اوسی طرف ایک ستارہ نمودار ہوا کہ سر اوسکا روشن اور دو تین گز کی دم مگر دم مین اصلا روشنی اور چمک نتھی جس وقت کہ گم ہو جائیگا اور اوسکے آثار سے جو کچھ ظہور مین آئیگا لکھا جائیگا یکشنبہ اونیسوین کو مقام کرکے دوشنبہ بیسوین کو موضع سیتل کھیرہ مین منزل کی اور سہ شنبہ اکیسوین کو پھر مقام ہوا رشید خان افغان کو خلعت و فیل رنبازخان کے ہاتھ بھیجا کم شنبہ بائیسوین کو پرگنہ مدن پور مین نزول اقبال فرمایا اور مبارک شنبہ تاریخ تئیسوین کو مقام کرکے بزم پیالے کی آراستہ کی داراب خان خلعت نادری سے سرفراز ہوا جمعہ کو مقام کرکے شنبہ پچیسوین کو پرگنہ نواڑی مین منزل کی یکشنبہ چھبیسوین کو کنارہ آب چنبل پر نزول فرمایا دوشنبہ ستائیسوین کو کنارہ آب کنہر پر ڈیرہ کیا سہ شنبہ اٹھائیسوین کو سواد بلدہ اوجین مین مقام ہوا احمد آباد سے اوجین تک اٹھانوے کوس مسافت کو اٹھائیس کوچ اور اکتالیس مقام مین کہ دو مہینے اور نو دن ہوتے ہین آئے کم شنبہ اونتیسوین کو ساتھ جدروپ کے کہ پسندیدگان مذہب ہنود سے ہی اور تفصیل حال اوسکی سابق مین لکھی ہی واسطے سیر اور تماشے کا زیادہ کے توجہ فرمائی بے تکلف اوسکی صحبت مغتنمات سے ہی اسی تاریخ مین عرضی بہادر خان حاکم قندہار سے معلوم ہوا کہ پار سال قندہار اور نواحی قندہار مین کثرت چوہونکی اسقدر تھی کہ تمام غلون اور کھیتون اور درختون کو ضائع کرتی تھی جب تک کھیتی نہ کٹتی تھی خوشون کو کاٹ کر کھاتے تھے جب تک رعایا اپنی مزروعات کو خرمن مین کوٹے اور صاف کرے آدھا اور کھا گئے چنانچہ چوتھا حاصل شاید کہ ملا ہو اور اسیطرح فالیزون اور باغات کا اثر بالعموم چند روز کے معدوم ہو گئے جو فرزند شاہجہان نے جشن ولادت فرزند اپنے کا نکیا اوجین مین کہ پرگنہ جاگیر اوسکے کا ہی عرض کی کہ محفل مبارک شنبہ کی تاریخ تیسوین مین اوسنے آراستہ کی ناچار اوسکے کہنے کو مانکر مینے اوسکی محفل مین عیش و طرب سے آرام فرمایا بندہ ہاے خاص ساغر لبریز عنایت سے کامیاب ہوے اوس فرزند شاہجہان اپنے فرزند کو روبرو لایا اور خوان جواہرات و آلات مرصع اور پچاس ہاتھی تیس نر اور بیس مادہ نذر گذران کے التماس نام رکھنے کا کیا انشاء اللہ تعالے ساعت نیک مین نام رکھا جائیگا اون ہاتھیون مین سات ہاتھی داخل فیلخانہ خاص ہوے باقی فوجدارون کو تقسیم کردیے اور نذرانہ اوسکا مقبول ہوا دو لاکھ روپیہ کا ہوگا اسی دن عضد الدولہ نے اپنی جاگیر سے آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی

ظہور صورت عجیب در ہوا

اکاشی مہر نذر کرکے ایک ہاتھی پیشکش کیا قاسم خان نے کہ اوسکو حکومت بنگالہ سے مینے معزول کرکے درگاہ مین بلایا تھا دولت زمین بوس کی پاکر
ہزار مہر نذر کین جمعہ غرہ آذرماہ الہی کو طرف شکار باز وجرہ کے میری رغبت ہوئی اثناء سواری مین جوار کے کھیت مین گذرا باوجودیکہ ہر درخت ایک
خوشہ بارلاتا ہی ایک درخت نذر سے گذرا کہ بارہ خوشے رکھتا تھا موجب حیرت کا ہوا اوس وقت یہ حکایت پادشاہ و باغبان کی دل مین گذری **حکایت**
بادشاہ و باغبان ایک بادشاہ موسم گرما مین ایک باغ کے دروازے پر پہونچا ایک بوڑھا باغبان دیکھا دروازے پر کھڑا ہوا پوچھا کہ اس
باغ مین انار ہین کہا ہین بادشاہ نے کہا کہ ایک پیالہ انار کے پانی کا لاؤ باغبان نے اپنی لڑکی کو کہ نہایت خوب صورت اور نیک سیرت تھی اشارہ کیا
تا آب انار حاضر کرے لڑکی گئی اور اوسی وقت ایک پیالہ انار کے پانی کا بھر لائی اور چند پتیان اوسکے منہ پر رکھین بادشاہ نے اوسکے ہاتھ
سے پیالہ لیکر پیا اور لڑکی سے پوچھا کہ مقصود ان پتیون کے رکھنے سے اس پیالے کے منہ پر کیا تھا لڑکی نے زبان فصیح اور ادائے ملیح سے عرض کیا
کہ ایسی گرم ہوا اور عرق آنے اور سواری سے یکبارگی پہونچنے مین پانی کو ایک دم مین پینا منافی حکمت کے ہی اسلیے مینے پتی پانی کے منہ پر رکھی
تا پانی تامل سے پیو بادشاہ کو یہ بات نہایت پسند آئی اور دلمین خیال کیا کہ اس لڑکی کو داخل حرم کرے اوسکے بعد باغبان سے پوچھا کہ ہر سال
تجکو اس باغ سے کیا حاصل ہوتا ہی کہا تین سو دینار کہا کچہری مین کیا دیتا ہی کہا سلطان سر ہر درخت سے کچھ نہین لیتا بلکہ زراعت سے دسوان حصہ
لیتا ہی بادشاہ کے دل مین آیا کہ میری سلطنت مین باغ بہت ہین درخت بیشمار اگر حاصل باغ سے بھی دسوان حصہ دین تو روپیہ بہت ہوتے ہین
اور رعیت کو اس مین چندان نقصان نہین اب حکم دونگا کہ محصول باغات کا بھی لیا جاوے پھر کہا تھوڑا انار کا پانی اور بھی لاؤ لڑکی گئی اور
بہت دیر کے بعد آئی اور پیالہ انار کے پانی کا لائی بادشاہ نے کہا اوس مرتبہ کہ تو گئی تھی جلد آئی تھی اور بہت لائی تھی اب کی بار دیر کیون لگائی
اور تھوڑا لائی لڑکی نے کہا کہ اوس مرتبہ پیالہ ایک انار کے پانی سے بھر گیا تھا اور اب پانچ چھ انار نچوڑے اور اوسقدر پانی نہ نکلا بادشاہ کو حیرت
ہوئی باغبان نے عرض کی کہ برکت پیدائش زمین مین بادشاہ کی نیت سے ہوتی ہی مجکو معلوم ہوتا ہی کہ تم بادشاہ ہو جب تم نے حاصل باغ کا مجھسے
پوچھا نیت تمھاری بدل گئی ہوگی تو البتہ برکت میوون کی کم ہو گئی بادشاہ کو اوسکے کہنے کا اثر ہوا اور وہ خیال دلسے نکالا پھر کہا ایکبار
اور ایک پیالہ پانی انار کا لاؤ لڑکی گئی اور جلدی قدح بھر لائی اور خوش و خرم بادشاہ کے ہاتھ مین دیا بادشاہ نے اوپر دانائی باغبان کے
آفرین کی اور حقیقت بیان کی اور وہ لڑکی اوس سے چاہی اور خواستگاری کی اور یہ بات اوس بادشاہ حقیقت آگاہ سے صفحۂ روزگار پر باقی
رہی القصہ ظہور ایسی برکت کا اثر نیک نیت اور ثمرہ عدالت کا ہی جبکہ تمام ہمت اور نیت بادشاہون کی مصروف اوپر آسودگی خلق اور رفاہیت
رعایا کی ہوتی ہی ظہور خیرات اور کثرت محصول زراعت اور باغات کا مستبعد نہین الحمد اللہ کہ اس دولت ابد قرین مین ہرگز رسم محصول سر درخت
نہین ہی اور تمام ممالک محروسہ سے ایک حبہ اس قسم کا داخل خزانہ نہین ہوتا ہی بلکہ حکم ہی کہ جو کوئی زمین مزروع مین باغ لگائے حاصل اوس کا
معاف ہوگا امید کہ حق تعالے اس نیازمند کو ہمیشہ اس نیت خیر پر قائم رکھے ع جو نیت بخیر ست خیرم دہی + روز شنبہ کو دوسری مرتبہ شوق
ملاقات جدروپ کا دل مین زیادہ ہوا بعد فراغ عبادت دوپہر کے مین کشتی پر سوار ہوکر اوسکی ملاقات کو گیا پچھلے دن سے اوسکے گوشہ مین
جاکر ملاقات کی بہت بلند باتین حقائق اور معارف کی سنین مقدمات تصوف کے خوب صاف بیان کرتا ہی مین ملاقات اوسکی سے خوش ہوا اوسکی
ساٹھہ برس کی عمر ہی بائیس برس کا تھا کہ قطع تعلقات ظاہری کا کیا اور تجرد اختیار کی اڑتیس برس سے بے لباسی مین بسر کرتا ہی رخصت کے وقت
کہا کہ شکر اس بخشش الہی کا کس زبان سے ادا کرون کہ ایسے بادشاہ عادل کے عہد مین جمعیت و آرام سے اپنے معبود کی عبادت مین مشغول ہون
اور کسی راہ سے غبار تفرقہ میرے دامن عزیمت پر نہین بیٹھتا ہی یکشنبہ تیسری کو کالیادہ سے کوچ کیا اور قاسم کھیرہ مین مقام ہوا درمیان
راہ کے شکار باز و جرہ کا کیا اتفاقاً ایک کروانک اوڑا باز تو یغون کو کہ نہایت توجہ اوس سے رکھتا ہون اوسکے پیچھے چھوڑا کروانک اوسکے چنگل سے
نکل گیا باز اونچا چڑھ گیا کہ نظر نہین آتا تھا اور غائب ہو گیا ہر چند قراولون اور میر شکارون نے تجسس کی کچھ پتا نہ لگا اور مشکل ہوئی کہ ایسے جنگل مین

خوبی ملک اور کثرت زراعت امیر کی نیک نیتی سے ہوتی ہے

باز ہاتھ آوے اور شکار میر کشمیری کہ سردار میر شکارون کشمیر کا ہے اور باز مذکور حوالہ اوسکے تھا پریشان اطراف صحرا مین پھرتا تھا ناگاہ دور سے
ایک درخت دیکھا جو نزدیک اوسکے گیا باز کو ایک ٹہنی پر بیٹھے ہوئے پایا مرغ خانگی دکھلا کر اوسے بلا لیا تین گھڑی سے زیادہ نہین گذری تھی کہ باز
کو پکڑ کر حضور مین لایا اور یہ بخشش غیبی کہ گمان وخیال مین کسی شخص کے نہ تھی مسرت افزای خاطر ہوئی بانعام اس خدمت کے منصب اوسکا بڑہایا گیا
اور اسپ وخلعت مرحمت ہوا دوشنبہ چوتھی وسہ شنبہ پانچوین وکم شنبہ چھٹی کو برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ ساتوین کو مقام کر کے کنارہ تال پر
جشن مرتب کیا نورجہان بیگم مدت سے ایک بیماری رکھتی تھی اور حکما مسلمان اور ہندو جو ملازمت مین تھے علاج کرتے تھے سودمند اور موثر نہین
ہوتا تھا اور دوا کرنے سے عاجز ہونے کا اقرار کرتے تھے اندنون کہ حکیم روح اللہ خدمت مین آیا اور اوسکا علاج کیا تھوڑی مدت مین فائدہ کامل
ہو گیا صلہ مین اس خدمت شایستہ کے حکیم کو منصب لائق سے سرفراز کر کے تین گانون اوسکے وطن مین بطور ملکیت کے عنایت کیے اور حکم ہوا
کہ مشار الیہ کے برابر چاندی تول کر وجہ انعام مین دیجاوے جمعہ آٹھوین سے کم شنبہ تیرہوین ۱۳ تک برابر کوچ ہوا اور ہر روز آخر منزل تک شکار باز وجرہ
کا کیا اور تیتر بہت پکڑے گئے اسی تیرہوین تاریخ کو کنور کرن فرزند رانا امرسنگہ نے در دولت پر حاضر ہو کر تسلیمات مبارکباد فتح دکن کی ادا کین سو مہر
اور ہزار روپیہ نذرانہ اور موازی اکیس ۲۱ ہزار روپیہ کے قسم مرصع آلات سے مع چند گھوڑون اور ہاتھی کے پیشکش کیا مگر جو کہ قسم ہاتھی گھوڑون
سے تھا اوسکو بخشا اور باقی قبول کیا دوسرے دن اوسکو خلعت عطا ہوا اور میر شریف وکیل قطب الملک کو ایک ہاتھی اور راراوت خان میر سامان
کو بھی ایک ہاتھی عنایت ہوا سید ہزبر خان فوجداری سرکار میوات پر سرفراز ہوا منصب اوسکا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور پانسو سوار کا
مقرر ہوا سید مبارک کو واسطے حراست قلعہ رہتاس کے ممتاز کر کے منصب پانسو ذات اور دو سو سوار کا مرحمت فرمایا اور مبارک شنبہ چودہوین ۱۴ تاریخ کو
کنارے تالاب موضع سندہارا کے مقام کر کے بزم پیالہ آراستہ ہوئی اور بندہ ہای خاص ساغر نشاط سے خوشوقت ہوے جانور شکاری کہ آگرہ مین
واسطے گذر کے باندھے تھے خواجہ لطیف توش بیگی نے اندنون لا کر نظر سے گذرانے جو کہ لائق سرکار خاص کے تھے انتخاب کر کے باقی امیرون کو
تقسیم کیے اسی تاریخ کو خبر بغاوت اور کفران نعمت راجہ سورج مل ولد راجہ باسو کی سنی راجہ باسو چند پسر رکھتا تھا سورج مل اگرچہ سب سے بڑا تھا لیکن
باپ اوسکو بسبب بداندیشی اور فتنہ جوئی کے ہمیشہ قید رکھتا تھا اور اسی طرح اوس سے ناراض مرا بعد مرنے اوسکے کے جو یہ بے سعادت سب سے
بڑا تھا اور اور فرزند قابل ورشید راجہ باسو نہین رکھتا تھا اس لیے حقوق خدمت راجہ باسو کو ملحوظ فرما کر واسطے انتظام سلسلہ زمینداری اور محافظت
اوسکے وطن کے اس بے دولت کو خطاب راجگی اور منصب دوہزاری سے سرفراز کیا اور جگہ اور جاگیر اوسکے باپ کی کہ خدمت اور دولت خواہی
سے حاصل کی تھی اور تمام نقد وجنس کہ بہت سالہا سال سے جمع کیا تھا اوسکو مرحمت ہوئی اور جس وقت کہ مرتضے خان مرحوم نے اوپر خدمت
فتح کانگڑہ کے دستوری پائی جو یہ بیدولت زمیندار عمدہ اوس کوہستان کا تھا اور ظاہر مین عہد خدمت اور دولتخواہی کا کیا واسطے کمک مشار الیہ
کے مقرر ہوا اور پیچھے اسکے کہ مطلب اوسکا حاصل ہوا اور مرتضے خان نے محاصرہ اہل قلعہ کا بہت سخت کیا اس بدسگال نے صورت حال
سے معلوم کیا کہ عنقریب فتح ہوگا تب مقام ناسازی اور فتنہ انگیزی مین آکر پردہ اتفاق کا منہ سے اوٹھایا اور مشار الیہ کے لوگون سے مخاصمت
کرنے لگا مرتضے خان نے نقش بیدولتی اور ادبار کا اوسکی پیشانی سے دریافت کر کے شکایت اوسکی درگاہ مین لکھ بھیجی بلکہ بالتصریح لکھا کہ آثار
بغاوت کے اوسکے حالات سے ظاہر ہین مرتضے خان جیسا سردار عمدہ ساتھ لشکر بہت کے اوس کوہستان مین تھا اوس بے سعادت نے
وقت کو مناسب اسباب شورش اور آشوب کا نپا کر خدمت فرزند شاہجہان مین عرض کی کہ مرتضے خان بتحریک ارباب غرض کے میرے ساتھ عداوت
رکھتا ہے اور ساتھ عصیان اور بغی کے تہمت کرتا ہے امید کہ آپ باعث نجات اور سبب میری حیات کے ہو کر مجکو درگاہ مین طلب فرماوین ہر چند
مین مرتضے خان پر اعتماد رکھتا تھا جب اوسنے بہت التماس واسطے طلب اپنے کے درگاہ مین کیا شبہہ دل مین آیا کہ مبادا مرتضے خان نے بتحریک
ارباب فساد کے رنج کھا کر اور غور نکر کے اوسکو متہم کیا ہو حاصل کلام بسبب التماس فرزند شاہجہان کے تقصیرات اوسکی معاف کین اور درگاہ مین

بلایا اور درمیان اس حال کے مرتضی خان مرگیا اور فتح ہونا قلعہ کانگڑہ کا دوسرے سردار کے بھیجنے پر موقوف رہا جو یہ فتنہ سرشت درگاہ والا مین پہونچا اوسکے ظاہری احوال پر نظر کرکے اوس جلدی مین مشمول عواطف کا کرکے پاس شاہجہان کے اور خدمت فتح کرنے دکن کے رخصت کیا گیا بعد اسکے کہ ملک دکن فتح ہوگیا اوس فرزند کی خدمت مین وسیلے اوٹھا کر طلبگار خدمت فتح کانگڑہ کا ہوا ہرچند اس بے حقیقت اور حق ناشناس کو ہمراہ کوہستان مین راہ دینا آئین حزم واحتیاط سے بعید تھا لیکن جو وہ خدمت اوس فرزند نے اپنے ذمے لی تھی ناچار اوسکی مرضی پر اوسکو چھوڑا اور فرزند اقبالمند نے اوسکو ساتھ تقی نامی کے کہ بندون درگاہ اوسکے سے تھا اور ساتھ فوج شایستہ منصبدارون اور احدیون اور برق اندازون بادشاہی کے تعین فرمایا چنانچہ یہ احوال بطور اجمال اوراق گذشتہ مین لکھا گیا جو اپنے مقصد کو پہونچا ساتھ تقی کے بھی خصومت اور بہانہ جوئی شروع کرکے جوہر ذاتی اپنا دکھلایا اور دو تین مرتبہ شکایت اوسکی معروض کی یہان تک کہ صریح لکھا کہ میری اور اسکی صحبت برآری غیر ممکن اور یہ خدمت اوس سے ہوتی نظر نہین آتی اگر سردار دوسرا مقرر فرماوین تو فتح اس قلعہ کی جلدی ممکن ہی ناگزیر تقی کو حضور مین طلب کیا راجہ بکرماجیت کو کہ ملازمون عمدہ اوسکے سے ہی ساتھ فوج تازہ کے جلد رخصت کیا جو اس بے سعادت نے جانا کہ زیادہ اس سے حیلہ اور مکر نہین چلیگا بکرماجیت کے پہونچنے تک ملازمان درگاہ کو اس بہانے سے رخصت دی کہ بہت مدت سے بے سامان ہوگئے ہو اپنے گھرون اور جاگیرون کو جاکر تا آنے راجہ بکرماجیت کے درستی سامان کی کرکے آجاؤ جو ظاہرا سلسلۂ جمعیت دولتخواہون مین تفرقہ ہوا اکثر اپنے محال جاگیرون پر گئے اور چند آدمی روشناس وہان رہے تب اوسنے قابو پاکر بغاوت اور فساد ظاہر کیا سید صفی بارہہ والے نے کہ نہایت شجاعت اور دلیری مین مشہور تھا مع چند برادر اور خویشون اپنے کے پاؤن ہمت کا جما کر شربت شہادت کا پیا اور بعض شیران کارزار کو زخمی کرکے وہ نابکار بگڑ کر میدان جنگ سے نکبت سرا اپنی کو لیگیا اور بعضون نے بھاگ کر اپنی جان بچائی اوس بدبخت نے پرگنات دامن کوہ پر کہ اکثر اون مین سے جاگیر اعتماد الدولہ مین مقرر ہین ہاتھ تعدی وتصرف کا دراز کیا اور لوٹنے اور غارت کرنے مین سرمو فرق نکیا امید ہی کہ جلدی سزاے اعمال اپنے کو پہونچے اور نمک اس دولت کا اپنا کام کرے انشاء اللہ تعالی یکشنبہ ۱۷ تاریخ کو گھاٹی چاندا سے عبور ہوا دوشنبہ اٹھارہوین کو آتالیق جان سپار خانخانان سپہ سالار سعادت آستان بوسی سے مفتخر ہوا جو مدتون سے حضور سے دور تھا اور لشکر منصور نواحی خاندیس اور برہانپور سے عبور کرتا تھا التماس ملازمت مین حاضر ہونیکا کیا حکم ہوا کہ اگر دل اوسکا سب طرف سے جمع ہو جریدہ اگر جلدی معاودت کرے اسواسطے موافق حکم کے جلدی آکے اس تاریخ کو آکر سعادت قدمبوسی کی حاصل کی اور ہر طرح کی نوازش سے سرفراز ہوا ہزار مہر اور ہزار روپیہ نذر گذرانے جو لشکر نے گذرنے گھاٹیون سے سختی بہت کھینچی تھی واسطے رفاہیت احوال اونکے سہ شنبہ ۱۹ اونیسوین کو مقام فرمایا کم شنبہ ۲۰ بیسوین کو کوچ کرکے مبارک شنبہ ۲۱ اکیسوین کو مقام ہوا کنارے دریا پر کہ سند نام ہی بزم پیالہ مرتب ہوئی گھوڑا سمند خاص سمیر نام کہ پہلے گھوڑون مین سے تھا خانخانان کو عنایت کیا سمیر اصطلاح اہل ہند مین کوہ طلا کو کہتے ہین بسبب مناسبت رنگ اور کلانی جثہ کے اس نام سے مشہور ہوا جمعہ ۲۲ بائیسوین وشنبہ ۲۳ تئیسوین کو برابر کوچ ہوا اس دن عجیب ندی دیکھی پانی نہایت صاف پرجوش وخروش بلند جگہ سے گرتا ہی کنارون پر جاے نشست قدرتی بنی ہوئی تھین ایسا چشمہ اس خوبی کے ساتھ نہین نظر آیا اچھی سیر کی جگہ ہی مین تھوڑی دیر اوسکی سیر سے محظوظ ہوا یکشنبہ ۲۴ چوبیسوین کو مقام ہوا اوس تالاب مین کہ سامنے دولتخانہ کے واقع تھا کشتی پر بیٹھکر شکار مرغابی کا کیا دوشنبہ ۲۵ پچیسوین وسہ شنبہ ۲۶ چھبیسوین وکم شنبہ ستائیسوین ۲۷ کو پے درپے کوچ ہوا خانخانان کو پوستین خاص اپنے پہننے کا مرحمت کیا اور سات راس گھوڑے طویلہ خاص سے کہ ہر ایک پر سواری کی تھی یہ بھی مرحمت کیے روز یکشنبہ دوسری دی ماہ الہی کو قلعہ رنتھنبور مین نزول اجلال فرمایا یہ بڑا قلعون سے ہندوستان کے ہی سلطان علاء الدین خلجی کے وقت مین راے ہمبر دیو متصرف تھا سلطان نے مدتون محاصرہ کیا بہت محنت سے فتح ہوا اور آغاز عہد حضرت عرش آشیانی مین راے سرجن ہاڈا تصرف مین رکھتا تھا اور ہمیشہ چھ سات ہزار سوار اوسکے رہتے تھے اور حضرت والا نے بمدد خداے پاک ایک مہینے بارہ دن مین فتح کیا

ذکر قلعہ رنتھنبور

اور رانی سرجن بر ہمہونی بخت ملازمت مین حاضر ہوکر سلک دولتخواہون مین منتظم ہوا اور امیران معتبر اور بندگان معتمد سے ہوگیا بعد اوسکے اوسکا
بیٹا رای بہوج بھی زمرہ امرای عظام مین ہوا اب پوتا اوسکا سربلند رای داخل بندہای عمدہ مین ہے اور دوشنبہ تیسری تاریخ کو سینے واسطے دیکھنے
قلعہ کے توجہ کی دو پہاڑ برابر ہین ایک کو رن اور دوسرے کو تھنبور کہتے ہین اور قلعہ اوپر تھنبور کے بنا ہے ان دونون نامون کو ملاکر رن تھنبور
نام رکھا نہایت مضبوط ہے اور پانی بہت رکھتا ہے کوہ رن ایک حصن قوی ہے اور فتح اس قلعہ کی منحصر ہے اوسیکی طرفسے چنانچہ والد بزرگوار نے حکم
فرمایا تھا کہ توپین اوپر کوہ رن کے چڑھا کر قلعہ کے اندر کی عمارتون کو توڑو اول توپ کو کہ آگ دی چوکھنڈی محل رای سرجن مین گولہ لگا
اوس عمارت کے گرنے سے زلزلہ اوسکی بنیاد مین پڑا اور گھبراہٹ اوسکے دلپر غالب ہوئی اور نجات اپنی قلعے کے سونپنے مین جان کے سرتودمت
کا درگاہ بادشاہ جرم بخش عذر پزیر مین رکھا القصہ ارادہ میرا ایسا تھا کہ رات اوپر قلعہ کے گذارون اور دوسرے دن لشکر مین آؤن لیکن جو
شکل عمارات ہندون کے بے ہوا اور کم فضا تھا اسلیے دل نے نچاہا کہ توقف کرون ایک حمام دیکھا کہ ایک نے رستم خان کے نوکرون مین سے
متصل حصار کے بنایا تھا باغیچہ اور نشیمن جانب صحرا کا خالی فضا اور ہوا سے نہین ہے تمام قلعہ مین اس سے بہتر جگہ نہ تھی رستم خان ایک امرای
حضرت عرش آشیانی کے سے تھا بچپن سے خدمت حضرت والد مین تربیت پاکر نسبت محرمیت اور قرب خدمت کا رکھتا تھا نہایت اعتماد سے
اس قلعہ کو حوالہ اوسکے فرمایا تھا بعد فراغت سیر قلعہ کے مینے حکم دیا کہ مجرمون کو جو اس قلعے مین قید ہین حاضر کرین تا حقیقت حال ہر ایک کی دریافت
کرکے حکم فرمایا جاوے مجملا سوا مجرم خونی اور اوس شخص کے کہ خلاصی اوسکی سے فتنہ اور فساد مملکت مین واقع ہوتا تھا باقیون کو رہا کردیا اور
ہر ایک کو لائق اوسکے حال کے خرچ اور خلعت عنایت ہوا سہ شنبہ چوتھی کو بعد گذرنے پہر رات اور تین گھڑی کے مین دولتخانہ مین آیا یکشنبہ
پانچوین کو قریب پانچ کوس کے کوچ کرکے روز مبارک شنبہ چھٹی تاریخ کو مقام ہوا اسی دن خانخانان نے پیشکش گذرانی قسم جواہر اور مرصع
آلات و اقمشہ اور ہاتھی پیشکش سے جو کچھہ پسند آیا قبول کیا اور باقی اوسکو دیا تمام نذرانہ اوسکا جو کہ قبول ہوا قیمتی ڈیڑہ لاکہہ کا تھا جمعہ
ساتوین کو پانچ کوس کوچ کیا پہلے اس سے سارس کو شاہین سے پکڑوایا تھا لیکن شکار درنا کا اب تک تماشا نہین دیکھا تھا فرزند شاہجہان
کو ذوق شکار شاہین کا بہت ہے اور شاہین اوسکو خوب ملے موافق التماس اوس فرزند کے علی الصباح مین سوار ہوا مینے ایک درنا
اپنے ہاتھہ سے پکڑوایا دوسرے درنا کو شاہین نے کہ اوس فرزند کے ہاتھہ مین تھا پکڑا بے تکلف اچھے شکارون سے بھی اچھا ہے مین نہایت
خوش ہوا اگر سارس جانور کلان ہے لیکن سست پرواز کا ہے درنا کے شکار کو کچھہ نسبت اوس سے نہین ہے ناز کرتا ہون مین شاہین کی
دلیری اور جگر پر کہ اس قسم کے جانور قوی جثہ کو پکڑتا ہے اور زبردست پنجہ ہمت کے زبون کرتا ہے حسن خان توشچی اوس فرزند کے نے بعوض اس شکار
کے عنایت ہاتھی اور گھوڑے اور خلعت سے سرفرازی پائی اور بیٹا اوسکا بھی عطای اسپ و خلعت سے ممتاز ہوا شنبہ آٹھوین کو سوا چار کوس کوچ
کرکے یکشنبہ نوین کو پھر مقام کیا ان دنون مین خان خانان سپہ سالار کو مینے خلعت خاص اور شمشیر مرصع کمر اور ہاتھی خاص مع ساز وسامان
کے عزت بخشی اور از سرنو عہدہ صاحب صوبگی خاندیس اور دکن کے سربلندی پائی اور منصب اوس رکن السلطنت کو مع اصل و اضافہ
ہفتہزاری ذات و سوار کا مرحمت ہوا جو صحبت اسکی ساتھہ لشکر خان کے راست نہ آئی موافق التماس اوسکے کے مینے عابد خان دیوان بیوتات
کو اوپر دیوانی بیوتات کے مقرر فرمایا اور منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا عنایت کیا اور اسپ و فیل و خلعت مرحمت کرکے اوس طرف
روانہ فرمایا اسی روز خان دوران صوبہ کابل سے آیا ہزار مہر اور ہزار روپیے نذر کیے اور ایک تسبیح مروارید کی مع پچاس راس گھوڑون اور
دس ولایتی اونٹ نر و مادہ اور چند جانور شکاری چینی اور ختائی وغیرہ پیشکش کیے دوشنبہ دسوین کو سوا تین کوس اور سہ شنبہ گیارہوین کو
قریب چھہ کوس کے کوچ ہوا آج کے دن خان دوران اپنے آدمیون کو آراستہ کرکے سامنے لایا اور ہزار سوار مغل کہ اکثر گھوڑے ترکی اور بعضے
عراقی اور دو مخلے شمار مین آتے باوجودیکہ جمعیت اوسکی اکثر متفرق ہوگئی بعضے ملازم مہابت خان کے ہوے اور اوسی صوبہ مین رہے

اور بعضے لاہور سے جدا ہوکر اور طرف چلے گئے لیکن اس قدر سوار خوش اسپہ غنیمت دکھلائی دیے سبے تکلف خان دوران شجاعت و دلیری
اور جمعیت داری مین یکتاے روزگار سے ہے مگر افسوس کہ ضعیف ہوگیا اور بسبب کبر سن کے بینائی کم ہوگئی دو لڑکے جوان و رشید رکھتا ہے
خالی معقولیت سے نہین ہین لیکن خاندوران کو نہین پہونچتے اندنون خاندوران اور اوسکے فرزندون کو خلعت و شمشیر مرحمت ہوے کم شنبہ
بارہوین کو ساڑھے تین کوس کی مسافت طی کی اور اوپر کنارے تال مانڈو کے نزول ہوا اور میان تال کے نشست گاہ چبوترہ کی بنی ہے ایک ستون
پر رباعی کسی شخص کی لکھی ہوئی نظر آئی اور مجکو متعجب اور بیخود کر دیا فی الواقع خوب اور نادر ہے رباعی یاران موافق ہمہ از دست شدند +
در دست اجل یگان یگان پست شدند + بودند تنک شراب در مجلس عمر + یک لحظہ زما پیشترک مست شدند + اوس وقت ایک رباعی دوسری
بھی اسی قبیل سے سنی گئی جو کہ بہت اچھی تھی وہ بھی مینے لکھی رباعی افسوس کہ اہل خرد و ہوش شدند + از خاطر ہمدمان فراموش شدند +
آنہا کہ بصد زبان سخن می گفتند + آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند + روز مبارک شنبہ تیرہوین تاریخ کو مقام ہوا عبدالعزیز خان صوبۂ بنگش سے
آیا اور قدمبوس کی اکرام خان کہ اوپر فوجداری فتح پور اور اوس اطراف کے متعین تھا دولت ملازمت سے سربلند ہوا خواجہ ابراہیم خان بخشی صوبہ
دکن خطاب عقیدت خانی سے سرفراز ہوا امیر حاج نے کہ لکک والون صوبہ مذکور مین سے جوان مردانہ ہے خطاب شیرزہ خانی اور علم سے سربلندی
پائی جمعہ چودھوین کو سوا پانچ کوس آور شنبہ پندرہوین کو تین کوس راہ طے کرکے قریب بیانہ کے نزول ہوا مین خود مع اہل حرم تماشے کو قلعہ
کے اوپر گیا محمد خان بخشی حضرت عرش آشیانی سے تھے کہ حراست قلعہ کی ذمے اوسکے تھی ایک مکان جانب صحرا کے نہایت بلند اور خوش ہوا بنایا
اور مزار شیخ بہلول کا بھی اوسکے قریب واقع ہے اور خالی فیض سے نہین یہ شیخ بڑے بھائی شیخ محمد غوث کے ہین اور علم دعوت اسماء الہی مین
بڑا کمال رکھتا تھا اور حضرت جنت آشیانی کو شیخ مذکور سے کمال محبت اور حسن عقیدت تھی اوس زمانے مین کہ آنحضرت نے تسخیر ولایت بنگالہ فرمایا تھا
اور چند روز وہین مقام کیا تھا اور مرزا ہندال موافق حکم کے آگرہ مین رہا تھا تو اکثر اہل طمع کہ طبیعت اونکی فتنہ و فساد سے مجبول ہے راہ بیوفائی
کی اختیار کرکے بنگالہ سے پاس میرزا کے آئے اور سلسلہ جنبان خبث باطنی میرزا کے ہوکر اوسکو بغاوت و کفران نعمت کی طرف مائل کیا میرزا
ناعاقبت اندیش نے خطبہ اپنے نام کا پڑھ کر نشان بغاوت کا بلند کیا جو حقیقت حال آنحضرت جنت آشیانی سے عرض ہوئی آپ نے شیخ بہلول
کو واسطے نصیحت کے بھیجا کہ مرزا کو ارادہ باطل سے پھیر کر راہ راست پر لاوے جو اون بیدولتون نے چاشنی سلطنت کی مرزا کو چکھائی تھی
میرزای خام اندیش موافقت اور متابعت پر راضی نہوا اور بتحریک ارباب فساد شیخ بہلول کو چار باغ مین کہ حضرت فردوس مکان بابر بادشاہ
نے اوپر کنارہ آب جون کے بنایا تھا تلوار بیباکی سے شہید کیا جو محمد بخشی کو شیخ مذکور سے نسبت ارادت حاصل تھی اونھون نے شیخ بہلول
کو قلعہ مین لیجاکر دفن کیا یک شنبہ سولہوین کو ساڑھے چار کوس چلکر منزل برہ مین پونہچے جو باغ اور باولی کہ موافق حکم مریم زمانی کے پرگنہ
جوست کی راہ مین بنی ہے مین اوسکے دیکھنے کو بھی گیا بے تکلف باولی ایک عمارت ہے بلند اور بہت اچھی کارندون سے معلوم ہوا کہ مبلغ بیس ہزار
روپیہ اوسپر صرف ہوے اور جو یہان پر شکار بہت تھا دوشنبہ سترہوین کو مقام کیا اور سہ شنبہ اٹھارہوین تاریخ سوا تین کوس چلکر
موضع دائرہ مین پونہچے کم شنبہ اونیسوین کو ڈھائی کوس چلکر کنارہ کول فتح پور پر مقام ہوا اور جو وقت ارادہ فتح دکن کے تھنبور سے اجمیر
تک نام منزلون اور بعد مسافت اونکے لکھے گئے دوبارہ لکھنا اوسکا مناسب نجانا اور ان تھنبور سے فتح پور تک جس راستے سے کہ آئے دو سو
چوبیس کوس کو ترتالیسہ کوچ اور چھپن مقام مین کہ کل ایک سو اونیسون ہوے طے کیا حساب شمسی سے ایک دن کم چار مہینے اور قمری سے
پورے چار مہینے گذرے اور جس تاریخ سے کہ لشکر منصور نے واسطے فتح رانا اور تسخیر ملک دکن کے دارالخلافت سے کوچ کیا آج تک کہ رایات
جلال ہمعنان نصرت و اقبال ہوکر پھر مرکز سلطنت کو پھرے پانچ برس اور چار مہینے ہوے منجمون نے کہ روز مبارک شنبہ تاریخ اٹھائیسوین
دیماہ الہی سنہ ۱۳ مطابق سلخ محرم سنہ ۱۰۲۸ ہجری کو ساعت نیک واسطے داخل ہونے دارالخلافت آگرہ کے مقرر کی تھی بانداز نون مکرر عز المقدم و تحوام

بیماری طاعون کا تھا

معلوم ہوا کہ آگرہ مین بیماری طاعون کی جاری ہی چنانچہ ہر روز قریب سو آدمیون کے بغل کے نیچے یا ران مین یا نیچے گلے کے دانے نکل کر مرتے ہین
اور یہ تیسرا سال ہی کہ جاڑے کے موسم مین زور ہوتا ہی اور شروع گرمی مین جاتا رہتا ہی اور عزائب سے یہ ہی کہ اس تین سال مین تمام قصبون اور
گانوُن مین قرب و جوار آگرہ کے اثر کیا اور فتحپور مین اصلا اثر اوسکا ظاہر نہین ہوا یہان تک کہ امان آباد اور فتحپور مین کہ دو ڈہائی کوس کا فاصلہ ہی
آدمی اوس جگہ کے خوف وبا سے وطن چھوڑ کر بھاگ گئے ناچار رعایت حزم و احتیاط کو ضروریات سے جانکر یہ بات قرار پائی کہ اس ساعت مسعود مین
بہار کی او رمیمنت فتحپور مین مقام ہوا اور بعد کم ہونے بیماری کے ساعت دوسری اختیار کر کے ساتھ دولت و سعادت کے درود رایات ہمایون کشا کا
مستقر الخلافت آگرہ مین ارزانی فرمائی انشاء اللہ تعالی الجشن مبارک شنبہ کا کنارے تال کہل جھپور پر مرتب ہوا جو ساعت داخل ہونے آبادی
کی اٹھائیسوین پر قرار ہوئی تھی آٹھ دن اوسی جگہ توقف ہوا اور میرے حکم سے تال کے دور کی پیمایش کی تو سات کوس نکلا اس منزل مین سوا
حضرت مریم الزمانی کے کہ قدر سے تکبر رکھتی ہین تمام بیگمات اور خلوت نشینان سرادق عفت اور تمام بندہاے درگاہ استقبال کو آئے لڑکے

نقل عجیب و غریب

آصف خان مرحوم کے نے کہ گھر مین عبد اللہ خان پسر اعظم خان کے ہی ایک نقل عجیب و غریب بیان کی اور بنہایت تاکید اوسکی تصحیح مین کی جو
خوارق عادات سے ہی اسلیے لکھتا ہون اوسکا بیان ہی کہ ایک دن گھر کے صحن مین ایک چوہا نظر آیا پریشان کرتا ہوا مستانہ وار ہر طرف کو جاتا تھا اور
نہین جانتا تھا کہ کہان جاتا ہون ایک خواص نے میرے کہنے سے دم اوسکی پکڑ کر بلی کے آگے ڈال دیا بلی نے شوق سے کود کر چوہے کو
منہ مین پکڑا اور اوسی وقت چھوڑ کر نفرت کی اور رفتہ رفتہ آثار ملال کے اوسکے چہرے سے ظاہر ہوئے دوسرے دن قریب مرگ کے پہونچی خیال
آیا کہ تھوڑا تریاق فاروق دیا چاہیے جو منہ اوسکا کھولا تالو اور زبان سیاہ نظر آئی تین دن حال تباہ سے گذرا نے چوتھے دن ہوش مین آئی
بعد اوسکے ایک باندی کے دانہ طاعون کا نکلا اور نہایت درد سے بیقرار ہوگئی اور رنگ بدل گیا زردی مائل بسیاہی اور تپ محرق ہوگئی دوسرے دن
مرگئی اوسیطرح سات آٹھ آدمی اوس جگہ مین ضائع ہوئے اور چند بیمار ہو گئے تھے کہ اوس جگہ سے نکل کر باغ مین آ گئے جو بیمار تھے باغ
مین فوت ہوئے اور اوس جگہ پھر دانہ نہین نکلا مجملا عرصہ آٹھ نو دن مین سترہ آدمی مرے اور یہ بھی بیان کیا کہ جنکے دانہ نکلا تھا اگر پانی پینے
یا نہانے کو دوسرے سے منگاتے اونکو بھی فی الفور یہ عارضہ ہو جاتا تھا آخر ایسا ہوا کہ نہایت توہم سے کوئی آدمی اونکے پاس نجاتا تا شنبہ
بائیسوین کو خواجہ جہان کہ حراست آگرہ پر مقرر تھا حضور مین آیا پانسو مہر بعینہ نذر اور چارسو روپیہ برسم تصدق گذرانے دوشنبہ چوبیسوین کو
مشار الیہ کو خلعت خاصہ مرحمت ہوا اور روز مبارک شنبہ تیئسوین تاریخ کو بعد گذرنے چار گھڑی کے کہ قریب دو ساعت نجومی کے ہوتی ہین ع
لباعثی کہ تولا کند بدو تقویم ؛ بہار کی و فرخی رایات منصور کا نچھور مین نزول ہوا اسی ساعت مین جشن فرزند اقبال مند شاہجہان کا مرتب ہوا
اوسکو سونے اور دوسرے اجناس سے میٹنے تولا اور اٹھائیسوان برس مہینون شمسی کے حساب سے شروع ہوا امید ہی کہ عمر طبعی کو پہونچے اور
اسی تاریخ حضرت مریم الزمانی آگرہ سے تشریف فرما ہوئین مینے دولت ملازمت اونکی سے سعادت دونون جہان کی جمع کی امید کہ سایہ تربیت
اور شفقت اونکی کا اوپر سر اس نیاز مند کے ہمیشہ رہے جو اکرام خان بیٹا اسلام خان کا کہ خدمت فوجداری اس حدود کی جیسی کہ چاہیے
ویسی بجالایا منصب اوسکا اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا سہراب خان بیٹا مرزا رستم صفوی کا منصب ہزاری ذات اور
تین سو سوار سے ممتاز ہوا اس دن عمارت دولت خانہ حضرت عرش آشیانی کی تفصیل کے ساتھ سیر کر کے فرزند شاہجہان کو دکھلائی گئی
اندر اوسکے ایک حوض پتھر سے تراشا ہوا نہایت صاف کپور تلاو نام بیچ چھتیس درعہ عرض اور چھتیس گز طول عمق اوسکا ساڑھے چار گز کا اور
موافق حکم حضرت والد کے متصدیان خزانہ عامرہ نے پیسون اور روپیون سے اوسے بھرا تھا چونتیس کروڑ اڑتالیس لاکھ چھیالیس ہزار دام کہ
سولہ لاکھ اوسٹھی ہزار چار سو روپیہ ہوتا ہی کہ کل ایک کروڑ تین لاکھ حساب ہندوستان سے اور تین سو تینتالیس ہزار تومان حساب ایران سے ہوا
کہ مدتون تک تشنہ لبان بادیہ طلب کو اس چشمہ سے سیراب آرزو کرتی تھی دن یکشنبہ شروع بہمن ماہ الہی کو حافظ ناد علی گوئندہ کو ہزار درب

قصہ حوض اکبر شاہ

انعام ہوا محب علی بیٹا بلاع خان جلکنی کا اور ابو القاسم گیلانی کہ بادشاہ ایران نے اون دونون کی آنکھہ مین سلائی پھروا کر صحرائی آوارگی مین
چھوڑ دیا تھا ایک مدت ہی کہ پناہ در دولت مین آئے اور بخاطر جمع بسر اوقات کرتے ہین اور ہر ایک کے لائق حال اوسکے وجہ معیشت مقرر
ہوگئی ہی ان دنون مین آگرہ سے آکر سعادت آستان بوس کی حاصل کی ہر ایک کو ہزار روپیہ انعام ہوا جشن مبارک شنبہ پانچوین تاریخ کا دولتخانہ
پر آراستہ ہوا اکثر بندہای خاص ساغر نشاط سے خوش وقت ہوئے نصر اللہ کو کہ فرزند سلطان پرویز نے مع فیل کوہ جان کے اوسکے ساتھ درگاہ
مین بھیجا تھا رخصت کیا ایک جلد جہانگیر نامہ مع گھوڑے بنچاق خاصہ کے عنایت ہوا کہ واسطے اوس فرزند کے لیجاوے یکشنبہ آٹھوین کو کنور کرن
بیٹے رانا امرا وسنگہ کو ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور خلعت اور کھپوہ مرصع مع پھول کٹارہ کے مرحمت ہوا اور اوسے جاگیر پر رخصت کیا اور ساتھ
اوسکے ایک گھوڑا رانا کو بھیجا اور اسی دن مین نے واسطے شکار کے امان آباد کو توجہ کی ہو حکم تھا کہ ہرن اوس سرزمین کا کوئی شکار نکرے
اس چھہ برس کے درمیان ہرن بہت جمع ہوگئے اور نہایت ہل گئے ہین اور مبارک شنبہ بارہوین تاریخ کو دولت خانے کو معاودت کی
اور موافق قاعدہ ہر کے محفل پیالے کی آراستہ ہوئی شب جمعہ تیرہوین کو روضہ غفران پناہ حضرت شیخ سلیم چشتی مین کہ تھوڑی سی تعریفین
ذات اور محاسن صفات اونکے دیباچہ کتاب مین گذر چکے ہین جا کر فاتحہ پڑھا ہر چند اظہار کرامات اور خوارق عادات کا نزدیک مقبولان بارگاہ
خدا کے پسندیدہ نہین ہی بلکہ کم اپنے مرتبے سے جانکر ایسے اظہار سے پرہیز کرتے ہین لیکن بعض اوقات حالت جذبہ مستی مین بدون ارادہ اور بے اختیار
رہنمونی اونسے ظاہر ہوجاتی ہی چنانچہ قبل پیدا ہونے میرے کے حضرت عرش آشیانی کو ساتھ خوشخبری قدوم اس نیازمند کے اور دو
بھائیون کے امیدوار کیا تھا اور ایکدن حضرت عرش آشیانی نے کسی تقریب سے پوچھا کہ عمر تمھاری کتنی ہی اور زمانہ رحلت کا دار ملک بقا مین
کب ہوگا جواب دیا کہ حق جل و علی عالم پوشیدہ اور مخفیات کا ہی اور بعد مبالغہ کے اشارہ اس نیازمند کی طرف فرمایا کہ جس وقت شاہزادہ
تعلیم معلم سے یا اور شخص سے کچھہ یاد کرے اور ساتھ اوسکے متکلم ہووے آثار وصال کا ہی یعنی انتقال کا ناچار آنحضرت نے جن آدمیون کو کہ میرے
خدمت مین رہتے تھے تاکید فرمائی کہ کوئی آدمی شاہزادہ کو نظم و نثر سے کچھہ تعلیم نکرے یہان تک کہ دو برس اور چھہ مہینے گذرے ایکدن ایک عورت
خادمہ کہ اوس محلہ مین رہتی تھی اور سپند ہمیشہ واسطے چشم بد کے جلایا کرتی اور اس بہانے سے میری خدمت مین راہ رکھتی تھی اور خیرات اور تصدقات
سے بہرہ مند ہوتی تھی مجکو تنہا پاکر بے خبری مین اوس مقدمہ سے یہ بیت تعلیم کی ~ الٰہی غنچۂ امید بکشا * گلے از روضۂ جاوید بنما * مین نے خدمت
مین شیخ کے جاکر یہ بیت پڑھی شیخ بے اختیار اپنی جگہہ سے کودکر ملازمت مین حضرت عرش آشیانی کے دوڑے اور ظاہر ہونے اس واقعہ سے
آگاہی بخشی قضا را الٰہی سے اوسی رات آثار بخار نمودار ہوئے اور ایک آدمی کو خدمت مین حضرت والد کے بھیجا اور تان سین کلاونت کو کہ قوالون
بے نظیر سے تھا بلوایا تانسین نے خدمت مین جاکر قوالی شروع کی بعد اسکے ایک آدمی واسطے بلانے حضرت عرش آشیانی کے بھیجا جب حضرت والد
تشریف لائے فرمایا کہ وعدہ وصال کا آپونہچا اور تم سے وداع ہوتا ہون اور پگڑی اپنے سر پر سے اوتار کر میرے سر پر رکھی اور کہا کہ ہم نے
سلطان سلیم کو اپنی جگہہ پر بٹھایا اور اسکو خدا کو سونپا اور دمبدم ضعف اونکا زیادہ ہوتا تھا اور آثار مرنے کا بیشتر ظاہر ہوتا تھا پھر وصال
محبوب مین واصل ہوئے ایک بڑی نشانیون مین سے کہ عہد مین حضرت عرش آشیانی کے ظہور مین آئی یہ مسجد اور روضہ ہی بے مبالغہ عمارت
ہی نہایت عالی کہ مانند اس مسجد کے کسی شہر مین نہین ہی عمارت اوسکی پتھر سے بکمال صفائی طیار ہونے مین پانچ لاکھہ روپیہ خزانہ عامرہ سے
صرف ہوا اور وہ کہ قطب الدینخان کوکلتاش نے کٹہرا اور دور روضہ کا اور فرش گنبد اور پیش طاق مسجد کا سنگ مرمر سے بنوایا اوسکی لاگت
اور ہی یہ مسجد شامل ہی اوپر دو دروازون بڑے کے جو کہ جنوب کی طرف واقع ہے نہایت بلند اور باتکلف پیش طاق بارہ گز عرض اور سولہ گز
طول اور باون گز بلندی رکھتا ہی بتیس سیڑھیان اوپر چڑھین جب وہان پونچین اور دروازہ دوسرا چھوٹا اس سے مشرق کی طرف ہی طول
مسجد کا مشرق سے مغرب تک مع عرض دیوارون کے دو سو بارہ گز ہی از انجملہ حجرہ ساڑھے پچیس گز کا پندرہ گز عرض پندرہ طول مین گنبد

کرامات شاہ سلیم چشتی کے بیان میں

بیان عمارات فتحپور ۱۷۰

درمیان کا ہی اور سات گز عرض چودہ گز طول پچیس گز بلندی پیشطاق کی ہی دونون طرف اس گنبد کلان کے دو گنبد چھوٹے ہین اور وہ دو دو
تمہ ایوان ستون دار کا بنا ہی عرض مسجد کا شمال سے جنوب تک ایک سو بہتر گز ہی اور گرد مسجد کے نیچے ایوان چوراسی حجرے ہین عرض حجرہ کا چار گز
طول پانچ گز ہی ایوان عرض مین ساڑھے سات گز ہی صحن مسجد کا سوے مقصورہ اور ایوان اور دروازے کے ایکسو اونتر گز طول اور ایک سو
تینتالیس گز عرض ہی اور اوسپر دالانون اور دروازون اور مسجد کے چھوٹے گنبد بنائے ہین کہ شب ہاے عرس اور ایام متبرکہ مین شمع اون مین
رکھکر گرد اوسکے کپڑا لپیٹے ہین کہ عالم فانوس سے دکھلائی دیتے ہین اور نیچے صحن مسجد کے حوض بنایا ہی کہ آب باران سے پر کرتے ہین اور فتحپور
مین پانی کم اور براہی وہ حوض اہل اس سلسلہ اور مجاوران مسجد کو تمام سال کفایت کرتا ہی اور مقابل بڑے دروازے کے شمال کی طرف صحن متبرق
روضہ شیخ کا ہی درمیان گنبد سات گز کا اور گرد گنبد کے ایوان سنگ مرمر کا ہی کہ آگے اوسکے بھی پنجرہ سنگ مرمر کا بنا ہوا نہایت تکلف ہی اور
مقابل اوس روضہ کے مغرب کی طرف تھوڑے فاصلے پر گنبد دوسرا ہی کہ اقربا اور فرزند شیخ کے وہان آسودہ ہین قطب الدین خان اور اسلام خان
اور معظم خان بسبب نسبت اس سلسلہ اور مراعات حقوق کے مرتبہ امارت اور پایہ عالی کو پونہچے ہین چنانچہ احوال ہر ایک کا اپنی جگہ گذرا اب بیٹا
اسلام خان کا کہ بخطاب اکرام خانی کے سرفراز ہی صاحب سجادہ ہی اور آثار سعادتمندی کے اوس سے ظاہر دل اوسکا تربیت پر بہت متوجہ ہی
روز مبارک شنبہ اونیسوین کو عبد العزیز خان کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور ایک ہاتھی اور ایک گھوڑا اور خلعت سے سربلند کر کے خدمت
فتح کرنے قلعہ کانگڑہ اور استیصال سورجمل پر مقرر فرمایا ترسون بہادر کو بھی اوسی خدمت پر مقرر کیا اور منصب اوسکا ایک ہزار دو سو ذات اور ساڑھے
چارسو سوار کا مقرر فرمایا اور ایک گھوڑا عنایت کر کے رخصت کیا چونکہ جاے نزول اعتماد الدولہ کی بیچ کنارے تال کے تھی اور نہایت جگہ
اچھی تھی اور اوسکی تعریف کرتے تھے موافق التماس نامبردہ کے جشن مبارک شنبہ تاریخ چھبیسوین کا اوس جگہ مرتب ہوا اور وہ رکن سلطنت ساتھ
لوازم پا انداز اور نذرانہ کے مشغول ہوا اور مجلس عالی درست کی اور مین رات کو بعد تناول طعام دولت خانہ کو تشریف لے آیا روز مبارک شنبہ
تیسری اسفندار مذ الٰہی کو سید عبد الوہاب بارہہ کو کہ صوبہ گجرات مین خدمات خوب اوس سے ظہور مین آئین بمنصب ایک ہزاری ذات اور پانسو سوار
اور خطاب دلیر خانی سے سرفرازی بخشی بارہوین تاریخ کو بقصد شکار امان آباد کو کوچ کر کے مع اہل محل شکار مین مصروف ہو کر ستائیسوین کو طرف
دولتخانہ کے مراجعت فرمائی اتفاقاً راہ مین مالاے مروارید و لعل جو نورجہان بیگم کے گلے مین تھا ٹوٹ گیا ایک قطعہ لعل قیمتی دس ہزار روپیہ کا
اور ایک دانہ موتی قیمتی ایک ہزار روپیہ کا گر گیا اور کم شنبہ کو ہرچند قراولون نے تلاش کیا پر نہ ملا دل مین آیا کہ اس دن کا نام کم شنبہ ہی اوسکا
ملنا بھی نہایت دشوار ہی روز مبارک شنبہ کو کہ مجھپر وہ نہایت مبارک ہی تھوڑی تلاش کرنے مین قراول دونون کو جنگل کے رستہ مین پا کر لائے
اور اتفاقات حسنہ سے یہ بھی ہوا کہ اسی دن مبارک کو جشن وزن قمری اور محفل بسنت کی ہوئی اور خوشخبری فتح ہونے قلعہ مؤ اور حال شکست
سورجمل سیہ بخت کا معلوم ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جب راجہ بکرماجیت ہمراہ فوج منصور کے وہان پونہچا سورجمل برگشتہ تقدیر نے
چاہا کہ کئی دن ہرزہ درائی مین گذارے مشار الیہ نے کہ واقف تھا اوسکے کہنے کو نہ مانکر قدم جرات اور دلیری کے آگے بڑھائے اور اوس
مخذول العاقبت سے کوئی تدبیر نہ بن آئی نہ لڑائی مین ٹھہرا نہ قلعہ کا بند و بست کیا تھوڑی سی مار پیٹ مین بہت آدمی قتل ہوے اور خود بھاگ
گیا اور قلعہ مؤ اور شہر کہ قوت بازو اوس برگشتہ بخت کا تھا بے محنت و مشقت مفتوح ہوا اور ملک جو باپ دادا کے وقت سے اوسکے تصرف
مین تھا پامال عساکر اقبال کا ہوا اور وہ سرگشتہ جنگل گمراہی اور خواری کا بحال خراب ٹیلون مین جا کر چھپ گیا راجہ بکرماجیت نے اوسکے ملک
کو پیچھے چھوڑ کر اوسکا تعاقب بعانہ فوج قاہرہ کے کیا جب یہ حال اوسکا سنا عوض اس خدمت شایستہ کے راجہ بکرماجیت کو نقارہ دیا اور ایک
فرمان قضا جریان جاری ہوا کہ قلعہ اوسکا اور عمارتین کہ بنائی ہوئین اوسکی یا اوسکے باپ کی ہون جڑ سے گرا دی جاوین کچھ نشان نہ رہنے پاوے
اور نادرات سے یہ ہی کہ سورجمل برگشتہ بخت ایک بھائی رکھتا تھا جگت سنگہ نام جب اوسکو ساتھ خطاب راجگی اور مرتبہ امارت کے سرفراز کیا

اور ملک رانا راد کا اور سامان اور حشم اور خدم بے شریک و سہیم نامبردہ کو دیا واسطے رعایت خاطر اوسکی کے جگت سنگھ کو کہ اوسکے ساتھ موافقت نہ رکھتا تھا بیچ منصب کم تجویز فرماکر صوبہ بنگالہ کو بھیجا تھا وہ بیچارہ وطن سے دور غربت اور خواری مین گذرانکر کے انتظار لطیفہ غیبی کا تھا یہان تک کہ اوسکے نصیب مین ایسا ہی منصوبہ جا اور اوس بے سعادت نے بسولا اپنے پانون پر مارا جگت سنگھ کو جلدی سے درگاہ مین بلاکر خطاب راجگی اور منصب ایک ہزاری بذات اور پانسو سوار سے سرفراز کر کے بیس ہزار روپیہ مددخرچ خزانہ عامرہ سے عنایت ہوا اور کھپوہ مرصع اور خلعت اور گھوڑا اور ایک ہاتھی مرحمت فرماکر پاس راجہ بکرماجیت کے بھیجا اور فرمان گیتی مطاع نے شرف صدور پایا کہ اگر مشارالیہ برہنمونی طالع مصدر خدمات شایستہ کا ہو اور دولت خواہی اوس سے ظہور مین آئے تو دخل و تصرف اوسکا اوس ملک مین کرا دیوے جو تعریف باغ نورمنزل اور اون عمارات کی کہ بہت نازک بنی تھین دو مرتبہ سنی دوشنبہ کو باغ دوستان سرای مین جاکر منزل کی اور سہ شنبہ کو اوس باغ مین بعیش و فراغت گذار کر شب کم شنبہ کو باغ نورمنزل مین آیا اور یہ باغ تین سو اور تیس جریب کا گز الٰہی سے ہے اور چوگرد اوسکے ایک دیوار چوڑی پختہ اینٹون اور چونے کی نہایت مضبوط اور باغ مین عمارات عالی اور نشیمن گاہ مکلف اور حوض پاکیزہ اور باہر دروازہ کے ایک بڑا کوان بنا ہوا ہے کہ بتیس جوڑی بیل برابر پانی کھینچتے ہین اور ایک شاہ نہر درمیان باغ کے جاری ہوکر حوضون مین گرتی ہے اور سوا اسکے اور بھی کنوے ہین کہ پانی اونکا حوضون اور باغون مین تقسیم ہوتا ہے اور قسم قسم کے فوارے اور آبشار بنوائے اور ایک تالاب درمیان باغ کے واقع ہے کہ آب باران سے پر ہوجاتا ہے اور جو کبھی سخت گرمی مین پانی اوسکا کم ہو کنوون کے پانی سے مدد پونہچاتے ہین کہ ہمیشہ لبریز رہے قریب ڈیڑہ لاکھ روپیہ کے اب تک صرف مین آئے اور اب تک ناتمام ہین اور روپیہ واسطے بنانے کیاریون اور لگانے درختون کے صرف ہوگا اور یہ بات ٹھہری ہے کہ باغ کو درمیان سے کھود کر راہ آمد و رفت پانی کی اس طرح مضبوط کرین کہ ہمیشہ پانی بھرا رہے اور کہین سے نہ نکلے یقین ہے کہ قریب دو لاکھ روپیہ کے صرف مین مرتب و آراستہ ہوجاوے روز مبارک شنبہ چوبیسوین کو خواجہ جہان نذرانہ لایا جواہر اور مرصع آلات و اقمشہ اور ہاتھی اور گھوڑا اور ڈیڑہ لاکھ روپیہ انتخاب کیا اور باقی تمام مشارالیہ کو دیا روز شنبہ تک اوسی باغ مین خوشی سے آرام کر کے شب یکشنبہ تاریخ ستائیسوین کو فتح پور مین آیا اور حکم دیا کہ امرا موافق قانون ہر سال کے دولت خانے کی آئین بندی کرین دوشنبہ کو کچھ آشوب اپنی آنکھ مین پایا چونکہ غلبہ خون سے تھا سیٔنے فی الفور علی اکبر جراح کو حکم دیا کہ فصد کھولے دوسرے دن نفع اوسکا ظاہر ہوا ہزار روپیہ اوسکو دیا سہ شنبہ کو مقرب خان وطن سے آیا اور دولت ملازمت حاصل کی اور مراحم خسروانہ سے سرفراز ہوا +

چودھوان جشن نوروز مبارک کا

صبح مبارک شنبہ چوتھی ربیع الاول ۱۰۲۸ ہجری کو نیر اعظم برج حمل مین آیا اور چودھوان سال جلوس اس نیازمند کا مبارکی اور فرخی سے شروع ہوا روز مبارک شنبہ غرہ نوروز کو فرزند اقبال مند شاہجہان نے جشن عالی ترتیب کر کے منتخب تحفے زمانے کے اور نفائس اور نوادر ہر ولایت کے برسم نذرانہ گذرانے اون سب مین سے ایک یاقوت وزنی بائیس رتی کا خوشرنگ اور آبدار تھا کہ موافق تشخیص جوہریون کے چالیس ہزار روپیہ قیمت کا ہوا اور ایک لعل قطبی وزنی چھ ٹانک نہایت نفیس یہ بھی چالیس ہزار روپیہ کا ہوا اور چھ دانے موتیون کے کہ ایک اون مین سے وزنی ایک ٹانک اور آٹھ رتی کا ہے اوس فرزند کے وکیلون نے گجرات مین پچیس ہزار روپیہ کو خریدا تھا اور پانچ دانے سوا اوسکے قیمتی تینتیس ہزار روپیہ کے اور ایک قطعہ ہیرا کہ اٹھارہ ہزار روپیہ قیمت اوسکی ہے اور ایسے ہی پرتلہ مرصع کار مع قبضہ شمشیر کہ زرگر خانہ فرزند مین طیار ہوا ہے اور اکثر جواہر اوس مین جمیل کر بٹھائے ہین اور اوس فرزند نے تصرف طبعی سے اوسکی طیاری مین نہایت دقت کی تھی پچاس ہزار روپیہ قیمت اوسکی ٹھہری اور اس قسم کے تصرفات طبعی کی خاصیت [illegible] فرزند کی ہے کہ اب تک یہ طرز کسی کے ذہن مین نہ آئی تھی اور

بے تکلف خوب بنا ہے ایک جوڑی نقارہ مرصع نواز کو طلا سے بنوا کر باقی تمام گورکہ او نقارے اور کرنا اور شہنائی وغیرہ جو کچھ لازمہ نقارخانہ
شاہان ذی شوکت کا ہوتا ہے سکو چاندی سے طیار کرا کے بساعت مبارک تخت مراد پر جلوس کیا نقارے بجائے گئے کل سامان پینسٹھ ہزار
روپیہ مین طیار ہوا اور دوسرا تخت طلائی سواری ہاتھی کا کہ اہل زمانہ اوسکو ہودہ کہتے ہین تیس ہزار روپیہ مین طیار ہوا اور دو ہاتھی کلان مع
پانچ زنجیر تلائر کے بابت پیشکش قطب الملک حاکم گولکنڈہ کے آئے اول ہاتھی جسکا الٰہی نام رکھتا تھا کہ نوروز کے دن داخل فیلخانہ خاصہ کا ہوا
اور مینے اوسکا نور نوروز نام رکھا حقیقت مین یہ ہاتھی نہایت بلند باشکوہ ہے کہ مثل نہین رکھتا جو نظر مین اچھا معلوم ہوا مین نے خود سوار ہوکر
صحن دولت خانہ مین پھرایا قیمت اس ہاتھی کی اسی ہزار روپیہ مقرر ہوئی دو قیمت اور ہاتھیون کی بیس ہزار روپیہ ٹھہری اور سامان طلائی مع
زنجیر وغیرہ کہ واسطے نور نوروز کے اوس فرزند نے بنوایا تھا تیس ہزار روپیہ کا تھا اور ہاتھی دوسرا مع سامان چاندی کے گذرانا اور دس ہزار
روپیہ سوا اسکے جواہر متفرقہ سے انتخاب کیے گئے اور پوشاک نفیس نوادر گجراتی ہے کہ اوس فرزند نے بنوا کر بھیجے تھے اگر تفصیل حال اونکا
لکھا جاوے طول ہوتا ہے القصہ تمام نذرانہ اوسکا ساڑھے چار لاکہ روپیہ کا ہوا امید کہ وہ عمر و دولت سے برخوردار ہو دوسرے دن
شجاعت خان عرب اور نور الدین قلی کوتوال نے نذرانہ گذرانا تیسرے کو داراب خان پسر خانخانان نے اور چوتھی کو خان جہان نے التماس
ضیافت کا کیا اوسکے نذرانے مین سے ایک موتی خریدہ چالیس ہزار روپیہ کا مع اور نفایس کے کہ کل قیمت ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کا ہوا
قبول کیا اور باقی اوسیکو بخشدیا پانچوین کو راجہ کشنداس اور حاکم خان نے چھٹی کو سردار خان نے ساتوین کو مصطفے اور امانت خان نے
نذرانہ گذرانا ہر ایک مین سے تھوڑا تھوڑا اسا واسطے سرفرازی اونکی کے قبول کیا گیا آٹھوین کو مدار الملک اعتماد الدولہ نے اپنی منزل مین جشن کو
آراستہ کر کے التماس ضیافت کا کیا بقبول التماس اوسکے مرتبہ اوسکا زیادہ کیا ہر آئینہ آرائش محفل اور افزایش پیشکش مین نہایت
مبالغہ اور تکلف کیا تھا کو حیا ہی پیش نظر اور چوگرد تال کے جہان تک کہ نظر کام کرتی تھی ساتہ اقسام چراغون اور فانوسون قسم قسم کے
سجے تھے اور آصف ار السلطنت کے نذرانے مین سے ایک تخت ہے چاندی اور سونے کا نہایت مکلف پایہ اوسکے مانند شکل شیر کے گویا
کہ شیرون نے تخت کو اوٹھا رکھا ہے تین برس مین طیار کروایا تھا اور ساڑھے چار لاکھ روپیہ مین طیار ہوا اور اس تخت کو ایک ہنرمند
فرنگی نے بنایا تھا کہ فن زرگری اور حکاکی اور اور فنون مین ثانی نہین رکھتا ہے نہایت اچھا بنایا ہے مینے اوسکو ہنرمند خطاب دیا اور سوا اس نذرانے
کے کہ میرے واسطے لایا موازی ایک لاکھ روپیہ کے مع آلات و اقمشہ بیگمون اور اہل محل کو نذر کیے بلا مبالغہ ابتداے دولت حضرت عرش آشیانی سے
اب تک کہ چودھوان سال عہد سلطنت اس نیازمند کا ہے کسی امرای عظام نے ایسا نذرانہ نہین گذرانا ہے ہے اوسکو دوسرون سے کیا نسبت اسی دن
اکرام خان پسر اسلام خان منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ کے سربلند ہوا اور رائی رایے سنگدلن منصب دو ہزاری ذات اور
ایکہزار چھ سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے ممتاز ہوا نوین کو اعتبار خان نے نذرانہ گذرانا اور اسی روز خان دوران عنایت گھوڑے اور ہاتھی سے
سرفرازی پا کر بسرداری ولایت پٹنہ کو رخصت ہوا منصب اوسکا بدستور سابق چھ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا مقرر ہوا دسوین کو فاضل خان
گیارھوین کو میر میران بارھوین کو اعتقاد خان تیرھوین کو تاتار خان اور رائی رایے سنگدلن چودھوین کو میرزا راجہ بھاؤسنگہ نے پیشکشین گذرانین
اون مین سے جو کچھ کہ نفیس تھا قبول کیا باقی اونھین کو مرحمت فرمایا روز مبارک شنبہ پندرھوین کو آصف خان نے اپنے ڈیرے مین کہ نہایت
جا ہی صاف اور دلنشین تھا جشن شاہانہ آراستہ کر کے التماس ضیافت کیا ملتمس اوسکا قبول فرما کر مع اہل محل کے گیا اوس رکن السلطنت نے
اس عطیہ کو مواہب غیبی سے تصور کر کے بیحد زیادہ کرنے نذرانہ اور آرائش محفل کے بہت دقت کی جواہر بیش قیمت اور زربفت نفیس اور اقسام
تحائف سے جو کچھ پسند آیا قبول کیا باقی اوسیکو مرحمت ہوا اوسکے نذرانے مین سے ایک لعل ہے وزنی ساڑھے بارہ ٹانک کا کہ ایک لاکہ پچیس ہزار
روپیہ کو خرید کیا تھا قیمت اوسکی پیشکش منظور شدہ کی ایک لاکھ [illegible] ہزار روپیہ ہوا اسی دن خواجہ جہان منصب پنجہزاری ذات و جلدوئی ہزار

سعادت سے سر بلند ہوا لشکر خان نے حسب الحکم آکر دولت ملازمت سے سربلندی پائی چونکہ یہ بات معلوم تھا کہ بعد گذرنے برسات کے وقت آغاز
غلبا ہوا کے بفضل ایزد جل ذکرہ موکب اقبال واسطے سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کے روانہ ہوتا چاہیے محافظت اور نگہبانی قلعہ اور شہر آگرہ اور فوجداری گرد نواح
کے واسطے جس طور سے کہ خواجہ جہان رکھتا تھا لشکر خان کو مناسب جانکر مقرر کیا امانت خان خدمت پیش کرنے تحفون کے سواروں پر مقرر ہوا ستوتھو
کو خواجہ ابوالحسن مہر بخشی اور سترہوین کو صادق خان بخشی اور اٹھارہوین کو ارادت خان میر سامان اور آنیسوین تاریخ روز جشن شرف آفتاب
کو عضد الدولہ نے نذرانہ گذرانا سب مین سے جو کچھ پسند آیا واسطے سرفرازی اونکی کے قبول کیا اس نوروز کے نذرانون کی قیمت کہ بندہ ہائے
درگاہ نے گذرانے اور قبول ہوئے بیس لاکھ روپئے ہوئے نوروز کے روز فرزند سعادتمند شاہزادہ پرویز کو منصب بیس ہزاری ذات اور دس ہزار
سوار کا مع اصل و اضافہ مرحمت فرمایا اعتماد الدولہ نے منصب سات ہزاری ذات و سوار سے بزرگی اختصاص کی پائی عضد الدولہ کو خدمت
اتالیقی قرۃ العین شاہ شجاع سے افتخار بخشا امید کہ یہ فرزند عمر طبعی کو پہونچے اور اہل سعادت و اقبال سے ہو قاسم خان نے منصب ڈیڑھ ہزار ذاتی
اور پانسو سوار سے اور باقی خان نے منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے سرفرازی پائی جو مہابت خان نے کہ التماس کمک کا کیا تھا
پانسو سوار احدی بیٹے صوبہ بنگش پر تعین فرمائے اور عزت خان کو کہ اوس صوبہ مین مصدر خدمات شائستہ کا ہوا تھا ایک ہاتھی اور ایک
گھوڑا اور کھپوہ مرصع مرحمت کیا ان دنون عبد الستار نے ایک مجموعہ قلمی خط خاص حضرت جنت آشیانی کا جس مین مقدمہ علم نجوم اور اور امور غریبہ
کے کہ اور اکثر عمل مین آزمودہ تحریر تھین بطور پیشکش کے گذرانا بعد زیارت کرنے خط مبارک کے ایسا خوش ہوا کہ کبھی نہوا تھا بخدا کہ کوئی تحفہ
نزدیک میرے برابر اوسکے نہین ہو سکتا عوض مین اس خدمت کے منصب اوسکا کہ جو اوسکے قیاس سے بھی باہر تھا زیادہ کرکے ہزار روپیہ
انعام مین دیے ہنرمند فرنگی کو جسنے تخت مرصع بنایا تھا انعام مین تین ہزار درب اور گھوڑا اور ہاتھی عنایت ہوا خواجہ خاوند محمود کو کہ سالک
طریق بزرگون کا ہے اور خالی درویشی اور نہ سے نہین ہزار روپیہ لطف فرمایا لشکر خان کو منصب تین ہزاری ذات و دو ہزار سوار سے اور معتمد خان
کو منصب نو صدی ذات اور ساڑھے چار سو سوار اور خواجگی طاہر کو آٹھ صدی ذات و تین سو سوار اور سید احمد قادری کو آٹھ صدی ذات
اور ساٹھ سوار سے عزت بخشی راجہ سارنگ دیو کو منصب سات صدی ذات اور تیس سوار کا بخشا میر خلیل اللہ پسر عضد الدولہ کو منصب چھ صدی
ذات اور ڈھائی سو سوار کا بخشا اور فیروز خان خواجہ سرا کو منصب چھ سو ذاتی اور ڈیڑھ سو سوار اور معتمد خان کو منصب پانسو پچاس ذاتی اور ایک سو تیس سوار اور
محرم خان کو پانسو ذات اور ایک سو بیس سوار اور عزت خان کو چھ سو ذات اور ایک سو سوار اور رائے نیوالی داس مشرف فیلخانہ کو چھ صدی ذات
اور ایک سو بیس سوار اور رائے مانیداس داروغہ محل کو ۶ سو ذاتی اور ایک سو سوار سے سربلندی بخشی نتہ مل اور جگ مل پسران کشن سنگھ کو
بمنصب پانسو ذات اور دو سو پچیس سوار کے امتیاز پایا اگر اضافہ منصب داری اون لوگون کا کہ پانسو سے کم ہے لکھا جاوے تو طول کلام
ہوتا ہے خضر خان تعینہ خاندیس کو دو ہزار روپیہ انعام دیا کم شنبہ اکیسوین کو مین بقصد شکار متوجہ امان آباد کا ہوا چند روز پہلے حسب الحکم خواجہ جہان
اور قیام خان قراول باشی نے واسطے شکار قمرغہ کے ایک وسیع میدان دیکھ کر چوگرد اوسکے قناتین کھڑی کردین کہ بہت سے ہرن جنگل سے
اندر قناتون کے لائے تھے جو مینے عہد کرلیا ہے کہ اب کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دونگا دل مین آیا کہ سبھون کو زندہ پکڑوا کر درمیان چوگان
فتحپور کے چھوڑوا دون کہ ذوق شکار کا بھی پایا ہو اور اونکو بھی کچھ صدمہ و آزار نہ پہونچے اسواسطے سات سو ہرن حضور مین پکڑوا کر فتحپور
کو بھیجے گئے جو ساعت آنے دار الخلافت کی نزدیک تھی رہے ان خدمتی کو حکم دیا کہ شکارگاہ سے تا میدان فتحپور دو طرفہ ان کوچے کے
قناتین کھڑی کردین اور ہرنون کو وہان سے ہانک کر اوس میدان مین لاوین قریب آٹھ سو ہرن کے اسی طرح سے بھیجے گئے کہ تمام دو سو ہزار
ہرن ہوئے شب کم شنبہ اٹھائیسوین تاریخ امان آباد سے کوچ کرکے بوستان سرائے مین منزل کی اور وہان سے شب مبارک شنبہ اونتیسوین کو
نور منزل مین نزول اقبال کا اتفاق ہوا روز جمعہ تیسوین کو والدہ شاہجہان نے دنیا سے رحلت کی دوسرے دن خود اوس فرزند کے مکان پر

جاکر بانواع دلنوازی اور دلجوئی کے اوسکو اپنے ہمراہ دولت خانہ مین لایا آج روز یکشنبہ غرہ اردی بہشت ماہ الٰہی کو بیچ ساعت سعادت قرین کے
کہ نجومیون اور اختر شناسون نے بہتر تباۓ تھے ہاتھی خاص دلیر نام پر سوار ہوکر بہار کی و فرحی شہر مین آیا خلق کثیر مرد و زن سے کوچہ و بازار
در و دیوار پر جمع ہوکر منتظر کھڑے تھے مین اپنے معمول سے اندر دولت خانہ تک روپیہ نثار کرتا ہوا گیا اوس تاریخ سے کہ موکب اقبال نے عزم سفر فرمایا تھا
آج تک کہ بسعادت و اقبال مراجعت کی پانچ برس سات مہینے نو دن ہوے ان دنون مین فرزند سلطان پرویز کو فرمان ہوا کہ اتنی مدتون گذشتہ مین
خدمت حضور سے محروم رہا دولت زمین بوسی کی سعادت حاصل نکی اب اگر آرزومند ملازمت کا ہے موجب حکم متوجہ درگاہ کا ہو بعد ورود فرمان کے
وہ فرزند ظہور اس امر کو مواہب غیبی سے سمجھکر حاضر درگاہ والا کا ہوا اسی فرمان مین فقیرون اور ارباب استحقاق کو، جو تیس ہزار اور سات سو بیگھا
بیگہ اور دو گانو اور تین سو بیس گون غلہ کی کشمیر سے اور امات پل زمین کابل سے مدد معاش مرحمت کی امید کہ ہمیشہ توفیق کام بخشی اور خیر سگالی کی
روزی اور نصیب ہو اندنون از روے اخبار حال بغاوت اللہ داد پسر جلال افغان کا اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جب مہابت خان نے واسطے
ضبط بنگش اور استیصال افغانون کے حکم پایا تو اس گمان سے کہ شاید اوس بے سعادت سے برابر مراحم اور نوازش ہماری کے کچھ خدمت ظہور مین آوے
التماس کرکے اوسکو اپنے ہمراہ لیگیا تھا جو کہ سرشت ان نمکحرامون ناحق شناس کی نفاق اور بد اندیشی ہے اسلیے واسطے احتیاط کے یہ بات ٹھہری
کہ وہ اپنے بیٹے اور بھائی کو درگاہ مین بھیجے تا بطریق اول کے خدمت حضور مین رہے بعد اوسکے کہ فرزند و برادر اوسکا حاضر درگاہ ہوا مین نے
واسطے اوسکی تسلی اور دلاسا کے ہر قسم کی نوازش اور مہربانیون سے سرفراز کیا لیکن جو کہ کہتے ہین ~ گلیم بخت کسی راکہ بافتند سیاہ + بآب
زمزم و کوثر سفید نتوان کرد + جس تاریخ سے کہ وہ اوس سر زمین مین پونہچا آثار بے دولتی اور نمکحرامی کے اوس سے ظہور مین آنے لگے تھے مہابت خان
واسطے انتظام کار کے سررشتہ مدارات کو نہین چھوڑتا تھا ان دنون مین کہ ایک فوج ساتھ سرداری اپنے بیٹے کے مع اوس بیدولت کے
افغانون پر پونہچی تھی بسبب اوسکے نفاق کے وہ مہم خاطر خواہ انجام کو نہ پونہچی اور بے حصول مقصود کے لوٹ آئے اللہ داد بد نہاد اس وہم سے
کہ مبادا اب کی بار مہابت خان ترک مدارات کرکے بمقام تحقیق اور بازپرس مین آکر مجکو بعوض کردار ناسزا اور میرے کے گرفتار کرے پردہ شناسائی کا
درمیان سے اوٹھاکر بغی اور نمکحرامی کو کہ اس مدت سے پوشیدہ رکھتا تھا بے اختیار ظاہر کیا جب مجھے حقیقت حال مہابت خان کی عرضی سے معلوم
ہوا حکم دیا کہ اوسکے بیٹے اور بھائی کو قلعہ گوالیار مین محبوس رکھین اتفاق سے باپ اس بیدولت کا بھی خدمت حضرت عرش آشیانی سے بھاگا تھا
اور سالہا سال رہزنی اور سرقہ مین اوقات بسر کرتا تھا یہان تک کہ اپنی سزا سے کو دار بد مین گرفتار ہوا امید ہے کہ یہ سب بے دولت بھی اپنے اعمال کی
سزا مین جلدی گرفتار ہو دن مبارک شنبہ تاریخ پانچوین کو مان سنگہ پسر راوت شنکر کہ متعینون کمک صوبہ بہار سے ہے بمنصب ہزاری ذات اور
چھ سو سوار کے سرفراز ہوا عاقل خان کو واسطے دیکھنے محلہ اور تحقیق جمعیت منصبداران بنگش کے مینے ایک ہاتھی بخشکر رخصت کیا اور صابت خان کو
خنجر خاص مازندرانی دوست بیگ کے ہاتھ بھیجا آدینہ نذرانہ روز دوشنبہ کا واسطے محمود آبدار کے کہ زمان شاہزادگی اور ایام طفولیت سے
میرا خدمتگذار ہے انعام مقرر ہوا نیز نن خویش پایندہ خان مغل کو منصب سات سو ذات اور ساڑھے چار سو سوار سے سربلندی بخشی محمد حسین برادر
خواجہ جہان کو کہ خدمت بخشیگری کانگڑہ پر مقرر ہے منصب چھ سو ذات اور ساڑھے چار سو سوار کا مرحمت کیا اسی تاریخ میر تربیت خان خانہ زاد موروثی
بہ برکت نیت درست کے سلک امراے عظام مین انتظام رکھتا تھا راہی عالم بقا ہوا یہ سلامت رو جوان مرد عیش دوست تھا چاہتا تھا کہ
تمام عمر فراغت سے بسر ہو نغمہ ہندوستانی سے نہایت رغبت تھی اور بد نہین سمجھتا اور خود بد نتھا راجہ سورج سنگہ منصب دو ہزاری ذات
دو سوار سے سرفراز ہوا کرم اللہ ولد علی مردان خان بہادر اور باقر خان فوجدار ملتان اور ملک محب افغان اور مکتوب خان کو ہاتھی مرحمت ہوا
سید بایزید بخاری کو بھی کہ حراست قلعہ بھکر اور فوجداری اوس حدود کی اوسکے ذمے ہے عنایت فیل سے سرفراز کیا امان اللہ پسر
مہابت خان انعام خنجر مرصع سے ممتاز ہوا شیخ احمد ہانسوی اور شیخ عبداللطیف سنبلی اور فراست خان خواجہ سرا اور ہرے کنور چند سنوفی کو

ہاتھی مرحمت کیا محمد شفیع بخشی صوبہ پنجاب کو منصب پانسو ذات و تین سو سوار کا اور مونس خان پسر مہتر خان کو کہ حراست قلعہ کالنجر کی اوسکے
ذمہ ہی منصب پانسو ذات اور ڈیڑہ سو سوار کا عنایت ہوا اسی تاریخ مین خبر فوت ہونے شاہنواز خان بن سپہ سالار خان خانان کی سبب
گرانی خاطر کی ہوئی اوس وقت کہ وہ اتالیق ملازمت سے رخصت ہوتا تھا تاکید تمام سینے فرمایا تھا کہ ہمنے چند بار سنا ہی کہ شاہنواز خان شیفتہ
شراب کا ہوگیا اور شراب بہت پیتا ہی اگر واقعی یہ بات سچ ہی حیف ہی اس عمر مین آپ کو ضائع کرتا ہی چاہیے کہ اوسکو اوسکی مرضی پر نچھوڑین اور
بندوبست اوسکا واجبی کرین اگر وہ خود نچھوڑے حضور مین حاضر کرنا کہ حضور مین بلواکر اوسکی اصلاح حال کا متوجہ ہون جب برہان پور مین پونہچا
شاہنواز خان کو نہایت ضعیف اور زبون حال پایا اوسکے علاج کی بہبر کی قضا را بعد چند روز کے صاحب فراش ہوکر بستر ناتوانی پر پڑگیا ہر چند کہ
طبیبون نے معالجہ اور تدبیرین کین ایک سود مند نہوئی عین جوانی درمیان تینتیس ۳۳ برس کی عمر مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو راہی ہوا
مجکو اس خبر ناخوش سے نہایت تاسف ہوا الحق خوب خانہ زاد رشید تھا چاہتا تھا کہ اس دردولت پر مصدر خدمات شائستہ کا ہوتا اگرچہ سب کو
یہی راہ درپیش ہی اور قضای الہی سے کچھ چارہ نہین لیکن اس عمر مین مرنا گران معلوم ہوتا ہی امید کہ اہل مغفرت سے ہو راجہ سارنگدیو کہ خدمتگزاران
نزدیک اور بندہاے مزاجدان سے ہی پاس اوس اتالیق کے بھیجکر ہر قسم کی دلجوئی اور اشک شوئی کی اور منصب پنجہزاری شاہنواز خان کو اوسکے
منصب بھائیون اور بیٹون اوسکے کے زیادہ کیا داراب خان چھوٹے بھائی اوسکے کو منصب پنجہزاری ذات اور سوار اصل و اضافہ سے
سرفراز کیا اور خلعت اور ہاتھی اور گھوڑا اور شمشیر مرصع دیکر اوسکے باپ کے پاس رخصت کیا کہ اوسکو جگہ شاہنواز خان کے اوپر سرداری
صوبہ برار اور احمد نگر کے مقرر کرین رحمن داد دوسرے بھائی اوسکے کو منصب دو ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار کا دیا منوچہر بیٹے شاہنواز خان
کا منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کیا طغرل ولد شاہنواز خان کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار معین کیا روز مبارک شنبہ تاریخ
بارہوین کو قاسم خان خویش اعتماد الدولہ کا عنایت علم سے سربلند ہوا اسد اللہ پسر سید حاجی کو کہ بارادہ بندگی اور خدمت کے آیا تھا منصب
پانسو ذاتی اور ایک سو سوار کا مرحمت کیا صدر جہان خویش مرتضے خان مرحوم کا منصب سات سو ذات اور چھہ سو سوار اور خدمت فوجداری سنبل
سے سرفرازی پاکر بعنایت ہاتھی رخصت کیا گیا بھارت بندیلہ کو منصب چھہ سو ذات اور چار سو سوار اور ہاتھی عنایت ہوا سنگرام راجہ جمو کو بھی
ہاتھی مرحمت ہوا احمد آباد مین دو بکرے زمار خور ہمراہ تھے اور جو مادہ سرکار مین نہ تھی کہ جفت کراتے دل مین آیا کہ بربری بکری عربستانی کے
ساتھہ جفت کراکر دیکھین کہ بچہ اوسکا کس شکل و شمائل کا پیدا ہوتا ہی القصہ سات مادہ بربری اوس سے جفت کرائین اور بعد گذرنے مدت چھہ مہینے
کے فتحپور مین ہر ایک نے ایک ایک بچہ دیا چار مادہ اور تین نر نہایت خوشتر اور خوشنما اور خوشرنگ اور خوش ترکیب جو اونین سے کہ بکرہ نر کے
مشابہ ہی مانند سمند کے خط سیاہ پشت مین رکھتا ہی اور سرخ رنگ بھی اور دوسرے رنگون سے اچھا معلوم دیتا ہی اور بہت اصیل ہی اور
شوخیان اور خوش ادائیان اور انواع جست اور خیز اوسکی اس قدر ہین کہ لکھی نہین جاتین چند ادائین دیکھنے سے دل خود بخود اوسکے
تماشے مین بہت رغبت کرتا ہی اور یہ مشہور ہی کہ مصور ادای جست و خیز بزغالہ کو نہین لکھہ سکتا ہی اس جگہ صادق ہی اگر ادا سے بزغالہ سے ایک ادا
کی تصویر کھینچ سکے اور اداؤن نادر اور قسم قسم کی جست و خیز اور شوخیون کے کھینچنے مین شک نہین کہ ساتھہ عجز کے اعتراف کریگا بچہ یک ماہہ
بلکہ بیس روزکا اس قدر بلند جگہ سے زمین پر جست کرجاتا ہی کہ اگر بچہ بزغالہ کے اور جانور جست کرے ایک عضو بھی سلامت نرہے مجکو بہت ہی
پسند آیا فرمایا کہ ہمیشہ میرے پاس رہے اور ہر ایک کا نام علیحدہ رکھا گیا جمع کرنے بکرہ مار خور اور بز اصیل مین بہت توجہ رکھتا ہون چاہتا ہون
کہ نسل انکی بہت ہوجاے اور لوگون مین پھیل جاوے اگر ان کے بچون کو آپس مین جفت کرائین ظن غالب ہی کہ نفیس تر بچے نکلین اور خاصیت
انکی بہ نسبت اور بزغالون کے یہ ہی کہ بزغالہ پیدا ہوتی ہی جب تک کہ پستان منہ مین نہ لے اور دودہ نہ پیے چلاتا ہی اور اضطراب کرتا ہی اور
یہ اصلا آواز نہین کرتا بے پروا کہڑا رہتا ہی شاید گوشت انکا بھی خوش ذائقہ دار ہو پہلے یہ حکم ہوا تھا کہ مقرب خان صوبہ دار بہار کا ہوکر وہان

جاوے مشارالیہ نے آپ کو درگاہ پر پونچایا کہ زمین بوس کرکے متوجہ منزل مقصود کا ہو اس واسطے روز مبارک شنبہ دوسری خورداد کو ایک فیل مع تلاہیرا اور گھوڑا اور کھپوہ مرصع مرحمت کرکے رخصت کیا پچاس ہزار روپیہ بطور مدد خرچ مرحمت کیے اسی تاریخ مین سردار خان کو خلعت اور ہاتھی اور گھوڑا دیا اور جاگیرداری سرکار مونگیر پرکہ ولایت بہار اور بنگالہ مین ہی رخصت کیا میر مشرف وکیل قطب الملک کہ درگاہ مین حاضر تھا مرخص ہوا فرزند اقبالمند شاہجہان نے اپنے دیوان برادر افضل خان کو اوسکی رفاقت مین تعین کیا جو قطب الملک نے اظہار اخلاص کرکے دوسرے مرتبہ التماس شبیہ کی کی مشار الیہ کو موافق التماس کے تصویر اپنی مع کھپوہ مرصع اور پھول کتارہ کے جسکی قیمت چوبیس ہزار روپیہ اور خنجر مرصع اور گھوڑا میر مشرف کو عنایت ہوا فاضل خان دیوان بیوتات کا منصب ہزاری ذات اور ایک سو سوار سے سرفراز ہوا حکیم رکنا تھہ منصب چھہ سو ذات اور ساٹھہ سوار سے سرفراز ہوا جو ان دنون عرس حضرت عرش آشیانی کا تھا پانچہزار روپیہ حوالہ چند آدمیون معتبر کے ہوئے کہ فقرا اور مستحقون کو تقسیم کردین حسن علیخان کو کہ جاگیردار سرکار مونگیر کا تھا منصب ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا ابراہیم خان فتح جنگ صاحب صوبہ ولایت بنگالہ کی کمک پر مقرر فرمایا اور ایک تلوار مشار الیہ کو عطا کی جو میرزا شرف الدین حسین کاشغری خدمت بنگش پر جان نثار ہوا ابراہیم حسین اوسکے بیٹے کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا کیا ان دنون مین ابراہیم خان نے دو منزل کشتی کہ اوس ملک کی اصطلاح مین گوشہ کہتے ہین نشیمن گاہ ایک کا طلا سے اور دوسرے کا نقرئی سے تیار کراکے بطور نذرانے کی بھیجین نظر سے گذرین بے تکلف اپنی قسم مین اعلے ہین میٹنے ایک فرزند شاہجہان کو مرحمت کی روز مبارک شنبہ نوین کو سادات خان کا منصب ہزاری ذات اور ساٹھہ سوار کا کیا اسی تاریخ مین عضد الدولہ اور شجاعت خان پرگنہ جاگیر اپنی کو رخصت ہوئے روز مبارک شنبہ کو آصف خان کو کھپوہ مع پھول کتارہ عنایت ہوا جو فرزند سعادتمند سلطان پرویز متوجہ درگاہ والا کا ہوا اور التماس خلعت نادری خاصہ کا کیا کہ روز ملازمت کے پہن کر سعادت زمین بوسی کی پاوے موافق التماس اوسکے خلعت نادری اور چیرہ اور فوطہ خاصہ حوالے شریف وکیل اوسکے کے کیا کہ اوسکے پاس بھیجدے روز مبارک شنبہ تیئسوین ۲۳ کو میرزا والی برادر پھوپھی زاد میرے نے موافق حکم کے صوبہ دکن سے آکر دولت آستان بوسی کی پائی باپ اوسکا خواجہ حسن خالدار خواجہ زادگان نقشبندی سے ہی چچا میرے میرزا محمد حکیم نے ہمشیرہ اپنی خواجہ سے منسوب کی تھی تعریف خواجہ کے آدمیون سے بہت سنی جاتی ہی حسب نسب اچھا رکھتا تھا اور ہمیشہ بندوبست سرکار میرزا محمد حکیم عموی میرے کا قبضہ خواجہ مین تھا اور وہ رعایت خاطر خواجہ کی نہایت فرماتے تھے بعد فوت ہونے میرزا کے اون سے دو لڑکے رہے میرزا بدیع الزمان اور میرزا والی میرزا بدیع الزمان بعد مرنے اپنے پدر کے بھاگ کر ماوراءالنہر مین جاکر مرگیا اور میرزا والی مع بیگم درگاہ مین آیا حضرت عرش آشیانی رعایت خاطر بیگم کی بدرجۂ تام رکھتے تھے میرزا بھی جوان سنجیدہ صاحب وقار ہی خالی معقولیت اور فہمیدگی سے نہین علم موسیقی خوب جانتا ہی ان دنون دل مین آیا کہ لڑکی شاہزادہ دانیال کی میرزا کو منسوب کیجاوے بابا نے میرزا کا یہی تھا یہ لڑکی قلیچ محمد خان کی بیٹی سے ہی یقین ہی کہ رضا جوئی اور خدمت گزاری کہ وسیلہ سعادتمندی کا ہی نصیب اور روزی ہو اسی تاریخ سر بلند رای کو کہ خدمت صوبہ دکن پر معین ہی منصب ڈھائی ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار سے معزز کیا ان دنون معلوم ہوا کہ شیخ احمد نامی ایک شخص نے جال فریب اور مکر کا سرہند مین بچھا کر بہت سے ظاہر پرستون اور سادہ لوحون کو صید اپنا کر رکھا ہی اور ہر شہر و ولایت مین ایک آدمی مریدون مین سے کہ قاعدہ دکان آرائی اور معرفت فروشی اور مردم فریبی کا اورون سے بہتر جانتا ہو خلیفہ نام رکھکر بھیجا ہی اور مزخرفات کہ اپنے مریدون اور معتقدون کو لکھے اوسکی ایک کتاب بناکر مکتوبات نام رکھا اور اوس مجموعۂ مہملات مین بے فائدہ باتین لکھین کہ ساتھہ کفر اور زندیقی کے پونچا دین اون سب مین سے ایک مکتوب مین لکھا ہی کہ اثنائے سلوک مین گذر میرا مقام ذی النورین مین ہوا ایک مقام دیکھا نہایت عالی اور خوب صفا وہان سے گذر کر مقام فاروق مین پونچا اور مقام فاروق سے مقام صدیق کو بھی عبور کیا اور ہر ایک کی تعریف لائق اوسکے لکھی

اور اوس جگہ سے مقام محبوبیت مین پونہچا ایسا مقام دیکھا نہایت نورانی اور رنگین مینے آپ کو انواع نوروں اور رنگون سے منعکس پایا یعنی
استغراق اللہ مین مقام خلفا سے گذرکر عالیم تبت کو آیا اور اور گستاخیان کین کہ لکھنا اونکا طول ہے اور ادب سے دور بہی اس واسطے مینے حکم کیا
کہ درگاہ عالی مین حاضرکرین موافق حکم کے ملازمت مین حاضر کیا اور جس بات کو کہ مینے دریافت کیا جواب معقول دینا نہ آیا اور باوصف کمی
عقل و دانش کے پرغرور اور متکبر اور خود پسند معلوم ہوا اصلاح اوسکے مینے اس مین دیکھی کہ چندروز قیدخانۂ ادب مین مقید رہے تو شورکی
مزاج اور آشفتگی دماغ اوسکے کی اصلاح ہوجاوے اور گمراہ ہونا عوام کا بہی کم ہووے ناچار انی رائے سنگدلن کے حوالے کیا کہ قلعۂ گوالیار
مین قید رکھے چھبیسوین کو فرزند ارجمند شاہزادہ سلطان پرویز الہ آباد سے آیا اور کورنش آستان خدمت سے جبین اخلاص کو نورانی کیا بعد
ادا کرنے مراسم زمین بوسی کے نوازش بیکران سے مخصوص ہوکر حکم مینے بیٹھنے کا فرمایا دو ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطور نذر اور ایک ہیرا
برسم پیشکش وقت ملازمت کے گذرانا جو ہاتھی اوسکے اوس وقت تک نہین پونہچے تھے دوسرے وقت نظر سے گذرینگے راجہ کلیان زمیندار
رنتھنبور کو کہ اوس فرزند نے موافق حکم کے ایک فوج اوسپر بہیجی تہی اسی ہاتھی اور ایک لاکھ روپیہ پیشکش لیکر اپنے ہمراہ درگاہ گیتی پناہ مین لایا
دولت آستان بوسی سے مشرف کیا وزیرخان دیوان فرزند مذکور کا کہ قدیم بندگان درگاہ سے ہے سعادت کورنش سے سرفراز ہوا اور اٹھارہ
ہاتھی نر و مادہ نذر گذرانے نو ہاتھی مقبول ہوے اور باقی اوسکو دیے جب مروت خان بن افتخار خان خانہ زاد اور تربیت یافتہ درگاہ نواح
بنگالہ مین طائفہ مگہ سے لڑکر جان نثار ہوا ملتفت الیہ بار بہائی اوسکا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سرفراز ہوا اور دوسرا بہائی اوسکا منصب
چارسو ذات اور سوار سے ممتاز ہوا تا کہ متعلق اوسکے پریشان نہون روز دوشنبہ تیسری تاریخ تیر ماہ الہی کو گرد نواح شہر مین چار کالے ہرن
اور ایک ماده اور ایک غزالہ شکار ہوا جو آگے منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز کے سے اتفاق عبور کا ہوا دو ہاتھی بڑے دانت والے
مع تلائر برسم پیشکش اوسنے گذرانے دونون ہاتھی فیلان خاصہ مین داخل ہوے روز مبارک شنبہ تاریخ تیرہوین کو سید حسن ایلچی برادر
شاہ عباس فرمانرواے ایران کا آستان بوس سعادت ہوا اور خط برادر موصوف کا مع پیالون بلور کے کہ لعل اونکے سرپوش پر جڑے
ہوے تھے گذرانا جو نہایت محبت و خلوص کے باعث تہی محبت کا ہوا آن دونون فدائی خان منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے
سربلند ہوا نصراللہ بیٹا فتح اللہ کا کہ حراست قلعۂ آنبیر کی اوسکے ذمے ہے منصب اوسکا ڈیڑہ ہزاری ذات اور چارسو سوار مقرر ہوا روز مبارک شنبہ
تاریخ بیسوین کو امان اللہ بن مہابت خان کا منصب ڈیڑہ ہزار ذات اور آٹھ سو سوار کا مقرر ہوا وزیرخان کو خدمت دیوانی صوبۂ بنگالہ کی دیکر
گھوڑا اور خلعت اور تلوار مرصع مرحمت کی میر حسام الدین اور زبردست خان کو ہاتھی مرحمت ہوا اسی تاریخ حافظ حسن نوکر خان عالم مع مکتوب
مرغوب برادر شاہ عباس اور عرضی اوس رکن السلطنت کے درگاہ مین آیا اور خنجر قبضہ دندان ماہی کا جو سردار سیاہ ابلق کہ برادر موصوف نے
خان عالم کو دیا تھا اور وہ نہایت نادر تھا اوسنے درگاہ مین بہیجا بہت پسند آیا حقیقت مین تحفہ ہے نادر اب تک ایسا دستہ ابلق دیکھا نہین مجکو
بہت اچھا معلوم ہوا روز مبارک شنبہ تاریخ ستائیسوین کو میرزا والی کا منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا چوبیسوین کو ہزار درب
بوجہ انعام سید حسن ایلچی کو عنایت ہوے عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ کو ہاتھی مرحمت کیا روز مبارک شنبہ دوسری مرداد کو اعتبار خان کو
گھوڑا عنایت ہوا عاقل خان منصب ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار سے سرفراز ہوا شب شنبہ چوتھی مطابق پندرہوین شب شعبان کو جشن
شب برات کا ہوا موافق حکم کے لب دریا پر کشتیون کو قسم قسم کے چراغون اور آتشبازی سے بہر کر آگے لائے البتہ ایسے چراغ مرتب تھے کہ نہایت
اچھے معلوم دیے بہت دیر تک مین اوسکی سیر مین محظوظ رہا روز شنبہ کو میرن بن نادعلی میدانی کہ خانہ زادان قابل تربیت سے ہے منصب اوسکا
سات سو ذات اور پانسو سوار کا کیا خواجہ زین الدین کو منصب سات سو ذات اور تین سو سوار کا مرحمت کیا خواجہ محسن کا منصب سات سو ذات اور
ایکسو سوار کا ہوا روز مبارک دوشنبہ کو بقصد شکار سمونگر مین جاکر اوس صحراے دلکشا مین سیر و شکار کر کے تیرہوین کو دولت خانے مین تشریف لائے

ف
آنا ایلچی ایران کا

رفتہ مبارک شنبہ سولھوین کو پوتا شیخ ابوالفضل کا منصب سات سو ذات اور ساڑھے تین سو سوار سے سرفراز ہوا اوس روز سیر باغ گل افشان
کی کہ لب آب جمنا پر واقع ہی درمیان رستہ کے خوب مینہ برسا اور چمن کو از سر نو طراوت اور نضارت بخشی اثناے سیر کے تھے سیر کابل کی
عمارتون سے کہ اوپر کنارے دریا کے بنی ہوئی تھین جس قدر کہ نظر کام کرتی تھی سوا سبزہ اور پانی رواں کے کچھہ نظر مین معلوم نہین ہوتا تھا
یہ ابیات انوری کی مناسب مقام ہین ؎ روز عیش و طرب بستان ست + روز بازار گل و ریحان ست + تودہ خاک عنبر آمیز ست +
دامن باد گلاب افشان ست + از ملاقات صبا روے غدیر + راست چون آزدہ سوہان ست + جو باغ مذکور بیچ ذمہ تربیت خواجہ جہان
کے ہی یار چہ زر بعنت سنئے طرح کے کہ ان دنون مین اوسکے واسطے عراق سے لائے تھے برسم پیشکش گذرانے جو کچھہ پسند آیا لیکر باقی
اوسیکو مرحمت ہوا باغ خوب آراستہ کیا تھا منصب اوسکا مع اصل و اضافہ پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا کیا گیا اتفاقات عجیبہ سے
یہ ہی کہ خان عالم کے ساتھہ خنجر قبضہ دندان ابلق جو ہر دا دیا ہو میرے برادر کامگار عالی مقدار شاہ عباس کا کہ مجھکو بھیجا تھا میرا دل اس قدر
مائل دندان ابلق کا ہوا کہ چند آدمی ہوشیار کو تلاش کرنیکے واسطے طرف ایران اور توران کے بھیجا اور کہدیا کہ خوب تلاش کرکے جس جگہ
جسکے پاس جس طرح جس قیمت کو ملے حاصل کرنے مین تقصیر نکرین اور بہت سے بندہ ہاے مزاجدان اور امراے ذیشان ہمیشہ اوسکی
تلاش مین رہنے لگے اتفاق سے اسی شہر مین ایک مردم اجنبی بے وقوف نے دندان ابلق نہایت لطیف و نفیس تھوڑی سی قیمت کو بازار سے
خرید کیا تھا اور یہ جانتا تھا کہ شاید آگ مین گرکر سیاہ ہو گیا ہی بعد ایک مدت کے ایک نجار کو بخارا فرزند ارجمند شاہجہان سے دیا اور کہا کہ اس
دندان کو اوپر سے ریت کر ایسا کردے کہ داغ سیاہی اور اثر سوختگی کا نرہے اور یہ نہین جانتا تھا کہ سیاہی نے قدر و قیمت سفیدی کی بڑہائی
ہی اور اس خال و خط سے مشاطہ تقدیر نے پیرایہ جمال اوسکے کا بنایا ہی اوس نجار نے فی الفور داروغہ کارخانہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ
ایسی جنس کمیاب و نادر کہ ایک خلق اوسکی تلاش مین سرگردان ہی اور دور دور لوگ گئے ہین یہان مفت ایک مرد بے وقوف کے
ہاتھہ لگی کہ وہ قیمت و قدر اوس گوہر نایاب کی کچھہ نہین جانتا ہی سہل اور آسانی سے آسکتا ہی مشار الیہ نے اوسکے ساتھہ جاکر اوسکو لیکر
دوسرے دن اوس فرزند کی خدمت مین لایا جو فرزند شاہجہان ملازمت مین آیا اول اظہار نہایت شگفتگی کا کیا جب دماغ نشہ بادہ سے
آراستہ ہوا ملاحظہ مین گذرا اگرچہ مجکو نہایت خوش وقت کیا مصرعہ ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی + اتنی دعائین خیر مینے
اوسکے حق مین کین کہ اگر سو مین سے ایک مقبول ہو واسطے برخورداری دین و دنیا کے اوسکو کافی ہی اسی تاریخ ہلیم خان نے کہ ایک
نوکرون عمدہ عادل خان سے ہی اگر ملازمت خاص کی جواز دے اخلاص کے بندگی اختیار کی تھی ساتھہ مراحم سید یغ کے اختصاص
بخشکر خلعت اور اسپ اور شمشیر اور دس ہزار درب انعام ہوا اور منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مرحمت کیا ان دنون مین عرضی خان دوران
پہونچی لکھا تھا کہ آپ نے کمال مرحمت اور قدر دانی سے بوڑہے غلام اپنے کو باوجود کہن سالی اور ضعف بینائی کے حکومت ملک ٹھٹھہ پر
سرفراز کیا تھا اب جو یہ ضعیف نہایت نحیف اور ایسا پیر منحنی ہو گیا ہی کہ قوت تردد اور سواری کی نہین پاتا ہی لہذا امیدوار ہون کہ سپہ گری
سے معاف کر کے سلک لشکر دعا مین انتظام بخشین حسب التماس اوسکے حکم ہوا کہ دیوانیان عظام پرگنہ خوشاب کو کہ تیس لاکھہ دام جمع اصلی
اوسکی ہی اور مدتون سے جاگیر تنخواہ مشار الیہ کی ہی اور نہایت آباد اور مزروع ہی واسطے مدد خرچ مشار الیہ کے مقرر ہو کہ آسودہ در مرفہ الحال اوقات بسر
کرے اور اوسکے بڑے بیٹے شاہ محمد کا منصب ہزاری ذات اور پچاس سوار کا کیا اور دوسرے لڑکے یعقوب بیگ کا منصب سات سو ذات اور
ساڑھے تین سو سوار کا مقرر کیا تیسرے اسد بیگ کا منصب تین سو ذات اور پچاس سوار کا کیا روز شنبہ غرہ شہریور کو واسطے اتالیق
جان سپار خان خانان سپہ سالار اور اور امراے عظام کے کہ خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہین مینے خلعت بارانی ہمراہ یزدانی کے بھیجا
جو قصد سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کا دل مین ہی نور الدین قلی رخصت ہوا کہ نشیب و فراز رستہ کو حتے الامکان صاف کرے اس طرح سے کہ

عبور جاریا یون باربردار کا گھاٹیون دشوار گذار سے بآسانی ہوجاوے اوسمآدمی محنت اور سختی نہ اوٹھاوین اور بہت آدمی سنگ تراشون وغیرہ کے
ہمراہ اوسکے گئے اور ایک ہاتھی مشارالیہ کو عنایت ہوا شب مبارک شنبہ تاریخ تیرہوین کو باغ نور منزل مین جاکر سولہوین تک اوس گلشن مین
قیام کیا راجہ بکرماجیت بھگیا قلعہ مانڈو پور سے کہ وطن اوسکا ہے آیا اور سعادت آستان بوسی کی پائی ایک ہاتھی اور ایک کلغی مرصع برسم پیشکش گذرانے
مقصود خان منصب ہزاری ذات اور ایک سو تیس سوار سے سرفراز ہوا روز مبارک شنبہ بیسوین کو فرزند پرویز نے دو ہاتھی نذر گذرانے اور واسطے
داخل ہونے حلقہ خاصہ کے حکم ہوا چوبیسوین کو دولت خانہ حضرت مریم الزمانی مین جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا سال اکاون کا باسٹھوین شمسی
کے بخیر شروع ہوا امید کہ مدت حیات مرضیات ایزدی مین مصروف ہو سید جلال بن سید محمد اور پوتے شاہ عالم بخاری کو کہ مجمل احوال اوسکے
درمیان وقائع سفر گجرات کے لکھے گئے رخصت جانیکی دیکر مادہ فیل واسطے سواری کے مع خرچ راہ عنایت کی شب یکشنبہ بیسوین مطابق
چودہوین ماہ شوال کی کہ بدر کامل تھا درمیان عمارات باغ واقع کنارہ باغ جمنا پر جشن ماہتابی مرتب کیا اور محفل پسندیدہ ہوئی پہلے تاریخ ماہ الہی کو
دندان ابلق جوہر دار سے کہ فرزند شاہجہان نے نذر کیا تھا مینے حکم دیا کہ باندازہ دو قبضون خنجر اور ایک شصت کے اوس مین سے کاٹین
نہایت خوشرنگ اور نادر ہوے اوستاد پورن اور کلیان کو کہ فن خاتم بندی مین نظیر اپنا نہین رکھتے ہین حکم دیا کہ قبضہ خنجر کا جیسا کہ پسند ہے اوس
طرح جہانگیری اوسکو کہتے ہین بناوین اور ایسے ہی تیغہ اور غلاف گیری اور بند وبان کو بھی ایسے ہی اوستادون کو کہ اپنے فن مین نظیر نہین رکھتے
ہین فرمایا واقعی جیسا کہ دل چاہتا تھا بنا ایک قبضہ اس طرح کا ابلق ہے کہ اوسکے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے سب سے سات رنگ معلوم ہوتے ہین
اور بعضے پھول ایسے دکھلائی دیتے ہین کہ گویا نقاش صنع نے قلم بدائع نگار سے خط سیاہ گرد اونکے تحریر کیا فی الحقیقت ایسے نفیس و نادر ہین
کہ ایک دم اونکی جدائی گوارا نہین اور تمام جواہر گران بہا سے کہ خزانے مین ہے عزیز رکھتا ہون روز مبارک شنبہ کو مبارکی اور فرخی کر
ساتھ مینے اونھین زیب کمر کیا اور اوستادون نادر کار کو کہ اونکے بنانے مین نہایت صنعت کی تھی بہت انعام دیا اوستاد پورن کو
ہاتھی اور خلعت اور کڑے سونے کے اور کلیان کو ساتھ خطاب عجائب دست اور اضافہ اور خلعت اور پونہچی مرصع کے اور ایسی ہی ایک
کو لائق ہنرمندی اوسکی کے سرفراز کیا جب معلوم ہوا کہ امان اللہ پسر مہابت خان نے احداد بدنہاد سے لڑائی کرکے فوج اوسکی کو شکست دیکر
بہت سے افغانون سیہ روسیہ باطن کو علف تیغ خون آشام کا کیا ایک تلوار خاص واسطے سرفرازی اوسکی کے بھیجی گئی پانچوین کو خبر آئی
کہ راجہ سورج سنگہ ساتھ مرگ طبعی کے دکن مین مرگیا وہ پوتا مالدیو کا ہے کہ زمینداران عمدہ ہندوستان سے تھا ساتھ رانا کے دم برابری کا مارتا
تھا بھی ہے بلکہ ایک لڑائی مین رانا پر غالب ہوا تھا حال اوسکا اکبر نامہ مین ساتھ شرح و بسط کے مذکور ہے راجہ سورج سنگہ ساتھ برکت تربیت حضرت
عرش آشیانی اور اس نیاز مند درگاہ سبحانی کے مراتب بلند کو پونہچا ملک اوسکا باپ اور دادا سے بھی زیادہ ہوگیا لڑکا اوسکا گج سنگہ نام
رکھتا ہے اور اوسکے باپ نے اپنی زندگی مین مہمات ملکی اور مالی اوسکو سونپ دیے تھے جو مینے اوسے لائق پرورش کے جانا منصب اوسکا
تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار اور علم اور خطاب دیا اور منصب اوسکے چھوٹے بھائی کا پانسو ذات اور ڈھائی سو سوار مقرر کرکے جاگیر
وطن مین مرحمت کی روز مبارک شنبہ دسوین ماہ مہر کو موافق التماس آصف خان کے اوسکی منزل مین کہ اوپر کنارے جمنا کے واقع ہین
گیا ایک حمام بنایا تھا نہایت عمدہ صاف اور نفیس مین بہت خوش ہوا بعد فراغت ہونے غسل کے بزم پیالکی آراستہ ہوئی اور بندہ خاص
ساغر نشاط سے خوش وقت ہوے اوسکے نذرانے سے جو پسند آیا لے لیا اور باقی اوسکو بخشدیا قیمت تمام نذرانہ پسند شدہ کی تیس ہزار
روپیہ ہوا باقر خان فوجدار ملتان بعنایت علم سربلند ہوا پہلے موافق حکم کے دار الخلافت آگرہ سے دریاے اٹک تک دو رویہ درخت لگوائے
تھے اور کیاریان بنوائی تھین ایسے ہی آگرہ سے بنگالہ تک بنی ہے اور اب حکم دیا مینے کہ آگرہ سے لاہور تک ہر کوس پر ایک میل قائم کرین کہ علامت
کوس معلوم ہو اور فاصلہ تین کوس پر ایک کنوا کھدوائین تا مسافر آرام پائین روز مبارک شنبہ چوبیسوین ماہ مہر کو جشن دسہرہ کا ہوا

پائین ہندکھوڑ ونکو سنوارکر سامنے لائے لعل کے ہاتھی نظر سے گذرے جو معتمد خان نے نوروز گذشتہ مین نذرانہ نہین گذرانا تھا اندنون
ہیرہ بیچ تخت سونے کا اور ایک انگشتری یاقوت کی اور ایک مرجان کی اور جزویات نذر کیا تخت بہت نادر بنا تھا قیمت سبکی سولہ ہزار روپیہ ہوئے
جو صدق اعتقاد سے لایا تھا قرین قبول ہوا انہی دنون زبردست خان کا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہوا جو وقت کوچ بروز دوشنبہ
مقرر ہوا تھا شام کے وقت مبارک کشتی پر سوار ہوکر مین متوجہ مقصد کا ہوا آٹھ دن اول منزل مین توقف ہوا تاکہ آدمی فراغ خاطر سے
سامان درست کرکے ہمراہ ہوجاوین مہابت خان نے بنگش مین کہ ڈاک چوکی مین سیب بھیجے تھے بہت تر و تازہ آئے نہایت لطیف تھے
مین کھاکر خوش ہوا سیب کابل کے کہ ہمین کھائے تھے اور سمرقند کے کہ ہرسال آتے ہین کچھ حقیقت نہین رکھتے اور شیرینی اور نزاکت
اور خوش مزگی ان کے ساتھ کچھ نسبت نہین رکھتے اب تک ایسا نفیس و لطیف سیب نہ دیکھا تھا کہتے ہین کہ بنگش بالا مین متصل لشکر زر کے
ایک گانو ہے سیوران نام اوس مین تین درخت اس سیب کے ہین بہت کوشش کی لیکن اور جگہ ایسے نہین ہوئے سید حسن ایلچی اپنے برادر شاہ عباس
کو ان سیبون سے الوش عنایت کیا تا معلوم کرے کہ عراق مین اس سے بہتر ہوتا ہے یا نہین عرض کی کہ تمام ایران مین سیب اصفہان کا
ممتاز ہے اگر نہایت درجہ خوب ہو تو ایسا ہی ہوگا روز مبارک شنبہ غرہ ماہ آبان الٰہی کو واسطے زیارت روضۂ حضرت عرش آشیانی کے
جاکر سر نیاز کا اوپر آستان ملائک آشیان کے گھسکر سو مہر نذر چڑھائین اور تمام بیگمون اور اہل محل نے طواف اوس آستان ملائک مطاف
کا کرکے نذرین گذرانین شب جمعہ کو مجلس عالی آراستہ ہوئی مشائخ اور علما اور حافظ اور اہل نغمہ جمع ہوئے ہرایک کو حسب لیاقت اوسکے شال
اور دوشالہ اور خلعت عنایت ہوا عمارتین اس روضۂ متبرکہ کی نہایت عالی ہین اب کے بار پھر دل مین آیا تو اور زیادہ کین تیسری شب
چار گھڑی رات گذرنے کے بعد منزل مذکور سے کوچ ہوا اور ساڑھے پانچ کوس راہ دریا طے کرکے چار گھڑی دن چڑھے منزل مین پہونچے
بعد دوپہر کے دریا سے اوترکر سات تیتر شکار کیئے اور سید حسن ایلچی کو بیس ہزار روپیہ مرحمت ہوا اور خلعت زرین مع جیغہ مرصع اور فیل کے
عطا کرکے رخصت کیا اور واسطے برادر شاہ عباس کے صراحی مرصع کہ مرغ کی شکل بنائی تھی موافق دو معتاد کے اوسمین شراب آتی تھی بطور
ہدیہ کے بھیجی امید کہ سلامت منزل مراد پر پہونچے لشکر خان کو کہ اوپر حکومت اور حراست دار الخلافت آگرہ کے حکم ہوا تھا خلعت اور گھوڑا اور
ہاتھی اور نقارہ اور تلوار مرصع دیکر رخصت کیا اکرام خان منصب دوہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار اور خدمت فوجداری سرکار میوات سے سرفراز
ہوا یہ بیٹا اسلام خان کا ہے اور وہ پوتا صاحب سجادہ غفران پناہ شیخ سلیم کا ہے کہ محامد ذات اور محاسن صفات اور نسبت دعاگوئی کے اوسکے

قصہ وفات اسلام خان

اس دودمان والا مین اوراق گذشتہ مین لکھے گئے اندنون ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ جس زمانے مین مجکو اجمیر مین ضعف بہت
ہوگیا تھا پہلے اوس سے کہ یہ خبر ناخوش بنگالہ کو پہونچی ایک دن اسلام خان خلوت مین بیٹھا تھا ناگاہ بیخود ہوگیا جو ہوش مین آیا تو ایک معتمد
بھیکن نامی اپنے محرم راز سے کہا کہ عالم غیب سے مجکو معلوم ہوا کہ طبیعت مقدس حضرت شاہنشاہی کی ناساز و علیل ہے علاج اوسکا منحصر اوپر فدا
کرنے ایک چیز نہایت عزیز اور گرامی کے ہے اول دل مین آیا فرزند ہوشنگ کو فدای فرق مبارک آنحضرت کا کرون لیکن چونکہ خردسال تھا اور
اب تک پھل زندگانی سے نکھایا تھا مجکو اوسکے حال پر رحم آیا اور آپ کو بیخ مربی اپنے پر فدا کیا امید کہ جو صدق باطن سے ہے درگاہ الٰہی مین
قبول ہوئی الفور تیر دعا کا ہدف اجابت کو پہونچا اور اوسی وقت اثر بیماری اور ضعف کا اوسے ظاہر ہوا اور لحظہ بلحظہ بیماری بڑھتی گئی یہانتک
کہ جوار رحمت الٰہی مین پہونچا اور حکیم علی الاطلاق نے صحت کامل شفاخانہ غیب سے اس نیازمند کو کرامت فرمائی اگرچہ حضرت عرش آشیانی
واسطے تربیت اور رعایت اولاد شیخ الاسلام کے نہایت خیال رکھتے تھے لیکن جب سے کہ اس نیازمند درگاہ الٰہی کو نوبت سلطنت کی
پہونچی واسطے ادای حقوق اوس بزرگ کے بڑی بڑی رعایتین کی گئین اکثر اون مین عالی مراتب امارت کو پہونچے اور صاحب صوبہ
ہوئے جیسا کہ احوال ہر ایک کا اپنے مقام پر گذرا انھین دنون مین ہلال خان خواجہ سرا نے کہ خدمتگارون زمانہ شاہزادگی سے ہے

سرای اور باغ بنوایا تھا نذرانہ گذرانا اوسکی سرفرازی کے واسطے تھوڑا سا لیا گیا اس منزل سے چار کوچ مین متھرا پونہچے روز مبارک شنبہ
تاریخ آٹھوین کو مین واسطے تماشے بندرابن اور بتخانون کے گیا اگرچہ زمان سلطنت حضرت عرش آشیانی مین امیرون راجپوت نے عمارتین
اپنے طرز پر بنوائین اور باہر سے بہت تکلفات کیے لیکن اندر چمگادر اور ابابیلون نے گھر بنائے ہین کہ اونکی بدبو سے ایک دم لیا نہین جاتا
؎ از برون چون گور کافر پر حلل ✤ وز درون قہر خدای عز وجل ✤ اس دن مخلص خان نے موافق حکم کے بنگالے سے آکر ملازمت حاصل کی سو
اشرفی اور سو روپے نذر گذرانے اور ایک لعل اور ایک طرہ مرصع کا پیشکش کیا جمعہ نوین کو چھ لاکھ روپیہ خزانے سے واسطے ذخیرہ قلعہ آسیر
کے خان خانان سپہ سالار کو بھیجا گیا اوراق گذشتہ مین احوال گسائین جدروپ کا جو اوجین مین گوشہ نشین تھا لکھا گیا ان دنون وہ اوجین سے
متھرا مین کہ بڑی عبادت گاہ ہنودون کی ہے آیا اور لب دریاے جمنا پر عبادت معبود حقیقی مین مشغول ہے جو اوس سے ملنے کو جی میرا چاہا مین
اوسکی ملاقات کو گیا اور عرصے تک خلوت مین صحبت رکھی ہونا اوسکا غنیمت ہے مین اوسکی صحبت سے خوش ہوا شنبہ دسوین کو قراولون نے
عرض کی کہ یہان ایک شیر رعایا اور مسافرون کو ستاتا ہے اوسی وقت مینے حکم دیا کہ بہت ہاتھی لیجا کر جھاڑی کو خوب گھیر لین پھر مین خود
مع اہل محل کے سوار ہوا جو مینے عہد کیا ہے کہ کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے نہ ستاؤنگا نورجہان بیگم کو حکم دیا کہ بندوق مارے باوصف اسکے
کہ ہاتھی بو سے شیر کے ٹھہرتا نہین ہے اور حرکت کرتا رہتا ہے اور بالاے عماری سے تفنگ بے خطا مارنا بہت مشکل ہے چنانچہ میرزا رستم
کہ فن بندوق اندازی مین بعد میرے مثل اوسکے دوسرا نہین ہے کئی بار ایسا ہوا کہ اوسکے تین چار فیرون نے بسبب سواری فیل کے خطا کی
اور نورجہان بیگم نے پہلا ہی فیر ایسا مارا کہ اوسی فیر مین شیر تمام ہوگیا دوشنبہ بارھوین کو پھر گسائین کی ملاقات کو مین گیا اور صحبت اوسکی
حاصل کی اور بلند باتین مین اللہ تعالے نے خوب توفیق عنایت کی ہے فہم عالی ساتھ دانش خداداد کے جمع ہے دل تعلقات دنیا سے
اوٹھا کر آدہ گز ٹاٹ ٹکڑا واسطے ستر عورت کے اور ایک ٹھیکرا بقدر پانی پینے کے اختیار کیا ہے اور جاڑے گرمی برسات مین برہنہ تن اور
سر ایا ننگا رکھتا ہے اور ایک سوراخ تنگ مین کہ جسکے رستے مین طفل شیر خوارہ بھی تکلیف سے گھس سکے رہنا اختیار کیا ہے یہ مین شعر
حکیم ثنائی کے اوسکے مناسب حال ہین ؎ دہشت لقمان یکے کریچہ تنگ ✤ چون گلوگاہ نای و سینہ چنگ ✤ بو الفضولے سوال کرد
ازوے ✤ چیست اینجا یہ شش بدست و دو پے ✤ بادم گرم و چشم گریان پیر ✤ گفت ہذا لمن یموت کثیر ✤ چودھوین کو پھر ملاقات گسائین
کو گیا اور اوس سے رخصت ہوا بے تکلف اوس سے جدا ہونیکو طبیعت نہین چاہتی تھی دن مبارک شنبہ تاریخ پندرھوین کو کوچ کرکے برابر بندرابن کے منزل کی ہے اس منزل مین
فرزند سلطان پرویز رخصت ہوکر الہ آباد اور طرف پرگنات جاگیر اپنے کے گیا دل مین ارادہ ایسا تھا کہ اس سفر مین ہمراہ رہے جو پہلے اس سے
اوسنے اظہار پریشانی کی ناچار جدائی اوسکی قبولی اور رخصت کیا اور گھوڑا اینچاق اور پٹکہ کمر اور تلوار ابلق قبضہ جوہر دار اور تیغ خاصہ اور
ڈھال خاصہ مرحمت ہوئی امید کہ پھر ساتھ جلدی اور خوبی کے آوے جو میعاد قید خسرو کے بہت ہوگئی تھی دل مین آیا کہ زیادہ اس سے اوسکو
قید رکھنا اور خدمت سے محروم رکھنا آئین مرحمت سے دور ہے ناچار حضور مین بلا کر مین نے حکم واسطے کورنش کے دیا اور از سرنو گناہ اوسکا
بخشا امید کہ توفیق رضاجوئی اور سعادت بندگی کی نصیب اوسکے ہو جمعہ کے دن سولھوین تاریخ مخلص خان کو کہ واسطے خدمت دیوانی کے
فرزند پرویز کے بلایا تھا خدمت مین اوس فرزند کے بھیجا اور منصب اوسکا موافق ہمیشہ کے کہ بنگالہ مین رکھتا تھا دو ہزاری ذات اور سات سو
سوار مقرر کیا سترھوین کو مقام ہوا اس منزل مین سید نظام پسر میران صدر جہان کا کہ اوپر فوجداری سرکار قنوج کے اختصاص رکھتا تھا
آیا دو ہاتھی اور چند جانور شکاری نذر کیے ایک ہاتھی اور دو باز قبول کرکے باقی اوسیکو مرحمت کیا اٹھارھوین کو کوچ ہوا ان دنون مین
دارا ے ایران نے ہاتھ بیگ میر شکار کے ایک دست شنقار خوش رنگ بھیجا تھا اور ایک شنقار دوسرا خان عالم نے بھی اسی کے
ہاتھ دیکر درگاہ مین بھیجا تھا لیکن یہ راہ مین ضائع ہوگیا اور شنقار شاہی بھی میر شکار کی غفلت سے پنجہ گربہ مین پڑگیا تھا اگرچہ زندہ درگاہ مین

پونہچا یا لیکن ایک ہفتے سے زیادہ نرہا اور تلف ہوا کیا لکھون حسن اور رنگ اس جانور کا خال سیاہ بازو اور پشت اور پہلو پر بہت خوشنما تھے اور چونکہ غرائبات سے تھا اسلیے اوستاد منصور نقاش کو کہ ساتھ خطاب نادر العصر کے سرفراز ہی فرمایا مینے کہ شبیہ اسکی کھینچکر نگاہ رکھے دو ہزار روپیہ میر شکار کو دیکر بدخصت کیا عہد مین حضرت عرش آشیانی کے وزن سیر کا تیس دام کا تھا مقارن اس حال کے دل مین آیا کہ خلاف ضابطہ اونکے کیون کرین بہتر وہ ہی کہ تیس دام کا سیر رہے ایک دن گسائین جدروپ نے کہا کہ کتاب بیدمین کہ احکام دین ہمارے کی ہی وزن سیر کا چھتیس دام کا لکھا ہوا ہی جو اتفاقات غیبی سے حکم تمہارا موافق کتاب ہماری کے پڑا اگر وہی سیر چھتیس دام کا مقرر کیا جاوے بہتر ہی حکم ہوا کہ اب سے تمام ملکون مین چھتیس دام کا سیر معمول ہووے اونیسوین کو کوچ ہوا راجہ بھاو سنگہ واسطے کمک لشکر دکن کے مقرر فرمایا گیا مینے ایک گھوڑا اور خلعت اوسکو مرحمت کیا اسی تاریخ سے اٹھائیسوین تک پے درپے اتفاق کوچ کا ہوا دن مبارک شنبہ اونتیسوین کو دار البرکت دہلی مین ورود لشکر اقبال کا ہوا پہلے مع فرزندون اور اہل محل کے واسطے زیارت روضۂ منورہ حضرت جنت آشیانی کے گیا اور نذرین گذرانین اور اوس جگہ سے واسطے طواف روضۂ متبرکہ شیخ المشائخ شیخ نظام الدین چشتی کے گیا اور استمداد ہمت کی آخر دن سے دولتخانے کو آیا کہ سلیم گڈہ مین مرتب ہوا تھا تیسوین جمعہ کو مقام ہوا جو اس مدت مین شکار پرگنہ پالم کو موافق حکم کے حفاظت کی تھی عرض ہوئی کہ ہرن بہت جمع ہوگئے ہین روز شنبہ غرہ آذر ماہ الٰہی کو چیتے کے شکار کے واسطے سوار ہوے ہنوز زمین درمیان ماہ کے اولے بہت بڑے سطبرے مین مانند سیب کے تھے ہوا کو نہایت سرد کردیا اس دن تین ہرن پکڑوائے دوسرے [illegible] چھیالیس ہرن شکار کیے تیسرے کو چوبیس چیتے پکڑوائے اور دو فرزند شاہجہان نے بندوق سے مارے چوتھی [illegible] پکڑوائے پانچوین کو شاہیس شکار ہوے روز مبارک شنبہ چھٹی کو سید بہوہ بخاری نے کہ ساتھ حکومت دار الملک دہلی کے مختص تھا تین ہاتھی اور اٹھارہ گھوڑے اور اور اجناس نذر کین ایک ہاتھی اور دوسرے اجناس قبول کیے اور باقی اوسکو بخشا ہاشم خوستی فوجدار بعضے پرگنات میوات [illegible] سعادت آستان بوسی سے آیا روز مبارک شنبہ تیرہوین تاریخ تک گرد نواح پالم کے چیتے کے شکار مین مشغول رہا مین بیچ عرصے بارہ روز کے [illegible] ہرن پکڑوائے اور دہلی کو مراجعت کی حضرت عرش آشیانی کی خدمت مین سنا تھا کہ جس ہرن کو کہ چیتے کے پنجے سے [illegible] باوجودیکہ کچھ صدمہ اوسکے ناخون اور دانتون کا ہرن کو نہ پونہچا ہو تب بھی زندہ رہتا اوسکا محالات سے ہوا مینے اس شکار مین [illegible] کے چند ہرن خوب صورت قوی جثہ کہ پہلے پہونچنے صدمہ ناخون و دندان کے چیتے کے پنجے سے چھڑوا کر فرمایا کہ حضور مین تنہا محافظت بسیار زیادہ سے انکو نگاہ رکھین ایک رات دن آرام و قرار سے اپنے حال مین رہے دوسرے دن تغیر فاحش اونکے حالات مین ظاہر ہوگیا مستون کے مانند دست و پا پیچ پا مارکر گرنے اور اٹھنے لگے بہت کچھ تریاق فاروقی اور اور مناسب دوائین دین کسی نے اثر نکیا اور پھر اس کیفیت کے ساتھ رہکر جان دی اسی تاریخ مین خبر ناخوش پونہچی کہ فرزند کلان شاہ پرویز کے نے اگرہ مین ودیعت حیات کی سونپی پھول کے مانند ہوا تھا اور وہ فرزند اوس سے نہایت محبت رکھتا تھا اس خبر دلخراش کے سننے سے معلوم کیا کہ وہ بہت اندوہناک ہوکر بیطاقت ہوگیا ہی مینے ایک عنایت نامہ واسطے تسلی اور دلجوئی اوسکی کے بھیجا اور ناسور دل اوسکے کو ساتھ مرہم لطف اور عنایت کے دوا کی امید کہ خدا تعالی صبر بخشے کہ اس قسم کے ماجرون مین سوا صبر اور شکیبائی کے اور چیز بہتر نہین ہوتی روز جمعہ چودہوین کو موافق التماس آغامان کے اوسکے مکان پر گیا مین اوسکو نسبت سبقت خدمت موروثی کے ساتھ اس دودمان کے متحقق ہی اور حضرت عرش آشیانی انار اللہ برہانہ نے جسوقت کہ میری شادی کی آغائی آغامان کو ہمشیرہ میری شاہزادہ خانم سے لیکر بیچ خدمت محل میرے کے معین فرمایا اوس روز سے تینتیس ۳۳ برس ہے کہ میری خدمت مین ہی مین اونکی خاطر بہت کرتا ہون اونھون نے اخلاص سے خدمت سلسلہ ہماری کی کی ہی کسی سفر مین ملازمت میری سے وہ آپ سے محروم نرہے جو عمر رسیدہ ہوگئی التماس کیا کہ اگر حکم ہووے دہلی مین رہکر جو کچھ عمر رہی ہی دعاگوئی مین صرف کرون کہ اب مجکو طاقت چلنے پھرنے کی نرہی اور آمدرفت سے تکلیف ہوتی ہی اور سعادتمندی انکی سے یہ ہی کہ حضرت عرش آشیانی کے ہم عمر ہین غرض آسودگی انکی منظور فرماکر حکم دیا مینے

کہ دہلی مین رہین اور وہان اپنے واسطے ایک باغ اور سیرگاہ اور مقبرہ بنوایا ہی مدت سے اوسکو بنواتی ہین القصہ برعایت خاطر اوس قدیم الخدمت کی مدنظر رکھکر اونکے مکان پر گیا اور سید بہوہ حاکم شہر کو تاکید کردی کہ یہ لوازم خدمت گذاری اور خاطر داری انکی کے اسقدر تاکید کرنا کہ کسی قسم کا غبار کلفت انکے دلپر نہ بیٹھے اسی تاریخ مین راجہ کشن داس کا منصب دوہزاری ذات اور تین سو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا جو سید بہوہ سے نے خدمت فوجداری دہلی کی جیسا کہ چاہیے انجام دی اور سب آدمی دہان کے اوسنے خوش ہین موافق قرینہ سابق کے محافظت اور حراست دہلی کی اور فوجداری اطراف کی بنام مشار الیہ کے مقرر فرمائی اور منصب ہزاری ذات اور چھہ سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور ایک ہاتھی مرحمت کرکے رخصت کیا پندرہوین کو میرزا والی کو منصب دوہزاری ذات دوہزار سوار اور علم اور ہاتھی دیکر صوبہ دکن پر تعین فرمایا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کہ اہل فضل اور ارباب سعادت سے ہی اس آنے مین دولت ملازمت کی حاصل کی ایک کتاب تصنیف کی تھی شامل اوپر احوال مشائخ ہند کے نظر سے گذری بڑی زحمت کھینچی ہی مدتون سے بیچ گوشہ دہلی کے بطریق توکل اور تجرید کے بسر اوقات کرتا ہی مرد بزرگ ہی صحبت اوسکی خالی ذوق سے نہین قسم قسم کی مرحمت کی ساتھ دلنوازی کرکے رخصت فرمایا سولہوین کو دہلی سے کوچ کیا اکیسوین کو پرگنہ کرانہ مین نزول ہوا یہ وطن مقرب خان کا ہی آب و ہوا اسکی معتدل اور زمین قابل ہی خان مذکور نے اوسجگہ باغات اور عمارات بنائے تھے جو بکر تعریف باغات کی سنی دلکو اوسکی سیر کی رغبت ہوئی بائیسوین کو مع اہل محل اوس باغ کی سیر سے محظوظ ہوا مین بے تکلف ایک باغ ہی بڑا اور دلنشین گرد اوسکے دیوار پختہ اور کیاریون اور تختون کا فرش بنایا ہوا یہ باغ ایک سو چالیس بگیہ کا ہی اور درمیان مین اسکے حوض بنا ہی طول دوسو بیس گز اور عرض دوسو گز کا درمیان حوض کے چبوترہ ماہتابی بائیس گز کا مربع اور کوئی درخت گرم سرد نہین کہ اوس باغ مین نہو درخت میودن کے جو ولایت مین ہوتے ہین یہان تک کہ نہال پستہ کا سبز و شاداب اور سرو خوش اندام اوس باغ مین دیکھے اور اب تک اس خوبی و لطافت کا سرو نہین دیکھا تھا حکم دیا کہ کل درختان سرو گنین تین سو درخت ہوے اور جو گرد حوض کے عمارتین ایسی دل پسند اور مناسب بنی کہ گویا ابھی طیار ہوئی ہین خنجر خان کہ قلعہ احمدنگر مین واسطے حراست کے تھا ساتھہ منصب ڈہائی ہزاری ذات اور چھہ سو سوار کے ممتاز ہوا اللہ تعالے نے فرزند شاہجہان کو ایک لڑکا صبیہ آصف خان سے کرامت فرمایا ہزار مہر نذر کرکے التماس نام کا کیا امید بخش نام رکھا امید کہ قدم اوسکا اس دولت پر مبارک ہو روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو مقام ہوا چند روز شکار چرزا اور توغدری سے محظوظ ہوا جرز بور کو تلوایا سوا دو سیر جہانگیری ہوا اور جرز ابلق آدہ پاو دوسیر کا ہوا توغدری کلان ایک پاو جرز بور سے زیادہ نکلا پانچوین دی ماہ الٰہی کو مقام اکبر پور مین کشتی سے اوترکر راہ خشکی سے چلے اور آگرہ سے منزل مذکور تک کہ درمیان دو کوس پرگنہ بوڑیہ کے واقع ہی ایک سو تیئس کوس براہ دریا کہ اکانوے کوس راہ خشکی کے ہوے چونتیس کوچ اور سترہ مقام مین یہ مسافت طی کی سوا اسکے ایک ہفتہ شہر کے نکلنے مین اور بارہ روز پالم مین واسطے شکار کے توقف کیا تھا اسی تاریخ جہانگیر قلیخان نے پرگنہ بہار سے آکر دولت زمین بوسی کی پائی اور سو مہر اور سو روپیہ نذر کیے پھر اوسدن سے گیارہوین تک برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ بارہوین کو سیر باغ سہرند سے خوش وقت ہوا وہ بھی ایک باغ قدیمی ہی اور درخت پرانے ہین تازگی پہلی سے نہین رہی تھی لیکن غنیمت ہی خواجہ ویسی کو زراعت و عمارت مین ماہر ہی محض واسطے اس باغ کے پہلے کوچ آگرہ سے کروڑی سہرند کا کرکے بھیجا تھا اور اوسکو تاکید کی کہ درختون کہنہ کو دور کرکے نئے پودے اونکی جگہہ لگا دے اور عمارتون اور حمام وغیرہ کو درست کرا دے اسی تاریخ دوست بیگ کہ کوکیون عبداللہ خان کے سے ہی ساتھہ ہفتصدی ذات اور پچاس سوار کے سرفراز ہوا مظفر حسین ولد وزیر خان شاہ ہفتصدی ذات اور تین سو سوار کے ممتاز ہوا شیخ قاسم ساتھہ خدمت صوبہ دکن کے رخصت ہوا انیسوین مبارک شنبہ کو حسب التماس فرزند سعادتمند شاہجہان کے مین اوسکے مکان مین تشریف لیگیا جشن ولادت فرزند کا آراستہ کیا تھا پیشکش لایا اوسمین سے ایک شمشیر نیمچہ ہی کہ قبضہ اور بند اور سامان اوسکا نیلم فرنگ سے بنا تھا البتہ بہت پاکیزہ اور دل پسند تھی دوسرا ہاتھی ہی کہ راجہ بکلانہ اور برہان پور کے نے اوسکو نذر کیا تھا

حالات حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

جو وہ ہاتھی خوب صورت اور خوش ادائی داخل فیلخانہ خاص ہوا کل قیمت پیشکش مقبول شدہ کی ایک لاکھ اور تیس ہزار روپیہ ہی اور قریب چالیس ہزار روپیہ کے اپنی والدات کو نذر دیا ان دنون سید بایزید بخاری فوجدار بھکر نے ایک رس رنگ کریجہ پہاڑ سے بکرا ہوا پیشکش بھیجا نظر گذرا نہایت پسند آیا بکرے مارخور پہاڑی بہت دیکھے تھے لیکن رنگ اب تک نہین دیکھا تھا فرمایا میتنے کہ بری بکری سے ملا کر یکجا رکھین تا جفت ہو جاوین اور بچے پیدا ہون سید بایزید کو منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مرحمت کیا تیئیسوین کو مقیم خان کو ساتھ خلعت اور اسپ و فیل اور کہپوہ مرصع کے سرفراز کر کے واسطے صوبہ بہار کے مقرر فرمایا اونتیسوین کو لب آب بیاہ پر جشن فرزند شاہجہان کا آراستہ ہوا اسی روز راجہ بکرماجیت کہ ساتھ محاصرہ قلعہ کانگڑہ کے مشغول تھا واسطے عرض بعضے مقدمات کے موافق حکم کے درگاہ مین آیا اور سعادت آستان بوسی کی پائی تیسوین کو فرزند شاہجہان واسطے دیکھنے عمارات دولت خانہ کے کہ نئی بنی تھین دس دن کی رخصت لیکر لاہور کو گیا تھا راجہ بکرماجیت ساتھ عنایت خنجر خاصہ اور خلعت اور گھوڑے کے سرفراز ہو کر واسطے خدمات محاصرہ قلعہ کانگڑہ کے پھر گیا روز کم شنبہ دوسری تاریخ ماہ بہمن کو باغ کلانور ساتھ ورود موکب مسعود کے آراستگی پایا اور اسی زمین پر حضرت عرش آشیانی نے اوپر تخت خلافت کے جلوس فرمایا ہی جو خبر نزدیک پہونچنے خان عالم کی بیچ درگاہ کے پہونچی ہر روز ایک آدمی کو واسطے سرفرازی اوسکی کے برسم استقبال بھیجکر طرح طرح کے مراحم اور نوازشون سے پایہ عزت اور منزلت اوسکے کا بلند کیا اور عنوان فرمانون کو ساتھ مصرع یا بیت ہر یہ مناسب مقام کے زینت بخش کر ساتھ عنایات بیشمار کے مخصوص کیا اونہین مین عطر جہانگیری بھیجا اور یہ مطلع زبان قلم پر آیا ہے ؏ بسویت فرستادہ ام بوی خویش ✦ کہ آرم ترا زود تر سوی خویش ✦ روز مبارک شنبہ تیسری کو خان عالم نے باغ کلانور مین ساتھ سعادت آستان بوسی کے سرفرازی پائی سو اشرفی اور ہزار روپیہ بطور نذر کے لایا اور پیشکش اپنی پھر گذرانیگا زنبیل بیگ ایلچی شاہ عباس بھائی میرے کا ساتھ مراسلہ شاہی اور نفائس اوس دیار کے کہ برسم سوغات کے بھیجی تھین پونہچا اور جو عنایتین کہ بادر مذکور سے ساتھ خانعالم کے فرمائین اگر تفصیل اوسکی مرقوم ہووے تو حمل اوپر مبالغے کے ہوگا ہمیشہ بیچ محاورات کے خطاب کرتے اور لحظہ بھر خدمت سے جدا نرکھتے اور حسب اتفاق اگر چاہتا کہ دن یا رات کو اپنے مکان مین بسر کرے تو بے تکلفانہ اوسکے مکان پر تشریف لے جاتے اور زیادہ حد سے اظہار مرحمت کا کرتے ایک دن فرخ آباد مین شکار قمرغہ کی طرح پڑی خان عالم کو حکم تیراندازی کا دیا مشار الیہ از راہ ادب کے کمان ساتھ دو تیر کے آگے لایا بادشاہ نے پچاس تیر اور ترکش خاصہ سے عنایت کیے بحکم اسکے ان تیرون مین پچاس تیر شکار پر پونہچے اور دو خالی گئے پھر باقی خاص ملازمون کو حکم تیراندازی کا فرمایا اکثر خوب ماہر تھے اون مین سے ایک محمد یوسف قراول نے ایسا تیر مارا کہ دو خوک سے پار نکلا سب حاضران محفل نے بے اختیار آفرین کہی اور وقت رخصت کے خان عالم سے بغلگیر ہو کر بہت مہربانی کی اور بعد اسکے کہ شہر سے باہر آئے پھر اوسکے ڈیرے مین تشریف لا کر غدر کیے اور وداع کیا نفائس اور نوادر روزگار سے جو کہ خان عالم لایا تا ئیدات طالع اوسکے سے تھا کہ ایسا تحفہ ہاتھ آیا مجلس جنگ صاحبقران کے ساتھ تقمش خان کی اور شبیہ آن حضرت اور اولاد امجاد اور امرا عظام کی جو اس جنگ مین ہمراہ رکاب تھے کھینچی ہوئی اور ہر صورت مین لکھا تھا کہ یہ تصویر فلانے کی ہی اور یہ مجلس دو سو چالیس تصویرون کی تھی اور مصور نے نام اپنا خلیل میرزا شاہ رخی لکھا تھا کام اوسکا نہایت پختہ اور عالی تھا اور ساتھ قلم استاد بہزاد کے مناسبت اور مشابہت پوری رکھتا ہی اگر نام مصور کا لکھا نہوتا تو گمان ہوتا کہ لکھا بہزاد کا ہی اور جو بحساب تاریخ کے وہ پیشتر ہی اغلب ہی کہ بہزاد اوسکے شاگردون سے ہو یہ عمدہ تحفہ کتب خانہ شاہ اسمٰعیل ماضی یا شاہ طہماسپ کے سے میرے بھائی شاہ عباس کی سرکار مین آیا تھا اور صادقی نام کتاب دار نے چرا کر ایک شخص کے ہاتھ بیچا حکم الٰہی سے اصفہان مین یہ مجلس خان عالم کے ہاتھ آئی اور بادشاہ کو بھی خبر پونہچی کہ اوسکو ایسا تحفہ ہاتھ لگا شاہ نے واسطے ملاحظے کے خان عالم سے طلب کیا خان عالم نے بہت چاہا کہ لطائف الحیل کے ساتھ ٹلا دیوے لیکن جو بہت مبالغہ ظاہر کیا ناچار بادشاہ کی خدمت مین بھجوا دیے بادشاہ نے دیکھتے ہی پہچانلی اور دن بھر نزدیک اپنے رکھی پھر حقیقت حال اوسکی خان عالم سے ظاہر کر کے مشار الیہ کو واپس کر دی اور جس وقت کہ مینے خان عالم کو طرف

عراق کے بھیجا بشن داس نام مصور کو کہ بیچ شبیہ کشی کے یکتای روزگار سے ہی ہمراہ خان مذکور کے گیا تا شبیہ بادشاہ اور عمدہ ہای دولت اونکی
کی کھینچکر لاوے اکثر شبیہ کھینچکر لائے ہوئین اوسکی نظر سے گذرین خصوصًا شبیہ بادشاہ میرے برادر کی خوب کھینچی تھی چنانچہ ہر ایک کو بندون بارگاہ
اونکی سے دکھلائی گئی عرض کی کہ خوب کھینچی گئی ہی اسی دن قاسم خان نے مع دیوان اور بخشی لاہور کے دولت زمین بوسی کی پائی بشن داس مصور
ساتھ عنایت فیل کے سرفراز ہوا بابا خواجہ جو لگیان صوبہ قندہار سے ہی ساتھ منصب ہزاری ذات اور ساڑھے پانچسو سوار کے سربلند ہوا —
چھٹی کو مدار المہامی اعتماد الدولہ نے اپنے لشکر کو سامان دیا باوجودیکہ ضبط صوبہ پنجاب کا بیچ عہدہ وکلاے اونکے کے مقرر ہی اور ہندوستان
مین جاگیرین متفرق رکھتے ہین پانچہزار سوار ساتھ لائے اور جو وسعت کشمیر کی اوس قدر نہین کہ محصول اوسکا ساتھ ایک جماعت کے کہ ہمیشہ
ملازم موکب اقبال رہین وفا کرے اور سنے جز قصد رایات جلال کے سے نرخ غلات وحبوبات کا بدرجہ اعلے گھٹ جاتا ہی اس واسطے بنظر رفاہیت
خلائق کے حکم ہوا کہ جو لوگ کہ ہمراہ رکاب ہین سامان آدمیون اپنے کا درست کرکے بموافق ضرورت کے تھوڑے سے آدمی ہمراہ رکھین اور
باقیون کو طرف محال اور جاگیرون اپنے کے رخصت کرین اور اسی طرح بیچ تخفیف چارپایون اور شاگرد پیشون کے نہایت تاکید اور احتیاط
مرعی رکھین روز مبارک شنبہ دسوین کو فرزند اقبالمند شاہجہان نے لاہور سے آکر سعادت قدمبوسی کی حاصل کی جہانگیر قلیخان کو ساتھ خلعت
اور اسپ اور فیل کے سرفراز کرکے مع برادرون اور فرزندون کے طرف صوبہ دکن کے رخصت فرمایا اسی تاریخ طالب آملی نے ساتھ خطاب
ملک الشعرا کے خلعت امتیاز کا پہنا اصل اوسکی آمل سے ہی کچھ مدت نزدیک اعتماد الدولہ کے رہا جب رتبہ سخن اوسکے کا ہمعصرون سے بڑہگیا بیچ
سلک شعراے پای تخت کے منسلک ہوا یہ چند بیت اوسکی ہین بیت زغارت چمنت بر بہار منت ہاست + کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند + لب
از گفتن چنان بستم کہ گوئی + دہان بر چہرہ زخمے بود و بہ شد + بیت عشق در اول و آخر ہمہ ذوق است و سماع + این شراب است کہ ہم پختہ و ہم خام
خوش است + بیت گر من بجای جوہر آئینہ بودمے + بی رو نما ترا بتو کے می نمودمے + بیت دولب دارم یکے در مے پرستی + یکی در عذرخواہیہای
مستی + چودہوین کو حسینی پسر سلطان قوام نے رباعی گذرانی رباعی گر دیدہ ترا ز طرف دامان ریزد + آب از رخ سرمہ سلیمان ریزد +
گر خاک درت باتحان بفشارند + از وی عرق جبین شاہان ریزد + معتمد خان نے اس وقت رباعی پڑھی مجکو نہایت پسند آئی اپنی بیاض مین لکھی
بیت زہرم بفراق خود چشانی کہ چہ شد + خونریزی و آستین فشانی کہ چہ شد + ای غافل انانکہ تیغ ہجر تو چہ کرد + غافلم بفشار تا بدانے کہ چہ شد +
طالب اصل مین اصفہان کا ہی آغاز جوانی مین بلباس تجرید و قلندری کشمیر مین گیا اور خوبی جا اور لطافت آب و ہوا سے شیفتہ اوس ملک کا ہوکر
توطن اور تاہل اختیار کیا بعد فتح کشمیر کے بیچ خدمت حضرت عرش آشیانی کے پہنچکر بندہ ہاے درگاہ مین منسلک ہوا اب عمر اوسکی قریب سو برس
کے ہوئی اور کشمیر مین بافراغ خاطر ہوکر ہمراہ فرزندون اور متعلقون اپنے کے ساتھ دعای دولت ابد قرین کے مشغول ہی جو عرض ہوئی لاہور
مین شیخ محمد میر نام ایک درویش ہی اصل اوسکی سندی نہایت فاضل ومرتاض ومبارک نفس وصاحب حال ہی اور گوشہ توکل وعزلت مین بیٹھا ہی فقر
سے غنی اور دنیا سے مستغنی ہی اسلیے خاطر حق طلب نے بے ملاقات اونکی کے آرام نپایا اور اسواسطے دیکھنے اونکے کے راغب ہوا ولیکن لاہور
جانے سے معذور تھا ایک رقعہ بیچ خدمت اونکے کے لکھکر شوق باطن ظاہر کیا وہ عزیز باوجود کبر سن اور ضعیفی کے صدمہ راہ کھینچکر تشریف
لائے اور بہت دیر تنہا اونکے ساتھ بیٹھکر صحبت کامل رکھی الحق ذات شریف اونکی اس زمانے مین نہایت غنیمت اور عزیز الوجود ہی اس
نیازمند نے خودی سے باہر آکر ساتھ اونکے صحبت رکھی اور بہت سخن عالی حقیقت اور معرفت کے سنے بہت چاہا مینے کہ کچھ بطور
نیاز گذرانون لیکن جو پایہ ہمت اونکی کو اس سے بلند تر پایا دل نے واسطے اظہار اس مطلب کے رخصت دی پوست آہو سفید واسطے جای نماز
کے اونکو دیا فی الفور وداع ہوکر طرف لاہور کے تشریف لے گئے تیسوین کو بیچ حوالی دولت آباد کے نزول موکب اقبال کا ہوا ایک لڑکے
کسی باغبان کی نظر آئی ساتھ مونچھون اور ریش انبوہ سیاہ مقدار ایک قبضے کے اور درمیان سینے کے بھی بال اوگے ہوے لیکن

پستان نہ تھی خیال کیا مینے کہ یہ لڑکا خنثی ہوا ہے کہا کہ مجکو اب تک حیض نہین ہوا اور یہ دلیل ہی اوسیکی چند عورتون کو بلا کر مینے حکم دیا کہ اکیلے اسکو
لیجاوین اور حقیقت حال اسکی دریافت کرین مبادا کہ خنثی ہو آخر معلوم ہوا کہ اسمین اور دوسری عورتون مین سر مو تفاوت نہین بباعث عجائبات
کے اس نامہ اقبال مین لکھا گیا روز مبارک شنبہ چوبیسوین کو باقر خان نے ملتان سے آکر قدمبوسی کی اور اوراق گذشتہ مین لکھا گیا
کہ الہ داد ولد جلال تاریکی نے لشکر ظفر اثر سے فرار ہو کر راہ ادبار کی اختیار کی اس اثنا مین نادم ہو کر بمعرفت باقر کے اعتماد الدولہ سے التجا کی
کہ سفارش میرے گناہونکی کرین موافق اونکے التماس کے حکم ہوا کہ اگر فعل اپنے سے پشیمان ہی اور سوا امید کا بیچ درگاہ ہمارے کے لایا
خطا اوسکی معاف کی گئی اسی تاریخ باقر خان اوسکو درگاہ مین لایا از سر نو بواسطہ سفارش اعتماد الدولہ کے آثار خجالت اور غبار زلت کا
ناصیہ حال اوسکے سے ساتھ پانی عفو کے دھویا سنگرام زمیندار جمو ساتھ خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار اور عنایت
ہاتھی اور خلعت کے سرفراز ہوا غیرت خان فوجدار میانہ دوآب ساتھ منصب آٹھ صدی ذات اور پانسو سوار کے ممتاز ہوا خواجہ قاسم
ساتھ منصب ہفتصدی ذات اور ڈھائی سو سوار کے سربلند ہوا تہمتن بیگ ولد قاسم کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار مرحمت ہوا
خان عالم کو فیل خاصہ مع تلائر عنایت کیا اسی منزل سے باقر خان کو ساتھ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کے مفتخر کرکے بیچ صوبہ داری
کو رخصت فرمایا اٹھائیسوین کو پرگنہ کروہی کہ اوپر کنارہ بہٹ کے واقع ہی محل نزول موکب اقبال کا ہوا جو کوہستان شکارگاہون مقرر سے
ہی موافق حکم کے قراولون نے پہلے سے آکر گھیرا ڈالا تھا روز کم شنبہ غرہ اسفندارمذ ماہ الٰہی کو چھ کوس کی مسافت سے شکار کو ہانک لائے
اور روز مبارک شنبہ دوسری تاریخ کو اندر گھیرے کے لائے ایک سو ایک پہاڑی بکرے اور چکارے شکار ہوئے مہابت خان جو ایک مدت دراز سے
سعادت قدمبوس سے محروم تھا بموجب التماس اوسکے کے حکم دیا کہ اگر درستی اوس مہم کے سے اطمینان حاصل کیا ہو اور کسی طرحکا دغدغہ
اور خلش نہو تو فوج کو بیچ تھانہ جات کے چھوڑ کر جریدہ متوجہ درگاہ ہووے اسی روز سعادت آستان بوسی سے مشرف ہوا اور سو مہر نذر گذرانین
خان عالم ساتھ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار کے سرفراز ہوا مقارن اس حال کی عرضی نور الدین قلی کی راہ پونچ سے پونہچی لکھا تھا
کہ گھاٹیون کو حتی الامکان ہموار بنوایا اتفاقاً چند رات دن بارش ہوئی اور کوتل پر ساتھ بلندی تین گز کے برف پڑی اور ابھی برستی ہی اگر باہر
پہاڑ کے ایک ماہ تک توقف کرین تو عبور اس راہ سے میسر ہی والا دشوار نظر آتا ہی چونکہ غرض اس قصد سے دیکھنا موسم بہار اور شگوفہ زار کا تھا
توقف نکیا اور راہ پکلی اور دستور سے کوچ رایات اقبال کا اتفاق پڑا تیسری کو دریای بہٹ سے عبور ہوا باوجودیکہ پانی کمر تک تھا لیکن جو نہایت
تند جاتا تھا اور لوگون کو تکلیف ہوتی تھی حکم فرمایا کہ بائیس زنجیر فیل لیجا کر اسباب لوگون کا اوتارین اور جو آدمی ضعیف وناتوان ہون وہ بھی
عبور الفیین پر کرین تا آسیب جان ومال سے محفوظ رہین اسی تاریخ خبر فوت ہونے خواجہ جہان کی پونہچی وہ بندہای قدیم اور خدمتگارون زمانہ شاہزادگی
سے تھا اگرچہ آخر مین ملازمت میری سے جدا ہو کر کتنے دن بیچ خدمت حضرت عرش آشیانی کے رہا جو اوس سے کچھ خطا ہوئی تھی دلپر گران گذرا
چنانچہ بعد جلوس کے وہ رعایت کہ اوسکے خیال مین بھی نتھی اوسکے ساتھ فرمائی گئی یہان تک کہ ساتھ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار
سوار کے سرفرازی بخشی اور شرح احوال اوسکی چند تقریبات سے اثنائے اقبالنامہ مین لکھی گئی عمدہ عمدہ خدمتین کین کام مین بہت کد کرتا تھا کسب
قابلیت اور استعداد ذاتی اور دوسرے جزئیات سے کہ پیرایہ جوہر انسانی کا ہوتا ہی بے نصیب نتھا اسی راہ مین ضعف دل بہم پونہچا چند روز
باوجود ضعف اور بیماری بدن کے بیچ رکاب سعادت مآب کے رہا جب ضعف زیادہ ہوا کلانور سے رخصت لیکر لاہور گیا اور وہان ساتھ
اجل طبعی کے فوت ہوا چوتھی تاریخ قلعہ رہتاس مین خیمہ ہوا قاسم خان کو ساتھ عنایت اسپ و شمشیر و پرم نرم خاصہ کے سرفراز کرکے طرف
لاہور کے رخصت کیا باغچہ سر راہ واقع تھا سیر شگوفون کی کی گئی اسی منزل مین تیہو بہم پونہچی گوشت اسکا کبک سے لذیذ تر ہی پانچوین کو میرزا حسین
ولد میرزا رستم ساتھ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے ممتاز ہو کر طرف صوبہ دکن کے مقرر ہوا خواجہ عبد اللطیف قوش بیگی بھی ساتھ منصب

ہزاری ذات اور چار سو سوار سے سرفراز ہوا اس زمین مین ایک پھول اندر سفید اور باہر سرخ اور بعضے اندر سرخ اور باہر زرد نظر آیا فارسی مین اسکو لالہ بیگانہ
کہتے ہین جیسے کنول مخصوص آب ہے اسی طرح یہ پھول کنور مشہور ہے پھول ہندی مین زمین کو کہتے ہین روز مبارک شنبہ نوین کو عرضی دلاور خان حاکم
کشمیر کی خبر رسان فتح کشتوار کی ہوئی تفصیل اس اجمال کی بعد اسکے لکھی جائیگی فرمان مرحمت عنوان ساتھ خلعت خاصہ اور خنجر مرصع کے بھیجکر
محصول یکسالہ ولایت مفتوحہ کا بدلے اس پسندیدہ خدمت کے عنایت ہوا چودھوین کو مقام حسن ابدال مین منزل کی جو کیفیتین راہ اور منزلون
کی سفر کابل کے ضمن مین لکھی گئین اب دوبارہ نہ لکھی جاینگی اور اس جا سے کشمیر تک منزل بمنزل لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی اوس تاریخ سے کہ
بیچ منزل اکبر پور کے ساتھ مبارکی اور خیریت کے کشتی سے باہر آئے حسن ابدال تک ایک سو اٹھتر کروہ مسافت بیچ عرصۂ اونہتر دن کے انتالیس
کوچ اور ایک مقام مین طے ہوا جو اس منزل مین چشمۂ پر آب اور حوض نہایت لطافت مین واقع تھا دو روز مقام فرماکر روز مبارک شنبہ سولہوین
تاریخ کو جشن وزن قمری سے ترتیب پائی سال پنجاہ و سوم قمری حساب سے عمر اس نیازمند درگاہ الٰہی کا شروع ہوا جو اس منزل مین کوہ اور تل
اور نشیب و فراز بہت درپیش تھا اور دفعتہ عبور لشکر ظفر پیکر کا دشوار تھا تو مقرر کیا کہ حضرت مریم الزمانی ساتھ دوسری بیگمون کے کتنے دن توقف
فرما کے ساتھ آسودگی کے تشریف لاوین مدار المہام اعتماد الدولہ و صادق خان بخشی و ارادت خان میر سامان ساتھ عملہ بیوتات اور کارخانجات
کے عبور کرین اور اسی طرح رستم مرزای صفوی اور خان اعظم اور ایک جماعت نے ساتھ بندون کے راہ پونچ سے رخصت پائی اور موکب اقبال نے
جریدہ ساتھ چند لوگون منظور بساط قرب اور خدمتگذارون ضروری کے روز جمعہ سترہوین کو ساڑھے تین کوس کوچ کرکے سلطان پور مین منزل کی
اسی تاریخ خبر فوت رانا امرسنگہ کی پونہچی کہ اودیپور مین ساتھ اجل طبعی کے مسافر راہ عدم ہوا جگت سنگہ پوتا اور بھیم سنگہ بیٹا اوسکا کہ ملازمت مین
رہتے تھے ساتھ خلعت کے سرفراز ہوے اور حکم ہوا کہ راجہ کشن داس فرمان مرحمت آمیز ساتھ خطاب رانا اور خلعت اور اسپ و فیل خاصہ کے واسطے
کنور کرن کے لیجا کر رسم تعزیت اور تہنیت کی بیش پونہچاوے یہان کے لوگون سے معلوم ہوا کہ بغیر برسات کے کہ ہرگز اثر ابر و بجلی کا نہین ہوتا
ایک آواز مانند گرجنے کے اس پہاڑ سے آتی ہے اور اس پہاڑ کو گرج کہتے ہین بعد ایک دو سال کے البتہ ایسی صدا ظاہر ہوتی ہے اور اس بات کو
مکرر بیچ خدمت عرش آشیانی کے بھی سنا تھا اور خالی عجائب سے نہین تھا اس لیے لکھا گیا واللہ اعلم بالصواب اٹھارہوین کو ساڑھے چار کوس
چلکر موضع سنجی مین منزل کی اونیسوین کو پونے چار کوس چلکر نوشہرہ مین پونہچے کہ داخل دنتھور ہے عجب زمین سر سبز کہ جہان تک نظر پہونچتی تھی گل
پھول کنول شگفتہ تھے نہایت پسند آئے بیسوین کو کوچ کرکے موضع سہلر مین ٹھہرے اور مہابت خان نے مرصع آلات و اقسام جواہر برابر ساٹھہ ہزار
روپیہ کے پیشکش کیے اس زمین مین ایک پھول مانند پھول ختمی کے ہے لیکن اوس سے چھوٹا اور درخت اوسکا مثل درخت زردآلو کے نظر آیا مجموعہ
پھولون اوسکے کا ایک پھول معلوم ہوتا تھا اور نہایت خوشبودار تھا اکیسوین کو تین کوس طے کرکے موضع مالکلی مین اوترے اوسی روز مہابت خان
کو واسطے خدمت بنگش کے رخصت فرماکے اسپ و فیل خاصہ اور خلعت مع پوستین مرحمت کیا بائیسوین کو مینہ برسا وقت سحر کے برف پڑی جو
اکثر راہ بند تھی پانی سے لغزیدگی بہم پونہچی جانور لاغر جسکہ گرے پھر نہ اوٹھے پچیس زنجیر فیل سرکار خاصہ کے تصدق ہوے اور بسبب بارش کے
دو روز مقام کیا روز مبارک شنبہ تیئسوین کو سلطان حسین زمیندار پکلی نے دولت زمین بوسی کی حاصل کی یہ زمین داخل پکلی ہے عجائبات سے
یہ ہے کہ بیچ اوس وقت کے کہ حضرت عرش آشیانی جاتے تھے اسی منزل مین برف برسی تھی اور اب بھی برسی اور درمیان ان چند سال کے اصلا
نہ برسی بلکہ پانی بھی کم ہوا تھا چوبیسوین کو چار کوس طے کرکے موضع سواد نگر مین اوترے اس راہ مین انبہ بہت تھا درخت زردآلو اور شفتالو
جابجا شگفتہ تھے اور درخت صنوبر کے مانند سرو کے آنکھون کو فریب دیتے تھے پچیسوین کو باہر پکلی کے رونق افروز ہوا چھبیسوین کو شکار
کبک کرکے حسب التماس سلطان حسین کے اوسکے مکان مین تشریف لیجاکر پایۂ عزت اوسکے کا ہمعصرون سے زیادہ کیا اور حضرت عرش آشیانی نے
بھی پہلے اوسکے مکان مین تشریف لے گئے تھے قسم اسپ و خنجر و باز و جرہ پیشکش کیا اسپ و خنجر اوسیکو بخشکر مینے فرمایا کہ باز و جرہ کو مستعد ہوکر

جس قدر آوین ملاحظے مین گذرا اکرہے سرکار پکلی پینتیس کوس بیچ طول کے اور پچیس بیچ عرض کے ہی مشرق رو کوہستان کشمیر مغرب رو اٹک
بنارس جانب شمال گنور اور جانب جنوب گکھر واقع ہی اس زمانے مین کہ صاحبقران گیتی ستان نے فتح ہندوستان کر کے طرف دار الملک توران
کے عنان اقبال پھیری کہتے ہین ان لوگون کو کہ ملازم رکاب تھے اس حدود مین مقام مرحمت کر کے چھوڑ گئے ہین یہ لوگ کہتے ہین کہ ذات
ہماری قارلغ ہی لیکن نہین جانتے کہ اوس وقت مین سردار انکا کون تھا اور کیا نام رکھتا تھا اب لاہوری محض ہین اور بولی بھی یہی ہی اور حقیقت لوگون
دہنتھور کی بھی یہی ہی زمان عرش آشیانی مین شاہرخ نامی زمیندار دہنتھور کا تھا اب بہادر اوسکا اگرچہ باہم نسبت خویشی و قرابتی رکھتے ہین لیکن جھگڑا اور فساد کہ لازمہ
زمینداروں کا ہی ہمیشہ برسر حدود رہتا ہی اور وہ ہمیشہ دولت خواہ رہے ہین سلطان محمود پسر سلطان حسین اور شاہرخ ہر دو بیچ ملازمت
میری کے پہونچے باوجود اسکے کہ سلطان حسین ہفتاد سالہ ہی قوای ظاہری مین اصلا کچھ فرق نہوا اور تاب و طاقت سواری اور تردد
کی جیسی کہ چاہیے ویسی ہی ہی اس جگہ خوراک لوگون کی بوزہ ہی بہت تند تر اوسکو نان اور برنج سے بناتے ہین اوسکو سر کہتے ہین اور
جسقدر پرانی ہو اچھی ہوتی ہی اور اس سر کو اندر مشک کے مونہ باندھکر دو سال یا تین سال گھر مین رکھتے ہین بعد ازان زلال اوسکا لیکر اوسکو
آچھی کہتے ہین اور آچھی دس سالہ بھی ہوتی ہی اور اقل مدت اوسکی ایک سال ہی سلطان محمود اس سر سے کاسہ کاسہ پیتا تھا اور جرعہ جرعہ کھینچتا تھا
سلطان حسین بھی پیتا ہی اور واسطے میرے تتمہ اعلے لایا ایکبار واسطے امتحان کے پینے بھی پی معلوم ہوا کہ کچھ بھنگ بھی ملاتے ہین خمار
زیادہ کرتی ہی اگر شراب نہو بیشک یہ بدل شراب کا ہوسکتی ہی زردآلو اور شفتالو اور امرود بہت ہین لیکن جو تربیت نہین کرتے ہین چھوٹے اور
ترش ہوتے ہین گھر اور مکان دو منزلے لکڑیون کے ہین بطور اہل کشمیر کے جانور شکاری اور اسپ اور شتر اور گاو اور گاومیش اور بز اور مرغ
پالتے ہین اور لوگون نے عرض کی کہ چند منزل اس جگہ کی آبادی کہ غلہ وغیرہ لشکر کو کفایت کرے نہین ہی حکم ہوا کہ پیش خانہ مختصر بقدر حاجت
اور کارخانجات ضروری ہمراہ لیکر فیلون کو تخفیف دین اور تین چار روز کے وقفے سے آوین اور توشہ راہ لیوین اور ملازمان رکاب سے
چند آدمی چھانٹ کر باقیون کو چھوڑا کہ ساتھ سرکردگی خواجہ ابوالحسن بخشی کے چند منزل تک پیچھے آتے رہین سات سو زنجیر فیل واسطے
پیش خانہ اور کارخانجات ضروری کے لی گئین منصب سلطان حسین چار صدی ذات اور تین سو سوار کا تھا اب منصب اوسکا چھ صدی ذات اور
ساڑھے تین سو سوار کا مقرر ہوا اور خنجر مرصع اور خلعت و فیل مرحمت فرمایا بہادر دہنتھوری جو واسطے کمک لشکر بنگش کے مقرر تھا منصب اوسکا اصل و اضافہ
سے دو صدی ذات اور ایک سو سوار کا حکم ہوا اونتیسوین کو سوا پانچ کوس چلکر پل ندی نین سکھ سے گذر کر منزل کی آب ندی مذکور کا شمال سے
جانب جنوب بہتا ہی اور یہ ندی درمیان کوہ دار و سے کہ مابین ولایت بدخشان اور تبت کے واقع ہی نکلی ہی جو اس جگہ پانی اوسکا دو شاخ ہی
واسطے عبور لشکر منصور کے دو پل لکڑی کے بنائے طول ایک کا اٹھارہ گز اور دوسرا چودہ گز اور عرض ہر ایک کا پانچ گز اور اس ملک مین
طریق بنانے پل کا یہ ہی کہ درخت شاخدار اوپر منہ پانی کے ڈالتے ہین اور دونون سرے اوسکے ساتھ تھمبے کے باندھکر استحکام دیتے ہین
اور تختے چوب کے بڑے بڑے اوپر اوسکے ڈالکر ساتھ میخون اور رسیون کے مضبوط کرتے ہین اور ساتھ تھوڑی مرمت کے سالہا سال رہتا ہی القصہ
ہاتھیون کو پایاب گذار کر سوار و پیادہ پل سے گذرے سلطان محمود نے نام اس ندی کا نین سکھ رکھا یعنی راحت چشم تیسوین مبارک شنبہ کو ساڑھے
تین کوس چلکر اوپر لب ندی کشن گنگا کے منزل ہوئی اس راہ مین کوتل واقع ہی بنہایت بلند ارتفاع اوسکا ڈیڑھ کوس کا اور نشیب بھی اوتنا ہی اور
یہ ساتھ نام بھیم درنگ کے مشہور ہی اور پل سے گذر کر ایک چشمہ ہی نہایت لطیف اور پاکیزہ لب آب پر چند پیالے پیکر وقت شام کے منزل پر
پہونچے ایک پل تھا قدیم سے چوّن گز طول اوسکا ڈیڑھ گز عرض کہ پیادہ اوسپر گذرتے تھے حسب الحکم پل دوسرا برابر اوسکے طیار ہوا طول
ترپن گز اور عرض تین گز جو آب عمیق اور تند تھا ہاتھیون کو برہنہ چھوڑ کر سوار و پیادہ اور گھوڑے پل سے گذرے موافق حکم عرش آشیانی
کے ایک سرائے پتھر چونے سے نہایت مضبوط اوپر ٹیلے کے لب آب طیار ہوئی تھی ایک دن تحویل آفتاب مین رہا تھا معتمد خان کو

آگے روانہ کیا کہ واسطے تخت پر بیٹھنے اور طیاری جشن نوروز کے زمین بلند عمدہ تلاش کرے اتفاقاً بعد گذرنے کے پل سے ایک ٹیلا صاف لب آب پر تھا سبز اور خرم اوپر اوسکے ایک سطح پچاس گز کا گویا کہ کارفرمایان قضا وقدر نے واسطے ایسے ہی دن کے طیار کیا تھا مشارالیہ نے لوازم جشن نوروزی کے اوس پشتہ پر آراستہ کیے تھے نہایت مستحسن پڑا معتمد خان مورد تحسین و آفرین کا ہوا کشن گنگا کی طرف جنوب سے آتی ہے اور شمال کو جاتی ہے اور ندی بہت اور شرق سے آکر کشن گنگا مین ملکر طرف شمال کے بہتی ہے +

پندرھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

تحویل آفتاب کی برج حمل مین دن جمعہ کے پندرھوین[15] تاریخ ربیع الاول ۱۰۲۹ ہجری کو بعد گذرنے ساڑھے بارہ گھری دن کے کہ پانچ ساعت نجوم کی ہوتی ہین واقع ہوئی اور پندرھوان سال جلوس اس نیازمند سے ساتھہ مبارکی کے شروع ہوا دوسری کو چار کوس و نیم پاو چلکر موضع کرین منزل ہوئی اس راہ مین فراز ونشیب تھا لیکن کچھہ تیہو تھے طاوس اور تیتر سیاہ اور لنگور کہ بیچ ولایت گرم کے ہوتے ہین دیکھے گئے ظاہر اسر دین بھی ہوتے ہون گے یہان سے کشمیر تک ہر جگہ رستہ اوپر کنارے دریاے بہٹ کے ہے اور دونون طرف کوہ واقع ہے اور تہ درہ سے پانی نہایت تند و پرجوش و خروش گذرتا ہے کیساہی ہاتھی ہو فی الفور پھسل کر گر پڑے اور سگ آبی بھی رکتا ہے تیسری کو ساڑھے چار کوس چلکر موسران مین پوہنچے رات کو جو سوداگر کہ پرگنہ بارہ مولہ مین رہتے تھے ملازمت مین آئے وجہ تسمیہ بارہ مولہ کی پوچھی عرض کیے کہ باراہ زبان ہندی مین خوک کو کہتے ہین اور مولہ جگہ کو اور چلہ اوتار ہنود سے ایک اوتار باراہ ہے اور باراہ مولہ کثرت استعمال سے بارہ مولہ ہوگیا چوتھی کو ڈھائی کوس چلکر بھولباس مین اوترے چونکہ یہ پہاڑ نہایت تنگ اور دشوار گذار معلوم ہوتے تھے اور بسبب ہجوم کے عبور تکلیف سے ہوتا اس لیے معتمد خانکو حکم فرمایا کہ سوا آصف خان اور چند خدمتگاروں ضروری کے کوئی ہمراہ رکاب ہمارے نہ چلے اور لشکر کو ہمسے ایک منزل پیچھے لاوین اتفاقاً مشارالیہ ڈیرہ اپنا پہلے اس حکم کے روانہ کرچکا تھا اپنے آدمیون کو لکھا کہ میرے باب مین ایسا حکم ہوا تم جس جگہ تک کہ پوہنچے ہو وہین پر توقف کرو اوسکے ہمراہ درون نے نیچے کوتل بھولباس کے یہ خبر سنکر اوسی جا ڈیرہ کیا جبکہ لشکر ظفر پیکر قریب ڈیرے اوسکے کے پوہنچا برف و باران برسنا شروع ہوا ہنوز ایک میدان راہ طے نہوا تھا کہ ڈیرہ اوسکا نمایان ہوا ظہور اس موہبت عظمی کا اتفاقات غیبی سے جانکر ہمراہ اہل محل کے بیچ منزل مشارالیہ کے اوترکر آسیب سرما و برف سے محفوظ رہے بھائیون اوسکے نے حسب الحکم واسطے طلب اوسکے کے آدمی دوڑائے جبکہ یہ مژدہ اوسکو پہونچا اور ہاتھیون نے اور پیش خانہ نے کوتل پرآکر رستہ تنگ کردیا تھا جو سوار گذرنا دشوار تھا اسیلیے نہایت شوق و ذوق سے پیادہ پا سر و پا برہنہ تیز تگ کے دو گھڑی مین ڈھائی کوس مسافت طے کرکے اپنے کو ملازمت مین پونہچایا اور زبان حال سے یہ بیت پڑھتا تھا ؎ آمد خیالت نیم شب جان را ز شادی دم گسستم

بجل + خجلت بود درویش را تا گر چو مہمان در رسد + جو کچھہ اوسکی بساط مین موجود تھا نقد و جنس و صامت و ناطق سے تفصیل کہکے برسم پا انداز پیش کیا سب اوسیکو بخشکر فرمایا کہ متاع دنیا ہماری چشم ہمت مین ہیچ ہے جوہر اخلاص کو ساتھہ بہای گران کے خریدار ہون اس اتفاق کو اصل اخلاص اور تائید بخت اوسکے سے جاننا چاہیے کہ مجھسے بادشاہ نے ساتھہ اہل حرم کے بیچ اوسکے گھر کے ایک رات دن آرام پایا پانچوین کو موضع کہائی مین منزل کی جو سر دیا کہ پینے تھا معتمد خان کو مرحمت کیا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر کیا یہان سے سرحد کشمیر کی ہے اور اسی کوتل بھولباس پر یعقوب پسر یوسف خان نے ساتھہ افواج منصورہ حضرت عرش آشیانی کے کہ راجہ بھگوان داس باپ راجہ مان سنگہ کا سردار تھا لڑائی کی تھی اسی روز خبر سہراب خان پسر مرزا رستم کی پونہچی کہ آب بہٹ مین غریق بحر فنا کا ہوا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ حسب الحکم ایک منزل پیچھے آتا تھا واسطے غسل کے دریاے مذکور مین گیا باوجودیکہ گرم میسر تھا اور لوگون نے بہت سمجھایا کہ ہرگز ایسے دریاے عمیق مین کہ ہاتھی جسمین بہجاوین جانا آپ کو نچاہیے نمانا اور آپ بہنے پیرنے پر غرور کرکے ایک آدمی دوسرا کہ وہ بھی پیرنے مین چست چالاک

وجہ تسمیہ بارہ مولہ

ہمراہ لیکر آپ کو دریا مین ڈالا اور پیرنا شروع کیا جو ساغر حیات اوسکے کا بادۂ موت سے قضا و قدر نے بھر دیا تھا موج دریا نے سنبھلنے نہ دیا ہرچند ہاتھ پیر
مارے بیکار رہے اور غرق بحر فنا ہوا میرزا رستم نے سننے اس خبر وحشت اثر سے جو کہ الفت اور تعلق اور محبت اوس فرزند سے رکھتا تھا جامۂ شکیبائی
چاک کرکے بیتاب ہوا اور ہمراہ جمیع متعلقون کے لباس ماتمی پہنا سروپا برہنہ متوجہ ملازمت کا ہوا اور عمر اوسکی چھبیس سال کی تھی فن بندوق مین شاگرد
رشید باپ اپنے کا تھا سواری فیل وارا سے خوب جانتا تھا منزل گجرات مین اکثر اوقات حکم ہوتا کہ آگے فیل خاصہ کے سوار ہووے اور سپاہگری مین
بہت چالاک تھا چھٹی کو تین کوس چلکر موضع ریوند مین منزل ہوئی روز مبارک شنبہ ساتوین کو کوتل کوارت سے عبور فرماکر موضع وجھہ مین نزول
اقبال ہوا اور کوتل کوارت اور کوتلون سے سخت تر ہے آٹھوین کو چار کوس طے کرکے موضع بلتار مین ڈیرہ ہوا اس راہ مین کوتل کوئی نتھا کچھ وسعت
رکھتا تھا کہ صحرا صحرا شگوفہ اور قسم قسم کے پھول اور نرگس اور بنفشہ اور عجیب عجیب پھول کہ مخصوص اس ملک کے ہین نظر آئے اون مین سے
ایک پھول بہت عجیب نارنجی رنگ کہ پانچ چھ پھول اکٹھے سرنگون کھلے ہوے اون مین چند سبز پتے نکلے ہوے بطور گل اناس کے نالرس
پھول کا بولا نیک ہے اور پھول دوسرا شکل ٹوپی کے کہ گرد اوسکے باریک باریک پھول یاسمین رنگ اور بعضے نیلے اور بعضے سرخ اور اندر زرد نقطہ
نہایت خوشنما اور موزون نام اوسکا لدر پوش تھا ارغوان زرد بھی اس راہ مین بہت ہین اور گل کشمیر حد حساب سے زیادہ ہین کس کسکو بیان کرون
جو امتیاز رکھتے تھے لکھے گئے اور اسی راہ مین ایک چشمہ واقع ہے کہ جای بلند سے گرتا ہے ایسا اور نہ دیکھا گیا لحظہ بھر توقف کرکے دل کو ساتھ دیکھنے
اوسکے خوش و خرم کیا نوین روز چار کوس طے کرکے بارہ مولہ مین پونہچے یہ قصبون کشمیر سے ہے اور یہان سے کشمیر تک چودہ کوس زمین ہے
اور آب بہت کی لب پر واقع ہے اور اکثر سوداگر کشمیر کے اسمین رہتے ہین اور لب آب مذکور پر اونھون نے منازل اور مساجد بنائی ہین آسودگی اور
مرفہ الحالی مین بسر کرتے ہین حسب الحکم پہلے سے واسطے عبور لشکر کے کشتیان طیار کرکے برلب آب رکھی تھین جو ساعت روز دوشنبہ واسطے
آنے کے مقرر ہوئی دوپہر کو بیچ شہاب الدین پور کے آیا اور اسی روز دلاور خان کاکر حاکم کشمیر نے کشتواڑ سے پہونچکر دولت آستان بوس کی پائی
ساتھ عواطف روز افزون شاہانہ اور گوناگون نوازش خسروانہ کے سربلند ہوا الحق ایسی خدمت کو اسی طرح چاہیے پیش پونہچانا امید کہ حضرت واہب العطایا
جمیع بندہاے با اخلاص کو جبین افروز عزت کا کرے کشتواڑ کشمیر سے طرف جنوب کے واقع ہے تاریخ دسوین شہریور سن چودہوین کو دلاور خان نے
ساتھ دس ہزار سوار و پیادہ جنگی کے عزیمت فتح کشتواڑ کی پیش نہاد ہمت کرکے حسن نام پسر اپنے کو ساتھ گرد علی میر بحر کے واسطے محافظت شہر
اور حراست سرحدون کے مقرر کیا اور جو کوہر چک اور ایبہ چک مدعی وراثت کشمیر کے ہوکر گشتہ وادی ادبار کے تھے اسلیے اوسنے ایک شخص کو
برادرون اپنے سے ساتھ ایک جماعت کے مقام دیسو مین کہ متصل کوتل پیر پنجال کے ہے واسطے احتیاط کے چھوڑا اور منزل مذکور سے تقسیم
افواج کرکے آپ ساتھ ایک جماعت کے بیچ راہ سنگین پور کے دوڑا اور جلال نام فرزند رشید اپنے کو ساتھ نصر اللہ عرب اور علی ملک کشمیری
اور ایک جماعت بندہاے جہانگیری کی بیچ رستہ دوسرے کے مقرر فرمایا اور جمال نام پسر کلان اپنے کو ساتھ ایک گروہ جوانون کار طلب کے ہراول
[illegible] اپنے کا مقرر کیا اسی طرح دو فوجین دوسری داہنی بائین اپنے مقرر کین اور کہدیا کہ چلین جو براہ برآمد سوارون کی نہ تھی چند اسپ واسطے
[illegible] اوسکے ہمراہ لیکر سپاہان سپاہ کو بیچ کل بازمقام کے چھوڑ کر کشمیر کو پونہچا اور جوانان کار طلب کمربستہ اور بلندی کوہ سے آئے اور غازیان
لشکر اسلام ساتھ کافرون مدبر انجام کے منزل بمنزل لڑتے ہوے نزکوٹ تک کہ ایک مقام محکم غنیم سے تھا دوڑے اوس جا فوج جلال و جمال
کہ راہون مختلف سے مقرر ہوئی تھی ملی اور مقاہیر افغان برگشتہ روزگار تاب مقاومت کی نلائے بھاگنی قرار آئی اور بہادران جان نثار نشیب و فراز
بہت طے کرکے مارتے ہوے دریاے مرنگ تک دوڑے اور بیچ آب مذکور بہت کشت و خون ہوا اور لشکر اسلام نے شدہ وات پسندیدہ
کرکے ایبہ چک اور بہت سے اہل ادبار کو قتل کیا اور گشتہ ہونے ماہ ایبہ کے سے وہ بھاگ نکلے اور پل سے گذر کر بیچ بھنڈکوٹ کے جا پہنچے
پھر ایک جماعت بہادران تیز جلو نے پل سے گذرنا چاہا سر پل جنگ عظیم واقع ہوئی اور چند لوگ شہید ہوے اسی طرح بیس روز تک بند ہو

سعی و کوشش بیچ عبور پانی کے کرتے تھے اور کافر تیرہ بخت ہجوم لاکر واسطے دفع کرنے اونکے کے قصور نکرتے یہانتک کہ دلاور خان استحکام تھانہ جات اور سرانجام زادراہ سے خاطر جمع کرکے ساتھ لشکر فیروزی اثر کے ملا اور راجہ نے حیلہ سازی اور روباہ بازی سے وکلا اپنے کو نزدیک دلاور خان کے بھیجکر التماس کی کہ بھائی اپنے کو ساتھ پیشکش کے بیچ درگاہ کے بھیجتا ہون جو گناہ میرے معاف ہوون اور خوف و ہراس دل میرے سے دور ہو تو مین خود بھی درگاہ گیتی پناہ مین جاکر سعادت آستان بوسی کی حاصل کرون دلاور خان نے سخن فریب آمیز اوسکا نہ سنکر نقد فرصت کو ہاتھ سے نہ دیکر فرستادہای راجہ کو بے حصول مقصود رخصت فرماکے واسطے عبور آب کے اہتمام شایستہ کیا۔ جمال خان پسر کلان اوسکے نے ساتھ ایک جماعت شجاع و بہادر کے اوپر پانی کے جاکر ساتھ شناوری اور دلاوری کے اوس دریاے زخار خونخوار سے عبور کیا اور ساتھ مخالفون کے جنگ سخت سے مقابل ہوا اور بندہاے جہانبار نے اس طرف سے ہجوم لاکر کار اوپر اہل ادبار کے تنگ کیا اونھون نے جب طاقت مقاومت کی نہ دیکھی تختہ پل کو توڑکر راہ گریز آگے پکڑی اور بندہاے نصرت قرین نے پھر پل کو مضبوط کرکے بقیہ لشکر کو عبور کرایا دلاور خان نے بھندرکوٹ مین لشکر اقبال کو آرامستگی دی اور آب مذکور سے دریاے چناب تک کہ بازو توی انکا ہے بموجب قت کاہی مسافت بقدر دو تیر کے ہوگی اور اوپر کنارہ آب چناب کے ایک پہاڑ ہی بلند اور عبور اوس آب سے نہایت دشوار لہذا واسطے آمد و رفت پیادون کے طنابین بڑی تعبیہ کرکے لکڑیان مقدار ایک ہاتھ کے اوپر دونون طنابون کے رکھین اور پہلو ایک دوسرے کا محکم باندھکر ایک سر طناب کو اوپر چوٹی پہاڑ کے اور دوسرے کو اوس طرف پانی کے مضبوط کیا اور طنابین دوسری ایک گز اوس سے بلند تر کھڑی کین کہ پیادے پاؤن اپنا اوپر اوس چوب کے رکھکر ہر دونون ہاتھون سے طناب بالا کو پکڑکر بلندی کوہ سے نیچے کو آوین تا پانی سے گذرین اور اسکو لوگ کوہستانی اپنی اصطلاح مین زرم یہ کہتے ہین جس جاگمان زرم پر باندھنے کا تھا اوس جگہ کو ساتھ بندوقچیون اور تیراندازون اور مردم کارگزار کی مضبوطی کرکے بے فکر ہو گئے تھے دلاور خان نے جالا بناکر ایک رات اپنے جوانون دلیر کارطلب کو اوپر جالے کے بٹھاکر چاہا کہ پانی سے گذارے جو پانی نہایت تند اور تیز تھا جالہ سیل فنا مین گیا اور اسمین نفر اون جوانون سے غریق دریاے فنا ہوے اور درجہ شہادت کو پونہچے اور دس آدمی ساتھ بازوے شناوری کے سلامت اوپر کنارے کے آگئے اور دو آدمی بیچ چنگل ارباب ضلالت کے گرفتار ہوے القصہ دلاور خان چار مہینے اور دس دن تک بیچ بھندرکوٹ کے پامردی سے سعی بیچ گذرنے کے کرتا تھا کوئی تیر تدبیر اوسکا اوپر ہدف مقصود کے نہ پہنچتا تھا ایک زمیندار نے رہبری کی اور جس جا کہ مخالفون کو گمان عبور کا نہ تھا زرم پر باندھکر آدمی رات کو جلال پسر دلاور خان ساتھ چند لوگون بندون درگاہ اور ایک جماعت افغانون کے قریب دو سو نفر ہمراہ لیکر ساتھ سلامتی کے گذرے وقت سحر کے بیخبر اوپر سر راجہ کے پہونچکر کرنا سے فتح کا بلند آوازہ کیا جو لوگ کہ گرد و پیش راجہ کے تھے درمیان خواب اور بیداری کے پریشان باہر آئے اکثر قتل ہوے اور بقیۃ السیف جان اپنی اوس ورطہ بلا سے باہر لائے اوس کشت و خون مین ایک نے سپاہیون مین سے پاس راجہ کے پہونچکر چاہا کہ زخم شمشیر سے کام اوسکا تمام کرے راجہ نے فریاد کی کہ مین راجہ ہون مجکو زندہ نزدیک دلاور خان کے لیچلو لوگون نے ہجوم کرکے دستگیری کی بعد گرفتار ہونے راجہ کے قریبون اور منتسبون سے جو شخص کہ تھا آپ کو گوشہ عافیت مین چھپایا دلاور خان نے سننے خوشخبری اس فتح و فیروزی سے سجدات شکر حق ادا کرکے ہمراہ لشکر ظفر پیکر کے عبور کرکے بیچ مندل مبارک کے کہ مقام صدر اوس ملک کا ہی آیا کنارے پانی سے اس جا تک مسافت تین کوس واقع ہی دختر سنگرام راجہ جمو اور دختر سورج مل مرد دلپسر راجہ باسو اسکے گھر مین تھی اور دختر سنگرام سے فرزند رکھتا تھا پہلے فتح ہونے کے عیال اپنے کو از روے احتیاط بیچ پناہ راجہ جسوال اور دوسرے زمیندارون کے بھیجا تھا جب لشکر منصور نزدیک پونہچا دلاور خان حسب الحکم راجہ کو ہمراہ لیکر متوجہ آستان بوسی کا ہوا نصر اللہ عرب کو ساتھ ایک جماعت کے سوار و پیادے سے واسطے حراست اس ملک کے چھوڑا اور بیچ کشتوار کے گیہون اور جو اور عدس اور ماش اور ارزن بہت ہوتا ہی بخلاف کشمیر کے اور چاول کم ہوتے ہین زعفران یہان کا کشمیر

کی زعفران سے بہتر ہی اور قریب ایک سو کے بازوجرہ پکڑتے تا ایخ اور ترنج اور تربوز اعلی قسم کے ہین اور دوسرے میوہ جات مثل انگور و شفتالو
و زردآلو و امرود کے ترش ہوتا ہی اگر پرورش و پیوند کرین ممکن ہی کہ اچھے ہو جاوین ششنی روپیہ جاری کیا ہوا حکام کشمیر کا ایک روپیہ مین
ڈیڑہ ششنی ملتا ہی سوا کشمیر مین پندرہ ششنی کے برابر دس روپیہ کے ہین ساتھ ایک مہر بادشاہی کے حساب کرتے ہین اور رسم محصول زراعت کی بھی
نہین ہر ایک گھر سے بیچ ایک سال کے چھ ششنی لیتے ہین زعفران کو بیچ علوفہ ایک جماعت راجپوتون اور سات سو نفر گولہ اندازون کے کہ قدیم سے
نوکر ہین تنخواہ مین کر دیتا ہی وقت فروخت ہونے زعفران کے خریدار سے اوپر ہر ایک من کے کہ عبارت دو سیر سے ہی چار روپیہ لیتے ہین اور کلیہ
حاصل راجہ کا اوپر جرمانے کے ہی ساتھ تھوڑی تقصیر کے کل مبلغ لی القیاہ ہی سب طرف سے ایک لاکھ روپیہ تخمیناً زر حاصل اوسکے کا ہوجاتا ہی اور
وقت برآمد کام کے چھ سات ہزار پیادہ جمع ہوجاتا ہی اور گھوڑے کم ہین قریب پچاس گھوڑون کے راجہ اور اوسکے کامدارون کے
پاس ہونگے محصول یکسالہ بطور انعام دلاور خان کو مرحمت ہوا اور از روے تخمینہ کے جاگیر ہزاری ذات اور ہزار سوار ساتھ ضابطہ
جہانگیری کے ہوے اور جب اہل کچہری نے ہند و نسبت باندہ کر واسطے جاگیردار کے تنخواہ مقرر کرینگے اوس وقت حقیقت قرار واقعی ظاہر ہوگی
کہ کس قدر ہی گیارہوین کو دوپہر پر چار بجے ساتھ مبارکی اور سلامتی کے بیچ عمارت کے کہ نئی اوپر کنارے تال کے بنی تھین اوترا لشکر ظفر پیکر
کا ہوا ساتھ حکم حضرت عرش آشیانی کے قلعہ سنگ اور آہک سے نہایت محکم بنا تھا لیکن اب تک ناتمام تھا ایک طرف اوسکا باقی تھا امید
کہ بعد اسکے تمامیت کو پہونچے مقام حسن ابدال سے کشمیر تک جس رستے سے کہ ہم آئے پچھتر کوس کی مسافت کہ ساتھ اونیس کوچ اور چھ مقام
کے قطع کیا اور دار الخلافت آگرہ سے کشمیر تک ڈیڑہ سو اٹھارہ روز مین تین سو اور چھتر کوس زمین ساتھ ایک سو اور دو کوچ اور ترسٹھ مقام
کے طے کی اور راہ خشکی سے کہ گذر عام اور راہ مشہور ہی تین سو ساڑھے چار کوس ہی بارہوین کو دلاور خان حسب الحکم راجہ کشتوار کو مسلسل حضور مین
لایا اور سعادت آستان بوسی حاصل کی خالی وجاہت سے نہ تھا اور پوشاک مثل ہند کے اور زبان کشمیری اور ہندی دونون جانتا تھا بخلاف
اور زمیندارون اس حدود کے فی الجملہ شہری ظاہر ہوا حکم فرمایا کہ باوجود تقصیر اور گناہ کے اگر فرزند اپنے بیچ درگاہ کے حاضر کرے حبس و قید سے
نجات پاوے اور بیچ سایہ دولت ابد قرین کے آسودہ اور فارغ البال روزگار بسر لیجاوے والا بیچ ایک قلعے کے قلعون ہندوستان سے
ہمیشہ محبوس رہیگا عرض کی کہ اہل و عیال اور فرزندون کو بیچ ملازمت جان پناہ کے لاتا ہون اور امیدوار رحمت حضرت کا ہون جو کچھ حکم ہو
اب مجمل احوال اوضاع اور خصوصیات ملک کشمیر کا مرقوم ہوتا ہی کشمیر ولایت چہارم سے ہی عرض اوسکا خط استوا سے پینتیس درجہ ہی اور طول اوسکا
جزائر سفید سے ایک سو پانچ درجے قدیم سے یہ ملک بیچ تصرف راجون کے رہا ہی مدت حکومت اونکے کی چار ہزار سال ہی اور کیفیت احوال اور
آسامی اونکی بیچ تاریخ راجہ ترنگ کے کہ ساتھ حکم حضرت عرش آشیانی کے زبان ہندی سے فارسی مین ترجمہ ہوا مفصل مرقوم ہی اور تاریخ سن
سات سو بارہ ہجری مین ساتھ نور اسلام کے رونق پائی اور بتیس آدمی نے اہل اسلام سے مدت دو سو بیاسی سال حکومت اوس ملک کی کی ہے
میان تک کہ بیچ تاریخ نو سو چورانوے ہجری کے حضرت عرش آشیانی نے فتح فرمایا اور اوس تاریخ سے اب تک کہ اسی سال گذرے بیچ تصرف
اولیاء دولت کے ہی ملک کشمیر طول مین کوتل بہولباس سے تا پنچ تک چھپن کوس جہانگیری ہی اور عرض مین ستائیس کوس سے زیادہ نہین
شیخ ابو الفضل نے بیچ اکبرنامہ کے ساتھ تخمینہ اور قیاس کے لکھا ہی کہ طول ملک کشمیر دریائے کشن گنگا سے تا پنچ تک ایک سو اور بیس کوس ہی اور
عرض دس سے کم نہین اور پچیس سے زیادہ نہین اسلیے بندے واسطے احتیاط اور اعتماد کے ایک جماعت آدمیون معتمد کاردان سے مقرر فرمائی
کہ طول و عرض کو طناب سے ناپین تا حقیقت اوسکی قرار واقعی لکھی جاوے حاصل کلام کا جو شیخ نے ایک سو بیس کروہ لکھا تھا سٹھ کوس نکلے
اور جو قرار دیا تھا کہ حد ہر ملک اوس جاتک ہی کہ لوگ ساتھ اوس زبان کے متکلم ہوین اس لیے بہولباس سے گیارہ کوس اس طرف کشن گنگا ہی
سرحد کشمیر مقرر ہوا اس حساب سے چھپن کوس ہوتے ہین اور عرض مین دو کوس سے زیادہ تفاوت نہین نکلا اور کوس میرے عہد مین

موافق ضابطہ معمولی حضرت عرش آشیانی کے ہی ہر کوس پانچہزار گز ہی اور ایک گز دو گز شرعی کے مثل ہوتا ہی اور گز چوبین انگشت کا ہوتا ہی اور جہان جا
کوس یا گز ذکر کیا مراد اسی کوس اور گز سے ہی اور نام شہر کا سری نگر ہی اور دریاے بہت درمیان آبادی سے گذرتا ہی اور سر چشمہ اوسکے کو
ویرناگ کہتے مین شہر سے چودہ کوس بطرف جنوب ہی اور ساتھ حکم اس نیازمند کے اوپر سر اوس چشمہ کے ایک عمارت اور ایک باغ مرتب ہوا
اور درمیان شہر کے چار پل سنگ اور چوب سے نہایت مضبوط بنے ہین کہ لوگ اونپر سے بے تکلف آمد و رفت رکھتے ہین پل کو اصطلاح مین
کیان کدل کہتے ہین اور شہر مین ایک مسجد ہی نہایت عالی آثار سلطان سکندر سے کہ سنہ ۷۹۵ مین تیار ہوے بعد ایک مدت کے جل گئی اور
پھر سلطان حسین نے ترتیب کی ابھی طیار نہ ہوئی تھی کہ قصر حیات اوسکے کا بیچ سے گرا اور سن نوسو نو مین ابراہیم باکری وزیر سلطان حسین
نے حسن انجام اور آراستگی بخشی اوس تاریخ سے اب تک ایک سو بیس سال گذرے ہین کہ قائم ہی محراب سے دیوار شرقی تک ایک سو
پینتالیس گز اور عرض ایک سو چالیس ہی مشتمل اوپر چار طاق کے اوپر اطراف ایوان اور ستونون عالی کے نقش و نگار کیا ہوا واقعی
حکام کشمیر سے یہی ایک نشانی باقی ہی میر سید علی صاحب ہمدانی قدس سرہ چند بعد اس جا رہے ہین ایک خانقاہ اونکی بنی ہوئی ہی متصل شہر
دو کول کے پانی سے لبالب رہتی ہی اور کبھی تغیر نہین پاتے اور مدار آمد و رفت لوگون کے اور لانے غلہ اور لکڑی کا اوپر کشتی کے ہی تمام شہر
اکبر گمات مین پانچہزار اور سات سو کشتی اور سات ہزار اور چار سو ملاح شمار مین آئے کل ولایت کشمیر اڑتیس پرگنون کی ہی اور اوسکو دو نصف تقسیم
کیا ہی بالای آب کو امراج کہتے ہین اور پایان آب کو کامراج ضبط زمین اور دستور زر دیسمی اس ملک مین رسم نہین مگر خرواری تمام جہات سے
نقد اور جنس کو ساتھ تو دکو وہان کے حساب کرتے ہین ہر تودہ تین من اور آٹھ سیر ہی لوزن حال کشمیری لوگ دو سیر کو ایک من اعتبار کرتے ہین
اور چار من کو کہ آٹھ سیر ہوتے ہین ایک ترگ اور کل جمع ولایت کشمیر کی تیس ۳۰ لاکھ تریسٹھ ہزار پچاس خروار گیارہ ترگ ہی کہ بحساب نقدی سات کروڑ
چالیس لاکھ ستر ہزار دام ہوتے ہین موجب ضابطہ حال جگہ آٹھ ہزار پانسو ساٹھ کی ہی رستہ آنے کشمیر کا نہایت سخت ہی بہترین چار رستون
کا بھیر اور پکلی ہی اگر رستہ بھیر کا نزدیک زیادہ ہی لیکن اگر کوئی چاہے کشمیر کی بہار دیکھنا تو وہ منحصر رستہ پکلی مین ہی کہ دوسرے رستے اس
موسم مین برف سے مالا مال ہوتے ہین اگر کوئی کشمیر کی تعریف و توصیف لکھنا چاہے تو دفتر کے دفتر چاہیین مگر ناچار کچھ تھوڑا سا اضلاع اور
خصوصیات اوسکے سے تحریر کلک بیان ہوتا ہی کشمیر ایک باغ ہی ہمیشہ بہار یا ایک قلعہ ہی آہنی حصار کہ بادشاہون کے لیے ایک گلشن ہی
عشرت افزا اور درویشون کے لیے خلوت خانہ ہی دلکشا چمن خوش اور شادابی دلکش اوسکی شرح و بیان سے باہر اور آب روان چشمہ
جاری اوسکے حساب و شمار سے مستغنی انواع گل و اقسام ریاحین اوس سے زیادہ ہین کہ حیطہ شمار مین آوین موسم بہار جان نگار مین کوہ اور
جنگل اقسام شگوفون سے مالا مال در و دیوار اور صحن اور چتین گھرون کی مشعل لالہ سے بزم افروز اور پلکون سطح اور سہ برگون سے جلا کا کیا بیان ہی

شدہ جلوہ گر نازنینان باغ ۔ رخ آراستہ ہر یکی چون چراغ ۔ شدہ مشکبو غنچہ در زیر پوست ۔ چو تعویذ مشکین ببازوی دوست
غزلخوان نے بلبل صبح خیز ۔ تمنای میخوارگان کردہ تیز ۔ بہر چشمہ منقار لطف آب گیر ۔ چو مقراض زرین بجیب حریر
بساط گل و سبزہ گلشن شدہ ۔ چراغ گل از باد روشن شدہ ۔ بنفشہ سر زلف را شانہ زدہ ۔ گرہ در دل غنچہ محکم زدہ

سب اقسام سے عمدہ شگوفہ بادام اور شفتالو کا ہی باہر کے کوہستان مین ابتدا شگوفون کی غرہ اسفندارمذ مین ہوتی ہی ملک کشمیر مین بیچ
اوایل فروردین کے اور شہر کے باغون مین نوین اور دسوین تک ماہ مذکور کی اور انجام شگوفہ متصل ہوتا ہی ساتھ آغاز یاسمن کبود کے بیچ
خدمت والد بزرگوار کے چند بار سیر زعفران زار اور تماشا خزان کا کیا تھا الحمد للہ کہ اب کی مرتبہ زمانہ شگوفان بہار کا پایا اور خوبیان خزان کی
اوسکے موقع پر لکھی جاینگی عمارات کشمیر کی سب لکڑی ہی ہین دو منزلے سہ منزلے چو منزلے ہوتے ہین اور چھت ترمٹی پہ لگا کر پیاز لالہ
وچوغاشی بوتے ہین اور وہ سال بسال موسم بہار مین کھلتے ہین اور نہایت خوشنما ہین یہ تصرف خاص اہل کشمیر ہی اب کے سال

بیچ باغیچہ خاص و توشخانہ اور جامع مسجد کے چھت پر لالہ نہایت عمدہ کھلا یاسمن کبود باغات مین بکثرت ہی اور یاسمن سفید جسکو اہل ہند چنبیلی کہتے ہین بہت
خوشبودار اور دوسری قسم صندلی رنگ بھی نہایت خوشبودار ہی اور یہ خاصکر کشمیر مین ہوتی ہی اور گل سرخ کئی قسم کے نظر آئے ایک قسم نہایت خوشبو
اور دوسرا صندلی رنگ ہو اوسکی غایت لطافت و نزاکت مین درخت اوسکا بھی مشابہ گل سرخ کے اور گل سوسن دو طرح کا ہوتا ہی جو باغون کے
مین ہی وہ کثرت سے ہی نیلا اور سبز رنگ اور دوسرا قسم جنگلی اگرچہ وہ کم رنگ ہی مگر نہایت خوشبودار ہی اور گل جعفری بڑا اور خوشبودار پیڑ اوسکا قد
آدم سے بڑہ جاتا ہی مگر بعضے سالون مین جب بڑا ہوکر پھول لاتا ہی تو اوس مین کرمی پیدا ہوتی ہی اور پھول پہ اوسکی مکڑی جالا تان کر اوسکو خشک کر دیتی ہی چنانچہ
ابکی سال ایسا ہی ہوا اور جس قدر گل کہ نواح کشمیر مین نظر سے گذرے حساب و شمار سے باہر ہین جو کہ نادر العصر اوستاد منصور نقاش نے شبیہ کھینچی ہی
وہ ایک سو گل سے زیادہ ہین اور پہلے عہد دولت حضرت عرش آشیانی سے شاہ آلو بالکل نتھے محمد قلی افشار نے کابل سے لاکر پیوند کیا چنانچہ
اب دس پندرہ درخت بار آور ہوے زرد آلو پیوندی کے بھی چند درخت تھے مشار الیہ نے اس ملک مین پیوند شائع کر دیا کہ اب بکثرت ہو گئی بخدا
زرد آلو کشمیر کا عمدہ ہوتا ہی باغ شہر آرای کابل مین ایک درخت تھا میرزائی نام کہ بہتر اوس سے کھانے مین نہین آیا اور کشمیر مین چند درخت مثل
اوسکے باغون مین ہین اور ناشپاتی عمدہ ہوتی ہی کابل اور بدخشان سے بہتر قریب ناشپاتی سمرقند کے اور سیب کشمیر کا خوبی مین مشہور ہی
امرود درمیانہ اور انگور بکثرت اکثر ترش اور بدمزہ انار وہان پر چندان نہین تربوز عمدہ خربوزہ نہایت شیرین اور پھوٹ پڑتا ہی مگر اکثر یون ہی کہ ایام پختگی مین
اوسمین ایک طرح کی کرمی ایسی بہم پہونچتی ہی کہ وہ خراب ہو جاتا ہی اور اگر اوس آسیب سے بچگیا تو بہت لطیف ہوتا ہی ہر توت کی جڑ مین سے انگور
کی شاخ نکل کر اوپر گئی ہی توت اوسکا اگرچہ قابل کھانے کے نہین مگر چند درخت جو باغات مین پیوند کر دیے گئے ہین تتہ توت کے واسطے کرم پیلہ کے
کام آتے ہین اور تخم پیلہ کا گلگت و تبت سے لاتے ہین سرکہ بکثرت ہی مگر شراب وہانکی ترش اور بدمزہ کشمیری زبان مین اوسکو مس کہتے ہین اوس کے
پینے سے سر مین ایک طرح کی حرارت معلوم ہوتی ہی اور سرکے سے قسم قسم کے اچار بنتے ہین مگر جو کہ لسن کشمیر کا عمدہ ہوتا ہی اچار اوسکا بہت ہی
خوب ہی اور اقسام غلہ بجز نخود کے اکثر ہوتے ہین اور نخود اگرچہ کاشت کرتے ہین مگر اول سال کچھ ہو جاتے ہین اور دوسرے سال زبون اور تیسرے
سال بالکل مشنگ بن جاتے ہین اور چاول سب سے زیادہ شاید تین حصہ چاول اور ایک حصہ باقی غلہ ہوتا ہی مدار خورش اہل کشمیر کا چانولون پر ہی
مگر بدمزہ اور خشکہ کو پتلا پکا کر رکھدیتے ہین جب سرد ہو جاتا ہی تب کھاتے ہین اور نام اوسکا بھتہ رکھا ہی اور گرم طعام کھانے کی رسم کم ہی بلکہ اکثر لوگ
کم مایہ کچھ اوس بھتہ مین سے رات کو رکھ چھوڑتے ہین اور صبح کو کھاتے ہین نمک وہان پر ہندوستان سے جاتا ہی اور بھتہ مین نمک ڈالنے کی رسم
نہین اور ساگ کو پانی مین جوش دیکر تھوڑا نمک ملاکر بھتہ کے ساتھ کھاتے ہین اور روغن جار مغز وہان پر جلد تلخ اور بدمزہ ہو جاتا ہی اور اسیطرح گھی
گاے کا مگر جبکہ تازہ نکالکر کھانے مین ڈال کر کھالین اور زبان کشمیری مین اوسکو سداپاک کہتے ہین اور جو کہ ہوا وہانکی سرد اور نمناک ہی دو تین روز
مین متغیر ہو جاتا ہی بھینس وہان پر نہین اور گاے پست قد حقیر اور گیہون چھوٹے کم مقرر دال کھانیکی وہان پر رسم نہین اور مرغ و قاز و مرغابی وغیرہ
بکثرت اور مچھلی سب قسم کی مگر عمدہ نہین اور پشمینہ وہان کا مشہور ہی عورت و مرد کرتہ پہنتے ہین اور اپنی زبان مین اوسکو پٹو کہتے ہین اور اگر بالفرض
پٹو نہ پہنین تو اعتقاد اونکے مین یون ہی کہ ہوا لگ جاے اور کھانا بے اوسکے ہضم نہو شال کشمیر کی جسکا نام حضرت عرش آشیانی نے پرم نرم رکھا
کثرت شہرت سے حاجت توصیف کی نہین اور دوسری قسم نہرمہ شال سے جسیم و ملائم اور ایک قسم اور درمہ نام کہ اوس سے گدے اور سکے کی
جھول اور پا انداز بناتے ہین سواے شال اور اقسام پشمینہ کے تبت مین عمدہ ہوتی ہین باوجودیکہ شال کی پشم بھی تبت ہی سے آتی ہی مگر وہان
ایسا کام نہین بنتا اور قسم بکری کی جسکی پشم سے شال بنتی ہی وہ خاصکر تبت ہی مین ہوتی ہی اور کشمیر مین شال کی پشم سے پٹو بھی بنتے ہین کشمیر کے لوگ
اکثر سر منڈواتے ہین پگڑی گول باندھتے ہین عوام الناس کی عورتون مین پاکیزہ لباس پہننے کی رسم نہین ایک پٹو تین چار برس تک رہتا ہی بننے والے
کے گھر سے بن دہلا لاکر کرتا سیکر پہنتے ہین پھر پانا ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہی مگر پانی اوسکو نہین پہونچتا پاجامہ پہننا وہان عیب ہی ایک کرتہ دراز سر سے

بالون تک پہنکر کمر باندہ لیتے ہین اور باوجودیکہ اکثر لوگون کے گھر لب آب پر ہین مگر بدن کو اونکے ایک قطرہ پانی کا نہین پہونچتا خلاصہ کلام کا یہ کہ
ظاہر اونکا شبلی باطن اونکے غلیظ دبی صفاہی پیشہ ور لوگ زمانہ مرزا حیدر مین بکثرت آئے موسیقی کی رونق بڑہ گئی کمانچہ اور جنتر اور قانون ودف وچنگ
وغیرہ کے شائع ہین سابق مین قسم کمانچہ تھا اور زبان کشمیر مین مقامون ہندی کو گاتے ہین اور وہ بھی فقط دو تین مقام بلکہ اکثر ایک ہی آہنگ مین گاتے ہین
واللہ مرزا حیدر کی رونق افروزی کے کشمیر مین طرح طرح کے حقوق ہین قبل دولت حضرت عرش آشیانی کے مار سواری یہان کے لوگون کی
گونٹ پر تھی بڑا گھوڑا نتھا مگر باہر سے لطور تحفہ اسپ ترکی وعراقی حکامون کے لیے لاتے تھے اور گونٹ مراد ہی یابو خورد سے چہار شانہ قریب زمین سے
کوہستان ہند مین بکثرت ہوتا ہی مگر جب سے کہ اس گلشن خدا آفرین نے تائید دولت اور مین تربیت خاقان سکندر آئین سے رونق جاوید پائی
اکثر اہل عزت کو اس صوبہ مین جاگیر ملی گلے گھوڑون عراقی اور ترکی کے حوالے ہو گئے اونکے بچھڑے لیے جاوین اور تھوڑی سی مدت مین گھوڑے
بہم پہونچنے لگے چنانچہ کشمیری گھوڑا دو تین سو روپے مین خرید و فروخت ہوا اور کبھی ہزار روپیہ کو بھی پونہچا اور لوگ یہان کے اہل پیشہ اور سوداگر
اکثر سنی ہین اور سپاہی شیعہ امامیہ اور ایک گروہ نور بخشی اور ایک فرقہ فقرا ریشی اگرچہ وہ علم و معرفت نہین رکھتے مگر آزادانہ اوقات بسر کرتے ہین
اور کسیکو برا نہین کہتے زبان سوال کی بند اور پاؤن طلب کا کوتاہ ہی گوشت نہین کھاتے عورت نہین کرتے ہمیشہ دشت وبیابان مین درخت
میوہ دار بوتے رہتے ہین تاکہ مخلوق انسے بہرہ ور ہو اور خود فائدہ نہین اوٹھاتے اس فرقے کے لوگ قریب دو ہزار کے ہونگے اور
ایک قسم برہمن کہ وہ یہان کے باشندے قدیمہ ہین سب کشمیریون کے زبان دان ظاہری وضع اونکی مسلمانون سے ممتاز نہین مگر کتابین زبان
سنسکرت کی پڑھتے ہین اور شرائط بت پرستی کی سب ادا کرتے ہین اور سنسکرت ایک زبان ہی کہ عقلاے ہند نے اوس مین کتابین تصنیف
کی ہین اور اونکو نہایت معتبر سمجھتے ہین اور بتخانے جسقدر قبل ظہور اسلام سے تھے وہ بجا و برستور ہین عمارات اونکی پتھر کی جڑ سے چھت تک
بڑے بڑے پتھر تیس تیس چالیس چالیس من کے تراشکر ایک دوسرے پر رکھے گئے ہین متصل شہر کے ایک پہاڑ یہ ہی کہ اوسکو کوہ ماران اور ہری پربت
بھی کہتے ہین اور شرقی جانب اوسکے کوہ ڈل واقع ہی گرداگرد اوسکا کچہ اوپر ساڑھے چھ کوس پیمایش مین آیا حضرت عرش آشیانی نے حکم
دیا تھا کہ اس مقام پر ایک قلعہ چونہ اور پتھر سے طیار ہو عہد دولت اس نیازمند مین قریب الاختتام ہوا چنانچہ پہاڑ مذکور قلعے کے اندر آگئی
اور دیوار قلعے کی اوسکے گرد پھر گئی اور کول مذکور قلعے سے مل گیا اور عمارات دولتخانہ کے اوسی پانی پر واقع ہین دولتخانہ مین ایک باغچہ
ہی درمیان اوسکے عمارات مختصر کہ والد بزرگوار اکثر اوس مین بیٹھا کرتے تھے اب کے مرتبہ وہ باغچہ نہایت بے طراوت نظر آیا جو کہ وہ نشست گاہ
قبلۂ حقیقی کی اور سجدہ گاہ اس نیازمند کی ہی تو یہ امر خاطر حق شناس کو نہایت ناگوار گذرا معتمد خان کو کہ بندگان مزاجدان سے ہی حکم دیا گیا کہ
اوسکی تعمیر مین کمال مراتب سعی بجا لاوے تھوڑے عرصے مین حسن اہتمام سے رونق پذیر ہوا باغچہ مین ایک دالان ہی بلند تیس تیس گز کا مربع
مشتمل اوپر تین قطعے کے عمارات نے از سر نو تعمیر پائی اوستادان نادرہ کار کی تصویرون سے رشک نگارخانہ چین بنا یا اور نام اوسکا میں نے
نور افزا رکھا جمعہ کے روز پندرہوین[15] فروردی ماہ الٰہی کو دو بیل قطاس پیشکش کیے ہوسے زمینداران تبت کے ملاحظے مین گذرے صورت و ترکیب
مین اکثر بھینس سے مشابہ جملہ اعضا پر اون کے پشم اور یہ لازمہ ہی جانورون ملک سرد کا چنانچہ بزنگ کو ملا یعنی بکرا اوسکو ہستان گرم سے لائے
تھے نہایت خوب صورت اور کم پشم تھی اور جو کہ اس کوہستان مین ملتی ہی وہ بسبب شدت سردی اور برف کے پر مو اور بد ہیئت ہوتی ہی اور
کشمیری لوگ رنگ کو کپل کہتے ہین اور اسی وقت مین ایک ہرن مشکین پیشکش لائے جو کہ گوشت اوسکا ہمنے پہلے نہین کھایا تھا حکم دیا کہ
اسکا کھانا طیار ہو نہایت بد مزہ معلوم ہوا کسی جنگلی چارپائے کا گوشت اسکی بدمزگی کو نہین پہونچتا نافہ تازہ مین خوشبو نہین ہوتی مگر چند روز مین
بعد خشک ہونے کے خوشبو پیدا ہو جاتی ہی اور مادہ کے نافہ نہین ہوتا ان دو تین روز مین اکثر اوقات کشتی پر سوار ہو کر سیر و تماشا شگوفہ پھاک اور
شالمار سے محظوظ ہوا مین پھاک نام ہی ایک پرگنہ کا کہ اوپر اطراف کوہ ڈل کے واقع ہی اور اسیطرح شالمار بھی متصل اوسکے ہی اور وہان پر

ایک ندی ہی خوش آب کہ پہاڑ سے آگر کول ڈل پر گرتی ہی فرزند دلبند خرم کو مینے حکم دیا کہ آگے سے اوسکو باندہ دیا ایک چشمہ سار پیدا ہوا کہ
سیر اوسکی سے نہایت سرور حاصل ہوتا ہی اور یہ مقام سیرگاہون مقررہ کشمیر سے ہی سترہوین کو واقعہ عجیب دیکہا ہوا کہ شاہزادہ شاہ شجاع
عمارات دولتخانہ مین کہیلتا تھا اتفاقاً جانب دریا ایک کہڑکی ہی پردہ اوسپر پڑا تھا اور دروازہ بند نہ تھا شاہزادہ کہیلتا ہوا اوس کہڑکی مین گیا
اور اوسمین جہانکتے ہی سرنگون نیچے گرا اتفاقاً ایک ٹاٹ تہ کیا ہوا وہان نیچے دیوار کے رکھا تھا اور فراش پاس اوسکے بیٹھا تھا سر شاہزادہ کا
اوس ٹاٹ پر پڑا اور پانون اوسکے فراش کے کندہے اور پشت پر پڑے زمین پر گرا باوجودیکہ بلندی اوسکی سات گز کی تہی مگر چونکہ عنایت الٰہی
شامل حال تہی وجود فراش اور ٹاٹ کا اوسکی زندگانی کا سبب ہو گیا معاذ اللہ اگر ایسا نہوتا تو بڑی دشواری ہوتی اور اوس وقت رای مان سردار
اردلیون کا جہروکے کے نیچے کہڑا تہا فوراً دوڑا اوسکو اوٹہا کر گود مین لیا اور اوپر لانے لگا اوس وقت شاہزادے نے فقط اتنا پوچہا کہ مجہے
کہان لیے جاتا ہی اوسنے کہا حضور کی خدمت مین پہر اوسکو ضعف آگیا اور کچہہ نہ بولا مین اوس وقت استراحت مین تہا کہ یہ خبر وحشت اثر میرے
کان مین پونہچی گہبراکر باہر کو دوڑا مینے جب اوسکو ایسے حال مین دیکہا میرے ہوش اوڑ گئے اور بہت دیر تک اوسکو گود مین لیکر محو اس موہبت
الٰہی کا ہوا — فی الواقع لڑکا چار برس کا دس گز شرعی کی بلندی سے گرے اور اوسکو کچہہ ضرر نہ پونہچے جای حیرت ہی سجدات شکر اس نعمت
الٰہی کا تازہ بجا لایا اور صدقے دیے گئے اور مینے حکم دیا کہ جس قدر فقرا اور اہل استحقاق متوطن اس شہر کے ہین سب حاضر ہون کہ موافق حیثیت
ہر ایک کے معیشت اوسکی مقرر ہو اور عجائبات سے یہ ہی کہ تین چار مہینے پیشتر اس واقعہ کے جوتک رای منجم کہ فن نجوم مین کمال مہارت رکہتا ہی
بلا واسطہ اوسنے مجہسے عرض کی تہی کہ شاہزادے کے زائچہ طالع سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ تین مہینے اوپر گران ہین شاید کہ اونچی جگہ سے
گرین اور گرد و غبار ضرر کا دامن حیات پر اوسکے نہ بیٹہے گا چونکہ اکثر احکام اوسکے صحت کو پونہچے تہے اکثر یہی وہم گرد خاطر پہرتا تہا ان رستون
خطرناک اور ٹیلون دشوار گذار مین ایک لمحہ اوس نہال چمن اقبال سے مین غافل نہ تہا ہمیشہ اوسکو نگاہ مین رکہتا تہا اور بکمال محافظت اور
احتیاط بہم پونہچاتا جب کشمیر مین پونہچے تو یہ واقعہ ناگزیر وقوع مین آیا اور سب دائیان اور کہلائیان اوسکی غافل ہو گئین شکر اور احسان ہی اللہ کا
کہ بخیر گذرا باغ عیش آباد مین ایک درخت نظر آیا شگوفہ اوسکا سو برگ کا ہی نہایت بڑا خوشنما سیب اوسکا ترش معلوم ہوتا ہی چونکہ دلاور خان کاکڑ
سے خدمت شایستہ ظہور مین آئی منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے مشرف کیا گیا اور اوسکے فرزندونکو بہی ساتہہ مناصب مناسب
کے امتیاز دیا شیخ فرید ولد قطب الدین خان کے بمنصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے امتیاز پایا سر براہ خان کو ہفتصدی ذات اور ڈہائی سو
سوار کا منصب دیا اور نور اللہ گریراق کو سات منصب چہہ صدی ذات اور سو سوار کے سرفراز کرکے خطاب شریف خانی کا دیا اور پیشکش روز
مبارک شنبہ اکیسوین کا بطور انعام قیام خان قراول باشی کو مرحمت ہوا اور چونکہ الہ داد خان افغان بیٹا بار یکی کا کردار زشت اپنے سے درگاہ مین
اگر نادم ہوا حسب التماس اعتماد الدولہ کے جرائم اوسکے معاف کیے جو آثار خجالت وندامت کے پیشانی اوسکی سے ظاہر تہے سابق دستور منصب
ڈہائی ہزاری ذات اور ایکہزار دو سو سوار کا عنایت کیا میرک جلائر جو کمکیان صوبہ بنگالہ سے ہی بمنصب ہزاری ذات و چار سو سوار کے سرفراز ہوا
چونکہ عرض کی گئی کہ چوغاشتی لالہ جامع مسجد کی چہت کی پشت پر خوب کہلائی ہی سوین کو سیر و تماشا اوسکا عمل مین آیا البتہ ایک جانب اوسکی خوب کہلی
تہی پرگنہ مود مہر کا کہ پیشتر اس سے راجہ باسو کو عنایت تہا بعد اوسکے پاس سورج مل تہہ بیٹے اوسکے رہا اب جگت سنگہ برادر اوسکے کو مرحمت
ہوا اور پرگنہ جموں کا راجہ سنگرام سنگہ کو عنایت کیا گیا دوشنبہ کے روز غرہ اردی بہشت کو خرم کے مکان مین جاکر اوسکے حمام مین گیا بعد باہر
آنے کے پیشکش لایا اوسکی خاطر سے قدرے قلیل ہمنے لے لیا روز مبارک شنبہ چوتہی کو میر جملہ منصب دو ہزاری ذات اور تین سو سوار
کے سرفراز ہوا ساتوین کو بقصد شکار کبک موضع چار درہ کو کہ وطن اصلی ملک حیدر کا ہی سواری ہوئی واللہ وہ زمین خوش اور سیرگاہ دلکش ہی
چشمہ جاری اور چنار کے درخت بڑے بڑے ہین حسب التماس اوسکے نام اوسکا نور پور رکہا گیا سر راہ پر ایک درخت ہی ل[illegible] نام کہ جوابہ

شاخ اوسکی کو پکڑ کر ہلاتے ہین تو سارا درخت ہلتا ہی عوام کو یہ اعتقاد ہی کہ یہ حرکت خاصہ اسی درخت کا ہی اتفاقاً اوسی گانون مین اوسی قسم کا
ایک اور درخت نظر آیا معلوم ہوا کہ یہ حرکت خاصہ اس نوع کا ہی نہ خاصہ اسی ایک درخت کا موضع راول پور مین شہر سے ڈہائی کوس پر جانب
ہندوستان ایک درخت ہی چنار کا اندر سے جلا ہوا قبل اس سے عرصہ بیس سال کا ہوا کہ مین گھوڑے پر سوار تھا مع پانچ سوار زمیندار اور دو خواجہ سرا
کے اوسکے اندر گیا تھا جب کبھی کسی تقریب سے ذکر آتا تو لوگ بہت مستبعد سمجھتے اور متعجب ہوتے ابکی مرتبہ پھر مینے حکم دیا کہ چند آدمی اوسکے اندر
گھسین ویسے ہی ظاہر ہوا جیسے میرے دل مین تھا اکبر نامہ مین مذکور ہی کہ حضرت عرش آشیانی نے چونتیس آدمی کو اوسکے اندر متصل ایک
دوسرے کے بٹھایا تھا اوسی تاریخ کو عرض ہوئی کہ پرتھی چند بیٹا راے منوہر کا کہ کمکیان لشکر کانگڑہ سے تھا مخالفون سے لڑکر جان نثار ہوا روز
مبارک شنبہ گیارہوین کو امرای مفصلہ ذیل اضافہ سے سرفراز ہوے تاتار خان دوہزاری ذات اور پانسو سوار عبد العزیز خان دوہزاری ذات اور
اور ہزار سوار دیبی چند گوالیاری ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار میر خان پسر ابو القاسم نمکین یکہزاری ذات اور چھ سو سوار محمد خان
ہفتصدی ذات اور تین سو سوار لطف اللہ سہ صدی ذات اور پانسو سوار نصر اللہ عرب پانصدی ذات اور ملا علائی سو سوار تہور خان فوجدار
سرکار سوات پر مقرر ہوا روز مبارک شنبہ پچیسوین کو سید بایزید بخاری فوجدار سرکار بہکر کا صاحب صوبہ ولایت ٹھٹھہ کیا گیا اور منصب اوسکا مع اصل
واضافہ دوہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا فرمایا گیا اور علم بھی اوسکو مرحمت ہوا شجاعت خان عرب نے ساتھہ منصب کے عالی ہزاری ذات
اور دوہزار سوار کے افتخار پایا اور رائے بہاری سنگہ نے حسب التماس مہابت خان کے صوبۂ بنگش پر تقرر پایا جان سپار خان منصب ہزاری
ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار پر مقرر ہوا اوسی وقت عرائض سپہ سالار خانخانان اور سب دولتخواہون سے ظاہر ہوا کہ عنبر سیاہ بخت نے پھر
قدم حد ادب سے باہر رکھکر فتنہ و فساد کہ لازمہ طبیعت اوس بد طینت کا ہی برپا کیا اور بسبب بُعد لشکر ظفر پیکر کے فرصت غنیمت جانکر عہد و پیمان
جو بندگان درگاہ سے باندھا تھا توڑکر دست تصرف ملک بادشاہی پر دراز کیا امید کہ عنقریب شامت اعمال سے گرفتار ہوگا جو خان خانان
سپہ سالار نے التماس خزانہ کیا حکم ہوا کہ بیست لاکھ روپیہ متصدی دار الخلافت آگرہ کی پاس اوسکے بھیجین اور اسی عرصہ مین خبر پونہچی کہ امرا تھانجات
چھوڑکر پاس داراب خان کے جمع ہو گئے اور ترکی گرد لشکر کے صف باندکر پھرتے ہین اور خنجر خان احمد نگر مین متحصن ہو گیا اب تک تین مرتبہ
بندگان درگاہ کو مقہورون سے اتفاق جنگ پڑا ہر مرتبہ مخالفون نے شکست کھائی ایک گروہ کو قتل کیا اخیر مرتبہ داراب خان نے
جوانون خوش اسپہ کو لیکر بنگاہ مقہورون پر تاخت کرکے سخت جنگ کی مخالفون نے شکست کھائی منہ ادبار کا وادی فرار مین رکھا بنگاہ
اونکی تاراج ہوئی اور لشکر ظفر پیکر نے صحیح و سلامت مراجعت کی جو کہ عسرت و گرانی لشکر منصور مین بدرجۂ کمال بہم پونہچی تھی دولت خواہون نے
مصلحت اسمین تصور کی کہ مٹیلے رودہ نگر سے نیچے اوترکر بلی طرف گھاٹ کے توقف کرنا چاہیے تاکہ رسد غلہ بسہولت پہونچتی رہے اور لوگ تکلیف
نہ اوٹھاوین ناچار بالاپور مین عسکر اقبال آراستہ ہوا اور مقہورون سیہ بخت نے شوخی کرکے بالاپور کیطرف رستہ لیا راجہ نرسنگہ دیو نے ساتھہ چند
کسان بندگان جان نثار کے مقابلہ کرکے بہت کو قتل کیا منصور نامی حبشی سیاہ مقہور سے زندہ گرفتار ہوا ہر چند لوگون نے چاہا کہ ہاتھی کے
پانون کے نیچے ملالین مگر راضی نہوا اور پانون جہالت کا پھیلایا تب راجہ نرسنگہ دیو نے حکم دیا کہ سر اوسکا تن سے جدا کرلین امید کہ فلک دوار
سزای کردار ناہنجار پیچ دامن روزگار رہزنا بکار کے ڈالے تیسری آردی بہشت کو سیر و تماشای مقام سکہ ناک کو سواری ہوئی نہایت مقام
خوشنما ہی اور یہ آبشار درہ کے درمیان مین واقع ہی اونچی جگہ سے گرتا ہی اطراف مین اوسکے ہنوز برف تھا کہ جشن مبارک شنبہ کا اوس گلزمین مین
آراستہ کرکے پیالے معتادلب آب پر نوش کیے گئے بیچ اوس نالہ پانی کے ایک جانور نظر آیا قسم سار کی سے سیاہ رنگ مع خال سفید اور
یہ ہمرنگ بلبل ہی ساتھہ خال سفید کے پانی مین غوطہ لگاتا ہی اور بہت دیر تک پانی کے نیچے رہتا ہی اور دور جاکر نکلتا ہی مینے حکم دیا کہ دو تین جانور
پکڑلاوین تاکہ معلوم ہو کہ قسم مرغابی سے ہی اوسکے پانون مین چڑا ملا ہوا ہی مثل جانورون صحرائی کے کھلا ہوا دو جانور پکڑلائے ایک فی الفور مرگیا

دوسرا ایک دن زندہ رہا بچہ اوسکا مثل مرغابی کے پیوستہ تھا نادر العصر اوستاد منصور نقاش کو حکم ہوا کہ شبیہ اوسکی کھینچے کشمیری لوگ اوسکو
ککلرمی کہتے ہین یعنی ساج آبی اسوقت قاضی اور میر عدل نے عرض کی عبد الوہاب بیٹے حکیم علی نے اوپر ایک جماعت سادات متوطن لاہور کے
اسی ہزار روپیہ کا دعوی پیش کیا اور خط مہری قاضی نور اللہ کا ظاہر کیا کہ میرے باپ نے زرمذکور بطور امانت پاس سید ولی پدر انکے کے رکھا تھا
اور سادات منکر ہین اگر حکم ہو حکیم زادے کو بجہت احتیاط سوگند مصحف و یجا دے کہ حق اپنا اون سے لے لیوے مینے حکم دیا کہ جو حکم شریعت ہو عمل مین
لاوین دوسرے روز معتمد خان نے عرض کی کہ سادات عجز و انکسار بہت کرتے ہین ہرچند کہ تحقیقات اس مقدمے مین زیادہ کیجاوے بہتر ہے اسپر
مینے حکم دیا کہ آصف خان تحقیقات اس مقدمے کی کمال دور اندیشی سے کرے کہ کچھ شک و شبہہ باقی نرہے اور اگر اسکی خوب تحقیق نہوئی تو
حضور مین اسکی بازپرس ہوگی بمجرد سننے اس حکم کے حکیم زادہ گھبرایا اور اپنے چند دوستون کو سفارشی کرکے صلح کا پیغام درمیان مین ڈالا
غرضکہ اگر سادات بازپرس اس مقدمے کی آصف خان پر ڈالینگے تو مین فارغخطی لکھتا ہون کہ میرا تمیز اب کچھ حق اور دعوی نہین جب
آصف خان اوسکے طلب مین آدمی بھیجا چونکہ وہ خائن تھا بہانہ کرکے وقت پر ٹالتا اور حاضر نہوتا آخر کو معرفت کسی اپنے دوست کے فارغخطی
لکھکر سادات کے حوالے کی آصف خان کو جب حقیقت معلوم ہوئی اوسکو جبرا بلواکر بازپرس کی لاچار اوسنے اقرار کیا کہ یہ خط میرے ایک نوکر کا
بنایا ہوا ہے اور خود گواہ ہوکر مجکو فریب دیکر یہ مضمون لکھدیا ہے آصف خان نے حقیقت حال عرض کی ہمنے منصب و جاگیر اوسکی چھین کر اوسکو نظر سے
اوتار دیا اور سادات کو بعزت و آبرو لاہور کو رخصت کیا روز مبارک شنبہ آٹھوین ماہ خرداد کو اعتقاد خان نے بمنصب چار ہزاری ذات اور
ڈیڑھ ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور صادق خان بمنصب ڈھائی ہزاری ذات اور ایکہزار چار سو سوار سے سرفراز ہوا اور زین العابدین بیٹا آصف خان
مرحوم کا بخدمت بخشیگری پیادون کے سرفراز ہوا راجہ نرسنگہ دیو نے مرتبہ والا پنجہزاری ذات و سوار کے فرق عزت کا بلند کیا کشمیر مین شیرین
میوون سے اشکن ہے کہ خوش ذائقہ ہے آلو آلو کو چہوٹا چاشنی اور نزاکت مین بہتر کیفیت شراب تین چار آلو بالو سے زیادہ نہین کہا سکتے اور اشکن آٹھ پہر مین تک ایک آدمی بخوشی نوش کر سکتا
خاصکر پیوندی کو مینے حکم دیا کہ اشکن کو خوش کن کہا کرین ظاہرا کوہستان بدخشان و خراسان مین ہوتا ہے وہان کے لوگ اوسکو حمد کہتے مین
جو سب سے بڑا ہے وزن اوسکا نیم مثقال کا ہوا شاہ آلو چوتھی اردی بہشت کو بقدر نخود نمایان ہوا ستائیسوین کو رنگ پھرا پندرھوین خرداد
کو کامل ہوا شاہ آلو اکثر میوون سے مجھے خوش معلوم ہوا چار درخت باغ نور افزا مین بارور ہوے ایک کا مینے شیرین بار دوسرے کا خوشگوار
تیسرے کا کہ سب سے زیادہ بارور تھا پربار چوتھی کا جو سب سے کم بارور تھا کم بار نام رکھا اور ایک درخت باغچہ حرم مین بارور ہوا نام اوسکا شاہ
رکھا گیا اور ایک نیا پودا باغچہ عشرت افزا مین تھا نام اوسکا نوبار رکھا ہر روز جس قدر کہ واسطے مزہ پیالہ کے کفایت کرے اپنے ہاتھ سے چنتا تھا
اگرچہ کابل سے ڈاک چوکی مین بھی آتے تھے لیکن اپنے باغچہ خانگی سے تازہ بتازہ اپنے ہاتھ سے چنتا اسمین اور ہی لطف ہے کشمیر کا شاہ آلو
کابل سے کم نہین ہوتا بلکہ اوس سے بڑا ہے جب سب سے بڑے کو اوسمین سے وزن کیا تو ایک ٹانک اور پانچ رتی کا ہوا انتگل کے روز
اکیسوین کو بادشاہ بانو بیگم روانہ دار البقا ہوئی اللہ تعالے اوسکو اپنے جوار مین مغفرت عنایت کرے اور عجائبات یہ ہے کہ جوتکسار اے نجومی نے
دو مہینے اس سے پیشتر بعضے بندگان مقرب سے کہدیا تھا کہ ایک صدر نشینان حرم سرائے عفت سے نہان خانہ عدم مین جاویگی اور یہ حال
زائچہ طالع میرے سے دریافت کیا تھا مطابق پڑا آمدم قصہ شہادت پانے سید عزت خان اور جلال خان گکھر کا لشکر بنگش سے یہ ہے کہ وقت
اوٹھنے محصول کے مہابت خان نے لشکر معین کیا کہ کوہستان مین جاکر زراعت پٹھانون کی کھلا دین اور تاخت و تاراج اور قتل و قید اور
گرفتاری انکی مین کسی طرح کوتاہی نکرین اتفاقا جب بندگان درگاہ دامن کوہ کوتل مین پہونچے تو سب افغانون نے اطراف و جوانب سے ہجوم
کرکے درہ کوتل کا بند و بست کرلیا جلال خان کہ مرد جہاندیدہ اور بہت محنت کشیدہ تھا اوسنے صلاح وقت اسمین تصور کی کہ دو تین دن یہان تک
توقف کرنا چاہیے کہ توشہ چند روزہ جو یہ لوگ اپنے ساتھ لائے ہین جب وہ ہو چکے گا تو خود بخود دیران و متفرق ہو جاوینگے اور تمت سوے مار کو

بسہولیت اس گھاٹی دشوار گزار سے اوترجاوینگے جب ہم یہ گھاٹی اوترجاوینگے پھر ان سے کچھ نہین ہوسکیگا اور وہ
خوب سزا پاوینگے عزت خان کہ آگ بولا رزم افروز دشمن سوز تھا موافق صواب دید جلال خان کے نہ چلا اور مع چند آدمیون سادات بارہہ کے
بہ پاے ہمت آگے بڑھا اور بڑھا یا افغانون نے مثل مور وملخ کے اطراف وجوانب سے ہجوم کرکے اوسکو درمیان مین لے لیا باوجودیکہ وہ زمین
گھوڑے دوڑانیکی نتھی جس طرف آتش غضب روشن کرتا اکثر کی ہستی کو شعلۂ تیغ سے جلاتا القصہ اثناے زد وخورد مین گھوڑا اوسکا لنگڑا ہوگیا
پیدل ہوکر جب تک اوس مین رمق رہی اوسنے کوتاہی نکی آخرالامر مع رفیقون اپنے کے مقتول ہوا اور جسوقت عزت خان لڑ رہا تھا جلال خان
گکھڑ اور مسعود بیٹا احمد بیگ خان کا وبیزن ناصر پسر نادعلی میدانی کا وغیرہ بندگان درگاہ کمال شتابی سے بے اختیار ہر طرف کوہ کوتل سے
دوڑتے تھے بدمعاشون نے پہاڑ کا سر گھیر لیا اور پتھر اور تیر مارنا شروع کیا جوانان جان نثار کیا بندگان درگاہ اور کیا متعلقان مہابت خان
داد جرات وشجاعت کی دیکر افغانون کو قتل کرتے تھے اس عرصے مین جلال خان گکھڑ اور مسعود مع بہت آدمیون ہمراہی کے کشتہ ہوے
ایک تندخوی اور تیز جلوی عزت خان سے ایسی چشم زخم لشکر منصور کو پہونچی مہابت خان نے جب یہ خبر وحشت اثر سنی فورًا ایک فوج
شائستہ اونکی کمک پر روانہ کی اور از سر نو بند وبست تھانجات کا کیا اور ہر جگہ پتہ اون سیاہ بختون کا پایا اونکے قتل و اسیری مین کچھ کوتاہی
نکی جب اس واقعہ کی عرض ہوئی تو اکبر قلی فرزند جلال خان کو کہ فتح قلعہ کانگڑہ پر مامور تھا حضور مین طلب کرکے منصب ہزاری ذات اور
ہزار سوار کا مرحمت کیا اور ملک موروثی کو بدستور قدیم وجہ جاگیر اوسکا مقرر کرکر گھوڑا اور خلعت دیکر لشکر بنگش کی کمک پر اوسکو روانہ کیا اور
عزت خان کا ایک لڑکا تھا نہایت خردسال جان فشانی کو اوسکی پیش نظر رکھکر منصب وجاگیر اوسکی بحال رکھی گئی تاکہ اوسکے بازماندون کی
تسلی ہو اور دوسرون کو امید ترقی کی بڑھے اسی تاریخ مین شیخ احمد سرہندی کہ بسبب خودآرائی اور بیہودہ گوئی کے چندے در قید خانہ ادب
مین مقید تھا روبرو طلب کرکے چھوڑ دیا گیا اور خلعت اور ہزار روپیہ خرچ عنایت کرکے جانے اور رہنے مین اوسکو اختیار دیا از روی انصاف اوسنے
عرض کی کہ یہ تنبیہ اور تادیب فی الواقع ایک طرح کی ہدایت تھی کہ نقش مراد ملازمت کا ہوگا ستائیسوین خرداد کو ایک زرد آلو پہونچا خانہ تصویری جو باغ
ہے اور اوسکی تعمیر اور درستی کا حکم ہوا تھا اسوقت تصویرون اوستادان نادرہ کار سے آراستہ ہوا اول مرتبہ مین تصویر جنت آشیانی اور عرش آشیانی
کی اور مقابل مین اونکے میری شبیہ اور بھائی شاہ عباس کی کھینچی بعد ازان شبیہ میرزا کامران اور میرزا محمد حکیم اور شاہ مراد اور سلطان دانیال
کی اور دوسرے مرتبے مین شبیہ امیرون کی اور بندگان خاص کی اور دیوارون پر باہر کیجانب اوس گھر کے حال کوچ اور منازل راہ کشمیر کی حسب
ترتیب سے کہ آمد ورفت ہوئی لکھی گئی ہین ایک نے شعراسے اس مصرعہ مین اوسکی تاریخ پائی ع مجلس شاہان سلیمان حشم * روز مبارک شنبہ چوتھی تیر
ماہ الٰہی کو جشن وزن یا کوبی کا ہوا اس روز شاہ آلو کشمیر کا آخر کو پہونچا چار درختون باغچہ نور افزا سے ڈیڑہ ہزار عدد اور باقی درختون سے پانسو عدد اور
چنے گئے کشمیر کے متصدیون کو ہمیشہ تاکید کی کہ درخت شاہ آلو کا اکثر باغات مین پیوند کرین اور اوسکی کثرت عمل مین لاوین ہندون بھیم پسر رانا امرسنگہ
نے بخطاب راجگی سرفرازی پائی اور دلیر خان برادر رشید عزت خان بمنصب ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار کے ممتاز ہوا اور محمد سعید فرزند
احمد بیگ خان کا بمنصب چھ صدی ذات اور چار سو سوار کے اور مخلص اللہ بھائی اوسکا ساتھ پانصدی ذات اور ڈھائی سو سوار کے سربلند ہوا اور
سید احمد صدر کو منصب ہزاری عنایت ہوا اور میرزا حسین بیٹے میرزا رستم صفوی کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار مرحمت فرمایا اور خدمت
دکن پر رخصت کیا چودھوین کو حسن علی خان ترکمان نے بصاحب صوبگی اڑیسہ کے فرق عزت بلند کیا اور منصب ذات وسوار تین ہزاری کا
اوسکو دیا اسی تاریخ بہادر خان حاکم قندہار نے نو گھوڑے عراقی اور چند تغور قمشہ زربفت اور مخمل زربفت کے اور دانہ کیش وغیرہ کے برسم
پیشکش بھیجے تھے نظر سے گذرے پندرہوین کو واسطے سیر ایلاق توسی مرگ کے سواری ہوئی ساتھ دو کوچ کے نیچے کوہ کوتل کے
پہونچے سترہوین کو ٹیلے پر چڑھ کر دو کوس زمین نہایت بلندی مین بشدت تمام طے ہوئی کوتل کی چوٹی سے ایلاق تک کوس بھر زمین نیچی اونچی تھی

اگرچہ قطعہ قطعہ قسم قسم کے پھول کھلے تھے مگر جسقدر کہ تعریف بیان کرتے تھے اوسقدر ہمارے دل پر نقش تھی اوسقدر نظر نہ آئی سننے مین آیا
کہ یہان سے قریب ایک درہ ہی نہایت شگفتہ روز مبارک شنبہ اٹھارہوین کو ہم اوسکی سیر کو گئے بے تکلف جسقدر مبالغہ تعریف مین اوس گلزمین
کے کیا جاوے گنجایش رکھتا ہی جہان تک نظر پہونچے اقسام اقسام کے گل کھلے تھے پچاس قسم کے پھول حضور مین چنے گئے شاید اکثر بھی
ہون کہ ہماری نظر مین نہ آئے ہون آخر دن کو ہمنے وہان سے عنان مراجعت منعطف کی آج رات کسی تقریب سے حضور مین ذکر محاصرہ احمدنگر کا
چلا خان جہان نے ایک نقل عجیب بیان کی کہ اول بھی مکرر گوش گذار ہوئی تھی جو کہ وہ عجیب تھی مرقوم ہوتی ہی کہ جن ایام مین میرے بھائی
دانیال نے قلعہ احمدنگر کو محاصرہ کیا تھا ایک روز قلعہ والون نے ملک میدان توپ کو شاہزادے کے لشکر پر سیدھی کرکے آگ دی گولا اوسکا قریب
خیمہ شاہزادہ کے پہونچکر وہان ٹپہ کھاکر دیے پر قاضی بایزید کے کہ شاہزادے کے مصاحبون سے تھا جا پڑا قاضی کا گھوڑا تین چار گز کے
فاصلے پر بندھا تھا بمجرد پہونچنے گولے کے زمین پر ران گھوڑے کی جڑ سے اوکھڑ کر زمین پر جا پڑی اور گولا اوسکا پتھر کا تھا وزنی دس سیر ہندستانی
کہ خراسانی اسی سیر ہوتے ہین اور توپ مذکور اتنی بڑی ہی کہ آدمی اوسکے اندر بخوبی بیٹھ سکے اسی تاریخ خواجہ ابو الحسن میر بخشی کو منصب پنجہزاری
ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کیا اور سیادت خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ایکہزار سات سو سوار کے ممتاز ہوا بیرن بیٹا بادعلی کا منصب ہزاری
ذات اور پانسو سوار کے مقرر ہوا امانت خان بمنصب دو ہزاری ذات اور چارسو سوار کے سربلند ہوا روز مبارک شنبہ چھبیسوین کو نوازش خان بیٹا
سعید خان کا بمنصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے اور ہمت خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کے اور سید یعقوب خان
بیٹا سید کمال بخاری کا بمنصب آٹھہ سو ذات اور پانسو سوار کے سربلند ہوا اور میر علی عسکر بیٹا میر علی اکبر موسوی کا ساتھہ خطاب موسوی خانی
کے ممتاز ہوا جو تعریف ایلاق کوری مرگ کی مکرر سنی گئی تھی اس وقت سیر اور تماشے اوسکے کو خاطر نہایت مشتاق ہوئی آٹھوین امرداد کو
اوس طرف سواری ہوئی تعریف اوسکی کیا لکھون جہان تک نظر کام کرتی قسم قسم کے پھول شگفتہ تھے اور درمیان سبزہ اور گلون کے آب روان
نہایت لطافت اور صفائی سے گویا کہ ایک صفحہ تصویر ہی کہ نقاش قضا نے بقلم قدرت اوسکو لکھا غنچہ دلون کے اوسکی سیر سے کھلتے تھے بے تکلف
اوس ایلاق کو اور ایلاقون سے نسبت نہین اور بلاشک وہ بہترین سیرگاہ کشمیر ہی ہندوستان مین پپیہا نام ایک جانور ہی خوش آواز
کہ موسم برسات مین نالہ جانسوز نکالتا ہی جیسے کوئل انڈے اپنے آشیانہ کوے مین دیتی ہی اور کوا بچونکو نکالکر پرورش کرتا ہی کشمیر مین دیکھا گیا کہ اوسنے
بیضے اپنے آشیانہ غوغائی مین رکھے اور غوغائی نے اوسکے بچے نکال کر پرورش کیے روز مبارک شنبہ سترہوین کو فدائی خان بمنصب ڈیڑہ ہزاری
ذات اور سات سو سوار کے سرفراز ہوا اسی تاریخ کو محمد زاہد ایلچی عزت خان حاکم اورگنج کا درگاہ مین پہونچا ایک عرضی مع تحفہ مختصر پیش کرکے
سلسلہ جنبان نسبت موروثی کا ہوا بنظر عاطفت اوسکو اختصاص دیکر بالفعل دس ہزار درب بانعام ایلچی مقرر کیے گئے اور سعیدا بیوتات
کو حکم دیا گیا کہ اقسام اجناس سے جو کچھہ وہ طلب کرے بھیجنے کے واسطے رکھیں اندنون خان جہان کے بیٹے کو عجیب توفیق نصیب ہوئی کہ
پریشانی شراب سے لاغر اور کم زور ہو گیا تھا اور غلبہ اس نشہ سے اوس مرتبے کو پہونچا تھا کہ اسی کام مین جان دے دیوے کہ ناگاہ وہ ہوش
مین آیا حق سبحانہ تعالی نے اوسکو توفیق عنایت کی اور عہد کیا کہ بعد اسکے لب اپنا پیالہ شراب سے آلودہ نکرے گا ہرچند ہمنے اوسے نصیحت
کی کہ یکبارگی ترک کرنا اچھا نہین حکمت اور تدبیر سے چھوڑنا چاہیے مگر ہرگز راضی نہوا اور یکبارگی چھوڑ دی چھبیسوین امرداد کو بہادر خان نامی
صوبہ قندہار بمنصب ہزاری ذات اور چار ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور دوسری شہریور ماہ الہی کو مانسنگہ بیٹا راوت شنکر کا بمنصب دو ہزاری
ذات اور آٹھہ سو سوار کے اور میر حسام الدین ڈیڑہ ہزاری ذات و پانسو سوار کے اور کرم اللہ پسر علیمردان خان بہادر ساتھہ صدی ذات اور تین سو سوار کے ممتاز ہوے اندنون مین توجہ
خاطر کی ساتھہ دندان الوق جوہردار کے بہت ہی امراے عظام نے جستجو مین اوسکی نہایت اہتمام بہم پہونچایا اون مین سے عبدالعزیز خان
نقشبندی نے عبداللہ نام اپنے ملازم کو پاس خواجہ حسن اور خواجہ عبدالرحیم پسران خواجہ کلان جویباری کے کہ آج کے دن مقتدا ولایت

ماوراء النہر کے ہین مع مکتوب متضمن اس خواہش کے روانہ کیا اتفاقاً خواجہ حسن نے ایک دندان درست کہ کمال لطافت رکھتا تھا فوراً مصحوب موصی الیہ کے روانہ درگاہ کیا اور اسی تاریخ کو حضور مین پہونچکر موجب انبساط خاطر ہوا مینے حکم دیا کہ علاوہ اجناس اور امتعہ تیس ہزار روپیہ کی واسطے خواجہ مذکور کے روانہ کرین اور میر برکہ بخاری اس خدمت پر مقرر ہوا روز مبارک شنبہ بارہوین کو میر میران نے ساتھ فوجداری سرکار میوات کے دستوری پائی اور منصب اوسکا اصل و اضافہ سے دو ہزاری ذات اور ایکہزار پانسو سوار کا حکم ہوا اسپ خاصہ ساتھ خلعت اور شمشیر کے اوسکو عنایت کیا ان دنون عرضی سندھ سے واضح ہوا کہ جوہر مل مقہور نے جان اپنی مالکان جہنم کو سپرد کی اور بھی عرض ہوئی کہ ایک فوج اوس سرکش کے زمینداروں سے بیچ طریقہ احتیاط کا ہاتھ سے دیکر بے اسکے کہ رستہ آنیکا مضبوط کرین تنگ گلی پہاڑ مین آکر بے تکلف جنگ کی اور آخر ون کو کام ناتمام چھوڑکر باکمین ہوئین اور لوٹتے وقت بہت آدمیون کو قتل کیا خاصکر اونکو کہ حرف عار فرار کا انھون نے اپنے اوپر گوارا نکر کے شہادت کو سبحان و دل خریدا اون مین شہباز خان دیوانی کہ وہ ایک گروہ ہے بیٹھانون لودی سے مع ایک جماعت کے نوکرون اور ہم قوم سے جان نثار ہوا واللہ وہ جوانمرد بہادر تھا باعقل و ہوش اور دوسرا جمال خان افغان اور بھائی اوسکا رستم اور سید نصیب بارہہ اور چند آدمی اور زخمی ہوئے اور یہ بھی لکھکر پہونچایا کہ محاصرہ اوپر تنگ ہوا اور اہل قلعہ نے عاجز ہوکر پیغام امان جان درمیان مین ڈالا ہے امید کہ عنقریب بزور اقبال روز افزون قلعہ فتح ہوجائیگا اٹھارہوین کو دلاور خان کاکر اجل طبعی سے فوت ہوا امرائے صاحب الوش سے وہ صاحب عقل و شجاعت اور کاردانی کا تھا ایام شاہزادگی سے ہمیشہ خدمت مین رہا اور اپنے حسن اخلاص اور جوہر ذاتی سے گوی سبقت سب سے لیگیا اور رتبہ والائے امارت کو پہونچا آخر عمر مین اوسکو حق تعالے نے توفیق حق گذاری کی عنایت کی اور فتح مقام کشتوار کی کہ وہ خدمت نہی جلیل القدر اوسیکی کرہمت سے میسر ہوئی امید کہ اہل آمرزش سے ہو فرزندون اور بازماندون اوسکے نے طرح طرح کے مراحم سے نوازش پائی اور چند لوگ کہ اون مین سے لائق منصب کے تھے انھون نے سلک بندگان خاص مین انتظام پایا اور باقیون کو مینے یہ حکم دیا کہ بدستور سابق اوسکے فرزندونکے پاس رہین تا جمعیت اونکی پریشان نہ ہو اسی تاریخ قور بیساول مع قطعۂ الماس کہ ابراہیم خان فتح جنگ نے حاصل کان بنگالہ سے بھیجا تھا حاضر ہوا اور وزیر خان دیوان بنگالہ اپنی اجل طبعی سے فوت ہوا شب مبارک شنبہ انیسوین کو کشمیر یون نے دور دیہ کنارہ دریا پر چراغ روشن کیے اور یہ رسم قدیم ہے کہ ہر سال اس تاریخکو غنی اور فقیر جس شخص کا کنارۂ دریا پر گھر ہے برہمنون سے مثل شب برات چراغ روشن کرتا ہے سبب اسکا پوچھا گیا بیان کیا کہ اسی تاریخکو چشمہ دریای بہت کا ظاہر ہوا قدیم الایام سے رسم ہے کہ جشن دہتہ تراوہ کا اسی تاریخ کو ہوتا ہے دہتہ بمعنی بہت کے ہے اور تراوہ بمعنی تیرہ جو کہ تیرہوین تاریخ شوال کو یہ چراغ روشن کرتے ہین اس اعتبار سے اوسکو دہتہ تراوہ کہتے ہین چراغ کثرت سے روشن تھے کشتی پر بیٹھکر سیر و تماشا اونکا عمل مین آیا اسی تاریخ کو جشن وزن شمسی نے آرائش پائی اور بضابطۂ مقررہ اپنے کو طلا و نقرہ وغیرہ سے وزن کرکے وجہ معاش ارباب استحقاق مین مقرر کیا گیا سال اکاونوان عمر اس نیازمند درگاہ آلہی کا اتمام کو پہونچا اور آغاز سال باونوان نے چہرۂ مراد بر روشن کیا امید کہ مدت حیات مرضیات حق مین مصروف ہو جشن روز مبارک شنبہ چھبیسوین کو مکان آصف خان مین مرتب ہوا اوس عمدۃ السلطنت نے ساتھ لوازم نیاز اور پیشکش کے شامل ہوکر سعادت ہمیشہ کی جمع کی غرہ شہریور کو مرغابی تال الوہ مین نمودار ہوئی اور چوبیسوین ماہ مذکور کو کہ کول دل مین نکلی جو جانور پرندے کشمیر مین ہین تفصیل اونکی یہ ہے۔ کلنگ سارس طاؤس چرز کلگ تغدری تغداغ کرواتک زرد تلک نقرہ باچرم بیلورہ حواصل بکشہ تقلہ قاز کو بکلہ دراج شارک نوسنج موسیچہ ہریل دہیک کویل شکرخوارہ مہوکہ مہرلات ہنس کلچری تیتری کہ مینے نام اوسکا بدآواز رکھا ہے جو کہ نام بعضون کے ان مین فارسی مین معلوم نہ تھے بلکہ ولایت مین ہوتے بھی نہین اسی لیے ہندی مین لکھے گئے اور جو جانور کہ کشمیر مین نہین ہوتے نام اونکے اس تفصیل سے ہین شیر زرد یوز گرگ گاو میش صحرائی آہو سیاہ چکارہ کوتہ پاچہ نیل گاو گورخر خرگوش سیاہ گوش گربۂ صحرائی موشک کربلائی سوسمار

خاریشت اسی تاریخ کو شفتالو کابل کے ڈاک چوکی مین پونہچے جو سب سے بڑا تھا چھبیس تولہ وزن مین آیا کہ بحساب مثقال پینسٹھ مثقال ہوتے ہین
جب تک فصل شفتالو کی رہی اسقدر آتے تھے کہ الوش اکثر امرایان و بندگان خاص کو مرحمت ہوتا ستائیسوین کو بقصد تماشائے سیر
ویرناگ کے کہ سرچشمہ دریائے بہت کا ہے سواری ہوئی پانچ کوس تک اوپر پانی کے کشتی گئی موضع پان پور پر ہم اوترے اسی روز کشتوار سے
خبر خوش پونہچی تفصیل اوس اجمال کی یہ ہے کہ جب دلاور خان اوسکو فتح کر کے روانہ درگاہ ہوا تو نصراللہ عرب کو با چند منصب داران
واسطے محافظت کے وہان چھوڑا عرب مذکور کی رائے مین دو خطا واقع ہوئین ایک یہ کہ وہان کے زمیندارون وغیرہ کو تنگ پکڑا اور
اون سے بدسلوکی کی دوسرے یہ کہ جو لوگ بطور کمک اوسکے پاس مقرر تھے بطمع منصب اور اضافہ اونھون نے حضور مین آنا چاہا کہ ہم
حضور مین اپنی درستی کرین اوسنے اونکی رخصت قبول کی جب جمعیت پاس اوسکے کم رہ گئی تب وہان کے زمیندار وغیرہ نے جو اوس سے
شکستہ دل تھے اونھون نے فرصت پا کر ہر طرف سے ہجوم کیا پل کو جو کہ عبور لشکر اور کمک کا اوسی پر موقوف تھا جلا دیا اور طرح طرح کے
فساد و فتنے برپا کیے نصراللہ مذکور قلعہ مین گھس کر دو تین روز تک اپنے تئین ہزار جان فشانی بچاتا رہا مگر جب پاس اوسکے کچھ توشہ نرہا اور راستہ
رسد کا اونھون نے بند کر دیا لاچار شہادت پر آمادہ ہو کر بکمال جوانمردی مع اپنے ہمراہیون کے داد شجاعت و بہادری کی دی یہان تک کہ اکثر
شہید ہوئے اور بعضون نے اپنے تئین اسیر پنجۂ تقدیر کیا جب یہ خبر مسامع عالی مین پونہچی جلال بیٹے دلاور خان کو کہ آثار رشد اور کارگزاری کے
پیشانی احوال اوسکے سے ظاہر تھے اور فتح کشتوار مین اوس سے اچھے اچھے کام بن پڑے تھے بمنصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار کے
سرفراز کر کے اوسکے والد کے نوکرون کو جنھون نے کہ سلک بندگان درگاہ مین انتظام پایا تھا مع ایک فوج کے سپہ کشمیر سے وغیرہ پیادے
زمیندار و برق انداز ہمراہی اوسکے واسطے اوس گروہ عاقبت مخذول کے ہٹنے روانہ کیا اور حکم ہوا کہ راجہ سنگرام زمیندار جمو کا اپنے
آدمی ہمراہ لیکر جمو کے پہاڑ سے آوے امید ہے کہ وہ لوگ اپنی سزائے اعمال مین گرفتار ہون اٹھائیسوین کو ساڑھے چار کوس کوچ ہوا موضع
کاکاپور سے کوس بھر آگے بڑھ کے اوترے کاکاپور کی بنگ مشہور ہے جنگل در جنگل ایک دوسرے پر پڑی ہے اونتیسوین کو موضع پنچہارہ پر منزل ہوئی
یہ موضع فرزند اقبالمند شاہ پرویز کو مرحمت ہوا ۱ وکلا اوسکے نے کنارہ آب پر ایک باغچہ اور مختصر عمارت طیار کی ہے نواح پنچہارہ مین جلگہ ہے
بیچ نہایت صفا پروری اور نزہت افزائی کے اور بڑے بڑے سات درخت چنار کے درمیان جلگہ اور گرد اوسکے نہر ہے کشمیری لوگ اوسکو
ستھا بھولی کہتے ہین یہ بھی ایک سیرگاہ کشمیر سے ہے اس تاریخ کو خبر فوت خان دوران کی پونہچی کہ لاہور مین اپنی اجل طبعی سے فوت ہوا عمر
اوسکی قریب نوے برس کے تھی بہادران روزگار اور دلیران عرصہ کارزار سے تھا سرداری کو ساتھ شجاعت کے جمع رکھا اس دولت مین حقوق
اوسکے بہت ہین اللہ اوسکو بخشے چار بیٹے رہے مگر کوئی اون مین سے لیاقت اوسکی فرزندی کی نہین رکھتا قریب چار لاکھ روپے کے ترکہ اوسکا
نقد و جنس بکلاسب اوسکی اولاد کو عنایت ہوا تیسوین کو اول سیر چشمہ اچھ کی کی یہ جگہ حضرت عرش آشیانی نے رایس کچھواہہ کو عنایت کی تھی اوسنے
دامن کوہ اور کنارہ چشمہ پر طرح طرح کی عمارتین اور حوض کئی بنا لیے تھے بلاشک وہ ایک مقام ہے نہایت لطیف و عمدہ پانی اوسکا شیرینی و
صفائی مین رشک چشمہ آب حیات ہے مچھلیان اوس مین بہت ہین ؎ در تہ آبش ز صفا ریگ خرد + کور تواند بدل شب شمرد + جو کہ یہ جگہ
فرزند خان جہان کو پہلے عنایت کی تھی اوسنے عمدہ ضیافت کی اور پیشکش لایا اوس مین سے تھوڑا سا بپاس خاطر اوسکے قبول کر لیا اس چشمہ سے
آدہ کوس پرے مچھی بہون نام ایک چشمہ ہے کہ راے بہاری چند نے جو کہ بندگان عرش آشیانی سے تھا ایک بت خانہ کنارے پر اوسکے بنایا
پانی اوسکا اوس سے بڑھ کر ہے کیا تعریف اوسکی ہو سکے وہان پر درخت ہین بڑے پرانے چنار اور سفیدار کے گرد اوسکے سیاہ بیدرات
وہان پر گذار کر اکتیسوین کو چشمہ جھول پر منزل ہوئی اس چشمہ کا پانی اوس چشمہ سے بہت ہے کنارے پر اوسکے درخت سفیدار اور چنار
کے چھوٹے چھوٹے بہت عمدہ آپس مین ملے ہوئے ہین مکانات عمدہ بنے ہوئے باغیچے بامعنا گل جعفری کھلے ہوئے گویا کہ یہ قطعہ ہے

بہشت برین کا عزم راہ مہر کو پنجشنبہ کے روز اچھول سے کوچ کر کے قریب چشمۂ ویرناگ کے منزل ہوئی تو روز مبارک شنبہ کو دوسرے روز کنار چشمہ پر بزم پیالہ آراستہ ہوئی بندگان خاص کو حکم شدت کا ہوا پیالہ نوش کے تحفۂ لوکا بل کے مینے اونکو الوش عنایت کیا شام کے وقت سب بادہ خوار مست ہو کر اپنے گھرون کو گئے چشمہ منبع دریائے بہت دامن کوہ مین واقع ہو کہ کثرت اشجار اور انبوہ سبزہ و گیساہ سے زمین اوسکی نظر نہین آتی ایام شاہزادگی مین مینے حکم دیا تھا کہ کنارے پر اس چشمہ کے ایک عمارت کہ موافق شان اس مقام کے ہو طیار کرین اسوقت وہ عمارت انجام کو پونہچی حوض ہشت پہلو چالیس گز کا اور چودہ گز عمیق پانی اوسکا عکس سبزہ اور پھولون سے جو کہ پہاڑ پر ہین زنگاری رنگ ہو مچھلیان کثرت سے شناور ہین گرداوس حوض کے محل جنمین دریچے لگے ہوے اور آگے کو اوس عمارت کے ایک باغ اور لب حوض باغ کے دروازے تک ایک نہر چار گز چوڑی ایک سو اسّی گز لنبی دو گز گہری اور چاروں طرف نہر کے خیابان پختہ چونہ و پتھر کے ہین اور پانی اوسکا اس قدر صاف لطیف ہو کہ وجود دو گز عمق کے اگر چنا اوسکی تہ مین پڑا ہو تو نظر آجاوے اور حال عالم صفائی نہر اور سبزہ کا جو گرد چشمہ کے اوگا ہی کیا لکھون قسم قسم کے سبزے اور پھول باہم گتھے ہوے بہت سے نظر آتے ہین مثل دم طاؤس موج آب سے ہلنے والے ہزاران ہزار گل ساری جگہ کھلے ہوے فی الواقع تمام کشمیر مین ساتھ اس خوبی و دلفریبی کے کوئی سیرگاہ معلوم نہ ہوئی چندروز یہان پر خوب سیر کر کے داد عیش و کامرانی دی مگر جو ساعت کوچ کی قریب پونہچی تھی اور ٹیلون کے اوپر برف کا برسنا شروع ہو گیا تو توقف مناسب نہ جانکر لاچار باگ مراجعت کی جانب شہر موڑی اور حکم دیا کہ اوپر کنارے نہر کے دو طرفہ درخت لگادین جو تھی کو چشمہ لوکا بہون تین منزل ہوئی یہ بھی مقام عمدہ ہی اگرچہ بالفعل اوسکے برابر نہین لیکن مرمت خوب جگہ ہو سکتی ہی حکم دیا مینے کہ مناسب اس مقام کے عمارت طیار کرین اور جو حوض کہ چشمے کے روبرو ہی اوسکی مرمت کرین اثنائے راہ مین ایک چشمہ پر مرور ہوا کہ لوگ اوسکو اندہ ناگ کہتے تھے مشہور ہی کہ اوس چشمہ کی مچھلی نابینا ہوتی ہی ایک لحظہ وہان پر توقف کر کے مینے اوسمین جال ڈالا تو اوسمین بارہ مچھلیان آئین تین نابینا تھین اور نو بینا ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ تاثیرات اس چشمہ سے ہی کہ مچھلی کو اندھا کر دیتا ہی بہرحال خالی عجائب سے نہین آٹھوین کو خبر فوت ہاشم فرزند قاسم خان کی پونہچی روز مبارک شنبہ نوین کو ارادت خان بعہدۂ صاحب صوبگی کشمیر سرفراز ہوا اور میر جملہ نے تبدیلی اوس سے پاکر ساتھ خدمت خانسامانی کے امتیاز پایا اور معتمد خان خدمت عرض مکرر پر مقرر ہوا اسنگرام سنگہ راجہ جمو بمنصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کے ممتاز ہوا اسی تاریخ ایک عجیب طرح کا شکار ماہی گیران کشمیر کا دیکھا گیا کہ جہان پر پانی برابر سینہ کے ہو وہان دو کشتیان پہلو پر ایک دوسرے کے لیجاتے ہین چنانچہ ایک طرف سے سر اونکا ملا ہوتا ہی اور دوسری طرف سے جدا بفاصلہ چودہ پندرہ گز کے اور دو ملاح باہر کیطرف کنارے پر کشتی کی ایک بڑی لنبی لکڑی ہاتھ مین لیکر بیٹھ جاتے ہین تاکہ فاصلہ اونکا کم زیادہ نہوا اور دونون کشتیان برابر چلی جاوین اور دس بارہ ملاح پانی میں اوتر کر سر اون کشتیون کے پکڑ کر ملائے رہتے ہین اور پانون کو زمین پر مارتے جاتے ہین جو مچھلی کہ درمیان مین اون دو کشتیون کے آجاتی ہی اور چاہتی ہی کہ اس تنگی سے نکل جائے تو ملاح فوراً غوطہ مار کر پانی کی تہ مین جا بیٹھتا ہی اور دوسرا ملاح اوسکی پیٹھ پر چڑھ کر اوسکو نیچے دباتا ہی کہ پانی اوسکو اوپر نہ لا دے اور نیچے والا مچھلی کو پکڑ کر کے باہر آتا ہی اور جو ملاح کہ اس فن مین بہت دخل رکھتے ہین دونون ہاتھون سے دو مچھلیان پکڑ لاتے ہین اون مین سے ایک بوڑھا ملاح تھا کہ ہر غوطے مین اکثر دو مچھلیان لاتا یہ شکار پچھواڑے مین ہوتا ہی اور مختص ہی ساتھ دریائے بہت کے اور جگہ نہین ہوتا اور منحصر ہی ساتھ موسم بہار کے جن دنون مین کہ پانی بہت کا ہر فرو نو تیرہوین کو جشن دسہرہ مرتب ہوا موافق دستور ہر سال کے اسپان طویلہ خاصہ اور جو کہ حوالی امرا کے تھے آراستہ کر کے روبرو لائے اوس وقت مینے اکثر کوتاہی سانس کی اور تنگی دم اپنے کی محسوس کی امید کہ انجام اسکا بخیر ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ پندرہوین کو بقصد سیر خزان جانب صفاپور اور درہ لار کے گئے جو کہ نیچے کی جانب کو دریا کشمیر کے ہی گئے صفاپور ایک تالاب ہی نفیس شمالی جانب کو اوسکے پہاڑ بھرا ہوا درختان میوہ دار سے باوجودیکہ وہ موسم ابتدائے خزان تھی مگر نمود اوسکی عجب انداز کی دیکھی عکس انواع و اقسام درختان فصل خزان رنگ برنگ آنکے اندر تالاب کے

بہت خوش اور پسندیدہ نظر آئے تھے ❊ بے تکلف یہ مقام خوبیان خزان کی بہار سے کم نہین رکھتا ٥ دو رق فنا نیافتہ ورنہ دمنظر رنگین تر از بہار
بود جلوہ گر خزان ❊ مگر چونکہ وقت تنگ تھا اور ساعت کوچ قریب سیر اجمالی کرکے مراجعت فرمائی ان چند روز مین ساتھ شکار مرغابی کے اشتغال تھا
ایک روز شاہی شکار مین ایک ملاح کے لڑکے نے قرقرہ لاکر حاضر کیا نہایت دبلا اور حقیر ایک رات سے زیادہ زندہ نرہا قرقرہ کشمیر مین نہین ہوتا
مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وقت آمد و رفت ہندوستان کے لاغری اور بیماری سے بیکار ہوگیا ہوا اسوقت جمعہ کے روز خبر فوت میرزا رحمن داد بیٹے
خان خانان کی پہونچی کہ بالاپور مین اجل طبعی سے فوت ہوا ظاہر مین چند روز اوسکو تپ آئی تھی ایام نقاہت مین دکنی لوگ فوج تیار کرکے نمودار
ہوئے بڑا بھائی اوسکا داراب خان بقصد جنگ سوار ہوا جب رحمن داد کو خبر پہونچی تو بسبب کمال جرات و دلاوری کے باوجود ضعف و ناتوانی سوار
ہوکر بھائی کے پاس پہونچا غنیم کو شکست دیکر لوٹ کر آتا تھا جو کہ حفاظت بدن مین احتیاط شرط ہے بجا نہ لایا فوراً ہوا نے اوسمین تصرف کیا تشنج ہوکر
زبان بند ہوگئی بعد دو تین روز کے فوت ہوگیا بہت اچھا جوان تھا شمشیر زنی اور جنگ آزمائی مین اوسکو بڑا مذاق تھا اور سب جگہ بقصد اوسکا
یہی رہا کہ جوہر اپنا تلوار مین ظاہر کرے اگرچہ آگ تر و خشک کو برابر جلاتی ہے مگر مجھپر اتنا گران و سخت گذرا تو اوسکے بڈھے باپ کے دل شکستہ
پر کیا گذرا ہوگا شاہ نواز کا زخم مصیبت ہنوز نہین بھرا تھا کہ یہ زخم تازہ نصیب اوسکے ہوا امید کہ اللہ اونکو صبر اور حوصلہ نصیب کرے
روز مبارک شنبہ سولوین کو خنجر خان کو بمنصب تین ہزاری ذات و سوار کے سرفراز ہوا آقا قاسم خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے
ممتاز ہوا محمد حسین برادر خواجہ جہان کو کہ بخدمت بخشیگری لشکر کانگڑہ کے مقرر ہے منصب ہفتصدی ذات اور سوار کا مینے عنایت کیا ستائیسوین مہر
کو بعد گذرنے ایک پہر اور سات گھڑی کے رایات اقبال نے جانب ہندوستان ارتفاع پایا چونکہ زعفران نے پھول نکالے تھے نواح شہر سے
کوچ کرکے موضع پنپر کو آئے تمام ملک کشمیر مین بغیر اس جگہ کے اور کسی قانون مین زعفران نہین ہوتا روز مبارک شنبہ تیسوین کو زعفران کے
کھیت مین بزم پیالہ مرتب ہوئی عجب لطف و کثرت سے زعفران شگفتہ تھا وہان پر نسیم اوسکی دماغ کو معطر کرتی تھی اوسکے پھولون کی چار پتی
ہوتی ہین بنفشئی رنگ کلانی مین مثل گل چنبہ کے اندر اوسکے تین شاخین زعفران کی نکلتی ہین جس سال خوب ہوتا ہے چار سو من بوزن حالی ہوجاتا ہے کہ
تین ہزار اور دو من بوزن خراسان ہین آدھا خالصہ اور آدھا رعایا کا معمول ہے دس روپیہ سیر خرید و فروخت ہوتا ہے کبھی نرخ اوسکا بیش اور کم بھی ہوجاتا
ہے اور یہ رسم مقرر ہے کہ زعفران کے پھول چنکر لاتے ہین اور موافق قاعدے کے جو قدیم سے مقرر ہے مزدوری مین اوسکے نصف وزن نمک دیتے
ہین اور نمک وہان پر ہندستان سے جاتا ہے دوسرے تھنون کشمیر سے کلگی ہے اور جانور شکاری سال بھر مین دس ہزار سات سو تک بہم
پہونچے ہین اور باز و جرہ دو سو جال مین آئے ہین جمعہ کے روز غرہ آبان ماہ الٰہی کو پنپر سے کوچ کرکے مقام خانپور مین منزل ہوئی جو کہ مجھے
خبر ہوئی کہ زنبیل بیگ ایلچی میرے بھائی شاہ عباس کا حوالی لاہور مین پونہچا ہمراہ میر حسام الدین پسر عضد الدولہ انجو کے خلعت اور تیس ہزار
روپیہ خرچ عنایت ہوا اور مینے حکم دیا جو کچھ وہ سات مشار الیہ کے تکلف کرین سوا قیمت اوسکی کے پانچہزار روپیہ تک اور اپنی طرف سے بطریق ضیافت
بھیجے جاوین قبل اس سے مینے حکم دیا تھا کہ انتہائے کوہستان تک ہر منزل مین عمارت واسطے فرودگاہ خاص اور اہل محل کے طیار ہو کہ موسم برف
و سردی مین اندر خیمہ کے بسر کر نہین سکتے عمارت اس منزل کی اگرچہ انجام کو پہونچ گئی تھی مگر ہنوز اوس مین نمی اور بو چونے کی باقی تھی اسلیے
خیمے مین آرام کیا گیا دوسری کو کلمپور مین منزل ہوئی وہان پر عرض ہوئی کہ نواح ہیراپور مین ایک آبشار ہے نہایت عالی اور نادر اگرچہ تین چار
کوس رستہ سے بائین طرف تھا تاہم بارادہ سیر اوسکے گیا تعریف اور توصیف اوسکی کیا لکھون تین چار مرتبہ پانی اوپر ایک دوسرے کے
پڑتا ہے اوج تک بااین خوبی و لطافت آبشار نظر نہ آیا تین پہر تک عیش کامرانی مین وہان پر بیٹھے لیکن ابر و پانی مین وہ جگہ خالی وحشت سے
نہین بعد تین پہر دن کے سوار ہوکر شام کے وقت ہیراپور مین پہونچکر منزل مذکور مین شب گذاری کی چوتھی کو کوتل پاڑی برارے سے عبور
کرگئے اور سر کوتل پیر پنجال کے منزل کی صعوبت اور دشواری اس رستہ کی کیا بیان کرون کہ پیک اندیشہ کو بھی وہان سے طاقت

گذر کی نہین اس عرصے مین چند روز مکرر برف برسا پہاڑ سفید ہو گئے اثناے راہ مین بھی بعضی مقام پر ایسا یخ بند ہا تھا کہ گھوڑے کی پانون
چلنے سے بن آدمیون سکو رفت نکر سکتے تھے اور جو باقی پیچھے آئے اونپر برسا پانچوین کو پیر پنجال کے ٹیلے سے اوترکر پوشانہ پر منزل ہوئی اگرچہ اس
جانب کو بھی تشیب ہے مگر چونکہ ازبس بلندی ہے اکثر آدمی پیادہ ہو کر اوترے چھٹی کو بیرم کلہ مین ڈیرہ ہوا قریب موضع مذکور کے ایک آبشار واقع ہے
اور چشمہ نہایت نفیس حسب الحکم وہان بیر دالان طیار کر رکھا تھا واقعہ ایک نظرگاہ عمدہ ہے مینے حکم دیا کہ میری تاریخ عبور کے پتھر پر کھودکر اس دالان پر
جڑا دین اور بیدل خان نے چند شعر بھی کہے ہین بر سبیل نظم یہ نقش دولت لوح روزگار پر یادگار رہے اس رستہ پر دو زمیندار رہتے ہین کہ آمد و رفت
اور بندوبست اس رستہ کا قبضۂ اختیار مین انکے ہے حقیقت مین وہ دونون کنجی ہین ملک کشمیر کی ایک کا نام مہدی نایک اور دوسرا حسین نایک ہیرپور
سے بیرم گلہ تک بندوبست رستہ کا اونھین کے ذمہ ہے باپ مہدی نایک کا بہرام نایک ایام دولت کشمیریون مین معتبر آدمی تھا جب نوبت
حکومت بندگان درگاہ کی پہونچی میرزا یوسف خان نے اپنے ایام حکومت مین بہرام نایک کو مسافر ملک عدم کیا اب تصرف و دخل مین دونون
بھائی آپس مین شریک ہین اگرچہ ظاہر مین باہم صلح رکھتے ہین مگر باطن مین نہایت عداوت آج کے روز شیخ امن یمین کہ خدمتگاران خاص
قدیمی عمدہ سے تھا فوت ہوا بسبب نیکذاتی اور کمال اعتماد کے افیون خاصہ اور آب حیات حوالے اوسکے تھا جس رات کہ بلندی کوتل پیر پنجال
پر منزل تھی خیمہ و اسباب نہ پہونچا اور مزاج مین اوسکے ضعف اور ناطاقتی تھی اوسکو تشنج ہوکر زبان بند ہوگئی دو روز زندہ رہکر مرگیا افیون خاصہ
خاصون کو سپرد کی گئی اور خدمت ابدارخانہ کی حوالہ موسے خان کے ہوئی روز مبارک شنبہ ساتوین کو موضع ٹھٹھہ فرودگاہ لشکر اقبال ہوا اور
بیرم کلہ مین بندر بہت نظر آئے مگر اس منزل سے ہوا اور زبان اور لباس اور جانورون مین جو کہ مخصوص ولایت گرم ہے بڑا تفاوت نظر آیا
یہان کے لوگ زبان ہندی و فارسی دونون مین کلام کرتے ہین ظاہرا اصل زبان انکی ہندی ہے زبان کشمیری بسبب قرب وجوار کے اونھون نے
یاد کرلی مجملاً یہان سے داخل ہند ہے عورتین یہان کی پشمینہ نہین پہنتی ہین اور مثل عورتون ہند کے حلقہ ناک مین پہنتی ہین آٹھوین کو راجور
مین منزل ہوئی وہان کے لوگ زمان قدیم مین ہندو تھے اور زمیندار یہان کے راجہ کہلاتے ہین سلطان فیروز نے انکو مسلمان کیا اور صحبت
اسلام اب تک بدعتین ایام جہالت کی اون مین ہین جیسے کہ ہندو عورتین اپنے شوہر کے ساتھ جلجاتی ہین یہان کی عورتین اپنے شوہر کے
ساتھ زندہ قبر مین مدفون ہوتی ہین چنانچہ ان روزون مین دس بارہ برس کی لڑکی اپنی ہم عمر شوہر کے ساتھ زندہ قبر مین دفن ہوئی تھی اور
دوسرے یہ کہ بعضے لوگ کم معاش اگر اونکے لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اوسکو پھانسی دے دیتے ہین اور ہندوون سے رشتہ داری کرتے ہین
اپنی لڑکی اونکو دیتے ہین اور اونکی آپ لیتے ہین اونکی لڑکی لے لینا خوب مگر دینا نعوذ باللہ من ذالک حکم ہوا کہ آیندہ یہ رسوم ہونے پاوین
اور جو کوئی مرتکب ان بدعات کا ہو اوسکو سخت سزا ملے راجور مین رودخانہ ہے پانی اوسکا برسات مین نہایت زہردار ہوجاتا ہے اکثر وہان کے
لوگون کو نیچے گلے کے بوغمہ نکلتا ہے اور زرد رنگ و ضعیف ہوتے ہین چاول راجور کے بہتر ہین چاولون کشمیر سے اور بنفشہ عمدہ خوشبودار
اس دامن کوہ مین پیدا ہوتا ہے دسوین کو نوشہرہ مین منزل ہوئی یہان پر بموجب حکم عرش آشیانی ایک قلعہ پتھر کا بنا ہے ہمیشہ ایک جماعت
حاکم کشمیر کی اوس مین بطریق تھانہ کے رہا کرتی تھی گیارہوین کو چوکی ہتی محل نزول لشکر اقبال کی ہوئی عمارات اس جگہ کی باہتمام مراد خان
چیلہ کے حسن انجام کو پہونچی یہان پر دولت خانہ مین دالان در دالان آراستہ تھے بنسبت اور منزلون کے یہ منزل امتیاز رکھتے تھے منصب اوسکا
مینے بڑہایا بارہوین کو مقام بھمبر مین منزل ہوئی آج کے دن کوتل اور پہاڑ سے گذر کر وسعت آباد ہندوستان مین آئے اول قراولون نے اطلاع دی
پائی تھی کہ بھمبر اور کرچھاک اور نگھنالہ مین جاکر شکار کا گھیرا ڈالین تیرہوین چودہوین کو شکار زندہ رو بر دلائے پندرہوین جمعہ مین شکار کو گیا
چنانچہ نرگوہی وغیرہ قریب چھپن کے ہاتھ لگی اس تاریخ راجہ سارنگ دیو کہ خدمتگارون قریب سے ہے منصب [illegible] ذات اور چار سو
سوار سے سرفراز ہوا سولہوین کو بجانب کرچھاک گئے پانچ کوچ مین دریاے بہت پر پہونچے روز مبارک شنبہ اکیسوین کو جرگہ کرچھاک مین

ہمنے شکار کیا بہ نسبت اور مرتبہ کے اب کی مرتبہ شکار کم ہاتھ لگا خاطرخواہ دل خوش نہوا چبیسوین کو چرگہ نکہتالہ مین بہ تمام خوشی ہمنے
شکار کیا وہان سے دس منزل کرکے شکارگاہ جہانگیر آباد مین پوہنچے ایام شہزادگی مین یہ سرمنزل میری شکارگاہ تھی اور اپنے اسم پر ہمنے
یہ گانون آباد کیا تھا اور ایک عمارت مختصر طیار کرا کے حوالہ سکندر معین کے کہ قراولان قریب سے ہی کی گئی پھر بعد جلوس کے اسکو پرگنہ
مقرر کرکے مشار الیہ کو جاگیر مین دیا اور حکم ہوا کہ واسطے دولت خانہ کے ایک تالاب اور منارہ طیار کرین اور بعد فوت اوسکے یہ پرگنہ
جاگیر ارادت خان مین مقرر ہوکر اہتمام عمارات کا حوالہ مشار الیہ کے ہوکر اس وقت حسن انجام پایا بلا تکلف وہ ایک تالاب ہی نہایت
وسیع اور بادشاہانہ شکارگاہ ہی عمدہ درمیان اوسکے عمارات دل پسند القصہ قریب ڈیڑہ لاکھ روپیہ کے اوس مین صرف ہوا روز مبارک شنبہ
اور جمعہ کو مقام کرکے قسم قسم کے شکار سے محظوظ ہوئے قاسم خان تعینہ حراست لاہور نے سعادت زمین بوسی حاصل کرکے پچاس مہر
نذر کی اور یہان سے ایک منزل درمیان اور پر باغ مومن عشقباز کے کہ کنارہ دریاے لاہور پر واقع ہے نزول اقبال کا ہوا بڑے بڑے درخت
عمدہ چنار اور سرو کے اوس مین ہین وہ ایک باغ عجیب ہی دوشنبہ کے روز نوین ماہ آذر مطابق پانچوین محرم ۱۰۳۱ سنہ ہجری کو باغ مومن سے
اندر نام ہاتی پر سوار ہوکر نثار کرتا ہوا شہر کو آیا بعد گذرنے دو گھڑی اور تین پہر دن کے ساعت مسعود و ممتاز مین دولت خانہ مین آکر
جو عمارتین کہ نئے سر سے اہتمام معمور خان سے حسن انجام کو پونہچی تھین اون مین نزول مبارک کی اور فرحی کا کیا بلا تکلف مکانات ہین
دلکشا اور دلنشین بکمال نزاکت و لطافت سارے منقش اور بتصویر دستکاری اوستادان نادرہ کار سے باغ ہین سبز و خوش قسم قسم کے
پھولون سے دل فریب ع ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم + کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست + خلاصہ کلام کا یہ کہ سات
لاکھ روپیہ کہ تیس ہزار تومان رائج ایران ہوتے ہین صرف ان عمارات کا ہوا اور اسی روز بہجت افروز مین خوشخبری فتح قلعہ کانگڑہ کی بشارت بخش
عناصر پیماے دولت کے ہوئی اور شکر اس نعمت عظمےٰ اور فتح بزرگ مین کہ عطیات مجددہ واہب العطایا سے ہی سر نیاز کا درگاہ کریم کارساز
مین نیچے لاکر نقارہ نشاط و شادمانی کا بلند آوازہ ہوا کانگڑہ ایک قلعہ ہی قدیم شمال رویہ لاہور سے کوہستان مین استحکام اور دشوار کشائی
مین مشہور و معروف اعتقاد زمیندار ان پنجاب کا یہ ہی کہ جب سے یہ قلعہ بنا اس عرصہ دراز مین قلعہ مذکور نے کسی اور قوم کے پاس انتقال
نہین کیا اور کسی بیگانہ نے اسپر تسلط نپایا واللعلم عند اللہ خلاصہ یہ کہ جب سے کہ صیت اسلام اور آوازہ دین محمدی کا ملک ہندوستان مین
پوہنچا کسیکو سلاطین والاشکوہ سے فتح اس قلعہ کی میسر نہوئی سلطان فیروزشاہ باوجود اس شوکت اور دبدبہ کے خود بذاتہ بارادہ تسخیر اس
قلعہ کے گیا اور مدتون محاصرہ رکھا جب دیکھا کہ جب تک سامان قلعداری اور کچھہ کھانا پینا ان قلعہ والون کے پاس رہیگا فتحیابی اس
قلعہ پر ممکن نہین لاچار ہوکر آنا راجہ کا اور ملاقات اوسکی کو غنیمت سمجھکر جنگ سے باز رہا کہتے ہین کہ راجہ ضیافت اور پیشکش آراستہ کرکے
بادشاہ کو بالتماس اندر قلعہ کے لیگیا بادشاہ نے بعد سیر و تماشا قلعے کے راجہ سے کہا کہ مجسے بادشاہ کو اندر قلعے کے لانا شرائط حزم اور
احتیاط سے دور تھا اور جو جماعت کہ ملازمت مین ہین اگر تجکو مارین اور قلعہ لے لین تو کیا کر سکتا ہی راجہ نے اپنے آدمیون کی طرف
اشارہ کیا اوسی دم ایک فوج دلاوران مسلح و مکمل کی باہر آئی اور بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے دیکھنے ہجوم اون لوگون کے سے متوہم
اور متفکر ہوکر غدر سے اندیشہ کیا راجہ نے آگے آکر زمین خدمت کو بوسہ دیا اور کہا ہمکو سوا اطاعت اور فرمان برداری آپ کے خیال دوسرا
نہین لیکن جیسے اوپر زبان مبارک کے گذرا احتیاط دوربینی کو نگاہ رکھتا تھا کہ تمام وقت یکسان نہین ہوتا بادشاہ نے آفرین کی اور راجہ
نے چند منزل ہمرکاب سعادت مآب چلکر رخصت لوٹنے کی پائی بعد اوسکے جو کوئی اوپر تخت دہلی کے بیٹھا ایک لشکر واسطے تسخیر کانگڑہ
کے بھیجا مگر فتحیاب نہ ہوا پدر بزرگوار میرے نے بھی ایک مرتبہ لشکر عظیم ساتھہ سردار حسین قلی خان کے کہ بعد خدمات
پسندیدہ کے ساتھہ خطاب خان جہانی کے شرف اختصاص پایا تھا تعین فرمایا اور درمیان محاصرہ کے شورش ابراہیم حسین مرزا کی

ہوئی کہ اوس ناحق شناس نے گجرات سے بھاگ کر طرف پنجاب کے علم فتنہ کا بلند کیا خان جہان ناگزیر قلعہ سے اوٹھکر متوجہ بجھانے آتش
فتنہ و فساد اوسکے کا ہوا اور تسخیر قلعہ لیت و لعل مین رہا اور ہمیشہ یہ اندیشہ لازم خاطر شریف کا تھا لیکن شاہد مقصود نہانخانہ تقدیر سے
چہرہ کشای مدعا نہین ہوتا تھا جو اللہ تعالے کے کرم سے تخت دولت نے ساتھ وجود نابود اس نیازمند کے آراستگی پائی جملہ غزاون
سے کہ سینے اپنے ذمہ ہمت پر لازم کی تعین ایک یہ بھی تھی پہلے مرتضے خان کو کہ ایالت صوبہ پنجاب کی رکھتا تھا ساتھ ایک فوج کے
بہادرون جنگ آزما سے واسطے تسخیر قلعہ مذکور کے رخصت فرمایا اور پہلے تمام ہونے مہم کے مرتضے خان فوت ہو گئے پھر جوہر ل پسر
راجہ باسو مقرر اس خدمت پر ہوا اوس بد سرشت نے بغاوت کر کے تفرقہ عظیم لشکر شاہی مین ڈالا اور تسخیر قلعہ مذکور مین توقف
ہوا چند مدت نہ گذری کہ وہ بدکردار گرفتار ہو کر جہنم رسید ہوا چنانچہ تفصیل اسکی گذر چکی حاصل یہ ہے کہ ان دنون تعہد خدمت مذکور کا
کر کے سندر ملازم اپنے کو ساتھ استعداد تمام کے بھیجا اور بہت امراے بادشاہی اوسکی کمک کو بھیجے گئے تاریخ سولوین شہر شوال
۱۰۲۹ سنہ ہجری مین لشکر ون نے گردا گرد قلعہ کے مورچے تقسیم کر لیے اور مداخل و مخارج قلعہ کو نظر احتیاط سے ملاحظہ کر کے راہ آمد و شد
رسد کو مسدود کیا اور رفتہ رفتہ کام اوپر قلعہ والون کے ایسا تنگ کیا کہ قسم غلہ سے جو کچھ تھا قلعے مین باقی نرہا چار مہینے اور غلہ خشک
کو ساتھ نمک کے جوش دیکر کھایا جب کام قریب ہلاکت کے پونہچا اور بند ہونے راہ سے امید نجات کی نرہی لاچار ہو کر قلعے کو سونپ دیا
روز مبارک شنبہ غرہ محرم ۱۰۳۱ سنہ ہجری مین یہ فتح کہ کسی سلاطین والا شکوہ کو میسر نہوئی تھی اور بیچ نظر کوتاہ بینون ظاہر اندیش کے بعید معلوم
ہوتی تھی اللہ تعالے نے محض لطف و کرم سے اس نیازمند کو کرامت فرمائی جس جماعت نے کہ یہ خدمت پسندیدہ کی تھی لائق
حیثیت اپنی کے ساتھ اضافہ منصب و مراتب کے سرفرازی پائی روز مبارک شنبہ گیارہوین کو خرم کے مکان مین جو نیا بنا تھا حسب
التماس اوسکے جانا ہوا اور پیشکشون سے جو پسند آیا ہمنے لیا اور تین زنجیر فیل داخل حلقہ خاصہ ہوے اور اسی روز عبد العزیز خان نقشبند
کو ساتھ فوجداری نواح قلعہ کانگڑہ کے مقرر فرمایا اور منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا کیا اور فیل خاصہ اعتقاد خان کو
عنایت کیا الف خان قیام خانی نے واسطے حراست قلعہ کانگڑہ کے دستوری پائی منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات
اور ہزار سوار کا کیا گیا شیخ فیض اللہ خویش مرتضی خان بھی ساتھ موافقت اوسکی کے مقرر ہوا کہ بالاے قلعہ مین رہے شب سہ شنبہ تیرہوین
کو خسوف ہوا شرط نیازمندی بیچ درگاہ ایزد متعال قادر ذو الجلال کے ظاہر کر کے مناسب وقت کے نقد و جنس سے ساتھ رسم و
خیرات و صدقات کے فقرا اور مساکین اور ارباب استحقاق کو تقسیم ہوا اندنون زنبل بیگ ایلچی داراے ایران نے سعادت آستان بوسی
پائی اور رقیمہ کریمہ اوس برادر والا قدر کا کہ مشتمل کمال محبت کے تھا گذرانا اور بارہ عباسی نذر اور چار اسپ با یراق اور تین باز تویغون اور
پانچ خچر اور پانچ اونٹ اور نو کمان اور نو تلوارین پیشکش کین اور اوسکو ساتھ رفاقت خان عالم کے رخصت فرمایا تھا لیکن بسبب بعضے
ضروریات کے ہمراہی نکر سکا اسی تاریخ کو درگاہ مین پونہچا اور خلعت فاخرہ ساتھ جیغہ اور طرہ مرصع اور خنجر کے مرحمت ہوا جمال بیگ و
حاجی نعمت نے کہ ہمراہ اوسکے آئے تھے ملازمت حاصل کر کے سرفرازی پائی امان اللہ پسر مہابت خان ساتھ منصب دو ہزاری ذات
اور ہزار و تین سو سوار کے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا حسب التماس مہابت خان تین سو سوار اوپر منصب مبارز خان کے زیادہ کر کے
اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ایکہزار و سات سو سوار مقرر ہوا سو سوار دو سرے اوپر منصب کبک کے بھی اضافہ فرمائے گئے ۔
خلعت زمستانی عبد اللہ خان اور لشکر خان کو مرحمت ہوا حسب التماس قاسم کے اوسکے باغ مین گئے جو بیچ سواد شہر کے واقع ہے
اور پیشکشون اوسکی سے ایک قطعہ لعل اور ایک قطعہ الماس اور تھوڑا قمتہ سے جو کچھ پسند آیا لیا اکیسوین کو ساتھ مبارکی اور فیروزی
کے پیش خانہ طرف دار الخلافت آگرہ کے آیا اور برقنداز خان واسطے داروغگی توپخانہ لشکر دکن کے مقرر ہوا شیخ اسحق ساتھ خدمت کانگڑہ

کے مقرر ہوا اور اللہ داد افغان کو قید سے چھوڑ کر ہزار روپیہ انعام ہوے اور ایک دست باز تو یغون خرم کو مرحمت ہوا روز مبارک شنبہ
چھبیسوین کو حسب ضابطہ مقرر جشن نے ترتیب پائی سوغاتین دارائے ایران کی کہ ہاتھ زنبل بیگ کے ارسال کی تھین نظر سے گذرین
سلطان حسین کو فیل عنایت کیا واسطے ملا محمد کشمیری کی ہزار روپیہ انعام دیے گیے منصب سردار خان افغان کا حسب التماس مہابت خان کے
ہزاری ذات اور چارسو سوار مقرر ہوا۔ جو راجہ روپ چند گوالیری نے بیچ خدمت کانگڑہ کے ترددات پسندیدہ کیے تھے متصدیان کچہری
کو حکم ہوا کہ آدہا وطن اوسکا بیچ وجہ انعام کے مقرر کرین اور ضمیمہ دوسرا ساتھ جاگیر اوسکی کے تنخواہ مین دین تاریخ تیسری کو نواسی
مدار الملک اعتماد الدولہ کی واسطے فرزند شہریار کے خواستگاری کی ایک لاکھ روپیہ نقد و جنس سے بطور رسم ساچق بھیجا گیا امراے
عظام و بندہاے عمدہ اکثر ہمراہ ساچق منزل مشار الیہ تک گئے اونہون نے مجلس عالی آراستہ کرکے اس جشن مین تکلفات فراوان ظاہر
کیے امید کہ مبارک ہو اور جو وہ عمدۃ الملک عمارت عالی اور نشیمن بہت تکلف کے اپنے مکان مین رکہتا تھا التماس ضیافت کیا مع اہل محل
اوسکے مکان مین جانا ہوا نہایت جشن عالی ترتیب دیا تھا اور پیشکشون شایستہ سے بیچ نذر کے لائے رعایت خاطر اوسکے کی کرکے
جو کچھ پسند پڑا لیلیا اور اوس دن پچاس ہزار روپیہ زنبل بیگ ایلچی کو مرحمت ہوا منصب زبردست خان کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات
اور پانسو سوار مقرر ہوا مقصود برادر قاسم خان ساتھ منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار کے اور مرزا دکنی پسر مرزا رستم ساتھ پانسو ذات اور
دوسو سوار کے سرفراز ہوے ان ایام سعادت فرجام مین کہ رایات فتح و فیروزی ولایت ہمیشہ بہار کشمیر مین ساتھ سیر و شکار کے خوشوقت تھے
عرائض متصدیان ممالک جنوبی کی پے بہ پے پونہچین اس مضمون کی کہ جب سے رایات ظفر آیات مرکز خلافت سے دور گئے دنیا داران دکن نے
بیدولتی سے نقض عہد کا کرکے سر ساتھ فتنہ و فساد کے اوٹھایا اور پانون اپنی حد سے باہر رکھا بہت سے مضافات احمدنگر اور برار پر متصرف
ہوے چنانچہ مکرر عرائض پونہچین کہ مدبکاران شور بختون کا اوپر لوٹ اور تاراج اور آتش زنی اور تلف کرنے زراعتون کے بموجب اول
مرتبہ رایات جہان کشا نے واسطے تسخیر ممالک جنوبی اور اوکہاڑنے جڑ اوس گروہ مخذول العاقبت کے نہضت فرمائی اور خرم ساتھ ہراول
لشکر منصور کے سرفراز ہوکر طرف برہانپور کے پونہچا مگر اور حیلہ سازی سے کہ لازمہ ذات فتنہ سرشت اونکا ہے اوسکو شفیع کرکے ولایت بادشاہی
کو چھوڑا اور مبلغ برسم پیشکش نقد و جنس سے بیچ درگاہ کے ارسال کرکے متعہد کیا کہ بعد اسکے سررشتہ بندگی کا ہاتھ سے نہ دیوینگے اور پانون
حد ادب سے باہر نہ رکہینگے چنانچہ بیچ اوراق گذشتہ کے لکہا گیا ساتھ التماس خرم کے بیچ قلعہ شادی آباد کے چند روز توقف کیا
پہر بسبب چاہنے شفاعت اوسکی کے اوپر تضرع اور زاری اونکے کے رحم کیا اب بدذاتی اور شورہ پشتی سے نقض عہد کا کرکے
اور طریقہ اطاعت اور بندگی سے روگردانی کی ہے پہر عساکر اقبال کو ساتھ سرگردگی اوسکے کے مقرر کیا کہ تا سزاے ناسپاسی اور
بدکرداری اپنی کی پاکر موجب عبرت تمام تیرہ بختون کا ہووے لیکن مہم کانگڑہ اوسکے ذمے تھی اور اکثر آدمی کار آمد کو واسطے
اوس خدمت کے بھیجا تھا چند روز بیچ انصرام اس اندیشہ کے کوشش کی یہان تک کہ ان دنون عرضیان پے در پے آئین کہ غنیم نے
قدرت پاکر ساٹھ ہزار سوار اوباش جمع کیے اور اکثر ملک بادشاہی پر قابض ہوا اور ہر جا سے تھانون کو اوٹھایا تین مہینے بیچ اوس جگہ
کے ساتھ مخالفون سیہ روزگار کے پیکار رہی اس مدت مین تین لڑائیان حسابی ہوئین اور ہر بار بندہاے جان نثار نے
اوپر مقہوران تیرہ روزگار کے آثار غلبہ اور تسلط کے ظاہر کیے چو کسی راہ سے رسد غلہ لشکر گاہ مین نہ پونہچا اور وہ اوپر اطراف معسکر اقبال
کے بیچ دوڑ اور لوٹ مار کے مشغول تھے عسرت غلے کی نہایت ہوئی ناچار بالاگہاٹ سے نیچے آکر بالاپور مین توقف کیا اور وہ مقہور
ساتھ تعاقب کے دل[illegible]کر بیچ حوالی بالاپور کے آکر ساتھ قزاقی اور رہزنی کے مشغول ہوے بندہاے درگاہ نے چھ سات ہزار سوار خوب
بہادر جنگی اوپر بنگاہ مخالفون کے تاخت کی وہ بھی قریب ساٹھ ہزار سوار کے تھے مجملا جنگ سخت ہوئی اور بنگاہ اونکا تاراج ہوا

ادھیون کو مارا اور باندھا اور سامان غارت تمام مراجعت کی پھر اون بے دولتون نے اطراف سے ہجوم لاکر جنگ کرتے ہوئے لشکر تک آن گھیرا
اور جانبین سے قریب ہزار آدمیون کے کشتہ ہوئے اور اوپر اس حملہ کے چار مہینے بالاپور مین توقف کیا جو عسرت غلہ کی نہایت کو
پہونچی بہت سے آدمی قلعچیون سے بھاگ کر ساتھ مخالفون کے ملے اور پیوستہ ایک جماعت راہ بے حقیقتی کی سونپ کر بیچ زمرہ مقہورون کے
منتظم ہوتی تھی اسلیے صلاح بیچ توقف کے نزدیکی برہان پور مین آئے پھر اوس سیہ بخت تیرہ درون نے پیچھے سے آکر برہان پور کو
گھیرا اور چھہ مہینے تک بیچ گرد برہانپور کے رہکر اکثر پرگنات ولایت برار اور خاندیس پر متصرف ہوئے اور ہاتھ ظلم و تعدی کا اوپر رعایا اور
زیر دستون کے دراز کرکے بیچ تحصیل کے مشغول ہوئے جو لشکر نے محنت و مشقت بہت کھینچی تھی اور چار پائے زبون ہوئے شہر سے باہر
نہ نکل سکتے تھے اور بسبب افزونی شر و نخوت اور زیادتی پندار و جرات کوتہ اندیشون کم فرصت کا ہوا اور مقارن اس حال کے نہضت رایات
اقبال کا بجائے تخت خلافت کے اتفاق پڑا اور عنایت ایزد سبحانہ سے کانگڑہ بھی فتح ہوا اسلیے روز چہارم دے ماہ کو خرم کو رخصت اوس سفر
کیا اور خلعت و شمشیر مرصع اور فیل مرحمت ہوا نور جہان بیگم نے بھی ایک فیل عنایت کیا اور حکم فرمایا کہ دو کرور دام بعد تسخیر کرنے ملک دکن کے
ولایت مفتوحہ سے بیچ وجہ انعام اپنے کے متصرف ہو چھہ سو پچاس منصب دار اور ایک ہزار احدی اور ایک ہزار برق انداز رومی اور ایک ہزار توپچی
پیادہ سوا اکتیس ہزار سوار کے جو اوس طرف کو ہین ساتھ توپخانہ عظیم اور فیل بسیار کے واسطے ہمراہی اوسکے مقرر ہوئے اور ایک کرور روپیہ
واسطے مدد خرچ لشکر کے مرحمت فرمایا جو ملازم کہ خدمت مذکور پر مقرر ہوئے حسب لیاقت کے ہر ایک نے ساتھ خلعت کے سرفرازی پائی اور
اسی ساعت مسعود اور زمان محمود مین رایات اقبال نے طرف دار الخلافت آگرہ کے انعطاف پایا اور نوشہر مین نزول اقبال کا اتفاق پڑا محمد رضای
جابری نے ساتھ دیوانی صوبہ بنگالہ کے اور خواجہ ملکی نے ساتھ بخشی گری صوبہ مذکور کے ممتاز ہوکر ساتھ اضافہ منصب کے سرفرازی پائی جگت سنگہ ولد
راناکرن نے وطن سے آکر سعادت آستان بوسی پائی ہشتم ماہ مذکور کو کنارے تال راجہ تودرمل کے محل نزول بارگاہ دولت کا ہوا چار روز
مقام کیا اس درمیان مین چند منصب دارون نے کہ واسطے خدمت فتح دکن کے دستوری پائی تھی ساتھ اضافہ کے سرفرازی پائی منصب [illegible] خان ہزاری
و چارسو سوار کا تھا ہزاری و پانسو سوار کا ہوا ہر دے نراین ہاڈہ کو اصل و اضافہ سے نہصدی ذات اور چھہ صدی سوار پر سرفراز کیا یعقوب پسر خاندوران
ہشتصدی ذات و پانصد سوار سے ممتاز ہوا اور اسیطرح ایک جماعت کثیر نے بندون سے لائق شایستگی اپنی کے ساتھ اضافہ اور منصب کے
سرفرازی پائی معتمد خان ساتھ خدمت بخشیگری اور واقعہ نویسی لشکر فیروزی اثر کے مقرر ہوا اور ساتھ عنایت نوع کے ممتاز کیا گیا پیشکش کہیمی چندر
راجہ کماؤن کا باز اور جرہ اور اور جانورون سے بیچ نظر کے گذرا جگت سنگہ ولد راناکرن نے واسطے کمک لشکر دکن کے رخصت پائی اسپ خاصہ
مع زین اوسکو مرحمت ہوا راجہ روپ چند نے عنایت اسپ و فیل سے سرفرازی پاکر اوپر جاگیر اپنی کے رخصت پائی بارہوین تاریخ فرزند خانجہان
کو ساتھ صاحب صوبگی ملتان کے سرفراز کرکے رخصت فرمایا سروپا مع نادری اور خنجر مرصع و فیل خاصہ مع سامان و یک مادہ فیل و اسپ خاصہ
خدنگ نام اور دو باز عنایت ہوئے سید ہزبر خان منصبدار ہزاری اور چار صدی سوار کا تھا پانصدی اور دو صد سوار اوسپر زیادہ کرکے ہمراہ خانجہان
کے رخصت کیا اور محمد شفیع واسطے خدمت بخشیگری اور واقعہ نویسی صوبہ ملتان کے سرفراز ہوا بہو آل کہ بندون قدیم سے تھا ساتھ اشراف
توپخانہ اور خطاب راے کے ممتاز ہوا تیرہوین کو کنارے دریا کے گوبندوال کے نزول اجلال ہوا چار روز اس منزل مین مقام ہوا فیل خاصہ جیسنگہ نام
مع مادہ مہابت خان کو عنایت ہوکر ہمراہ صفیا ملازم کے بھیجا گیا اور واسطے امراے صوبہ بنگش کے خلعت ہاے مرصع ہاتھ علی بیگ کے
بھیجے گئے سترہوین کو جشن وزن قمری سے ترتیب پائی جو معتمد خان نے اوپر خدمت بخشیگری لشکر دکن کے دستوری پائی خدمت عرض مکرر
پر خواجہ قاسم کو مقرر کیا میر شرف واسطے بخشیگری احدیون کے اور فاضل بیگ واسطے بخشیگری صوبہ پنجاب کے سرفراز ہوئے جو بہادر خان
حاکم قندہار نے بیماری درد چشم اپنی سے عرضداشت کرکے التماس آستان بوسی کی کی تھی انھین دنون حکومت اور خدمت قندہار کی ساتھ عبد العزیز خان

کے مفوض کرکے بہادر خان کو فرمان صادر ہوا کہ جب مشار الیہ پہونچے قلعہ کو حوالہ اوسکے کرکے آپ روانہ درگاہ ہووے اکیسوین کو نورسرا
محل نزول ہوا اس سرزمین مین وکلاے نورجہان بیگم نے سراے عالی اور ایک باغ شاہانہ کی بنیاد رکھی تھی انہدنون مین تمام ہو چکی تھی
بیگم نے التماس ضیافت کا کرکے مجلس عالی آراستہ کی اور افزونی تکلفات سے اقسام نفایس و نوادر پیشکش گذرانے بباعث دلجوئی کے
جو کچھ کہ پسند پڑا قبول کرلیا دوروز اوس منزل مین مقام ہوا اور مقرر ہوا کہ متصدی صوبہ پنجاب کے دولاکھ روپیہ اور سواے ساٹھہزار
روپیہ کے کہ سابق مین حکم ہوا تھا واسطے اذوقہ قلعہ قندہار کے روانہ کرین میر قوام الدین دیوان صوبہ پنجاب رخصت لاہور کو ہوا اور
خلعت پایا اور قاسم خان کو واسطے تنبیہ و تادیب سرکشان حوالی کانگڑہ اور ضبط اوس حدود کے رخصت فرمایا نادری خاصہ اور گھوڑا
اور خنجر اور ہاتھی مرحمت کیا منصب اوسکا اصل و اضافہ سے دوہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر ہوا راجہ سنگرام کو حسب التماس
مشار الیہ کے رخصت اوس طرف کرکے سروپا اسپ و فیل عنایت ہوا انہدنون باقرخان نے ملتان سے آکر سعادت آستان بوسی
کی حاصل کی غرہ بہمن ماہ الٰہی روز مبارک پنجشنبہ کو باغ سرہند کے نزول رایات اقبال ہوا ایک دن مقام کرکے ساتھ سیر باغ کے
دل اپنا خوش کیا چوتھی کو خواجہ ابوالحسن نے واسطے خدمت فتح دکن کے رخصت پائی خلعت مع نادری و شال خاصہ اور جمدہر مع
ہاتھی اور توغ نقارہ اوسکو مرحمت کرکے ساتھ معتمد خان کے خلعت و اسپ خاصہ مسمی صادق نام مرحمت فرماکر رخصت کیا ساتوین
ماہ مذکور کو کنارہ آب سرستی نواح قصبہ مصطفےٰ آباد مین منزل ہوئی دوسرے دن اکبرپور مین نزول فرمایا وہان سے کشتی پر سوار ہوکر
متوجہ مقصود کا ہوا اس روز عزت خان چاچی نے ساتھ فوجداری اوس حدود کے دولت آستانبوسی کی پائی محمد شفیع کو طرف ملتان کے
رخصت فرماکر اسپ و خلعت و مہر پور شاہی عنایت فرمایا اور جیغہ خاصہ اوسکے ہاتھ واسطے بیٹے خان جہان کے بھیجا گیا یہان سے
پانچ کوس چلکر پرگنہ کرنہ کہ وطن مقرب خان کا ہے محل نزول بارگاہ دولت کا ہوا اوسکے نو و یک قطعہ یاقوت و چہار قطعہ الماس
برسم پیشکش و ہزار گز مخمل بعینہ پاانداز کے ساتھ عرضداشت اوسکی کے گذرانا اور صد نفر شتر برسم تصدق معروض رکھے مینے حکم فرمایا
کہ مستحقون کو تقسیم کردیا جاوے اس جا سے پانچ کوس چلکر دار الملک دہلی مین پونہچے اعتماد رائے کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز
کے بھیجکر فوج خاصہ واسطے اوس فرزند اقبالمند کے ارسال رکھے اور مقرر ہوا کہ ایک ماہ مین پھرکر آپکو بمع ملازمت کے پونہچاوے دو
روز سلیم گڈھہ مین مقام فرماکے روز مبارک پنجشنبہ تیسوین کو ساتھ عزم شکار پرگنہ پالم کے میان معمورہ دہلی سے گذرکر اور کنار حوض شمسی کے
محل نزول دولت کا ہوا بیچ اثناے راہ کے چار ہزار روپیہ ہاتھ اپنے سے نثار کیے باسٹھ زنجیر فیل نر و مادہ کہ پیشکش الہ یار ولد افتخار خان
کی بنگالہ سے پونہچی تھی نظر سے گذری ذوالقرنین نے ساتھ فوجداری سانبھر کے دستوری پائی اور وہ پسر سکندر ارمنی کا ہے باپ
اوس کا بیچ خدمت عرش آشیانی کے سعادت پذیر تھا اون حضرت نے صبیہ عبدالحی ارمنی کو کہ بیچ شبستان اقبال کے خدمت کرتی تھی
ساتھ اوسکے نسبت فرمائی اور اوس سے دو پسر پیدا ہوے ایک ذوالقرنین کہ باندازہ آگاہی کے لیاقت خدمت طلبی کی رکھتا تھا
اور میرے عہد مین دیوانیون نے خدمت داروغگی خالصہ نمکسار کے اوسکے نامزد کی تھی اوسنے یہ خدمت بخوبی انجام دی تھی ان دنون
مین ساتھ فوجداری اوس حدود کے سرفراز ہوا اور ساتھ نغمہ ہندی کے خیال رکھتا ہے اس فن مین ہوشیاری اور تصنیفات
اوسکی اکثر بیچ عرض کے پہونچکر پسند آئی لعل بیگ ساتھ خدمت داروغگی دفتر کے تغیر پانے نورالدین قلی سے سرفراز ہوا چار
روز بیچ نواحی پالم کے ساتھ شکار وغیرہ کے خوشوقت ہوکر سلیم گڈھہ مین مراجعت فرمائی اٹھائیسوین کو اٹھارہ فیل اور دو نفر خواجہ سرا
اور ایک نفر غلام اور چہل و یک قطعہ خروس جنگی اور بارہ راس گاو در ہفت شاخ گاو میش ابراہیم خان فتح جنگ کی نذر سے گذرین
روز مبارک پنجشنبہ تیسوین مطابق پچیسوین ربیع الاول کو مجلس وزن قمری منعقد ہوئی کوکہ خان کو نزدیک خان خانان کے بھیجکر بعض

پیغام ساتھ تقرب اوسکی کے حوالہ فرمائے تھے اونھون مین عرضداشت اوسکی آئی پھر اوسنے ملازمت کی میر میران کو کہ ساتھ فوجداری
صوبہ میوات کے بھیجا تھا آج کی تاریخ آکر سعادت ملازمت کی پائی اور تغیر سید بہوہ سے بیچ حکومت دار الملک دہلی کے سرفراز ہوا
اور اسی تاریخ آقا بیگ اور محب علی فرستادہائے دارائے ایران نے سعادت آستان بوسی کی پائی اور مکتوب محبت اسلوب اوس
برادر عالی مقدار کا گذرانا اور کاغذی ابلق بھیجی ہوئی نظر مین آئی جوہری پچاس ہزار روپیہ قیمت لگاتے تھے اور ایک لعل وزنی بارہ ٹانک
کا جواہر خانہ میرزا الغ بیگ خلف میرزا شاہرخ کے سے ساتھ گذرنے روزگار اور گردش ادوار کے بیچ سلسلہ صفویہ کے منتقل ہوا اور
بیچ اوس لعل کے ساتھ خط نسخ کے لکھا تھا الغ بیگ بن میرزا شاہرخ بہادر بن تیمور گورکان اور بھائی میرے شاہ عباس نے فرمایا کہ بیچ
گوشہ دوسرے کے ساتھ خط نستعلیق کے بندہ شاہ ولایت عباس کھودین اور اس لعل کو اوپر جیغہ کے ٹھاکر بطریق یادگار کے مکتوب بھیجی
تھا جو نام اجداد میرے کا بیچ اوسکے لکھا تھا تمنا اور تبرکا اوپر اپنے مبارک جانکہ ساتھ سعیدائے داروغہ زرگرخانہ کے فرمایا کہ بیچ گوشہ
دوسرے کے جہانگیر شاہ بن اکبر شاہ اور تاریخ حال رقم ہووے بعد چند روز کے کہ خبر فتح دکن کی پہونچی اوس لعل کو خرم کو عنایت کیا
اور بھیجا روز شنبہ غرہ اسفندارمذ کو سلیم گڈہ سے کوچ ہوا پہلے اوپر روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی کے پہونچکر آداب نیازمندی
کا بیچ پہونچا کر دو ہزار روپے واسطے زاویہ نشینون اوس روضہ مقدسہ کے لطف فرمایا اور دو منزل اوپر کنار آب جون کے بیچ سواد شہر
کے اتفاق پڑا سید ہزبر خان کہ واسطے کمک خان جہان کے مقرر ہوا تھا ساتھ خلعت اور شمشیر اور اسپ خنجر و عنایت علم کے
سرفراز ہوکر رخصت ہوا سید عالم و سید عبد الہادی بھائی اوسکے بھی ساتھ اسپ و خلعت کے سرفراز ہوئے میر برکہ بخاری طرف
ماوراء النہر کے رخصت ہوا دس ہزار روپے ساتھ اوسکے حوالہ فرمائے کہ پنج ہزار روپیہ ساتھ خواجہ صالح دہبیدی کہ باپ دادون سے
دعاگو اس دولت کا ہے پہونچا کر پنجہزار روپیہ ساتھ منتسبون اور مجاورون روضہ مقدس حضرت صاحبقرانی کے تقسیم کرین چیرہ خاصہ
اوسکے ہاتھ مہابت خان کو بھیجا اور حکم دیا گیا کہ بیچ بہم پہونچانے دندان ابلق ماہی کے نہایت سعی و اہتمام میں پہونچاوے جس جا
اور جس قیمت سے میسر ہو تلاش کرے اور بیچ ہاتھ کے لادے کنارہ شہر دہلی سے کشتی مین بیٹھکر چھہ کوچ مین مندراین مین مقام
ہوا ساتھ میر میران کے فیل مرحمت فرما کر رخصت دہلی کو کیا زبردست خان بیچ خدمت میر توزکی کے تغیر فدائے خان سے ممتاز ہوا
پیم نرم خاصہ ساتھ اوسکے لطف کیا دوسرے روز حوالی گوکل مین منزل ہوئی اس تاریخ ابن لشکر خان حاکم دار الخلافہ آگرہ اور
میر عبد الوہاب دیوان اور راجہ بتھہ مل اور خضر خان فاروقی حاکم اسیر و برہانپور احمد خان برادر اوسکا و قاضی و مفتی اور غیر ان کے
اعیان شہر نے سعادت ملازمت کی پائی اور بیچ تاریخ گیارہوین ماہ مذکور کے باغ نور افشان مین اوس طرف آب جون کے واقع ہے ساتھ
مبارکی کے نزول فرمایا جو ساعت آنے شہر کی چودہوین ماہ مذکور کی ہوئی تھی تین روز اس منزل مین مقام کیا اور بیچ ساعت مسعود و
مختار کے متوجہ قلعہ کے ہوکر ساتھ فرخی اور فیروزی کے دولتخانے مین آیا یہ سفر مبارک از دار السلطنت لاہور سے دار الخلافت آگرہ تک
بیچ مدت دو ماہ اور دو روز کے اونچاس کوچ اور اکیس مقام مین اختتام کو پہونچے کوئی روز کوچ اور مقام کا خشکی و تری مین بے شکار
کے نگذرا ایک سو چودہ راس آہو اکاون مرغابی چار کارواںک دس تیتر دو سو ہودبنے اس راہ مین شکار کیے جو لشکر خان نے
خدمت آگرہ کو حسب مرضی سامان بہم پہونچایا ہزاری ذات اور پانصد سوار اوپر منصب اوسکے کے زیادہ کرکے اصل و اضافہ سے چار
ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار منصب اوسکا ٹھہرا کر خدمت لشکر دکن پر مقرر فرمایا سعیدائے داروغہ زرگرخانہ ساتھ بیدل خانی کے
سرفراز ہوا چار راس اسپ اور پارہ نقرہ آلات و قمش کہ دارائے ایران نے ساتھ آقا بیگ اور محمد محب علی کے بھیجا تھا اونھون مین
نظر سے گذرا جشن روز مبارک شنبہ بیسوین کو بیچ باغ نور کے منزل منعقد ہوئی ایک لاکھ روپیہ واسطے فرزند شہریار کے انعام ہوا

مظفرخان نے بموجب حکم ٹھٹھہ سے آکر سعادت ملازمت کی پائی یکصد مہر اور دو سو روپیے نذر گذرانے لشکرخان ایک قطعہ لعل پیشکش لایا چار ہزار روپیے قیمت ہوے اسپ خاصہ مصاحب نام واسطے عبد اللہ خان کے عنایت کیا عبد السلام ولد معظم خان نے اڑیسہ سے آکر دولت ملازمت کی پائی یکصد مہر اور سو روپیے نذر گذرانے منصب دوست بیگ ولد تولک خان کا اصل و اضافہ سے نہ صدی ذات و چار صد سوار مقرر ہوا جشن روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو بیچ نورافشان کے ترتیب خلعت خاصہ واسطے میرزا رستم کے اور اسپ واسطے پسر اوسکے کے اور وکھنی نام اسپ خاصہ اور ایک زنجیر فیل واسطے لشکرخان کے مرحمت ہوا روز جمعہ اٹھائیسوین کو قصد شکار کا طرف موضع سمونگر کے ہوا اور شب کو اتفاق لوٹنے کا ہوا ہفت راس اسپ عراقی مع یراق پیشکش آقا بیگ و محب علی نے جو انہین آئے ایک عدد مہر نورجہانی بوزن صد تولہ واسطے زنبل بیگ ایلچی کے مرحمت ہوئی قلمدان مرصع واسطے صادق خان میر بخشی کے لطف ہوا اور ایک موضع دار الخلافت آگرہ سے بیچ وجہ انعام خضرخان فاروقی کے مرحمت فرمایا اور اسی سال مین ہشتاد و پنجہزار بیگہ زمین اور تین ہزار تین سو چھبیس خروار اور چار ردیہ اور دو قلبہ اور ایک باچ اور دو ہزار تین سو ستائیس روپیہ اور ایک مہر اور چھ ہزار دو سو درب اور ہفت ہزار و ہشتصد و ستائیس جرن و یکہزار و پانصد و دوازدہ تولہ طلا و نقرہ اور دہ ہزار دام خزانہ سے وزن تصدق حضور اشرف کا واسطے فقرا اور ارباب استحقاق کے عنایت ہوا اور اٹھتیس زنجیر فیل کہ دو لاکھ چہل و یکہزار روپیہ قیمت اونکی تھی وجہ پیشکش مین داخل فیلخانہ خاصہ شریف کے ہوے اور اکاون زنجیر فیل واسطے امراے عظام اور بندہاے درگاہ والا کے بخشے گئے +

سولہوان جشن نوروز کا جلوس ہمایون سے

روز دوشنبہ ستائیسوین ربیع الآخر سنہ ہزار و تیس ہجری کو نیر اعظم عطیہ بخش عالم نے دولتسراے حمل کو ساتھ نور جہان افروز اپنے کے منور کر کے عالم کو شادکام اور بہرور کیا۔ سال سولہوان اس نیازمند درگاہ الہی کا ساتھ فرخی و فیروزی کے آغاز ہوا اور بیچ ساعت مسعود اور زمان محمود دار الخلافہ آگرہ مین اوپر تخت مراد کے جلوس فرمایا اور اس روز بہجت افروز فرزند سعادتمند شہریار نے ساتھ منصب ہشت ہزاری ذات و چہار ہزار سوار کے فرق عزت کا بلند کیا اگرچہ پدر بزرگوار نے بھی اول مرتبہ یہی منصب واسطے برادرون میرے کے لطف فرمایا تھا امید کہ بیچ سایہ تربیت اور رضاجوئی میری کے ساتھ انتہائی عمر و دولت کے پہونچے اسی تاریخ باقرخان نے جمعیت اپنی کو آراستہ کر کے ساتھ تزک کے نظر سے گذرانی ہزار سوار و دو ہزار پیادہ بخشیان عظام کے شمار مین آئے معروضداشت کی اور ساتھ منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کے سرفراز کر کے خدمت فوجداری آگرہ کی ساتھ عہدہ اوسکے کے مقرر فرمائی روز چہارشنبہ کو ہمراہ اہل محل کے کشتی پر بیٹھکر بیچ باغ نورافشان کے جانا ہوا اور شب کو اوسی جا آرام کیا جو باغ مذکور بیچ سرکار نور جہان بیگم کے متعلق ہے روز مبارک شنبہ چہارم کو جشن بادشاہانہ آراستہ ہو کر پیشکش عالی کھینچی جواہر مرصع آلات و اقسام آلات و امتعہ نفیس جو کچھ کہ پسند پڑا انتخاب کیا اور موازی یک لک روپیہ قیمت اونکی ہوئی انھین ایام مین ہر روز بعد دوپہر کے کشتی پر بیٹھکر واسطے شکار کے سمونگر کی طرف کہ شہر سے چار کوس پر ہے جاتے اور قریب کو طرف دولتخانے کے آتے راجہ سارنگ دیو کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجکر خلعت خاصہ ساتھ کمر مرصع کے کہ مشتمل اوپر ایک قطعہ یاقوت کبود اور چند قطعہ یاقوت سرخ نفیس بیشمار رکھے جو صوبہ بہار تغیری مقرب خان سے ساتھ اوس فرزند کے مرحمت ہوا میرزا ولیکہ کے صوبہ الہ آباد سے ساتھ بہار کے راہی کر کے میرزا بھی خویش مظفرخان نے ٹھٹھہ سے آکر ملازمت کی میر عضد الدولہ جو بسبب پیری و ضعیفی ہو کر عہدہ سامان لشکر و جاگیر سے نہ برآسکا اوسکو تکلیف خدمت اور تردد سے معاف رکھکر حکم فرمایا کہ ہر ماہ مین چار ہزار روپیہ خزینہ سے لیتا رہے اور بیچ آگرہ اور لاہور کے جس جگہ کہ مرضی اوسکی ہو اقامت قبول کر کے آسودہ اور مرفہ الحال ہو کر ساتھ دعاے ازدیاد عمر اور دولت

شغل کرسے ۔ نوین فروردی ماہ کو پیشکش اعتبار خان کی نظر مین آئی منتم جواہر اور اقمشہ وغیرہ سے موازی ہفتاد ہزار روپیہ بیچ جگہ قبول کے پہنچی باقی ساتھہ اوسکے بخشے محب علی و آقا بیگ فرستادہ سے دارائے ایران نے چوبیس راس اسپ اور دو استر اور سہ قطار شتر اور ہفت قلادہ سگ تازی اور ستائیس طاق زربفت اور ایک شمامہ عنبر اشہب اور دو زوج قالی اور دو نمد تکیہ برسم پیشکش گذارسے اور دو راس مادیان بیچ گرہ کہ بھائی میرے نے بیچ ہاتھہ اونکے کے تھے وہ بھی نظر سے گذرے روز مبارک شنبہ کو حسب التماس آصف خان کے ہمراہ اہل محل کے بیچ منزل اوسکے کے جانا ہوا جشن عالی ترتیب دیکر بہت نفائس جواہر اور نوادر اقمشہ وغیرہ غرائب تحائف سے بیچ نظر کے لایا از موازی ایک لاکھہ دس ہزار روپیہ بہر قسم سے قبول کرکے تتمہ کو ساتھہ اوسکے بخشا بتیس زنجیر فیل نر و مادہ سے مکرم خان حاکم اوڑیسے برسم پیشکش بھیجے تھے قبول ہوسے اور انھین دنون مین ایک گورخر دیکھنے مین آیا عجیب و غریب مانند ہر سیاہ و زرد کے سرین سے تا دم اور نوک گوش سے تا سر سم خط سیاہ مناسب جا و مقام کلان و خورد پڑے ہوے اور گرد چشم کے خط سیاہ نہایت لطافت سے کھچے ہوے غرض نہایت عجیب و نادر تھا داخل سوغات برادر شاہ عباس کے کیا گیا بہادر خان اوزبک گھوڑون بنچاق اور اقمشہ عراق کہ برسم پیشکش بھیجے تھے بیچ نظر کے گذرے خلعت زمستانی واسطے ابراہیم خان فتح جنگ اور امراے بنگالہ کے ہاتھہ مومن شیرازی کے بھیجا گیا اور پندرھوین کو پیشکش صادق خان کی گذری ہر قسم سے موازی پندرہ ہزار روپیہ لیکر تتمہ واسطے اوس کے بخشا فاضل خان نے بھی حسب لیاقت اپنے نذر گذرانی تحلیل لی گئی روز مبارک شنبہ کو کہ اس جشن نے شرف آراستگی کا پایا دو پہر ایک بجے تک اور تخت مراد کے جلوس فرمایا حسب التماس مدار الملکی اعتماد الدولہ ایک جشن بیچ منزل اوسکی کے منعقد ہوا پیشکش نمایان نوادر و نفائس ہر دیار سے ترتیب دیکر تکلفات زیادہ کیا تھا بجہت موازی یک لک و اٹھائیس ہزار روپیہ لیے گئے اسی روز ایک عمدہ مہر وزن دو سیت تولہ کی سار نبل بیگ ایلچی کے عنایت کی اور انھین دنون مین ابراہیم خان نے خواجہ سراے چند بنگالہ سے برسم پیشکش بھیجے تھے ایک اون مین سے خنثی ظاہر ہوا کہ آلت مردمی اور محل مخصوص عورتون کا رکھتا تھا لیکن خصیے ظاہر نہ تھے جا پیشکش مشار الیہ سے دو منزل ایک کشتی ہی بنائی ہوئی بنگالہ کی نہایت لطیف اندام موازی دہ ہزار روپیہ صرف زینت اوسکی مین کیے تھے بے تکلف شاہانہ کشتی ہی شیخ قاسم کو صاحب صوبہ الہ آباد کا کرکے ساتہ خطاب محتشم خانی اور منصب پنجہزاری کے امتیاز بخشا اور حکم کیا کہ دیوانیان جاگیر اضافہ اوسکے کو محال عمدگی تنخواہ کرین راجہ شیام سنگہ زمیندار سری نگر نے ساتھہ عنایت اسپ اور فیل کے سرفرازی پائی ان دنون مین عرض ہوئی کہ یوسف خان ولد حسین خان نے بیچ لشکر ظفر پیکر دکن کے ساتھہ مرگ مفاجات کے ودیعت حیات سونپی اور ایسا سنا گیا کہ اس مدت مین بیچ جاگیر کے تھا اور ایسا فربہ ہوا تھا کہ ساتھہ تھوڑے چلنے کے ہانپتا تھا جس روز کہ خرم سے ملاقات کی بیچ آمد و رفت کے نفس اوسکا چلتا تھا اور جس وقت کہ سروپا دیا گیا بیچ پہننے اور تسلیم کرنے کے عاجز ہوا اور تمام اعضا مین رعشہ پڑ گیا تھا بڑے صدمے سے تسلیم کرکے روانہ ہوا اور قریب پردہ پناہ سرا کے ہوش باختہ ہوا نوکرون نے اوسکو پالکی مین ڈالکر گھر پونہچایا جاتے ہی مرگیا غرہ اردی بہشت ماہ ساتھہ زنبل بیگ ایلچی کے خنجر خاصہ عنایت کیا اور تاریخ چوتھی ماہ مذکور کو جشن کار خیر فرزند شہریار نے رونق پائی مجلس حنابندی کی بیچ دولتخانہ مریم الزمانی کے آراستہ ہوئی اور جشن نکاح بیچ منزل اعتماد الدولہ کے منعقد ہوا اور ہمارا ہمراہ اہل محل کے بیچ منزل مذکور کے ہوا بعد گذرنے سات گھڑی رات کے شب جمعہ سے ساتھہ مبارکی کے نکاح ہوا امید کہ خدا مبارک کرسے روز سہ شنبہ اٹھارویں کو بیچ باغ نور افشان کے ساتھہ فرزند شہریار کے چار قب مرصع مع دستار و کمر بند اور دو راس اسپ ایک عراقی بازین طلائی اور دوسرا ترکی بازین نقاشی عنایت ہوا اور اسی ایام مین شاہ شجاع آبلہ برلایا اور ساتھہ اوس حدت کے شدت کی کہ آب گلا اوسکے سے نیچے نہین جاتا تھا اور امید حیات سے منقطع تھی اور جو بیچ زائچہ طالع پیدا اوسکے کے لکھا تھا کہ اسی سال مین بیسر اوسکا فوت ہو اور سب نجومی یہی کہتے تھے اور چونکہ ای تخلاف اوسکے

لیتا تھا آخر کو لڑکا دوسرا اوسکا مرا اور یہ صحیح و سالم بچ رہا اور لڑکا کہ صبیہ شہنواز خان سے رکھتا تھا بیچ برہانپور کے فوت ہوا سوا اسکے بہت احکام اوسکے مطابق پڑے اور اس واقعات کو بیچ سات زر کے لکھا یا اور شش ہزاری پانصد سوار آمد انعام تک کے مقرر ہوئے محمد حسین جابری نے اوپر خدمت بخشیگری اور واقعہ نویسی صوبہ اوڑیسہ کے سرفرازی پائی منصب لاچین منجم قاقشال کا التماس مہابت خان سے اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور پانصد سوار مقرر ہوا محمد حسین برادر خواجہ بنے کانگڑہ سے آکر ملازمت حاصل کی واسطے بہادر خان اوزبک کے فیل عنایت کیا ہوا اور ہاتھ وکیل اوسکے کے بھیجا گیا ہرمز و ہوشنگ پوتے غفران پناہ مرزا محمد حکیم کو جو بیچ قلعہ گوالیار کے محبوس تھے بسبب حزم و احتیاط کے کہ لازمہ سلطنت و جہانداری کا ہے اوندونکو بیچ حضور کے طلب کر کے حکم فرمایا کہ دار الخلافت آگرہ میں رہا کریں اور جو روزینہ کہ ساتھ اخراجات ضروری کے وفا کرے مقرر ہوا اور اسی ایام میں رودر سپتا چارج نام برہمن نے کہ دانشوران اس گروہ سے ہے بنارس میں واسطے استفادہ کے شغل رکھتا تھا دولت ملازمت کی پائی الحق مطالب عقلی و نقلی خوب تحصیل کر کے بیچ فن اپنے کے کامل ہوا تیسویں فروری ماہ و سنہ حال کو ایک موضع میں پرگنہ جالندھر سے وقت صبح کے جانب شرق سے ایک غوغا مہیب اوٹھا چنانچہ نزدیک تھا کہ ساکنان موضع مذکور کے اوس صدائے ہولناک سے جان دیویں اسی اثنا میں روشنی نمود ہوئی معلوم ہوا کہ آسمان سے آگ برستی ہے جب وہ شور و غوغا بند ہوا اور دلوں سے سراسیمگی نے قرار پایا ایک قاصد تیز رو نزدیک محمد سعید عامل پرگنہ مذکور کے بھیجکر حقیقت حال دریافت کی اوسی وقت عامل مذکور نے اپنے کو اوپر زمین آتش زدہ کے پہونچا کر حال معلوم کیا کہ بمقدار دس گیارہ گز زمین کے طول و عرض میں ایسی جلی تھی کہ کوئی اثر سبزہ اور گیاہ سے نہ دکھائی دیتا تھا اور ویسے ہی گرم تھی فرمایا کہ زمین کو کھودیں ہرچند کھودتے تھے حرارت اور تپش زیادہ ظاہر ہوتی تھی یہاں تک کہ پارچہ آہن تفتہ نمودار ہوا اور اس مرتبہ گرم تھا کہ گویا کورۂ آتش سے باہر لائے ہیں ایک گھڑی کے بعد سرد ہوا اور اوسکو گھر لا کر خریطہ میں بند کر کے روانہ درگاہ کیا فرمایا سیئے کہ حضور میں وزن اسکا کریں یکصد و شصت تولہ نکلا اوستاد داؤد کو حکم ہوا کہ شمشیر یا خنجر یا کارد طیار کر کے لا دے اور اسی لوہے سے بنا وے عرض کیا کہ بھٹی میں نہیں ٹھہرتا اور بہتا ہے فرمایا کہ بیچ اس صورت کے ساتھ آہن دوسرے کے ممزوج کریں اور عمل میں لاویں چنانچہ حسب فرمان میرے کے سہ حصہ آہن برق اور ایک حصہ آہن دوسرا ملا کر دو قبضہ شمشیر اور ایک قبضہ کارد اور ایک قبضہ خنجر بنا کر نظر میں لایا جب آزمایا تو اونکا جوہر اور کاٹ اچھا پایا تیغ نام ایک کا قاطع اور دوسرے کا برق سرشت رکھا بیدل خان نے ایک رباعی مطابق اس مضمون کے کہکر سنائی رباعی از شاہ جہانگیر جہان یافت نظام + افتادہ بعہد او ز برق آہن خام + زان آہن شد بحکم عالمگیرش + یک خنجر و کارد با دو شمشیر تمام + از شعلہ برق بادشاہی تاریخ پائی + در میولا راجہ سارنگ دیو نے کہ نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے گیا تھا آکر سعادت ملازمت حاصل کی عرضداشت کی تھی کہ یہ مرید حسب الحکم الہ آباد سے متوجہ صوبہ بہار کا ہوا امید کہ عمر اپنی سے برخوردار ہوے قاسم خان نے ساتھ عنایت نقارہ کے سربلندی پائی اسی تاریخ علیم الدین نام ملازم خرم نے عرضداشت اوسکی مشتمل اوپر نوید فتح اور شست مرصع کے کہ بطریق نذر کے بھیجی تھی لا کر نذر کی خلعت واسطے اوسکے بھیجکر رخصت کیا امیر بیگ برادر فاضل بیگ خان ساتھ دیوانگی سرکار فرزند شہریار اور محمد حسین برادر خواجہ جہان اونکی بخشیگری کے اور معصوم اوپر خدمت میر سامانی اوسکی کے مقرر ہوے سید حاجی نے واسطے کمک لشکر ظفر اثر دکن کے دستوری پائی اور اسپ ساتھ اوسکے عنایت کیا اور مظفر خان نے اوپر خدمت بخشیگری کے سرفرازی پائی جو در میولا والدہ امام قلی خان والی توران نے ایک مکتوب مشتمل اوپر ظاہر کرنے نسبت اخلاص اور مراسم آشنائی کے ساتھ نور جہان بیگم کے بھیجا تھا اور تحفہ جات اوس دیار کے برسم سوغات ارسال کیے تھے اسلیے خواجہ نصیر کہ بندوں قدیم اور خدمتگاروں زمان شاہزادگی میرے سے ہے نور جہان بیگم کی طرف سے برسم رسالت مقرر کر کے ایک مکتوب اور ساتھ نفائس اس ملک کے ہاتھ خواجہ مذکور کے بھیجی گئی اور اند [illegible]

کہ بلغ نورانشان محل نزول بارگاہ اقبال کا تھا بچہ رنگ مثبت روزہ بالا سے بام دولتخانہ سے کہ آٹھ گز ارتفاع رکھتا تھا جستی کرکے زمین پر آیا اور کچھ آسیب نہ پونہچا چوتھی خرداد ماہ الہی کو افضل خان دیوان خرم نے عرضداشت اوسکی کہ مشتمل اوپر نوید فتح و فیروزی کے لایا تھا سعادت آستانہ بوسی کی پائی اور تفصیل اوسکی یہ کہ جو لشکر منصور بیچ حوالی اوجین کے پونہچا ایک جماعت بندہ ہاے درگاہ نے کہ قلعہ مین رہتی تھی نوشتہ بھیجا کہ ایک فوج نے مقہورون سے قدم جرأت اور بیباکی کا آگے رکھکر آب نربدہ سے گذر کیا ہے اور چند موضع کہ نیچے قلعہ کے واقع ہین جلا کر ساتھ دوڑا اور لوٹ مار کے مشغول ہین مدار المہام خواجہ ابو الحسن ساتھ بہت سے امراے سعادت کے برسم منقلای مقرر ہوا کہ جلد دوڑکر کے سزا اوس گروہ بدکردار کو دیوے خواجہ نے شبخون مار کر وقت طلوع صبح کے اوپر لب آب نربدہ کے پونہچکر بے آگہی اونکے بہادران تیز جلو نے ساتھ تعاقب کے دوڑکر بہت کو تہ شمشیر انتقام کے مسافر راہ عدم کا کیا اور نوشتہ خرم ساتھ خواجہ ابو الحسن کے پہنچا کہ ہمارے آنے تک توقف کرو مقارن اسکے عساکر اقبال ساتھ فوج منقلا کے ملا اور کوچ بکوچ برہانپور تک دوڑا اور ابھی وہ مخذول بے عاقبت پاے ادبار کا اوپر فرار کے رکھکر بیٹھے تھے جو مدت دو سال تک بندہ ہاے درگاہ ساتھ اون مقہورون کے بیچ زد و خورد کے تھے اور طرح طرح کے رنج و تعب بیچ قلعہ گیری اور عسرت غلہ سے کھینچے تھے اور سواری دائمی سے گھوڑے زبون ہوئے اسلیے برہانپور تک بیچ سرانجام لشکر کے توقف ہوا اور ان نو دن مین تیس لاکھ روپیہ و جنس بہت واسطے لشکر منصور کے تقسیم ہوا اور سزاولان گماشتہ مردم کو شہر سے باہر لا سکے ہین ہنوز بہادران رزم دوست نے ہاتھ واسطے لڑائی کے نہ اوٹھایا تھا کہ وہ سیاہ بخت تاب مقاومت کی نہ لا کر مانند بنات النعش کے درہم و برہم ہوے اور جوانون تیز جلو نے پیچھے سے آکر بہت کو ساتھ تیغ انتقام کے اوپر خاک ہلاکت کے ڈالا اور ساتھ اسی دستور کے مارتے و دھاڑتے فرصت نہ دیکر کھڑکی تک کہ جاے اقامت نظام الملک وغیرہ مقہورون کی تھی لے گئے اور ایک روز پہلے وہ بد اختر شور بخت ہیوپنچنے افواج قاہرہ سے آگاہی پاکر نظام الملک کو ساتھ اہل و عیال اور احمال و اثقال کے بیچ قلعہ دولت آباد کے لے گئے تھے اور جب جا کہ حاجت جیلہ اور خیمہ کی تھی پشت ساتھ قلعہ کے دیکر بیٹھے اور زیادہ لوگون اوسکے سے اوپر اطراف ملک کے پراگندہ ہوے اور سران لشکر ظفر اثر نے ساتھ سپاہ کینہ خواہ کے تین روز بیچ بلدہ کھڑکی کے توقف کرکے شہر کو کہ بیچ مدت بیست سال کے تعمیر پائی تھی ایسا خراب کیا کہ بیست سال مین بھی رونق اصلی پر نہ آویگا محلات انہدام اون مکانون سے فکر نے اور اسکے قرار پایا کہ ہنوز فوج مقہورون کی قلعہ احمد نگر کو گھیرے ہوے ہے ایک مرتبہ وہان جاکر ارباب فتنہ کو تنبیہ اوپر اصل کے کرکے اور نئے سر سے سامان ازوقہ مہیا رکھکر کمک چھوڑ کر پھر آوینگے ساتھ اس عزیمت کے روانہ ہوکر قصبہ پٹن تک دوڑے اونھون نے عاجز ہوکر وکلا اور اپلچی اپنے بھیجکر عجز و زاری شروع کی کہ آیندہ بھی سررشتہ بندگی اور دولت خواہی کو ہاتھ سے نہ دیوین اور حکم عالی سے قدم باہر نرکھین اور جو کچھ فرمایا جاوے پیشکش و جرمانے سے منت رکھکر سرکار مین بھیجین اتفاقاً ان چند روز مین عسرت تمام گرانی غلہ سے بیچ لشکر کے ظاہر تھی اور بھی خبر پونہچی کہ ایک جماعت مقہورون سے کہ قلعہ احمد نگر کو گھیرے تھی طنطنہ نہضت لشکر ظفر اثر سے ترک محاصرہ کرکے گرد قلعہ سے اوٹھ گئی اسلیے ایک فوج واسطے کمک خنجر خان کے بھیجکر مبلغ برسم مدد خرچ ارسال کیے اور خاطر سب جہت سے مطمئن کرکے دولتخواہ مظفر و منصور لوٹ آئے اور بعد عجز و زاری بسیار کے مقرر ہوا کہ سوا اوس ملک کے جو قدیم سے بیچ تصرف اولیاے دولت کے تھا موازی چہاردہ کروہ دوسرا اوس محال سے کہ متصل سرحد بادشاہی کے ہے چھوڑین اور پنجاہ لک روپیہ برسم پیشکش بیچ خزانہ عامرہ کے پونہچاوین افضل خان کو رخصت کرکے ایک لعل کلگی کہ دارا ے ایران نے بھیجا تھا اور تعریف اوسکی لکھی گئی واسطے خرم کے عنایت کرکے بھیجا اور ساتھ مشار الیہ کے خلعت و فیل و دوات و قلم مرصع مرحمت ہوا خنجر خان کو بیچ محارست قلعہ احمد نگر کے مصدر خدمات پسندیدہ اور حرودات

شائستہ کے ہوا تھا اوپر منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز ہوا اکرم خان سنے حسب الحکم صوبہ اوڈیسہ سے آکر ساتھ اپنے برادرون کے سعادت ملازمت کی پائی اور ایک لڑی مرواریدکی تذر گذرانی مظفر الملک ولد بہادر الملک ساتھ خطاب نصرت خانی کے سرفراز ہوا باودی رام دکھنی کو علم عنایت ہوا اور عزیز اللہ ولد یوسف خان ساتھ منصب ہزاری ذات اور پانصد سوار کے سرفراز ہوا روز مبارک شنبہ اکیسوین کو مقرب خان نے صوبہ بہار سے آکر سعادت آستانہ بوسی کی پائی درینولا آقا علی ومحب علی بیگ وحاجی بیگ وفاضل بیگ فرستادہ ہای دارای ایران کو کہ ساتھ دخات کے آئے تھے رخصت فرمایا اور آقا بیگ کو سروپا اور خنجر اور جیغہ او چالیس ہزار روپیہ نقد انعام ہوے اور محب علی بیگ ساتھ خلعت وتیس ہزار روپیہ کے سرفراز ہوا اور اوپر اسی دستور کے دو سرونکو بھی حسب لیاقت شان اونکی کے انعام دیا گیا اور ہرایا ہی مناسب وقت کے واسطے برادر والاقدر کے ہاتھ نامبردگان کے بھیجا گیا اور اسی تاریخ مکرم خان اوپر صاحب صوبگی دار الخلافہ دہلی اور خدمت فوجداری میوات کے سرفراز ہوا شجاعت خان عرب نے ساتھ منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار و پانصد سوار کے اصل و اضافہ سے عزت و افتخار حاصل کیا شیرزہ خان اوپر منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور گردہر ولد رای سال کچھواہہ ساتھ ہزار و دو صدی ذات و نہ صد سوار کے ممتاز ہوے اور اونتیسوین کو قاسم بیگ نام فرستادہ دارای ایران نے آکر ملازمت حاصل کی اور مکتوب اوس برادر عالیقدر کا کہ مشتمل اوپر مراتب محبت و یکجہتی کے تھا گذرانکر جو کچھہ برسم سوغات کے بھیجے تھے بیچ نظر کے لایا اور غرہ تیر ماہ الہی کو فیل خاصہ گج رتن نام واسطے فرزند خان جہان کے ہمنے بھیجا نظر بیگ ملازم خرم عرضداشت اوسکی لایا اور نظر سے گذرانی اور التماس اسپ بخشی کی کی تھی راجہ کشنہ اس کو حکم فرمایا کہ ہزار راس اسپ طویلون سرکار سے بندرہ روز مین سامان کر کے ہمراہ روانہ کیے اور اسپ روپ رتن نام کہ دارای ایران نے غنایم لشکر روم سے ارسال رکھا تھا واسطے خرم کے عنایت کر کے بھیجا اور اسی روز غیاث الدین نام ملازم ارادت خان سنے عرضداشت اوسکی کہ مشتمل اوپر نوید فتح کے بھیجی تھی گذرانی بیچ اوراق گذشتہ کے شورش اور فتنہ انگیزی زمینداردن کشتوار کے اور بھیجنا بلال پسر دلاور خان کا لکھا تھا جو اس مہم کے اوسی سرانجام بنایا تھا ساتھہ ارادت خان کے حکم ہوا تھا کہ آپ اوس خدمت شایستہ پر دوڑکر مفسدون بد سرانجام کو تنبیہ و تادیب اوپر اصل کے دیوے اور اوپر انضباط اوس کوہستان کا کرے کہ غبار تفرقہ و آشوب اوپر حواشی اوس ملک کے نہ بیٹھے موما الیہ نے حسب فرمان واجب الاذعان کے دوڑکر کے خدمت شایستہ ظاہر کی اور اہل فتنہ و فساد نے جنگل مین پریشان سر رکھا اور اپنی جان کو غنیمت جانکر بھاگ گئے پھر از سر نو غبار شورش اور آشوب اوس ملک سے اوٹھ گیا اور ساتھ جوانمردون کارزار کے استحکام دیکر او ضبط تھانجات کا کر کے بیچ کشمیر کے مراجعت کی بدلے اس خدمت کے پانسو سوار اوپر منصب ارادت خان کے زیادہ کیے گئے جو خواجہ ابو الحسن اوپر مہم دکن کے مصدر ترددات شایستہ اور خدمات پسندیدہ کا ہوا تھا ہزار سوار اوپر منصب مشار الیہ کے اضافہ فرمائے احمد بیگ برادر زادہ ابراہیم خان فتح جنگ اوپر صاحب صوبگی اوڈیسہ کے سرفراز ہو کر ساتھ خطاب خانی و علم و نقارہ کے بلند مرتبہ ہوا اور منصب اوسکا اصل و اضافہ سے دو ہزاری اور پانصد سوار کے حکم فرمایا جو مکرر فضائل و کمالات قاضی نصیر برہانپوری کے سنے گئے خاطر حقیقت جوی نے واسطے صحبت مشار الیہ کے رغبت زیادہ کی درینولا حسب الطلب درگاہ مین آیا عزت دانش اوسکی کا پاس کر کے مین ساتھ اکرام و احترام کے پیش آیا قاضی کو علم عقلی و نقلی مین ثانی پایا ایسی کم ہی کتاب ہوگی کہ اوسکے مطالعے سے نگذری ہو لیکن ظاہر اوسکا ساتھ باطن کے آشنا نہین جو ساتھ درویشی کے نہایت راغب اور مائل پایا تکلیف ملاقات کی نکی اور پنجہزار روپیہ عنایت کر کے رخصت دی کہ بیچ وطن کے پہونچکر آسودہ حال رہے اور غرہ امرداد الہی کو باقر خان اوپر منصب دو ہزاری ذات اور ہزار و دویست سوار کے سرفراز ہوا اور امرا اور بندگان بادشاہی سے کہ فتح دکن مین ترددات شایستہ پیش پونہچا تھا بتیس نفر ساتھ اضافون لائق کے سرفراز ہوے عبد العزیز خان نقشبندی کہ واسطے حکومت قندہار کے مقرر ہوا حسب التماس فرزند خانجہان کے اوپر منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار

سوار کے سرفراز ہوا اور عزہ شہریور کو شمشیر مرصع واسطے زنبل بیگ ایلچی کے عنایت کی اور ایک دیہہ اعمال دار الخلافت سے کہ بمبلغ ہزار
روپیہ کی جمع رکہتا تھا وہ بھی ساتھ اوسکے مرحمت ہوا اور ببولا حکیم رکنا کو واسطے شورش مزاج اور مرخوئی وعدم وقوف کے لائق خدمت کا
نجانکر رخصت فرمایا کہ جس جا چاہے جاوے جو بیچ عرض کے پونہچا کہ ہوشنگ برادر زادہ خانعالم نے خون ناحق کیا اوسے بیچ حضور کے
طلب کر کے باز پرس کی اور بعد ثابت ہونے کے حکم واسطے قصاص اوسکے کے ہوا حاشا کہ اس امر مین رعایت خاطر شاہزادہ کی یا
ساتھ امرا اور سائر بندگان کیا پونہچے امید کہ توفیق رفیق ہو جیو عزہ شہریور کو حسب التماس آصف خان کے منزل اوسکی مین جا کر
بیچ ایک حمام کے کہ از سر نو طیار ہوا تھا غسل کیا بے تکلف بہت نفیس اور مکلف ایک حمام ہی پیچھے فارغ ہونے غسل کے پیشکش
لائق بیچ نظر کے لایا اور جو کچھ پسند پڑا قبول کیا اور باقی ساتھ اوسکے بخشا وظیفہ خضر خان خاندیسی کا اصل و اضافہ سے ہزار روپیہ
مقرر ہوا اور انہین ایام مین عرض ہوئی کہ کلیان نام آہنگر اوپر عورت ہمقوم اپنی کے عاشق زار ہی اور اظہار عاشقی کا کرتا ہی اور وہ ضعیفہ بیوہ
باوجود ایسے عاشق ہونے کے اصلا ساتھ آشنائی اوسکے کے تن نہین دیتی ہی اور محبت اسکی اوسکے دل مین تاثیر نہین کرتی ہی دونو
کو حضور مین طلب کر کے باز پرس کی گئی ہر چند عورت کو واسطے نکاح اوس دل دادہ کے رغبت دلائی سودمند نہ پڑی اوسوقت آہنگر
مذکور نے کہا کہ اگر یقین جانون مین کہ اوسکو مجھے عنایت فرمائیے تو خود کو بالاے شاہ برج سے نیچے ڈال دون مینے ازروے مطایبہ کے کہا
کہ شاہ برج پر کیا ہو تو اگر دعوی تیری محبت کا صادق و درست ہی اسی کوٹھے سے کود پڑ مین اوسکو حکم ساتھ تیرے دیتا ہون
ہنوز سخن تمام نہوا تھا کہ برق آسا جلد دوڑ کر نیچے کود پڑا بمجرد گرنے کے جسم و دہان اوسکے سے خون جاری ہوا مینے اوس ہزل
اور مطایبہ سے ندامت بہت کھینچی اور آزردہ خاطر ہوا اور ساتھ آصف خان کے فرمایا کہ اوسکو گھر مین لیجا کر تیمارداری کرے جو پیمانہ
حیات اوسکی کا لبریز تھا ساتھ اوسی آسیب کے درگذرا ~~~ عاشق کہ جان نثار بران آستانہ ساخت + از شوق جان سپرد اجل را
بہانہ ساخت حسب التماس مہابت خان منصب لاچین قاقشال کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور پانصد سوار کا مقرر ہوا بیچ سنہ گذشتہ
کے ایما اوپر اوسکے کیا کہ روز جشن دسہرہ کو کشمیر مین اثر گرفتگی نفس اور کوتاہی دم کا بیچ اپنے احساس کیا مجملا کثرت باریدگی اور رطوبت ہوا
سے بیچ مجرا ے نفس جانب چپ مین بیچ دل کے گرانی اور گرفتگی ظاہر ہوئی رفتہ رفتہ نوبت ساتھ سختی کے پونہچی اطبا کہ ملازمت مین تھے
پہلے حکیم روح اللہ متصدی علاج ہوا اور چند لحظہ ساتھ دوائوں گرم و ملائم کے تدبیرات بیچ کام کے لیگیا ظاہر مین تھوڑی سی تخفیف
معلوم ہوئی جو اوس گریوہ سے اوپر آیا پھر ویسی سختی نے مونہ دکھایا اس مرتبہ چند روز ساتھ شیر بز اور پھر ساتھ شیر شتر کے مشغول ہوا
کسی سے فائدہ نہ پایا مقارن اس حال کے حکیم رکنا کو کہ سفر کشمیر سے معاف رکھا تھا اور بیچ آگرہ کے چھوڑا تھا خدمت ملازمت مین
بلایا اور ازروے دلیری اور ظاہر کرنے قدرت کے ترکیب معالجہ کا ہوا اور مدار اوپر ادویہ گرم و خشک کے رکھا تدبیرات اوسکی سے
بھی فائدہ نہوا بلکہ بسبب افزونی حرارت و خشکی دماغ و مزاج کا ہوا اور نہایت ضعیف ہوا اور مرض نے مونہ ساتھ زیادتی کے رکھا اور
محنت نہایت کو پونہچا بیچ اس وقت اور اس حالت کے دل سنگ خارا کا اوپر میرے جلتا تھا صدرا پسر حکیم مرزا محمد کو کہ اطباے عمدہ
عراق سے تھا بیچ عہد دولت پدر بزرگوار میرے کے ولایت سے آکر بعد اوسکے کہ تخت سلطنت کا ساتھ وجود ناچیز نیازمند کے آراستگی
پاوے جو ساتھ جوہر استعداد اور تصرف طبیعت کے سبب امتیاز رکھتا تھا بیچ مقام تربیت کے اوسکو ساتھ خطاب مسیح الزمانی کے امتیاز
بخشا اور پایہ اعتبار کا دوسرے اطبا سے کہ ملازمت مین تھے زیادہ کیا بگمان اوس بات کے کہ شاید کوئی وقت اوقات سے
مصدر خدمات کا ہوسکے وہ حق نشناس باوجود چندین حقوق و منت رعایت کے محکو بیچ اس روز مصیبت اندوز کے دیکھکر
اور یہی حال پسند کر کے اصلا ساتھ دوا و علاج کے متوجہ نہوا ہر چندین نہایت التفات و مدارا اور مواسات کے پیش آتا تھا

مگر وہ یہی کہتا تھا کہ مجھے اوپر دانش اور حذاقت اپنی کے اس قدر اعتماد نہین ہی جو متصدی علاج کا ہوسکون اور ایسے ہی حکیم ابوالقاسم پسر
حکیم الملک باوجود نسبت خانہ زادگی و حقوق تربیت کے آپ کو متوہم و متوحش ظاہر کرتا تھا بلکہ علاج سے دور ہوتا تھا لاچار تدبیرات ظاہری
سے دل اپنا اوٹھا کر حکیم علی الاطلاق کو سونپا اور جو فشار پینے سے تخفیف ہوتی تھی دن کو بھی بخلاف ضابطہ و معتاد کے استعمال کرتا تھا
رفتہ رفتہ گرمی ہوا سے نقصان اوسکا محسوس ہوا اور ضعف زیادہ ہوا نورجہان بیگم کہ تدبیر و تجربہ اوسکا ان طبیبون سے زیادہ ہی از روے
مہربانی اور دلسوزی کے کم کرنے پیالہ اور اون تدبیرون مین کہ مناسب وقت ہین مصروف ہوئی اگرچہ آگے اس سے بھی وہ علاج
کہ اطبا کرتے تھے ساتھ صلاح اور صوابدید اوسکے کے تھا لیکن اس وقت مدار اوپر مہربانی اوسکے کے رکھا اور شراب کو بتدریج
کم کیا اور چیزون نامناسب اور غذا ناموافق سے محافظت کی امید کہ حکیم حقیقی شفاخانہ غیب سے صحت کامل نصیب کرے روز دوشنبہ
بارہوین ماہ مذکور مطابق پچیسوین شوال سنہ ایکہزار اکتیس ۳۱ ہجری کو جشن وزن شمسی نے ساتھ مبارکی اور فرخی کے آراستگی پائی جو سال گذشتہ
مین بیماری صعب کھینچکر پیوستہ بیچ محنت و آزار کے گذرا تھا شکر اوس بات کا بجا لایا کہ ایک سال ساتھ خیریت کے گذرا اور بیچ شروع سال حال کے
اثر صحت کا اوپر چہرہ مراد کے ظاہر ہوا حسب التماس نورجہان بیگم کے اوسکے وکلا نے ایسی نفیس مجلس ترتیب دی کہ حیرت افزاے نظارگیان
ہوئی اور جس تاریخ سے کہ نورجہان بیگم عقد ازدواج اس نیازمند مین آئی اگرچہ سب جشنون شمسی اور قمری مین لوازمہ اوسکا جیسا کہ چاہیے
لائق اس دولت کے ترتیب دیکر سرمایہ اسباب سعادت اور نیک بختی کا جمع کیا لیکن اس جشن مین زیادہ تر تکلفات آرایش مجلس اور
ترتیب بزم مین نہایت توجہ کی اور ایک جماعت بندگان پسندیدہ اور خواصون مزاجدان سے کہ بیچ اس ضعف مین از روے اخلاص و جانفشانی
کے پیوستہ حاضر ہوکر پروانہ وار گرد سر میرے کے پھرتے تھے نوازشات لائق خلعت و کمربند شمشیر مرصع اور خنجر مرصع اور اسپ و فیل اور خوانون
بر از زر کے ہر ایک کو لائق پایہ اونکے کے سرفراز کیا باوجودیکہ اطبا سے خدمت شایستہ ظہور مین نہ آئی تھی ساتھ تھوڑی خفت کے کہ دو تین
دن مین اونھین ہوئی انواع و اقسام مراحم سے اس جشن ہمایون مین بھی بانعامات لائق نقد و جنس کے سرفراز ہوے بعد فراغ جشن خوان
جواہر و زر کے نثار ہوکر دامن اہل نشاط اور ارباب استحقاق کے بھرے اور جو کہ راے منجم کہ نوید بخش صحت و تندرستی سے تھا ساتھ مہر و
روپیہ کے وزن کرکے مبلغ پانصد مہر اور سات ہزار روپیہ بیچ وجہ انعام اوسکے کے مقرر ہوا آخر مجلس مین جو پیشکش کہ واسطے میرے
ترتیب دی گئی تھی پیش ہوئی جواہر مرصع آلات اور اقمشہ اور اقسام نفائس سے جو کچھ مجھے پسند پڑا قبول کیا حاصل کلام کا دو لاکھ روپیہ
سوا سے اوسکے جو برسم پیشکش گذرانا اس جشن عالی مین بابت اون انعامون کے کہ نورجہان بیگم نے صرف کیا بیچ تحریر کے آیا اور سالہاے گذشتہ
مین وقت صحت کے تین من اور تین سیر پاکمی وزن مین آتا تھا امسال بباعث ضعف و لاغری کے دو من اور ستائیس سیر وزن ہوا روز
مبارک شنبہ غرہ ماہ الہی کو اعتقاد خان حاکم کشمیر نے بمنصب چار ہزاری و دو ہزار و پانصد سوار کے سرفرازی پائی راجہ گجسنگہ بمنصب چار ہزاری
اور تین ہزار سوار کے ممتاز ہوا جو خبر بیماری میری کی فرزند شاہ پرویز کو پہنچی ساتھ فرمان طلب کے انتظار نکرکے بیتابانہ متوجہ ملازمت
کا ہوا تاریخ چودھوین ماہ مذکور مین بساعت مسعود اور زمان محمود اوس فرزند سعادتمند نے شرف سعادت آستانہ بوسی حاصل کیا تین بار
گرد تخت کے پھرا مین ہرچند مبالغہ کرکے سوگند دیتا تھا اور منع فرماتا تھا وہ زاری اور تضرع زیادہ کرتا تھا ہاتھ اوسکا پکڑکے اپنی طرف کھینچا
اور شفقت اور عاطفت سے آغوش مین لیا اور التفات اور توجہ بہت ظاہر کی امید کہ عمر و دولت سے برخوردار ہو اور ان دنون بیس لاکھ روپیہ
ہاتھ الہداد خان کے واسطے صرف ضروریات لشکر دکن کے پاس خرم کے ارسال کیے اور مشارالیہ نے ساتھ عنایت فیل و اسپ کے سرفرازی
پائی اٹھائیسوین کو قیام خان قراول بیگی نے مرض طبعی مین رحلت کی یہ خدمتگارون مزاجدان سے تھا اور قطع نظر فنون شکار اور
مہارت ہونے اس فن کے اکثر جزویات سے خبردار تھا اور پیروی مزاجداری میری کی بہت کرتا تھا بالجملہ اس سانحہ سے مجکو

سخت صدمہ ہوا امید کہ ایزد تعالے اوسکو بخشے اور تاریخ اونتیسوین کو والدہ نورجہان بیگم کی غریق رحمت حق ہوئی صفات حمیدہ اس
کدبانو کے کیا لکھون پاک طینتی اور دانائی تمام خوبیون سے کہ زیور عورات کا ہی مادر روزگار نے مثل اوسکے ندیکھا ہوگا مین اپنی مان سے
اونکو کمتر نہین سمجہتا تھا نسبت تعلق اور رابطہ محبت کہ اعتماد الدولہ کو ساتھہ اونکے تھا یقین کہ کسی خاوند کو ایسا نہوگا قیاس چاہیے کرنا
کہ اوپر اوس غمزدہ کے کیا حادثہ گذرا ہوگا اور اسیطرح نسبت تعلق نورجہان بیگم کے ساتھہ ایسی والدہ کے کیا لکھا جاوے کہ احاطہ
تحریر سے باہر ہی آصف خان باوجود نہایت خردمندی اور دانائی کے جامۂ شکیبائی کو چاک کرکے لباس اہل تعلق سے باہر آیا میرے
مجروح خاطر کو مشاہدہ حال فرزند سے صدمۂ غم زیادہ ہوا ہرچند نصیحت کی گئی سودمند نہوئی ایکدن ہم واسطے پرسش اوسکے گئے جو
ابتدا سے شورش مزاج اور آزردگی خاطر اوسکی کی تھی از روے شفقت اور مرحمت حرف چند نصیحت آمیز فرماے کہ رفع پریشانی ہو
بعد چند روز کے جراحت درونی اوسکی کا مرہم التفات سے علاج کرکے پھر لباس اہل تعلق مین لاؤن اگرچہ اعتماد الدولہ واسطے رضا جوئی
میری کے ظاہر آپ کو بہت ضبط کرتا تھا لیکن ضبط نہوسکتا تھا غرۂ آبان ماہ الٰہی کو سربلند خان اور جانسپار خان اور باقی خان
نے عنایت نقارہ سے سربلندی پائی عبد اللہ خان بے رخصت صاحب صوبۂ دکن کے محال جاگیر اپنے مین آیا مین نے دیوانون عظام سے
فرمایا کہ جاگیر اوسکی تغیر کرو اور اعتماد راے کو حکم ہوا کہ سزاولی مقرر کرکے اوسکو صوبۂ مذکور مین پونہچاوے آگے اس سے مجملاً احوال
مسیح الزمان کا لکھا گیا کہ باوجود چندین حقوق و تربیت کے اس قسم کی بیماری مین توفیق خدمتگاری کی نپائی دفعۃً التماس سفر حجاز
کا کیا اوس سبب سے کہ ہر وقت توکل اس نیازمند درگاہ الٰہی کا خدا پر ہی بکشادہ پیشانی رخصت فرمایا باوجودیکہ سب قسم کا سامان
رکھتا تھا مگر بست ہزار روپیہ واسطے مدد خرچ کے انعام فرمایا امید کہ حکیم علے الاطلاق بے وسیلۂ اطبا اور بسبب دوا کے اس نیازمند کو
شفاخانہ کرم اپنے سے صحت عاجل اور شفاے کامل کرامت کرے اور جو ہواے آگرہ کی بسبب شدت حرارت اور افراط گرما کے
مجھے ناموافق تھی تاریخ تیرہوین روز دوشنبہ آبان ماہ الٰہی سنہ سولہ مین رایات عظمت آیات طرف کوہستان شمالی کے بلند ہوے
کہ آگرہ و پانی ہوا ساتھہ اعتدال کے قریب ہووے اور کنارے آب گنگ کے کوئی سرزمین وسیع و بہتر پسند کرکے ایک شہر نیا آباد کرون کہ
موسم گرما مین محل اقامت کا ہووے والا جانب کشمیر کے عنان عزیمت کی معطوف کیجاوے اور مظفر خان کو واسطے حفظ و حراست آگرہ
کے نقارہ و اسپ و فیل سے سرفراز فرمایا مرزا محمد برادرزادہ اوسکے کو واسطے فوجداری نواحی متہر کے مقرر کرکے خطاب اسد خانی اور اضافہ
منصب سے ممتاز کیا اور باقر خان کو خدمت صوبہ داری صوبہ اودہ پر سرفراز کرکے رخصت فرمایا چھبیسوین ماہ مذکور کو نواحی متہرا سے فرزند اقبالمند
شاہ پرویز نے اوپر صوبۂ بہار اور محال جاگیر اپنی کو دستوری پائی سروپاے خاصہ با دو تہمچ مرصع و اسپ و فیل لطف فرماکر رخصت کیا امید کہ عمر سے
برخوردار ہووے مکرم خان حاکم دہلی دولت زمین بوسی سے سرفراز ہوا چھٹے مہینے دار الملک دہلی مین اتفاق نزول کا ہوا اور دو روز سلیم گڈہ مین
مقام فرماکے شکار کھیلا درینولا بیچ عرض کے پونہچا کہ جادو راے کا بیٹا کہ سرداران عمدہ دکن سے ہی سابقہ رہنمونی سعادت اور بدرقۂ
توفیق کے دولتخواہی اختیار کرکے سلک دولتخواہان مین منتظم ہوا فرمان مرحمت عنوان مع خلعت و خنجر مرصع مزاین کہ اس راٹھور کے ہاتھ اوسے
مرحمت ہوا غرۂ دی ماہ الٰہی مطابق ساتوین شہر صفر سنہ ۱۰۳۱ ہجری مین مقصود برادر قاسم خان بخطاب ہاشم خانی اور ہاشم بیگ خوشی ساتھہ
خطاب جان نثار خانی کے سرفراز ہوا ساتوین ماہ مذکور کو مقام ہردوار مین کہ اوپر کنار گنگ کے واقع ہی نزول سعادت کا اتفاق ہوا ہردوار
معتمد معابد مقرر ہنود کا ہی اور بہت سے برہمنون نے اس جا گوشہ اختیار کیا ہی بیچ آئین دین اپنے کے یزدان پرستی کرتے ہین اپنے
ہر کسی کو موافق حوصلے اونکے کے نقد و جنس لطف فرمایا جو آب و ہوا اس دامن کوہ کی پسند خاطر نپڑی اور کوئی سرزمین خوش آئی
طرف دامن کوہ جمبو کے قصد فرمایا درینولا بیچ عرض کے پونہچا کہ راجہ بھاو سنگہ بیچ صوبۂ دکن کے افراط شراب خواری سے نہایت

ضعیف و زبون ہو گیا تھا ناگاہ غشی اوسپر غالب ہوئی ہر چند اطبا نے تدبیر کی سود مند نہ آئی آخر مسافر ملک عدم کا ہوا دوسرے روز
دو عورتین اور آٹھہ لونڈیان بیچ آتش محبت اوسکے جلین جگت سنگھ برادر کلان اوسکا اور مہاسنگھ برادر زادہ اوسکے نے کثرت
شراب سے نقد جان کو سونپا تھا اونھون سے عبرت نہ پکڑی نہایت اچھا آدمی تھا کہ ایام شہزادگی سے نزدیک میرے ساتھہ والا پایہ
پنجہزاری کے پونہچا تھا جو کوئی فرزند اوسکا نہ تھا نبیرہ برادر کلان اوسکے کو باوجود صغر سن کے اوپر خطاب راجگی کے سرفراز کرکے منصب
دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا پرگنہ انبر کہ اونکا وطن ہے بدستور سابق جاگیر اونکی مین رہا تا جمعیت اونکی متفرق نہو اصالت خان
پسر خانجہان نے اوپر منصب ہزاری ذات اور پانصد سوار کے سرفرازی پائی آٹھوین ماہ مذکور کو بیچ سرائے آلونہ کے منزل ہوئی چونکہ ہمیشہ سے واسطے
خوشی شکار کے مشغول ہون اور طبیعت واسطے کھانے گوشت اون جانورون کے کہ اپنے ہاتھہ سے شکار کرون زیادہ راغب ہے اور بباعث
وسواس اور احتیاط کے اپنے سامنے اونھین صاف کراکے دانہ اونکا بلاحظہ کرتا ہون کہ کیا کھاتے ہین اور کیا اونکی خوراک ہے جو پسند
نہ پڑا اوسکو دور کرتا ہون اور اقسام مرغابی پر سوائے سونے کے میل نہین فرماتا ہون جس وقت کہ دار البرکت اجمیر مین محل نزول رایات
اقبال کا ہوا تھا سونہ مرغابی خانگی کو دیکھا کہ کرم مکروہ کھاتی ہے کھانے اوسکے سے بھی کنارہ کیا مجملاً آج سے ساتھہ اپنے قرار دیا کہ بیچ کل کے
مرتکب مرغابی کا نہون گا خانعالم نے عرض کیا کہ گوشت عقاب سفید کا نہایت لذیذ و نازک ہوتا ہے اسلیئے عقاب سفید طلب کرکے بیچ حضور
کے پاک کرایا اتفاقاً چینہ دان اوسکے سے دس بقہ نکلے پھر طبیعت کو کراہیت معلوم ہوئی اکیسوین کو باغ سہرند مسرت افزائے خاطر
ہوا اور دو روز مقام کرکے سیر و تماشے اوسکے سے دل خوش کیا ان دنون خواجہ ابو الحسن صوبہ دکن سے آکر سعادت ملازمت
کی پاکر مورد عنایت روزافزون کا ہوا غرہ بہمن ماہ الہی کو بیچ نور سرائے کے اتفاق منزل کا ہوا منصب معتمد خان کا اصل و اضافہ سے
دوہزاری ذات اور ششصد سوار کے حکم ہوا خانعالم نے ساتھہ صاحب صوبگی الہ آباد کے سرفرازی پائی اسپ و سرو پا و شمشیر مرصع عنایت
کرکے رخصت فرمایا مقرب خان اوپر منصب پنجہزاری ذات و سوار کے ممتاز ہوا روز مبارک شنبہ کہ کنار آب بیاہ پر منزل ہوئی قاسم خان
نے لاہور سے آکر سعادت آستانہ بوسی کی پائی باسو زمیندار بلوارہ ایک جانور بیچ نظر کے لایا کہ لوگ کوہستان کے اوسکو
جان بہن کہتے تھے مانند قرقاول یعنی تدرو کے ہے رنگ اوسکا بعینہ مانند مادہ قرقاول کے لیکن جثہ مین قرقاول برابر سفید ہے
باسو مذکور نے عرض کی کہ یہ جانور اوپر کوہ برف کے رہتا ہے اور خوراک اوسکی علف اور سبزہ ہی تدرو کو بیچ خانہ اوسکے کے رکھکر
بچے لیے گیے اور گوشت اقسام اوسکے کو جوان اور کلان سے مار کر کھایا گیا مگر گوشت تدرو کو ساتھہ گوشت جانور مذکور کے کچھ نسبت نہین
گوشت جانور مذکور کا نہایت لذیذ تر ہے اور جو جانور کہ اس کوہستان مین بیچ نظر کے آئے ایک پھول پکار ہے کہ کشمیری اوسکو سوتلو
کہتے ہین مادہ طاوس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے پشت و دم اور پر دو بازو اوسکے ساتھہ سیاہی کے مائل اور خال سفید رکھتا ہے اور شکم
آگے سینہ تک سیاہ ساتھہ خالون سفید کے اور بعض خال سرخ بھی رکھتا ہے اور بازو کے پر سرخ آتشین رنگ اور سر سے گردن تک
سیاہ اور سر پر دو شاخ اور کان فیروزہ رنگ اور حلقۂ چشم سے مونہ تک پوست سرخ اور نیچے گلے کے گرد ایک پوست بقدر دو
کفدست کے اور درمیان اوس پوست کے بنفشہ رنگ پر فیروزی نقطے اور گرد اون کے خطوط فیروزی کھنچے تھے ہر خط مین آٹھہ
کنگورے اور چار دلطرف فیروزی خلون کے دو دو انگل سرخ دائرہ تھا اور پاؤن بھی سرخ تھے زندہ اوسکو وزن کیا ایک سو باون تولہ کا
ہوا اور بعد ذبح اور صاف کرنے کے ایک سو اونتالیس تولہ کا اور دوسرا مرغ زرین کہ جسکو لاہور والے شن اور کشمیری اوسکو پوط کہتے ہین
اوسکا رنگ طاوس کے سینے کی طرح کا ہے اور سر پر ایک کاکل ہوتی ہے اور دم بقدر چار پانچ اونگل کے زرد رنگ کی قدمین قاز کے برابر
مگر اوسکی گردن دراز و سبز دل ہے اور اوسکی کوتاہ اور خوش وضع چونکہ میرے بھائی شاہ عباس نے کئی مرغ زرین طلب کیے تھے

اسواسطے مینے چند ہمراہ اونکے ایلچی کے بھیجے دوشنبہ کو جشن وزن قمری کا آراستہ ہوا نورجہان بیگم نے سینتالیس آدمیون کو امرائے اور
مصاحبون مین سے خلعت دیا چودہوین تاریخ موضع بہلون متعلقات موضع سیتا مین خیامگاہ ہوا چونکہ ہمیشہ سے سیر کانگڑہ اور اوسکے
پہاڑون کی منظور تھی اسواسطے بڑے لشکر کو وہین چھوڑکر مین ہمراہ مصاحبون اور خدمتگارون کے سیر قلعہ کو متوجہ ہوا اور اعتمادالدولہ
کو بسبب بیماری کے لشکر مین چھوڑ گیا اور صادق خان میربخشی کو اوسکی بیمارداری اور حفاظت لشکر پر مقرر کیا دوسرے دن اعتمادالدولہ
کا حال تنگ سنکر اور بسبب پریشانی نورجہان بیگم کے بے اختیار مین لشکر مین لوٹ آیا اور پچھلے دن اوسکے دیکھنے کو گیا وقت
جانکندنی کا تھا کبھی ہوشیار اور کبھی بے ہوش ہوجاتا تھا نورجہان بیگم نے میری طرف اشارہ کرکے اوس سے پوچھا کہ انکو
پہچانتے ہو اوسنے ایسے تنگ وقت مین اوسکے جواب مین یہ شعر انوری کا پڑھا ؎ آنکہ نابینای مادرزاد اگر حاضر شود + در جبین
آرایش عالم بہ بیند مہتری ؎ دوگھڑی مین اوسکے پاس رہا جب ہوش مین آتا تو عمدہ اور سمجھکی باتین کرتا غرض سترہوین رات
اوس مہینے کو انتقال کیا مین کیا کہون کہ اس واقعہ سے مجھپر کیا گذرا وزیر عاقل وکامل اور مصاحب دانا اور مہربان تھا باوجود
ایسی بڑی خدمت سلطنت کے کہ آدمی سے ممکن نہین جو کام وزارت مین سب کو راضی رکھے لیکن اوسکے پاس کوئی غرض لیکر
نہین گیا کہ پھر ناراض پھرے بیرے خیرخواہونکو خوشدل رکھتا تھا اور حاجتمندون کو کامیاب بیشک یہ اوسیکا کام تھا جب سے
کہ اوسکی زوجہ کا انتقال ہوا تھا پھر نہ سنبھلا ہر روز گلتا جاتا تھا اگرچہ ظاہر مین درستی کاروبار سلطنت کے لیے اور مقدمات دیوانی کی
اپنے اوپر محنتین اوٹھائین تھین لیکن باطن مین اوسکی جدائی سے جلتا تھا یہانتک کہ بعد تین مہینے بیس دن کے رحلت کر گیا
دوسرے دن مین اوسکے عزیزون اور فرزندون کی پرسش کو گیا اور اکتالیس آدمیون کو اوسکے عزیز اور قریبون مین سے اور
بارہ شخصون کو اوسکے نوکرون سے سروپا دیکر لباس ماتمی سے نکالا اور دوسرے روز کوچ کرکے قلعۂ کانگڑہ کیطرف گیا اور بعد
چار منزل کے دریاے بان گنگا پر مقام لشکر ظفر پیکر کا ہوا الف خان وشیخ فیض اللہ قلعہ دار کانگڑہ کے آکر زمین بوس سے شرفیاب ہوئے
اور وہین پیشکش راجہ چمبا کی ملاحظہ ہوئی ملک اسکا پچیس کوس پر کانگڑہ سے ہے لیکن اس کوہستان مین اوس سے بہتر کوئی راجہ
نہین ہر کہین کے راجہ بھاگکر اسی کے ملک مین امان پاتے ہین بہت سخت راہین اور گھاٹیان اوسکے ملک مین ہین آجتک کسی بادشاہ
کا مطیع نہوا تھا اور کسیکو پیشکش نہین بھیجی اسکا بھائی پہلے سے میری خدمت مین آکر سرفراز ہوا تھا اور راجہ کیطرف سے لوازم بندگی ظاہر
کیے تھے مین اوس راجہ کی لیاقت سے خوش ہوا اور اوسکو عنایات شاہی سے سرفراز کیا چوبیسوین تاریخ مین قلعہ کی سیر کو گیا اور حکم دیا
کہ قاضی اور میرعدل اور سب علماے دیندار ہمراہ چلکر قلعہ مین جو طریقہ اسلام کا ہو جاری کرین اور دین محمدی کو رواج دین پھر ایک کوس
راہ چلکر قلعے مین پونہچا اور عنایت الہی سے وہان اذان اور خطبہ اور گاوکشی وغیرہ کہ ابتداے بناے اوس قلعے سے آجتک وہان
نہوا تھا اپنے روبرو جاری کرایا اور سجدے شکریہ اس نعمت کے کہ کسی بادشاہ کو اسکی توفیق نہوئی تھی ادا کرکے فرمایا کہ ایک بڑی مسجد
اندر قلعے کے بناوین یہ قلعہ کانگڑے کا ایک اونچے پہاڑ پر ہے اور اس قدر مضبوط ہے کہ اگر سامان اور رسد جمع ہو تو پھر اوسکو کوئی لے
نہین سکتا اگرچہ بعضی جگہ ضرب توپ اور تفنگ کی اوسپر پڑتی ہے لیکن قلعے والون کو کچھہ نقصان نہین ہوتا اوس مین تیئیس برج اور سات
دروازے ہین دورہ اوسکے اندر کا ایک کوس پندرہ جریب کا ہے طول پاؤ کوس دو جریب کا اور عرض مین قریب بائیس جریب کے
بلندی اوسکی اکیسو چودہ گز کی ہے اور اوسکے اندر دو حوض ہین طول مین دو جریب اور عرض مین ڈیڑہ جریب کے بعد سیر قلعہ کے بتخانہ
درگا کے دیکھنے کو کہ ساتھہ نام بھون کے مشہور ہے متوجہ ہوا ایک عالم کو وہان گمراہ پایا کہ قطع نظر کافرون سے گروہا گروہ مسلمان
دور دور سے آکر وہان نذرین چڑھاتے ہین اور اوس کالے پتھر کو پوجتے ہین نزدیک اوس بتخانہ کے دامن کوہ مین گندھک کی کان ہے

در ہمیشہ تابش آتش سے وہان شعلہ نکلتا ہی اوسکا کفار نے جوالا مکھی نام رکھا ہی اور اوس بت کی کرامت اوسکو قرار دیا ہی حقیقت مین
ہنود نے موافق عقیدہ اپنے کے عوام الناس کو فریفتہ کیا ہی ہندو کہتے مین کہ جب مہادیو کی عورت کی عمر تمام ہوئی اور مری تو مہادیو
بسبب کمال اوسکی محبت کے اوسکو کاندہے پر لیے پہرتا رہا بعد چند مدت کے وہ سڑ گئی اور اوسکا ہر عضو ایک ایک جگہ پر گرا بسبب شرافت
ہر عضو کے ہندوون نے اون مقامون کی عزت کی چنانچہ سینہ کہ سب اعضا مین بہتر ہی اوس پہاڑ پر گرا اسواسطے اسکو سب جگہ سے بزرگ زیادہ
جانتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ پتھر جسکو اب کفار پوجتے ہین وہ پتھر نہین جو کہ آگے تھا بلکہ اوس اگلے پتھر کو ایک لشکر اسلام نے یہان
اکھاڑ کے پانی مین ڈال دیا ہی اور اوسکو کوئی نکال نہ سکا اور بہت دنون تک شرک و کفر یہان سے موقوف رہا تھا یہان تک
کہ ایک مکار برہمن نے اپنی گرم بازاری کے واسطے ایک پتھر کہین چھپا آیا اور اوس وقت کے راجہ کے پاس آکر کہا کہ مین نے درگا کو خواب مین
دیکھا ہی کہ مجھسے کہتی ہین کہ مجکو فلانی جگہ ڈالا ہی جلد مجکو لیجا اوس راجہ نے بسبب بے عقلی اور طمع زر سے کہ نذرون مین حاصل ہوگی برہمن کے کہنے کو
معتبر جانکر لوگون کو اوسکے ہمراہ بہیجا اور وہ اوس پتھر کو لاکر یہان عزت سے رکھکر پوجنے لگے اور نئے سرے سے گمراہی شروع ہوئی والعلم
عند اللہ — پنجشنبہ کو مینے سیر کوہ درہ کوہ مدار کی کیا یہ مین وہ ایک نفیس جگہ ہی آب و ہوا و سبزہ و لطافت مین عمدہ مقام ہی وہان پانی بہار
کے اوپر سے بہتا ہے — مینے وہان حکم کیا کہ ایک مکان عمدہ اس جگہ کے لائق بناوین پہر چھبیسوین تاریخ کو وہان سے لوٹکر لشکر مین آیا
اور الف خان اور شیخ فیض اللہ کو
خلعت و فیل سے سرافراز کرکے قلعہ کی طرف رخصت فرمایا پھر وہان سے کوچ کرکے دوسرے دن
قلعہ نورپور خیام گاہ لشکر عز و اقبال کا ہوا وہان کے رہنے والون نے عرض کی کہ اس جنگل مین مرغ جنگلی بہت ہین چونکہ مینے جب تک جنگلی مرغون کا شکار
نہین کھیلا تھا اسواسطے دوسرے دن مقام کرکے سیر و شکار کی اور ایک دو تین چار مرغ مارے وہ بدن اور رنگ مین پالو مرغون سے مشابہ تھے
لیکن اونکی یہ خاصیت ہی کہ اگر اونکو پانون پکڑکر اولٹا دیگا لو تو جہان تک رہا آواز نہین کرتے اور پالو مرغ اس طرح بہت چلاتے ہین اور
اونکے پر بے غوطہ دینے گرم پانی کے بخوبی دور ہو جاتے ہین یہ بات بھی برخلاف پالو مرغون کے ہی مینے کباب اور کھانا اونکے گوشت کا
پکوایا کچھ عمدہ نہوا جو قد مین بڑا تھا اوسکا گوشت بے مزہ اور خشک زیادہ تھا جوان کا گوشت کچھ تری رکھتا ہی لیکن مزہ خوب نہین یہ
مرغ ایک پرتاب تیر سے زیادہ نہین اوڑتے چہوٹے ان مین کے سرخ رنگ ہوتے ہین اور مرغیان سیاہ اور زرد رنگ — قدیم نام
اس نورپور کا دہمری ہی سبب یہ کہ راجہ باسو نے قلعہ پتھر کا اور مکانات اور باغات عمدہ یہان بنائے ہین میرے نام کی مناسبت سے
اوسکو نورپور کہتے ہین تخمینا تیس ہزار روپیہ یہان کی عمارتون مین صرف ہوا ہی لیکن ہندو مکان کیسا ہی تکلف سے موافق اپنے سلیقے
کے بناوین دلنشین اور خاطر پسند نہین ہوتا لیکن چونکہ مقام عمدہ اور منزل فرحت افزا تھی اسواسطے مینے حکم کیا کہ لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ سے
لیکر اون مین موافق اس سرزمین کے عمدہ مکانات بناوین پھر سب مجھسے لوگون نے عرض کی کہ اس نواح مین سناسی موتی رہتا ہی کہ تعلقات دنیا
سب ترک کیے ہین مینے کہا اوسکو حضور مین لاوین کہ اوسکی حقیقت دریافت کیجاوے ہندوون کے عابد اور زاہدون کو سرب باسی کہتے ہین
اسکے معنی یہ ہین کہ تارک تمام چیزون کا لوگون نے سرب باسی کو کثرت استعمال سے سناسی کر لیا ہے اور ان فقیرون کی بہت
جماعتین ہین اور سرب باسیون مین بھی کئی گروہ ہین اور اون مین سے ایک قسم یہ ہی جسکو موتی کہتے ہین یعنی بالکل مردہ کہ ہر کام مین اختیار
اپنا چھوڑ دیتے ہین اور پتھر کی طرح ہو جاتے ہین زبان سے ہرگز نہین بولتے اور اگر دس روز تک ایک جگہ کھڑے رہین تو قدم آگے
یا پیچھے نہین ہٹاتے غرضکہ اپنے اختیار سے کچھ حرکت نہین کرتے اور مثل پتھر کے ہو جاتے ہین جب وہ میرے روبرو آیا اور مینے اوسکا
حال تحقیق کیا تو مینے اوسمین عجیب ایک استقامت اور مضبوطی پائی مینے دل مین کہا کہ شاید یہ مستی مین بولے یا کچھ حرکت کرے پھر چند پیالے
دو آتشہ شراب کے اوسکو پلوائے لیکن اوسکے حال مین سر مو فرق نہوا اور اسیطرح رہا یہان تک کہ بیہوش ہو گیا مثل مردے کے

لوگ اوسکو اوٹھا لے گئے لیکن خداوند کریم نے بڑا فضل کیا کہ اوسکی جان پر کچھ صدمہ نہوا اور بیدل خان نے تاریخ فتح کانگڑے کی
اور تاریخ تعمیر مسجد کی کہ قلعہ مین بنوائی تھی مجھسے عرض کی چونکہ میرے پسند آئی تھی اسواسطے یہان لکھی گئی ؎ شہنشاہ زمان شاہ جہانگیر
ابن شاہ اکبر ✤ کہ شد بر ہفت کشور بادشاہ از حکم تقدیری ✤ جہانگیر و جہان بخش و جہان دار و جہان دارا ✤ کہ ابخت جوان او جہان الیشن پیری
از پیری ✤ بشمشیر غزا این قلعہ را بکشود تاریخش ✤ خرد گفتا کشود این قلعہ اقبال جہانگیری ✤ (اور تعمیر مسجد کی یہ تاریخ ہی) نور دین شاہ جہانگیر
۱۰۲۹ ہجری
ابن شاہ اکبر ✤ بادشاہیست کہ در دہر ندارد ثانی ✤ قلعہ کانگڑہ بگرفت بتائید الٰہ ✤ ابر تیغش کہ کند قطرہ او طوفانی ✤ شد چو از حکم وی
این مسجد پر نور بنا ✤ کہ منور شود از سجدہ او پیشانی ✤ ہاتف از غیب بگفت از پی تاریخ بناش ✤ مسجد شاہ جہانگیر بود نورانی ✤
۱۰۳۱ ہجری
پھر غرہ اسفندار مذ ۱۶ الٰہی کو جاگیر اور سب سامان اور اسباب اعتماد الدولہ کا نور جہان بیگم کو مینے عنایت کیا اور حکم کیا کہ انکی نوبت اور نقارہ سے
کو بعد نوبت بادشاہی کے بجا یا کرین پھر چوتھی تاریخ پرگنہ کشمیر مقام لشکر ظفر اثر کا ہوا اس روز خواجہ ابو الحسن منصب عالی دیوانی کل سے
سرفراز ہوا و بتیس امراء کو خلعت دیا اور ابو سعید نواسہ اعتماد الدولہ نے منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی پائی اور اسی
اثنا مین عرضداشت خورم کی آئی کہ خسرو نے آٹھوین تاریخ کو درد قولنج سے وفات کی اونیسوین کو کنارے دریائے بہٹ ...
وہان قاسم خان منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور راجہ کشن داس کو فوجدار ... کا مقرر کیا ... حسب و سکانت
اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور پانسو سواروں کا مقرر کیا اور اس سے پہلے مینے قراول ... کو حکم دیا تھا کہ شکارگاہ کرچھاک
مین شکار ونکو گھیرین جب مینے سنا کہ وہان شکار گھیرے مین آیا ہے تو جمعیت کو ... انہون سے اوس طرف روانہ ہوا اور ایک سو
چوبیس جانور وہان شکار کیے اور وہین سنا کہ ظفر خان ... نے دار فانی سے کوچ کیا مینے اوسکے بیٹے کو منصب ہشتصدی
ذات اور چار ... دار کا عنایت کیا

سنہ ۱۷ جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

شب دو شنبہ جمادی الاولی سنہ ایکہزار اکتیس ہجری کو بعد گذرنے ایک پہر پانچ گھڑی کے آفتاب عالم افروز نے دولتسرا ے حمل مین
گذر کیا اور سترہوان سال جلوس اس نیازمند کا ساتھ خوشی اور فیروزی کے شروع ہوا اس خوشی کے دن مین آصف خان نے منصب
ششہزاری ذات و سوار سے سرفرازی پائی اور قاسم خان کو حکومت صوبہ پنجاب پر گھوڑا اور ہاتھی اور خلعت دیکر رخصت فرمایا اور اثنی ہزار
درب زنبل بیگ ایلچی شاہ ایران کو بطریق انعام کے دیے اور چھٹی تاریخ کو مقام راولپنڈی مین لشکر ظفر پیکر کا ڈیرا ہوا اور فاضل خان
خدمت بخشیگری سے سرفراز ہوا اور زنبل بیگ کو حکم دیا کہ ما بدولت جب تک کشمیر سے مراجعت فرماوین لاہور مین بآرام رہے اور اکبر قلیخان
لنگھر کو ہاتھی عنایت ہوا اور چونکہ مینے ان روزون مین مکرر سنا تھا کہ ایران کا بادشاہ از راہ خراسان واسطے تسخیر قندہار کے آتا ہے اگرچہ یہ بات
اوسکی اگلی دوستی سے بعید معلوم ہوتی ہے اور سمجھہ مین نہین آتا تھا کہ ایسا بڑا بادشاہ ایسی ہلکی بات کا خیال کرے اور اوپر میرے ایک
ادنیٰ نوکر کے کہ ہمراہ نیت چار سو آدمیون کے قندہار مین رہتا ہے خود چڑھائی کرے لیکن جو احتیاط شرط بادشاہی اور لازمہ سلطنت ہے
اسواسطے مینے زین العابدین بخشی احدیون کو مع فرمان مرحمت عنوان خورم کے پاس بھیجا کہ ہمراہ عساکر فیروزی اثر اور فیلان کوہ شکوہ
اصد بڑے تو پخانہ کے کہ اوس صوبہ مین اوسکی کمک کو مقرر ہے بہت جلد میری ملازمت مین حاضر ہو کہ اگر یہ خبر سچ ہو تو اوسکو ساتھ لشکر
بیحساب کے خزانہ کثیر دیکر اوس طرف روانہ کرون تو عوض عہد شکنی کا اوسکو دیوے پھر آٹھوین تاریخ کو حسن ابدال مین منزل ہوئی اور معان
فدائے خان کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور بدیع الزمان کو بخشیگری احدیون پر مقرر فرمایا بارھوین تاریخ

روز جمعہ کو مہابت خان نے آکر سعادت زمین بوسی کی حاصل کی اور مورد عنایات شاہانہ کا ہوا سو اشرفی بطور نذر اور دس ہزار روپیہ بطور تصدق کے
پیش کیا پھر خواجہ ابوالحسن نے اپنے سواروں کو آراستہ کرکے ملاحظہ کرایا تین ہزار پچاس سوار خوش اسپہ فرد میں لکھے گئے اون میں چار سو سوار
برق انداز تھے پھر اوس منزل میں گھیر ڈال کر شکار کھیلا تین سو جانور تیر و بندوق سے مارے اور وہان حکیم مومنا نے معرفت رکن السلطنت مہابت خان
کے دولت ملازمت کی حاصل کی او... ے اپنے علم اور مہارت سے میری علاج کرنے کو طیار ہوا امید ہے کہ اللہ تعالے اوسکو مبارک کرے
اور منصب امان اللہ پسر ... خان کا دو ہزاری ذات اور اٹھارہ سو سواروں کا مقرر ہوا انیسویں تاریخ ظاہر پکلی کھی میں ورود خیام اقبال کا
ہوا اور ... سے وہان آراستگی پائی مہابت خان کو طرف کابل کے رخصت فرماکر گھوڑا اور ہاتھی اور خلعت مرحمت فرمایا منصب
...رخان کا پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار کا ہوا جو کہ بندہ قدیم الخدمت اور بہت پیر و ضعیف ہوگیا تھا سرداری صوبگی آگرہ پر سرفراز
فرماکر نگہبانی قلعہ اور خزانہ پر مقرر کیا اور عنایت فیل و اسپ و خلعت سے ممتاز کرکے رخصت کیا اور انیسویں تاریخ کو پیج گھاٹی کو نوا...گے
ارادت خان نے کشمیر سے آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی دوسری تاریخ اردی بہشت ماہ الٰہی کو خطۂ دلکشای کشمیر میں ورود ہوا
میر میران منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور چودہ سو سوار سے سرفراز ہوا اندنوں بسبب آرام احوال رعایا اور سپاہیوں سوسوم فوجداری
کو برطرف کرکے حکم ہوا کہ تمام ممالک محروسہ میں بعلت فوجداری کے مزاحمت نکریں زبردست خان میر توزک منصب دو ہزاری ذات اور سات سو
سوار سے ممتاز ہوا تیرہویں تاریخ کو بصوابدید اطبا خاصکر حکیم مومنا کے میں اپنے بازوی چپ کی فصد لیکر سبک ہوا مقرب خان کو سروپا
و حکیم مومنا کو دس ہزار درب انعام ہوئے بموجب التماس خرم کے منصب عبداللہ خان کا ششہزاری مقرر ہوا سرفراز خان عنایت نقارہ
سے سرفراز ہوا بہادر خان اوزبک نے قندہار سے آکر دولت زمین بوس کی پائی سو اشرفی بصیغۂ نذر اور چار ہزار روپیہ تصدق کے طور پر
پیش کیے مصطفے حاکم ٹھٹھہ نے شاہنامہ اور خمسۂ شیخ نظامی کا مصور بعمل اوستادان مع اور تحفوں کے بھیجا تھا نظر اقدس میں گذرا
غرہ خورداد ماہ الٰہی کو لشکر خان نے منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور میر جملہ کو منصب دو ہزار و پانصدی ذات
اور ہزار سوار عنایت ہوا اور امراء صوبۂ دکن کے اسیطرح اضافوں منصب سے سرفراز ہوئے سردار خان نے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار پانصد
سوار سے بلندی پائی سربلند خان دو ہزار و پانصدی ذات دو ہزار و دو سو سوار سے اور باقی خان دو ہزار و پانصدی اور دو ہزار سوار سے
اور شرزہ خان دو ہزار و پانصدی اور دو سو سوار سے اور جان سپار خان دو ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے و مرزا والی دو ہزار اور
پانصدی اور ہزار سوار سے و مرزا بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ ہزار اور پانصدی ذات اور سوار سے زاہد خان ہزار اور پانصدی اور سترہ سو سوار
سے و عقیدت خان سات ہزار اور دو صدی اور سی صد سوار سے و ابراہیم حسین کاشغری ہزار اور دو صدی اور چھ سو سوار سے اور
ذوالفقار خان ہزاری ذات اور پانصد سوار سے راجہ گج سنگھ اور ہمت خان عنایت نقارہ سے ممتاز ہوئے اور تاریخ دوسری ماہ الٰہی کو
سید بایزید خطاب مصطفے خانی سے سرفراز ہوا اور نقارہ بھی مرحمت ہوا انھیں دنوں میں تہور خان کہ خدمتگاروں نزدیک سے ہی ساتھ
فرمان مرحمت عنوان کے بطلب فرزند اقبالمند پرویز کے رخصت ہوا چند روز قبل اس سے عرضیاں متصدیوں صوبۂ قندہار کی مشتمل اوپر عزیمت
شاہ ایران کے واسطے تسخیر قندہار کے پہونچی تھیں اور دل صدق آئین نظر اوپر نسبتوں گذشتہ اور حال کے تصدیق اس معنی کی
نہیں کرتا تھا یہانتک کہ عرضداشت فرزند خانجہان کی پہونچی کہ شاہ عباس نے سات لشکر عراق اور خراسان کے آکر قلعہ قندہار کو گھیر لیا
سینے حکم فرمایا کہ ساعت واسطے باہر آنے کے کشمیر سے مقرر کریں اور خواجہ ابوالحسن دیوان اور صادق خان بخشی پہلے موکب منصور سے
طرف لاہور کے آگے جاکر پہونچنے شاہزادوں عالی مقدار تک سات لشکر دکن اور گجرات اور بنگالہ اور بہار کے اور مع ایک جماعت کے
امیروں سے کہ رکاب ظفر قرین میں حاضر ہیں اور اون لوگوں کو کہ پے در پے محال جاگیروں اپنی سے پہونچیں نزدیک فرزند خانجہان کے

طرف ملتان کے روانہ کرین اور ایسے ہی توپخانہ اور حلقے مست ہاتھیون خزانہ نیکے اور سلاح خانہ کے سامان کرکے بھیجین چونکہ
درمیان ملتان اور قندہار کے آبادی کم ہی بغیر بیوپاری اذوقہ کے بھیجنا لشکر بڑے کا متصور نہین ہی اسواسطے مقرر ہوا کہ غلہ فروشون کو کہ
جنکو اصطلاح ہندی مین بنجارہ کہتے ہین دلاسا دیکر اور روپیہ دیکر ہمراہ لشکر کے کرین کہ اذوقہ کی تنگی نکھینچین یہان بنجارہ ایک گروہ ہی
مقرر بعضے ہزار بیل اور بعضے کم وبیش رکھتے ہین اور غلہ دیہات سے لاکر شہرون مین بیچتے ہین اور ہمراہ لشکرون کے رہتے ہین ہمراہ
ایسے لشکر کے کمتر ایک لاکھ بلکہ زائد لاکھ بیل سے ہوگا امید کہ توفیق کریم کارساز کے کہ لشکر بعدت والا ... ہے کے اصفہان تک
کہ پای تخت اوسکا ہی کسی جا تامل اور توقف نکرے خانجہان کو حکم ہوا کہ ہرگز ہرگز پہونچنے لشکر تک ملتان سے قصد اوس
اور نہ گھبراوے اور منتظر حکم کا رہے بہادر خان اوزبک عنایت گھوڑے اور سروپا سے سرفراز ہوکر واسطے کمک لشکر قندہار کے کالنگرین
مقرر ہوا فاضل خان منصب دو ہزاری اور سات سو پنجاہ سوار سے ممتاز ہوا جب معلوم ہوا کہ فقرا کشمیر کے موسم زمستان مین شدت جاڑے
سے محنت کھینچتے مین اور سختی اور دشواری سے بسر کرتے ہین حکم ہوا کہ ایک قریہ عمال کشمیر سے کہ تین چار ہزار روپیہ حاصل اوسکا ہو
حوالے ملا طالب اصفہانی کے کرین کہ ضرورت لباس فقرا اور گرم کرنے پانی وضو کے مسجدون مین صرف کرے اور جب معلوم ہوا
کہ زمینداران کشتوار کے سر پر مخالفت اور عصیان کا اوٹھا کر فتنے اور فساد پر مشغول ہین ارادت خان کو حکم ہوا کہ جلد وہان جاکر پہلے
اوس سے کہ وہ آپ کو قائم کرین تنبیہ کرکے جڑ فساد اونکی کی اوکھاڑے اسی تاریخ مین زین العابدین نے کہ واسطے بلانے خرم کے
گیا تھا آکر ملازمت کی اور عرض کیا کہ قرارداد اوسکا یہ ہی کہ ایام برسات قلعہ ماندو مین گذار کر متوجہ درگاہ کا ہووے عرضداشت اوسکی
پڑھی گئی مضمون عبارت اور ملتمسات اوسکے سے بہتری نہین ظاہر ہوتی ہی بلکہ آثار بدیلی کے پائے جاتے تھے لاجرم حکم ہوا
کہ جو وہ ارادہ درگاہ مین حاضر ہونے کا بعد گذرنے برسات کے رکھتا ہی مناسب ہی کہ امرائے عظام اور بندہائے درگاہ کو کہ واسطے کمک
اوسکے مقرر ہین خاصکر سادات بارہہ اور بخاری اور شیخزادون اور افغانون اور تمام راجپوتون کو طرف درگاہ کے روانہ کرے
میرزا رستم اور اعتقاد خان کو حکم ہوا کہ پہلے لاہور مین جاکر استعداد لشکر قندہار کی کرین مشارالیہ کو ایک لاکھ روپیہ برسم مساعدت عنایت ہوا
اور عنایت خان اور اعتقاد خان کو نقارہ مرحمت ہوا ارادت خان کہ واسطے تنبیہ اور تادیب مفسدون کشتوار کے گیا تھا بہت مفسدونکو
قتل کرکے اور از سر نو ضبط کرکے اور سب طرح مضبوطی کرکے متوجہ خدمت کا ہوا معتمد خان کہ خدمت بخشیگری لشکر دکن سے اختصاص
رکھتا تھا جو وہ مہم انجام کو پونہچی تھی حسب التماس مشارالیہ کے طلب کیا گیا تھا اسی تاریخ پہونچکر آستان بوسی کی عجائبات سے یہ ہی کہ جو بیچ
حرم سرائے عفت کے ایک دانہ موتی کا کہ چودہ پندرہ ہزار روپیہ قیمت رکھتا تھا گم ہوگیا تھا جوتکرائے منجم نے عرض کیا کہ دو تین روز مین
ملجائیگا اور صادق خان رمال نے عرض کیا کہ بیچ انھین دو تین روز کے کسی جگہ سے جو صفائی اور پاکیزگی مین متصف بہ عبادت خانہ
مخصوص ساتھ نماز اور تسبیح اور اشتغال کے ہو ملجائیگا ایک عورت رمالہ نے عرض کیا کہ انھین دنون مین دستیاب ہوگا اور عورت سفید پوست
از روئے شگفتگی کے لاکر حضرت کو دیویگی اتفاقا تیسرے روز ایک کنیز اوسے عبادت خانہ مین پاکر بخوشحالی تمام مسکراتی ہوئی آئی اور میرے
ہاتھ مین دیا چونکہ تینون کا کہنا موافق ہوا ہر ایک بانعام خاطرخواہ سرفراز ہوا چونکہ کچھ غرائبات سے تھا لکھا گیا بیچ ان دنون کے کوکب اور
خدمتگار خان وغیرہ بارہ آدمیون کو کہ بندہ ہائے نزدیک سے تھے مزاولی امیرون صوبہ دکن پر تعین فرمایا کہ اہتمام اچھا کرکے بہت
جلد حاضر درگاہ کرین لشکر قندہار مین بھیجے جاوین انھین دنون مکرر عرضداشت مین آیا کہ خرم نے بعضے محال کی جاگیر نورجہان بیگم اور شہریار کے بے اجازت دست تصرف
دراز کیا ہی تمام پرگنہ دھولپور کہ بیچ جاگیر فرزند شہریار کے دیوان اعلے سے تنخواہ ہوئی تھی دریا نام افغان کو نوکرون اپنے سے
ساتھ ایک جماعت کے بھیجا اور اوسنے ساتھ شریف الملک ملازم شہریار کے کہ بعہدہ فوجداری اوس حدود کے مقرر تھا لڑائی کی

اور بہت آدمی طرفین سے قتل ہوے اگرچہ توقف اوسکے بیچ قلعہ ماندہ کے اور معروضات دورانہ حساب اور نامعقولیت کے بیچ عرضیون
اپنی کے ظاہر کرنے اونکے مین جرات کی تھی ظاہر ہوتا تھا کہ عقل اوسکی برگشتہ ہے لیکن سننے اس اخبار سے یقین ہوا کہ حوصلہ اوسکے کو گنجایش
ان تمام عنایتون اور تربیت کی کہ بیچ حق اوسکے کے ہوئی ہے نہین ہے اور دماغ اوسکا خلل پذیر ہے اس واسطے راجہ روز افزون کو کہ خدمتگارون
قدیم سے ہے بینے اوسکے پاس بھیجکر اس جرات اور بیباکی سے بازپرس فرمائی اور فرمان ہوا کہ بعد ازین ضبط احوال اپنے کا کرکے قدم راہ راست
اور شاہراہ ادب سے باہر رکھین اور اوپر محال جاگیر اپنے کے کہ دیوان اعلے سے تنخواہ پائی تھی خوش رہین اور ہرگز ارادہ ملازمت مین آنیکا
نکرین اور ایک جماعت کہ بندون سے واسطے حملہ قندہار کے طلب ہوئی تھی جلد درگاہ والا مین روانہ کرے اگر خلاف حکم کے ظہور مین آیا تو
نتیجہ اوسکا ندامت ہوگی بیچ ان دنون کے میر ظہیر الدین پوتا میر میران پسر شاہ نعمت اللہ مشہور کے ایران سے آکر ملازمت کی خلعت اور بخشش ہزار
روپیہ انعام ہوا اور جالہ دکنی نے سات فرمان عنایت عنوان کے نزدیک راجہ نرسنگہ دیو کے رخصت پائی کہ منزاولی کرکے حاضر کرے پہلے
اس سے کہ مجھے رعایت اور مرحمت بیشمار ساتھ خرم اور فرزندون اوسکے کے تھی بیچ اوس وقت کہ پسر اوسکے کو بیماری سخت ہوئی تھی عہد
کیا تھا کہ اگر خداے تعالے اوسکو صحت بخشے تو پھر شکار بندوق کا نکرونگا اور کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دونگا باوجود اس شوق اور ذوق
کے کہ مجکو ساتھ شکار کے ہے اور خاصکر ساتھ شکار بندوق کے مدت پانچ برس سے گرد اوسکے نگیا تھا ان دنون مین کہ کامون نالائق اوسکے
سے ملال ہوا پھر طرف شکار بندوق کے توجہ فرمائی اور حکم کیا کہ کسی کو بے بندوق کے دولتخانے مین نرہنے دین تھوڑی مدت مین ملازمون کو
ذوق بندوق لگانیکا ہوا اور ترکش بندون نے بسبب مجرے اپنے کے اوپر پیٹ گھوڑے کے ورزش بہم پہونچائی اور چھبیسوین تاریخ ماہ مذکور
مطابق ساتوین شوال کو بیچ ساعت نیک اختیار کرکے کشمیر سے طرف لاہور کے روانہ ہوا بہاری داس برہمن کو ساتھ فرمان مرحمت عنوان
کے نزدیک راناکرن کے بھیجا کہ پسر اوسکے کو ساتھ جمعیت کے ملازمت مین لادے میر ظہیر الدین منصب ہزاری ذات اور چارسو سوار سے
سرفراز ہوا اور مجھے معلوم ہوا کہ قرضدار ہے دس ہزار روپیہ انعام فرمائے غرہ شہریور ماہ الٰہی کو سرچشمہ اچھول پر نزول ہوا روز مبارک شنبہ کو بیچ
سرنا کے محفل پیالہ نے ترتیب پائی اس روز مبارک مین فرزند سعادتمند شہریار نے ذمہ داری خدمت قندہار اور تسخیر اوس دیار کی کرکے منصب
بارہ ہزاری اور آٹھ ہزار سوار سے سرفرازی پائی خلعت خاصہ ساتھ ایک نادر تکمہ کے عنایت ہوا ان دنون مین ایک سوداگر دو دانے بڑے
موتیون کے روم سے لایا تھا اون مین سے ایک سوا مثقال کا اور دوسرا ایک رتی کم اوس سے ہر دو دانے موتی کے نورجہان بیگم نے
بقیمت ساٹھ ہزار روپیہ کے خرید کرکے اسی روز پیشکش کیے روز جمعہ دسوین تاریخ تجویز حکیم مومنا کے سیدھے ہاتھ کی فصد کھلوائی مقربخان
کہ اس فن مین کمال رکھتا تھا ہمیشہ اوسنے فصد میری کھولی اور کبھی خطا نہین کی مگر اس دفعہ دو مرتبہ خطا کی پھر قاسم برادرزادہ اوسکے نے
فصد کھولی خلعت اور دو ہزار روپیہ اوسکو دیکر ہزار درب حکیم مومنا کو انعام ہوے میر خان حسب التماس خانجہان کے منصب ہزاری اور پانصدی اور نوسو سوار سے سرفراز ہوا
اکیسوین ماہ مذکور کو جشن وزن شمسی نے آرایش پائی سال پچپنواں عمر اس نیازمند درگاہ الٰہی کا مبارکی اور فرخی شروع ہوا امید کہ مدت
عمر کی مرضیات ایزدی مین مصروف ہووے اور اٹھائیسوین تاریخ کو واسطے سیر آبشار ادھر کے گیا جو چشمہ مذکور خوبی اور لطافت مین مشہور تھا
آب گنگ اور آب درہ لار سے روبرو اپنے وزن کیا پانی اوسکا آب گنگ سے تین ماشہ بھاری ہوا اور پانی گنگا کا آب لار سے آدھا ماشہ
سبک ہوا تیسری تاریخ مقام ہیراپور مین نزول بارگاہ اقبال کا ہوا باوجود اسکے کہ ارادت خان نے خدمت کشتوار کی خوب کی جو کہ رعایا و باشندہ
کشمیر کی طریقہ سلوک اوسکے سے شکوہ کرتی تھی اعتقاد خان کو حکومت صوبہ کشمیر سے سرفراز کرکے گھوڑا اور خلعت اور شمشیر خاصہ دشمن کش
اوسکو عنایت فرمائی اور ارادت خان کو اوپر خدمت لشکر قندہار کے تعین کیا کنور سنگہ راجہ کشتوار کو کہ قلعہ گوالیار مین قید تھا رہا کرکے کشتوار
اوسکو عطا فرمایا گھوڑا اور خلعت اور خطاب راجہ کا عنایت ہوا اور حیدر ملک کو طرف کشمیر کے بھیجا کہ درہ لار سے نہر پانی کی باغ نور افزا مین

لادے تیس ہزار روپیہ واسطے مصالح اور مزدوری کے اوسکے حوالہ ہوے۔ بارہوین ماہ مذکور کو چہار دن جمو سے باہر آکر بہترین مقام کیا
دوسرے روز شکار قرغہ کھیلا داور بخش خسرو کے بیٹے کو منصب پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا عنایت ہوا چوبیسوین کو آب چناب سے
گذر فرمایا میرزا رستم نے لاہور سے آکر ملازمت کی اسی تاریخ خرم نے افضل خان دیوان اپنے کو مع عرضداشت عذرداری بے اعتدالی اپنی
سکے بھیجا کہ شاید سخن آرائی اور چرب زبانی اپنی سے کاربرآری کرے اور اصلاح ناہمواری اوسکے کی کرسکے بیچ اصلا توجہ نفرمائی اور خیال
نکیا خواجہ ابوالحسن دیوان اور صادق خان بخشی نے کہ پہلے واسطے سامان لشکر قندہار کے طرف لاہور کے گئے تھے سعادت آستان بوسی
کی پائی غرہ آبان ماہ الٰہی کو امان اللہ پسر مہابت خان منصب سہ ہزاری ذات اور سترہ سو سوار سے سرفراز ہوا فرمان مرحمت عنوان بطلب
مہابت خان کے بھیجا گیا ان دنون میرزا عبد اللہ خان کو کہ واسطے خدمت قندہار کے بلایا تھا اوسنے محال جاگیر اپنی سے آکر زمین بوسی
کی چوتھی ماہ مذکور کو مین بیمار کی اور فرحی داخل لاہور ہوا الف خان نے منصب دو ہزاری اور پندرہ سو سوار سے سربلندی پائی
دیوانیان عظام کو حکم فرمایا کہ جاگیرین خرم کی سرکار حصار اور میان دوآب اور اس حدود مین تنخواہ رکھتی ہین اوس جماعت کے
طلب مین کہ اوپر خدمت قندہار کے مقرر ہوئی ہین تنخواہ کرین اور بعوض اس محال کے صوبہ مالوہ اور دکن اور گجرات سے جس جگہ چاہے
متصرف ہو جاوے اور افضل خان کو خلعت دیکر رخصت کیا اور حکم ہوا کہ صوبہ گجرات اور مالوہ اور دکن اور خاندیس اوسکو عنایت ہو ان تعلقون سے
جہان چاہے محل اقامت کا قرار دیکر بیچ ضبط اوس حدود کے مشغول رہے ایک جماعت بندون سے کہ حضور مین واسطے یورش قندہار
کے طلب ہوئی ہی اور سر اول واسطے لانے اونکے کے تعین ہو گئے ہین جلد طرف درگاہ کے بھیجے اور بعد نگہبانی احوال اپنے کی کرکے
حکم ہمارا بجا لاوے ورنہ ملامت اوٹھاویگے اسی روز گھوڑا بیچاق اول کہ طویلون خاصہ مین امتیاز رکھتا تھا عبد اللہ خان کو عنایت ہوا چھبیسوین
ماہ مذکور کو حیدر بیگ اور ولی بیگ ایلچیون شاہ ایران کے نے دولت باریابی کی پائی بعد ادا کرنے مراسم کورنش اور تسلیمات کے نوشتہ
شاہ ایران کا پیش کیا فرزند خانجہان نے حسب الحکم جریدہ ملتان سے پہونچکر ملازمت کی ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور اٹھارہ گھوڑے پیشکش
گذرانے مہابت خان منصب ششہزاری ذات اور پانچہزار سوار سے سرفراز ہوا اور میرزا رستم کو ہاتھی عنایت ہوا راجہ سارنگ دیو کو اوپر
سزا ولی راجہ نرسنگدیو کے تعین فرمایا کہ اوسکو جلد تر درگاہ مین حاضر کرے ساتوین تاریخ آذر ماہ الٰہی کی ایلچیون شاہ عباس کو کہ مدفعات آئے
تھے خلعت اور خرچ دیکر رخصت فرمایا اور خط کہ بیچ معذرت قندہار کے حیدر بیگ کے ہاتھ بھیجا تھا جواب اوسکا کہ لکھا گیا بیچ اس اقبال نامہ کے
درج ہوا **نقل نامہ دارای ایران** تحسین اوس دعوات کی کہ خوشبوئین قبولیت اوسکے کی غنچہ مراد کو کھلا کر خوشبو زیادہ کرنیوالی
دماغ یگانگی کی ہووین اور روشنیان اوس تعریف کی کہ شعاعین خالص اوسکے سے محفل اتحاد کی روشن ہو کر سیاہی دور کرنے والی
غالیہ بیگانگی کی ہووے عطر بزم الفت و محبت کے اعلیٰ حضرت سایۂ الٰہی اور شمع جماعت صدق اور صفائی اوس نور پروردہ الٰہی کے
کرکے ظاہر رائے روشن اور مکشوف ضمیر منیر ضیا گستر کے کرتا ہی کہ اوپر دل دانش کے پسند اور خاطر آسمان پیوند اوس برادر یکجان برابر کے کہ آئینہ
چہرۂ دانش اور بینش اور مرآت جمال حقائق آفرینش کا ہی عکس پذیر ہوویگا کہ بعد ظاہر ہونے قضیہ ناگزیر نواب شاہ جنت مکان علیین آشیانی
انار اللہ برہانہ کے کیسے کیسے فساد ایران مین واقع ہوے بعضے ممالک منسوبان اس دودمان ولایت مکان سے باہر ہو گئے تھے جو بیچ
نیازمندی درگاہ بے نیاز کا متقلد امور سلطنت کا ہوا ساتھ برکت توفیقات ربانی اور حسن توجہ دوستون کے نکال لینا تمام ملکون موروثی کا کہ تصرف
مخالفون مین تھا کیا جو کہ قندہار تصرف گماشتون والا دودمان مین تھا انکو ہم اپنا جانکر متعرض نہوے عالم اتحاد اور برادری سے امیدوار تھے
کہ آپ موافق بزرگون عظام جنت مقام اپنے کے اوسکی سپردگی مین توجہ مبذول فرماوین جو کہ اسمین غفلت ہوئی دوبارہ بیچ ساتھ نامہ اور
پیغام کے کنایتاً اور ظاہراً تصریح اوسے طلب کیا شاید کہ بیچ نظر ہمت آپ کے یہ مختصر ملک لائق مضائقہ کے نہووے مقرر فرماوین کہ بیچ تصرف

بندگون اس خاندان کے دیگر رفع گمان دشمنون اور بدگویون کا اور قطع زبان درازی حاسدون اور عیب جویون کی ہووے اور ایک جماعت نے پیشتر اس امر کو عقدۂ تعویق مین ڈالا جو کہ حقیقت اس مقدمے کی درمیان دوست اور دشمن کے مشہور ہو گئی اوس طرف سے کوئی جواب مشعر اوپر رد اور قبول کے نہ پونہچا ہمارے دل مین آیا کہ بطور سیر و شکار کے قندہار مین جاؤن اس وسیلے سے گماشتے اوس برادر نامدار کامگار کے بسبب وحدت محبت اور خصوصیت کے کہ درمیان مین مسلوک ہے استقبال لشکر اقبال کا کرکے خدمت مین فائز ہووین اور از سر نو مخلوق پر رسوخ قواعد یگانگی طرفین کا ظاہر ہوکر باعث زبان بندی حاسدون اور بدگویون کا ہووے اس ارادے سے بلا سامان قلعہ گیری کے متوجہ ہوکر مین نواح فراہ مین پونہچا منشور عاطفت باظہار سیر و شکار قندہار پاس حاکم اوس جگہ کے بھیجا کہ مہمان پذیر ہووے عزت آثار خواجہ باقی کرگراق کو بلاکر پاس حاکم اور امیرون کے جو قلعے مین تھے ہمنے پیغام دیا کہ درمیان عالی حضرت بادشاہ ظل اللہ اور نواب ہمایون ہمارے کے جدائی نہین ہے اور جدا کاہی کہ ہم آپس مین جانتے ہین اور ہم بطریق سیر کے متوجہ اوس دیار کے ہوئے ہین ایسا کرنا چاہیے کہ کلفت خاطر ہم پونہچے انھون نے مضمون حکم اور پیغام مصلحت بانجام کو ساتھہ گوش حقیقت نیوش کے نہ سنا اور الفت اور اتحاد جانبین کو منظور نکرکے اظہار تمرد اور عصیان کا کیا یہان تک کہ ہمنے قریب قلعے کے پہونچکر پھر عزت آثار مشار الیہ کو طلب کیا اور جو کچھ کہ لوازمہ نصیحت کا تھا اوسنے کہلا بھیجا اور دس روز تک لشکر فتح مند کو منع فرمایا کہ گرد حصار کے نجاوین نصیحتین فائدہ مند نہوئین اور پیچ مخالفت کے اصرار کیا جو زیادہ اس سے مصلحت گنجایش کی نہ تھی لشکر قزلباش کا باوجود نہونے اسباب قلعہ گیری کے واسطے تسخیر قلعہ کے مشغول ہوا تھوڑی مدت مین برج دبارہ کو گرا دیا اور کار اوپر اہل قلعہ کے تنگ ہوا امان چاہی ہمنے بھی رابطہ محبت کہ قدیم الایام سے فیمابین ان دو سلسلون رفیع کے مسلوک تھا رکھا طریقہ برادری کا کہ از سر نو زبان میرزائی اوس اورنگ نشین بارگاہ جاہ و جلال سے درمیان آپ کے اور نواب ہمایون ہمارے کے اس طرح قرار پایا ہے کہ رشک فزای بادشاہان روی زمین کا ہوا ہے منظور نظر رکھکر بمقتضای مروت جبلی کے تقصیرات اور خطا انکی کو بخشا اور مشمول عنایتون سے کرکے سالماً اور غانماً باتفاق حیدر بیگ توربانسی کے کہ صوفیان صادق اس خاندان سے ہے روانہ درگاہ معلے کا کیا قسم ہے خدا کی کہ بنیاد محبت اور الفت موروثی اور مکتسبی کے جانب اس ولاجوی کے نہ سات اس مرتبہ کے مضبوط اور مستحکم ہے کہ بسبب صادر ہونے بعضے امور کے کہ بسبب تقدیر پردۂ امکان سے ظاہر ہوئے ہین خلل پاوے

میان ما و تو رسم جفا نخواہد بود + بجز طریقہ مہر و وفا نخواہد بود

امید کہ اوس جانب سے بھی شیوۂ پسندیدہ مسلوک ہوکر بعضے امور غریبہ کو منظور نظر دن خجستہ آثار کا نفرماکر اگر کوئی خدشہ برپا ہووے ساتھہ مہربانیون ذاتی اور محبت دلی کے بیچ دور کرنے اوسکے کے کوشش کرکے گل ہمیشہ بہار یکدلی اور یگانگی کو سرسبز رکھکر ہمت فلک رفعت کو تاکید مبانی وفاق اور تصفیہ مناہل اتفاق کے کہ انتظام بخش انفس اور آفاق کا ہے مصروف فرماوین اور کل ممالک محروسہ ہمارے کو متعلق اپنے جان کر جسکو چاہین شفقت فرماکر اعلام بخشین کہ بلا مضائقہ اوسکو حوالے کرون اس جزئیات کا کیا اعتبار وہ امرا اور حکام کہ قلعے مین تھے اگرچہ مرتکب چند امر کے کہ منافی رسمون دوستی کے تھے ہوئے مگر جو کچھ کہ واقع ہوا ہماری جانب سے ہے اور انھون نے جو کچھ کہ حق نوکری اور جانسپاری کا بھی ادا کیا یقین کہ وہ حضرت بھی شفقت شاہانہ اور مرحمت بادشاہانہ شامل حال انکے فرماکر ہمکو انسے شرمندہ نکرینگے زیادہ کیا لکھا جاوے ہمیشہ لواے آسمان سا ہم آغوش تائیدات غیبی کا ہو

جواب نامہ شاہ عباس

سپاس معرا ملابس اور ستایش مبرا آلایش تشبیہ اور التباس سے اوس یگانے اور معبود کو لائق ہے کہ استحکام عہود اور مواثیق بادشاہان عظیم الشان کا سبب انتظام سلسلۂ آفرینش کا اور التیام کا اور فرمانروایون جہان کو باعث آرام اور آسایش کا اور موجب امان اور آرایش خلائق اور بندون کا کہ ودیعت نہادہ حضرت پیدا کرنے والے کی ہین کیا ہے مصداق اس بیان کا اور موید اس برہان کا موافقت اور اتحاد اور مرابطت اور وداد کا ہے کہ درمیان اس والا دودمان رفیع الشان کے تحقیق ہوئی ہے اور بیچ امان دولت روز افزون ہمارے کے ایسی مشید اور موکد ہوئی کہ محسود بادشاہون نامدار

اور سلاطینوں دوران کے ہو وہ شاہ جمجاہ ستارہ سپاہ فلک بارگاہ دارا گروہ گردون شکوہ زیبندہ افسر کیانی شایستہ تخت خسروانی شجرہ برومند
ریاض سلطنت وابہت نہال بوستان نبوت وولایت نقادۂ دودمان علوی خلاصہ خاندان صفوی ہے سبب اوسکے اونکے باعث کے
دستہ افسردگی گلزار محبت اور دوستی اور اخوت اور یکتادلی کے کہ انقراض زمان اور اختلاف ادوار دوران تک امکان بیٹھنے غبار خلل کا
اوپر ساحت بیاض اوسکی کے ہوے ظاہر رسم اتحاد اور یگانگی فرمانروایان جہان کی ہوئی ہو کہ عین استحکام اور اخوت اور دوستی کے ہین
کہ قسم ہر ایک دوسرے کی کھاتے ہین اور ساتھ کمال موافقت روحانی اور مصادقت جسمانی کے کہ فیما بین ساتھ جان کے مضائقہ
نہو ملک اور مال کی کیا حقیقت ہی اس طور پر واسطے سیر اور شکار کے آوین ع صد حیف بر محبت بیش از قیاس ما وارد ہوتے مکتوب
محبت طراز سے کہ بیچ سنہ دست سیر و شکار قندہار کے مصحوب سعادت انتصابان حیدر بیگ و ولی بیگ کے ارسال کیا تھا شعر او پر صحت ذات ملائک صفات
کے تھا پھول خوشی کے روے روزگار خجستہ آثار پر کھلے اور پر عقل عالم آراے اوس برادر کامگار عالی مقدار کے پوشیدہ نرہے کہ
پہونچنے ایلچی سابق ہمارا یعنی زنبیل بیگ تک بیچ درگاہ آسمان جاہ کے کیطرح اظہار ساتھ خط اور پیام کے بیچ مقدمہ خواہش قندہار کے
نہوا تھا اوسوقت مین کہ ہم بیچ سیر و شکار خطہ دلکشاے کشمیر کے مشغول تھے دنیاداران دکن نے کوتہ اندیشی سے قدم جادۂ اطاعت
اور بندگی سے باہر رکھکر رشتہ عصیان کا نکالا اسواسطے اوپر ہمت بادشاہانہ کے تنبیہ اور تادیب کوتہ اندیشون کی لازم ہوئی اور رایات
نصرت آیات نے دار السلطنت لاہور مین نزول اجلال فرماکر فرزند شاہجہان کو ساتھ لشکر ظفر پیکر کے اوپر سر اون بدبختون کے تعین فرمایا
اور خود متوجہ طرف دار الخلافت آگرہ کے تھے کہ زنبیل بیگ پہونچا اور خط محبت افزاے زینت بخش اورنگ شاہی کا پہونچا اوس تعوید دوستی
سے اپنا گنگوان لیکر بارادہ دفع کرنے فساد دشمنون اور مفسدون کے متوجہ طرف دار الخلافت آگرہ کے ہوا رقیمہ گوہربار درر نثار مین اظہار
خواہش قندہار کا نہوا تھا زنبیل بیگ نے زبانی ظاہر کیا ہمنے بجواب اوسکے فرمایا کہ ہمکو ساتھ اوس برادر کامگار کے کسی چیز سے دریغ نہین ہے
انشاءاللہ تعالے بعد سر انجام مہم دکن کے جسطرح پر کہ مناسب دولت ہوگا تمکو رخصت کرینگے اور فرمایا جو کہ مسافت دور و دراز طے
کرکے آئے ہو چند روز دار السلطنت لاہور مین تکان راہ سے آرام کرو بعد پہونچنے آگرہ کے کہ مستقر الخلافت ہے مشار الیہ کو طلب کیا
کہ رخصت فرماوین جو عنایت ایزدی قرین حال اس نیازمند درگاہ الٰہی کے ہے فتح سے دلجمعی کرکے ہمنے متوجہ پنجاب کا ہوکر چاہا کہ مشار الیہ کو
روانہ کرون بعد سر انجام بعض مہمات ضروری کے بوجہ گرمی ہوا کے متوجہ خطہ کشمیر جنت نظیر کا ہوا کہ لطافت اور نزاہت آب و ہوا کی
مسلم الثبوت سیاحان ربع مسکون کا ہے بعد پہونچنے کے اوس خطہ دلکشا مین زنبیل بیگ کو واسطے رخصت کے طلب کیا کہ خود بسعادت
متوجہ ہوکر مقامات سیر زینت بخش فرح افزا اوسجگہ کے ایک ایک اوسکو دکھلاوین اس اثنا مین خبر پہونچنے اوس برادر کامگار
کی بعزم تسخیر قندہار کے کہ ہرگز خیال بھی نتھا پہونچی نہایت حیرت ہوئی کہ وہ کوہ کیا مقدار رکھتا تھا کہ خود بمبادرت واسطے تسخیر اوسکی کے
متوجہ ہوان اور آنکھ ایسی دوستی اور برادری اور اتحاد سے پوشیدہ رکھین باوجود اسکے مخبر راست قول درست گفتار خبر پہونچاتے تھے مگر ہم
باور نہین کرتے تھے بعد ازان جب یہ خبر تحقیق ہوئی عبد العزیز خان کو حکم فرمایا کہ مرضی اوس برادر کامگار سے تجاوز نکرے اب تک سر رشتہ
برادری کا مستحکم ہے مرتبہ اور درجہ اس الفت اور یکجہتی کو ہم برابر ساتھ عالم کے نہین کرتے تھے اور کسی عطیہ کو ساتھ اوسکے نہین وزن کرتے
تھے پس لائق اور مناسب برادری کے یہ تھا کہ آنے ایلچی تک صبر فرماتے شاید ساتھ اوس مطلب اور مدعا کے کہ آتا تھا کامیاب خدمت مین
پہونچتا پہلے پہونچنے ایلچی سے مرتکب ایسے امر کا ہونا آیا اہل روزگار تقصیر پیرایہ عہد اور صداقت اور سرمایہ مروت اور فتوت کو کس طرف
راجع کرینگے اللہ تعالے ہر وقت حافظ اور ناصر اور معین ہووے بعد رخصت فرمانے ایلچی کے ہمگی ہمت واسطہ تنبیہ لشکر قندہار کے مصروف
رکھکر فرزند خانجہان کو کہ بسبب بعضے مصلحتون کے طلب ہوا تھا فیل اور اسپ خاصہ با شمشیر و خنجر مرصع اور خلعت عنایت کرکے رخصت فرمایا

کہ پہونچے شہزادہ شہریار تک ساتھ لشکر ظفر پیکر کے ملتان تعین ہوئے کہ نظم حکم کا رہے اور باقر خان کو کہ فوجدار ملتان کا تھا درگاہ والا مین طلب کیا سید علی قلی بیگ درمن کو منصب ہزار اور پانصدی سے سرفراز کر کے آگے واسطے کمک مشار الیہ کے مقرر کیا اور اپنے بھی میرزا رستم کو منصب پنجہزاری سے بلند مرتبہ کر کے بیچ خدمت اوس فرزند کے لشکر مذکور مین تعین فرمایا لشکر خان صوبہ دکن سے آکر ملازمت کر کے لشکر مذکور مین تعینات ہوا الہداد خان افغان اور میرزا عیسے ترخان اور نکرم خان اور چند امرا کو کہ صوبہ دکن اور محالون جاگیرون اپنی سے آئے تھے اسپ اور خلعت دیکر ساتھ ہمراہی خانجہان کے رخصت فرمایا عمدۃ السلطنت آصفخان کو بیچ دار الخلافہ اگرہ کے بھیجا کہ کل خزانہ مہر اور روپیہ کو کہ آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار اللہ برہانہ سے اب تک جمع ہوا ہے بیچ درگاہ کے لاوے اصالت خان پسر خانجہان نے منصب دوہزاری اور ہزار سوار سے سرفرازی پائی محمد شفیع بخشی صوبہ ملتان خطاب خانی سے سرفراز ہوا شریف وکیل فرزند اقبالمند شاہ پرویز کو رخصت فرمایا کہ بہت جلد جا کر اوس فرزند کو مع لشکر صوبہ بہار کے ملازمت مین لاوے اور فرمان مرحمت عنوان بخط خاص لکھکر تاکید بہت اوسکے آنے کی کی گئی اسی تاریخ کو میر میران پوتا شاہ نعمت اللہ کا ساتھ مرگ مفاجات کے فوت ہوا انا للہ و انا الیہ راجعون آمرزش سے ہو میرزا بیگ قراول کو نیلم سے دبا کر مار ڈالا عمدہ اوسکا انعام دی کو مرحمت ہوا چونکہ بسبب ضعیفی کے دو برس آگے اس سے عارض ہوا تھا اور اب تک ہے اور دماغ مین طاقت نہین کہ تحریر سوانح اور وقائع مین مشغول رہون ان دنون مین معتمد خان نے خدمت دکن سے آکر سعادت آستان بوس کی پائی جو بندون مزاجدان اور شاگردون سخن فہم سے تھا اور پہلے سرشتہ اس خدمت کا اور ضبط وقائع کا بیچ عہدے اوسکے تھا حکم ہوا کہ اوس تاریخ سے جو مینے لکھا ہے آیندہ مشار الیہ اپنے خط سے لکھے اور بیچ ذیل مسودات میرے کے داخل کرے اور جو کچھ کہ بعد ازین واقع ہووے بطریق روزنامچہ کے مسودہ کر کے ساتھ تصحیح میری کے پونہچا کر بیاض مین لکھتا رہے +

یہان سے مسودات تحریر معتمد خان کے ہین

ان دنون مین کہ ہمگی ہمت جہانگشا واسطے طیاری لشکر قندہار کے اور تدارک اوس کار کے مصروف تھی خبرین ناخوش تغیر حال اور بے اعتدالیون خرم کی بیچ عرض کے پونہچی تھین موجب توحش اور تورع خاطر کا ہوتا تھا اس واسطے موسوی خان کو کہ بندون با اخلاص اور مزاجدان سے تھا واسطے پونہچانے پیغامون تہدید اور ترغیب اور بیان نصائح ہوش افزا کے نزدیک اوس بے دولت کے بھیجا کہ رہنمونی سعادت سے اوسکو خواب گران غفلت اور غرور سے بیدار کرے اور ارادون باطل اور مقصدون فاسد اوسکے کی دور حاصل کر کے بیچ خدمت کے حاضر ہو تو ساتھ اوسکے کہ مقتضاے وقت ہووے عمل مین آوے غرہ بہمن ماہ الٰہی کو جشن وزن قمری آراستہ ہوا اوس جشن مبارک مین مہابت خان نے صوبہ کابل سے آکر سعادت ملازمت کی پائی اور مورد عنایت خاص کا ہوا یعقوب خان بدخشی کو عنایت نقارہ سے بلند پایگی بخشکر اوپر صوبہ کابل کے تعین فرمایا مقارن اس حال کے عرضداشت اعتبار خان کی اگرہ سے پونہچی کہ خرم ساتھ لشکر نکبت اثر کے مانڈو سے روانہ اس طرف ہوا ظاہرا خبر طلب خزانہ کی سنکر شعلہ آتش اوسکے دل مین بھڑکا اور بے اختیار ہو کر بے تابانہ روانہ ہوا شاید اثناے راہ مین آپ کو اوپر خزانہ کے پونہچا کر دست اندازی کرے اسواسطے راے صواب نمانے ایسا چاہا کہ برسم سیر و شکار کے کنارے آب سلطان پور کے نہضت فرماہووین اگر وہ بے سعادت برنمونی بدبختی ضلالت کے قدم بادیہ جلادت مین رکھے پیشتر جا کر سزاے کردار ناہنجار کی بیچ دامن روزگار اوسکے کے رکھی جاوے اور اگر طور دوسرا ظاہر ہووے موافق اوسکے کیا جاوے ساتھ اس عزیمت کے سترہوین ماہ مذکور کو بیچ ساعت مسعود اور زمان محمود کے کوچ واقع ہوا مہابت خان نے عنایت خلعت خاص سے سرفرازی پائی ایک لاکھ روپیہ میرزا رستم کو اور دو لاکھ روپیہ عبد اللہ خان کو ساتھ صیغہ مساعدت کے

حکم ہوا مرزا خان ابراہیم خان کو مع فرمان مرحمت عنوان کے نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجا تاکہ بخشش ازانچہ طلب
اوسکے کی گئی راجہ سارنگدیو واسطے طلب راجہ نرسنگدیو کے گیا تھا اوسنے آکر ملازمت کرکے عرض کیا کہ راجہ جمعیت شائستہ اور فوج
آراستہ کے بیچ بلدہ تھانیسر کے سعادت رکاب سے مفتخر ہو دیگا بیچ اس چند روز کے مکرر عرائض اعتبار خان کی اور دوسرے بندون کی
دارالخلافہ آگرہ سے پونہچین کہ خرم نے برگشتگی اور بیدولتی سے حقوق تربیت کو ساتھ نافرمانی عقوق کے مبدل کرکے پاؤن ادبار کا
صحراے جہالت اور ضلالت مین رکھکر عزم اوس حدود کا کیا اس سبب سے واسطے نکال لانے خزانہ کے صلاح دولت نجانکر مین واسطے
استحکام برج اور بارہ اور لوازم قلعہ داری کے مشغول ہوا اور ایسے ہی عرضداشت آصف خان کی پونہچین کہ اوس بیدولت نے
پردہ شرم کا پھاڑکر موونہہ بیچ وادی ادبار کے رکھا اسکا راہ آگرہ سے ہوئی خبر نہین آتی ہی جو صلاح دولت کی بیچ لانے خزانہ کے
نہ تھی حراست ایزدی مین سونپ کرکے متوجہ ملازمت کا ہی اسواسطے مین سلطان پور سے عبور فرماکر سات کوچ متواتر کے متوجہ
واسطے تنبیہ اور تادیب اوس سیاہ بخت کا ہوا اور حکم فرمایا کہ آج سے اوسکو بے دولت کہاکرین بیچ اس اقبالنامہ کے جس جا
لفظ بیدولت لکھا جاوے تو مراد اوس سے ہی حقوق تربیت اور مرحمت اوسکے جو کچھ ظہور مین آیا ہی اب تک کسی بادشاہ نے
ساتھ فرزند اپنے کے اسقدر عنایتین نہین کین وہ جو کچھ کہ پدر بزرگوار میرے ساتھ برادران میرے کے لطف فرماتے تھے مینے
ساتھ نوکرون اوسکے کے مرحمت فرمایا اور صاحب خطاب اور علم اور نقارہ کا کیا جو اوراق گذشتہ مین تقریبات ثبت ہوا اور اور
مطالعہ کرنے والون اس اقبالنامہ کے پوشیدہ نہوگا کہ جسقدر توجہ اور تربیت اوسکے حق مین مبذول ہوئی زیادہ قلم کو شرح
اوسکی سے کوتاہ رکھاکون سے رنج اپنے لکھون کہ کوفت اور ضعف سے بیچ ایسی ہوا سے گرم کے کہ ساتھ مزاج میرے کے ناسازگاری
نہایت کتی ہی سواری اور ترددات کرنا اور ایسی حالت مین اوپر سر ایسے ناخلف کے چاہیے جانا بہت بندون کو کہ برسون تربیت
کرکے اوپر مرتبہ رفعت اور امارت کے پونہچایا آج کے روز چاہیے تھا کہ بیچ جنگ اوزبک یا قزلباش کے کام آوین بسبب
شومی اوسکے کے سیاست فرماکر اپنے ہاتھ سے ضائع کیا الحمد للہ کہ ایزد جل شانہ نے اوس قدر حوصلہ اور بردباری کرامت
فرمائی کہ ان سب کی تاب لاسکے اور ایک طرح چاہیے چھوڑنا اور اوپر اپنے آسان کیا جو کچھ کہ اوپر دل کے گرانی کرتا ہی اور مزاج
غیرت امتزاج کو بیچ آشوب کے رکھتا ہی یہ ہی کہ ایسے وقت مین لائق تھا کہ فرزندان سعادت گزین اور امراے اخلاص آئین ساتھ
افسری ایک دوسرے کے تلاش خدمت قندھار اور خراسان کے کہ ناموس سلطنت ہی کرین یہ بے سعادت تیشہ اوپر
پاؤن دولت اپنی کے مارکر سنگ راہ اس عزیمت کا ہوا اور مہم قندھار کے تعویق اور توقف مین پڑی امید کہ اللہ تعالے یہ
نگرانیان دل سے دور کرے اسوقت مین بیچ عرض کے پونہچا کہ محترم خان خواجہ سرا اور خلیل بیگ ذوالقدر اور فداے خان
میرتزک نے ساتھ اوس بے دولت کے رابطہ اخلاص کا درست کرکے ابواب مراسلات مفتوح کیے جو وقت مقتضی مدارا
اور اغماض کا نتھا تینون کو مقید فرمایا اور بعد تحقیق اور تفحص احوال کے جو بیچ نمک حرامی اور بداندیشی اور بدسگالی خلیل اور
محترم کے شک اور شبہہ نرہا اور مثل میرزا رستم کے امراے اوپر بے اخلاصی اور بدسگالی خلیل کے قسمین کہائین ناگزیر اونکو
ساتھ سیاست کے پونہچایا اور فداے خان کو کہ غبار اخلاص آلایش تہمت اور نقصان سے پاک تھا قید سے چھوڑکر سرفراز کیا
اور راجہ روزافزون کو برسم ڈاکچوکی کے نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجا کہ سزاولی کرکے اوس فرزند کو ساتھ لشکر ظفر اثر
کے جلد تر ملازمت مین پونہچاوے کہ وہ بیدولت جیسا کہ چاہیے سات سزاے کردار ناپسندیدہ اپنی کے پونہچے جواہر خان خواجہ سرا
ساتھ خدمت اہتمام دربار محل کے سرفراز ہوا غرہ اسفندارمذ ماہ الٰہی کو نورسرا مورد عساکر منصورہ ہوئی بیچ اس دن کے عرضداشت

اعتبار خان کی پوہنچی کہ بیدولت نے بہت جلدی آپ کو بیچ نواحی دار الخلافہ آگرہ کے پوہنچایا تھا کہ شاید پہلے استحکام قلعہ کے ابواب فتنہ اور فساد کے کھولکر درستی کام اپنے کی کرے جو بیچ فتحپور کے پوہنچا در دولت کو اوپر منہ اپنے کے مسدود پایا خجلت زدہ ادبار ہوکر توقف کیا خان خانان اور بیٹا اوسکا اور بہت سے امراے پادشاہی کہ بیچ تعیناتی صوبہ دکن اور گجرات کے تھے ہمراہ اوسکے آکر رفیق راہ بغی اور کافر نعمتی کے ہوے ہین موسوی خان نے کہ اوسکو فتحپور مین دیکھکر تبلیغ احکام بادشاہی کا کیا اور مقرر ہوا کہ قاضی عبد العزیز ملازم اپنے کو ساتھ رفاقت اوسکی کے درگاہ والا مین بھیجے کہ مطالب اوسکے کو عرض کرے سندر نام نوکر اپنے کو کہ سردار اور سرگروہ اہل فساد کا ہے آگرہ مین بھیجا کہ اوپر خزاین اور دفاین بندون کے جو آگرہ مین ہین متصرف ہووے چنانچہ بیچ گھر لشکر خان کے نو لاکھ روپے پر متصرف ہوا اور ایسے ہی گھر دوسرے بندون کے جہان گمان تھا ہاتھ لوٹ کا دراز کرکے جو کچھ پایا بیچ تصرف کے لایا جبکہ مثل خان خانان کے معزز کہ ساتھ منصب عالی آتالیقی کے اختصاص رکھتے تھے بیچ ستر برس کے اپنے منہ کو ساتھ کافر نعمتی اور قباحت کے سیاہ کیا اور ون سے کیا گلہ گویا کہ سرشت اوسکی بغاوت اور کفران نعمت سے تھی اوسکے باپ نے آخر عمر مین ساتھ پدر بزرگوار میرے کے یہی طریقہ ناپسندیدہ مرعی رکھا اور یہ بھی اپنے باپ کی کرکے اس سن مین مضمون و مر دو دازل واقع ہوا ہے ۵ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ✽ گرچہ با آدمی بزرگ شود ✽ اور اسی تاریخ موسوی خان ہمراہ عبد العزیز کے بھیجا ہوا اوس بیدولت کا آیا چونکہ باتین اوسکی نامعقول تھین مینے روبرو نہ بلوایا اور مہابت خان کے حوالے کیا کہ اوسکو مقید رکھے پانچوین تاریخ کنارے دریاے لودیانہ کے مقام لشکر بادشاہی کا ہوا وہان خان اعظم کو منصب ہفت ہزاری ذات اور پانچہزار سوار سے سربلندی بخشی راجہ بھارت بوندیلہ نے دکن سے اور دیانت خان نے آگرے سے آکر ملازمت حاصل کی مینے دیانت خان کی تقصیر معاف کرکے پہلے منصب اوسکے پر سرفراز کیا اور راجہ بھارت منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار سے اور موسیخان ہزاری ذات اور تین سو سوارون سے ممتاز ہوے مبارکشنبہ کے دن بارہوین تاریخ پرگنہ تھانیسر مین راجہ نرسنگدیو نے ملازمت حاصل کی اور فوج آراستہ مع سامان عمدہ کے ملاخطہ کراکر مورد تحسین اور آفرین کا ہوا راجہ سانگدیو منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور چھہ سو سوار سے سرفراز ہوا اور قریب کرنال کے آصف خان نے آگرے سے آکر سعادت رکاب بوسی کی پائی اس وقت مین آنا اوسکا شروع فتوحات کا تھا نوازش خان پسر سعید خان نے صوبہ گجرات سے آکر زمین بوس حاصل کیا جن دنون کہ وہ بیدولت برہانپور مین تھا موافق اوسکی عرض کے مینے باقی خان کو صوبہ جوناگڈہ مین مقرر کیا تھا مینے اوسکو فرمان لکھا کہ حاضر درگاہ ہو ان دنون وہ آیا اور شریک خدمت کا ہوا جب دار السلطنت لاہور سے سبب اطلاع اس خبر کے کوچ ہوا اور فرصت توقف کی نہ تھی ہمراہ چند امیرون کے کہ حاضر رکاب تھے مین روانہ ہوا اور جب تک سرہند پوہنچون چند لوگ سعادت ہمراہی سے سرفراز ہوے بعد طے کرنے سرہند کے بہت فوجین اور لشکر اطراف و جوانب سے جمع ہوگئے دہلی تک اسقدر جماعت بڑھی کہ جس طرف دیکھتا تھا تمام صحرا لشکر سے بھرا ہوا تھا جب مینے سنا کہ وہ بیدولت فتحپور سے نکلکر اس طرف آتا ہے اور کوچ در کوچ متوجہ دہلی کا ہے تو مینے لشکر ظفر پیکر کو حکم تیار ہونے کا دیا اور اس جنگ مین مدار تدبیر اور ترتیب افواج کا مہابت خان کے سپرد کیا تھا سرداری فوج ہراول کی عبد اللہ خان کو مقرر کی اور اوسنے جس آدمی کو کہ کار دیدہ اور دلاور تھا طلب کیا مینے اوسکو اوسکے ہمراہیون مین معین کرکے حکم دیا کہ ایک کوس آگے تمام لشکر سے چلا کرین اور خدمت اخبار پہونچانے اور بند و بست رستون کا بھی اوسیکے سپرد کیا اور مین اس بات سے غافل تھا کہ یہ اوس بیدولت سے ملا ہوا ہے اور غرض اصلی اسکی یہ ہے کہ خبرین میرے لشکر کی اوسکو پوہنچایا کرے اور پہلے بھی چند خبرین طول و طویل جھوٹ سچ لکھکر لاتا تھا کہ یہ میرے جاسوسون نے لکھکر وہان سے بھیجی ہین اور میرے بعضے مصاحبون کو درہم کرتا تھا کہ یہ لوگ اوس بیدولت سے

ملے ہوسے ہین اور دربار کی خبرین اوسکو لکھتے ہین اگر مین کبھر اوسکے کہنے پر عمل کرتا اور ایسی پریشانی کے دنون مین فساد عظیم برپا تھا اوسکے قول پر عمل کرتا تو بہت لوگ اخلاص مند اوسکی تہمت سے ضائع اور خراب ہوجاتے لیکن مینے اپنے قدیم مخلصون کے حق مین اوسکی بات نہ سنی باوجودیکہ میرے بعضے خیرخواہ ظاہر و باطن مین اوسکی بداندیشی اور ملا ہونا سچا بیان کرتے ہین لیکن مصلحت وقت سمجھکر مین اوسکی تحقیق نکرتا اور زبان سے بھی اوسکو حرف وحشت آمیز نکہتا بلکہ زیادہ پہلے سے اوسپر عنایت اور لطف کرتا کہ شاید یہ شرمندہ ہوکر اپنی نالائق باتون سے باز آوے اور فتنہ پردازی ترک کرے لیکن وہ نالائق اپنی اصالت سے باز نہ آیا اور وہی کیا جو اوسکی خباثت کے لائق تھا ⁂ درختیکہ اوست اور اسرشت + گرش در نشانی بباغ بہشت + ور از جوی خلدش بہنگام آب + بریخ انگبین ریزی و شہد ناب + سرانجام گوہر بکار آورد + ہمان میوۂ تلخ بار آورد + غرض جب مین دہلی کے قریب پہونچا تو سید ہزبر بخاری و سید رخان اور راجہ کنز داس شہر سے باہر آکر سعادت رکاب بوسی سے سرافراز ہوے اور باقرخان فوجدار صوبۂ اودہ کا بھی اسی روز آکر میرے لشکر مین داخل ہوا اور پچیسوین تاریخ دہلی سے نکلکر کنارے دریاے جمنا کے لشکر آراستہ کیا گردہر ونبدر ... ال درباری صوبۂ دکن سے آکر زمین بوس ہوا اور منصب دوہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور خطاب راجگی سے معزز ہوا زبردست خان میرتزک کو نشان دیکر سربلند کیا +

اٹھارہوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

بیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولے کی سن ایکہزار بتیس ہجری مین سہ شنبہ کی رات کو نیر اعظم نے بیت الشرف حمل مین سعادت تحویل کی فرمائی اور اٹھارہوان سال میرے جلوس کا ساتھ فرخی اور مبارکی کے شروع ہوا اس دن سنا گیا کہ بیدولت قریب متھرا کے پرگنہ شاہ پور مین ستائیس ہزار سوار سے آکر اوترا ہے امید ہے کہ عنقریب مقہور ہو راجہ جیسنگہ نواسہ راجہ مانسنگہ نے وطن سے آکر سعادت میری رکاب بوسی کی حاصل کی راجہ زرسنگہ دیو کو کہ راجپوتون مین اوس سے زیادہ کوئی عمدہ امیر نہین ہے مینے خطاب مہاراجہ سے سربلند کیا اور اوسکے بیٹے جوگراج کو منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا اور سید بہوہ عنایت فیل سے ممتاز ہوا جب مینے سنا کہ بیدولت کنارے دریاے جمنا کے ہوکر آتا ہے تو مینے بھی اپنے لشکر منصور کو اوسی طرف کے کوچ کا حکم دیا اور ترتیب قائم کرنے افواج بحر امواج کی سمت راست و چپ و پیش و پس و غیرہ سے بطریق شائستہ عمل مین آئی پھر سنا گیا کہ بیدولت ہمراہ خانخانان بے سعادت کے راہ سے پلٹ کر طرف پرگنہ کوکلہ کہ بیس کوس بائین طرف ہے چلا گیا اور سندر برہمن کو کہ راہبر اوسکی گمراہی کا ہے ہمراہ داراب پسر خانخانان اور اکثر امرای بادشاہی کے کہ نمک حرامی سے اوسکے شریک بغاوت ہوسے تھے مثل ہمت خان اور سربلند خان اور شرزہ خان اور چاند خان اور جادو راے اور اودیرام اور آتش خان اور منصور خان اور باقی منصب دار متعینہ دکن اور گجرات اور مالوہ کے کہ اونکی تفصیل طویل ہے اور اپنے تمام نوکرون کو مثل راجہ بھیم پسر رانا اور رستم خان اور بیرم بیگ اور دریاے افغان اور تقی وغیرہ ان سبکو مقابلے مین میرے لشکر منصور کے مقرر کرکے اون سبکو پانچ ٹکڑے کیا ہے اگرچہ ظاہر مین سردار اون سب کا داراب سیہ بخت کو کیا ہے لیکن حقیقت مین سرداری اون سبکی سندر بدکردار کو ہے اور وہ سب کوہ سخت قریب بلوچ پور کے اوترے ہوسے ہین پھر آٹھوین تاریخ قبول پور خیام گاہ لشکر ظفر قرین کا ہوا اوس روز چند اول میری فوج کا باقرخان تھا کہ مینے اوسکو سبکے پیچھے رکھا تھا ایک جماعت بدمعاشون نے پیچھے سے آکر درمیان راہ کے میرے لشکر پر ہاتھ لوٹ کا دراز کیا باقرخان نے باستقامت تمام لڑکر اون کو

دفع کیا اور خواجہ ابوالحسن یہ سنکر اوسکی مدد کو دوڑا لیکن اوس خواجہ مذکور کے پہونچنے تک وہ بدمعاش بھاگ گئے تھے نوین تاریخ چہارشنبہ
کو مینے پچیس ہزار سوار جدا کرکے بسرداری آصف خان اور خواجہ ابوالحسن اور عبداللہ خان اون بدمعاشون کی تنبیہ کے واسطے معین کیے
قاسم خان اور لشکر خان اور ارادت خان اور فدائی خان اور دوسرے بندگان مخلص قریب آٹھ ہزار سوار کے آصف خان کی فوج مین مقرر ہوے
اور باقر خان اور نورالدین قلی اور ابراہیم حسین کاشغری وغیرہ آٹھ ہزار سوار خواجہ ابوالحسن کی کمک کو قرار پائے اور نوازش خان اور عبدالعزیز خان
اور عزیزاللہ اور اکثر سادات بارہہ اور امروہہ کے ہمراہی عبداللہ کے نامزد ہوے یہ سب دس ہزار سوار شمار ہوے اودہر سے سندر مقہور نے بھی اپنا
لشکر ادبار آراستہ کرکے قدم بےشرمی کا آگے رکھا اوس وقت مینے اپنا خاص ترکش بدست زبردست خان میر توزک کے عبداللہ خان کے
واسطے بھیجا کہ سبب اوسکی دلگرمی کا ہو جب مقابلہ دو طرف کی سپاہ ہوا تو یہ نمک حرام کہ بداصل تھا بھاگ کر اہل بغاوت سے جا ملا اور عبدالعزیز خان
پسر خاندوران کا بھی خدا جانے دانستہ یا نادانستہ اوسکے ہمراہ گیا لیکن مین نوازش خان اور زبردست خان اور شیر حملہ کہ اوسکے ساتھ
تھے اوسکے چلے جانے سے نہ گھبرائے اور میدان مین قائم رہے چونکہ تائید پروردگار کی ہر جگہ اور ہر وقت میں اس نیازمند کے حال پر ہے
ایسے حال مین کہ عبداللہ خان ایسا سردار دس ہزار فوج سوار کا بھاگ کر دشمن سے ملجاوے اور قریب تھا کہ اس لشکر منصور پر صدمہ عظیم پونہچے ایک
گولی بندوق کی غیب سے سندر نابکار کے لگی اور اوسکے گرتے ہی اوسکے تمام لشکر مین تہلکہ پڑ گیا خواجہ ابوالحسن نے اپنی فوج کو مقابل کرکے اونکو
پیچھے ہٹایا اور آصف خان نے بروقت پہونچنے باقر خان کے خوب کام کیے اور نمک حرامون کا کام تمام کیا اور جو فتح کہ عنوان فتوحات
روزگار کا ہو پردہ غیب سے ظاہر ہوئی زبردست خان اور شیر حملہ اور اوسکا بیٹا شیر بچہ اور پسر اسد خان معموری اور محمد حسین برادر خواجہ جہان
اور بہت سادات بارہہ کہ عبداللہ روسیاہ کی فوج مین بھیجی تھی حق نمک ادا کرکے شربت شہادت سے شیرین کام ہوے اور عزیزاللہ پوتا
حسین خان کا بندوق سے زخمی ہوا لیکن سلامت رہا اگرچہ ایسے وقت مین چلا جانا اوس منافق کا تائید غیبی سے تھا لیکن اگر عین جنگ مین
یہ حرکت بد اوس سے ظہور مین آتی تو گمان غالب تھا کہ اکثر سردار خراب اور گرفتار ہوتے اتفاقاً اوسکا نام بلفظ لعنت اللہ مشہور ہوا اور جو کہ سبب
یہ اوسکا لقب ٹھہرا اسواسطے مینے بھی یہی نام رکھا اب جہان لعنت اللہ مذکور ہو وہی مراد ہوگا غرضکہ مقہوران بدانجام کہ لڑائی سے بھاگے
تھے بدبختی کے جنگل مین پھنسے پھر نہ سنبھل سکے اور لعنت اللہ نے ہمراہ اور بدنصیبون کے پاس بیدولت کے کہ بیس کوس پر تھا جا کر دم لیا جب
مینے خبر اس فتح کی سنی سجدے شکر اس بخشش الٰہی کے ادا کیے اور نوکران لائق خدمت کو اپنے روبرو طلب فرمایا دوسرے دن سر سندر کا
میرے روبرو لائے یہ ظاہر ہوا کہ جب وہ ضرب بندوق سے مارا گیا تو اوسکے جلانے کو ایک قریب گانون مین لے گئے اور آگ جلانا چاہا تھا کہ
اون لوگونکو دور سے ایک فوج نظر آئی وہ سب اس خوف سے کہ کہین پکڑے نجاوین بھاگ گئے اور اوس گانون کا مقدم اوسکا سر کاٹ کر خان اعظم
کے پاس کہ جاگیردار اوسگانون کا تھا بغرض اپنی آبرو کے لے گیا پھر وہ میرے روبرو لایا اوس وقت تک اوسکا چہرہ درست تھا لوگون نے موتی
لینے کی طمع سے اوسکے کان کاٹ لیے تھے لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کسکی بندوق اوسکے لگی اوسکے مارے جانے سے پھر کوئی مستعد دوبارہ
گویا قوت بازو سب کا وہ سنگ ہند تھا جبکہ مجھ جیسے باپ سے کہ اپنے روبرو اوسکو مینے مرتبہ سلطنت کو پونہچایا تھا یہ معاملہ کیا تو کبھی بعنایت الٰہی
اوسکے بہبود کی صورت نہ دیکھیگا اور جن نوکرون نے اس لڑائی مین کوشش کی تھی اونکو عنایت بادشاہی سے درجہ بدرجہ سرفراز کیا خواجہ ابوالحسن
منصب پنجہزاری سے مع اصل و اضافہ کے ممتاز ہوا نوازش خان کو منصب ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا بخشا باقر خان سہ ہزاری ذات
اور پانسو سوار اور نقارے سے ممتاز ہوا ابراہیم حسین کاشغری صاحب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا عزیزاللہ دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے
سربلند ہوا نورالدین قلی کو دوہزاری اور سات سو سوار راجہ برداس کو بھی دوہزاری اور ہزار سوار لطف اللہ کو ڈیڑھ ہزاری اور پانسو سوار پردل خان کو
ہزاری اور پانسو سوار عنایت کیے اور نام سبکے مفصل لکھنا طول ہے غرض مینے ایک دن وہین مقام کرکے دوسرے دن وہان سے کوچ کیا

خان عالم نے الہ آباد سے کوچ کر کے دولت آستانہ بوسی کی حاصل کی [illegible] تاریخ قریب موضع جمالسہ کے نزول لشکر جلاوت شمول کا ہوا
وہان سربلند راے نے دکن سے آکر سعادت ملازمت کی پائی اور مینے اوسکو عنایت خنجر خاص سے مع پھول کٹارہ کے سرفراز کیا اور عبد العزیز خان اور
باقی لوگ کہ لعنت اللہ کے ساتھ چلے گئے تھے اوسکے قابو سے نکل کر پھر میری ملازمت مین آ گئے اور اونھون نے بیان کیا کہ جب لعنت اللہ نے
گھوڑا بڑھایا تو ہمنے جانا کہ یہ لڑائی کو گھوڑا بڑھاتا ہے اسواسطے ہم سب نے اوسکا ساتھ دیا جب درمیان اون لوگون کے پہونچے تو اوسوقت
سوار رضا و تسلیم کے کچھ ہمسے نہو سکا پھر وقت قابو کا دیکھکر سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہوے اور باوجودیکہ ان لوگون نے بید ولت سے
دو ہزار اشرفیان مدد خرچ مین لی تھین لیکن جو وقت باز پرس کا نہ تھا مینے اوسکے اظہار کو راستی پر حمل کیا اونیسوین[19] کو جشن شرف آفتاب کا آراستہ
ہوا اور اکثر امرا اضافہ منصب اور عنایت لائق سے سرفراز ہوے وہان عضد الدولہ نے آگرے سے آکر ملازمت حاصل کی اور کتاب لغت کہ اونے
تالیف کی تھی میرے ملاحظہ مین آئی بیشک کمال محنت سے [illegible] ہے اور ہر لغت پر اگلے اوستادون کے اشعار گواہی مین لایا ہے اس
فن مین ایسی تین ہوئی تھی [illegible] منصب سہ ہزاری اور [illegible] سوسوار عنایت کیے اور فرزند شہریار کو فیل خاصہ بخشا خدمت عرض مکرر کی
موسوی خان کے نامزد کی [illegible] اور امان اللہ پسر مہابت خان کو خطاب خانہ زاد خانی اور منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور
نشان و نقارہ دیکر اوسکا مرتبہ بلند [illegible] اور دی بہشت کو کنارے کول فتح پور کے نزول اقبال کا ہوا وہان اعتبار خان نے آگرے سے آکر
ملازمت حاصل کی اور منظور نظر عنایت ہوا اور وہین مکرم خان و مظفر خان برادر مکرم خان [illegible] سے آکر حاضر دربار ہوے اور اعتبار خان کو
کہ حفاظت قلعہ آگرہ مین خوب کوشش کی تھی خطاب ممتاز خانی سے ممتاز فرمایا اور منصب ششہزاری ذات اور پنجہزار سوار سے سربلند کیا اور خلعت
مع شمشیر مرصع اور ہاتھی گھوڑے کے دیکر خدمت مذکورہ پر رخصت کیا اور سید بہوہ منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے سرفراز ہوا اکرم خان
منصب سہ ہزاری اور دو ہزار سوار سے اور خواجہ قاسم ہزاری منصب اور چار سو سوار سے ممتاز ہوے چوتھی تاریخ ماہ مذکور کی منصور خان فرنگی کہ دکر
اوسکا پہلے گذرا مع اپنے بھائی اور نوبت خان دکھنی کے اوس بیدولت سے جدا ہو کر میری خدمت مین حاضر ہوے پھر مینے خواص خان کو
نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجا اور میرزا عیسے ترخان نے ملتان سے آکر سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کی مہابت خان کو مینے شمشیر خاصہ
عنایت کی دسوین کو پرگنہ ہنڈون لشکر گاہ ہوا وہان منصور خان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار اور نوبت خان کو دو ہزاری ذات
اور ہزار سوار سے امتیاز بخشا گیارھوین کو مقام کیا جو اوس روز ملاقات شاہزادہ پرویز کی مقرر ہوئی تھی اس واسطے مینے حکم دیا کہ تمام شہزادے
اور امرا اور کل نوکر بدستور لائق اوسکے استقبال کو جاوین بعد دو پہر کے کہ نیک ساعت تھی پرویز نے زمین بوسی سے اپنی پیشانی منور کی اور
بعد ادا ے کورنش و تسلیم اور طریق تورہ کے مینے فرزند اقبالمند کو نہایت شوق سے بغلگیر کیا اور کمال اوسپر نوازش اور مہربانی فرمائی ان دنوں
خبر آئی کہ بیدولت نے وقت جانے کے پرگنہ انبیر سے کہ وطن مالوف راجہ مانسنگہ کا ہے چند اوباشون کو بھیجکر لٹوا دیا بارھوین ماہ مذکور کو قریب موضع
ساردالی کے مقام لشکر اقبال کا ہوا حبش خان کو واسطے تعمیر مکانات اجمیر کے پہلے رخصت کیا اور فرزند سعادتمند شاہ پرویز کو ساتھ مرتبے
منصب کے کہ چہل ہزاری ذات اور تیس ہزار سوار کا ہے بلند مرتبہ کیا اور جب مینے سنا کہ بیدولت نے جگت سنگہ پسر راجہ باسو کو مقرر کیا ہے کہ اپنے
وطن مین جاکر کوہستان پنجاب مین شور و فساد برپا کرے اس واسطے صادق خان کو کہ میر بخشی تھا صوبہ دار پنجاب کر کے اوسکی گوشمالی کو رخصت کیا
اور خلعت مع شمشیر و فیل عنایت کیا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے مقرر کر کے عنایت توغ و نقارہ
سے سرفراز کیا پھر عرض ہوئی کہ میرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کو کہ فتحپوری مشہور ہے اوسکے چھوٹے بھائیون نے حالت بیخبری مین مار ڈالا
اور بعد چند دنون کے اوسکے بھائی حاضر بارگاہ ہو کر زمین بوسی سے کامیاب ہوے اور مادر حقیقی بدیع الزمان کی بھی حاضر ہوئی لیکن جیسا کہ
چاہیے مدعی اپنے فرزند کے خون کی نہوئی اور وجہ شرعی سے ثابت نکر سکی اگرچہ بدخوئی مزاج کی اسقدر تھی کہ مارے جانے پر اوسکے افسوس نتھا

بلکہ صلاح وقت اور مناسب دولت سبکے تھا لیکن جب او ... سے بڑے بھائی نے حق مین کہ بمنزلہ باپ کے ہے ایسی بدحرکت ظاہر
ہوئی میری عدالت نے درگذر مناسب نجانا اسواسطے حکم کیا کہ بالفعل قید خانہ مین مقید رہے بعد اسکے جیسا مناسب ہوگا کیا جاویگا
اکیسوین کو راجہ کجبنگہ مور راے سورج سنگہ نے اپنی جاگیر سے آکر دولت زمین بوسی کی حاصل کی معز الملک کو کہ بینے واسطے لانے فرزند خانجہان
کے ملتان کو بھیجا تھا اس تاریخ مین وہ معاودت کر کے حاضر بارگاہ ہوا اور اوسکی طرف سے عذر ضعف اور بیماری کا معروض کیا اور اپنے بیٹے
اصالت خان کو مع ہزار سوار اسکے ساتھہ میری خدمت مین بھیجا اور اپنے نہ آسکنے سے کمال تاسف کیا چونکہ عذر اوسکا معقول تھا اسواسطے
مقبول ہوا چھبیسوین تاریخ فرزند اقبالمند پرویز کو مع عساکر منصورہ صوبے دولت کے تھا دآب پر مقرر کیا کہ استیصال اوس نالائق کا کرے اور اوسکی
نیابت مین اختیار ہر طرح کے کار و بار کا مہابت خان کے حوالے کیا امراے نامدار اور بہادران جان نثار جو فرزند پرویز کے ساتھہ معین ہوئے اونکے
یہ نام ہین خانعالم مہاراجہ کجبنگہ فاضل خان رشید خان راجہ گردہر را ... چھبوا یہ خواجہ میر عبدالعزیز عزیز اللہ اس خان بروش خان اکرام خان
سید ہزبر خان لطف اللہ راے نراین داس وغیرہ قریب چالیس ہزار سوار اور بڑے توپخانہ کے مع بیس لاکھہ روپیہ خزانہ نیک ساعت
مین اوس فرزند ارجمند کے ہمراہ کر کے رخصت فرمایا اور فاضل خان کو بخشی اور واقعہ نویس اس لشکر کا کیا پھر بیٹے خلعت خاص مع نادری
نسلفت کے کہ اوسکے گریبان و دامن مین موتی جڑے ہوئے تھے اور بصرف اکتالیس ہزار روپیہ کے ... مین طیار ہوئے تھے اور خاص
ہاتھی رتن گج نام ساتھہ دس ہتھنیون کے اور خاصہ گھوڑا اور تلوار مرصع کہ یہ سب قیمتی ستہتر ہزار روپیہ کا تھا شاہزادے کو مرحمت کیا اور اسی طرح
نورجہان بیگم نے بھی خلعت اور اسپ و فیل موافق رسم کے فرزند نامدار کو عنایت کیا اور مہابت خان اور دوسرے امرا کو بھی ہاتھی اور گھوڑے
اور سروپا عنایت کیے اور خاص نوکر فرزند پرویز کے بھی عنایات لائق سے سرفراز ہوئے اور اسی تاریخ مظفر خان کو خدمت میر بخشی و دیگر خلعت
عنایت کیا اور غرہ خورداد ماہ الٰہی مین شاہزادہ داور بخش پسر خسرو کو صوبہ دار ملک گجرات کر کے خان اعظم کو اوسکا اتالیق مقرر کیا اور شہزادے
کو اسپ و فیل اور خلعت اور خنجر خاص مرصع اور توغ و نقارہ مرحمت کیا پھر خان اعظم اور نوازش خان اور اکثر خدام بھی حسب رتبہ نوازشات
شاہی سے ممتاز ہوئے اور ارادت خان کو فاضل خان کی جگہ بخشیگری عنایت کی اور رکن السلطنت آصف خان کو صوبہ داری بنگالہ اور اوڑیسہ سے سربلندی
دیکر خلعت خاص مع شمشیر مرصع عطا فرمایا اور اوسکے فرزند ابوطالب کو اوسکے ساتھہ مقرر فرماکر منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا
روز شنبہ نوین ماہ مذکور مطابق اونیسوین رجب سنہ ایکہزار بتیس کو باہر اجمیر کے کنارے تالاب آنا ساگر کے نزول سعادت فرمایا شاہزادہ داور بخش
کو منصب ہشت ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کر کے خزانہ دو لاکھہ روپیہ کا واسطے مدد خرچ لشکر ہمراہی اوسکے کے مرحمت کیا
اور حکم لاکھہ روپیہ کا واسطے خرچ ضروریات کے خان اعظم کو دیا اور الہ یار بیگ پسر افتخار بیگ کہ فرزند پرویز کی خدمت مین تھا حسب التماس
فرزند ارجمند کے عنایت علم سے سربلند ہوا اور تاتار خان کو قلعہ داری گوالیار پر رخصت کیا راجہ کجبنگہ منصب پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار
سے سربلند ہوا اور یہین آگرے سے خبر آئی کہ حضرت مریم الزمانی بیگم نے دار فانی سے انتقال فرمایا اللہ تعالے اونکو غریق دریاے مغفرت
فرماوے اور جگت سنگہ پسر راناکرن نے وطن سے یہین آکر دولت زمین بوس حاصل کی اور ابراہیم خان فتح جنگ حاکم بنگالہ نے چونتیس
ہاتھی وہان سے بطریق پیشکش کے بھیجے اور باقر خان فوجداری سرکار اودہ پر اور سادات خان فوجداری میان دوآب پر مقرر ہوئے
اور میر شرف کو دیوان بیوتات کا فرمایا بارہوین تیر ماہ الٰہی کو عرضداشت متصدیان گجرات سے خبر فتح و فیروزی معلوم ہوئی تفصیل اسکی یہ ہے
کہ میں نے صوبہ گجرات ایک سلطنت علیحدہ ہے فتح راناکے انعام مین بیدولت کو عنایت کیا تھا جیسا آگے گذرا سندر برہمن اوسکی طرف سے وہان کا
حاکم تھا جب اوسکے دل مین میری طرف سے ارادہ فاسد آیا تو اوس ہندو کو کہ منافق اور مفسد تھا مع ہمت خان اور شرزہ خان اور سرفراز خان
اور اکثر بندگان شاہی کو کہ وہان کے جاگیردار تھے اپنے پاس بلوالیا اور سندر کے چھوٹے بھائی کو اوسکی جگہ مقرر رکھا پھر جب سندر بارا گیا

اور بیدولت بھاگا تو ماندو کی طرف گیا اور ملک گجرات لعنت اللہ کی جاگیر میں دیا ہے اسکے چھوٹے بھائی اور آصف خان وہان کے
دیوان کو مع خزانہ اور تخت مرصع کہ پانچ لاکھ روپیہ مین طیار ہوا تھا اور پردلہ قیمتی دو لاکھ روپیہ کا کہ ان سبکو میری پیشکش کے واسطے درست
کیا تھا اپنے پاس طلب کیا یہ صفی خان جعفر بیگ کا بھائی ہے کہ میرے باپ کی خدمت مین خطاب آصف خانی سے مخصوص تھا ایک دختر
نورجہان بیگم کے بھائی کی کہ مینے اوسکو آصف خانی کا خطاب دیا ہے اوسکے گھر مین ہے اور دوسری بڑی لڑکی اوسکی شاہجہان کے گھر مین ہے
اس نسبت سے وہ بیدولت توقع ہمراہی اور موافقت اوس سے رکھتا تھا لیکن جو تقدیر مین اوسکے سعادتمندی اور ترقی میرے یہان لکھی تھی وہ
میرے یہان مصدر اچھی خدمتون کا ہوا جیسا کہ لکھا جاتا ہے غرضکہ لعنت اللہ بے وفا نے ایک اپنے خواجہ سرا وفادار نام کو اوس ملک کی حکومت پر
بھیجا وہ چند ناقصون کے ہمراہ احمد آباد مین آکر گجرات پر قابض ہوا چونکہ صفی خان ارادہ دولت خواہی کا دل مین رکھتا تھا اس واسطے
نئے نوکر رکھ کر جمعیت بڑھانے اور لوگون کے ملانے مین ہوا اور چند روز روانگی کے بہانے سے شہر سے نکلکر کنارے تال کاکریہ کے
مقام کیا اور وہان سے محمود آباد کو چلا اور یہ ظاہر کیا کہ بیدولت کے پاس جاتا ہون اور پوشیدہ ساتھ ناہر خان اور سید دلیر خان اور نانو خان
افغان اور دیگر بندگان درگاہ بہادر اور فدویان باخلاص سے کہ وہان کے جاگیردار تھے خطوط لکھکر میری دولت خواہی پر آمادہ کرکے منتظر صحبت کا
رہا صالح نام ایک بیدولت کے ملازم نے کہ فوجدار موضع پیلاد کا تھا اور خوب لشکر اپنے پاس رکھتا تھا ظاہر حال سے معلوم کیا کہ صفی خان کا
اور ارادہ ہے اور کہتر نے بھی یہ بات جانی تھی لیکن صفی خان کے بندوبست اور لوگون کے ملا لینے سے ہاتھ پاؤن ہلا نسکا اور صالح اس گمان سے
کہ مبادا صفی خان خزانے پر قابض ہوجاے بطریق پیش بینی قریب دس لاکھ روپیہ کے آگے بڑھکر بیدولت کو پونہچا دیے اور کہتر بھی پردلہ
جڑاو پیچھے سے لیکر روانہ ہوا لیکن بسبب بوجھ کے تخت ہمراہ نہ لیجا سکا صفی خان نے قابو پاکر محمود آباد سے پرگنہ کریج کو کہ شاہ راہ سے بائین
طرف واقع ہے اور نانو خان وہان تھا آیا اور ناہر خان اور باقی دولت خواہون سے بذریعہ خطوط پیغام بھیجا کہ ہر کوئی اپنی جاگیر سے ہمراہ
اپنے سوارون کے وقت طلوع آفتاب کے کہ صبح اقبال اہل دولت اور شام ادبار ارباب شقاوت کی ہے ایک دروازے سے کہ اونکی
طرف واقع ہے شہر مین آوین اور اپنی عورتون کو اوسی پرگنہ مین چھوڑکر نانو خان کے ہمراہ فجر کو قریب شہر کے پہونچکر شعبان باغ مین تھوڑا توقف
کیا تاکہ دن خوب روشن ہوجاے اور دوست دشمن مین فرق معلوم ہو اور بعد روشنی دن کے باوجودیکہ کچھ اثر ناہر خان اور دوسرے
دولت خواہون کا ظاہر نہ تھا بوہم اس بات کے کہ مبادا مخالفین مطلع ہوکر کہین دروازے قلعہ کے بند کرلین نصرت ایزدی پر توکل کرکے
دروازۂ سارنگپور سے شہر مین در آیا اور اتفاق سے اوسی وقت ناہر خان بھی دروازہ سارنگپور سے شہر مین داخل ہوا لعنت اللہ کے خواجہ سرا
نے میرے اقبال کی ترقی دیکھکر شیخ حیدر نبیرہ میان وجیہ الدین کے گھر مین پناہ لی اور جماعت دولتخواہون نے نقارہ فتح ونصرت کا بجاکر
بروج وفصیل کو خوب مضبوط کیا اور چند لوگون کو اوپر گھر محمد تقی دیوان بیدولت کے اور حسن بیگ بخشی کے بھیجکر اونکو قید کرلیا اور شیخ حیدر نے
خود آکر خبر کی کہ خواجہ سرا لعنت اللہ کا میرے گھر مین ہے پھر اوسکو بھی پکڑلائے اور بیدولت کے تمام نوکرون کو قید کرکے شہر کے بندوبست
سے خاطر جمع کی جڑاو تخت اور دو لاکھ روپے نقد اور باقی اسباب بیدولت کا اور اوسکے لوگون کا کہ شہر مین تھا بندگان مخلص کے
قابو مین آیا جب یہ خبر بیدولت نے سنی تو لعنت اللہ کو ہمراہ ہمت خان اور شرزہ خان اور سرفراز خان اور قابل بیگ اور رستم بہادر اور
صالح بدخشی وغیرہ کے آگے پیچھے نوکران شاہی اور اپنے ملازمون سے قریب پانچ چھ ہزار سوار موجود کے احمد آباد پر معین کیے صفی خان
اور ناہر خان یہ سنکر پاؤن ہمت کا جمائے رہے اور اپنی فوج کی تسلی اور لوگون کے جمع کرنے مین مشغول ہوے اور نقد وجنس سے
جو کچھ اونکو ملا تھا یہان تک کہ تخت کو بھی توڑکر سپاہ کو تقسیم کیا اور راجہ کلیان زمیندار اندور اور لپسر لال گوپی اور اوس طرف کے
اکثر زمیندارون کو شہر کے اندر بلاکر بڑی جماعت کرلی لعنت اللہ نے کچھ انتظار کمک کا نکر کے ... مین آکیو ماندو سے بڑودہ پر

اور دولت خواہون نے بمقتضاے ہمت اور رہبری توفیق الٰہی شہر سے نکلکر کنارے تالاب کاکریہ کے لشکر اقبال کو آراستہ کیا چونکہ لعنت اللہ
نے جانا تھا کہ میرے جلدی جانے سے شاید دولت خواہان شاہی متفرق ہو جاوینگے لیکن جب ان لوگون کا باہر نکلنا مقابلے کے ارادے
سے سنا تو بروجہ یہین توقف کیا اور منتظر آنے کمک کا رہا اور جب کمک اوسکے پاس آگئی تو قدم گمراہی کا آگے بڑھایا جماعت میرے
دولتخواہون کی بھی کاکریہ سے اوٹھکر باہر موضع تیوہ کے کہ قریب مزار حضرت قطب عالم کے ہے اگر خیمہ زن ہوئی لعنت اللہ تین دن
کی راہ دو دن مین قطع کرکے برودے سے محمود آباد مین آیا اور جو سید دلیر خان شرزہ خان کی عورتون کو برودہ سے ہمراہ لیکر
شہر مین لے آیا تھا اور عورتین سرفراز خان کی بھی شہر مین تھین صفی خان نے پوشیدہ لوگون کو پیغام بھیجا کہ اگر اپنے داغ نمک حرامی کو پیشانی
سے دور کرکے بادشاہی خیر خواہون مین داخل ہو تو دین و دنیا میں تمہارے واسطے بہتری اور ترقی ہوگی ورنہ تمہارے اہل و عیال کو
بری طرح مارونگا لعنت اللہ نے اس حال سے آگاہی پاکر بہانے سے اہلخانہ کو گھر سے اپنے پاس بلاکر قید کر لیا اور چونکہ شرزہ خان اور
ہمت خان اور صالح بدخشی باہم متفق تھے اور ایک جگہ اوترے تھے اسواسطے شرزہ خان کو پکڑ نہ سکا غرض اوسنے سوم شعبان کو ۱۰۸۲ ہجری
مین لعنت اللہ نے اپنی جگہ سے سوار ہوکر لشکر کمنت اثر کو آراستہ کیا اور ہر نمک حلالون نے بھی فوج اقبال کو آراستہ کیا اور مستعد جدال و قتال
کے ہوے اوسوقت لعنت کے دل مین آیا کہ میرے بڑھنے سے لشکر شاہی متفرق ہو جاویگا اور میرے مراد ہاتھ آئیگی لیکن جب اون
میرے دولت خواہونکی ثابت قدمی دیکھی تو عاجز ہوکر دست چپ کی طرف لوٹ گیا اور لوگون مین ظاہر کیا کہ اس میدان مین بارود زمین مین گڑ
دبا رکھی ہے میرے آدمی یہان لڑنے سے بہت ضائع ہونگے صلاح یہ ہے کہ سرگنج کے میدان مین لڑائی شروع کرون غرضکہ یہ کہنا اوسکا بھی
تائید الٰہی کی طرف سے تھا کہ اوسکے پھرنے سے شور بھاگنے کا سب مین مشہور ہوا دلاوران لشکر بادشاہی کے دل بڑھے اوسکا پیچھا کیا اور وہ
بے سعادت سرگنج تک نہ جا سکا موضع باریجہ مین رہ گیا دولت خواہون نے بھی مالودہ گاؤن مین کہ تین کوس پر اوس سے تھا لشکر اقبال آراستہ
کیا اور دوسرے دن فجر کو آئین پسندیدہ لڑائی مین متوجہ ہوسے اور فوج کو اس طرح ترتیب دیا کہ ہراول مین ناہر خان اور راجہ کلیان زمیندار
اندور کا اور باقی بہادر فوج کے اور دست چپ مین سید دلیر خان اور سید سیدوا اور دوسرے بندگان اخلاص مند اور جانب راست مین نالو خان
اور سید یعقوب اور سید غلام محمد اور دوسرے فداے جان نثار اور قول مین صفی خان اور کفایت خان بخشی ہمراہ فوج شاہی کے ہوے
اور تقدیر سے جہان لعنت اللہ ٹھہرا تھا وہ زمین پست و بلند تھی اور وہان تھوہڑ کا جنگل تھا راستے اوسمین تنگ تھے اس سبب سے اوسکی
فوج کا انتظام خوب نہو سکا اوسنے اپنے اکثر عمدہ لوگون کو ہمراہ رستم بہادر کے آگے کیا تھا اور ہمت خان اور صالح بیگ بھی اونکے ہمراہ
آگئے تھے غرضکہ اوسکے لوگون کا مقابلہ پہلے ناہر خان سے ہوا اور خوب لڑائی ہوئی تقدیر سے ہمت خان زخم بندوق سے مارا گیا اور صالح بیگ
کو نالو خان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد وغیرہ نے گھیر لیا اور عین لڑائی مین سید غلام محمد کے ہاتھی نے اوسکو سونڈ مین لپیٹ کر گھوڑے سے
اوتار لیا لوگون نے اوسکا کام بھی تمام کیا اور قریب سو آدمیون کے اوسکے ہمراہی مارے گئے اوسوقت وہ ہاتھی جو بدخواہونکی فوج کے
آگے تھا شور بان اور بندوقون سے پیچھے کو بھاگا اور تھوہڑ کے جنگل مین جہان راہ تنگ تھی در آیا بہت مخالف اوسمین کچل گئے اور ہاتھی کے
پھرنے سے مخالفون کا لشکر بگڑ گیا اوسوقت سید دلیر خان نے سیدھے ہات کی طرف سے آکر لڑائی بڑھائی لعنت اللہ کو خبر مارے جانے
ہمت خان اور صالح خان کی نہ پونہچی تھی حال سختی جنگ کا دیکھکر اونکی مدد کو دوڑا فوج شاہی کے ہراول دہلے کہ لڑتے لڑتے بہت زخمی
ہوے تھے اوسکے آنے سے پیچھے ہٹے اور قریب تھا کہ شکست ہو جاوے لیکن خداوند کریم نے اپنا فضل کیا کہ صفی خان غول سے
ہراول والونکی کمک کو پونہچا اور لعنت اللہ نے خبر مارے جانے ہمت خان اور صالح خان کی سنی اور صفی خان کو مع غول آتے دیکھکر
گھبرا گیا اور میدان سے بھاگا دلیر خان نے ایک کوس تک اوسکا تعاقب کیا اور بہت لوگ اوسکے ہمراہی مارے اور قابل بیگ نمک حرام

بہت لوگون کے ساتھہ فوج شاہی کے ہاتھہ سے پکڑا گیا [illegible] [illegible] سرفراز خان اور بہادر پسر سلطان احمد گجراتی سے خاطر جمع نہ تھا
اس واسطے ان دونون کو پابجولان کرکے ہاتھی پر سوار کیا تھا اور اپنے غلامونکو اونکے پاس بٹھا کر کہدیا تھا کہ اگر شکست ہو تو ان دونونکو
مار ڈالنا بھاگتے وقت ایک غلام سے تو بہادر پسر سلطان احمد کو وقت فرار جمدھر سے مار ڈالا اور سرفراز خان دیدہ و دانستہ ہاتھی کے اوپر سے
گرا ہرچند اوسکے بھی خنجر مارا لیکن گھبراہٹ مین کاری نہ لگا آخر صفی خان نے سرفراز خان کو تلاش کرکے میدان سے اوٹھا کر شہر مین علاج
کے واسطے بھیجا اور لعنت اللہ نے برودہ تک باگ نہ روکی اور جو عیال شیرزہ خان کے دولت خواہون کے قید مین تھے لاچار ہوکر صفی خان سے
ملے اور لعنت اللہ پھر برودے سے بھاگ کر بڑوچ کو گیا وہان ہمت خان کے بیٹے قلعہ مین تھے ہرچند اونھون نے اوسکو اندر نہ آنے دیا لیکن
پانچہزار محمودی اوسکو بھیجے اور وہ تین دن تک بڑوچ کے قلعے سے باہر بحال خراب رہا اور چوتھے روز براہ دریا بندر سورت کو گیا اور دو مہینے
تک وہان رہکر اپنے متفرق لوگون کو جمع کیا چونکہ سورت [illegible] کی جاگیر مین تھا قریب چار لاکھہ محمودی کے وہان کے متصدیون سے لیے
اور جو کچھہ زور و ظلم سے [illegible] ہاتھہ لگا لیکر خرچ کیا اور پھر اپنے بھاگے [illegible] لوگون کو جمع کرکے برہانپور مین بیدولت سے جا ملا اور چونکہ صفی خان اور
باقی بندگان مخلص سے [illegible] [illegible] مین تھے ایسا عمدہ کام بنا تو ہر ایک عنایات شاہی سے سربلند ہوے صفی خان منصب ہفتصدی ذات
اور تین سو سوار کا رکھتا تھا [illegible] اوسکو سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار دیکر ساتھہ خطاب سیف خان جہانگیرشاہی اور نشان اور نقارے
کے سرفرازی بخشی ناہر خان کہ ہزاری اور دو سو سوار رکھتا تھا سہ ہزاری اور دو ہزار سوار کا [illegible] ہوا اور ساتھہ خطاب شیرخان اور گھوڑے اور
ہاتھی اور جڑاؤ تلوار کے ممتاز کیا یہ نواسہ نرسنگدیو کا ہی جو بھائی پورن مل لولو کا ہی کہ حاکم رایسین اور چندیری کا تھا جب شیرخان افغان نے
قلعہ رایسین کو محاصرہ کیا تو مشہور ہی کہ اوسکو قول دیکر مار ڈالا اور اوسکے اہل و عیال سب موافق قاعدہ ہنود کے آگ مین بخیال عزت
جل گئے تا ہاتھہ کسی نامحرم کا اونکو نہ لگے اور قریب اور قوم والے اوسکے اطراف مین بھاگ گئے ناہر خان کا باپ کہ جسکا نام خانجہان ہی
نزدیک محمد خان فاروقی حاکم اسیر و برہانپور کے جا کر مسلمان ہوگیا اور جب اس محمد خان نے وفات کی تو اوسکا بیٹا حسن کم عمر باپ کی
جگہ پر بیٹھا لیکن اوسکو محمد خان کا بھائی راجہ علی خان قید کرکے خود حاکم ہوا بعد چند روزون کے راجہ علی خان نے سنا کہ خانجہان
اور باقی نوکر محمد خان کے اس بات پر متفق ہین کہ مجھپر حملہ کرین اور حسن خان کو قلعہ سے نکال کر پھر اپنا حاکم بنا دین پھر راجہ علیخان نے پہلے
سے بندوبست کرکے حیات خان حبشی کو ہمراہ بہت دلاورون کے خانجہان کے گھر مین بھیجا کہ اوسکو یا زندہ پکڑ لاوین یا مار ڈالین لیکن
اوسنے بحکم غیرت لڑائی کی اور جب کام اوسپر تنگ ہوا تو آگ جلا کر مع گھر بار اوسمین جل گیا اوس وقت یہ ناہر خان بہت چھوٹا تھا حیات خان
حبشی نے اوسکو راجہ علی خان سے مانگ کر اپنا بیٹا بنایا اور مسلمان کیا بعد وفات حیات خان کے راجہ علی خان نے ناہر خان کو پرورش کیا
اور بہت اوسکی رعایت کیا کرتا جب میرے والد مرحوم نے قلعہ اسیر کا فتح کیا تو ناہر خان خدمت مین رہنے لگا حضرت مرحوم نے اوسکی
پیشانی سے لیاقت اور شرافت دریافت کرکے منصب لائق سے اوسکو سرفراز فرما کر صوبہ مالوہ مین پرگنہ محمد پور اوسکی جاگیر مین دیا اور میری
خدمت مین اوسکی بہت ترقی ہوئی اب کہ اوسنے ایسی خدمت کی تو مینے بھی اوسکو اس خدمت کے لائق سربلند و ممتاز کیا اور سید دلیر خان
سادات بارہہ سے ہی پہلے اوسکا نام سید عبد الوہاب اور منصب ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار کا تھا اب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار
اور نشان سے سرفراز ہوا میان دوآب مین بارہ گانون ایک جگہ واقع ہین وہان وطن ان سیدون کا ہی اس واسطے سادات بارہہ کہتے ہین
ہرچند بعضے ان کی صحت نسب مین کلام کرتے ہین لیکن ان لوگون کی شجاعت انکے سید ہونے کی بڑی دلیل ہی ہمارے یہان کوئی لڑائی
ایسی نہوئی کہ اونھون نے اوسمین اپنی ناموری نکی ہو اور ہر جگہ یہ لوگ اکثر مارے گئے مرزا عزیز ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ سادات بارہہ صدقے
اس سلطنت کے ہین واقع مین یہ سچ ہی اور منصب نانو خان افغان کا ہشتصدی ذات اور سوار کا تھا اب ڈیڑہ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا

کا ہوا اسیطرح بندگان دولت خواہ بھی حسب خدمت جانفشانی کے مراتب بلند اور مناصب ارجمند سے کامیاب ہوئے پھر مینے
اصالت خان پسر خانجہان کو واسطے کمک فرزند داور بخش کے صوبہ گجرات مین مقرر کیا اور نور الدین قلی کو وہان بھیجا کہ جہان شیرزہ خان اور
سرفراز خان اور افسر فوج بیدولت کے مقید ہین اونکو اپنے ہمراہ مقید حضور مین لے آوے اسکے بعد مینے سنا کہ منوچہر پسر شاہنواز خان نے بہی
سعادت سے بیدولت سے جدا ہوکر فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی خدمت مین حاضر ہوا ہی اور مینے اعتقاد خان حاکم کشمیر کو منصب چار ہزاری
ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کیا پھر قراولون نے کہا کہ قریب بیان ہمہ ایک بڑا کوہی مجکو اوسکے شکار کا شوق ہوا جب جنگل مین گیا تو اور
تین شیر نکلے مینے اون چارون کو مارکر دولتخانہ کیطرف مراجعت کی اور شیر کے شکار کا مجکو اسقدر شوق ہی کہ اوسکے ہوتے دوسرے
اور شکار کو دل نہین چاہتا سلطان مسعود پسر سلطان محمود انار اللہ برہانہ بھی شیر کے شکار کا بہت راغب تھا اور اوسکے شیر مارنے کی عجیب
غریب باتین تواریخ مین مذکور ہین خصوصًا تاریخ بیہقی مین خود مصنف نے جو اپنی آنکھ سے دیکھا ہوا احال لکھا ہی کہ ایک دن سلطان مسعود شکار کو
رود ہندوستان مین گیا ہاتھی پر سوار تھا ایک بڑا شیر جنگل سے نکلکر ہاتھی پر آیا بادشاہ نے ایک تیر اوسکے سینے پر ایسا مارا کہ وہ گر پڑا اور پھر
اوٹھکر ہاتھی کے پیچھے سے حملہ آور ہوا امیر نے اوپر سے اوٹھکر ایسی تلوار ماری کہ شیر کے دونون ہاتھ قلم ہو گئے اور شیر گرکر مر گیا اور مجھے بھی
ایام شہزادگی مین ایسا اتفاق پڑا ہی کہ پنجاب مین شکار کو گیا تھا ایک بہت بڑا شیر جنگل سے نکلا مینے اوسپر بندوق ماری اوسنے غصے سے
جست کی اور ہاتھی کی دم پر آگیا اوس وقت اتنی فرصت نہوئی کہ بندوق رکھکر تلوار مارون بندوق ہاتھ مین لیکر اور دوزانو ہوکر اس زور سے
بندوق شیر کے سر پر ماری کہ وہ زمین پر گرکر مر گیا اور اس سے عجیب تر یہ قصہ ہی کہ مین کول کے پہاڑ پر بھیڑیے کے شکار کو گیا تھا اور ہاتھی پر
سوار تھا ایک بھیڑیا سامنے آیا مینے اوسکے کاندھے پر ایک تیر مارا کہ ایک بالشت اوسکے پیوست ہو گیا اور اوسی تیر سے وہ مر گیا چونکہ اپنی
تعریف آپ لکھنا مناسب نہین اسواسطے توجہ اوپر اور حالات کے کرتا ہون پھر اوسیوین تاریخ ایک ہار موتیون کا واسطے جگت سنگہ پسر
رانا کرن کے عنایت کیا اور مجسے عرض ہوئی کہ سلطان حسین زمیندار پکلی کا مر گیا مینے اوسکا منصب اور جاگیر اوسکے بڑے بیٹے شادمان نام
کو عنایت کیا ساتوین ماہ امرداد کو ابراہیم حسین ملازم فرزند شاہ پرویز کا لشکر ظفر اثر سے خوشخبری فتح کی لایا اور عرضداشت فرزند پرویز کے
مشتمل اوپر خبر فتح اور خدمت گذاری دلاوران دولتخواہ کے پیش کی مینے شکر اس عنایت الٰہی کا ادا کیا تفصیل اسکی یہ ہی کہ جب لشکر ظفر پیکر
ہمراہ شہزادۂ عالی قدر کے ریوہ چاندا سے پار گیا اور ملک مالوہ مین پونہچا تو بیدولت مع بیس ہزار سوار اور تین سو جنگی ہاتھی اور توپخانہ عظیم کے
ماندو سے بقصد جنگ چلا اور ایک جماعت کو ترکان دکن سے ساتھ جادو رہے اور اودیرام اور آتش خان اور باقی سپاہ کے آگے اپنے مقرر کیا
کہ بادشاہی لشکر پر بطریق قزاقی کے گرین لیکن مہابت خان نے ایسا خوب بندوبست کیا تھا کہ شہزادہ کو غول مین رکھتا تھا اور خود مع تمام فوج
کے کوچ و مقام مین ہوشیار اور خبرگیران رہتا ترکان دکن دور سے دکھائی دیا کرتے لیکن قابو لشکر شاہی پر نپاتے ایکروز نوبت نوکری کا
جنداولی کی منصور خان فرنگی کی تھی اور لشکر اوترنے کے وقت مہابت خان مع سپاہ خبرداری کے واسطے الگ کھڑا تھا کہ لشکر بخوبی
اوتر جاوے جو منصور خان نے اوس دن راہ مین شراب پیکے سرمست بادۂ غرور کا ہوکر قریب منزل کے پہونچا اون سواروں کو دور سے
دیکھا اور نشہ شراب مین اپنے سب لوگ کیسے اپنے ساتھ والون کے گھوڑا دوڑایا اور دو تین سوارون کو مارکر قریب جادو رہے اور اودیرام
کہ دو تین ہزار سوار ہمین کھڑے تھے پونہچا اونھون نے اسکو گھیر لیا جب تک جان اوسمین رہی ہاتھ پاؤن ہلا مارا کر غنیمون مین سے
نکل گئے آخر کو راہ اخلاص مین جان سونپی اون دنون مہابت خان امیران سپاہ بیدولت کو پوشیدہ خطوط واسطے ملانے کے
لکھکر چاردن طرف بھیجتا تھا اور وہ اکثر لوگ بھی واسطے طلب قول و قرار کے خطوط بھیجتے تھے جب بیدولت قلعہ ماندو سے آگے بڑھا تو اوسنے
ایک جماعت ترکون کو روانہ کیا رستم خان ابدلقی اور بہ قندز خان کو ہمراہ جماعت توپچیون کے بھیجا اور اوسکے بعد داراب خان اور

بھیم اور بیرم بیگ اور دوسرے اپنے معتبر لوگون کو روانہ کیا ... جنگ مین آنا منظور نہین رکھتا تھا اس واسطے فیلان مست جنگی کو مع توپخانہ دریاے نربدا سے اوتار کر خود بھی جریدہ مع داراب اور بیرم بیگ کے پیچھے سے طرف میدان جنگ کے چلا اور جبکہ قریب کالیادہ کے لشکر اقبال نے مقام کیا تو بیدولت نے اپنا تمام لشکر فوج شاہی کے مقابلے کو بھیجا اور خود ہمراہ خانخانان اور چند لوگون کے ایک کوس پیچھے رہا برقنداز خان کہ مہابت خان سے قول و قرار لیکر منتظر وقت فرصت کا تھا کہ جب دونون لشکر مقابل ہوں تو اپنی جماعت برقندازان سے نکلکر لشکر شاہی مین آملے اوس وقت موقع پاکر جہانگیر بادشاہ سلامت پکارتا ہوا بندگان دولت خواہ مین آملا مہابت خان اوسے اول شہزادہ پرویز کے پاس لے آیا اور شہزادے نے عنایت شاہی کا امیدوار کر کے اوسکو خوش اور مطمئن کیا پہلے نام اسکا بہاء الدین اور نوکر زین خان کا تھا بعد اوسکے مرنے کے توپخانہ رومیون مین آکر داخل ہوا چونکہ خدمت مین سرگرم اور اپنے ساتھ والے اچھے رکھتا تھا اسواسطے مینے لائق تربیت کے جانکر برق انداز خان کا اوسکو خطاب عنایت کیا اور جب مین بیدولت کو دکن کیطرف بھیجتا تھا تو اسکو میر آتش اور سب لشکر کے توپخانے کا کر کے ہمراہ بھیجا تھا اگرچہ اسنے پہلے داغ نمک حرامی کا پیشانی پر لگایا لیکن آخر کو نیکی اوس سے ظاہر ہوئی اور اوسی دن رستم بھی کہ بیدولت کا عمدہ نوکر اور بڑا معتمد تھا جب اوسنے جانا کہ اقبال ساتھ لشکر شاہی کے ہے تو مہابت خان سے قول و قرار لیکر ہمراہ محمد مراد بدخشی ... چند اور منصبدارون کے کہ اوسکے ساتھ تھے اوسکا ... سے نکلکر فوج شاہی مین بیچ خدمت شہزادہ پرویز کے آملے بیدولت انکا جانا سنکر گھبرا گیا اور تمام اپنے نوکرون سے خصوصاً نوکران شاہی سے کہ اوسکے ساتھ تھے بدل ہوا اور اسی وہم سے شبا شب اپنے لوگون کو کہ آگے بڑھے ہوے تھے پیچھے بلوا کر سراسیمہ بھاگا اور دریاے نربدا سے پار اوتر گیا وہانسے بھی اکثر لوگ قابو پاکر اوس سے الگ ہوے اور فرزند پرویز کی خدمت مین آئے اور ہر ایک نے اپنے لائق سرفرازی پائی اور اوسدن کہ نربدا سے اوترا تھا ایک خط اوسکے لوگون کے ہاتھ لگا جو مہابت خان نے زاہد خان کے جواب مین لکھا تھا اور عنایات شاہی سے اوسکو اوسمین امیدوار کیا تھا اور نکل آنے پر بہت ترغیب دی تھی وہ لوگ اوس خط کو بیدولت کے روبرو لے گئے اوسنے زاہد خان سے بدگمان ہوکر اوسکو مع تین لڑکون اوسکے کے مقید کیا یہ زاہد خان بیٹا شجاعت خان کا ہے جو میرے پدر بزرگوار کے بڑے معتمد لوگون مین سے تھا اور مینے اس بے سعادت کو قدیمی خادم جانکر تربیت کیا اور خطاب خانی اور منصب ڈیڑھ ہزاری سے سرفراز کر کے ہمراہ بیدولت کے فتح دکن پر رخصت کیا جن دنون کہ مینے اوس صوبہ کے امیرون کو واسطے مدد قندھار کے طلب کیا اور باوجودیکہ اسکے نام خصوصاً فرمان تاکید کا بھیجا لیکن یہ بے سعادت حاضر بارگاہ نہوا اور خود کو دوست بیدولت کا ظاہر کیا اور باوجودیکہ دہلی سے شکست کھا کر لوٹا اور پابند عیال بھی نہ تھا لیکن جب بھی میری ملازمت مین حاضر نہوا یہانتک کہ اب خداوند کریم نے اوسکو سیر بطرف رہسپر کیا غرضکہ بعد اوسکے آنے کے ایک لاکھ تیس ہزار اوسکے روپئے پر بیدولت نے قبضہ کر کے لے لیا ؎ چو بد کردی مباش ایمن ز آفات * کہ واجب شد طبیعت را مکافات * غرض پھر بیدولت نے جلدی نربدا سے اوتر کر تمام کشتیون کو اوس طرف منگوا لیا اور رستون کا بندوبست کر کے اپنے بخشی بیرم بیگ کو مع فوج معتمد اپنے کے ساتھ ایک جماعت ترکان دکن کے کنارے دریا کے چھوڑا اور قطار توپون کی باندھ کر خود طرف قلعہ اسیر اور برہانپور کے چلا اوسوقت اوسکے نوکر ایک قاصد کو کہ خانخانان نے طرف مہابت خان کے بھیجا تھا پکڑ کر اوسکے روبرو لے گئے اوسکے پاس جو خط نکلا اوسکے سرے پر یہ لکھا تھا ؎ صد کس بنظر نگاہ میدارندم * ورنہ بپریدمے ز بے آرامی * بیدولت نے اوسکو مع اوسکی اولاد کے گھر سے بلوا کر وہ خط دکھلایا ہر چند اوسنے بہت عذر کیا لیکن کوئی مقبول نہوا غرضکہ اوسکو ساتھ داراب خان اور دوسرے لڑکون کے متصل اپنے مکان کے نظر بند رکھا اور اوسکی فال اوسکے حق مین صادق آئی کہ سو آدمی اوسپر نگہبان ہوے مینے ابراہیم حسین ملازم فرزند ارجمند پرویز کو کہ خبر فتح کی لایا تھا خطاب خوش خبر خانی کا دیکر عنایت خلعت ... فیل سے سرفراز کیا اور

فرمان مرحمت عنوان واسطے شہزادے پرویز اور مہابت خان کے ہمراہ خواص خان کے روانہ کیا اور ایک پہونچی مرصع قیمت واسطے فرزند اقبالمند
کے اور شمشیر مرصع مہابت خان کے واسطے عنایت کی چونکہ مہابت خان سے عمدہ خدمت ظہور مین آئی تھی مینے اوسکو منصب ہفت ہزاری
ذات و سوار سے سرفرازی بخشی سید صلابت خان نے دکن سے آکر زمین بوسی حاصل کیا مورد عنایت خاص کا ہوا یہ سید صوبہ دکن مین
متعین تھا جب بیدولت دہلی سے شکست کھا کر ماندو کو گیا تو اسنے اپنے اہل و عیال کو غیر جگہ مین بھیجکر حفاظت الٰہی کے سپرد کیا اور بے راہ میری خدمت
مین حاضر ہوا اور مرزا حسن پسر مرزا رستم صفوی کا اوپر خدمت فوجداری بہرایچ کے نامزد ہوکر منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے
مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور لعل بیگ داروغہ دفترخانہ کو نزدیک فرزند ارجمند پرویز کے ساتھ خلعت خاص اور نادری مرصع کے اوس فرخ شیم
کے واسطے اور دستار واسطے مہابت خان کے روانہ فرمایا اور خواص خان نے کہ پہلے بھیجا گیا تھا پھر آکر ملازمت حاصل کی اور خبرین اچھی لایا
پھر خانہ زاد خان پسر مہابت خان کو مینے منصب پنجہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا انھین دنون ایک روز مین نیل گاو کے شکار کو گیا جنگل مین
ایک سانپ دیکھا لنبا ڈھائی گز کا اور چوڑا تین ہاتھ کا آدھے خرگوش کو نگل گیا تھا اور آدھا باہر تھا جب اوسکو قراول میرے پاس اوٹھا لائے
تو خرگوش اوسکے منہ سے چھوٹ گیا مینے فرمایا پھر اسکے موہنہ مین دیدو ہر چند اونھون نے چاہا لیکن اندر اوسکے [illegible] نہ رکھ سکے ہر چند بہت
زور کرنے مین کچھ جبڑا اوسکا پھٹ گیا پھر مینے اوسکا پیٹ چاک کروا دیا اتفاقاً اوسمین سے بھی ایک خرگوش نکلا ایسے سانپ کو ہندوستانی
چیتل کہتے ہین بہت بڑا ہوا کرتا ہے اکثر جانورون کو پورا نگل جاتا ہے لیکن اسمین زہر نہین ہوتا اور کسیکو نہین کاٹتا پھر مینے بندوق سے ایک نیلگاو
مادہ ماری اوسکے شکم سے دو بچے پورے نکلے چونکہ مینے سنا تھا کہ بچہ نیلگاو کا گوشت لذیذ بہت ہوتا ہے باورچیون کو فرمایا کہ اسکا دوپیازہ
پکا کر لاؤ فی الحقیقت خالی لذت اور مزے سے نہ تھا اور نوین شہریور ماہ الٰہی کو رستم خان اور محمد مراد اور اکثر نوکر بیدولت کے بحکم سعادت
اوس سے جدا ہوکر فرزند پرویز کے پاس آگئے تھے حسب الحکم حاضر درگاہ ہوکر آستانہ بوسی سے کامیاب ہوے رستم خان کو منصب پنجہزاری ذات
اور چار ہزار سوار کا اور محمد مراد کو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا عنایت فرما کر طرح طرح کے الطاف کا امیدوار کیا رستم خان اصل مین بدخشانی
ہے اسکا نام یوسف بیگ تھا اور قرابت مین محمد قلی صفاہانی کی ہے جو وکیل اور مدار کار مرزا سلیمان کا رہا ہے اول رستم آکر نوکر درگاہ شاہی کا ہوا اور
اکثر صوبون مین رہا یہان تک کہ چھوٹے منصبدارون مین ہوا کسی قصور مین اوسکی جاگیر متغیر ہوگئی تو یہ پاس بیدولت کے گیا اور اوسکا
نوکر ہوا شیر کا شکار خوب جانتا ہے اور اوسکے آگے بھی خوب خوب کام کیے خصوصاً مہم رانا مین بیدولت بھی اوسکو سب نوکرون مین
عزیز رکھتا تھا اور امیر عمدہ کیا تھا مینے بیدولت کے عرض کرنے سے خطاب خانی اور نشان و نقارہ مرحمت کیا تھا کچھ دنون اوسکی وکالت
مین حاکم گجرات کا بھی رہا ہے اور خدمت عمدہ کی ہے اور یہ محمد مراد پسر مقصود میرتب کا ہے کہ مرزا شاہرخ اور مرزا سلیمان کے یہان قدیمون سے تھا
پھر اسی روز سید بہوہ نے گجرات سے آکر ملازمت کی اور نور الدین قلی نے کہ اکتالیس آدمی مخالفون کے احمد آباد مین پکڑے تھے پا بجولان
کرکے درگاہ والا مین لایا مینے شنزہ خان اور قابل بیگ کو کہ افسر مفسدان کے تھے مست ہاتھی کے پانون مین بندھوا کر مروا ڈالا اور بیسوین تاریخ
مطابق اٹھارہوین ذی قعدہ کو فرزند شہریار کو اعتماد الدولہ کی نواسی سے خداوند کریم نے ایک دختر عنایت کی امید ہے کہ قدم اوسکا اس سلطنت پر
مبارک ہو بائیسوین کو جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا اور پانچوان سال پچاس کے اوپر میری عمر کا بخوشی و خرمی شروع ہوا موافق ہر سال کے
مینے آپ کو طلا اور جنسون مین تول کر وہ اہل استحقاق کو تقسیم فرمائی اوسمین سے حضرت شیخ احمد سرہندی کو دو ہزار روپے دیے غرہ شہر ماہ الٰہی کو
میر جملہ منصب سہ ہزاری ذات اور تین سو سوارون سے ممتاز ہوا اور معتمد بخشی گجرات کو خطاب کفایت خانی سے سرفراز فرمایا اور جب بے قصوری
سرفراز خان کی مجھپر ظاہر ہوئی تو اوسکو قید سے چھوڑکر اجازت واسطے آنے سلام کے دی اور حسب التماس فرزند شہریار کے اوسکے مکان مین
اوسنے جشن مرتب کیا اور عمدہ پیشکش گذرانین اور اکثر امرا کو سروپا دیے پھر عرضی فرزند شاہزادہ پرویز کی آئی کہ بیدولت دریا پار ہوکے

پار اوتر گیا اور بادیہ گمراہی مین پریشان ہوا اسکی تفصیل یہ ہے کہ جب وہ دریاے نربدا سے اوترا تو تمام کشتیون کو اوس پار لیگیا اور کنارون پر توپین اور بندوقین لگا دین اور بیرم بیگ اور اکثر ساربے والون کو تباہ کرکے دریا سے اوترکر اسیر اور برہان پور کو چلا گیا اور خانخانان اور داراب کو نظر بند اپنے ساتھ رکھا اور اصل قلعہ اسیر کی یہ ہے کہ بلندی اور مضبوطی اوسکی محتاج بیان نہین ہے پہلے اس سے کہ بیدولت دکن مین گیا وہ قلعہ حوالہ خواجہ احمد اللہ ولد خواجہ فتح اللہ کے تھا کہ غلامان خانہ زاد قدیم الخدمت سے ہے پھر بیدولت کے کہنے سے حوالہ میر حسام الدین پسر میر جمال الدین حسین کے ہوا جو دختر تغائی نورجہان بیگم کی میر حسام الدین کے یہان ہے تو جب بیدولت دہلی سے بھاگ کر آیا وماندو کو گیا تو نورجہان بیگم نے میر مذکور کو نشانی بھیج کر تاکید کہلا بھیجا کہ ہرگز ہرگز بیدولت اور اوسکے لوگون کو قلعے کے قریب نہ آنے دینا اور قلعہ درست کرکے نمک حلالی پر خیال رکھنا کہ بیدولت کا خیال بھی وہان تک نہ پہونچے اور اوسکو نہ لے سکے غرض جب بیدولت نے اپنے نوکر شریفا نام کو اوسکے پاس بھیجا اور کہدیا کہ فریب دیکر اوسکو کہلا بھیجے کہ نشان اور خلعت لینے کو قلعہ سے باہر آوے اور جب وہ باہر آجاوے تو پھر قلعہ مین نجانے دے اوس [illegible] نے بمجرد جانے شریفا کے قلعہ اوسکو سونپ دیا اور خود مع اولاد کے بیدولت کے پاس آگیا بیدولت نے اوسکو خطاب مرتضیٰ خانی اور منصب چار ہزاری اور نشان و نقارہ دیکر دین و دنیا مین بدنام کیا پھر جب بیدولت پاس قلعے کے گیا تو خانخانان اور داراب وغیرہ کو اپنے ساتھ قلعہ مین لیگیا اور تین چار دن تک وہان رہکر سامان قلعہ داری کا خوب جمع کرکے قلعہ دار گوپال داس نام راجپوت کو کیا یہ گوپال پہلے نوکر سربلند راے کا تھا کہ دکن جانے کے وقت اوسکا نوکر ہوا تھا اور اپنی عورتون اور زیادہ سامان کو قلعہ مین چھوڑا اور تین عورتین منکوحہ کو مع اپنے اطفال اور چند لونڈیون کے ہمراہ رکھا اور پہلے چاہا تھا کہ خانخانان اور داراب وغیرہ کو وہین مقید چھوڑے لیکن پھر کچھ سوچ کر اپنے ساتھ برہان پور مین لے گیا اور انہین دنون لعنت اللہ باہزار خرابی سورت سے آکر بیدولت کے ساتھ ہوا اور بیدولت نے کمال خوف و ہراس سے سربلند راے پسر راجہ بھوج کو کہ بندہ مردانہ صاحب الوش سے ہے واسطے صلح کے اپنے اور مہابت خان کے درمیان مین وکیل کیا مہابت خان نے کہلا بھیجا کہ جب تک خانخانان نہ آویگا مین صلح قبول نکرونگا اور مقصد مہابت خان کا یہ تھا کہ کسی طرح خانخانان کو کہ سرگروہ اہل فساد کا ہے اوس سے الگ کرلے بیدولت نے لاچار ہوکر خانخانان کو قید سے چھوڑا اور قرآن شریف کی قسم لی پھر اندر محل کے لیجا کر اپنے زن و فرزندون کو خانخانان کے روبرو کیا اور بہت زاری اور گریہ سے کہا کہ اب مجھپر کام تنگ ہو گیا ہے مینے اب اپنے آپ کو تمہارے سپرد کیا عزت اور آبرو میری تمہارے ہاتھ ہے اب وہ کام کرو کہ مین اس سے زیادہ خراب نہون پھر خانخانان واسطے صلح کے بیدولت سے جدا ہوکر متوجہ شاہی لشکر کا ہوا اور بیدولت سے کہا کہ تم اسیطرف دریا کے رہکر خطوط واسطے صلح کے لکھتے رہنا اتفاقاً پہلے اس سے کہ خانخانان کنارہ دریا پر آوے ایک جماعت دلاوران لشکر شاہی کی قابو پاکر رات کو اوس طرف دریا اوتری لشکر مخالفون کا یہ حال سنکر گھبرا گیا اور بیرم بیگ کہ مع فوج بیدولت وہان پڑا تھا ثابت قدم نرہ سکا یہان تک کہ وہ سب بھاگ گئے خانخانان یہ زور بیرے اقبال کا دیکھکر حیران رہگیا کہ مارے پریشانی کے نہ آگے بڑھ سکا نہ وہان رہ سکا اور اوسیوقت اکثر خطوط فرزند پرویز کے اوسکی تسلی اور دلاسا کے واسطے مشتمل اوپر متابعت بادشاہی کے پہونچے خانخانان ادبار بیدولت کیطرف دیکھکر مہابت خان کے وسیلے سے شہزادہ پرویز کی خدمت مین حاضر ہوا اور بیدولت خانخانان کے جا ملنے اور لشکر نربدا سے پار اوتر آنے اور بیرم بیگ کے بھاگ جانیسے مطلع ہوکر کمال شکستہ دل اور خوفناک ہوکر باوجود شدت باران اور طغیانی دریاؤن کے بحال تباہ راہ کھٹ سے دکن کی طرف روانہ ہو گیا اور اس کشمکش مین اکثر بندگان شاہی اور ملازم اوسکے اوس سے جدا ہو گئے اور جو وطن جا دور رہے اور اودیرام اور آتش خان کا برسرا تھا تو بسبب اپنی مصلحت کے چند منزل تک اوسکے ہمراہ رہے لیکن جادو راے اوسکے لشکر مین نگیا ایک منزل آگے پیچھے رہا کرتا اور جو سامان لوگ گھبرا کر ڈالتے تھے وہ اوٹھا لیتا تھا جس دن کہ بیدولت دریا سے پار اوترا تو ذوالفقار خان ترکمان کو کہ اوسکا معتبر تھا پیچھے واسطے بلانے

سر بلند خان نام افغان کے بھیجا اور کہلا بھیجا کہ مجکو تیری وفاداری اور مردمی سے بعید معلوم ہوتا ہی کہ تو اب تک دریا اوترکے کیون نہین آیا وفاداری مردونکی آبرو ہی مجکو تیری بیوفائی سب سے زیادہ سخت تر ہی اوس وقت سربلند خان پار کنارے دریا کے کھڑا ہوا تھا کہ ذوالفقار خان نے جا کہہ دیا کہ بیدولت نے یہ پیغام اوس سے کہا سربلند خان نے جواب ندیا اور وا وترنے نہ اوترنے مین متردد تھا ذوالفقار خان نے بطریق اعتراض کے بولا کہ میرے گھوڑے کے آگے سے ہٹ جا ذوالفقار خان نے اس بات سے تلوار نکالکر اوسکی کمر پر چھوڑی اوسی وقت ایک پٹھان ہمراہی اوسنے بالش برچھی کا درمیان مین کردیا کہ تلوار بالش پر پڑی کچھ نوک سرفراز خان کی کمر پر بھی لگی اور تلوار کے نکلنے سے پٹھانون نے ذوالفقار خان کو مار ڈالا اور سلطان محمد خزانچی کا بیٹا کہ بیدولت کے خواصون مین سے تھا بنا بر دوستی ذوالفقار خان کے ہمراہ بے اجازت بیدولت کے آیا تھا وہ بھی مارا گیا اور جب مینے خبر اوسکے چلے جانیکی برہانپور سے اور فوج شاہی کی وہان داخل ہونیکی سنی تو خواص خان کو جلد تر پاس فرزند نامدار شاہ پرویز کے بھیجا اور بہت تاکید سے کہلا بھیجا کہ ہرگز اس حصول مراد پر سست نہو جانا اور وہان تک سعی کرنا کہ یا بیدولت گرفتار ہو یا قلمرو بادشاہی سے باہر نکالدو کیونکہ میرے خیال مین گذرتا تھا کہ جب بیدولت دکن مین تنگ اور نامراد ہوگا تو ضرور قطب الملک کی ریاست مین ہوکر اوڑیسہ اور بنگالہ کی طرف جاویگا سو بحکم جہانداری کے مینے واسطے احتیاط اور پیش بندی کے میرزا رستم کو صوبہ دار الہ آباد کر کے اوس طرف رخصت کیا کہ اگر اتفاقاً یہ معاملہ ادھر پیش آوے تو دستی کام سے غافل نرہنا اور انہین دنون مین فرزند خانجہان نے ملتان سے آکر دولت زمین بوس حاصل کی اور سو اشرفی نذر اور ایک لعل لاکھ روپیہ کا اور ایک بڑا موتی اور اکثر چیزین پیشکش کین اور رستم خان کو مینے ہاتھی عنایت کیا نوین آبان ماہ الٰہی کو خواص خان عرضداشت شاہزادہ پرویز اور مہابت خان کی لایا اور عرض کی کہ جب شہزادہ پرویز برہان پور مین پہنچے تو بادجودیکہ لوگ بسبب کثرت باران کے نہیں چل سکتے تھے لیکن شہزادہ بموجب حکم ایسے موسم دشوار گذار مین دریا سے اوترکے پیچھے بیدولت کے ساعی ہوا اور بیدولت یہ سنکر ہر روز کوچ کرتا جاتا تھا اور کیچڑ اور برسات کی شدت سے چارپائی بار برداری کی بیکار ہوگئی تھی اکثر اسباب راہ مین ڈالدیا جاتا تھا اور فرزندون اور متعلقون کو سلامت لیجانا اوسکو غنیمت تھا اور جب لشکر شاہی اوسکے تعاقب مین کریوہ ہنکار سے آگے بڑھکر پرگنہ رنکوٹ مین پونہچا کہ برہان پور چالیس کوس پر ہی تو بیدولت قلعہ ماہور تک پونہچا اور جب وہان پہونچکر اوسنے معلوم کیا کہ جادو رائے اور اودی رام وغیرہ اہل دکن یہان سے آگے میرے ہمراہ نجاوینگے تو بخیال ابروے کہنے کے خود اونسکو وہان سے رخصت کیا اور بڑے بڑے ہاتھی مع سامان گران وہانکے قلعہ مین چھوڑکر اودی رام کے سپرد کیا اور آپ قطب الملک کی ولایت کیطرف روانہ ہوا جب ممالک محروسہ شاہی سے اوسکا باہر نکلجانا ثابت ہوا تو اوس وقت فرزند پرویز بصلاح مہابت خان کے مع لشکر شاہی اوسکے تعاقب سے باز آکر غرہ آبان ماہ الٰہی کو برہانپور مین داخل ہوا یہانسے راجہ سارنگدیو فرمان مرحمت عنوان لیکر فرزند پرویز کیطرف رخصت ہوا قاسم خان نے منصب چارہزاری ذات اور دوہزار سوار سے سرفرازی پائی اور میرک معین بخشی کابل کو حسب التماس مہابت خان کے خطاب خانی سے سربلندی بخشی الف خان اور قیام خان نے صوبہ پٹنہ سے آکر ملازمت حاصل کی پھر مینے اونکو واسطے حفاظت قلعۂ کانگڑہ کے مقرر فرماکر نشان عنایت کیا اور غرہ آذر ماہ الٰہی کو باقی خان نے جونا گڈھ سے آکر ملازمت حاصل کی جب میری طبیعت مہم بیدولت سے فارغ ہوئی اور گرمی ہندوستان کی موافق مزاج کے نتھی اسواسطے دوسری ماہ مذکور مطابق پہلی صفر کو بخیر و ظفر دار الریاست اجمیر سے واسطے سیر و شکار کے طرف خطۂ دلپذیر کشمیر کے کوچ کیا اور قبل اسکے اعتقاد خان کو صاحب صوبہ بنگالہ کا کرکے اوس طرف رخصت کیا تھا چونکہ دل اوسکی محبت اور الفت کا مائل بہت تھا اور وہ بہ نسبت دوسرون کے میرا خوب مزاجدان تھا جدائی اوسکی دشوار ہوئی لاچار ہوکر مینے اوسکو بلوا لیا تھا اسی تاریخ حاضر درگاہ ہوکر آستانبوسی سے مشرف ہوا اور جگت سنگہ پسر رانا کرن کو وطن کے جانے کی رخصت دی اور خلعت و خنجر مرصع سے سرفراز ہوا راجہ نرسنگدیو عرضداشت فرزند سعادت مند پرویز کی اور مدار السلطنت مہابت خان کی لاکر آستانبوسی سے مشرف ہوا اون مین لکھا تھا کہ جواب دل مہم بیدولت سے جمع ہی اور وفاداران دکن

طوعاً وکرہاً فرمانبردار احکام شاہی کے ہین اب حضرت بھی اس طرفسے تعلق خاطر کو دور کرکے سیر وشکار مین مشغول ہون اور ممالک محروسہ مین
جو جگہ موافق مزاج کے ہو وہان تشریف فرما ہوکر عیش ونشاط سے خاطر شریف کو خوش کرین میسوین کو مرزا والی نے سرونج سے آکر ملازمت
حاصل کی اور حکیم سونا منصب ہزاری سے سرفراز ہوا اصالت خان پسر خانجہان کا گجرات سے آکر زمین بوس سے مشرف ہوا انھین دنون
عرضداشت عقیدت خان بخشی صوبہ دکن کی مشتمل اوپر حال مارے جانے راجہ گردھر کے آئی قصہ اسکا یون ہے کہ ایک بھائی نے سید کبیر بارہ
جو فرزند پرویز کا نوکر ہے اپنی تلوار بننے کو صیقل گر کے سپرد کی تھی اوسکی دوکان راجہ گردھر کے مکان کے نیچے تھی دوسرے دن کہ وہ تلوار لینے گیا
تو مزدوری پر تکرار ہوئی سید کے نوکرون نے اوس صیقل گر کے چند لکڑیان مارین راجہ کے لوگون نے صیقل گر کی حمایت کرکے اون نوکرون کو مارا
اور چند سادات بارہ کے وہان سے قریب رہتے تھے یہ شور سنکر سید مذکور کی مدد کو آئے اور فساد بڑھا اور درمیان سادات اور راجپوتون کے
لڑائی واقع ہوئی سید کبیر اس حال سے مطلع ہوکر چالیس سوارون سے کمک کو دوڑا آیا اوس وقت راجہ گردھر مع اپنے راجپوتون کے مکان میں
حسب عادت برہنہ ہوکر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے سادات کا غلبہ اور سید کبیر کا آنا سنکر دروازہ مضبوط بند کرلیا اور سادات دروازہ جلاکر
اندر مکان کے پہونچے یہان تک لڑے کہ راجہ گردھر مع چھبیس راجپوتون کے مارا گیا اور چالیس آدمی اوسکے زخمی ہوے اور چار سید بھی
قتل ہوے بعد مارے جانے راجہ کے سید کبیر نے اوسکے گھوڑے طویلے سے کھولکر اپنے گھر کا رستہ لیا امرا راجپوتون کے جبکہ راجہ کے مارے جانے
سے مطلع ہوے تو ہر طرفسے فوج فوج سوار لڑائی کے واسطے آئے اور تمام سادات بارہہ بھی سید کبیر کی کمک کو پہونچے اور قلعہ کے
آگے میدان مین جمع ہونے لگے آتش فتنہ نے ترقی پکڑی مہابت خان یہ سنکر اور سوار ہوکر فی الفور وہان آیا اور سادات کو اندر قلعہ کے لیگیا
اور راجپوتون کو بھی مناسب وقت کے تسلی اور خاطرداری کرکے اونکے اکثر افسرون کو اپنے ساتھ خانعالم کے مکان مین کہ وہان سے قریب تھا
لے گیا اور بہت دلجوئی اور تسلی کی اور خود ذمہ دار اونکے فیصلے کا ہوا جب یہ قصہ شہزادہ پرویز نے سنا تو خود بھی خانعالم کے گھر مین تشریف لائے
اور زبان مبارک سے مناسب وقت کے راجپوتون کو بہت تسلی دی اور ہر ایک کو اونکے گھر بھیجا دوسرے روز مہابت خان نے راجہ گردھر کے
گھر جاکر اوسکے لڑکون کی بہت خاطرداری اور دلجوئی کی اور تدبیر وحکمت سے سید کبیر کو قید کرلیا چونکہ راجپوت بے اوسکے قتل کے راضی نہ تھے
بعد چند دنون کے اوسکو عوض مین مارا اور تیئیسوین تاریخ مین محمد مراد کو فوجدار سرکار اجمیر کا مقرر کرکے رخصت فرمایا اور تمام راہ عیش ونشاط سے
بسر ہوئی ایک دن راہ مین تیتر تو بغون کہ جبتک نہ دیکھا تھا مینے باز سے پکڑوایا اتفاقاً وہ باز بھی تو بغون تھا اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ کالے تیتر
کا گوشت سفید تیتر سے لذیذ تر ہوتا ہے اور گوشت بڑے پودنے کا جسکو ہند مین گھاگھر کہتے ہین پودنہ خورد سے کہ جنگلی ہے عمدہ ہے اسیطرح گوشت
حلوان فربہ کا گوشت برہ سے بہتر ہے امتحان کو ان گوشتون سے مکرر ایک قسم کا کھانا پکوایا ہے اور ہر بار تمیز مین یہی آیا کہ لکھا گیا دسوین بارہ دے
کو قراولون نے حوالی پرگنہ رحیم آباد مین خبر ایک شیر کی دی مینے ارادت خان اور فدائی خان کو حکم کیا کہ لوگون کو لیجاکر جنگل کو گھیرین بعد اوسکے
مین بھی گیا درختون کی کثرت سے وہ شیر نظر نہ آتا تھا جب مینے ہاتھی آگے بڑھایا تو اوسکی کروٹ نظر آئی اور ایک ہی بندوق مین اوسکو مار لیا
ایام شہزادگی سے ایسا بڑا شیر میری نظر مین نہ آیا تھا مصورون کو فرمایا کہ بعینہ اوسکی شبیہ کھینچین وزن مین ساڑھے بیس من جہانگیری کا ہوا
طول اوسکا سر سے دُم کے سرے تک دو طسو اوپر ساڑھے تین گز کا تھا اور سولوین کو مجھسے عرض ہوئی کہ حاکم آگرے کا داخل جوار رحمت الٰہی کا
ہوا اول یہ بہادر خان برادر خان زمان کے پاس تھا بعد اونکے مارے جانے کے میرے والد بزرگوار کی خدمت مین آیا اور جب مین پیدا ہوا
تو حضرت والد نے اوسکو مجھے عنایت فرمایا پچپن برس تک کمال اخلاص ودلسوزی سے اسنے میری خدمت کی کبھی اسکی طرفسے ناراضی مجھکو
نہوئی حقوق خدمت اسکے زیادہ اس سے ہین کہ لکھے جاوین خداوند کریم اوسکو اپنے دریاے مغفرت مین غریق کرے پھر مینے مقرب خان کو
کہ قدیمان اس سرکار سے ہے حکومت آگرہ سے سربلندی بخشی اور اوس طرف رخصت کیا اور ... فتحپور مین مکرم خان اور عبد السلام اوسکے بھائی نے

قصہ سادات وراجپوتان

لشکر مین آکر سعادت زمین بوس حاصل کی بائیسوین کو متھرا مین جشن وزن قمری مرتب ہوا اور ساتوان سال پچاسین برس عمر کا شروع ہوا
اور متھرا سے کشتی پر سوار ہوکر براہ دریا سیر کرتا ہوا چلا راہ مین قراولون نے عرض کی کہ ایک شیرنی مع تین بچون کے دیکھی ہے مین کشتی سے
اوترکر واسطے شکار کے چلا چونکہ بچے اوسکے چھوٹے تھے اس واسطے حکم کیا کہ اونکو ہاتھون سے زندہ پکڑ لین اور انکی مان یعنی شیرنی کو
مینے بندوق سے مارا وہان مجھسے عرض ہوئی کہ زمیندار اور گنوار جمنا پار کے طریقہ چوری اور رہزنی کا ترک نہین کرتے اور جنگل اور سخت
مقامون کی پناہ مین اوقات بسر کرتے ہین اور مال واجبی جاگیرداران کو نہین دیتے یہ سنکر مینے خانجہان کو حکم دیا کہ ملکے منصبدار اونکو
ہمراہ لیکر وہان جاوے اور خوب گوشمالی اونکی کرے اور قتل وقید مین دریغ نکرے اونکے مقامون اور گڑھیون کو کھدواکر برابر خاک کے
ملادے کہ پھر نام اونکے فساد کا نرہے دوسرے روز یہ فوج دریا سے گذر کر جلد تر اوس طرف روانہ ہوے جب اون مفسدون کو
فرصت بھاگنے کی نملی تو ثابت قدم ہوکر لڑنے کو مقابل ہوے لشکر شاہی کے ہاتھ سے اونکے بہت لوگ مارے گئے اور اہل وعیال
اونکے قید ہوے اور سپاہ منصور کو اونکے اموال سے لوٹ بہت ملی اور غرہ ماہ بہمن کو رستم خان بخدمت صوبداری قنوج سے سرفراز ہوکر
اوسطرف رخصت ہوا اور دوسری تاریخ عبداللہ پسر حکیم نورالدین طہرانی کو حضور مین سیاست کا حکم فرمایا شرح اسکی یون ہے کہ جب
دارای ایران نے اوسکے باپ کو نگہبان زر [illegible] اون کے قید کرکے طرح طرح کا عذاب کیا تو یہ ایران [illegible] بھاگ کر بہزار خرابی ہندوستان مین
آیا اور اعتمادالدولہ کے وسیلے سے بندگان درگاہ مین داخل ہوا جو نصیب اوسکا موافق تھا چند دنون مین مینے اوسکو خاص شکارون
مین کرلیا اور منصب پانصدی کا اور گانون اوسکو جاگیر مین عنایت کیا لیکن جو تنگ حوصلہ تھا نشہ دولت کا نہ اوٹھا سکا ناشکری اور
کفران نعمت شروع کیا ہمیشہ باتین شکوے کی کیا کرتا ہر چند لوگون نے مجھسے عرض کی کہ حضرت جسقدر اوسپر عنایت فرماتے ہین وہ شکایت
اور نالائقی ظاہر کرتا ہے مین بسبب عنایت کے ان باتون پر یقین نہ لاتا تھا یہانتک کہ اپنے معتبر لوگون سے کہ بے غرض تھے مکرر سنا
کہ وہ باتین بے ادبانہ کہتا ہے جب مجکو یقین ہوا تو اوسکو اپنے روبرو سزا دی مصرعہ زبان سرخ سر سبز میدہد برباد + پھر قراول
خبر لائے کہ یہان ایک شیرنی سے لوگ اس پرگنہ کے کمال تکلیف مین ہین مینے فدائے خان سے کہا کہ حلقہ ہاتھیون کا لیجاکر اوسکو
محاصرہ کرین من بعد خود سوار ہوکر گیا اور ایک بندوق مین اوسکو مارا اور ایک دن شکار مین خوش وقت کالے تیتر کو باز سے پکڑوایا تھا
اپنے روبرو اوسکا پوٹہ چروایا تو ایک پورا چوہا اوسمین سے نکلا مجکو کمال حیرت ہوئی کہ اوسکے باریک گلے مین یہ پورا چوہا کس طرح گیا
اگر کوئی اور کہتا تو یقین نہ آتا چھٹی تاریخ دارالملک دہلی مقام گاہ لشکر اقبال کا ہوا جگت سنگہ پسر راجہ باسو کا باشارہ بیدولت کے
کوہستان شمالی پنجاب مین کہ وطن اوسکا تھا جاکر مصدر شر وفساد کا ہوا مینے صادق خان کو اوسکی گوشمالی کے واسطے مقرر کیا تھا
جیسے پہلے گذر چکا پھر اب مادہو سنگہ اوسکے چھوٹے بھائی کو خطاب راجگی سے سرفراز کرکے اسپ وخلعت دیا اور حکم کیا کہ صادق خان
کے پاس جاکر جماعت مفسدون کو تباہ اور خراب کرے دوسرے دن شہر کے درمیان سے ہوکر سلیم گڈہ مین جاکر نزول اقبال کا کیا
اور جو راجہ کشن داس کا گھر سر راہ واقع تھا اور اوسنے وہان چلنے کو بہت الحاح وزاری سے عرض کیا اس واسطے حسب خواہش
اوسکے اپنے قدم سے اوسکو کامیاب اور خوشنود فرمایا اور اوسکی پیشکش مین سے کچھ اوسکی رضامندی کے لحاظ سے قبول کیا بیسوین
کو جب سلیم گڈہ سے کوچ کیا تو سید بہوہ بخاری کو حکومت دہلی پر کہ اوسکا وطن تھا اور پہلے بھی یہ خدمت خوب بجالایا تھا سربلندی بخشی
اور وہین علی محمد پسر علی رائے حاکم تبت کا موافق کہنے اپنے والد کے درگاہ مین حاضر ہوکر زمین بوسی سے سرفراز ہوا اور مجکو معلوم
ہوا کہ علی رائے اس بیٹے کو سب اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا ہے مقصود اوسکا یہ تھا کہ یہی بعد اوسکے جانشین اوسکا ہو جب اور بھائی
یہ سنکر ناراض ہوے اور رنجش درمیان مین واقع ہوئی تو ابدال نام بڑا بیٹا اوسکا حاکم کاشغر کے پاس گیا اور اوسکو اپنا حامی اور مددگار

بنایا اور اوسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ میرا باپ ضعیف اور سالخوردہ ہے بعد اوسکے آپکی مدد سے مین جانشین اپنے باپ کا کیا جاؤنگا
علی رائے نے محبت سے اس گمان پر کہ مین اور بھائی ملکر بواسطے میری محبت کے علی محمد کو مار ڈالین اور اس ملک مین فساد برپا ہوا اسکو
میرے پاس روانہ کیا کہ میرے دولت خواہون مین ہوکر اسکا کام درستی اور رونق پاوے پھر غرۂ اسفندارمذ ماہ الٰہی کو پرگنہ انبالہ مقیم سرادقات
دولت و اقبال کا ہوا اشکری نام پسر امام وردی کا کہ بیدولت سے جدا ہوکر فرزند پرویز کے پاس آیا تھا یہان حاضر درگاہ ہوکر آستانہ بوسی سے
شرفیاب ہوا اور عرضداشت فرزند ارجمند پرویز اور مہابت خان کی مشتمل اوپر سفارش اور مجرائی ہونے اوسکے عادل خان کے پاس ہمراہ
اوسکی تحریر کے کہ اوسنے مہابت خان کی طرف سے لکھی تھی پیش کرکے اظہار دولت خواہی اور بندگی کا کیا مینے اوسکو دلخوش کرکے پھر
طرف فرزند پرویز کے روانہ کیا اور خلعت مع نادری کہ تکمہ اوسکا مروارید کا تھا واسطے شاہزادے کے اور خلعت واسطے خانعالم اور مہابت خان
کے لشکری کے ہمراہ بھیجا اور ایک فرمان مینے نہایت عنایت سے عادل خان کے نام لکھواکر خلعت مع نادری اوسکے واسطے بھی اسکی معرفت
بھیجا اور لکھا کہ اگر مناسب جانو تو اشکری عادل خان کے روانہ کرنا پانچوین کو باغ سہرند مین مقام ہوا کنارے دریاے بیاہ کے
صادق خان اور مختار خان اور اسفندیار اور راجہ روپ چند گوالیاری اور باقی امرا کہ واسطے کمک لشکر پنجاب کے گئے تھے بندوبست کوہ شمالی
سے خاطر جمع ہوکر آئے اور سعادت آستانہ بوسی سے شرف اندوز ہوے غرضکہ جگت سنگھ جسے کہ باشارہ بیدولت اودھر گیا تھا تو اون پہاڑون
مین جاکر شور و فساد مچایا اور جھاڑی اور پہاڑون مین بیٹھکر غربا اور کمزورون کو لوٹنا اور تباہ کرنا شروع کرکے سرمایہ وبال کا اپنے واسطے
جمع کیا یہان تک کہ صادق مع دلاوران بادشاہی اودھر گیا اور وہان کے امرا کو ہمراہ لیکر اوسکی گوشمالی اور خرابی مین کوشش کی اور جگت سنگھ
خوف سے قلعہ مو مین بعد جمع کرنے اسباب کے متحصن ہوا جب موقع پاتا قلعہ سے نکلکر بادشاہی فوج پر دوڑ مارتا آخر فوج شاہی کے محاصرہ سے
تنگ ہوا اور سامان اوسکا صرف ہوگیا اور دوسرے زمیندارون کی طرفسے مدد کا نا امید ہوا اور اپنے چھوٹے بھائی کی سرفرازی سنی تو کمال
مضطرب اور حیران ہوا اور وسیلے بہم پہونچاکر نور جہان بیگم سے ملتجی ہوا کہ میری سفارش کرکے حضرت بادشاہ سے میرے قصور معاف کرا دین
مین نے نور جہان بیگم کی خاطر سے اوسکے قصورون سے درگذرا اور اسی تاریخ عرضیان متصدیان دکن کی آئین کہ بیدولت ہمراہ لعنت اللہ اور داراب
اور باقی چند شکستہ حالون کی تباہ و خراب سرحد قطب الملک سے نکلکر طرف اوڑیسہ اور بنگالہ کے گیا ہے اور کمال خرابی اس سفر مین اوٹھائی
اور اکثر لوگ اوسکے ہمراہی سے بسبب تکلیفون کے بھاگ گئے اونمین سے ایک مرزا محمد پسر افضل کہ دیوان اوسکا ہے مع اپنی مان اور عیال کے
کوچ کے وقت بھاگا جب بیدولت نے اوسکا جانا سنا تو جعفر اور خان قلی اوزبک اور اپنے چند معتبر لوگون کو اوسکے پیچھے گرفتاری کے واسطے
بھیجا کہ یا اوسکو زندہ لے آوین ورنہ اوسکا سر کاٹ کر لا دین یہ لوگ جلد تر راہ طی کرکے اوسکے قریب پونہچے جب وہ اس حال سے واقف ہوا
تو اپنی مان اور گھر والون کو جھاڑی مین چھپا کر اپنے چند معتبر مردانہ لوگون سے اونکے سامنے آیا اور کمان چڑھائی اوسکے سامنے نالہ اور
دلدل واقع تھا سید جعفر خان نے چاہا کہ قریب جاکر براہ فریب اوسکو اپنے ہمراہ کر لے لیکن وہ اوسکے دم مین نہ آیا اور جواب اوسکی بات کا
تیر سے دیا اور خوب مردانہ لڑا اور خان قلی اور اکثر رفیقان بیدولت کو خاک مین ملایا اور سید جعفر بھی زخمی ہوا آخر خود بھی بسبب کاری زخمون کے
راہی عدم ہوا لیکن جب تک ہاتھ ہلا سکا بہتون کو نیست و نابود کیا بعد اوسکے مرجانے کے سر اوسکا کاٹکر بیدولت کے روبرو لے گئے
جب بیدولت دہلی سے بھاگ کر مانڈو مین گیا تھا تو افضل خان کو واسطے طلب کمک اور مدد کے عادل خان وغیرہ کے پاس بھیجا تھا اور عمدہ
بازو بند واسطے عادل خان کے اور اسپ و فیل و شمشیر مرصع عنبر کے واسطے اوسکے ساتھ بھیجے تھے وہ اول عنبر کے پاس گیا اور پیغام دیکر
وہ ہدیہ پیش کیا عنبر نے قبول نکیا اور کہا ہم عادل خان کے تابع ہین کہ وہ سب امراے دکن مین آج امیر و افسر ہے تمکو پہلے اوسکے پاس جانا چاہیے
اور اظہار مطلب کرنا اگر وہ قبول کرے تو ہم سب متفق اور تابع ہین اور پھر جو ہوسکے کیا جاوے گا بہ افضل خان عادل خان کے پاس گیا

وہ بہت بد پیش آیا اور مدتون اسکو باہر شہر کے بازار رکھا اور کچھہ توجہ نکی اور جو کچھہ بیدولت نے اوسکے اور عنبر کیواسطے بھیجا تھا سب کچھہ عاریانہ
اوس سے منگوا کر لے لیا اور یہ افضل خان وہین پڑا تھا کہ خبر بارسے جانے بیٹے اور تباہی گھر بار کی سنی القصہ جب بیدولت اس سامان و اتفاقات
طالع سے راہ دور و دراز طے کرکے بندر مچھلی پاٹن مین کہ قطب الملک کی زیر حکومت تھا پونہچا اور پہلے وہان پہونچنے سے وکیل اپنا قطب الملک
کے پاس بھیجکر مدد اور معاونت کا طلب گار ہوا تھا تو قطب الملک نے کچھہ نقد و جنس بطریق دعوت کے اوسکو بھیجکر اپنے میر سرحد کو لکھہ بھیجا
کہ ہمراہ ہوکر انکو اپنی سرحد سے باہر صحیح و سالم کردے اور سب زمینداروں اور بومیون سے مطمئن کرکے کہدے کہ ہمیشہ ان کے لشکر کو غلہ اور سب
چیزین ضروری بلا تکلف پونہچاتے رہو اور بائیسوین ماہ مذکور کو عجیب ماجرا واقع ہوا وہ یہ ہی کہ مین شب کو شکار گاہ سے پھر کر طرف لشکر کے آتا تھا
اتفاقاً راہ مین ایک ندی واقع ہوئی کہ تیز بہتی تھی اور اوس مین چٹانین پتھر کی تھین اوسمین سے اوترتے وقت ایک نوکر کے ہاتھ سے کہ خوان طلائی
مع چند پیالہ و سرپوش بقچے مین ڈالے ہوے لیے تھا بسبب پھسلنے پانون کے اوسمین گر پڑے ہرچند ڈھونڈا نپایا دوسرے دن اس حال کی
مجھسے عرض ہوئی مینے قراولون اور ملاحون کو فرمایا کہ پھر وہین جاکر انکو ڈھونڈھین شاید ملجاوین اتفاقاً جہان گرے تھے وہین ملے اور باوجود
تیزی اور گہرے پانی کے نہ بہے اور نیچے اوپر ہوے اور عجب یہ ہی کہ پانی بھی کچھہ پیالون کے اندر نگیا تھا اور یہ قصہ ویسا گذرا کہ جب خلیفہ ہادی
مسند پر بیٹھا تو ایک یاقوت کی انگوٹھی باپ کی میراث سے ہارون کو ملی تھی اسنے خادم کو ہارون کے پاس بھیجا اور وہ انگوٹھی اوس سے مانگی اتفاقاً
اوس وقت ہارون کنارے پر دجلہ کے بیٹھا تھا جب خادم نے وہ انگوٹھی مانگی تو ہارون غصے سے کہنے لگا کہ مینے خلافت تجھپر روا رکھی اور تو
ایک انگوٹھی میرے پاس نہین دیکھہ سکتا اور غصہ ہوکر انگوٹھی دجلہ مین پھینک دی بعد چند مہینون کے کہ ہادی اتفاقاً مرگیا اور ہارون خلیفہ ہوا
تو غوطہ زنون کو فرمایا کہ دجلہ مین جہان مینے انگوٹھی ڈالی ہی غوطہ لگا کر ڈھونڈھو اتفاقاً یاوری اقبال سے غواص پہلے غوطے مین وہ انگوٹھی
نکال کر روبرو لایا اور ہارون کے ہاتھہ مین دی اور ایک دن شکار گاہ مین امام وردی قراول باشی نے ایک تیتر مجکو دکھایا کہ اوسکے ایک پانون مین
خار تھا جو کہ نر اور مادہ کی خار سے شناخت ہوتی ہی اسلیے اوسنے امتحاناً مجھسے پوچھا کہ فرمائیے یہ نر ہی یا مادہ مینے کہا مادہ ہی پھر جب پیٹ اوسکا چیرا
تو اوسمین سے انڈے نکلے جو لوگ کہ وہان حاضر تھے حیران ہوکر پوچھنے لگے کہ اسکا مادہ ہونا کس طرح معلوم ہوا مینے کہا چونچ مادہ کی بہ نسبت نر کے
چھوٹی ہوتی ہی بہت دیکھنے سے مجکو اسکا ملکہ ہوگیا ہی اور عجب تر یہ بات ہی کہ کلاسب پرندونکا سر گردن سے چینہ دان تک ایک ہوتا ہی بخلاف چرز کے کہ سر و گردن
سے چار اونگل تک ایک ہی پھر دو شاخ ہو جاکر چینہ دان سے ملتا ہی اور جہان سے دو شاخ ہوتا ہی وہان ایک گرہ معلوم ہوتی ہی ہاتھہ لگانے سے
اور کلنگ کا نرخرا پیچدار ہوتا ہی اور سینے کی ہڈی سے گذر کر دم گزہ تک جاتا ہی اور پھر وہان سے مڑ کر چینہ دان مین ملتا ہی اور چرز سیاہ ابلق نر
ہوتا ہی اور بور مادہ اسکی یہ دلیل ہی کہ ابلق مین خصیے نکلے اور بور مین انڈے اور اس کا مکرر امتحان کیا گیا ہی اور میری طبیعت مچھلی کی بہت
راغب ہی اسواسطے میرے لیے مچھلیان عمدہ لاتے ہین ہندوستان کی عمدہ مچھلی روہو ہی پھر برین یہ دونون صورت مین قریب ہین ہر شخص
ان مین فرق جلدی نہین کرسکتا اور تمیز اونکے گوشت مین بھی بہت کم ہوتی ہی مگر لطیف ذائقہ والا سمجھہ لیتا ہی کہ لذت روہو کے گوشت کی
بہ نسبت اوسکے زیادہ ہوتی ہی +

اونیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

چہارشنبہ کو اونتیسوین تاریخ جمادی الاولی کی سنہ ایکہزار تینتیس ہجری مین بعد گذرنے ایک پہر دو گھڑی دن کے نیر اعظم نے کہ عطیہ بخش
عالم کا ہی بیت الشرف حمل مین سعادت تحویل کی ارزانی فرمائی ملازمان ترقی خواہ اضافہ منصب اور ترقی مراتب سے سر بلند ہوے
احسن اللہ پسر خواجہ ابو الحسن نے مع اصل و اضافہ کے منصب ہزاری اور تین سو سوارون کا پایا محمد سعید پسر احمد بیگ خان کابلی بھی

اوسی مرتبہ کو پونہچا اور بخشی گری و دیوان بیوتات اور خواص خان کو بھی منصب ہزاری ملا سردار خان نے کانگڑے سے آکر سعادت
زمین بوس کی حاصل کی اور انھین دنون مینے حکم کیا کہ لیسا دل اور اہل لیساق خبر رکھین کہ سواری مین دولت خانے سے نکلتے ہوے کوئی
آدمی عیب دار شل اندھے بہرے گونگے مبروص مجذوم وغیرہ کے میرے سامنے نظر مین نہ آیا کرے اور اونیسوان جشن بکمال زیب و آرایش
کے ہوا اللہ وردی برادر رام و رنی بیدولت کے پاس سے بھاگ کر حاضر درگاہ ہوا اور عنایات شاہی سے سرفرازی پائی اور جب خبر آنے
بیدولت کی سرحد اوڑیسہ مین متواتر معروض ہوئی تو فرمان بنام شہزادہ اور مہابت خان اور باقی امراے متعینہ اوس لشکر کے بتاکید صادر
ہوا کہ خاطر اس طرف کے بندوبست سے بخوبی مطمئن کر کے جلد طرف صوبۂ الہ آباد اور بہار کے جاوین اور اگر بحسب اتفاق صوبہ دار بنگالہ
اوسکو نروک سکے تو تم اپنے لشکر جلادت اثر سے اوسکو آوارہ دشت ادبار کا کردو اور بنا بر احتیاط اسکے دوسری ماہ اردی بہشت کو فرزند
خانجہان کو طرف دار الخلافہ آگرہ کے رخصت کیا کہ وہان جاکر منتظر رہے کہ جس خدمت کا حکم وقت ضرورت کے پونہچے تو فوراً اوسکو عمل مین لاوے
پھر اسکو خلعت خاصہ ... تکمہ مروارید اور شمشیر خاصہ مرصع کے اور اسکے بیٹے اصالت خان کو گھوڑا اور خلعت عنایت ہوا اور اسی تاریخ
عرضداشت عقیدت خان بخشی صوبہ دکن کی آئی اوسمین لکھا تھا کہ حسب الحکم شاہزادۂ بلند اقبال پرویز نے ہمشیرہ راجہ گجسنگہ کا اپنے ساتھ نکاح کیا
امید ہی کہ آنا اوسکا اس دو... پر مبارک ہوا اور یہ بھی لکھا تھا کہ ترکمان خان کو پٹن سے بلواکر عزیز اللہ کو اوسکی جگہ مقرر فرمایا ہی پھر جانسپار خان
نے بھی حسب الحکم آکر ملازمت حاصل کی جب بیدولت برہانپور سے نکلا تو میر حسام الدین منظور اپنے بدفعلون کے برہانپور مین نرہ سکا مع
اہل و عیال دکن مین جاکر عادل خان کی پناہ مین ایام بسر کرنا چاہا لیکن وہان تک نہ پونہچا تھا کہ جانسپار خان نے اوسکا جانا سنکر کچھ لوگ
تعاقب مین روانہ کیے وہ اوسکو مع تعلقات پکڑ لائے اوسنے مہابت خان کے پاس بھجوایا مہابت خان نے قید کر کے ایک لاکھ روپیہ
اوسنے وصول کیا اور جادورا اور اودے رام بیدولت کے ہاتھیون کو کہ قلعہ برہانپور مین چھوڑ گیا تھا ہمراہ لیکر ملازمت شاہزادہ مین حاضر
ہوے اور قاضی عبد العزیز کو کہ حوالی دہلی مین بیدولت کیطرف سے کچھ عرض کرنے آیا تھا مینے اوسکو باریابی ندی اور مہابت خان کے سپرد
کردیا تھا مبادا اوسکے شکست اور خرابیون کے مہابت خان نے قاضی کو اپنا ملازم کرلیا تھا جو آشنای قدیم مہابت خان کا اور کئی سال خانجہان کی
وکالت مین درمیان بیجاپور کے رہا تھا ان دنون مہابت خان نے پھر اسکو نزدیک عادل خان کے برسم ایلچی گری کے بھیجا دنیاداران دکن
نے بمقتضای وقت اور برآمد اپنے مطالب کے اظہار بندگی اور دولت خواہی کا کیا عنبر مقہور نے علی شیر نام ایک معتمد شخص اپنا بھیجکر
نہایت عاجزی ظاہر کی چنانچہ مہابت خان کو بطور نوکرون کے عرضداشت لکھی تھی کہ مین دیوگام مین ملاقات کرونگا اور اپنے بڑے فرزند
کو ملازم سرکار کراکر شاہزادہ بلند اقبال کی خدمت مین رکھونگا انھین دنون تحریر قاضی عبد العزیز کی آئی کہ عادل خان تہ دل سے مخلص اور
دولت خواہ ہی اور اسنے بمقتضای عقیدت یہ ارادہ کیا ہی کہ ملا محمد لاری کو جو اوسکا وکیل مطلق اور نفس ناطقہ اور تحریر اور تقریر مین اوسکو
ملان بابا کہا کرتے ہین پانچہزار سوار لشکر شاہی مین روانہ کرین کہ ہمیشہ شاہزادۂ ارجمند کے ہمرکاب رہا کرین اور ہر کام مین جان نثار رہین اور
انکو عنقریب پونہچا سمجھو چونکہ حکم فرمان پونہچے تھے کہ فرزند اقبالمند جلد تر واسطے تدارک بیدولت کے الہ آباد کو جاوین ان دنون خبر آئی کہ
باوجود شدت باران کے چھٹی فروردی کو مع لشکر اقبال برہانپور سے کوچ کر کے لال باغ مین منزل گزین ہوے اور مہابت خان بانتظار آنے

ملا لاری کے برہانپور مین مقیم رہا کہ بعد اوس کے آنے کے بیدولت سے فراغت پاکر ہمراہ
ملا لاری کے شاہزادہ پرویز کی خدمت مین روانہ ہون اور لشکر خان اور جادورا اور اودے رام وغیرہ کو مقرر کیا کہ بالاگھاٹ مین
جاکر ظفر نگر مین رہین اور جانسپار خان کو بدستور رخصت دیکر اسد خان معموری کو ایلچپور مین رکھا اور منوچہر پسر شاہنواز خان کو خانپور مین
تعین کیا رضوی خان کو تھانیسر مین بھیجا کہ صوبۂ خاندیس کی محافظت کرے پھر خبر آئی کہ لشکری نے فرمان عادل خان کو پونہچایا وہ تمام

شہر آراستہ کرکے چار کوس واسطے استقبال فرمان و خلعت کے آیا اور سلام اور سجدۂ شکر بجالایا اکیسوین تاریخ سردیا واسطے فرزند داور بخش
اور خان اعظم اور صفی خان کے مرحمت کی روانہ کیا لاہور صادق خان کو حکومت لاہور سے سرفراز کرکے خلعت اور ہاتھی دیا اور تقنعت خان پسر مرزا رستم
کو منصب ڈیڑہ ہزاری اور تین سو سوارن سے سربلندی بخشی ایک بار شکار مین مجھسے عرض ہوئی کہ کالا سانپ ایک اور سانپ کو نگلکر اس سوراخ
مین گھوسا ہی مینے فرمایا کھود کر اوسکو نکالین بیشک اوتنا بڑا سانپ ندیکھا تھا جب اوسکا شکم چیرا تو پھین دار سانپ اوسکے پیٹ سے نکلا اگرچہ
یہ اور قسم تھا مگر موٹاپے مین کچھہ کم تھا پھر عرضی واقعہ نویس دکن کی آئی کہ مہابت خان نے عارف پسر زاہد کو سیاست کرکے مع اوسکے دو نون
لڑکون کے مقید کیا ہی کہ اوس نالائق نے عرضی بیدولت کو اپنے باپ کی طرف سے لکھا اظہار اخلاص اور ندامت کا کیا تھا اتفاقاً وہ تحریر مہابت خان
کے پاس پونہچی اوسنے عارف کو بلاکر دکھلایا جب عارف قائل ہوا تو اوس نمک حرام کو قتل کیا اور عارف کے باپ اور بیٹون کو قید رکھا
اور غرۂ خورداد مین خبر آئی کہ شجاعت خان عرب دکن مین مرگیا پھر عرضی ابراہیم خان فتح جنگ کی آئی کہ بیدولت صوبۂ اڑلیسہ مین داخل ہوا ہی
اسکا حال یون ہی کہ درمیان سرحد اڑلیسہ اور دکن کے ایک گھاٹی ہی کہ ایک طرف اوسکے کوہ بلند اور دوسری طرف جھیل اور دریا ہی
اور حاکم گولکنڈے نے اوس درے کو ایک قلعہ بناکر توپ و تفنگ سے آراستہ کیا ہی کہ بے اجازت قطب الملک کے کوئی وہان
جا نہین سکتا بیدولت قطب الملک کی مدد سے وہان سے نکلکر ملک اڑلیسہ مین آیا اتفاقاً اوس وقت احمد بیگ خان برادرزادہ ابراہیم خان
کا راجہ گڑہ پر گیا ہوا تھا بیدولت کا اوس ملک مین آنا سنکر متحیر اور متردد ہوا لاچار اوس مہم کو چھوڑکر موضع پپلی مین کہ صدر اوس صوبہ کا
ہی آیا اور اہل و عیال کو لیکر مقام کٹک مین کہ پپلی سے بارہ کوس بنگالہ کیطرف ہی آیا چونکہ فرصت کم تھی فوج جمع نکرسکا جب بیدولت نے
لڑنیکی طاقت ندیکھی اور ہمراہیون کو موجود نپایا تو کٹک سے بردوان مین پاس صالح بھتیجے آصف خان کے کہ جاگیردار وہان کا تھا گیا
پہلے صالح نے طیاری کی اور بیدولت کے آنیکی خبر پر تصدیق نکی یہان تک کہ لعنت اللہ نے خط اوسکے ملانے اور متفق کرنے کیلئے اوسکو
لکھا تب صالح بردوان کو سامان جنگ سے آراستہ کرکے ہوشیار ہو بیٹھا اور ابراہیم خان یہ سنکر حیرت زدہ ہوگیا اور حالت
لاچاری مین باوجودیکہ اکثر سپاہ اوسکی اطراف مین متفرق تھی اکبرنگر مین خودیا نون ہمت کا گاڑکر درستی قلعہ اور جمع کرنے سپاہ اور روپیہ
امرا کی تسلی اور تشفی مین مشغول ہوا اور سامان اور اسباب ضرب و حرب کے مہیا کیے اوسی حال مین بیدولت کی تحریر اوسکو گئی اس مضمون
کی کہ تقدیر ربانی اور سرنوشت آسمانی سے جو حال کہ سزاوار میرے نہ تھا پردۂ عدم سے عالم وجود مین روبرو آیا اور گردش روزگار سے یہان
اتفاق آنے کا ہوا اگرچہ نظر ہمت بلند مین یہ بڑا ملک اور وسیع صوبہ ایک میدان بلکہ ایک پرکاہ سے زیادہ نہین معلوم ہوتا لیکن مقصد اسکے
بلند اور مطلب اس سے زیادہ کا ہی مگر اب کہ گذر اس زمین پر واقع ہوا ہی تو سرسری چھوڑا نہین جاتا اگر تجکو درگاہ شاہی مین جانیکا ارادہ ہو
تو بلا تردد اودہر کو چلا جا دست تعرض کا تیرے امان ناموس اور عزت خانمان سے کوتاہ ہی بلا تکلف روانہ ہو اور اگر یہین رہنے مین اپنی
مصلحت سمجھی تو جو پرگنہ اس ملک مین طلب کرے تیرے رہنے کو بلا توقف ہم عطا کرین فقط

تکملہ توزک جہانگیری کا

یہان سے حالات لکھے ہوے میرزا محمد ہادی کے ہین جو مولف اسکے دیباچہ کا ہی

ابراہیم خان نے جواب مین لکھا کہ حضرت بادشاہ نے اس ملک کو میرے سپرد کیا ہی جب تک جان تن مین ہی امانت داری کرونگا جب
شاہجہان بردوان مین پونہچا تو صالح قلعہ درست کرکے مستعد جنگ کا ہوا اور عبداللہ خان نے اوسکے قریب جاکر محاصرہ کیا جب وہ قلعہ مین
کمال تنگ ہوا اور کسی طرف سے امید مدد کی ندیکھی تو لاچار قلعہ سے نکلکر عبداللہ خان سے ملا اور عبداللہ خان اوسکی طرف سے

خاطر جمع کرکے اوسکو شاہجہان کے پاس لایا پھر بردوان تسخیر کرکے اکبر نگر کی طرف گئے ابراہیم خان نے اول چاہا کہ وہان کے قلعہ کو درست
کرکے سامان لڑائی کا کرے لیکن قلعہ اکبر نگر کا بہت بڑا تھا او مقدر جمعیت کہ اوسکی حفاظت کرے ہاتھ نہ آئی آخر اپنے بیٹے کے مقبرے مین
کہ بہت مضبوط تھا متعین ہوا اور اطراف سے امرا آکر اوسکے ہمراہ ہوئے شاہجہان کی سپاہ نے اوس مقبرے کو آکر گھیرا اور خود قلعہ اکبر نگر مین
اوترے پھر دونون طرف سے لڑائی شروع ہوئی اوس وقت مین احمد بیگ خان آکر جماعت نمک حلالون سے ملا اور اونکو تقویت اور زور بڑھا اور چونکہ
اہل وعیال اکثرون کے پار دریا کے تھے عبداللہ خان نے دریا خان کو دریا سے اوتار کر اوس طرف بھیجا ابراہیم خان یہ خبر سنکر احمد بیگ خان
کو ہمراہ لیکر اوس طرف دوڑا اور معتبر لوگون کو واسطے حفاظت اپنے مقام کے چھوڑا اور جنگی کشتیان کہ جنکو وہ لوگ نوارہ کہتے ہین پہلے
اپنے اوس طرف روانہ کین کہ مخالفونکی راہ بند کرکے اودھر نہ آنے دین اتفاقاً پہلے پہونچنے ان کشتیون سے دریا خان پار اوتر گیا تھا پھر
ابراہیم خان نے احمد بیگ خان کو اوسکی لڑائی کے واسطے روانہ کیا دریا کے کنارے دونون لشکرون مین لڑائی واقع ہوئی اور دونون طرف
سے بہت لوگ مارے گئے اور احمد بیگ خان لوٹ کر ابراہیم خان سے آملا اور غنیم کے غلبہ کا حال بیان کیا ابراہیم خان نے کسیکو بھیجا کہ جا کر
لوگون کو قلعہ سے بلا لائے کہ وقت مدد کا ہے ایک گروہ وہان سے ابراہیم خان کی مدد کو آیا دریا خان اس حال سے مطلع ہوکر چند کوس
پیچھے ہٹا چونکہ جنگی کشتیان ابراہیم خان کے تصرف مین تھین اسواسطے لشکر شاہجہان کا دریاے گنگا سے اوتر نہ سکا اوس وقت بلبہ راجہ نام
ایک زمیندار نے آکر ظاہر کیا کہ اگر کچھ فوج میرے ہمراہ کیجاوے تو اوپر کیطرف دریا کے چند منزل لیجا کر اپنی عملداری مین کشتیان بہم پہونچاؤن
اور فوج کو دریا سے اوتارون شاہجہان نے عبداللہ خان کو ڈیڑہ ہزار سوارون سے اوسکے ہمراہ کیا تا وہ جہان سے کہے دریا سے
اوتر کر ابراہیم خان کے لشکر پر گرین اور یہ فوج برہبری راجہ بلبہ کے جلد دریا سے اوتر کے دریا خان سے جا ملے جب ابراہیم خان نے یہ حال
سنا گھبرا کر جلدی لڑائی کو چلا اور نور اللہ نام ایک سید زادہ کو کہ منصب دار اوسکی طرف سے تھا ہزار سوار سے ہراول مقرر کیا اور احمد بیگ خان
کو بھی ہزار سوار دیکر ایک بازو پر کھڑا کیا اور خود ہزار سوارون سے غول مین کھڑا ہوا اور بعد مقابلہ دو لشکرون کے بڑی لڑائی واقع ہوئی
عبداللہ خان نے فوج ہراول پر حملہ کرکے نور اللہ کو میدان سے ہٹا دیا اور لڑائی احمد بیگ خان تک پہونچی لیکن وہ مردانہ کھڑا رہا اور کئی
زخم کاری کھائے ابراہیم خان کو اس حال کے دیکھنے سے طاقت صبر کی نرہی اوس طرف باگین اوٹھائین اودھر عبداللہ خان نے بھی اسکی
فوج پر حملہ کیا اوس وقت ابراہیم خان کے ساتھی خوف کھا کر بھاگ گئے اور معاملہ فوج خراب ہوا فقط ابراہیم خان تھوڑے لوگون سے ثابت قدم
میدان مین رہا ہرچند لوگون نے اوسکے گھوڑے کی باگ پکڑ کر پھیرنا چاہا لیکن وہ ہٹنے پر راضی نہوا اور کہا کہ مردانگی اور ہمت میدان سے جانے کو
مین اجازت نہ دیتی اور اس سے کیا بہتر ہے کہ بادشاہ کے کام مین جو ولی النعمت ہے جان قربان کرون وہ یہی کہہ رہا تھا کہ دشمنون نے اوسپر
ہجوم کیا اور کئی زخمون مین اوسکا کام تمام کیا اور نظر بیگ نامی جو عبداللہ خان کا ایک نوکر تھا اوسکا سر کاٹ کر شاہجہان کے روبرو کیا اور
جو جماعت کہ ہمارے مقبرے مین بند تھی ابراہیم خان کا مرنا سنکر بیدست وپا ہوئی اوس وقت رومی خان نے کہ سرنگ مقبرے کی دیوار کے
نیچے لگائی تھی اوسکو آگ دی اور چالیس گز دیوار اوسکی گر پڑی اور شاہجہان کی فوج کا وہان بھی قبضہ ہوا وہان کے لوگون نے بھاگ کر
اپنے آپ کو دریا مین ڈالا اور اگر کشتی ملی تو اوسپر سوار ہوئے کہ وہ بھی بوجھ سے ڈوبے اور ایک گروہ بخیال اہل وعیال کے جا ملے اور پیر کہ جلا کر
کرا دینے سے ... لوگون مین سے تھا گرفتار ہوا اور شاہجہان کے ہمراہیون سے عابد خان دیوان اور شریف خان بخشی اور
سید عبدالسلام بارہہ اور حسین بیگ بدخشی اور چند اور آدمی جان نثار ہوئے اور جب احمد بیگ خان مع چند منصب دارون کے میدان جنگ
سے ہٹا تو طرف ڈھاکہ کے کہ دار الملک بنگالے کا ہے اور اہل وعیال اور سامان ابراہیم خان کا بھی وہان تھا روانہ ہوا جب مخالف ڈھاکے
مین پہونچے تو احمد بیگ خان چار و ناچار ہمراہ اور لوگون کی ملازمت مین گیا اور چالیس لاکھ روپیہ ابراہیم خان کے مال سے اور پانچ لاکھ روپیہ

میرزا جلائر کے مال سے مخالفون کے تصرف مین آئے اور پانسو ہاتھی اور چار سو گھوڑے کوٹ کہ وہان ہوتے ہین غنیمت مین ملے اور سب
اسباب اور سامان قبضے مین لاکر نوارہ اور توپخانہ کہ لائق بادشاہون کے ہو متصرف ہوے پھر تین لاکھ روپیہ عبد اللہ خان کو اور دو لاکھ
راجہ بھیم کو اور ایک لاکھ داراب خان کو اور ایک لاکھ دریا خان اور پچاس ہزار روپیہ وزیر خان کو اور اسیقدر شجاعت خان اور اسیقدر
محمد تقی اور بیرم بیگ کو بخشے اور باقی لوگون کو بھی لائق اونکے مرتبہ کے دیے جب اوس ملک کے ربط و ضبط سے فارغ ہوے تو داراب خان
پسر خانخانان کو کہ جب تک قید مین تھا رہا کر کے حلف لیکر حاکم بنگالے کا کیا اور اوسکی عورت کو مع ایک دختر کے اور ایک پسر شاہنواز خان
کے اپنے ہمراہ لیکر واسطے تسخیر ملک بہار کے متوجہ ہوے اور راجہ بھیم پسر رانا کو کہ اس کشمکش مین اونھین کے ہمراہ تھا بطریق منقلا کے
کچھ فوج دیکر اول اپنی طرف سے پٹنہ کو روانہ کیا اور خود مع عبد اللہ خان اور دوسرے لوگون کے اوسکے پیچھے چلے صوبہ پٹنہ کہ شہزادہ پرویز
کی جاگیر مین تھا اور اوسنے مخلص خان دیوان اپنے کو وہان کی حکومت پر مقرر کیا تھا اور الہ یار خان پسر افتخار خان اور بیرم خان
افغان کو وہان کا فوجدار کیا تھا تو راجہ بھیم کے پہونچنے سے پہلے انکے پانون خوف سے اوکھڑ گئے اور استقدر توفیق انکو نہوئی کہ قلعہ پٹنہ
کو درست کر کے چند روز فوج شاہی کے آنے تک روکے رہین غرضکہ وہان سے بھاگ کر الہ آباد مین آئے اور بھیم سنگہ شہر مین آکر اوس
ملک پر قابض ہوا بعد چند روز دن کے شاہجہان بھی بڑی جماعت سے بنگالے سے آکر وہان پہنچے اور اکثر صوبہ بہار کے جاگیرداران
اور متعین لوگون سے ہمراہی کا اقرار لیا اور اطراف سے قریب چھ ہزار سوار کے آکر نوکر اونکے ہوے اور سید مبارک قلعہ دار رہتاس نے
باوجود موجودگی سامان اور مضبوطی قلعہ کے قلعہ کو اوسکے سپرد کر دیا اور زمیندار اوجینیا مع اور زمینداروں کے اون کے رفیق ہوے
پھر عبد اللہ خان اور راجہ بھیم کو منقلا کر کے الہ آباد کیطرف اور دریا خان کو مع فوج مانک پور کیطرف روانہ کر کے خود پیچھے سے چلے جب عبد اللہ خان
گذر چوسا پر پہونچا تو جہانگیر قلی خان پسر خان اعظم کا کہ حاکم جونپور تھا مرزا رستم کے پاس الہ آباد مین بھاگ کر گیا اور عبد اللہ خان پیچھے سے
آکر قصبہ جھوسی مین کہ کنارے گنگا کے مقابل الہ آباد کے واقع ہے اوترا اور بھیم نے الہ آباد سے پانچ کوس پر مقام کیا اور شاہجہان نے جونپور
مین جا کر توقف کیا پھر عبد اللہ خان ضرب توپ و تفنگ بڑی بڑی کشتیون پر کہ جنکو نوارہ کہتے ہین اوتر کر باہر الہ آباد کے اوترا اور قلعہ کو
محاصرہ کیا مرزا رستم نے قلعہ کے اندر سے لڑائی شروع کی دونون طرف سے پیام اجل جاری ہوے **اب یہان سے حالات**
دکن کے تحریر ہوتے ہین پہلے لکھا گیا ہے کہ جب عنبر حبشی نے علی شیر نام اپنے وکیل کو مہابت خان کے پاس بھیجکر
عجز و فروتنی ظاہر کی مقصود اوسکا یہ تھا کہ کاروبار مہمات صوبہ دکن میرے تفویض کیے جاوین اور جو کہ اوسکو عادل خان سے منازعت
اور جھگڑا درمیان مین واقع ہوا تھا اسواسطے چاہتا تھا کہ باعانت اور مددگاری بندگان جہانگیری کے اوسپر غالب آوے اسیطرح
عادل خان بھی واسطے دفع فساد اور شرارت اوسکے کے چاہتا تھا کہ اختیار اوس صوبے کا مجکو ملے آخر تدبیر عادل خان کی غالب آئی اور
مہابت خان عنبر کیطرف سے پہلو تہی کر کے عادل خان کا طرفدار ہوا اور بسبب بر سر راہ ہونے عنبر کے ملا محمد لاری کارپرداز عادل خان
کا اوسکی طرف سے متردد تھا اسواسطے مہابت خان نے کچھ فوج شاہی بھیجی کہ بالاگھاٹ سے جا کر ملا محمد لاری کو ہمراہ برہانپور مین لے آوین
عنبر یہ خبر سنکر متردد ہوا اور نظام الملک سنگ ساختہ شہر کھڑکی سے نکلکر موضع قندہار مین کہ بر سر راہ ولایت گولکنڈے کے واقع ہے گیا
اور اہل و عیال کو مع سامان قلعہ دولت آباد مین رکھکر کھڑکی کو خالی کر کے یہ مشہور کیا کہ مین قطب الملک کی سرحد پر جاتا ہون اوس سے
زر مقرری اپنا وصول کرون غرض جب ملا محمد لاری برہانپور مین آیا تو مہابت خان نے شاہپور تک اوسکا استقبال کیا اور کمال توجہ
اور دلجوئی ظاہر کی اور وہان سے متفق ہو کر شاہزادہ پرویز کی خدمت مین چلے اور سربلند رای کو حکومت برہانپور پر چھوڑا اور جادو رای
اور اودی رام کو اوسکا مددگار مقرر کیا اور اوسکے بڑے بیٹے اور بھائی کو بنظر احتیاط اپنے ہمراہ لیا جب ملا محمد شہزادے کی خدمت مین

پونہچا تو یہ بات قرار پائی کہ ملا پانچہزار سوارون سے برہان پور مین رہکر باتفاق سربلند راے کاروبار کیا کرے اور اوسکا بیٹا امین الدین ہزار سوار سے ہمرکاب رہے اس قرار پر ملا کو رخصت کرکے خلعت و شمشیر مرصع اور اسپ و فیل عنایت کیا اور پچاس ہزار روپیہ مدد خرچ دیے اور محمد امین کو ہمراہ رکھا مہابت خان نے بھی اپنی طرف سے ایکسو دس گھوڑے دو ہاتھی اور ستر ہزار روپیہ نقد اور ایکسو دس تھان عمدہ ملا محمد اور اوسکے پسر اور داماد کو دیے اور انیسوین خورداد کو تحویل حضرت جہانگیر کا کشمیر مین واقع ہوا اعتقاد خان نے عمدہ چیزین کشمیر کی کہ اس مدت مین جمع کی تھین بطریق پیشکش آگے رکھین وہان معروض ہوا کہ یلنگتوش اوزبک سپہ سالار نذر محمد خان کا چاہتا ہے کہ کابل اور غزنین پر قبضہ کرے اور خانہ زاد خان پسر مہابت خان کا مع امرا مقررہ وہان کے شہر سے نکلکر اوسکے مقابلے اور مدافعہ مین مصروف ہے اسواسطے بادشاہ نے غازی بیگ خدمتگار کو ڈاک پر روانہ کیا کہ حقیقت حال سے مطلع ہوکر خبر تحقیق جلد لاوے اور عجیب قصہ یہ ہوا کہ جب عبدالعزیز خان نے قلعہ قندہار کو بواسطے نہ پہونچنے کمک کے شاہ عباس کے حوالہ کیا تو حضرت بادشاہ کو یہ بات گران معلوم ہوئی عبدالعزیز خان کو حوالہ سید ونام منصبدار کے کرکے فرمایا کہ اسکو ... ت سے سوار کرکے طرف مکہ معظمہ کے روانہ کرے اور پیچھے سے لکھہ بھیجا کہ اوسکو مار ڈالنا وہ راہ مین مارا گیا ساتوین ماہ تیر کو ۱۴ ذیقعدہ حضرت بادشاہ کی آرام بانو بیگم نے عارضہ اسہال سے انتقال کیا بادشاہ انکو بہت چاہتے تھے عمر انکی چالیس برس کی ہوئی اور اسی تاریخ غازی بیگ کی عرضداشت سے معلوم ہوا کہ یلنگتوش نے موضع موار مین مقامات غزنین سے ایک قلعہ بنا کر اپنے بھانجے کو مع فوج وہان چھوڑا ہے اس جہت سے اکثر امرا وہان کے خانہ زاد خان کے پاس آکر مستغیث ہوے کہ ہم قدیم سے رعیت اور مالگذار حاکم کابل کے ہین یلنگتوش ہمکو مطیع اپنا کیا چاہتا ہے اگر اب آپ اوسکی تعدی دور کرین تو ہم رعیت اور فرمانبردار آپکے ہین بضرورت اوسے ملتجی ہوکر اوزبکون کے ظلم سے محفوظ رہین گے خانہ زاد خان نے ایک فوج واسطے کمک ہزارہ کے روانہ کی یلنگتوش کے بھانجے نے اونسے لڑائی کی اوس جنگ مین اوزبک اکثر مارے گئے اور بھاگے فوج شاہی اوسکے قلعہ کو خاک سے برابر کرکے مظفر اور منصور پھر آئی یلنگتوش نے یہ حال سنکر کمال خجلت سے نذر محمد خان بھائی امام قلی خان والی توران سے عرض کی کہ مجکو کابل تک جانیکی اجازت ہو تا اس لوٹ و غارتگری مین شرمندگی اپنی شکست کی دور کرون اول تو نذر محمد خان اور اکثر امرای توران نے یہ بات ناپسند کی لیکن اوسنے بار بار عرض کرنے سے اجازت لیکر مع دس ہزار سوار اوزبک اور المانچی کے قصد کابل کیطرف کا کیا خانہ زاد خان نے اوسکا آنا سنکر تھانون سے لوگ بلا کر سامان جنگ مرتب کیا اور سب دلتخواہان شاہی لڑائی پر مستعد ہوے اور جب دلاوران شاہی نے موضع شیر گڈہ مین کہ دس کوس پر غزنین سے ہے لشکر اقبال کو آراستہ کیا اور وہان سے مع سامان جنگ آگے بڑھے تو خانہ زاد خان مع اکثر منصبدارون اپنے باپ کے غول مین کھڑا ہوا اور مبارز خان امیر الامرائے اسکندرین اور سید حاجی اور دوسرے دلاور ہراول مین مقرر ہوے اور اسی طرح جرنغار و برنغار مرتب کرکے خداوند کریم سے خواہان نصرت و فیروزی کے ہوے اور چونکہ سنا گیا تھا کہ لشکر اوزبک غزنین سے تین کوس پر ہے تو بادشاہی فوج کو یقین تھا کہ کل یا پرسون مقابلہ ہوگا اتفاقاً جبکہ یہ تین کوس شیر گڈہ سے بڑھے تو قراول لشکر اوزبکون کے نمودار ہوے ادہر سے بھی بادشاہی قراولون نے آگے بڑھ کر لڑائی شروع کی اور لشکر شاہی مع توپخانہ اور ہاتھیون کے آہستہ آہستہ بان مارتے ہوے بڑھے اوسوقت یلنگتوش پیچھے ایک ٹیکرے کے کمین گاہ مین مستعد ہوکر پوشیدہ ہوا تھا اس ارادے سے کہ جب لشکر شاہی تھکا ہوا راہ کا یہان پر پونہچے تو مین ایکبار کمین گاہ سے نکلکر اوسپر حملہ کرونگا لیکن مبارز خان سردار ہراول نے اوسکو کمین گاہ مین دیکھکر ایک جماعت کو اپنے قراولون کی مدد پر بھیجا مخالفون نے اپنا آدمی بھیجکر یلنگتوش کو اطلاع کی کہ فوج جہانگیری آپونہچی اس حال مین فاصلہ کچھہ تھوڑا رہا تھا کہ سپاہ غنیم نمایان ہوئی اوسنے اپنی سپاہ کے کئی غول کیے تھے ایک فوج اوسکی ہراول لشکر شاہی سے مقابل ہوئی اور خود وہ مع اور فوج کے ایک گولی کے فاصلے پر کھڑا ہوا چونکہ غنیم کی

جماعت ہراول شاہی سے زیادہ تھی اسواسطے غول سے کچھ لوگ جلد بڑہ کر ہراول کی مدد کو پونہچے اور اول توپ و تفنگ مارین اور
پھر جنگی ہاتھی دوڑا کر لڑائی کی اور سر رشتہ جنگ کا دراز ہوا اوس موقت پنگپوس اپنے لشکر کی مدد کو آیا اور باوجود اسکے اوس سے کچھ نہ بنا
اور بھاگ نکلا دلاوران لشکر شاہی نے تعاقب کرکے پکڑنے اور مارنے مین دریغ نکیا اور مخالفون کو قلعہ حماد تک کہ وہان سے چھہ کوس تھا
بھگایا قریب تین سو اوزبک کے مارے گئے اور ہزار گھوڑے اور بہت ہتھیار اون کے دولتخواہون کے ہاتھہ آئے از عنایت الٰہی سے فتح عظیم
حاصل ہوئی جب یہ خوشخبری جناب بادشاہ نے سنی تو جن لوگون سے اس لڑائی مین دولتخواہی اور ترددات مردانہ ہوے تھے اونکو حسب مراتب
عنایات شاہانہ سے سربلند و کامیاب کیا پنگپوس قوم اوزبک کا تھا اوس زبان مین پلنگ برہنہ اور پوس پینہ کو کہتے ہین یعنی وہ لڑائی
مین سینہ کھولے لڑتا تھا اور اکثر وہ غزنین اور قندہار کے درمیان رہا کرتا ہے اور مگر خراسان مین آکر اوسنے کارنمایان نہ کیا ہے پھر بعد اس کے
عرضی فاضل خان واقعہ نویس دکن کی آئی کہ ملا محمد لاری جب برہانپور مین آیا اور بادشاہی لوگ انتظام سرحد دکن سے مطمئن ہوے
تو شاہزادہ پرویز مع مہابت خان اور باقی امرا کے صوبہ بہار اور بنگالہ کیطرف تشریف فرما ہوے اور جنجال خانخانان کی طرف سے کلی اطمینان
نہ تھا اور داراب بیٹا اوسکا شاہجہان کی خدمت مین تھا اسواسطے اوسکو بصلاح دولتخواہون کے نظربند رکھتے تھے اور مقرر کیا تھا کہ
قریب خیمہ شہزادہ کے اوسکا ڈیرہ کھڑا کیا کرین اور یہ دختر اوسکی جانا بیگم کہ شاہزادہ دانیال کے نکاح مین تھی اوسکے ہمراہ رہا کرے اور معتبر لوگ
بادشاہی اوسکی محافظت مین ہون پھر کچھ لوگون کو خانخانان کے گھر واسطے ضبطی سامان اور بکرفہیم کے بھیجا یہ فہیم بڑا معتبر غلام خانخانان
کا تھا اور شجاعت اور عقل رسا رکھتا تھا اوسنے گرفتار ہونا بیغیرتی جانکر مع اپنے پسر اور چند نوکرون کے مقابلہ کیا اور آبرو کے بدلے جان دی
اور انھین دنون افضل خان دیوان شاہجہان کا کہ بیجاپور مین رہگیا تھا درگاہ شاہی مین آکر دولت زمین بوس سے مشرف ہوکر مورد عنایات
بادشاہی کا ہوا اور قریب اسکے خبر قصہ لڑائی دو شہزادونکی آپس مین معروض ہوئی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب شاہزادہ پرویز اور مہابت خان
قریب الہ آباد کے پونہچے تو عبد اللہ خان محاصرہ قلعہ کا چھوڑکر پھر طرف جھوسی کے لوٹ گیا اور چونکہ دریا خان نے دریا کے گھاٹونپر
فوجین ڈال کر بندوبست قرار واقعی کیا تھا اور کشتیان اپنی طرف کھینچ لی تھین اسواسطے چند روز لشکر شاہی کو اوترنے مین توقف ہوا اور شاہزادہ
اور مہابت خان کنارے دریا کے مع لشکر شاہی کے پڑے رہے آخر قریب کے زمینداروں نے اطراف سے تیس کشتیان بہم پونہچاکر
واسطے لشکر کے پل باندھا اور جب تک دریا خان مطلع ہوکر روکے لشکر بادشاہی پار اوتر گیا لاچار دریا خان نے وہان توقف مناسب نجانکر
جونپور کیطرف راہ لی اور عبد اللہ خان اور راجہ بھیم بھی جونپور کو گئے اور شاہجہان سے بنارس جانے کو التماس کیا شاہجہان نے بیگمات کو
قلعہ رہتاس مین کہ مضبوط اور بلند تر تھا روانہ کرکے بنارس کیطرف کوچ کیا اور بنارس مین جاکر گنگا اوترکے لونس ندی پر مقام کیا شاہزادہ پرویز
اور مہابت خان بھی پیچھے سے جب موضع دمدمہ مین پونہچے تو آقا محمد زمان طہرانی کو کچھ فوج سے وہان چھوڑکر پار گنگا کے اوترے اور چاہا
کہ ہم بھی پار دریاے لونس کے اوترکر شاہجہان سے مقابلہ کرین اودہر سے بیرم بیگ مخاطب بخان دوران حسب ارشاد شاہجہان کے
گنگا اوترکر آقا محمد زمان سے لڑنے آیا اور محمد زمان اوسکے آنے سے ہٹکر جھوسی پر آپڑا خان دوران غرور سے وہان بھی اوسکے پیچھے
گیا آخر محمد زمان نے خان دوران سے لڑائی کی اور خوب مردانہ کام ظاہر کیے لیکن خان دوران بعد بھاگ جانے اپنی سپاہ کے تنہا میدان
مین کھڑا رہا اور ہر طرف حملے کرتا تھا یہان تک کہ نمک خواران شاہی کے ہاتھہ سے مارا گیا لوگون نے اوسکا سر کاٹکر شہزادہ پرویز کے
روبرو بھیجا اور جو انھین دنون رستم خان کہ اول نوکر شاہجہان کا تھا اور شہزادہ پرویز سے آکر مل گیا تھا اوسکا سر دیکھکر بولا کہ خوب ہوا
جو نمک حرام مارا گیا اوسیجگہ جہانگیر قلی خان پسر اعظم خان کا حاضر تھا کہنے لگا اسکو نمک حرام نکہنا چاہیے اس سے زیادہ کون نمک حلال ہوگا کہ اپنے آقا
کے واسطے اپنے جان فدا کی اس سے زیادہ کیا کرتا دیکھو یہ بھی اسکا سر سب سرون سے بلند ہے شاہزادہ پرویز خان دوران کے مارے جانے

کمال خوش ہوے اور محمد زمان کو بعد انعام و آفرین کیا بعد اسکے شاہجہان نے اپنے افسرون سے مشورت کی تو اکثرون نے مثل براہیم وغیرہ کے صلاح صف جنگ کی دی مگر عبد اللہ خان ہرگز اس بات پر راضی نہوا اور بولا کہ لشکر بادشاہی کمین ہماری سپاہ سے زیادہ ہے قریب چالیس ہزار سوار کے ہے اور آپ کا لشکر مع نوکران قدیم و جدید کل ساٹھ ہزار نہین بہتری صلاح یہ ہے کہ فوج جہانگیری کو یہین چھوڑ کر براہ اودھ ولکھنو آپ دہلی کی طرف رخ کرین جب یہ سب اوس طرف آوینگے تو پھر ہم دکن کیطرف چلے جاوینگے آخر لشکر شاہی لاچار ہوکر صلح پر راضی ہوگا اور اگر صلح پر آمادہ نہون تو پھر بمقتضاے وقت کے جو پیش آوے کیا جاویگا شاہجہان نے بحکم غیرت اور شجاعت کے یہ بات نہ مانی اور لڑائی پر مستعد ہوکر سوار ہوے اور فوج آراستہ کرنے لگے اور غول اپنا قائم کرکے برنغار مین عبد اللہ خان کو اور جرنغار مین نصرت خان کو اور ہراول مین راجہ بھیم کو اور دسنے ہاتھہ پر راجہ دریا خان کو ساتھہ ایک جماعت افغانون کے اور بائین طرف بہار سنگہ وغیرہ پسران رسنگدیو کو تجویز کرکے التمش مین شجاعت خان اور شیر بہادر مخاطب بشیر خواجہ کو مقرر کیا اور رومی خان میر آتش نے توپخانے کو آگے بڑھایا ادہر سے شہزادہ پرویز اور مہابت خان بھی جلد فوج آراستہ کرکے مقابلے مین آئے اوس وقت بادشاہی فوج اسقدر کثیر تھی کہ تین طرف سے شاہجہان کی سپاہ کو گھیر لیا رومی خان نے ہرچند مخالفونکی طرف سے توپخانہ بڑھاکر گولے مارے لیکن تقدیر سے کوئی گولہ کسیکے نہ لگا اور توپین گرم ہوکر بیکار ہوگئین اور جب شاہجہان کی فوج ہراول اور اونکے توپخانے مین فرق زیادہ ہوا تو سپاہ اقبالمند جہانگیری توپخانے پر بلا تردد حملہ آور ہوئی توپخانے والے اونکی تاب نہ لا سکے میدان سے بھاگ گئے سب توپخانہ قبضۂ مردان شاہی مین آگیا یہ حال دیکھکر دریا خان افغان کہ ہراول کے سیدھے ہاتھہ پر کھڑا تھا بے لڑے بھاگا اور اوسکے بھاگنے سے اولٹے ہاتھہ والے بھی بھاگے اوسوقت راجہ بھیم نے کثرت فوج شاہی پر نظر کرکے بمقتضاے جرات مع چند قدیمی راجپوتون کے لشکر قلب بادشاہی پر حملہ کیا اور خوب تلوارین مارین یہان تک کہ جتا جوت نامی ایک بڑا ہاتھی کہ فوج کے آگے تھا تیر و تفنگ کے زخمون سے مارا گیا اور بھیم اوسیطرح مع راجپوتان جان نثار میدان مین ثابت قدم رہا لیکن جو عمدہ دلاوران فوج گرد شہزادہ پرویز اور مہابت خان کے کھڑے ہوگئے تھے اونھون نے نکلکر راجہ بھیم اور اون راجپوتون کا کام تمام کیا اور جبتک اپنی جان نثار کی لڑتا رہا اور بھیم راٹھور اور بیرنہتی راج اور اکھیراج راٹھور ہمراہ اور چند دلاورون کے زخمی ہوکر میدان مین رہے بسبب مارے جانے راجہ بھیم کے اور شکست کھانے فوج ہراول کے شجاعت خان بھی کہ فوج التمش مین تھا بھاگا لیکن شیر خواجہ سردار فوج التمش کا ثابت قدم ہوکر آپ تا لڑتا کہ مارا گیا بعد منہزم ہونے ان جماعتون کے جب نوبت جنگ اور فوج غول شاہجہان کے پہونچی تو جرنغار والے بھی کہ افسر اونکا نصرت خان تھا تاب ثبات قدمی نہ لا سکے اور بھاگ گئے لیکن شاہجہان اور عبد اللہ خان برنغار مین تھوڑے لوگون سے کہ قریب پانسو کے تھے مردانہ وار ثابت قدم رہے اور دلاورون کو ترغیب لڑائی کی کرتے تھے یہان تک کہ ان مین سے بھی اکثر زخمی اور قتل ہوے اوسوقت میدان مین سوا ہاتھیون نشان اور توغ اور نوبت خانہ اور عبد العزیز خان کے کہ سیدھے ہاتھہ پر کچھہ فاصلے سے تھا کوئی نظر نہین آتا تھا اوس وقت ایک تیر خاص چلتے پر لگا لیکن اللہ تعالے نے واسطے مصلحت اپنی مخلوق کے شاہجہان کو بچا لیا اور شیخ تاج الدین کے خلیفہ حضرت شیخ باقی باللہ صاحب اوس وقت شاہجہان کے پاس کھڑے ہوے تھے ایک تیر ایسا گال پر لگا کہ پیچھے سے نکل گیا تو اوسوقت شاہجہان نے عبد اللہ خان سے کہلا بھیجا کہ اب وقت بہت نازک ہے پوچھا اسوقت یہی مناسب ہے کہ انھین تھوڑے لوگون سے ملکر بتوکل کرم الٰہی لشکر قلب بادشاہی پر حملہ آور ہون تا جو کچھہ کہ لکھا تقدیر کا ہے ظہور مین آوے عبد اللہ خان نے پاس آکر عرض کی کہ کام ہاتھہ سے نکل گیا ہے اب کچھہ حملے اور کوشش پر اثر مرتب نہین ہوگا سعی بیفائدہ ہے اگلے بادشاہ امیر تیمور اور بابر شاہ کو ابتداے سلطنت مین ایسے اتفاق بارہا پیش آئے ہین اور ایسی سخت آفتون مین مسلحے گھبرائے میدان سے لوٹ گئے ہین اور ... میابی دشمن پر نظر نہین کی اسی سبب سے

ان عالی مرتبون کو پہنچے ہین پھر اور لوگ اوس وقت شاہجہان کے پاس تھے اونھون نے بے ادبانہ باگ گھوڑے کی پکڑکر وہان سے ہٹایا پھر لشکر جہانگیری نے انکے خیمون مین آکر مال و اسباب تاخت و تاراج کیا اور اسقدر غنیمت کو غنیمت جانکر پیچھا کرنے سے باز رہے وہان سے شاہجہان چار کوچ مین قلعہ رہتاس مین پونہچا اور تین دن وہان رہکر سامان قلعہ داری کا جمع کیا اور سلطان مراد بخش کو کہ لوتوہی مین دنون پیدا ہوے تھے وہین قلعہ مین چھوڑکر ہمراہ اور شہزادون اور اہل حرم کے پٹنہ اور بہار کیطرف روانہ ہوے جب یہ خبر فتح بسامع قدسیہ شاہی مین پونہچی تو مہابت خان کو خطاب خانخانان سپہ سالار کا عنایت فرمکر منصب ہفت ہزاری ذات اور ہفت ہزار سوار کا بقرار دو اسپہ او سہ اسپہ کے ممتاز و سربلند کیا اور تن اور فوج سواے اسکے بخشش فرمایا اب یہان پھر کچھہ حالات دکن کے لکھے جاتے ہین کہ جب عنبر سرحد ملک قطب الملک مین پونہچا تو مبلغ مقرر ہر سالی وہین سے واسطے خرچ سپاہ کے لیا آتا تھا اور دو برس سے نہ پایا تھا طلب کیا پھر از سر نو اوس سے قول و قرار کرکے طرف ولایت بندر کے گیا اور عادل خان کے لوگون پر کہ وہان کی حفاظت پر رہتے تھے وقت غفلت مین دوڑ مارکر بندر کو خوب لوٹا اور چونکہ عادل خان نے اکثر اپنی عمدہ سپاہ ملا لاری کے ہمراہ روانہ بطرف برہانپور کی تھی اور اوس وقت اوسقدر فوج کہ عنبر کا تدارک کرے پاس موجود نہ رکھتا تھا لاچار صلاح وقت پر نظر کرکے اپنے بچاو اور حفظ ناموس کو قلعہ بیجاپور مین متحصن ہوا اور بروج و فصیل کو سامان جنگ سے آراستہ کرکے ملا محمد لاری کو مع فوج برہانپور سے طلب کیا اور صوبہ مذکور کے متصدیان بادشاہی کو لکھہ بھیجا کہ حقیقت میرے اخلاص اور دولت خواہی کی تم سب پر روشن ہی کہ مین آپ کو متعلقان جہانگیری سے گنتا ہون ان دنون عنبر نے مجھسے یہ گستاخی اور شرارت کی ہی تو امیدوار ہون کہ سب دولتخواہان جہانگیری کہ اوس صوبہ مین ہین واسطے میری کمک کے آوین تا اس نالائق غلام کو سزا قرار واقعی دون اور جسوقت سے کہ مہابت خان ہمرکاب شہزادہ پرویز کے الہ آباد کیطرف روانہ ہوے تھے تو سربلند راے کو حکومت برہانپور کی سپرد کرکے حکم کیا تھا کہ ہر کام بصلاح ملا لاری کے کرنا اور انتظام دکن کے کسی کام مین انکے خلاف نہ کرنا جب ملا لاری اونکے لیجانے کو بہت بجد ہوا اور تین لاکھہ ہون کہ قریب بارہ ہزار روپیہ کے ہوتے ہین بادشاہی لوگون کو بطریق مدد خرچ لشکر کے دیے اور عادل خان کی تحریر بطلب کمک مہابت خان کو پونہچی تو مہابت خان نے بھی اس بات کو تجویز کرکے افسران متعینہ دکن کو لکھہ بھیجا کہ بلا توقف تم ملا لاری کے ساتھہ عادل خان کی کمک کو جاو سو بموجب اس حکم کے سربلند راے تھوڑی سپاہ سے برہانپور مین رہا اور لشکر خان اور مرزا منوچہر اور خنجر خان حاکم احمد نگر اور جان سپار خان حاکم بیر اور رضوی خان اور ترکمان خان اور عقیدت خان بخشی اور اسد خان اور عزیز اللہ خان اور جادو راے اور اودا جی رام اور تمام امرا اور منصب دارون کو کہ دکن مین متعین تھے ملا لاری کے ساتھہ عادل خان کی کمک کو واسطے استقبال عنبر کے رخصت کیا عنبر نے حال آمد لشکر جہانگیری کا سنکر بادشاہی لوگون کو خطوط لکھہ بھیجے کہ مین بھی غلامان درگاہ سے ہون حق شاہی مین مجھسے کوئی قصور سرزد نہین ہوا تم سب کس واسطے میری خرابی پر متوجہ ہوتے ہو اور عادل خان کی طلب اور ملا لاری کے کہنے سے مجکو کیون خانہ خراب کرتے ہو مجکو عادل خان سے جھگڑا ایک ضلع پر ہی کہ وہ پہلے نظام الملک کا تھا اور اب اسنے تصرف کیا ہی اور اگر وہ بندگان جہانگیری سے ہی تو مین بھی غلامی سے باہر نہین ہون جو کچھہ تقدیر مین ہی ظاہر ہو جاوے لیکن بادشاہی امیرون نے اوسکی اس تحریر پر کچھہ خیال نکیا کوچ در کوچ اوسکی طرف بڑھے چلے آئے اور جسقدر عنبر نے لاچاری اور زاری کی انکی طرف سے اوسکے حق مین سختی اور شدت و قوع مین آئی اسواسطے وہ لاچار ہوکر حدود بیجاپور سے اوٹھکر اپنے ملک کو چلا گیا اور جب یہ فوج قریب عنبر کے پونہچی تو وہ چاپلوسی اور رفع الوقتی سے اپنے کو بچاکر منتظر فرصت کا رہا کہ موقع پاکر جنگ کرے لیکن ملا لاری مع سپاہ بادشاہی اوسکے دسیسے تھے ذرا فرصت نہ لینے دیتے تھے آخر ان لوگون نے اوسکے عجز و مدارا پر حمل او پر لاچاری اور مغلوبی کے کرکے اوسکی طرف سے غافل رہے اور جانا کہ یہ ہمسے نہ لڑے گا اور جب عنبر کمال لاچار رہا تو ایک وقت فرصت کا پاکر

کہ لشکر بادشاہی غافل تھا ایکبارگی عادل خان کے لوگون پر گرا اور ایسی سخت لڑائی اونسے واقع ہوئی کہ ملا محمد لاری سردار لشکر مارا گیا
اور عادلخان کی سپاہ اوسکے مارے جانے سے متفرق ہوگئی اور جادورا ؤ اور اوداجی رام یہ دیکھکر دم بخود ہوگئے ہرگز ہاتھ
لڑائی پر نہ اٹھایا بلکہ میدان سے بھاگ گئے عنبر کامیاب ہوا اور اخلاص خان وغیرہ پچیس امیر ونکو عادل خان کے کہ اوسکے مدار دولت
تھے پکڑ لیا اور ان مین سے کہ فرہاد خان کے خون کا پیاسا تھا اوسکو قتل کرکے اور ونکو قید مین رکھا اور لشکر جہانگیری سے لشکر خان
اور میرزا منوچہر اور عقیدت خان گرفتار ہوے اور خنجر خان نے بھاگ کر اپنے آپ کو احمدنگر مین پونہچا کر قلعہ بر کو سامان جنگ سے مرتب کیا
باقی جو اور لوگ لشکر شاہی کے اس آفت سے محفوظ رہے کچھہ احمدنگر کو گئے اور کچھہ برہان پور مین آئے اور جب عنبر کی ایسی مراد بر آئی کہ
کبھی اوسکے خیال مین نگذری تھی تو ان لوگون کو با بجولان کرکے واسطے قید کے دولت آباد مین بھیجا اور آپ احمدنگر کو جاکر محاصرہ کیا
لیکن جب وہان کچھہ کام نہ آیا تو کچھہ لوگون کو گرد اوس قلعہ کے چھوڑکر خود لطرف بیجاپور چلا عادل خان پھر قلعہ مین پناہ گیر ہوا اور
عنبر اوسکے تمام ملک اور کچھہ پرگنات شاہی پر بھی کہ بالاگھاٹ کیطرف تھا قابض و متصرف ہوا اور خوب لشکر جمع کیا پھر قلعہ شولا پور کو
کہ ہمیشہ اوسپر عادل خان اور نظام الملک مین نزاع رہتی تھی جاکر محاصرہ کیا اور یاقوت خان کو ایک بڑی فوج دیکر برہانپور بھیجا اور توپ
ملک میدان نام کو دولت آباد سے منگوا کر شولا پور کو بزور بازو فتح کیا یہ خبر وحشت اثر سنکر خاطر شریف حضرت بادشاہ کی بہت قرین ملال
و کدورت کے ہوئی اسی درمیان مین مکتوب نذر محمد خان والی بلخ اس مضمون کا ملاحظہ مین گذرا کہ مین آپکو بجائے پدر اور ولی النعمت
اپنے کے جانتا ہون لیکن پس بے اجازت میرے مقصد ہس گستاخی و شرارت کا ہوا ہے الحمد للہ کہ اوسکو خوب گوشمالی ہوگئی لیکن اب کہ
عداوت اور غبار درمیان لشکر کابل اور سپاہ بلخ کے واقع ہوگیا ہے امیدوار ہون کہ خانہ زاد خان کو حکومت کابل سے موقوف کرکے
اوسکی جگہہ اور کو یہان مقرر فرماوین چونکہ حاجت روائی امیدوارونکی شیوہ پسندیدہ ہے اسواسطے صوبہ کابل کو مدار المہام خواجہ ابو الحسن کے
سپرد کیا اور احسن اللہ پسر خواجہ مذکور کو بوکالت پدر حاکم کابل مقرر کیا اور حکم ہوا کہ پانچہزار سوار خواجہ کو بضابطہ دو اسپہ اور سہ اسپہ تنخواہ مین د
اور احسن اللہ کو منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار اور خطاب ظفر خانی اور عنایت علم سے ممتاز فرما کر خلعت باشمشیر اور خنجر مرصع
اور فیل سے مشمول عنایات بیکران کیا اور حکم ہوا کہ خانہ زاد خان روانہ بارگاہ ہو اور جو اس اثنا مین موسم جاڑے کا شروع ہوا اور
بہار لطیف کشمیر کی تمام ہوئی تو اس وجہ سے پچیسوین تاریخ شہریور کو رایات اقبال طرف لاہور کے بلند ہوے اور نیک ساعت مین وہ شہر قدوم
میمنت لزوم شاہی سے بہرہ اندوز ہوا وہان صادق خان کو صوبہ داری پنجاب سے موقوف کرکے اوسکی جگہہ رکن السلطنت آصف خان کو
مقرر کیا پھر طرف ہرن منارہ کے کہ خاص شکارگاہ تھی توجہ فرمائی اور اوسی تاریخ خانہ زاد خان نے کابل سے آکر آستانہ بوسی حاصل کی
اور جب خاطر اقدس شکار سے فارغ ہوئی تو پھر لاہور مین معاودت فرمائی وہان عرضداشت مہابت خان کی آئی کہ شاہجہان ملک پٹنہ
اور بہار سے نکلکر طرف ولایت بنگالہ کے گئے اور شاہزادہ پرویز مع افواج نصرت امواج صوبہ بہار مین داخل ہوے اور سابق مین
لکھا گیا ہے کہ شاہجہان نے داراب خان پسر خانخانان کو قسم لیکر حاکم بنگالہ کیا تھا اور بنظر احتیاط اوسکی ایک زوجہ اور ایک پسر اور ایک
بھتیجے کو اپنے ہمراہ رکھا تھا اور بعد جنگ دریائے ٹونس کے اون سبکو قلعہ رہتاس مین چھوڑکر داراب خان کو لکھا کہ خود آکر موضع گڑہی
مین میری ملازمت کرے داراب خان نے اپنی کج فہمی اور بدخوئی سے صورت حال کو بطور دیگر سمجھکر عرضی لکھہ بھیجی کہ زمیندارون نے متفق ہوکر
مجکو گھیرا ہے اس جہت سے مین حاضر خدمت نہین ہو سکتا جب شاہجہان داراب خان کے آنے سے مایوس ہوے اور مردمیدان طلب بھی
پاس نرہے تھے تو لاچار ہوکر پسر داراب خان کو عبد اللہ خان کے حوالے کیا اور سامان اور محلون کو ہمراہ لیکر جس راہ سے کہ دکن سے
آئے تھے پھر اوسی راہ طرف دکن کے کوچ کیا اور جو داراب سے یہ ناملائمی ظہور مین آئی تو عبد اللہ خان نے اوسکے جوان بیٹے کو

قتل کیا پھر شاہزادہ پرویز نے صوبہ بنگالہ کو مہابت خان اور اونکے لڑکے کی جاگیر مین دیکر جہان سے معاودت فرمائی اور زمینداران بنگالہ کو
حکم کیا کہ داراب کے محاصرے سے دست بردار ہون تا وہ ملازمت مین حاضر ہووے آخر وہ آکر مہابت خان سے ملا جب حضرت شاہ نے
سنا کہ داراب مہابت خان کے پاس آگیا ہی تو فرمان بھیجا کہ اوسکے زندہ رکھنے مین کیا فائدہ ہی چاہیے کہ بعد پہونچنے فرمان کے اوسکا سر
درگاہ شاہی مین روانہ کرو چنانچہ مہابت خان نے فرمان شاہی کی تعمیل کی پھر خانہ زاد خان کو خلعت خاص اور خنجر مرصع مع پھول کٹارہ
اور خاصہ گھوڑا مرحمت فرماکر واسطے صوبہ داری بنگالہ کے رخصت کیا بعد اسکے فرمان جہان مطاع واسطے طلب عبدالرحیم کے کہ جو بخطاب
خانخانان سے مشہور تھا صادر ہوا چونکہ صوبہ دکن مین فساد عظیم برپا تھا اور اکثر سردار گرفتار ہوکر قلعہ دولت آباد مین قید تھے اور شاہجہان
پھر بنگالہ سے طرف دکن کے لوٹا تھا اسواسطے بارگاہ شاہی سے مخلص خان جلد تر طرف شہزادہ پرویز کے بھیجا گیا کہ اوسکو ہمراہ
لیکے دکن کیطرف روانہ کرین اور مقرب خان کو موقوف کرکے قاسم خان کو اوسکی جگہ حکومت آگرہ کا خلعت بخشا اوسی تاریخ عرضی
دکن کی برہانپور سے آئی کہ یاقوت خان حبشی دس ہزار سوار سے موضع ملکاپور مین کہ شہر سے ۲۰ کوس ہی آگیا ہی اور
بقصد مقابلہ شہر سے باہر نکلا ہی اسواسطے فرمان بتاکید تمام روانہ ہوا کہ ہرگز بے پہونچے مدد کے اوسکے مقابل نہ ہو جلدی نکرے اور
سامان جنگ بہم پہونچاکر کمک کے آنے تک شہر مین رہے اور پھر ماہ اسفندارمذ سنہ ایکہزار تیس ہجری مین رایات اقبال بادشاہی طرف
کشمیر کے روانہ ہوے شروع اس سال مین شاہجہان درمیان ملک دکن کے پھر داخل ہوا اور عنبر نے بعد ادا ے رسوم خیرخواہی
خوشی شاہجہان کے ایک لشکر بافسری یاقوت خان برہانپور کیطرف بھیجا کہ جاکر اوس طرف کو تاراج کرین اور شاہجہان کو لکھہ بھیجا کہ آپ بھی
جلد تر اوس طرف پہونچین شاہجہان نے اوس طرف متوجہ ہوکر دیول گانون مین مقام کیا اور عبداللہ خان اور محمد تقی مخاطب بشاہ قلی خان
کو ہمراہ ایک فوج کے اوس طرف بھیجا کہ یاقوت خان کے ہمراہ ہوکر برہانپور کو محاصرہ کرین اور بعد اسکے خود بھی آکر لال باغ مین کہ شہر کے
قریب تھا ڈیرہ کیا راو رتن وغیرہ بندگان بادشاہی کہ قلعہ مین تھے شہر کو خوب مضبوط کرکے حفاظت مین ساعی ہوے شاہجہان نے حکم دیا
کہ ایکطرف سے عبداللہ خان اور دوسری طرف سے شاہ قلی خان قلعہ پر حملہ کرین قضارا جدھر عبداللہ خان تھا اوس طرف غنیم حملہ آور ہوے
اور لڑائی سخت واقع ہوئی اور دوسری طرف سے شاہ قلیخان اونکے رفقا اور جان نثار خان نے دیوار قلعہ کو توڑکر غنیمون کو سامنے سے ہٹا دیا
اور اندر گھس آئے اوسوقت سربلند راے چند اپنے لوگون کو عبداللہ خان کے مقابل چھوڑکر خود شاہ قلی خان پر آیا اور جو اوس وقت
اکثر طامع لوٹ کے بازار اور کوچون مین متفرق ہوگئے تھے اور شاہ قلی خان تھوڑے لوگون سے قلعہ کے روبرو میدان مین قدم ہمت
روکے ہوے تھا سربلند راے کے مقابل ہوا اس جنگ مین اکثر بندگان شاہی کہ سربلند راے کے ساتھ تھے مارے گئے پھر شاہ قلی خان نے
قلعہ مین گھسکر دروازہ بند کرلیا لیکن سربلند راے نے ایسا اوسکو سخت گھیرا کہ شاہ قلی خان گھبراکر بعد قول و قرار کے اوس سے آملا جب
شاہجہان نے یہ سنا تو دوبارہ فوج آراستہ کرکے یورش کا حکم دیا اور ہرچند کوشش عمل مین آئی لیکن کچھہ فائدہ مترتب نہوا اور معتبر لوگون مین سے
شاہ بیگ خان اور سرانداز خان اور سید شاہ محمد کام آئے تیسری بار شاہجہان نے خود سوار ہوکر یورش کا حکم کیا اس مرتبہ دلاوران شاہجہانی
نے اول مرتبہ سے زیادہ کوشش کی اور فوج شاہی سے کہ اندر قلعہ کے تھی بودنخان مع اپنے چند قریبون کے اور بابا میرک داماد
لشکر خان کا اور بہت راجپوت اور راو رتن شاہجہان کے لوگون کے ہاتھون سے مارے گئے اور کام اہل قلعہ پر تنگ ہوا اور اتفاقا
ایک گولی سید جعفر کی گردن پر پھسلتی ہوئی لگی وہ گھبراکر پیچھے لوٹا اوسکو پیچھے پھرتے ہوے دیکھکر اکثر دکھنی مضطرب ہوکر بھاگ گئے
لیکن اوسیوقت خبر آئی کہ شاہزادہ پرویز مع مہابت خان سپہ سالار اور افواج شاہی کے بنگالہ سے آپہونچے کنارے نربدا کے اوترے
ہوے ہین اسواسطے لاچار وہان سے شاہجہان نے محاصرہ چھوڑکر بالاگھاٹ کیطرف کوچ کیا اوس وقت عبداللہ خان شاہجہان سے

الگ ہوکر اندور مین بیٹھ رہا اور نصرت خان بھی جدا ہوکر نظام الملک کے پاس چلا گیا اور اسی سال مین میرزا کوکلتاش خان اعظم نے وفات پائی اسکا باپ معززان غزنین سے تھا اور اسکی والدہ نے حضرت اکبر بادشاہ کو دودہ پلایا تھا اور جناب عرش آشیانی انار اللہ برہانہ اس لحاظ سے میرزا کو بہت عزیز رکھتے تھے اور بڑا امیر کیا تھا اور اوسکے فرزندون کے طرح طرح کے ناز اوٹھاتے تھے فن سیر اور تاریخ و شاعری و تحریر عالی و ہمی تقریر مین بیبدل تھا نستعلیق مین شاگرد میرزا باقر پسر ملا میر علی کا تھا اگرچہ علم عربی سے ناواقف تھا یہ رباعی اوسکی ہے رباعی

عشق آمد و از جنون بروندم کرد + وارستہ ز صحبت خرد مندم کرد + آزاد ز بند دین و دانش گشتم + تا سلسلہ زلف کسے پابندم کرد +

وفات اس خان اعظم کی احمد آباد گجرات مین ہوئی لیکن اوسکی نعش کو دہلی مین لاکر قریب روضہ حضرت سلطان المشائخ جناب نظام الدین علیہ الرحمۃ کے اوسکے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا اور جب خان اعظم راہی ملک بقا کا ہوا تو بادشاہ نے داور بخش کو حضور مین طلب فرمایا اور خانجہان کو صوبہ دار گجرات کا کیا اور حکم ہوا کہ جلد آگرے سے طرف احمد آباد گجرات کے جاکر بخوبی حفاظت اوس ملک مین سعی و کوشش کرے +

بیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

روز مبارک شنبہ دسوین جمادی الثانی سنہ ایکہزار چونتیس ہجری مین آفتاب جہان تاب نے اپنے نور سے برج حمل کو منور کیا اور بیسوان سال جلوس اشرف کا شروع ہوا دامن کوہ بہنبر مین سائقہ سیر شکار کے مشغول ہوے اور ایک سو اکاون مینڈھے کوہی تیر و بندوق سے شکار کیے اور مقام جنگر ہتی مین جشن نے شرف آرایش پائی بہنبر سے اس منزل تک سیر عمدہ لالہ زار تھی جو اس موسم مین کوتل پیر پنجال برف سے مالامال ہوتا ہے اور سوارونکو اودھر سے گذر دشوار ہوتا ہے اسواسطے عبور لشکر شاہی کا کریوہ پونچ سے واقع ہوا یہان ان کوہستان مین نارنگیان بہت ہوتی ہین دو تین سال تک درختون مین برابر پھلی رہتی ہین اور مشہور ہے کہ قریب ہزار نارنگیون کے ایک درخت مین آتی ہین انھین دنون مین ابوطالب پسر آصف خان بہ نیابت پدر خود حاکم لاہور کا ہوکر اوس طرف رخصت ہوا اور سید عاشق پسر سردار خان بھی واسطے بند و بست کوہستان شمالی پنجاب کے عہدہ پدر اپنے پر سرفراز ہوا اور خطاب کامگار اور منصب چار صدی اور ڈیڑہ سو سوار سے ممتاز ہوا جمعہ اونتیسوین کو مقام نور آباد واقع کنارہ دریاے بہٹ کے اتفاق نزول کا ہوا یہان سے کشمیر تک ہر منزل مین مکانات بنے ہوے ہین اوترتے وقت حاجت خیمون کی نہین ہوتی اور ان چند منزلون مین لشکر شاہی نے بسبب کثرت برف کے راہ دشواری سے قطع کی اور اسی راہ مین ایک آبشار ملا کہ کشمیر کے آبشارون سے بہتر تھا لمبندی اوسکی پچاس درع اور عرض چار درع تھا بندگان شاہی نے وہان ایک مکان عمدہ بنایا تھا ایک ساعت اوسمین بیٹھکر چند پیالے نوش کیے اور وہان کی سیر کی خوشی حاصل کرکے فرمایا کہ یہان پتھر پر تاریخ سیر کی کندہ کرین کہ یادگار رہے اس منزل مین لالہ اور سوسن اور ارغوان و یاسمن کبود کشمیر سے لائے اور غرہ اردی بہشت کو قصبہ بارہ مولہ کہ قصبات کلان کشمیر سے ہے خیامگاہ لشکر ظفر پیکر کا ہوا باشندگان شہر اہل فضل و کمال و ارباب سیادت و مستحباب مع حال استقبال کرکے زمین بوس ہوے اس منزل مین گلہاے خودرو کی خوب سیر تھی حضرت بادشاہ اور سب امرا کشتی پر بیٹھکر طرف شہر کے گئے اور سہ شنبہ ۱۸ کو بساعت سعید شہر بینظیر کشمیر مین نزول مرکب اقبال کا ہوا اگرچہ باغ نور منزل مین کہ درمیان دو لتخانہ کے واقع ہے بہار پھولونکی آخر تھی لیکن اودی چمیلی دماغ کو معطر کرتی تھی جو اکثر کتب طب خصوصاً ذخیرہ خوارزم شاہی سے معلوم ہوا تھا کہ زعفران کے کھانے سے ہنسی آتی ہے اور اگر بہت کھاوے تو مارے ہنسی کے خوف ہلاکت کا ہے اسواسطے حضرت بادشاہ نے چند قیدیون کو کہ واجب القتل تھے روبرو بلاکر قریب پاو بھر زعفران کے کہ چالیس مثقال ہوی کھلائی اور دوسرے روز ۸۰ مثقال

زعفران کھلائی مگر کچھ اوسپر اثر خندگی کا ظاہر ہوا مرنا تو درکنار اور اینرای سنگلدلن کو محافظ کانگڑے کا مقرر فرمایا اور داور بخش نے گجرات
سے آکر دولت آستان بوسی حاصل کی اور انھین دنون سردار خان کو عارضہ سوء القنیہ کا شروع ہوا آخر اسہال دموی جاری ہوکر [illegible]
محرم کو بعمر پچاس سالہ ملتان مین اوسکا انتقال ہوا اور اوسکو موضع لوہسار مین کہ مولد اوسکا تھا دفن کیا یہ خبر سنکر حضرت ظل الٰہی نے فوجداری
کوہستان شمالی پنجاب کی الف خان کوکہ دہان سے گکھون مین تھا سپرد کی اور اوسکے پسر کامگار کو ہمراہ لشکر رکھا اور انھین دنون مصطفیٰ خان
حاکم ٹھٹھہ نے دار ناپایدار دنیا سے رحلت کی اور وہ صوبہ شہریار کو عنایت ہوا بموجب عرضداشت اسدخان بخشی دکن سے معلوم ہوا کہ شاہجہان دیول
گانون مین پہنچے اور یاقوت خان حبشی مع لشکر عنبر کے برہانپور کو گھیرے ہوئے ہے اور سربلند رائے قلعہ کو درست کرکے اوس سے مقابلہ
کرتا ہے ہر چند کوشش کرتے ہین لیکن کارگر نہین ہوتی پھر بعد چند روز کے خبر آئی کہ لشکر عنبر کا ناکام ہوکر چلا گیا جب حضرت بادشاہ نے
یہ سنا تو سربلند رائے کو طرح طرح کی عنایات سے سرفراز فرماکر منصب پنجہزاری اور پانجہزار سوار اور ساتھ خطاب رائے راجہ کے کہ دکن مین
اوس سے زیادہ خطاب نہین کامیاب کیا پھر جب شاہجہان ہزیمت سے لوٹ کر دکن کیطرف گئے تو راہ مین ضعف قوی ہو مزاج پر غالب ہوا
اور اوس عارضہ مین یہ خیال آیا کہ اپنے والد ماجد سے اب قصور معاف کرانا چاہیے اور اس نیک خیال سے ایک عرضداشت اپنی ندامت
اور شرمندگی کی اپنے گناہون اور نافرمانیون سے لکھکر حضور جہانگیری مین روانہ کی حضرت بادشاہ نے اوسکو دیکھکر فرمان اپنے ہاتھ سے
تحریر فرماکر اوسکے جواب مین بھیجا مضمون اوسکا یہ تھا کہ اگر دارا شکوہ اور اورنگ زیب کو میرے پاس بھیجدو اور قلعہ رہتاس اور آسیر
کہ تمھارے تصرف مین ہے بندگان شاہی کے سپرد کرو تو البتہ تقصیرین تمھاری معاف ہونگی اور ملک بالاگھاٹ کا تمکو دیا جاویگا اور جب
یہ فرمان پہنچا تو شاہجہان نے اسکی تعظیم اور استقبال کرکے باوجودیکہ ان اپنے بیٹون سے کمال محبت رکھتے تھے واسطے رضامندی
اپنے باپ کے دونون صاحبزادون کو مع عمدہ جواہرات اور جڑاؤ ہتھیارون اور بڑے بڑے ہاتیون سے سامان قریب دس لاکھ
روپیہ کا واسطے پیشکش کے بارگاہ والا مین روانہ کیا اور سید مظفر خان اور رضا بہادر کو کہ محافظ قلعہ رہتاس کے تھے لکھ بھیجا کہ حضرت
والد ماجد جسکے واسطے فرمائین تم بلا تکرار اور بے توقف قلعہ اوسکے سپرد کردینا اور سلطان مراد بخش کو ہمراہ لیکر ملازمت مین حاضر
ہونا اور اسیطرح حیات خان قلعدار آسیر کو بھی لکھ بھیجا کہ قلعہ بادشاہی لوگون کو سپرد کرکے حاضر حضور ہو پھر بعد اسکے خود ناسک کی طرف
روانہ ہوے اور انھین دنون میر دستمیب کہ واسطے لانے سلطان ہوشنگ پسر شاہزادہ دانیال اور عبدالرحیم خانخانان کے
گیا تھا اونکو ہمراہ لاکر زمین بوسی سے مشرف ہوا حضرت بادشاہ نے ہوشنگ کو مظفر خان بخشی کے سپرد کیا اور عنایات سے مخصوص فرما
حکم دیا کہ اسکی خبرگیری کیا کرے اور بلکہ بادشاہی سے سرانجام اسکے سامان کا ایسا کرے کہ اسکو کسی بات کی نگرانی اور حاجت نرہے
پھر خانخانان نے آکر زمین بوسی سے جبین خدمت کو نور آگین کیا اور بہت دیر تک مارے خجالت کے سر زمین سے نہ اوٹھایا اوسوقت
جہان پناہ نے ونکی تسلی اور دلنوازی کو ارشاد کیا کہ جو کچھ اتنے دنون مین ظاہر ہوا بحکم قضا و قدر کے تھا کچھ اسمین ہمارا اور تمھارا
اختیار نہین اب گذری باتون سے شرمندہ اور خجلت زدہ نہو پھر جب اوسنے سر زمین سے اوٹھایا تو بخشیون کو حکم ہوا کہ اسکو لاکر مقام مناسب
اسکے مین ٹھہراکرین پہلے اس سے حضرت بادشاہ نے نورجہان بیگم کے بہکانے سے آصف خان اور فدائی خان کو سلطان پرویز
کے پاس بھیجا تھا کہ مہابت خان کو اوس سے جدا کرکے بنگالے کیطرف روانہ کرین اور خانجہان گجرات سے آکر نیابت شہزادگی کیا کرے
ان دنون مین عرضداشت فدائی خان کی آئی کہ مینے ہر چند شہزادے سے حکم عالی بیان کیا لیکن وہ مہابت خان کی جدائی اور خانجہان
کی ہمراہی پر راضی نہین ہوے اور ہر چند اسباب مین مینے بتاکید و مبالغہ عرض کیا کچھ مفید نہوا جو میرا رہنا لشکر مین بیفائدہ تھا اسواسطے
سدلکپور مین ٹھہر کر خانجہان کو جلد تر طلب کیا ہے غرضکہ پھر فدائی خان کی عرضی پر دوسرا فرمان شہزادے کو بتاکید لکھوایا کہ ہرگز ہرگز

خلاف اسکے نکرنا اور اگر مہابت خان بنگالے کے جانے پر راضی نہو تو جریدہ متوجہ بارگاہ شاہی کا ہو اور تمام سامان سب امرا کے
برہانپور مین مقیم رہے اور جب خاطر فیض مظاہر سیر و شکار کشمیر سے فارغ ہوئی تو اونتیسوین محرم سنہ ایکہزار پینتیس ۱۰۳۵ ہجری مین طرف لاہور
کے توجہ عالی فرمائی پہلے اس سے معلوم ہو چکا تھا کہ پیر پنجال کے پہاڑون مین ایک جانور بنام ہما مشہور ہے وہان کے لوگ کہتے ہین
کہ یہ استخوان سے سوا کچھہ نہین کھاتا ہے اور ہمیشہ اوڑتے ہوے اسکو ہم دیکھتے ہین اور بیٹھے ہوے کم دیکھا ہے اور چونکہ خاطر عالی اسکی
تحقیق کی طرف متوجہ تھی فرمایا کہ جو قراول اسکو بندوق سے مارکر لائیگا ہزار روپیہ انعام پائیگا اتفاقاً جمال خان قراول اوسکو بندوق سے
مارکر لایا اور چونکہ زخم اوسکے بازون مین لگا تہا اسواسطے زندہ و تندرست سامنے آیا اور بحکم حضرت ظل الٰہی واسطے دریافت کرنے غذا کے
اوسکا پوٹہ چاک کیا تو اوسمین سے ٹکڑے ہڈیون کے نکلے اور کوہستانی لوگون نے عرض کی کہ مدار اسکی خوراک کا انھین ہڈیون کے
ٹکڑون پر ہے اور ہمیشہ اوڑنے کی حالت مین زمین کو دیکھتا ہے جہان ہڈی پاتا ہے چونچ سے اوٹھا کر اوڑ جاتا ہے اور اوپر جاکر پتھر پر ڈالتا ہے تاکہ
ریزہ ریزہ ہو جاوے پھر اونکو چنکر کھا لیتا ہے اس صورت مین ظن غالب یہی ہے کہ ہما یہی مشہور ہو ۔ ع ہما بر ہمہ مرغان ازان شرف
دارد * کہ استخوان خورد و طایری نیازارد * سر و چونچ اوسکی بصورت کل مرغ کے ہے لیکن سر کل مرغ پر پر نہین ہوتے ہین اور اسکے سر پر
پر سیاہ تھے حضرت بادشاہ نے اوسکو تلوایا تو چارسو پندرہ تولہ یعنی ایکہزار ساڑھے ستائیس مثقال کا ہوا اور قریب لاہور کے ابوطالب
پسر آصف خان نے سعادت زمین بوسی سے افتخار پایا پھر شب مبارک شنبہ سلخ ماہ مذکور کو لاہور مین نزول اقبال فرماکر لاکھہ روپیہ عبدالرحیم
خانخانان کو مرحمت کیے اور اسی تاریخ آقا محمد ایلچی شاہ عباس نے آکر شرف کورنش حاصل کیا اور خط بادشاہ کا مع تحف و ہدایا کے
کہ اوسمین ایک سفید شاہین بھی تھا نظر مقدس مین پیش کیا اور عجیب تر یہ ہے کہ داور بخش نے ایک شیر نذر کیا جو بکری پر عاشق تھا اور یہ دونون
ایک پنجرے مین رہا کرتے تھے اور اکثر اوس بکری کو بغل مین لیکر جفتی کیا کرتا تھا حسب الحکم کیا کہ اس بکری کو پوشیدہ کردین تو اوس شیر
نے کمال فریاد و زاری شروع کی بادشاہ نے ایک اور بکری اوسی رنگ اور قد کی اوسمین ڈالی اول شیر نے اوسکو سونگھا پھر اوسکی کمر
مونہہ مین لیکر چاب گیا پھر ایک بھینس اوسکے روبرو کی اوسکو بھی شیر نے مارڈالا بعد اسکے وہی بکری کہ معشوقہ اوسکی تھی پنجرے کے
اندر ڈلوائی تو اوسیطرح اوس سے مہربانی کرنے لگا اور خود چت لیٹ کر اوس بکری کو اپنے سینہ پر ڈالکر اوسکا مونہہ چاٹنے لگا اور
اب تک کوئی جانور نہ دیکھا تھا کہ اپنی جفت کا مونہہ چاٹے اور بوسہ دے اور انھین دنون افضل خان کو دیوانی صوبہ دکن پر مقرر
کرکے منصب ڈیڑہ ہزاری اور ڈیڑہ ہزار سوار سے سربلندی دیکر خلعت اور ہاتھی گھوڑا بھی مرحمت کیا اور ہمراہ اوسکے تینتیس امیرونکو
وہان کے خلعت روانہ کیے اور جو مہابت خان نے ہاتھی بنگالے سے لائے ہوے اب تک حضور مین نہ بھیجے تھے اور وقت تغیر
لوگونکی جاگیر کے وہان سے بہت روپیہ لیکر اپنے تصرف مین لایا تھا اسواسطے مطالبہ سرکاری اوسکے ذمے تھا تو حکم ہوا کہ عرب دست غیب
اوسکے پاس جاکر ہاتھیون کو لے آوین اور فیصلہ حساب زر مطالبہ سرکاری کا بھی کرتا آوے اور عنقریب ہی عرضی فدائی خان کی آئی
کہ مہابت خان نے شہزادہ پرویز سے اجازت لیکر بنگالے کیطرف کوچ کیا اور خان جہان گجرات سے آکر خدمت شہزادہ مین مقرر ہوا
اور عرضی خان جہان سے دریافت ہوا کہ عبداللہ خان شاہجہان کی خدمت سے جدا ہوکر اس فدوی کے پاس آیا ہے اور چاہتا ہے
کہ فدوی کی شفاعت سے قصورات اوسکے معاف فرمائے جاوین اور اوسنے جو اپنا خط مجھکو بکمال پشیمانی لکھا تھا مین بجنسہ اوسکو
ملاحظے کے واسطے حضور مین بھیجتا ہون امید الطاف بیکران سے یہ ہے کہ قصور اوسکے معاف کیے جاوین اس عرضی کے جواب مین
حکم ہوا کہ ع این درگہ ما درگہ نومیدی نیست * عرضی تیری اوسکے باب مین مقبول ہوئی اور طہمورث بیٹا شاہزادہ دانیال کا
شاہجہان کی خدمت سے جدا ہوکر ملازمت شاہی کو آیا اور قبل اس سے ہوشنگ چھوٹا بھائی اوسکا زمین بوسی سے کامیاب ہوا تھا پھر بھی

اگر عنایات بادشاہی سے سربلند وکامران ہوا اور ان دونون کو بکمال نوازش اور ممتازون کے سلام کا حکم ہوا بعد اپنی صاحبزادی بہار بانو بیگم کو صورت
سے اور ہوشمند بانو بیگم صاحبزادی شہزادہ خسرو کی ہوشنگ سے نسبت کردی اور معتمد خان کو خدمت بخشیگری سے عزت امتیاز کی زیادہ کی اور
جو بہت دنون سے خاطر شریف مین خواہش سیر کابل کی تھی اسواسطے ستروین اسفندار مذ سنہ ۱۰۳۵ ہجری کو بقصد سیر وشکار کے اوس طرف کوچ فرمایا
اور باہر لاہور کے ٹھہرکر ۲۳ تاریخ جمعہ کے روز کابل کیطرف روانہ ہوئے افتخار خان پسر احمد بیگ خان نے کابل سے احداد کا سر لاکر پیش کیا
حضرت بادشاہ نے سجدۂ شکریہ خداوند کریم کا ادا کرکے شادیانہ بجانے کا حکم دیا اور فرمایا سر اوسکا لیجاکر لاہور مین قلعے کے دروازے پر لٹکادین
اور مفصل قصہ اسکا یون ہے کہ جب ظفر خان پسر خواجہ ابوالحسن کابل مین پونہچا تو اوسنے سنا کہ یلنگتوش اوزبک بقصد فتنہ پردازی اسکے اطراف غزنین
مین آیا ہے تو ظفر خان نے باتفاق باقی امرا متعینہ وہان کے اوسکی مدافعت کو بڑا لشکر جمع کیا اس اثنا مین احداد بدنہاد نے بھی موقع پاکر اوسکے
اوسکے اشارے سے تیراہ مین آکر دزدی اور رہزنی شروع کی آخر جب یلنگتوش نے اپنی حرکت سے شرمندہ ہوکر اپنے ایک عزیز کو ظفر خان کے پاس
بھیجکر اظہار ملائمت وچاپلوسی کا کیا جب خاطر اولیای دولت قاہرہ کی اوسکی طرف سے مطمئن ہوئی تو اوسی لشکر سے احداد کے تدارک کو چلے جب احداد نے سنا کہ یلنگتوش متفق ہوکر
لوٹ گیا اور لشکر مظفر اس طیاری سے اسکیطرف آتا ہے تو لوٹ کر کوہ اواغر مین کہ محکمہ اوسکا تھا پناہ گیر ہوا اور اوس پہاڑ کو اپنا ماوا بناکر پہلے سے سامان و
اسباب سے آراستہ کر رکھا تھا دولتخواہان شاہی جب قریب اوسکے پونہچے تو ایکدل ہوکر سب نے ہر طرف سے ہجوم کیا اور ساتوین جمادی الاول
کو نقارۂ ظفر بلند آوازہ کرکے داد شجاعت کی دی اور صبح سے تین پہر بجے تک خوب لڑائی رہی قریب عصر کے عنایت الٰہی پیش رو دولتخواہان
شاہی کے ہوئی اور وہ مقام لشکر ظفر پیکر کے تصرف مین آگیا اوسوقت ایک احدی نے شمشیر اور چھری اور انگوٹھی کہ وہان پائی تھی لیجاکر
ظفر خان کو دکھائی اوسکو دیکھکر سب نے یقین کیا کہ یہ اوسی بدنہاد کی ہین آخر ظفر خان چند لوگون کے ساتھ اوسکو ڈھونڈنے نکلا بعد جستجو کے
معلوم ہوا کہ ضرب بندوق سے مارا گیا پھر ہر چند منادی کرائی لیکن مارنے والا معلوم نہوا پھر سر اوسکا کاٹ کر سردار خان کے ہمراہ درگاہ والا کو
روانہ کیا اور ظفر خان وغیرہ افسر فوج حسب مراتب اضافہ مناصب اور مراحم خسروی سے مخصوص اور خرمی اندوز ہوئے اسی روز خبر آئی کہ
سلطان رقیہ بیگم دختر میرزا ہندال کی کہ بیگم منکوحہ حضرت اکبر بادشاہ کی تھین اکبرآباد مین اونھون نے انتقال کیا عرش آشیانی کی بڑی اور پہلی
بی بی تھین اکبر بادشاہ نے بسبب نہونے انکی اولاد کے شاہجہان کو بعد ولادت کے انکے سپرد کیا تھا کہ بجاے فرزند کے پرورش کرین
عمر اونکی چوراسی سال کی ہوئی اور انھین دنون مین عبدالرحیم پسر بیرم خان کو نوازشات شاہانہ سے سرفراز فرماکر پھر خطاب خانخانان کا عنایت فرمایا
اور خلعت مع اسپ دیکر قنوج مین حاکم مقرر کیا پھر مہابت خان کے پاس سے سب ہاتھی کہ حضور مین طلب ہوے تھے آگئے اور فیلخانہ شاہی مین
داخل ہوے پھر معلوم ہوا کہ مہابت خان نے اپنی ایک لڑکی کی خواہ برخوردار نام ایک میرزادہ نقشبندی سے نسبت کردی ہے چونکہ یہ نکاح
بے اجازت بادشاہی ہوا تھا اسواسطے اوس شخص کو طلب فرماکر ارشاد ہوا کہ کیون بلا اجازت ہماری ایسے سردار کی لڑکی سے تو نے
نکاح کیا وہ جواب واجبی عرض نکرسکا پھر اوسکو شمالی دیکر قید کیا اور انھین دنون میرزا دکھنی پسر میرزا رستم صفوی کا خطاب شاہنواز خانی سے
سرفراز ہوا اور اونتیس اسفندار مذ کو کنارہ دریاے چناب پر لشکر دولت واقبال کا قیام ہوا ٭

اکیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

سہ شنبہ کے روز بائیسوین تاریخ جمادی الاخری سنہ ایکہزار پینتیس ہجری مین نیر جہان افروز خورشید نے برج حمل مین تحویل فرمائی اور اکیسوان سال
جلوس مبارک کا شروع ہوا کنارے چناب کے ایکدن اہتمام جشن مین گذرا اور دوسرے روز وہان سے کوچ ہوا درینولا آقا محمد ایلچی شاہ ایران کو
خلعت مع خنجر مرصع اور تیس ہزار روپیہ دیکر ہمراہ جواب محبت نامہ کے رخصت کیا اور واسطے شاہ عباس کے ایک گرز مرصع الماس سے

لاکھ روپیہ قیمت کا اور ایک جڑاؤ نفیس خنجر برسم تحفہ اوسکے حوالے کیا اور پہلے جو عرب دست غیب کو مہابت خان کے پاس واسطے لانے
ہاتھیوں کے اور اوسکی طلب مین بھیجا تھا ان روزون وہ لوٹ کر لشکر ظفر اثر مین داخل ہوا طلب اوسکی بہ تحریک آصف خان کے وقوع مین آئی
تھی اور اون لوگون کا منشا یہ تھا کہ اوسکو بلوا کر بے آبرو کراوین اور دست تعرض اوسکی ناموس اور مال و جان پر دراز کرین اور ایسی بات
اوسکے حق مین آسان سمجھی تھی مہابت خان برخلاف اونکے گمان کے پانچہزار راجپوت دلاور سے مع چند سرداران موافق کے آیا کہ اگر
معاملہ میری بے آبروئی کا وقوع مین آئے اور کوئی تدبیر پیش نہ چلے تو آبرو بچانے کو مع اہل و عیال لڑکر مر جاوین سہ وقت ضرورت چو نماند
گریز * دست بگیرد سر شمشیر تیز * ہر چند لوگ اوسکے اسطرح پر آنے سے بدگمان ہوے لیکن آصف خان اوسیطرح غافل اور بے پروا رہا
جب بادشاہ کی خدمت مین اوسکا آنا معروض ہوا تو حکم صادر ہوا کہ جب تک وہ دیوان اعلے کو حساب زر مطالبات سرکاری کا نہ سمجھا لے
اور مدعیون کے راضی نامے حاصل نکرے سلام و کورنش کو حاضر نہو اور بیچ مقدمہ خواجہ برخوردار پسر خواجہ عمر نقشبندی کے کہ مہابت خان نے
اپنی لڑکی کا اوس سے نکاح کر دیا تھا اور وہ بحکم شاہی مقید ہوا فدائی خان کو حکم ہوا کہ جو کچھ مہابت خان نے اوسکو دیا ہے اوس سے وصول
کرکے خزانے مین داخل کرے جو کنارے دریاے بہٹ کے مقام تھا اور آصف خان باوجود ایسے قوی دشمن کے کہ سر دینے پر
حاضر تھے بالکل غافل تھا بادشاہ کو تنہا اس پار چھوڑکر خود مع عیال اور کل فوج اور سامان کے پل پر ہو کر دوسری طرف اوتر گیا یہانتک
کہ اکثر خدمتگاران شاہی اور تمام کارخانے والے مثل خزانہ اور قورخانہ وغیرہ کے بھی پار اوترکے مقیم ہوے معتمد خان بخشی اور میر تزک بھی
پار اوترکے رات کو ہمراہ پیش خانہ تھے فجر کو مہابت خان نے جانا کہ اب میری عزت پر آبنی ہے اور کوئی صورت بچاو کی نہین تو ایسے وقت
مین کہ کوئی گرد بادشاہ کے نتھا خود ہمراہ اپنے امرا اور سواران راجپوتان دلاور پانچہزار کے اپنے مقام گاہ سے آکر پل پر قابض ہوا اور
دو ہزار سوار راجپوتون کے وہان چھوڑکر حکم دیا کہ اس پل کو جلا دینا اگر کوئی اوترنا چاہے اوس سے لڑین پھر خود مع باقی سوارون کے
دولتخانہ شاہی کیطرف متوجہ ہوا اور دروازہ حرم شاہی مین گھسکر معتمد خان کے خیمے کے پاس آیا اور حضرت بادشاہ کو پوچھا معتمد خان
اوسکی آواز سنکر تلوار باندہے ہوئے خیمے سے نکلا مہابت خان نے اسکو دیکھکر حضرت بادشاہ کا حال دریافت کیا اوسوقت مہابت خان
کو سو راجپوت تلوار اور برچھی لیے گھیرے تھے اور گرد و غبار سے چہرے لوگون کے خوب پہچانے نہ جاتے تھے پھر وہان سے دروازہ کلان
کی طرف گیا وہان دولتخانے کے آگے چند لوگ اردلی والے اور تین چار خواجہ سرا کھڑے ہوے تھے مہابت خان سوار دولتخانہ
تک جاکر گھوڑے سے اوترا اور دو سو راجپوتون سے غسلخانے کیطرف چلا تو معتمد خان نے آگے بڑھکر اوس سے کہا کہ یہ گستاخی اور بیباکی ادب سے
بعید ہے تھوڑی دیر یہان توقف کر کہ مین جاکر تیری عرض واسطے کورنش اور زمین بوس کے کر آؤن لیکن مہابت خان نے کچھ جواب نہ دیا جب
غسلخانے کے دروازے پر پہونچا تو اوسکے لوگون نے کواڑ کہ بنظر احتیاط دربانون نے بند کر دیے تھے توڑ ڈالے اور دولتخانہ کے
اندر گھسے اوس وقت جو چند خواص نے کہ حضرت بادشاہ کے قریب گرد و پیش کھڑے ہوے تھے مہابت خان کی گستاخی کو عرض کیا
تب بادشاہ اپنی بارگاہ سے نکل کر پالکی مین بیٹھے تو اوس وقت مہابت خان نے روبرو آکر مراسم کورنش اور زمین بوسی کے ادا کرکے
اور پالکی پہ قربان ہوکر عرض کی کہ جہان پناہ جب مینے یقین جانا کہ بسبب دشمنی آصف خان کے مجکو اب کسیطرح خلاصی اور رہائی ممکن نہین
اور بری طرح رسوائی سے مارا جاونگا تو بحکم لاچار مین یہ جرات اور دلیری کرکے آپکے دامن عنایت مین پناہ لینے کو آیا ہون اگر مین
گناہگار لائق قتل اور سیاست کے ہون تو حضور شرف مجکو اپنے روبرو سیاست فرماوین اور اس عرصے مین اوسکے ہمراہی راجپوتون نے
فوج فوج آکر سراپردہ بادشاہی کو گھیر لیا اوسوقت خدمت شاہی مین سوائے عرب دست غیب اور میر منصور بدخشی اور جواہر خان خواجہ سرا اور
بلند خان اور خدمت پرست خان اور فیروز خان اور خدمت خان خواجہ سرای اور فصیح خان مجلسی اور چند خواصون کے کوئی اور حاضر نہ تھا

چونکہ اوسکی بے ادبی سے بادشاہ کو غصہ کمال آیا تھا بمقتضاے غیرت بادشاہی کے دو بار ہاتھ قبضے پر رکھا کہ تلوار خاص نکالکر مہابت خان
کا سر اوڑا دین لیکن ہر بار میر منصور بدخشی نے ترکی مین عرض کی کہ وقت عتاب کا نہین ہے بمقتضای وقت اسکو دلاسا فرماکر معروض اوسکی
قبول فرمانا بہتر ہے اور نظر بامدعا و آلہی اسکی سزا دوسرے وقت پر حوالہ فرماوین چونکہ عرض اوسکی اوسوقت بمقتضاے خیر خواہی اور تحمل جبلّی کے
تھی اسواسطے بادشاہ نے ضبط فرمایا اور راجپوتون نے اندر باہر سے دولت خانہ گھیر لیا چنانچہ سوا اوسکے اور اوسکے نوکرون کے اور کوئی نظر نہ آتا تھا
اوسوقت پھر مہابت خان نے عرض کی کہ یہ وقت سواری کا ہے بقاعدہ مقررہ سواری کم فرماوین اور یہ غلام فدوی ہمرکاب ہوتا کہ لوگون پر
ظاہر ہو جاوے کہ یہ گستاخی میری حسب الحکم عالی کے تھی پھر اپنا گھوڑا آگے کرکے عرض پرداز ہوا کہ اسی گھوڑے پر جلوہ افروز ہون لیکن
غیرت بادشاہی نے اوسکے گھوڑے پر سوار ہونے سے باز رکھا اور خاصہ گھوڑا سواری کا طلب فرمایا اور واسطے لباس اور آرایش
سواری کے چاہا کہ خیمے مین جاکر طیار ہو آوین لیکن مہابت خان اسپر راضی نہوا غرض اسقدر تاخیر فرمائی کہ اسپ خاصہ حاضر ہوا اور بادشاہ
اوسپر بیٹھ کر بقدر دو پرتاب تیر کے دولت خانے سے تشریف لے گئے پھر مہابت خان نے اپنا ہاتھی پیش کرکے عرض کی کہ جو یہ وقت
شورش اور ازدحام کا ہے صلاح دولت اسمین ہے کہ ہاتھی پر سوار ہوکر شکارگاہ کی طرف متوجہ ہون بادشاہ بلاتردد ہاتھی پر سوار ہوے اوس وقت
مہابت خان نے اپنے ایک راجپوت معتمد کو مہاوت کیا اور دو راجپوتون کو خواصی مین بٹھایا اوس وقت مقرب خان وہان پہونچکر مہابت خان
کی اجازت سے حضرت بادشاہ کے پاس حودے مین جا بیٹھا اور اوس کشمکش مین زخم مقرب خان کی پیشانی پر لگا اور خدمت پرست خان
خواص نے کہ مع صراحی شراب اور پیالہ شاہی ہزار خرابی ہاتھی کے پاس جاکر کنارہ حودے کا مضبوط پکڑا ہر چند راجپوتون نے چاہا کہ اسکو
ہٹانے دین مگر وہ حودے سے جا لپٹا اور چونکہ باہر جگہ بیٹھنے کی نہ تھی خواصی مین بیٹھ گیا اور جب آدہ کوس اسطرح سے تشریف فرما ہوے
تو اوس وقت گجپت خان داروغہ فیلخانہ کا خاص ہتھنی بسواری بادشاہی لیکر پہونچا اور بیٹا اوسکا اوسکی خواصی مین بیٹھا تھا مہابت خان نے
اشارہ کرکے اون دونون باپ بیٹون کو شہید کیا آخر لباس سیر و شکار مین مہابت خان حضرت بادشاہ کو اپنے خیمے مین لیگیا بادشاہ کچھ دیر
اوسکے خیمہ مین جاکر رونق افروز رہے وہان مہابت خان نے اپنے لڑکون کو گرد بادشاہ کے تصدق ہونے کو کہا اور بوجہ اسکے کہ نورجہان بیگم
کو ہمراہ بادشاہ کے نہ لایا چاہا کہ پھر بادشاہ کو دولت خانہ مین لیجاکر ہمراہ نورجہان بیگم کے اپنے گھر لے آوے اس ارادے سے پھر بادشاہ
کو دولت خانہ خاص مین لایا اتفاقاً جسوقت بادشاہ پالکی مین سوار ہوے تھے نورجہان بیگم فرصت غنیمت جانکر ہمراہ جواہر خان خواجہ سرا کے
کہ داروغہ محلون کا تھا دریا سے اوتر کر اپنے بھائی آصف خان کے خیمہ مین چلی گئین اور مہابت خان بیگم کے چلے جانے سے کمال نادم و
پشیمان ہوا پھر درپے واسطے لانے شہریار کے ہوا اور چاہا کہ اوسکا حدار رکھنا حضرت بادشاہ سے بہتر نہین پھر اسواسطے بادشاہ کو سوار
کرکے شہریار کے مقام پر لایا اور بادشاہ اپنی عالی حوصلگی اور بردباری سے جو کچھ وہ عرض کرتا تھا ویسا ہی عمل مین لاتے تھے راہ سے
چھجو نواسہ شجاعت خان کا ہمراہ ہوگیا اور شہریار کے ڈیرے مین پہونچکر باشارہ مہابت خان راجپوتون نے چھجو کو مار ڈالا اور جب
نورجہان بیگم پار اوترکے اپنے بھائی آصف خان کے یہان گئی تو افسران اور امیران بادشاہی کو بلاکر عتاب کیا کہ تمھاری غفلت اور سستی
سے یہ معاملہ خراب پیش آیا اور تم سب آگے خدا اور مخلوق کے شرمندہ اور رسوا ہوے اب جسمین صلاح دولت ہو وہ کام بجا لاؤ سبھون نے
یکدل و یک زبان ہوکر عرض کی کہ اب بہتر یہی تدبیر ہے کہ کل کو فوج مرتب کرکے آپکے ہمرکاب دریا سے اوترکے مخالفون کو مارکر زمین بوسی
حضرت بادشاہ سے سرخرو ہونگے جب بادشاہ نے یہ مشورت بیفائدہ دولت خواہونکی سنی تو معتمد جہان آرا مین اسکو ناپسند فرماکر اوسی رات
مقرب خان اور صادق خان بخشی اور میر منصور اور خدمت خان کو آگے پیچھے آصف خان اور افسران سپاہ کے پاس بھیجا کہ پار دریا کے
آنا اور لڑنا محض خطا اور بے فائدہ ہے ہرگز کبھی اس صلاح پر عمل نکرنا ورنہ خراب ہوگے کہ جب مین تمھارے مخالفون کے پاس ہون

تو تم کسکی پناہ اور امید پر لڑتے ہو اور بنظر اعتماد اور احتیاط کے اپنی انگوٹھی خاص میر منصور کے ہاتھ بھیجی تا آصف خان یہ گمان کرے کہ
حضرت بادشاہ نے یہ باتین آصف خان کی عرض سے اوسکی خاطرداری کو کہلا بھیجی ہین لیکن آصف خان وغیرہ اپنی اوسی صلاح پر رہے
اور پھر فدائی خان کہ اس فتنہ پردازی سے آگاہ ہوا تو سوار ہو کر کنارے پر آیا پل کو جلا دیکھکر پار جانے کو بیتاب ہوا اور اوس شور و
غوغا مین اپنے نوکرون کے ساتھ مقابل دولت خانہ کے دریا مین پار جانے کو گھسا چھ آدمی اوسکے ساتھ کے بہ گئے اور چند بہزار خرابی
بہتے ہوے پار پہنچے غرضکہ اسنے پار اوترکر مخالفون سے تپش کی چونکہ اسکے اکثر رفیق مارے گئے اور کچھ بر آمد کار نہ دیکھا اور جانا کہ دشمن
قوی ہے مین حضور تک نجا سکونگا یہ سوچکر لوٹ آیا اور حضرت بادشاہ اوس روز و شب شہریار کے خیمے مین رہے روز شنبہ آٹھوین فروردی
مطابق بست و نہم جمادی الاخری کو آصف خان باتفاق امرای لشکر اور خواجہ ابو الحسن کے بعزم جنگ نورجہان بیگم کو دریا سے براہ
پایاب کہ غازی بیگ میر بر نے ڈھونڈکر نکالی تھی اوترنے لگے اتفاقاً بڑی راہ وہی تھی تین چار جگہ پایاب راہون مین پانی بھرا تھا اوترتے
وقت انتظام لشکر کا ٹوٹ گیا اور ہر گروہ ایک ایک طرف سے اوترنے لگے آصف خان اور خواجہ ابو الحسن اور ارادت خان مع عماری بیگم
روبرو فوج غنیم کے کہ جنگی ہاتھی وہان کھڑے تھے اور کنارہ دریا کو محکم کر رکھا تھا آ لگے اور فدائی خان ایک تیر کے فاصلے سے دوسری
فوج کے مقابل مین اوترا اور ابو طالب پسر آصف خان اور شیر خواجہ والہ یار اور باقی لوگ فدائی خان کے پیچھے اوترے اسی حال مین فوج
غنیم نے مع ہاتھیون کے حملہ کیا اور ہنوز آصف خان اور خواجہ ابو الحسن دریا مین تھے معتمد خان پار اوترکر ایک طرف کھڑا تماشا پار اوترنے
پیادہ و سوار گھوڑے اور اونٹون کا دیکھ رہا تھا اوس وقت ندیم خواجہ سرا نے بحکم نورجہان بیگم پکار کر کہا کہ توقف مت کرو پار اوترو کہ دشمن
بھیڑ تمہارے پار اوترنے کے بھاگ جاویگا یہ خطاب و عتاب بیگم کا سنکر خواجہ ابو الحسن اور معتمد خان نے گھوڑے پانی مین بڑہائے
اور سپاہ غنیم اور راجپوتون نے بھی گھوڑے اسکے مقابلے کو پانی مین ڈالے عماری مین بیگم کے ساتھ دختر شہریار اور دختر شاہنواز خان کی
تھین ایک تیر شہریار کی لڑکی کے بازو پر لگا کہ مہد علیا نورجہان بیگم نے اوسکو اپنے ہاتھ سے نکالا اور سب کپڑے خون سے تر ہوے
اور جواہر خان خواجہ سرا ناظر محل اور ندیم خواجہ سرا بیگم کا اور اور خواجہ سرا ہاتھی عماری کے آگے جان نثار ہوے اور ہاتھی کی سونڈ پر
بھی دو زخم تلوار کے آئے ہاتھی لوٹا تو پیچھے سے بھی اوسکے چند زخم برچھیون کے لگے فیلبان گھبرا کر ہاتھی کو گہرے پانی مین لیگیا اور گھوڑے
بھی غوطہ کھانے لگے لیکن ہاتھی تیر کر نکل آیا اور دولت خانہ بادشاہی مین بیگم جا کر اوتری اور تمام راجپوتون نے اس طرف قصد کیا اوس وقت
آصف خان اور طرف ٹل گیا اور خواجہ ابو الحسن گھوڑے سے جدا ہو کر دریا مین گرا ایک کشمیری ملاح نے اوسکو بہزار خرابی نکالا اتنے مین فدائی خان
ہمراہ اپنے نوکرون اور اکثر بندگان شاہی کے پار اوترکر دشمن کی فوج سے جو اوسکے سامنے تھی لڑنے لگا اور لڑتا ہوا خیمہ شہریار تک کہ اوسمین
حضرت بادشاہ تھے پہونچا جو اندر سراپردے کے سوار و پیادہ موجود تھے آگے نجا سکا اور تیرون سے لڑنے لگا کہ اکثر تیر اوسکے صحن
دولتخانے مین بادشاہ کے آگے تک پہونچے اور مخلص خان سامنے تخت کے کھڑا تھا یہانتک کہ فدائی خان کی طرف سے سید مظفر
کہ مرد جنگ آور و دلاور تھا اور عطاء اللہ نام داماد فدائی خان کا مارا گیا اور سید عبد الغفور بخاری بہت زخمی ہوا اور فدائی خان کے
گھوڑے کے بھی چار زخم آئے جب اسنے دیکھا کہ مین کسی طرح حضور بادشاہی تک پہونچ نسکونگا تو وہان سے لوٹا اور دریا سے اوترکر
اپنے اہل و عیال مین کہ درمیان قلعہ رہتاس کے تھے چلا گیا اور وہان سے گھر بار کو لیکر موضع گرجاک منڈیہ کو گیا اللہ بخش نام زمیندار وہان کا
اسکا آشنا تھا اوسنے اسکے اہل و عیال کو اپنے پاس رکھا اور یہ وہان سے جریدہ ہندوستان کیطرف آیا اور شیر خواجہ اور اللہ وردیخان
قراول باشی و الہ یار پسر افتخار خان کا ہر ایک ان مین سے جدا ہو کر ایک ایک طرف چلے گئے اور آصف خان نے جب جانا کہ اب مین
مہابت خان کے ہاتھ سے نہ بچونگا تو لاچار مع اپنے بیٹے ابو طالب کے دو تین سو سوار بارگیر اور اہل خدمت سے بھاگ کر طرف

قلعہ اٹک کے کہ اوسکی جاگیر مین تھا آیا جب رہتاس مین پونہچا تو سنا کہ ارادت خان یہان سے قریب ٹھہرا ہوا ہے اوسکو بلواکر اپنے
ساتھ کے لیے بہت کہا لیکن وہ ہمراہی کو راضی نہوا آخر آصف خان قلعہ اٹک مین جاکر داخل ہوا اور سامان جنگ سے قلعہ مضبوط کیا اور ارادت خان
پھر لشکر کیطرف لوٹ آیا اور بعد ازان خواجہ ابوالحسن ساتھ قول وقسم کے اطمینان خاطر کر کے مہابت خان سے ملا اور اوسکی مہری تحریر
ارادت خان اور معتمد خان کے نام بھیجی کہ تم آجاو تمھاری جان اور عزت پر کچھہ نقصان نہ آویگا پھر جب وہ لشکر مین آئے تو اونکو لیجاکر
مہابت خان سے ملوایا اور اس روز عبد الصمد نواسہ شیخ چاند منجم کا آصف خان کی دوستی کے باعث مارا گیا اور بعد اسکے شاہ خواجہ
ایلچی نذر محمد خان والی بلخ کا درگاہ شاہی مین آیا اور بہ ادائے کورنش اور تسلیم کے خط نذر محمد خان کا کہ مشتمل اخلاص و نیاز مندی
پر تھا مع تحف اور ہدایا کے نظر اقدس مین گذرانا اور بعد اوسکے پیشکش اپنی آبگے کی سوغات نذر محمد خان کی گھوڑے اور غلام ترکی
وغیرہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ قیمت کی تھی اوس وقت تیس ہزار روپیہ اوس ایلچی کو انعام دیے اور جب آصف خان مہابت خان
سے کسی وجہ سے ٹلکر قلعہ اٹک جاگیر اپنی مین گیا اور اوسکو سامان جنگ سے آراستہ کیا تو اوسکے ساتھہ کل قریب ڈھائی سو آدمیون
سے کم تھے مہابت خان نے اپنے نوکر ذنگ ہمراہ احدیان بادشاہی اور زمینداران اوس طرف کے بسرداری بہروز نام اپنے ایک
لڑکے اور شاہ قلی کے روانہ کیا کہ جلد جاکر قلعہ کا محاصرہ کرین انھون نے جاکر قلعہ کو گھیرا لیکن عہد و سوگند سے آصف خان کو تسلی دیکر
یہ حال مہابت خان کو لکھا اور جب لشکر بادشاہی دریاے اٹک سے اوترا تو مہابت خان رخصت لیکر قلعہ اٹک کیطرف گیا اور آصف خان کو
مع ابوطالب بیٹے اوسکے کے اور خلیل اللہ ولد میر میران کو مقید کر لیا پھر وہ قلعہ اپنے لوگون کے تفویض کیا پھر عبد الخالق بھتیجے خواجہ
شمس الدین محمد خوافی کو کہ آصف خان کا خاص مصاحب تھا مع محمد تقی بخشی شاہجہان کے کہ محاصرہ برہان پور مین اوسکو پکڑا تھا ان
دونون کو قتل کیا اور ملا میر محمد ٹھٹھوی کو کہ مصاحب آصف خان کا تھا جب اوسکے بیڑی ڈالنے لگے تو وہ بیڑی پاؤن سے
نکل گئی اس بات کو حمل اوسکی افسونگری پر کیا اور اوس وقت کہ وہ قرآن شریف آہستہ آہستہ پڑھتا تھا اوسکی حرکت لب سے مہابت خان
کو یقین ہوا کہ یہ مجکو بد دعا دیتا ہے اس خوف سے اوسکو بھی مروا ڈالا یہ ملا محمد فضائل صوری اور معنوی سے آراستہ تھا اور زیور صلاح
اور پرہیزگاری سے پیراستہ افسوس یون ضائع ہوا پھر جب نواحی جلال آباد مین مقام لشکر بادشاہی کا ہوا تو ایک گروہ وہان کے
کافرون کے آکر ملازم ہوئے طریقہ اونکا عجیب طریقہ کافران تبت کے ہے کہ ایک بت بصورت آدمی سونے یا پتھر سے بناکر پوجتے ہین
اور ایک عورت سے زیادہ نہین کرتے مگر جبکہ وہ بانجھہ یا خاوند اوس سے ناراض ہوا اور جب کسی دوست یا قریب کے گھر جاوین تو دروازے
سے نہین جاتے چھت پر ہوکر جاتے ہین اور اپنے شہر حصار کا سوا ایک دروازے کے دوسرا نہین رکھتے اور سوا خوک و ماہی کے سب
گوشت کھاتے ہین اور حلال جانتے ہین کہتے ہین کہ جو ہمارے لوگون مین سے گوشت مچھلی کا کھاوے وہ اندھا ہو جاتا ہے اور گوشت
کی یخنی بناکر کھاتے ہین اور سرخ کپڑے کو بہت عزیز رکھتے ہین اور اپنے مردے کو لباس پہناکر اور ہتھیار بندھواکر مع صراحی شراب و پیالہ
کے قبر مین رکھتے ہین اور قسم اون مین یہ ہے کہ سر ہرن یا بکری کا لیکر آگ مین رکھیں پھر وہان سے نکالکر درخت پر رکھہ دیتے ہین اور کبھی مین
جو ہمارے یہان ایسی قسم جھوٹ کھاوے تو وہ بلا مین مبتلا ہوتا ہے اور اونکے یہان اگر باپ بیٹے کی عورت کو پسند کرے تو بیٹا اس بات
مین کچھہ برا نہین مانتا بادشاہ نے اونسے کہا کہ ہندوستان کی جس چیز کو تمھارا دل خواہش کرے مانگو انھون نے گھوڑے اور تلوارین
اور نقدی اور سر و پا سرخ طلب کیے اور مراد سے کامیاب ہوے وہان سے جگت سنگھ پسر راجہ باسو کا لشکر شاہی مین سے بھاگکر
طرف کوہستان شمالی لاہور کے چلا گیا تو بعد اسکے حضرت بادشاہ نے صادق خان کو صوبہ داری پنجاب پر رخصت فرمایا اور فرمایا کہ جگت سنگھ کی

گوشمالی بخوبی کرتا اور خود بدولت سیر و شکار فرماتے ہوئے یکشنبہ کو بیسوین ماہ اردی بہشت کی نیک ساعت مین داخل شہر کابل
ہوئے اور ہاتھی پر سوار ہوکر زر نثار کرتے ہوئے براہ بازار ہوکر باغ شہر آرا مین کہ قریب قلعہ کے تھا تزول اقبال فرمایا جمعہ کے روز کہ غرہ
ماہ خورداد کا تھا حضرت بابر شاہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور لوازم نیازمندی ادا کرکے اونکی باطن سے استمداد چاہی پھر زیارت مزار ہندال کی
اور اپنے عم بزرگوار میرزا محمد حکیم پر جاکر فاتحہ پڑھا اور خداوند کریم سے اونکی مغفرت چاہی اور بعد اسکے قصہ عجیب نہان خانہ تقدیر سے ظہور
مین آیا حال یاداشت اور خرابی مہابت خان کا ہے تفصیل اوسکی یون ہے کہ جب مہابت خان سے کنارے دریاے بہت کے ایسی بےادبی
بوسی کے خیال مین نہ تھی وقوع مین آئی اور امراے سپاہ اپنی غفلت سے مارے خجالت اور شرمندگی کے بادشاہ کے روبرو ہاتھ
نہ اوٹھا سکتے تھے تو راجپوتون نے مہابت خان کی ہمراہی کے سبب غلبہ اور اقتدار کے اسقدر سر اوٹھایا کہ کسیکو اپنے مقابل نسمجھتے
تھے اور ہر کس و ناکس پر ظلم و تعدی شروع کی یہانتک کہ اونکا زمانہ بدلا اور اونکا ظلم اونکے سر پر خرابی لایا کہ اونکی ایک جماعت نے موضع جالکہ
مین کہ شکارگاہ خاص مقرر و کابل سے ہے اپنے گھوڑے چرنے کو چھوڑ دیے بادشاہی احدیون نے کہ اوسکی حفاظت پر تھے جب راجپوتون
کو اس حرکت سے منع کیا تو راجپوت مقابلہ کو کھڑے ہوئے اور ایک احدی کو تلوارون سے پارہ پارہ کر دیا اوسکے خویش و قریب اور
سب احدی درگاہ مین فریادی ہوگئے اور خواہان انصاف ہوئے بادشاہ نے حکم کیا کہ اگر تم اوس راجپوت کا نام و نشان جانتے ہو
تو ظاہر کرو کہ حضور مین اوسکو بلواکر جواب طلب کیا جاوے بعد ثابت ہونے خون کے روبکاری مین اوسکو سزا دیجاویگی احدی اس بات پر
راضی نہوکر لوٹ گئے اتفاقاً جماعت یکون کی قریب راجپوتون کی ٹھہری ہوئی تھی دوسرے دن سب یکے بادشاہی اکیدل ایک جان
ہوکر راجپوتون کے مقام پر پہنچے اور اونکو گھیر لیا جو یکے تیر اندازی اور فن بندوق مین سب کامل تھے تھوڑی دیر مین بہت راجپوتون کا
کام تمام کیا اور اونمین سے ایک گروہ کو کہ مہابت خان بیٹون سے زیادہ عزیز رکھتا تھا تلوارون سے مار لیا غرضکہ قریب نوسو راجپوتون کے
کے وہان یکون کے ہاتھون سے مارے گئے اور کابلیون نے بھی اطراف مین باہر جہان راجپوت کو پایا پکڑا کر کوتل ہندوکش سے
پار لیجاکر بیچا اور اس طور سے قریب پانسو راجپوتون کے کہ اکثر اون مین سردار قوم تھے اور شجاعت و مردانگی مین نامور فروخت ہوئے
غرضکہ مہابت خان خبر غلبہ احدیونکی سنکر سوار ہوکر اپنے نوکرونکی مدد کو دوڑا اور راہ مین غلبہ اونکا دیکھکر اس خوف سے کہ کہین
مارا نجاوے لوٹ آیا اور دولت خانہ شاہی مین آکر پناہ لی بموجب اوسکی عرض کے جمال خان خواص اور دستہ حبشیون اور کوتوالون
کو حکم ہوا کہ جاکر اس فتنے کو دور کرین پھر معروض ہوا کہ باعث اس فساد کے بدیع الزمان داماد خواجہ ابوالحسن اور اوسکے بھائی خواجہ قاسم
ہین چونکہ دونون کو حضرت بادشاہ نے روبرو بلاکر تحقیق کیا اونسے تقریر حیست ادا نہوسکی چونکہ مہابت خان کے بہت لوگ تیر و تفنگ سے
مارے گئے تھے اسواسطے اوسکی خاطرداری کرکے دونون کو اوسکے سپرد کردیا اور اوسنے نہایت خرابی سے ان دونون کو اپنے
گھر لیجاکر قید کیا اور اونکا سب مال و اسباب ضبط کرلیا پھر وہان خبر آئی کہ عنبر حبشی اسی برس کی عمر مین مرگیا یہ عنبر فنون سپاہگری اور طریقہ
سرداری اور تدبیر و بندوبست مین لاثانی تھا آخر تک بخوبی معزز رہا اور کسی کتاب مین نہین دیکھا کہ حبشی غلام ایسے رتبے کو پہنچا ہو
پھر سید بہوہ حاکم دہلی نے حسب تحریر مہابت خان کے عبدالرحیم خانخانان کو کہ اپنی جاگیر پر جاتا تھا لوٹا کر لاہور کیطرف روانہ کیا بعد اسکے
خبر آئی کہ شہزادہ دارا شکوہ اور اورنگ زیب پسران شاہجہان قریب اکبر آباد کے پہنچے ہین حضرت جہان پناہ یہ سنکر کمال شگفتہ خاطر اور
خوشنود ہوئے لیکن مہابت خان نے مظفر خان حارس دار الخلافہ آگرہ کو لکھ بھیجا کہ بحالت نظربندی انکو درگاہ شاہی مین لاوے اور
چونکہ خاطر شریف طرف شکار کے بہت مائل تھی اسواسطے اللہ مددی قراول بیگی نے واسطے شکار قمرغہ کے قور کلان جسکو ہند مین نادر

سکتے ہین رسیون سے بٹ کر بشکش کی اوسپر پچیس ہزار روپیہ صرف ہوے تھے بنا بر آن متصدیان سرکاری کو حکم ہوا کہ اسکو لیجا کر
موضع رنعنده مین کہ وہانکی شکارگاہ ہے اوس نور کو کھڑا کرین اور شکار کو ہر طرف سے اوس نور مین لاوین اور بادشاہ مع اہل حرم
اور پرستارون کے سیر شکار کو متوجہ ہوے شاہ اسمعیل ہزارہ والے نے کہ وہان کے لوگ اوسکو اپنا مرشد اور پیر جانتے تھے مع
اپنے لواحق اور توابع کے آکر میر مافوس کے باہر ڈیرہ کیا حضرت بادشاہ مع نورجہان بیگم اور اہل حرم کے شاہ اسمعیل کے یہان تشریف
لے گئے اور بیگم نے اونکی اولاد کو جواہرات اور ہتھیار مرصع دیے پھر وہان سے شکار کو جا کر قریب [illegible] راس ارزنگ اور قوچ
کوہی اور ریچھہ اور جرخ جو اوس نور مین آئے تھے شکار کیے ایک اونمین سے بلہہ سے تہا تین من اور تین سیر وزن جہانگیری سے تھا
اور سوانح اس سال سے یہ حال ہے کہ جب شاہجہان نے یہ خبر بے ادبی اور گستاخی مہابت خان کی سنی تو غصہ مزاج پر غالب ہوا اور باوجود کم جمعیت
اور بے سامانی کے ارادہ کیا کہ اپنے والد ماجد کی خدمت مین جا کر مہابت خان کو سزاے واقعی اوسکی بے ادبی کی دیوین اس ارادے سے
تیئسوین رمضان ۱۰۳۵ ہجری کو ہزار سوارون سے ناسک ترنگ سے روانہ ہوے اور یہ خیال فرمایا کہ وہان بہت لشکر
زیادہ جمع ہو جاویگا جب اجمیر مین پہونچے تو راجہ کشن سنگہ پسر راجہ بھیم کہ مع پانسو سوار کے ہمرکاب آیا تھا اجل طبعی سے مر گیا اور اوسکے
ہمراہی متفرق ہوگئے اور فقط پانسو سوار بہ ہزار پریشانی ہمراہی مین رہے اسواسطے یہ صلاح کی کہ کچھہ دنون ٹھٹہ مین جا کر گذر کرین
اس ارادے پر اجمیر کے رستے ناگور اور ناگور سے جودھپور مین آئے اور وہان سے جیلمیر کو توجہ کی اور ہمایون بادشاہ مرحوم بھی اسی راہ سے
اپنے ایام ہرج مرج مین سندہ و ٹھٹہ کو گئے تھے اور جب خاطر دریا مقاطر حضرت جہان پناہ کی سیر و شکار کابل سے فارغ ہوئی تو دوشنبہ
کے دن غرہ ماہ یور کو کابل سے دارالخلافہ کیطرف مراجعت فرمائی اوسیدن خبر بیماری شہزادہ پرویز کی پہونچی کہ درد قولنج بکمال شدت
ہوا تھا علاجون سے کچھہ تخفیف ہوئی ہے پھر قریب اوس سے عرضی خانجہان کی آئی کہ شہزادے پھر پانچ گھڑی تک بیہوش رہے لاچار طبیبون
نے پانچ داغ سر و پیشانی و کنپٹی مین دیے لیکن ہوش نہ آیا بعد کچھہ دیر کے ہوش آیا اور باتین کین پھر بیہوش ہوے طبیبون نے بیماری صرع
کی تجویز کی ہے اور یہ مرض کثرت شراب خواری کا ہے جیسے شہزادہ مراد اور دانیال دونون چچا انکے اسی سبب سے ہلاک ہوے ہین پھر انھین
دنون مین شہزادہ محمد اورنگ زیب اور دارا شکوہ خدمت جد بزرگوار مین آکر زمین بوس سے سعادت اندوز ہوے اور ہاتھی اور جواہر اور
آلات مرصع قریب دس لاکھہ روپیہ کے پیشکش کیے پھر تحریر فاضل خان سے معلوم ہوا کہ بایسنقر پسر سلطان دانیال مرحوم کا امرکوٹ مین
شاہجہان سے جدا ہو کر راجہ گج سنگہ کیطرف گیا ہے عنقریب شاہزادہ پرویز کی خدمت مین پہونچیگا اور اسی سال مین آوارگی اور خرابی
مہابت خان کی ظہور مین آئی قصہ مختصر اوسکا یون ہے کہ جب سے اوس سے وہ گستاخی ظہور مین آئی تھی مزاج اوسکا بدل گیا تھا اعیان دولت
سے سلوک نامناسب کرکے سبکو آزردہ کر دیا تھا لیکن حضرت بادشاہ عالی حوصلگی اور بردباری سے باوجود اوس گستاخی کے ظاہر مین عنایت
فرماتے تھے اور جو کچھہ نورجہان بیگم تنہائی مین عرض کیا کرتین اوس سے بیان فرما دیتے چنانچہ بار ہا اوس سے فرمایا کہ بیگم تجھکو مارا چاہتی ہے
خبردار رہنا اور لڑکی شاہنواز خان نبیرہ عبدالرحیم خانخانان کی جو شایستہ خان پسر آصف خان سے منسوب ہے کہتی ہے کہ مین قابو پاکر
مہابت خان کو بندوق سے مارونگی یہانتک کہ رفتہ رفتہ وہم اوسکا بادشاہ کیطرف سے کہ پہلے تھا اور بھی ہوشیار رجماعت اچھوتون کو پہلے
مبادا مین چار طرف دولتخانے کی کھڑا کرتا تھا ہر عمدہ نوکر اوسکے کابل مین گکہرون کی لڑائی مین مارے گئے تھے اور نورجہان بیگم برخلاف اوسکے ہمیشہ
موقع دیکھتی تھین اور دلاوران کار آزمودہ کی جماعت کو دلاسا اور عنایات سے آمادہ کر رکھا تھا یہانتک کہ ہوشیار خان خواجہ سرا بیگم کا
لاہور سے دو ہزار سوار نوملازم لایا اور رکاب شاہی مین بھی اتنے دنون مین بہت جمعیت ہوگئی تھی قریب رہتاس کے حکم صادر ہوا کہ تمام

سپاہ قدیم و جدید سامان سجا کر حاضری کے واسطے راہ مین کھڑی ہو پھر بلند خان خواجہ کو حکم دیا کہ مہابت خان کے پاس جا کر حضرت
بادشاہ کیطرف سے حکم پہونچا دینا کہ آج بیگم اپنے لوگون کی حاضری لیتی ہین بہتر یہ ہے کہ تم پہلے مجرائیونکو آج موقوف رکھو مبادا باہم کچھ گفتگو
ہو کر جھگڑا واقع ہو جاوے اور اوسکے بعد بلند خان نے خواجہ انور کو روانہ کیا کہ یہ بات خوب سمجھا آوے کہ مہابت خان حسب الحکم
دربار مین کورنش کو حاضر نہین ہوا دوسرے دن سپاہ شاہی بہت بارگاہ مین جمع ہوئی بادشاہ نے مہابت خان کو کہلا بھیجا کہ تم ایک منزل
آگے لشکر سے چلا کرو اگرچہ وہ مطلب اس تقریر سے پا گیا لیکن چونکہ وہ لڑائی سے دب گیا تھا کچھ اور ظاہر نکر سکا اور لاچار آگے کو روانہ ہوا
حضرت بادشاہ اوسکے بعد سوار ہوئے اور سواری تیز چلی مہابت خان اوس منزل مین بھی نہ ٹھہر سکا اور وہان سے بھی کوچ کرکے دریاے
بہٹ سے اوترکر مقام کیا اور بادشاہی لشکر اس طرف مقیم ہوا پھر وہان سے افضل خان کو اوسکے پاس بھیجکر چار باتین کہلا بھیجین
اول یہ کہ جو شاہجہان ٹھٹہ کیطرف گئے ہین تو تم اونکے پیچھے جا کر بندوبست اونکی مہم کا کرو دوسرے یہ کہ آصف خان کو حضوری مین
بھیجدو تیسرے یہ کہ طہمورث اور ہوشنگ پسران سلطان دانیال کو بارگاہ معلے مین پہونچا دو چوتھے یہ کہ لشکری خان پسر مخلص خان کو
کہ تم ضامن اوسکے ہوے تھے درگاہ والا مین حاضر کرو اور اگر آصف خان کے بھیجنے مین تاخیر ہوگی تو یقین جاننا کہ فوج جرار تجھپر
مقرر کیجاویگی افضل خان مہابت خان کے پاس سے جا کر فرزندان سلطان دانیال کو ہمراہ لے آئے اور عرض کی کہ آصف خان کے
باب مین کہتا ہے کہ جو مین بیگم کیطرف سے مطمئن نہین ہون تو ڈرتا ہون کہ اگر آصف خان کو چھوڑ دون تو مبادا سپاہ مجھپر بھیجی جاوے
جس خدمت پر آپ مجکو حکم فرماوین مین دل وجان سے حاضر ہون جب لاہور سے نکل جاؤنگا تو بسر وچشم آصف خان کو درگاہ معلی کیطرف
روانہ کردونگا جب افضل خان نے آصف خان کے بھیجنے مین عذر بیان کیا تو بیگم اوسکی باتون سے غصہ ہوئین افضل خان نے جو کچھ
دیکھا اور سنا تھا مہابت خان سے جا کر صاف صاف بیان کردیا اور کہا آصف خان کے روانہ کرنے مین تاخیر بہتر نہین اس مین
ہرگز کچھ اور خیال نکرنا کہ ندامت اوٹھاوگے جب مہابت خان حقیقت حال سے مطلع ہوا تو آصف خان کو لا کر خود عذر خواہ ہوا اور قول
وقسم لیکر اوسکو روانہ درگاہ کیا لیکن اوسکے پسر ابو طالب کو چند روزون بنابر مصلحت مذکورہ کے اپنے پاس رہنے دیا اور ظاہر مین ٹھٹہ
کیطرف جانے کا ارادہ کرکے وہان سے کوچ کیا تیئیسوین کو لشکر بادشاہی نے بھی دریاے بہٹ سے عبور کیا عجیب تر یہ ہے کہ غلبہ اور مغلوبی
مہابت خان کی دونون اسیجگہ واقع ہوئی اور بعد چند روزون کے ابو طالب پسر آصف خان اور بدیع الزمان داماد خواجہ ابو الحسن اور
اوسکے بھائی خواجہ قاسم کو بھی بہزار سعادت درگاہ والا کیطرف روانہ کیا پھر جب جہانگیر آباد مین موکب اقبال کا نزول اجلال ہوا تو داور بخش
پسر خسرو اور خانخانان اور مقرب خان اور میر جملہ نے مع اعیان لشکر لاہور سے آکر زمین بوسی سے شرف حاصل کیا ساتوین ماہ آبان کو سواد
لاہور نزول عسکر اقبال سے روشن ہوا اوس روز سعید مین آصف خان نے صوبہ داری پنجاب سے اختصاص پایا اور اسکا منصب وکالت
بھی اسیکے نام رہا اور حکم ہوا کہ دیوانخانے مین بیٹھکر کاروبار مالی وملکی کیا کرے اور خدمت دیوانی خواجہ ابو الحسن کو عنایت کی اور افضل خان
بعد موقوفی میر جملہ کے خدمت میر سامانی سے سرفراز ہوا اور میر جملہ کو بخشیگری پر مقرر فرمایا اور سید جلال اور سید محمد نبیرہ شاہ عالم بخاری کو کہ قبر
انکی گجرات مین ہے جیسا کہ مذکور ہوا رخصت وطن کی عنایت ہوئی اور ہاتھی انکو بخشا وہان معلوم ہوا کہ مہابت خان ٹھٹہ کی راہ سے لوٹکر
ہندوستان کیطرف گیا اور یہ بھی سنا گیا کہ بائیس لاکھ روپیہ اوسکے وکیلون نے بنگالہ سے وصول کرکے روانہ کیے ہین اور قریب دہلی کے
پہونچے ہین اسواسطے صفدر خان اور سپہدار خان اور علی قلی درمن اور نور الدین قلی اور امراے سنگدلن کو ہزار احدیون سے مقرر کیا
کہ جلد تر جاکے وہ روپیہ قبضے مین لاوین یہ لوگ جا کر قریب شاہ آباد کے اون لوگون سے کہ خزانہ لاتے تھے ملے اونھون نے

روپیہ نذکور ایک مکان مین لیجاکر تحصن ہوکر ہاتھہ پانون ہلائے مگر بادشاہی لوگون نے لڑکر مکان مین آگ لگادی جب وہ باہر آئے تو روپے
لے لیے اور لوگ ہمراہی خزانہ کے بھاگ گئے پھر ان لوگون کو فرمان پہونچا کہ خزانہ درگاہ شاہی کی طرف روانہ کرکے مہابت خان کے
تعاقب مین جاوین پھر خانخانان کو منصب ہفت ہزاری ذات وسوار دو اسپہ اور سہ اسپہ سے سرفراز فرماکر خلعت مع شمشیر اور اسپ
با زین مرصع اور فیل خاصہ مرحمت فرمایا اور ایک لشکر کو بندگان درگاہ سے واسطے استیصال مہابت خان کے رخصت دی اور صوبہ اجمیر
اوسکی جاگیر مین مقرر ہوا اور چونکہ مہم جگت سنگہ کی صادق خان سے سرانجام نہوئی تھی اور اوسکو مہابت خان کا دوست جانتے تھے
اسواسطے حکم ہوا کہ وہ باریابی سلام سے محروم رہے اور اوسی روز جگت سنگہ اور مخلص خان نے کوہستان کانگڑے سے آکر ملازمت
حاصل کی اور مکرم خان کو کہ حاکم ملک کوچ کا تھا صوبہ دار بنگالہ فرماکر فرمان صادر ہوا کہ جلد تر اپنے مقام سے بندوبست بنگالہ کو روانہ ہو
اور خانہ زاد خان کو حضور مین بھیجدے شاہزادہ پرویز کثرت شراب خواری سے مرض صرع مین مبتلا ہوا تھا رفتہ رفتہ غذا چھوٹ گئی اور
صاحب فراش ہوا ہرچند اطبا نے سعی علاج مین کی مگر کچھ فائدہ نہوا آخر شب چارشنبہ ساتوین صفر کو اکہزار چھتیس ہجری مین اس جہان فانی
کو وداع کیا اور اول وہین اوسکی لاش زمین کے سپرد کرکے پھر اکبرآباد مین لائے اور اوسیکے باغ مین دفن کیا جب یہ خبر مسامع حضرت ظل سبحانی
مین پونہچی تو درد و بیقراری کا علاج صبر و شکیبائی سے فرماکر تقدیر الٰہی سے راضی ہوے عمر شہزادے کی اڑتیس سال کی ہوئی اوس وقت کے
شعرا نے اونکی وفات کی تاریخ اس عبارت مین نکالی **وفات شاہزادہ پرویز** پھر خانجہان کو حکم ہوا کہ اونکی اولاد اور متعلقان باقی ماندہ
کو درگاہ فلک اشتباہ کیطرف روانہ کرے اور انھین دنون مین شاہ خواجہ ایلچی نذر محمد خان کو رخصت اوسکے وطن کیطرف فرمایا اور سوا
اون مدد خرچون کے کہ اوسکو مکرر دیے گئے تھے اس وقت اور چالیس ہزار روپے مرحمت ہوے اور اکثر نفایس ہندوستان کے اوسکے
ہمراہ تحفہ بھیجے پھر ابو طالب پسر [illegible] نذر گوہر سے آکر سعادت
زمین بوس حاصل کی اور مرزا رستم صفوی کو صوبہ داری بہار سے ممتاز فرمایا اور انھین دنون عرضداشت متصدیان دکن کی آئی کہ یاقوت
حبشی کہ بعد عنبر کے اس ملک مین سردار نامی تھا اور اوسکی حیات مین بھی سپہسالاری لشکر اور انتظام ملک تفویض اوسیکے تھا باظہار دولتخواہی
اور اختیار بندگی کے پانسو سوارون سے قریب جالناپور کے آکر سربلند راے کو خط بھیجا کہ مین فتح خان پسر ملک عنبر اور اکثر سرداران دکن کو بقصد
دولتخواہی بادشاہ جمجاہ حضرت جہانگیر سلامت کے آمادہ اور مستعد کرکے پہلے سب سے خود حاضر ہوا ہون وہ سب بھی پیچھے درپے آکر یہان
حاضر ہونگے جب خانجہان سربلند راے کی تحریر سے اس باب مین مطلع ہوا تو اوسی تحریر یاقوت خان کو بکمال تسلی اور امیدواری کے بھیجی کہ اپنے
اس ارادے کو جلد تر وقوع مین لاوے اور سربلند راے کو بھی خط لکھا کہ یاقوت خان کی دعوت اور مہمانداری اور خاطرداری بخوبی کرکے
اوسکو جلد تر برہانپور کیطرف بھیجدے اور پہلے گذر چکا ہے کہ شاہجہان تھوڑے لوگون سے ٹھٹہ کیطرف گئے تھے چونکہ ایام شاہزادگی سے
بادشاہ والاجاہ شاہ عباس والی ایران ان سے دوستی کمال رکھتے تھے اور ہمیشہ خطوط بھیجا کرتے اور اس ایام ہرج مرج مین بھی جو باعث
انکے ہوتے تھے اسواسطے شاہجہان کے دل مین آیا کہ اوس طرف جاکر اون سے قریب رہنا چاہیے تا اونکی مدد اور الفت سے یہ غبار
پریشانی دفع ہووے غرض جب قریب ٹھٹہ کے پونہچے تو شرف الملک کہ محافظ وہان کا تھا نو ہزار سوار اور بارہ ہزار پیادے جمع کرکے اور
قلعہ کو درست کرکے مقابلے کو باہر نکلا جو کہ اوس وقت کل قریب تین چار سو سوار وفادار دلاور تھے تاب مقابلہ نہ لاسکے اندر شہر کے
جاکر قلعہ بند ہوے اور جو قلعہ کو اول سے سامان جنگی سے درست کر رکھا تھا برج و فصیل پر سے لڑائی شروع کی شاہجہان نے اپنے لوگون کو
تاکید منع فرمایا کہ ہرگز قلعہ پر حملہ نکرنا اور رعایا کو ناحق تیر و تفنگ سے نشانہ نا لیکن باوجود اس ممانعت کے جان نثارون نے قلعہ پر حملہ کیا

لیکن اوسکی مضبوطی اور درستی سے کامیاب نہوے اور عطف عنان کرکے محاصرہ حصار کیا بعد چند روز کے بہادران قلعہ شمشیر برہنہ نکلے جو کہ دور قلعہ مین
میدان مسطح تھا کہین پستی و بلندی و دیوار رو درختون کی آڑ نتھی سپرون کو چہرون پر رکھکر حملہ آور ہوے مگر خندقون عمیق پر آب سے آگے بڑھنا
اور پیچھے ہٹنا محال تھا درمیان میدان قلعہ کے قیام کرکے توکل کو حصار اپنا کیا اور چونکہ اونھین روزون خاطر شریف شاہجہان کی مریض
ہوگئی تھی اسواسطے ارادہ بڑائی عراق کا ملتوی رہا اور خبر بیماری شاہزادہ پرویز کی بشدت سنکر جانا کہ وہ اس عارضے سے جانبر نہوگا پھر
انھین دنون خط نورجہان بیگم کا ... مہابت خان آمد افواج شاہی سے گھبراکر چلا گیا ہی کہین ایسا نہو کہ جاکر تمہارے لڑکون کو بھکاکر مفسدہ پردازی
کرے صلاح دولت اسیمین ہی کہ تم پھر دکن مین جاکر بندیدہ بنو۔ وہین توقف کرو سے تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون + اسواسطے باوجود ضعف
اور نقاہت کے لسواری پالکی براہ بہار اور گجرات سے دکن کیطرف روانہ ہوے اور انھین دنون مین خبر فوت شہزادہ پرویز کی پہونچی اور
یہ وہ راہ ہی کہ سلطان محمود نے اسی راہ سے جاکر بتخانہ سومنات کو فتح کیا تھا اور شاہ جہان گجرات مین جاکر احمد آباد سے بیس کوس پر جانجالہ
کے گھاٹ سے نربدا اوترے اور راجہ بگلانہ کے علاقے مین ہوکر ناسک ترنبک مین کہ اپنے لوگون کو وہان چھوڑ آئے تھے پہونچے اور چونکہ وہان
کوئی عمارت لائق سکونت کے نتھی موضع جیبر مین آقامت فرمائی پھر انھین دنون آصف خان منصب ہفت ہزاری ذات و سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ
سے معزز و ممتاز ہوا اور جبکہ یہ خبر مہابت خان سے رہا ہوا کوئی منصب اور جاگیر نہین رکھتا تھا پھر عرضداشت متصدیان دکن سے
معلوم ہوا کہ نظام الملک نے براہ فتنہ پردازی اور کوتاہ اندیشی کے فتح خان پسر عنبر اور باقی اپنے فوج و لتون کو سرحدات ملک بادشاہی پر بھیجا ہی
تا مفسدہ برپا کرین اسواسطے عمدۃ الملک خانجہان نے واسطے حفاظت شہر کے لشکر خان کو کہ بندہ قدیمی خدمت گزار ہی اپنی جگہ پر چھوڑکر تا حفاظت
برہانپور مین سرگرم رہے باعساکر ظفر طراز بالاگھاٹ کیطرف کوچ کیا ہی اور موضع کھڑکی مین اونکے دفع کرنیکو ٹھہرا ہی اور نظام الملک نے انکی رزنگی
سنکر ایسے قلعہ دولت آباد سے سر باہر نہ ... نکالا اور ... سے ... محمود ... کا ہی کہ وہ سادات سیفی سے تھا
اور قرابت قریب نقیب خان سے رکھتا تھا جب عراق سے آیا تھا تو حضرت اکبر شاہ نے سادات خان نبیرہ عم نقیب خان کی لڑکی کا اسکے
نکاح کر دیا تھا جب عبور شاہجہان کا ملک پورب مین ہوا چونکہ وہان کے جاگیردار تھے شاہجہان سے آکر ملے اور چندے اوس کشمکش
مین ہمراہ رہے سادات خان نے کہ شہزادہ پرویز کے ہمراہ تھا محمد مومن کو لکھا کہ تم میرے پاس چلے آؤ وہ شاہجہان کی خدمت سے
جدا ہوکر سلطان پرویز کے پاس چلے آئے جب خبر اونکے آجانے کی حضرت بادشاہ نے سنی تو اوس سیدزادے کو ہاتھی کے پانون سے
مروا ڈالا ہرچند شاہ پرویز نے سفارشین کین خاطر شاہی مہربان نہوئی اور انھین روزون نظام الملک نے قلعہ دولت آباد مین حمید خان
نام ایک غلام حبشی کو معتمد اپنا کرکے سب کاروبار ریاست اوسکے سپرد کر دیا اور محل مین اوسکی زوجہ مختار ہوئی اور باہر وہ قابض ہوا اور
یہانتک کہ نظام الملک کو مثل مقید کے کر رکھا جب خانجہان قریب دولت آباد کے گیا تو حمید خان نے مع تین لاکھ ہون کہ بارہ لاکھ روپیہ
اوسکے ہوے خانجہان کے پاس جاکر مکر و فریب کی باتون سے اوسکو ملایا اور اسبات پر اوسکو راضی کیا کہ تمام ملک بالاگھاٹ کا مع قلعہ احمد نگر
نظام الملک کے قبضے مین چھوڑ جاوے افسوس ہی کہ خانجہان نے اسقدر روپیون پر ایسا بڑا ملک شاہی چھوڑ دیا اور کچھ عنایات شاہی
کا خیال نکیا اور تھانجات مین بادشاہی افسرونکو لکھ بھیجا کہ یہ ضلع تمام نظام الملک کے لوگون کے سپرد کر دیوین اور خود حاضر حضور ہون اور یہی
تحریر سپہدار خان حاکم احمد نگر کو بھی بھیجی جب سپاہ نظام الملک احمد نگر پر گئی سپہدار خان نے کہا اس ملک مین تم شوق سے عملداری کرو
مگر مین قلعہ دون یہ ممکن نہین اگر فرمان جہانگیری لے آؤ تو اوسوقت تمہارے حوالے کر دون گا ہرچند نظام الملک والون نے ہاتھ پانون
ہلائے کچھ مفید نہوا اور باقی افسران نالائق نے کل ملک بالاگھاٹ کا نظام الملک کے لوگون کے تفویض کر دیا اور برہانپور مین

لوٹ آئے اور حمید خان حبشی کی حقیقت یہ ہے کہ اس غلام کی ایک عورت تھی دکن کی جب نظام الملک کو عورتون اور شراب کا شوق
ابتدا مین ہوا تو یہ عورت محل مین جانے لگی اور نظام الملک کے واسطے چھپا کر شراب اور بدکار عورتین لیجاتی اور اوسکو اس شوق شراب نوشی
اور عیاشی مین مشغول رکھتی اور رفتہ رفتہ اوسکے یہان ایسی مختار ہوگئی کہ اندر آپ اور باہر اوسکا شوہر تمام کارخانون مین متصرف ہوا اور
جب یہ عورت سوار ہوا کرتی تو امراے ملک و افسران سپاہ اوسکے ہمرکاب چلا کرتے اور عرض معروض اوسیسے کرتے یہان تک کہ عادل خان
نے اپنی فوج نظام الملک پر بھیجی اور ادہر سے بھی اوس عورت نے نظام الملک کی سپاہ کو ہمراہ لیکر قصد [illegible] مقابلے کے کیا
اور یہ سوچی کہ مین عورت ہون اگر فتح ہوئی تو بڑا نام ہوگا اور اگر میری شکست ہوئی تو عادل خان کا کچھہ نام نہین سب کہین گے ایک عورت کو
بھگا دیا کیا بڑا کام کیا اور یہ عورت ہمیشہ نقاب مونہہ پر ڈالکر گھوڑے پر سوار ہوکے فوجون مین حاضر رہتی اور ہتھیار کمر مین اور برچھے ہاتھون مین
ڈالکر نکلتی اور سامان جنگ اور سپاہ مردانہ اپنے ہمراہ رکھتی اور بہت دادو دہش کرتی ہر روز سردارون سے رعایت اور سپاہ پر سخاوت
کرتی آخر ہنگام مقابلہ فوج عادل خان کو میدان مین شکست فاش دیکر اوسکا تمام توپخانہ اور سب ہاتھی اپنے قبضے مین کرلیے اور صحیح و سلامت
لوٹ آئی پھر عرض اقدس مین گذرا کہ امام قلی خان فرمانروائے توران نے کہ چند سال سے میر سید برکہ آپکے ایلچی کو ماوراءالنہر مین کمال
تعظیم رکھکر سلوک آدمیانہ اوس سے ادا کیا جب خبر شورش شاہجہان کی سنی تو قدوہ ممالک اسلام عبدالرحیم خواجہ اور ارکان خواجہ بہت
تحفے اور ہدیے ہمراہ دیکر آپکے ایلچی کے ساتھہ رخصت کیا ہے کہ بارگاہ جہانگیری مین جاکر طریقہ محبت اور الفت کو استحکام دین اور نامہ محبت التیام
اپنا اونکے ساتھہ بھیجا ہے یہ خواجہ عبدالرحیم سادات ماوراءالنہر مین بڑے نامی اور گرامی ہین نسب شریف انکا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے ملتا ہے اور بادشاہ توران عبداللہ خان نے خواجہ جویبار جد بزرگوار انکے کو دست امانت دیا تھا اور ارادت صادق
رکھتا تھا اور جب وہ قریب کابل کے آئے تو بحکم جہانگیری معتمدون نے استقبال کرکے شہر [illegible] اور جابجا [illegible] کر انکو
عمدہ دعوت کی پھر حضرت بادشاہ نے تین منزل لاہور سے موسوی خان کو مع خلعت خاصہ اور خنجر مرصع کے انکی پیشوائی کو بھیجکر خوب طرح
اونکو راضی کیا پھر بہادر خان اوزبک کو کہ عبدالمومن خان کے وقت مین حاکم مشہد رہا تھا اور سلطنت جہانگیری مین منصب پنجہزاری
رکھتا تھا واسطے استقبال کے روانہ کیا اور جب خواجہ مذکور قریب ہوکے آئے تو حسب الحکم خواجہ ابوالحسن دیوان اور ارادت خان بخشی نے
استقبال کرکے ملاقات کی پھر اوسی روز دست بیعت شاہی سے مشرف ہوے بادشاہ نے انکو کورنش اور تسلیم معاف کرکے کمال اونکی بزرگی اور
عزت فرمائی اور قریب تخت کے بٹھلا کر پچاس ہزار روپیہ بطور انعام کے مرحمت فرمائے اور دوسرے دن جو دو قاب کھانے کے الوش خاص
سے سونے چاندی کے برتنون مین واسطے خواجہ مذکور کے بھیجین اور وہ سب برتن مع سامان انھین کو دیے پھر صوبہ داری بنگالہ سے
خانہ زاد خان کو معزول فرماکر مکرم خان ولد معظم خان کو اونکی جگہ سرفراز فرمایا جب مکرم خان اوس ملک مین پہونچے تو حسب اتفاق واسطے استقبال
ایک فرمان کے کہ اونکے نام گیا تھا کشتی پر بیٹھکر ایک نالے مین کہ درمیان پڑتا تھا آئے اور کنارے کے قریب پہونچکر ملاحون سے کہا
کہ کشتی کو پانی مین ٹھہراؤ کہ مین نماز عصر پڑھ لون تقدیر سے اوسوقت ایک ایسی آندھی آئی کہ کشتی پانی مین ڈوب گئی اور مکرم خان مع اپنے
رفیقون کے کہ اوس کشتی مین تھے غرق بحر فنا ہوے کوئی اونمین کا نہ بچا اور انھین دنون خانخانان ولد بیرم خان نے بہتر سال کی عمر
مین اجل طبعی سے اس دار فانی سے انتقال کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب خانخانان دہلی مین آیا تو ضعف قوی اسکے مزاج پر غالب ہوا
اور یہ واسطے علاج کے وہین مقیم ہوا آخر سنہ میان سال ایکہزار چھتیس ہجری کے ودیعت حیات کارسازان قضا و قدر کے سپرد کرکے
اوس مقبرے مین کہ اپنی زوجہ کے واسطے بنایا تھا دفن ہوا یہ اس سلطنت کے بڑے امیرون مین سے تھا حضرت اکبر بادشاہ کے

عہد مین اسنے بڑی بڑی فتحین کی یعنی اول فتح گجرات اور شکست دنیا مظفر گجراتی کا کہ جسبھی سے وہ ملک ممالک محروسہ شاہی مین داخل ہوا
دوسری فتح جنگ کہل کی کہ وہ ہمراہ بہت فیلان اور توپخانہ عظیم کے آیا تھا اور مشہور ہی کہ اوسکے ہمراہ ستر ہزار سوار تھے اور خانخانان کے
ہمراہ بیس ہزار خانخانان اوس سے دو دن اور ایک رات تک لڑتا رہا آخر فتح پائی اور اوسی لڑائی مین راجہ علی خان سردار مارا گیا تیسری
فتح ملک ٹھٹہ اور سندہ کی ہی اور زمانہ حضرت جنت مکانی مین اسکے بڑے بیٹے شاہنواز خان نے تھوڑے لوگون سے عنبر کے لشکر کو شکست
دی تھی جیسا پہلے گذر چکا ہے ... اور امیر نامی تھا اگر موت فرصت دیتی تو اور بھی عمدہ کام اسکے زمانے مین یادگار رہتے اور قابلیت مین
یکتائے زمانہ تھا زبان عربی اور فارسی اور ترکی اور ... خوب جانتا تھا اسکی عقلی و نقلی بہت باتین اور شجاعت کی اکثر حکایتین مشہور ہین
فارسی اور ہندی مین شعر بھی کہتا تھا واقعات بابری جو اسنے بحکم اکبر شاہ کے ترکی سے فارسی مین ترجمہ کیا ہی یہ چند اشعار اسکے ہین
شمار شوق ندانستہ ام کہ تا چندست   جزا ینقدر کہ دلم سخت آرزومندست   بکیش صدق و صفا حرف عہد بیکارست   نگاہ اہل محبت
تمام سوگندست   نہ دام دانم و نہ دانہ اینقدر دانم   کہ پای تا بسرم ہرچہ ہست دربندست   مرا فروخت محبت و لے نمیدانم
کہ مشتری چہ کس ست و بہای من چندست   ادای حق محبت عنایتی ست ز دوست   وگرنہ خاطر عاشق بہیچ خورسندست
ازان خوشم بسخنہای دلکش تو رحیم   کہ اندکی بادای عشق تا چندست   **رباعی** زنہار رحیم از پی دل نروی   بیہودہ بار زروے
دل درگروی   گفتم سخنی و بازہم میگویم   خواہش کاری ہمیشہ کاہش ورزی   اور جب راجہ امر سنگہ زمیندار ملک ماندو نے بندگی اور
دولت خواہی اختیار کی تو بعد اسکے عرض پرداز ہوا کہ باپ دادا میرے آستانہ بوسی سے شرفیاب ہوئے ہین مین بھی امیدوار ہون کہ
اس سعادت سے بہرہ اندوز ہون اسواسطے مہابت خان کو حکم ہوا کہ اوسکو جا کر ہمراہ اپنے بارگاہ شاہی مین لے آوے اور منظور اوسکی
یہ اور ... کے ... ... حضرت بادشاہی مین عرض ہوا کہ مہابت خان
جا کر شاہجہان سے ملگیا ہی تو اوسکے مقابلے مین خانجہان کو خطاب سپہ سالاری سے امتیاز بخشا اور تفصیل اسکی یون ہی کہ جب
مہابت خان ٹھٹھہ کی راہ سے بارگاہ شاہی سے جدا ہوا اور لشکر بادشاہی نے اوسکا تعاقب کیا تو اسنے نجات اپنی سوا اسکے نہ دیکھی
کہ شاہجہان کے پاس جاوے پھر ایک عرضی ہمراہ اپنے کسی معتمد کے خدمت شاہجہان مین بھیجی کہ اگر تقصورات میرے معاف ہون
تو قدمبوسی مین حاضر ہون شاہجہان نے بمقتضائے وقت اوسکے قصور معاف کرکے فرمان مرحمت عنوان ساتھ پنجہ مبارک کے اوسکی
تسلی کو بھیجا پھر وہ قریب دو ہزار سوار کے ہمراہ دیکر راہ راج بلیلہ اور ملک بہرجی سے ہوکر شاہجہان کے پاس پہونچا اور خیمے مین سعادت
ملازمت سے شرفیاب ہوکر ہزار اشرفیان اور ایک الماس سات ہزار روپیہ کا مع اور سامان کے پیشکش کیا شاہجہان نے اوسکو انعام
مین خنجر مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ گھوڑا اور خاصہ ہاتھی مرحمت فرماکر سرفراز کیا اون دنون خانجہان نے خطوط پے درپے بھیج کر عبداللہ خان
کو برہانپور مین بلوایا اور وہ وہان آکر خان جہان سے ملا چند دنون برہانپور مین رہا آخر خان جہان لوگون کے بہکانے سے اوسکی طرف سے بدگمان
ہوا اور ایک روز کہ وہ ہمراہ ایک خدمتگار کے خانجہان کے یہان ملنے کو آیا خانجہان نے اوسکو قید کرلیا اور یہ حال بارگاہ بادشاہی مین
لکھ بھیجا اوسکے جواب مین فرمان صادر ہوا کہ اوسکو قلعہ آسیر مین نظربند رکھے چونکہ بدعہدی سب مین ممنوع ہی تھوڑے دنون مین خانجہان نے
اسکا نتیجہ پایا قصہ اسکا یون ہی کہ جب دماغ اوسکا عنایات جہانگیری سے مست بادہ غرور کا ہوا بعد اوسکے کہ اورنگ خلافت نے بجلوس
حضرت جہانبانی ارتفاع آسمانی پایا تب اسنے ہمیشہ اندیشہائے ناصواب اور خیالات فاسدہ مین آپکو گرفتار کیا اور ایسا وہم سمایا کہ
ستائیسوین ماہ صفر ۱۰۳۹ ہجری مین مع فرزندان و اعزہ خود دارالخلافت اکبرآباد سے بھاگا اور حضرت بادشاہ نے خواجہ ابو الحسن

اور سید مظفر خان اور الہ وردی خان اور رضا بہادر اور برقی ساج راٹھور کو فوج دیکر اوسکے تعاقب مین بھیجا اونھون نے قریب دھولپور کے
اوسکو جالیا اور آپس مین جنگ سخت واقع ہوئی رضا بہادر وہان مارے گئے اور برقی زخمی ہوا اور خانجہان کے بھی دو لڑکے کام آئے
اور خود جان بچاکر وہان سے نکلکر دکن کیطرف بھاگا اور نظام الملک سے ملکر محرک سلسلہ فساد کا ہوا اونھین دنون خود حضرت بادشاہ نے
مع عساکر منصورہ دکن کیطرف توجہ فرمائی اور برہان پور مین نزول اقبال فرمایا اعظم خان کو کہ حضرت جہانگیر کے وقت مین ارادت خان کا
خطاب رکھتا تھا لشکر دیکر اوسکی گوشمالی کو روانہ کیا بالاگھاٹ مین خان جہان مکرر افواج شاہی سے لڑا آخر شکست کھاکر سیحم کی
طرف افغانستان مین چلا گیا حضرت بادشاہ نے عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ کو سردار کرکے مع سید مظفر اور معتمد خان کوکہ اور رشید خان
اور باقی امرا کے اوسکے تعاقب مین بھیجا اور لشکر فیروزی اثر سندہ مین پہونچکر اوس ... سعادت سے ملا اوس خارج جہان نے ہاتھ حیات
سے دھوکر اپنے بیٹون اور اہل قرابت کے ساتھ لشکر شاہی سے مقابلہ کیا اور مع دو لڑکون اور منتسبین اپنے کے مارا گیا
اور خان بہادر فیروز جنگ نے اوسکا سر بادشاہ کی خدمت مین روانہ کیا فقط — پھر حال حضرت شاہ جہانگیر کا لکھتا ہون کہ اکیسوین.
اسفندارمذ کو ساعت مسعود مین پھر اتفاق سفر کشمیر کا ... واسطے سیر و شکار وہان کے واقع ہوا اور یہ سفر اختیاری نہ تھا
بلکہ ضروری تھا کہ موسم گرمی ہندوستان کا مزاج مقدس سے بہت ناموافق ہوگیا تھا اسواسطے ... یہ محنت سفر گوارا
فرماکر تشریف لیجایا کرتے اور موسم سردی مین پھر ہندوستان کی طرف معاودت فرماتے اس سفر سے چند روز پہلے خواجہ عبد الرحیم
کو تیس ہزار روپے عنایت کیے تھے ان دنون ہتھنی مع ہودج نقرئی مرحمت فرمائی ❊

بائیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

روز یکشنبہ تیسری رجب سنہ ایکہزار چھتیس ۱۰۳۶ ہجری مین آفتاب نے برج حمل مین تحویل کی اور بائیسوان سال جلوس والا کا شروع ہوا
کنارے دریاے چناب کے جشن نوروز کا آراستہ ہوا دوسرے روز وہان سے کوچ کرکے سیر و شکار کرتے ہوئے منزل بمنزل
کشمیر مین رونق افروز ہوئے جب خدمت والا مین معروض ہوا کہ مکرم خان حاکم بنگالہ دریا مین غرق ہوگیا وہ صوبہ حاکم سے خالی ہے
اس واسطے کشمیر سے فدائی خان کو حکومت بنگالہ پر مقرر فرماکر منصب پنجہزاری ذات و سوار کا مع خلعت فاخرہ اور اسپ عراقی ابلق
کے کہ شاہ ایران کا بھیجا ہوا تھا مرحمت فرماکر اوس طرف رخصت کیا اور مقرر فرمایا کہ ہر سال پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بادشاہی
اور پانچ لاکھ روپیہ بصیغہ پیشکش بیگم کے ہمیشہ بلا توقف بھیجا کرے بعد اسکے ابو سعید نواسہ اعتماد الدولہ کو حکومت ٹھٹھہ سے سربلندی
بخشی اور بہادر خان اوزبک کو حاکم الہ آباد بعد تبدیلی جہانگیر قلی خان کے مقرر فرمایا اور خلعت خاصہ دیکر اودھر رخصت کیا اور سرکار
کالپی محتشم خان کی جاگیر مین مقرر ہوئی اب آگے خامہ دو زبان اور زبان سحر بیان ذکر قصہ رحلت اس بادشاہ والا شوکت کی لکھنے
سے عاجز ہے اسواسطے کہ حسن صورت اور خوبی سیرت اس بادشاہ کیوان جاہ کی اوس مرتبے کو تھی کہ جسنے دیکھا وہی خوب جانتا ہے
شعر نشستی چو بر گاہ شاہنشہی ❊ گرفتی جہان فر ظل اللہی ❊ فروزندۂ افسر و تخت بود ❊ کریم و رحیم و جوان بخت بود ❊ خلاصہ یہ ہے کہ
حضرت بادشاہ کشمیر ہی مین تھے کہ مرض مزاج اقدس پر غالب ہوا یہان تک کہ نہایت ضعف سے پالکی پر سوار ہوکر سیر و سواری مین
متوجہ ہوتے تھے ایک روز درد نے یہ شدت کی کہ لوگ ناامید ہوے اور زبان مبارک سے کلمات ناامیدی نکلنے لگے خلق
مین اضطراب ہوا جو چند روز حیات مستعار کے باقی تھے اس مرتبہ خیریت گذری اور بعد چند روز کے بھوک جاتی رہی اور افیون سے

کہ چالیس سال سے نوش فرماتے تھے بالکل نفرت ہوئی سوا چند پیالے شراب انگوری کے کچھ طلب نفرماتے اور انھین دنون شہزادہ شہریار کی ابرو اور پلکین اور بال ڈاڑھی مونچھ کے بسبب مرض دار الثعلب کے گر پڑے ہر چند طبیبون نے علاج کیا کچھ فائدہ نہ بخشا اس واسطے اوسنے اجازت لی کہ چند دنون لاہور مین جاکر اوسکی علاج مین مشغول ہو اور حسب اجازت اودہر روانہ ہوا اور داور بخش پسر خسرو کا کہ شہریار کے پاس بحکم نورجہان بیگم کے مقید تھا جاتے وقت اوسے لیکر ارادت خان کے سپرد کیا بعد اسکے حضرت بادشاہ واسطے سیر بھیلی بھون اور راجول اور دریا[illegible] فرماتے ہوے اثنائے راہ مین خانہ زاد خان پسر مہابت خان کا بنگالے سے آکر دولت بساط بوسی سے کامیاب ہوا اور ایک ہاتھی عمدہ پیشکش کیا [illegible] بھی خدمت شاہجہان سے جدا ہوکر حاضر حضور ہوا بعد اسکے رایات اقبال طرف لاہور کے روانہ ہوے اور مقام بیرم کلہ مین شکار کھیلا یہ ایک پہاڑ نہایت بلند اور اوسکے نیچے بیٹھکین بندوقچیون کے واسطے بنی تھین وقت شکار کے زمیندار وہان کے ہرنون کو پہاڑ پر بھگاکر چڑھا دیا کرتے تھے جب بادشاہ کی نظر مبارک کے سامنے وہ ہرن پڑتے تو اوسوقت بندوقچی اونکے گولی مارتے وہ زخمی ہوکر پہاڑ سے معلق ہنیچے اوپر ہوتے ہوے زمین پر آتے تھے اور ایک عجیب لطف و تماشا دیکھنے مین آیا کرتا تھا اس اثنا مین ایک پیادے نے [illegible] وہ آگے جاکر کھڑا ہوگیا اوس آدمی نے چاہا کہ کسیطرح کچھ [illegible] چونکہ کنارہ پہاڑ کا تھا اوسکا پانون پھسلا اوسنے ایک چھوٹے درخت کو پکڑا القدر سے وہ بھی اوکھڑ آخر وہ آدمی زمین پر گر کر مر گیا مزاج بادشاہی معائنہ اس حال سے کمال مکدر ہوا اور شکارگاہ سے لوٹ کر دولتخانے کو آئے اوسکی مان نے آکر کمال فریاد و زاری کی بہت مال دیکر اوسکی تسلی فرمائی لیکن خاطر شریف مین اوسکا درد چھید گیا گویا ملک الموت اوس صورت مین آیا تھا اوسوقت سے بیقراری شروع ہوئی اور حال متغیر ہوا پھر بیرم کلہ سے گھٹتے ہوتے ہوے موضع راجور مین آکر مقام کیا اور پہر دن رہے حسب عادت کوچ کیا راہ مین پیالہ مانگا اور لب پر رکھتے ہی دل نے قبول نکیا اور طبیعت بگڑی دولت خانے مین آنے تک یہی حال رہا اور پچھلی شب سے تکلیف بڑھی یہانتک کہ چاشت کے وقت روز یکشنبہ اٹھائیسوین صفر الکہ ہزار سینتیس ہجری مطابق گیارہوین آبان ماہ الٰہی کو بائیسوین سال جلوس سے ہماے اوج حضرت جہانگیری نے آشیانہ جسمانی سے پرواز کیا اور تمام عمر شریف ساٹھہ برس کی ہوئی جہان مین تہلکہ واقع ہوا اور لوگونپر پریشانی ہوئی **جلوس داور بخش** اس وقت مین آصف خان نے کہ فدائیان اور داعیان دولت شاہجہان سے تھا ارادت خان سے مشورت کر کے داور بخش فرزند خسرو کو قید خانے سے لاکر نوید سلطنت موہوم سے اوسکو شیرین کام کیا مگر داور بخش اس بات پر یقین نلاتا تھا آخر کو قسمین شدید سے اونھون نے اوسکی تسلی کی اور اوسکو سوار کر کے چتر شاہی اوسپر بلند کیا اور آگے کو چلے اور نورجہان بیگم ہر چند اپنے بھائی کو بلاتی تھی مگر آصف خان اوسکے بھائی کی طرف سے سواے عذر کے کچھ ظہور مین نہ آتا تھا لاچار ہوکر نورجہان نے نعش جہانگیر کو اپنے ساتھ لیا اور ساتھ شاہزادہاے عالیمقدار کے ہاتھی پر سوار ہوکر اونکے پیچھے روانہ ہوئی اور آصف خان نے بنارسی نام ہندو کو ڈاک چوکی مین شاہجہان کے پاس روانہ کیا اور صورت واقعہ رحلت جہانگیر سب اوس سے بیان کر دی اور چونکہ بسبب عدیم الفرصتی کے نوبت تحریر عرضی نہ آئی لہذا اپنی انگشتری اوس ہندو قاصد کو واسطے اعتماد کے دیدی القصہ اوس رات کو نوشہرہ مین توقف کر کے صبح کو کوچ کیا اور پہاڑ سے نکلکر بہنبر مین مقام کیا اور وہان سے تجہیز اور تکفین نعش جہانگیر سے فراغت پاکر ساتھ مقصود خان اور اور ملازمان شاہی کے روانہ لاہور کا کیا جمعہ کے دن اوس طرف دریا کے اوس باغ مین کہ نورجہان نے بنوایا تھا نعش کو جوار رحمت الٰہی مین سپرد کیا اور سب امراے عظام اور ملازمان بادشاہی کہ لشکر مین بادشاہ مرحوم مغفور کے تھے جان گئے کہ آصف خان نے واسطے استقامت اور

استحکام دولت شاہجہان کے یہ طور کر رکھا ہے اور داور بخش کو گوسفند قربانی تجویز کرکے اوسکو بادشاہ بنایا ہے اطاعت اور متابعت
آصف خان کی کرتے تھے اور جو کچھ وہ کہتے تھے قبول کرتے تھے اور گرد و نواح شہر مین خطبہ داور بخش کے نام پڑھکر روانہ لاہور
ہوے اور ہمیشہ صادق خان کی طرف سے آصف خان کو بے اتفاقی اور بے اخلاصی حضرت شاہزادہ شاہجہان مین معلوم تھی اور
اوس سے اس طرح کی حرکات ظہور مین آتی تھیں اس وقت مین خوف عظیم صادق خان کو ہوا اور [illegible] کی خدمت مین [illegible] ہوا
کہ یہ کدورت جاتی رہے اور خطا سے بندہ معاف ہون اور کوئی شفیع واسطے معافی تقصیر اپنی کے [illegible] خان نے شاہزادہ ہائے
عالی مقدار کہ نور محل سے اونکو لیا تھا اوسکی سپرد کیے کہ انکی خدمت مین لیاقت اندوز ہوے اور اس دولت کو شفیع جرائم اپنے کا
کرے آصف خان کی بہن کہ نکاح مین صادق خان کے تھی خدمت شاہزادگان مذکورہ کی مستعد ہوئی اور دیوانہ و پروانہ کے اونپر
فدا ہونے لگی اور آصف خان چونکہ نورجہان اپنی بہن کیطرف سے مطمین نہ تھا اوسکو نظربند کر رکھا اور حفاظت تمام اور حراست
مالاکلام عمل مین لایا کہ کوئی آدمی اوسکے پاس جانے نہ پاتا تھا اور نورجہان اپنی فکر مین تھی کہ شہریار سر آمد ہوا اور وہ برگشتہ بخت لاہور مین جو اس
واقعے سے آگاہ ہوا تو حسب تجویز [illegible] کہ آپ کو بادشاہ قرار دیکر دست تصرف تمام کارخانجات اور خزائن شاہی مین
دراز کیا اور جسکو جو چاہا دیا اور جمع کرنے مین لشکر اور سپاہ سے لڑا اور تمامی کارخانجات پر متصرف ہوا [illegible] ایک ہفتہ مین ستر
لاکھ روپیہ نقد منصبداران قدیم اور جدید کو دیا اور گرد اس خیال محال کے پھرا اور ہمت اپنی اس کام پر مصروف کرنے لگا اور میرزا بایسنقر
فرزند شاہزادہ دانیال کو کہ بعد از واقعہ حضرت جہانگیر بھاگ کر اوسکے پاس لاہور مین گیا تھا اپنی جگہ سردار کیا اور لشکر کو دریا سے عبور کروایا
اور اوسنے سنجانا کہ کارپردازان قضا و قدر سینہ دولت مین ایسے صاحب دولت اور شوکت کے اس خدمت جلیلہ کو رکھین گے کہ
بادشاہان عالی حوصلہ فرمانبرداری اوسکی کو فخر اپنا سمجھین گے اوس طرف سے آصف خان نے داور بخش کو ہاتھی پر سوار کیا اور خود بھی ایک
ہاتھی پر سوار ہوگئے اور اوسکے ہمراہ ہوا اور آمادہ کارزار اور پیکار ہوکر غول مین قرار پکڑا اور خواجہ ابوالحسن اور مخلص خان اور الہ وردی خان
اور سادات بارہہ کہ ہر ایک اون مین شیر نیستان پیکار تھے ہراول مین رہنمو ہوے اور شیر خواجہ ساتھ دانیال کے بیٹون کے التمش
مین مقرر ہوا اور ارادت خان نے ساتھ بہت سے امراے عالی مقدار کے برنغار مین پاے ثبات کا جمایا صادق خان اور شاہنواز خان
اور معتمد خان بیچ جرنغار کے مقرر کیے گئے اور شہر سے تین کروہ مقابلہ فریقین ہوا پہلے حملے مین انتظام اور جمعیت سپاہ داور بخش
متفرق اور پراگندہ ہوئی اور اوسنے ملازمان جدید کو مقابلے مین [illegible] سے قدیمی اس دولت ابد پیوند کے بھیجا تھا تو اون مین سے
ہر ایک نے اپنی راہ لی ایسے وقت مین شہریار برگشتہ روزگار ساتھ دو تین ہزار سوار جرار قدیم کے باہر شہر لاہور کے کھڑا ہوا منتظر
نیرنگی تقدیر کا تھا تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون ناگاہ ایک غلام ترکی جنگ گاہ سے لوٹ کر پہنچا اور اوسکو یہ خبر سنائی اور وہ
برگشتہ بخت انجام کار اپنے کو نہ سمجھا اور بسبب رہنمونی ادبار کے لوٹ کر قلعہ مین گیا دوسرے روز امرا نے آکر متصل حصار شہر کے طرف
مہندی باغ قاسم خان کے لشکرگاہ کیا اور اکثر اوسکے نوکرون نے چھپ کر آصف خان کو دیکھا اور ارادت خان نے قلعہ مین جاکر
صحن دولتخانہ بادشاہی مین توقف کیا اور صبح کو امرا نے داور بخش کو سرآرای ادبار کیا اور شہریار بیچ حرم سرائے حضرت جنت مکانی کے
جاکر ایک گوشے مین چھپ رہا فیروز خان خواجہ سرا کہ محرم اور معتمد حرم سرا کا تھا اوسکو باہر لایا اور الہ وردی خان کے سپرد کیا اور فوطہ
اوسکی کمر سے کھولکر اوسکے ہاتھ اوسی سے باندہے اور سامنے داور بخش کے اوسکو لے گئے پس از تقدیم مراسم کورنش کے جہان
اوسکے لیے جگہ تجویز کی گئی تھی وہان قید کیا گیا اور دو روز کے بعد اوسکی آنکھون مین سلائی پھیر کر معدوم البصر کیا اور چند روز کے بعد

طہمورث اور ہوشنگ فرزندان دانیال کو بھی پکڑ کر مقید کر دیا اب آصف خان نے عرضداشت مشتمل اوپر خوشخبری اس فتح و فیروزی کے شاہجہان کے حضور مین روانہ کی اور التماس کیا کہ موکب گیہان شکوہ جلدی تشریف لاکر جہان کو حوادث سے خلاص اور پاک کرین

اب کچھ حال یہان سے تحریر کیا جاتا ہے ساتھ اسکے کہ وہ درگاہ شاہجہان مین پونہچا اور شاہ جہان کا مستقر الخلافت اکبر آباد مین تشریف لانیکا لکھا جاتا ہے

القصہ بنارسی بیستم آذر ... ہے کہ ... درمیان مین کشمیر اور لاہور کے ہے ۱۹ تاریخ ربیع الاولی کی سنہ الکہزار سی و سہ ۱۰۳۷ ہجری قدسی روز یکشنبہ مقام خیبر مین کہ وہ بیچ انتہا سرحد نظام الملک کے واقع ہے پونہچا اور راستے سے مہابت خان کے ڈیرے مین جاکر ... حال عرض کیا اور مہابت خان نے مانند برق کے ڈیوڑہی حرم سرا اقبال پر جاکر محل مین خبر پونہچائی شاہجہان محل سرا سے باہر آئے بنارسی نے زمین بوس کرکے حقیقت حال عرض کی اور آصف خان کی مہر شاہجہان کی نظر سے گذرانی تو اس حادثے کی اطلاع سے شاہجہان پر ایک صدمہ پونہچا اور آثار اندوہ و ملال چہرے سے ظاہر ہوے چونکہ وہ وقت مقتضی اقامت بجا آوری مراسم تعزیت اور ترتیب لوازم اوسکا ... مہابت خان اور دوسرے امرا کے کہ اوس وقت ... تھے پنجشنبہ ۲۴ تاریخ ربیع الاول سنہ الکہزار سی و سہ ہجری کو ساعت مبارک منجمون نے پسند کی تھی نہضت موکب دولت و اقبال کا طرف مستقر الخلافت کے اتفاق پڑا اور راہ گجرات سے روانہ آگرہ ہوے اور فرمان مرحمت و عنایت عنوان مشتمل اوپر پہونچنے بنارسی اور پونہچانے اخبار کے اور نہضت موکب سعادت جانب دار الخلافت اکبر آباد کے امان اللہ اور بایزید کے ساتھ کہ دو نو خواہ شاہجہان کے تھے آصف خان کے نام روانہ ہوا اور ایک فرمان عالی شان محتوی بعنایات و نوازشات پادشاہانہ مصحوب جان نثار خان کے کہ مقربوں مرادیان شاہجہان کا تہا بنام خانجہان صوبہ دار دکن کے بھیجا گیا تاکہ جان نثار خان اوسکو عواطف بادشاہی سے خوش کرکے منشاے اوسکا دریافت کرے چونکہ ہنگام زوال دولت اور بدبختی اوسکی کا قریب پونہچا تہا راہ راست سے منحرف ہو کر سرگشتہ بادیہ ضلالت کا ہوا اور ساتھ نظام الملک کے موافق خواہش انہی کے عہد و پیمان کیے اور قسمین سخت درمیان مین لایا چنانچہ پہلے یہ حال ہم لکھ چکے ہین کہ ملک بالاگھاٹ مع قلعہ احمدنگر اوسکو دیا اور اس کام مین سعی بلیغ کی چنانچہ تمام بالاگھاٹ سواے قلعہ احمدنگر کے بیچ تصرف نظام الملک کے ہوگیا چونکہ خانجہان مقصد فساد اور ارادہ باطل اپنے دل مین رکھتا تھا تو اول ملک کو دشمن کے ہاتھ مین سونپ دیا کہ شاید بُرے وقت مین وہ کام آوے اور انھین دنون مین دریا خان روہیلہ کہ قبل واقعہ رحلت جہانگیر مرحوم مغفور کے خدمت شاہجہان سے بے سعادتی حاصل کر چکا تھا اور چاندور مین کہ داخل ولایت نظام الملک ہے مقیم تھا آکر خانجہان خان سے ملحق ہوکر باعث فتنہ و فساد ہوا اور آقا افضل دیوان صوبہ دکن نے کہ بھائی اوسکا دیوان شہریار کا تھا اور شاہجہان سے نااتفاقی رکھتا تھا پوچ باتین اوس افغان بیوقوف سے کہین القصہ جان نثار خان کہ فرمان گیتی مطاع واسطے دلدہی خانجہان خان کے لیگیا تھا بدون اسکے کہ عرضداشت فرمان کے جواب مین قلمی ہووے بیل مرام رخصت ہوا اور خانجہان خان اپنے بیٹون کو ساتھ سکندر دوتانی اور اور افغانون کے کہ وہ اوسکے یار اور رفیق تھے برہان پور مین چھوڑ کر خود ساتھ تمامی بندگان بادشاہی کے کہ ظاہر مین اوسکے موافق تھے مثل راجہ گجسنگھ اور جے سنگھ وغیرہ کے ماندو مین آیا اور اکثر محال ولایت مالوہ پر متصرف ہوا اور فتنہ پردازی اور خیال اور تفکرات باطنی اپنے کو سب پر روشن کیا اور جلدی وہان سے پلٹ کر برہان پور مین چلا گیا جو موکب دولت و اقبال شاہجہانی سرحد ملک گجرات

مین پونہچا عرضداشت ناہر خان کہ ساتھ خطاب شیر خانی کے مخاطب تھا مشعر اوپر نیاز اور عقیدت اور دولت خواہی اپنی
اور ارادہ مہاے باطل سیف خان کے صوبہ دار احمد آباد گجرات کے پونہچی اور چہ سیف خان بیچ حیات جہانگیر مغفور کے مصدر
گستاخی نسبت بندگان شاہجہان کے ہوا تھا اور اس افعال ذمیمہ سے پریشان و خجل تھا بموجب عرضداشت ناہر خان کا
مصداق اس معنی کا ہوا لہذا شیر خان کو نوازشات شاہانہ سے امیدوار کر کے اور منصب [illegible] ہو گیا کے سرفراز کیا اور
فرمان ہوا کہ شہر احمد آباد کو تصرف مین لا کر حوالہ معتمد خان کے کرے اور سیف خان کو نظر بند کے روانہ درگاہ فلک اشتباہ کا
کرے اس وقت مین سیف خان بیماری سخت مین مبتلا تھا اور [illegible] القاب [illegible] میرزا الزمانی کی نکاح
سیف خان مین تھی اور وہ ملکہ جہان ساتھ ہمشیرہ اپنی کے نہایت محبت ظاہر کرتی تھین اور مراعات خاطر اونکی اوپر ذمہ ہمت شاہجہان
کے لازم تھی لاجرم خدمت پرست خان کو حکم ہوا کہ احمد آباد کو جاوے اور سیف خان کو نظر بند حضور مین لاوے اور نگاہ رکھے
کہ کچھ ضرر سیف خان کو نہ پونہچے اور موکب منصور گذر [illegible] نربدا سے عبور کر کے حوالی قصبہ سنور واقع [illegible] مین مقیم تھا
اور اوسی مقام دلکشا مین جشن وزن [illegible] عمر ابد پیوند [illegible] آراستگی پائی اور سید دلیر خان [illegible] ہوا [illegible] مین جیدہ
بے مثل تھے شرف زمین بوس سے سرفراز ہوے اور منصب اونکا چہار ہزاری ہوا اور تین ہزار سوار مقرر ہوے اور [illegible]
عرضداشت شیر خان سے واضح ہوا کہ گجرات کے ساہوکارون کی چٹھیات سے کہ اکثر [illegible] معلوم ہوا کہ
آصف خان اور چند دولت خواہ کہ داور بخش کو دست نشان کر کے بیچ مقابلہ شہریار کے گئے تھے حوالی لاہور مین پہنچے
اوسکے مقابلے مین فتح پائی شہریار قلعہ لاہور مین متحصن ہوا اور حقیقت مین گویا نہ قید خانے مین آیا خدمت پرست خان کہ واسطے
لانے سیف خان کے گیا تھا جب حوالی احمد آباد مین پونہچا شیر خان واسطے استقبال فرمان عنایت عنوان اور خلعت [illegible] کے
شہر سے باہر آیا اور جبین سعادت زمین بوسی سے روشن کی اور سیف خان لاچار ہو کر ہمراہ خدمت پرست خان کے روانہ درگاہ ہوا
اور شاہجہان نے نسبت شفاعت نواب فلک احتجاب کے قصور اوسکے معاف کیے اور قید سے رہا فرمایا اور شیر خان ضبط و نسق
شہر سے فراغت پا کر ساتھ امراے دولت کے مثل میرزا عیسی ترخان اور میرزا والی وغیرہما کے محمود آباد مین سعادت زمین بوسی
مشرف ہوے اور جب تالاب کانکریہ کہ باہر شہر احمد آباد کے واقع [illegible] محل نزول رایات اقبال کا ہوا ساتھ روز [illegible] واسطے نظم و نسق
ملک کے اقامت فرمائی اور شیر خان کو منصب پنجہزاری ذات [illegible] اور صوبہ داری ملک گجرات سے سرفراز کیا اور میرزا عیسی ترخان
منصب چارہزاری دو ہزار سوار اور ایالت ملک پٹنہ سے ممتاز ہوا اور واسطے نظام کارخانہ سلطنت اور مصالح دولت کے خدمت پرست خان
کوکہ محرم جان نثار اور معتمد تھا نزدیک آصف خان کے لاہور کو روانہ کیا اور فرمان عالیشان بخط خاص لکھا گیا کہ ان دنون مین آسمان
آشوب طلب اور زمین فتنہ جو ہو گئے اگر داور بخش پسر خسرو اور بھائی اوسکا اور شہریار اور فرزندان دانیال کو آوارہ صحراے عدم کر کے وجود
ہمارے فکر و تردد او غم سے چھوٹیں تو یہ بات قرین مصلحت اور نہایت مناسب ہے روز یکشنبہ بائیسوین جمادی الاولی سنہ ایکہزار
سینتیس ہجری کو باتفاق ارکین سلطنت دولتخواہ خاص و عام لاہور مین خطبہ بنام شاہجہان پڑھا گیا اور داور بخش کو کہ دولتخواہان
مملکت نے بصلاح وقت دفع شورش کے تخت نشین کیا تھا شب چہارشنبہ چھبیسوین کو مع گرشاسپ اوسکے بھائی اور شہریار و طہمورث و ہوشنگ پسران
شاہزادہ دانیال کے قتل کیا اور وقت مین لشکر ظفر پیکر حضرت شاہجہان رونق بخش حدود ملک رانا کا ہوا رانا کرن کہ برادر رانا امر سنگھ
پسر خود عہد شاہزادگی مین بمقام گوکل کنڈہ سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہو چکا تھا مع پیشکش لیکر حاضر درگاہ جہان پناہ ہوا اور نہ

انواع مراحم خسروانی وعطای خلعت فاخرہ مع د[illegible]کی لعل قطبی قیمتی تین ہزار روپیہ کے اور فیل خاصہ ساتھ اسباب نقرہ واسپ خاصہ
بازین طلا وشمشیر وخنجر مرصع سے سرفراز ہوا او[illegible] اوسکی بدستور بحال رہی اور کنارے کول ماندل پر جشن وزن مبارک سینتیسوین سال
شمسی [illegible] چند کا آراستہ ہوا [illegible] رہوین جمادی الاولی کو موکب جاہ وجلال دار البرکت اجمیر شریف مین خیمہ زن ہوا اعلی حضرت بائین
[illegible] پدر بزرگوار خود رو[illegible] [illegible]رت خواجہ [illegible] یز اجشتی رحمۃ اللہ علیہ مین پیادہ پا تشریف لیجاکر زیارت مزار انور سے مشرف ہوئے
اور انواع اعتقا[illegible] کی [illegible] ت سے [illegible] سا[illegible] ے مساکین وفقرا اسکے بھرے اور ایک مسجد عالی سنگ مرمر کی بنا قائم کرکے
کامدیگران پایک ونستہ [illegible] حکم ہوا کہ [illegible] جلد بلیار [illegible] وبہ اجمیر مع پرگنات اوس نواح کے حسب خواہش سپہ سالار مہابت خان
خانخانان کو جاگیر مین مرحمت فرما [illegible] زم دار الخلافہ اکبر آباد ہوئے راہ مین خانعالم اور مظفر خان معموری وبہادر خان اوزبک
وراجہ جے سنگہ وانیرای سنگہ [illegible] وراجہ بھارت بندیلہ وسید بہوہ کاری اور اکثر خدام درگاہ شرفیاب ملازمت ہوئے شب پنجشنبہ
۲۹ چھبیسوین جمادی الاو[illegible] [illegible]و باغ نورجہان واقع سواد دار الخلا[illegible]ت اکبر آباد مین نزول [illegible] جلال فرمایا اور قاسم خان حاکم شہر
آستانہ بوس [illegible] [illegible] رکو لسواری [illegible] اشرفی وروپیہ نثار ہوتا [illegible] [illegible]ادر اسے دو[illegible] ایام شاہزادگی کے ہوکر دس روز
تک وہین بعیش وآرام قیام فرمایا

جلوس شاہجہانی براورنگ جہانبانی

روز دوشنبہ آٹھوین جمادی الاخری ۱۰۳۷ ہجری کو کہ ساعت سعید جلوس میمنت مانوس کی قرار پائی تھی اعلی حضرت بہ تزک
شاہجہانی زیب و رونق بخش قلعہ مبارک ہوکر زینت افزاے سریر جہانبانی ہوئے خطبہ وسکہ نام نامی کا جاری ہوا اور طغرای غراے
ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی کا ناصیہ فرمان عدالت عنوان
پر ثبت ہوا جہان پیر سر نو سے [illegible]ن ہوا خلق اللہ کو امن وامان ہوا فقط

کتب تواریخ سے گھر بیٹھے سیر جہان حاصل ہی مگر کتاب معتبر [illegible] مشکل ہی ہر چند کوئی حال کیسی ہی تحقیق سے تحریر مین آئے
لیکن ممکن نہین کہ دوسری کتاب سے اختلاف نپایا جاے ہان البتہ جن سلاطین نامدار نے اپنے واقعات روزمرہ قلم بند فرمائے یا حسب الحکم
انکے فی الوقت تحریر مین لائے اونکا اعتبار کامل ہی وہی کتاب عزیز بیمثل ہی جب ایسی کتاب ہاتھ آتی ہی ابتدا سے پیدایش عالم سے سیر کامل
دکھاتی ہی چنانچہ کتاب توزک جہانگیری کو خود حضرت شاہنشاہ ظل اللہ نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ نے بقلم خاص اپنے واقعات
روزمرہ سے زیب تحریر فرمایا اور عالم ضعیفی مین حسب الحکم بادشاہ عالم پناہ سترہوین جلوس کے آخر سے معتمد خان نے لکھکر اونیس جلوس تک
پہونچایا بعد ازان پھر میر محمد ہادی صاحب مولف دیباچہ نے تا جلوس جہانبانی حضرت شاہجہان صاحبقران ثانی لکھکر تمام کیا تزک جہانگیری نام کیا
اب بعروج اردو نے دفتر فارسی کا ایسا مٹایا کہ عطار و[illegible] اوراق کتب فارسی کو پڑیون مین لگایا اوس وقت عقلاے [illegible] نے کتب نقلیہ
وطب وتواریخ وغیرہ کا اردو مین ترجمہ کیا اور مہتممان مطابع نے بخواہش خلائق چھاپ دیا چنانچہ جناب معلی القاب دبیر بے نظیر عالی طبع

اشتہار

یہ کتاب لاجواب بموجب قانون بست سنہ ۱۸۴۷ء بنام

عاجز داخل دفتر رجسٹری گورنمنٹ ہو گئی امید کہ کوئی اہل

مطابع و معاصرین سے بدون اجازت احقر و حصول

سند سرکار حسب منشاء قصد طبع کتاب ہذا نفرماوین امید

نفع میں نقصان نہ اوٹھاوین

فقط